بسم اللہ الرحمن الرحیم

آ

آ (۱) حرف ہجا (الف ممدودہ) ، امذ .

ا (الف بِالفتحہ) کی ممدود یا طویل شکل اور دو الف سے مرکب (فارسی کا پہلا حرف تہجی ، ہندی کا دوسرا حرف (आ) . جمل کے حساب سے اس کا عدد ایک ہے ؛ بعض کے نزدیک دو بھی . جدید لسانیات میں اولین حرف علت . تلفظ کے وقت چونکہ منھ پوری طرح کھلا رہتا ہے اس لیے اسے کھلا حرف علت کہتے ہیں . اس کا مخرج منھ کا پچھلا حصہ ہے . کلمے کے شروع یا وسط میں آتا ہے ، جیسے : آفت ، مال) .

آ (۲) امث .

۱. گانا شروع کرتے وقت سر ملانے کی طویل آواز جو 'ا' کے مسلسل کھینچنے سے پیدا ہوتی ہے .

گویّے . . . اسی 'آ' کو کہیں بڑھاتے اور کہیں تکرار کے ساتھ لاتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰

دوسری 'آ' ، طبلچی کی زبان سے بارہا سنی گئی ہے .

۱۹۲۵ ' اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۶

۲. سم جتانے کی آواز .

تھا سم پہ یہ اس پری کا نقشہ — سب آنکھ ملا کے کہتے تھے آ

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۷

سم پر پہنچ کر سب کے سر ہل جائیں گے اور ہم اور آپ بےساختہ آ پکار اٹھیں گے .

۱۹۵۵ حسرت (چراغ حسن) ، مطایبات ، ۱۶

[حکایت الصوت]

— آ کرنا ف مر .

(موسیقی) گانے کی مشق کرنا ، سر ملانا ، گانا .

آ آ کرنا تو مجھے پہلے ہی سے شروع کرا دیا تھا .

۱۸۹۶ شاہد رعنا ، ۴

آزاد تفریحی زندگی گزار رہی ہیں صبح کو آ آ کر لیتی ہیں دن میں . . . کوئی ناول پڑھ لیتی ہیں .

۱۹۲۹ خمار عیش ، ۸

آ (۳)

(الف) ف ل .

'آنا' (رک) کے تمام معانی میں بطور امر مستعمل ، جا کی ضد .

سیام برن اور دانت دنتیل پتلی دبلی ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے یوں کہوے تو آ ری

۱۳۲۴ امیر خسرو (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۵)

اس بے دمی میں بھی کبھو دل بھر اٹھے ہے دم ترا
آ تک شتابی بے وفا اب تک تو مجھ میں جان ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱ : ۳۲۵

پا لے گا اپنی منزل مقصد کو راہ میں
آ بتکدے کو چھوڑ کے اس جلوہ گاہ میں

۱۹۲۲ فروغ ہستی ، شاد ، ۶۷

(ب) م ف .

۱. 'آ کر' یا 'آکے' (رک) کی تخفیف .

سر چڑھے ایسے رقیب اب تو کہ آ در پہ جمے
یاں سے اب پاؤں مرے تم نے آ کھاڑے پیارے

۱۸۱۸ اظفری ، د ، ۳۵

جو اپنے کامل رنگوں میں کتاب حمید کی سطروں میں آ جلوہ افگن ہوتی ہے .

۱۹۲۱ راز حیات (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۵۸)

[illegible] میں) دو فعلوں میں نزدیکی اور تسلسل پیدا کرنے کے
[illegible] بیٹھنا ، آ پھنسنا (رک) .

[illegible] مذ .

۱. [illegible] تر بازی) کبوتروں کو بلانے کی صدا (عموماً کھینچ کر ، کا ہے تکرار یا تسلسل کے ساتھ) .

پیام بر کو کبھی اس نے مرحبا نہ کیا
کبوتران حرم مر گئے پر آ نہ کیا

۱۷۹۴ اسد (میر امانی) (امیر اللغات ، ۱ : ۱۰)

ایک آ کبوتر بازوں کی زبان پر جاری رہتی ہے .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱ ، ۱۲ : ۶

۲. مرغیوں کو دانہ کھلانے یا ڈربے میں بند کرنے کے لیے بکارنے کی آواز (تکرار کے ساتھ) .

پہلے مرغی تو پکڑ دوں تم کو ، آ ، آ ، آ ، خانے ، خانے ، ڈربے ، ڈربے ، ڈربے ، آ ، آ ، آ .

۱۹۶۳ قاضی جی ، ۳ : ۱۲۵

۳. (بازی گری) غائب شے کو حاضر کرنے کی ندا .

مداری جب گولا غائب کر کے ظاہر کرتا ہے تو کہتا ہے آ .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۶

اف : کرنا ، کہنا .

[آنا (رک)]

ــ آ جانا

ف م .

بار بار آنا ، پے در پے آنا .

پوچھو نہ کچھ جو ہجر میں صدمے ہیں جان پر
آ آ گئی ہے موت کی تلخی زبان پر

۱۸۷۰ کلیات واسطی ، ۲ : ۷۷

جان آ آ گئی لبوں پہ مگر عشق ممنون التجا نہ ہوا

۱۹۶۷ اثر (جعفر علی خان) ، فرہنگ اثر ، ۸۹

ــ آ کَر/کے

م ف .

بار بار یا پے در پے پہنچ کر .

شہر میں بھی ترے دیوانے کو اے وحشک پری
روز آ آ کے ستاتی ہے بلائے غربت

۱۸۷۰ چمنستان جوش ، ۴۲

ــ براجنا

ف م .

آپہنچنا ، آجانا ، آکر بیٹھنا (اکثر بکاہک یا طنزیہ) .

حکیم صاحب گوالیار سدھارے تھے بچے سب لکھنؤ میں چھوڑے اور خود تن تنہا پردیس میں آبراجے .

۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۷

آ بڑے باپ کی بیٹی ہے تو پنجہ کرلے

فقرہ .

بڑا حوصلہ ہے تو مقابلے میں آجا (نجم الامثال ، ۱۰) .

ــ بسنا

ف م .

ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ آباد ہوجانا .

گیا میں گھر سے ترے اور آبسے ہیں رقیب
مکان مرغ چمن آشیاں ہے زاغوں کا

۱۷۹۸ میر سوز ، د ، ۱۵

یہی لوگ مکے کے اصل متوطن ہونگے یا زمانۂ سابق میں . . . وہاں آبسے ہونگے .

۱۸۷۰ خطبات احمدیہ ، ۴۱

پھر تو مرکز بن گئی اپنی مرادوں کا یہی
آبسے جب ہم کراچی میں مرادآباد سے

۱۹۴۷ کلیات رئیس (ق) ، ۱۳۲

ــ بَلا گلے پڑ (نہیں پڑتی تو بھی پڑ)

کہاوت .

مفت کا جھگڑا یا مصیبت مول لینے کے موقع پر مستعمل .

اے گھر کے پھکنے کا ہو رنج کیا جو کہتا ہو خود آ بلا پڑ گلے

۱۹۴۰ احسن مارہروی ، منظوم کہاوتیں ، ۴۱

ــ بَلا گلے لگ

کہاوت .

رک : آ بلا گلے پڑ (نور اللغات ، ۱ : ۳۵) .

ــ بَلا مجھے مار

کہاوت .

رک : آ بلا گلے پڑ (نور اللغات ، ۱ : ۳۵) .

ــ بندھنا

محاورہ .

(محسوسات میں) آکر جم جانا ، آنے کے بعد باندھا جانا ، جیسے : کھوڑا کھلا ہاتھی آ بندھا .
(معقولات میں) جیسے :

ناگہاں اس خال لب کا یوں تصور آ بندھا
آ کے پڑ جائے کسی کے جیسے کنکر آنکھ میں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۱

ــ بننا

محاورہ .

۱. افتاد پڑنا ، حادثہ پیش آنا ، آفت نازل ہونا ('پر' یا 'پہ' کے ساتھ) .

یہ درد دل سے آخر آ بنی بیمار پر تیرے
کریں ہیں ذکر کچھ اور اب جنہیں تھا فکر درماں کا

۱۸۰۹ جرأت ، د ، ۱۸

کچھ ایسی آ بنی ہے دل پر الفت میں کہ اے ہمدم
نہ اب رونا ہی آتا ہے نہ اب ہنسنا ہی آتا ہے

۱۹۲۶ فغان آرزو ، ۲۳۸

۲. (کوئی بات یا واقعہ) پیش آنا ، واقع ہونا .

پہلے بتوں کے عشق میں ایمان پر بنی
پھر ایسی آ بنی کہ مری جان پر بنی

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۴۹

تم کو خبر نہیں کتنا چاہتی ہوں مگر کچھ ایسی آ بنی ہے، لیکن . . . منہ سے بات نہ نکل سکی ، دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا لیا .

۱۹۲۱ رسوا ، خونی شہزادہ ، ۱۵۶

۳. مخالفت ہونا ، ٹھن جانا (قدیم) .

نجانوں کیا پدر کو دشمنی ہے بھلا اب تو پدر سے آ بنی ہے

۱۷۹۷ عشق نامہ ، فگار ، ۵۳

ــ بنی سر پر اپنے (ــ آپنے) چھوڑ پرائی آس

کہاوت .

مصیبت کے وقت انسان کو دوسرے کا سہارا نہ رکھنا چاہیے خود دافعیہ کرنا چاہیے (نور اللغات ، ۱ : ۳۵) .

ـــ بُوا (ـــ پڑوسَن) لَڑیں کہاوت .

بے وجہ جھگڑا اٹھانے اور چھوڑ چھاڑ کے موقع پر مستعمل .

بی تمھاری وہی کہاوت ہے کہ آ بوا لڑیں ، لڑے ہماری بلا .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۸۵

ـــ بے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کَنپَٹی (کنپٹی) ماری کہاوت .

کسی کام کے کرنے میں جب بار بار نا کامی ہوتی ہے تو اس کی آخری تدبیر کے وقت کہتے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۶) .

ـــ بے لَونڈے جا بے لَونڈے کَرنا محاورہ (عو) .

۱. ذرا ذرا سے کام کے لیے بار بار بھیجنا ، دوڑانا ، پھیرے لگوانا (مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۳) .

۲. بے فائدہ وقت گزاری کرنا ، ٹالے بالے میں دن گنوانا .

یہ ماما تو یونہیں آ بے لونڈے جا بے لونڈے کر کے دن پورا کر دیتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۶

ـــ بیٹھنا محاورہ .

۱. آ کے بیٹھ جانا ، تھوڑی دیر کے لیے قیام کرنا .

جذبۂ دل نے کیا تمھیں کھینچا — بے بلائے جو پاس آ بیٹھے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۹۴

تیری دکاں پر جو آ بیٹھے — اٹھے اس سے تو ہی اینٹھے

۱۹۰۴ جذبات نادر ، ۲ : ۱۱۸

۲. دھرنا دینا ، جم کر بیٹھنا .

جذب دل لاتا ہے تجکو یا نہیں — تیرے کوچے میں تو آ بیٹھے ہیں ہم

۱۸۷۷ درۃ الانتخاب ، ۸۳

اب تو یار لوگ آ بیٹھے ، دیکھیں کس کا منہ ہے جو اٹھا دے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۳

۳. پیوست ہونا ، در آنا .

تیر سینے پر آ بیٹھا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۳۶

ـــ بیل (تو) مجھے مار کہاوت .

اپنے ہاتھوں مصیبت میں پڑنے یا مفت کا جھگڑا یا مصیبت مول لینے کے موقع پر مستعمل .

جب چیاؤں سے لڑتی ہے جھگڑتی ہے ، وہ مثل ہے آ بیل تو مجھے مار .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۹۸

ـــ بیل مجھے بھکوس نہیں تو میں تجھے بھکوسوں کہاوت .

رک : آ بیل مجھے مار (امیراللغات ، ۱ : ۳۶) .

ـــ بِھڑنا محاورہ .

لڑنا (جامع اللغات ، ۱ : ۱) .

ـــ پڑنا محاورہ .

۱. حملہ آور ہونا ('پر' 'یا' 'پہ' کے ساتھ) .

پری آ پڑی دیو پریوں شتاب — کہ دیوان ...

۱۶۳۵ قصۂ بے...

دہشت یہ تھی کہ شیر صفوں پر نہ آ پڑے کہیں

گھوڑے بھڑک کے دوسرے گھوڑوں پہ جا پڑے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱

گاؤں کے چند لٹیروں کو ہمراہ لے کر موضع نگلی پر آ پڑا .

۱۹۱۹ غدر دہلی کے افسانے ، ۵ : ۶۰

۲. پیش آنا ، واقع ہونا .

دوستی کا مارتے ہیں یکدگر دم آشنا

ہوتے ہے معلوم باہم آ پڑے ہے جب غرض

۱۷۹۸ میر سوز ، د ، ۱۳۹

مقطع میں آ پڑی ہے سخن گسترانہ بات

مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۵

پڑی تھی پہلے مجھے آ پڑی یہی دقت

کہ اس سفر کا کروں کس طرح سے میں آغاز

۱۹۰۴ جذبات نادر ، ۲ : ۱۱۳

۳. مصیبت آنا ، افتاد پڑنا .

جاں کچھ آ پڑیا تو تمہیں انگے کریں گے

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۲۵

۴. (i) قیام پذیر ہو جانا ، رہ پڑنا .

کوچ کر کے اتام میں جو بیابان کی انتہا میں ہے آ پڑے .

۱۸۲۲ موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۶۴

(ii) عارضی طور پر ٹھہرنا ، قیام کرنا .

ابن الوقت کے انہی دو نوکروں میں سے جو نوبل صاحب کو اٹھا کر لائے تھے ، باری باری سے ایک شخص رات کو آ پڑتا .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۱۹

اپنے ہم چشموں کی بد مزاجیوں اور تنگ ظرفیوں سے تنگ آ کر منگل کے زیر سایہ آ پڑا تھا .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۸۰

۵. آ جانا ، آموجود ہونا .

تم ایک راہ میں بیٹھے تھے دل لیے اے شوق

حسین آپ ہی جو پڑتے ادھر تو کیا ہوتا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۶

۶. گھر جانا ، آ پھنسنا .

نپٹ یہ ماجرا یارو کڑا ہے — مسافر دشمنوں میں آ پڑا ہے

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (ا) (ق) ، ۵۵

کہتے ہیں مردم دیدہ مرے اشکوں سے رو رو کر

کہ اب تو آ پڑے ہم مردم آزاروں کے قابو میں

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۶۵

۷. (i) (اوپر سے) گرنا .

اڑے ہنس جا جب کلنگ ککڑ پاس — تو ہیں آ پڑے جو لیوے لگ پھانس

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۲۰۱

ایک ٹہنی کو سہارے کے قابل سمجھ کر پاؤں رکھا وہ ٹوٹ گئی میں نیچے آپڑا .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۵۶۱

(ii) ٹپک پڑنا .

اگر قسمت سے ہوا چلی اور خودبخود کسی کی گود میں ثمر مراد آپڑا تو آپڑا .

۱۸۸۰ آب حیات (نوراللغات ، ۱ : ۳۵)

...روز ہونا .
...یار کی مجھے   وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے
۱۸۶۹   غالب ، د ، ۲۱۷

۹. ...مائل ہونا ، رجوع ہونا .
کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر
۱۸۶۹   غالب ، د ، ۱۶۹

ــــ پڑوسن گھر کا بھی لے جا کہاوت .

نفع کی بجائے نقصان ہونے کے موقع پر مستعمل (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۶).

ــــ پڑوسن لڑ (ــــ لڑیں) کہاوت .

رک : آ ہوا لڑیں .
مسلمانوں نے مذہب ہی آ پڑوسن لڑیں بنا رکھا تھا .
۱۹۰۳   لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۲۵۰

ــــ پڑوسن مجھ سی ہو کہاوت .

اپنی طرح اوروں کے لیے بھی مصیبت یا برائی چاہنے کے موقع پر مستعمل .
یہ تو وہی بات ہوئی آ پڑوسن مجھ سی ہو .
۱۹۱۰   راحت زمانی ، ۱۵۷

ــــ پکارنا ف م .

اچانک آنا اور آواز دینا .
ایک برچھی سی مار جاتے ہو   در پہ جب آ پکار جاتے ہو
۱۸۱۸   اظفری ، د ، ۲۷

ــــ پکڑنا ف م .

تعاقب کر کے پہنچ جانا ، آلینا ، گرفتار کر لینا .
چھوڑ دے ہاتھ کیا پکڑتا ہے   جا ابھی کوئی آپکڑتا ہے
۱۸۵۱   مومن ، د ، ۲۶۸

ــــ پہنچنا ف م ؛ ~ ـــ پہونچنا .

۱. پہنچ جانا ، آجانا ، وارد ہو جانا ، پہنچنے کے کام کی تکمیل ہونا .
نثار شمع ہونے بزم میں پروانہ آپہنچا   قریب منزل دیوانگی دیوانہ آپہنچا
۱۹۳۴   رونق ، کلام رونق ، ۱۲۳

۲. آنے یا پہنچنے کے قریب ہونا .
وصل جاناں نہ ہوا وقت وصال آپہنچا
وائے حسرت کہ رہی دل کی تمنا دل میں
۱۸۳۶   ریاض البحر ، ۱۵۲

۳. انجام کو پہنچنا ، دن پورے ہونا .
اس کی عمر آپہونچی تھی .
۱۸۹۶   فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۶

ــــ پھٹکنا ف م .

آجانا ، کسی مکان وغیرہ میں داخل ہونا (مرضی کے خلاف یا بے اجازت) .

نہ وہ رنڈی اور مرد کی طرف خیال کرتی تھی نہ جوان اسے دست بردار ہوتا کہ اور مرد وہاں آپھٹکے .
۱۸۰۲   خرد افروز ، ۶۵

ــــ پھرنا ف م .

اتفاقیہ آجانا ، بھول کر ہی آجانا ، پھیرا لگانا .
بیٹھے ہی گزری وعدے کی شب وہ نہ آ پھرا
ایذا عجب طرح کی اٹھائی تمام رات
۱۸۱۰   میر ، ک ، ۲۰۳

ــــ پھنسنا محاورہ .

۱. خلاف توقع یا اتفاقیہ گرفتار یا مبتلا ہو جانا ، گھر جانا ، اچانک گھر جانا .
ہستی ہے جب تک (کذا) ہم ہیں اسی اضطراب میں
جوں موج آ پھنسے ہیں عجب پیچ و تاب میں
۱۷۸۴   درد ، د ، ۵۰

لڑکا وہ مگر شریف کا تھا   ان میں کسی طرح آ پھنسا تھا
۱۸۸۲   تفسیر عفت ، ۱۳۲

شمال سے جنوب تک کہکشاں کا دانہ بکھرا ہوا ہے نسر طائر اور نسر واقع اس جال میں آ پھنسے ہیں .
۱۹۱۴   حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۳

۲. قریب ہی آنا ؛ جھگڑے میں پڑ جانا (نوراللغات ، ۱ : ۳۶) .

ــــ پھنسے کی بات امث .

مجبوری ، بے اختیاری ، کچھ بس نہ چلنے کی حالت .
مجھ پہ کیا کیا ظلم ہیں او بے وفا اب کیا کہوں
آ پھنسے کی بات ہے اس کے سوا اب کیا کہوں
۱۹۲۵   شوق قدوائی ، د ، ۱۰۳

ــــ تیری ایسی تیسی فقرہ .

بات چیت میں برہمی کے موقع پر ایک طرح کی توہین و تشنیع کا فقرہ ، (کم بخت ، بدمعاش ، نگوڑے کی جگہ) .
آ تیری ایسی تیسی تجھکو کیا بڑھ بھس لگی کہ مجھ پر سوت لایا ہے .
۱۸۰۱   داستان امیر حمزہ ، ۱۲

ــــ ٹپکنا محاورہ .

حاضرین کی مرضی یا توقع کے خلاف آنا ، آ جانا ، آ موجود ہونا (طنزیہ) ، جیسے : ہمارے پاس دو ہی آم تھے جنھیں ہم کھانے ہی والے تھے کہ کہیں سے بھائی صاحب آٹپکے اور ایک انھیں دینا پڑ گیا .

ــــ ٹکنا ف ل .

اپنی جگہ سے ہٹنے یا ٹلنے کے بعد کسی جگہ پر رکنا یا ٹھہر جانا ، جیسے : پیڑ گرا اور دیوار پر آ ٹکا .

ــــ ٹوٹنا محاورہ .

۱. ہلہ بول دینا ، حملہ آور ہونا ؛ (کسی شخص یا جگہ پر) ہجوم کرنا ، جمع ہونا .

ایک فوج زنگیوں کی نمود ہوئی اور چاروں طرف سے مجھ پر آ ٹوٹی .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۰۳
ساری خلقت اس پر آ ٹوٹی ، یہ بادشاہ کا بیٹا . . . بہت بڑا شخص ہے .
۱۹۱۳ تمدن ہند ، ۲۶۲
۲. یکایک آجانا ، آپڑنا .
اس کے سر پر بس اک بلا ٹوٹی وہ ستارے کی طرح آ ٹوٹی
۱۸۸۷ اختر (واجد علی شاہ) (امیراللغات ، ۱ : ۶۰)
۳. حریص ہوکر یا للچاکر کسی چیز پر گرنا .
لگائے زر کے لگے پر کہ یہ ہیں کھیل نقدی کے
۱۰۰ نے غیر سے گو لاکھ عریاں تم پر آ ٹوٹے
۱۹۳۸ کلیات عریاں ، ۲

— ٹھسنا
ف م .
جگہ تنگ ہونے کے باوجود کسی جگہ آجانا ؛ بے ضرورت داخل یا دخیل ہونا .
یہ بھی مناسب نہیں کہ مسلمان سب کے سب اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں اور مدینے میں آٹھسیں .
۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۳۲۸

— ٹھہرنا
محاورہ .
۱. قرار پانا ، طے ہونا .
پھوڑنا سر کا ہی آ ٹھہرا تو پتھر سیکڑوں
کیا کوئی برتی جڑنے ہیں آستان یار میں
۱۹۳۵ ناز ، گلدستۂ ناز ، ۸۲
۲. کسی جگہ آکر عارضی قیام کرنا ، جیسے : بھاوج سے جھگڑے کے دوران کچھ دنوں کے لیے میرے یہاں آ ٹھہرے .

— جمنا
محاورہ .
آنا اور جم کے متمکن ہوجانا ، کسی اور کی جگہ پر قبضہ کرنا اور نہ چھوڑنا .
اجل بھی ہے مری پیرو چلے جدھر میں چلوں
جب آجموں تو بغیر ظفر نہ رن سے ٹلوں
۱۸۹۴ سجاد رائے پوری ، مرثیہ (ق) ، ۱۲

— جھانکنا
محاورہ .
کبھی کبھی آجانا ، پرنے بھرنے آجانا .
تم تو مہینوں صورت نہیں دکھاتے کبھی کبھی تو آ جھانکا کرو .
۱۹۲۳ نوراللغات ، ۱ : ۶۱

— جھمکنا
ف م .
جھلک دکھا جانا ، ذراسی دیر کے لیے آنکھوں کے سامنے سے گزر جانا .
اس طرف بھی تو کبھی برق صفت آ جھمکو
مفت جھڑ بدلی یہ بیہات چلی جاتی ہے
نثار (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۳) .

— چڑھنا
ف م .
۱. مسلط ہونا ، مغلوب کرلینا ، ...
تاک جتنے تھے یہ ہوئے مبہوت جس طرح آچڑھے کسی پر بھوت
انشا ، ک ، ۳۶۴

۲. حملہ آور ہونا ، ہلّہ بول دینا ، جیسے : رات کو ... آدمی ان کے مکان پر آچڑھے .

— چک/چکو
ف م .
آنے میں جلدی کر / کرو ، ابھی جا / جاؤ .
آچک اے صبح طرب کٹ نہیں سکتی شب غم
جلد جائیں مع اغیار جہنم میں نجوم
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۱۰

— چکا/چکے
ف م .
(طنزاً) نہیں آئے گا ، نہیں آؤگے ، ... کی امید نہیں (نوراللغات ، ۱ : ۳۶) .

— چکنا
ف م .
آنے یا پہنچ جانے کی تکمیل ہونا .
گردن تک آچکی تھی سر وہی کہ رک گئی
کس وقت رحم یار کو آیا ستم ہوا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۵

— چلنا
محاورہ .
آنے کے قریب ہونا . آنے لگنا .
آنکھیں کے ساتھ روح بدن سے نکل گئی
وہ پاس آن بیٹھے تو پھر جان آ چلی
۱۸۷۸ آغا ، د ، ۱۲۹
اب زخم اندمال پر آچلے ہیں .
۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۲۲

— چھپنا
ف م .
آنا اور پوشیدہ ہو جانا .
آفت جاں ہے کوئی پردہ نشیں کہ مرے دل میں آچھپا ہے عشق
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۸۰

— دلدر کاندھے چڑھ بیٹھ
کہاوت .
کاہل کے لیے مستعمل جو خود دلدر پھیلاتا ہو (امیراللغات ، ۱ : ۸۳ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۳۶) .

— دیکھ/دیکھو
ف م .
۱. آکے آزمالے / آزمالو ، تجربہ کرلے / کرلو .
نثار کرتے ہیں آ دیکھو جان نثار کے پاس
گلے کو آپ کے خنجر پہ سرکو ٹھوکر پر
۱۸۲۶ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۸۸
۲. مقابلہ کرلو ، سامنے آجاؤ (مہذب اللغات ، ۲ : ۳۱) .

— دیکھیے
ف م .
آ دیکھو (رک) کی طرح فاعل غائب کے لیے مستعمل .
آتش عشق سے نامی کا جگر جلتا ہے
آپ ہنس ہنس کے یہ کہتے ہیں کوئی آ دیکھے
? نامی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۵)

[illegible]) کسی جگہ آ کر رہ پڑنا ، جیسے : ماں سے روٹھ کر صاحبزادے یہاں آدھرے .

ــ دھمکنا

محاورہ .

بے دھڑک چلے آنا ، اچانک آ پہنچنا ، آموجود ہونا .

یہ ہمیں ہمراہ لے کر یہاں آ دھمکا .

١٨٩٢ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ٢٠٥

کسان آبرو دار آدمی تھا بڑی فکر ہوئی کہ زمین کا مالک آ دھمکا تو کیا ہوگا .

١٩٢٠ پریوں کی ہنڈیا ، ٦

ــ دھنسنا

ف مر .

رک : آگھسنا ، جیسے : اتنے آدمی تھے کہ شانے سے شانہ چھلتا تھا مگر صاحبزادے کسی نہ کسی طرح ریل پیل کرتے ہوئے آدھنسے .

ــ ڈٹنا

محاورہ .

١. آموجود ہونا .

مے پینے کو رند آ ڈٹے پھر چلّو چلّو ابھی لٹے پھر

١٨٨٧ ترانۂ شوق ، ١٣٢

یا تو شام کو چوک کی سیر گشت کے عادی تھے یا مغرب سے اس مکان میں آ ڈٹے .

١٩١٠ انقلاب لکھنؤ ، ١ : ٩٨

٢. مقابلے کے لیے میدان میں آکر جم جانا .

آکر جو رن میں قاسم گلگوں قبا ڈٹے
ازرق کے چار لال مقابل میں آ ڈٹے

١٩٣٦ فہیم (باقر علی خاں) ، مرثیہ (ق) ، ١٢

ــ رہنا

محاورہ .

١. آتے رہنا (استمراری) .

شیفتہ ایک نہ آیا تو نہ آیا کیا ہے
روز آ رہتے ہیں دو چار ترے کوچے میں

١٨٥٥ کلیات شیفتہ ، ٥٣

٢. جھک جانا ، ڈھلک پڑنا ، لٹک جانا .

پاؤں پر سر آ رہا ہے ناتوانی سے جنوں
پڑ گئے حلقے مری آنکھوں میں اب زنجیر کے

١٨٣١ دیوان ناسخ ، ٢ : ١٧٥

اوڑھنی کے نام پر پرانی دھرانی لوئی کا ٹکڑا سر پر ہے جو دھان کوٹتے وقت کندھوں پر آ رہتا ہے .

١٩٢١ باہی ، ب

٣. گر پڑنا ، ڈھے جانا .

بابر اپنے خیمے میں بیٹھا لکھ رہا تھا کہ ڈیرہ اوس پر آ رہا ، لیکن کچھ ضرر نہیں پہونچا .

١٨٩٠ ماہنامہ ' حسن ، حیدرآباد ، ٣ ، ٩ : ٣

سر پر مرے آ رہنے کو دیوار تو ہوگی کیا ہو گا اگر سایۂ دیوار نہ ہو گا

١٩٣٢ ریاض رضوان ، ١١

ــ رے

کلمۂ ندا .

آ ، ادھر آ ، چلا آ (بے تکلفی یا تحقیر کے طور پر) .

قبول عشق و محبت اتنا ہوا ہے اے میر سیر قابل
مدام جانے دکھائی دوں یوں کبھو نہ ان نے کہا کہ آرے

١٨١٠ میر ، ک ، ١١١٦

ــ سمانا

ف مر .

حلول کرنا .

چڑاتا ہے مرا منہ میں نے اس کو کچھ کہا صاحب
ابے کونی بڑا شیطان تجھ میں آ سمایا ہے

١٧٩٨ سوز ، د (ق) ، ١٠٩ ب

ــ کر

م ف ؛ ~ آکے .

آنے کے بعد ، آتے ہی (بعد میں آنے والے فعل کا معطوف علیہ) .

یہاں بغیر بلائے آکر بھی نہیں پہونچتے .

١٨٩٢ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ١٢٦

ــ کودنا

محاورہ .

١. دخیل ہو جانا ، (دوسروں کی توقع کے خلاف) از خود کسی معاملے میں شامل ہو جانا .

بزدل کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے تم تاکتے ہی رہ جاؤ گے اور کوئی دوسرا آدمی آ کودے گا .

١٩٣٣ روحانی شادی ، ١٢

٢. آ دھمکنا ، آجانا ، جیسے : رات چار چور گھر میں آ کودے .

ــ کے

م ف .

رک : آکر .

دنیا میں آکے داخل عصیاں ہوئے ملک
آلودۂ گنہ کہو کیونکر بشر نہ ہو

١٨٣٩ اسیر اکبر آبادی ، د ، ٢٣٦

ــ کھڑا ہونا

محاورہ .

١. آ جانا ، آ موجود ہونا .

ہمارے صاحب کا مزاج اسی طرح کا ہے کہ کوئی آ کھڑا ہو تو اس کو جواب نہیں دیتے .

١٨٨٨ ابن الوقت ، ٥٢

وہی آج میرے خلاف شہادت دینے آ کھڑی ہوئی .

١٩٢٤ نواب صاحب کی ڈائری ، ١٣٦

٢. (کسی کے مساوی) حیثیت پانا ، جیسے : چار دن قوم کی خدمت کر کے قائدین کی صف میں آ کھڑے ہوئے .

ــ گرنا

محاورہ .

١. حملہ کرنا ، ہلّہ بولنا (عموماً 'پر' 'یا' 'پہ' کے ساتھ) .

پہلوان ان پہلوانوں پر آ گرے تلوار چلنے لگی .

١٨٩٠ بوستان خیال ، ٢ : ٣٩٨

سنتے ہی اس خبر کے مسافر پہ آ گرے
پھر یوں گرے کہ جیسے کسی پر بلا گرے

١٩٢٧ شاد ، ظہور رحمت ، ٢٣

٢. اکٹھا ہونا ، جمع ہونا ، ٹوٹ پڑنا .

دکان کھلتے ہی زمانے بھر کے شرابی آ گرے .

١٩٢٢ نوراللغات ، ١ : ٣٧

— گئے براتی ، نہ ، خُشکا نہ چپاتی کہاوت .

بد انتظامی کے موقع پر مستعمل .

نوکر : آگئے براتی نہ خشکا نہ چپاتی .

۱۸۷۸ دلفروش ، ۶۳

— گھرنا

محاورہ .

۰۱ محیط ہونا ، ہر طرف چھا جانا .

کالے سیاہ بادل چاروں طرف سے آ گھرے .

۱۹۲۸ قلب حزیں «حزیں ، ۱۳

۰۲ (اپنے کسی اقدام کی بدولت) پھنس جانا ، جیسے : اپنی حماقت سے خود ہی دشمنوں میں آ گھرے .

— گھسنا

ف م .

بلا استحقاق یا بے ضرورت کسی کام میں شریک یا شامل ہوجانا ، جیسے : جہاں کوئی جلسہ ہوا آ دھمکے ، جہاں کوئی تقریب منائی گئی آ گھسے .

— گھیرنا

محاورہ .

۰۱ چاروں طرف سے محیط یا مسلط ہو جانا .

درویش کو لذت دنیاوی کی چاٹ پڑ گئی لالچ نے آ گھیرا .

۱۸۷۲ ستارۂ ہند (ترجمۂ انوار سہیلی) ، ۶۷

ایک سال ایسا آیا کہ قحط نے ساری بستی کو آ گھیرا .

۱۹۲۰ پریوں کی ہنڈیا ، ۵

۰۲ (کسی شخص یا شے کو) چمٹ جانا اور نہ چھوڑنا .

خدا کے فضل سے ساری مرادیں اس کی بر آئیں
یہ چوکھٹ جس نے آ گھیری معین الدین اجمیری

۱۹۰۵ گفتار بیخود ، ۲۱۹

— لپٹنا

محاورہ .

۰۱ سر ہو جانا ، گھیر لینا .

روشنی کی سیر جب میں نے شب فرقت میں کی
شعلے آ لپٹے مجھے سرو چراغاں چھوڑ کر

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۹

خدا جانے یہ بلا کہاں سے آ لپٹی .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۵

۰۲ لڑنا جھگڑنا ، کتھم کتھا ہونا .

حضور میں تو کچھ بولا بھی نہیں وہی مجھسے آ لپٹا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۷۰

— لگنا

محاورہ .

۰۱ قریب پہنچنا ، نزدیک آنا .

زور سوں نہیں آتا ٹھام ، سہج سوں آ لگتا کام .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۷۶

سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب خدا سے کیا ستم و جور نا خدا کہیے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۲۸

اب دیکھیے کب وقت آخر آ لگتا ہے .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۳

۰۲ شروع ہو جانا .

توبہ توبہ یہ کیا زمانہ آ لگا ہے .

۱۹۶۷ ماہنامہ «ساقی» ، مارچ ، کراچی ، ۳۲

۰۳ گھات میں بیٹھنا ، تاک میں رہنا .

چور شام ہی سے آ لگا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۹

— لینا

محاورہ .

۰۱ (محسوس یا معقول شے کو) گھیر لینا ، گرفت میں لے لینا .

آتش نے عشق کی مجھے یک بار آلیا
معلوم آہ یہ نہ تھی مجھ بے خبر کو آگ

۱۷۸۲ دیوان محبت (ق) ، ۱۱۳

انہوں نے شعیب کو جھٹلایا ، بس بھونچال نے ان کو آلیا .

۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۶۲۰

۰۲ (عقب سے آکر) پکڑ لینا یا ساتھ ہوجانا .

خضر نے گم کردہ رہ کو آ لیا حاصل مطلب نے مطلب پا لیا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۶۷

میں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی ، انہوں نے مجھے آ لیا .

۱۹۲۳ فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۱۲

۰۳ آجانا ، آجکنا .

وہ آلیں تو ان سے پوچھ کر ہمیں چلنی پڑے .

۱۸۶۸ مرآۃ العروس ، ۶۲

۰۴ قریب آنا .

پاؤں تھک گئے اور شام نے آلیا .

۱۸۶۹ اردو کی دوسری ، آزاد ، ۶۷

— مرنا

محاورہ .

(طنز و تحقیر کے طور پر) آ جانا .

خدا جانے کم بخت کہاں سے ہمارے گھر آ مرا تھا .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۲۷۸

پھر اس کے پاس اس کی ساتھنیں سہیلیاں آمریں اور میں نے ادھر کا راستہ دیکھا .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۲

— ملنا

ف م .

۰۱ آنا اور ملاقات کرنا .

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجھے

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۲۹

گر زندگی ہے باقی پھر تم سیں آملیں گے
دیدار آخری ہے جیو ہے مرن ہمارا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۹

ایک ہی بستی میں ہیں آساں ہے ملنا آ ملو
کیا خبر لے جائے دور آسمانی پھر کہاں

۱۹۳۶ طیور آوارہ ، ۲ : ۸۸

۰۲ شامل یا شریک ہوجانا ، کسی کی وضع یا صورت اختیار کرنا .

جادو سے بنی وہ آدمی زاد انسانوں میں آملی پری زاد

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۲

...ے اتر کر اس جم غفیر میں آ ملا ۔
۵ پیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۵

۳. دو چیزوں کا باہم ہوجانا ، یکجا ہونا ۔

خورشید فلک فخر سے آ ملتا ہے تلے
دن کو ذروں میں شب کو پروانوں میں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۵۱

— موجود ہونا ف مر ل .

یکایک آجانا ، جس جگہ آنا تھا وہاں پہنچ جانا ۔

سوار گھوڑا دوڑا کر سر پر آ موجود ہوا ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۷۶

— نکلنا

محاورہ .

۱. کبھی کبھی آ جانا ، اتفاقیہ یا بے قصد و ارادہ آ جانا .

آ نکلتے ہو کدھر بھول کے بے خواہش دل
اب بھی جاؤ وہیں ہر روز جہاں رہتے ہو

۱۷۹۴ اثر (سید محمد میر) ، ۲۷

اے ظفر روز تو جاتے ہیں وہ گھر غیروں کے
آ نکلتے ہیں ادھر بھی کبھی چلتے پھرتے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۲

دفعتاً وہی کاچھی ایک طرف سے آنکلا .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۱۵۳

۲. ایک طرف سے ہٹ کر دوسری طرف نمودار ہونا ، ابھر آنا .

گلے کی گلٹی تو دب گئی مگر زخم بغل میں آ نکلا .

۱۹۶۱ افعال مرکبہ ، ۳۱

آب (الف) امذ .

۱. (i) ایک حصہ آکسیجن اور دو حصے ہائیڈروجن سے مرکب سیال (جیسے بے مزہ اور بے رنگ کہا جاتا ہے . پینے کے علاوہ اور بہت سی ضروریات میں استعمال ہوتا ہے . پیاس بجھانے کے لیے عموماً دریا ندی یا کنوئیں وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے) ، پانی .

نہ کم اصل میں کیا ہو سیماب ہے　　روپا گل کے تس تی ہوا آب ہے

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۱۱۰

خواہاں تھے نخل گلشن زہرا جو آب کے
شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷

بفیض آب نوید گل و گلاب آئی　　زمین خاک تھی پانی سے آب و تاب آئی

۱۹۷۰ مراثی نسیم ، ۲ : ۳۶

(ii) اربعۂ عناصر میں سے ایک عنصر .

قدیم حکما کے نزدیک چار جسم بسیط تھے آب و آتش و باد و خاک.

۱۸۵۶ فوائد الصبیان ، ۱۳۷

اپنے منصب کا فرمان خاص لے کر اسی کاشانۂ آب و خاک میں واپس آجاتے ہیں .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۵۶

۲. دریا ، سمندر ، ندی ، چشمہ ، جھیل وغیرہ یا ان کا کوئی حصہ .

ز آب بھنور تا لب نربدا　　نہ چھوڑوں تونگر نہ چھوڑوں گدا

۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۸۷

داروغہ توپ خانہ اور آغر خاں قراول جا کر معبر آب پر تصرف کریں .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۹

۳. پسینہ (اکثر ترکیب میں) ، جیسے : آب شرم ، آب خجلت .

کرے نہ خانہ خرابی تری ندامت جور
کہ آب شرم میں ہے جوش چشم ترکا سا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۸۰

۴. آنسو ، آنسو کا قطرہ یا قطرے (اکثر ترکیب میں) .

دیکھی حال مینا سونا تاب لیا　　اپیں ہی ذرا آنک میں آب لیا

۱۶۳۵ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)

چشم پر آب .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۳۸

۵. لعاب ، تھوک ، رال (عموماً اضافت کی صورت میں) ، جیسے : آب دہن (رک) .

۶. (اوس کا) قطرہ یا قطرے .

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں
کہ موں دھوئے ہیں پھول گلاب سوں

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۰

۷. پھلوں کا قدرتی عرق (جیسے آب تربزہ) ؛ پھلوں پھولوں اور پتیوں وغیرہ کا افشردہ ، کسی چیز کو جوش دے کر یا پیس کر نکلا ہوا گاڑھا پانی ، کسی شے سے کشید کیا ہوا عرق (جیسے گلاب وغیرہ) .

آب انگور سے کشوں یہ ہے بند　　محتسب کی طرح یزید نہیں

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۹۲

سر کے بال گر جاتے ہیں ان کو آب برگ چقندر سے دھونے کی ضرورت ہے .

۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۹

۸. شراب .

شراب اس بھوت تند ہور تیز تھا　　عجب آب وو آتش آمیز تھا

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۹۵

آب حیات بن گئی ناسخ شراب صاف
جو اس نے جام آب سے اپنے لگائے ہونٹھ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۷

۹. رقیق مادہ جو پھپھولے یا چھالے سے پھوٹ کر بہے .

آبلوں سے پائے مجنوں میں جو ٹپکا آب گرم
جل گیا کوئی کوئی خار مغیلاں گل گیا

۱۸۳۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۵۷

۱۰. کیمیائی سیال میں حل کی ہوئی دھات (عموماً دھات کی طرف اضافت کے ساتھ ، جیسے: آب زر (رک) .

۱۱. (طب) پارہ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

۱۲. (تصوف) وہ فیض جو ان لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے اپنی ہستی کو فانی کردیا ہے (مصباح التعرف لارباب التصوف ، ۲۲) .

۱۹۲۱

۱۳. گیارھویں رومی مہینے کا نام جس میں آفتاب برج اسد میں ہوتا ہے اور جو خزاں کے خاتمے کا وقت ہے .

رنج اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ہے
غم کی اندھاری سوں نہ ڈر آب پچھیں بہار ہے

۱۷۰۷ ولی ، ک (ضمیمہ اول) ، ۳۵

اس کا طلوع چودھویں آب کی شب کو اور بارھویں شباط کی شب کو سقوط ہے .

١٨٧٧ عجائب المخلوقات اردو ، ٢٧

(ب) امث .

١. تابندگی ، درخشندگی ، چمک دمک ، براقی ؛ جلا .

سورج دوکھنہ پکڑے تاب چاندگھٹے نت چھوڑ چھوڑ آب

١٥٠٣ نوسرہار (' اردو ادب ، علیگڑھ ، ٦، ٢٧ : ٨٧)

خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک
جاتی رہے ہے آئنے کی زیر زنگ آب

١٨٢٥ کلیات ظفر ، ١ : ٦٦

جس موتی میں آب نہیں وہ موتی نہیں بلکہ کنکر ہے .

١٩٠٧ ماہنامہ ' مخزن ' ، لاہور ، جنوری ، ٢١

٢. تروتازگی ، رونق ، روپ .

تیرے رخسار کو کس چیز سے دیجیے تشبیہ
گل میں یہ آب نہیں شمع میں یہ تاب نہیں

؟ شیدا (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ٨٧)

بفیض آب نوید گل و گلاب آئی
زمین خاک تھی پانی سے اس میں آب آئی

١٩٧٠ مراثی نسیم ، ٢ : ٣٦

٣. تلوار چھری وغیرہ کی کاٹ ، دھار ، تیزی .

نہ مرکی آب ہے جوہر ہیں ستم کے اس میں
پانی مانگے نہ تری تیغ کا مارا قاتل

١٨٨١ دیوان ماہ ، ٨٠

تجھ میں وہ آب ہے شیروں کا جگر پانی ہے
دشمنوں کے لیے جنبش تری طوفانی ہے

١٩٢٩ مطلع انوار ، ٥١

٤. عزت ، آبرو ، وقار .

میں تابع تو ہیں سب کا نواب ہے ترے ہاتھ سب عزت اور آب ہے

١٧٩٢ جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ١١

٥. صفائے باطن ، خلوص .

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دیں داروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

١٨٩٢ دیوان حالی ، ١٢٦

[ف : آب ؛ س : आप]

ـــ اُترنا محاورہ .

١. چمک دمک جاتی رہنا .

کچھ مرے آنسوؤں کی قدر نہ کی اتری ان موتیوں کی آب عبث

١٨٦٧ رشک ، د (ق) ، ٥٧

٢. عزت خاک میں ملنا (پلیٹس) .

ـــ اَرغوانی کس صف (ـ فت ا ، سک ر ، فت غ) امذ .

١. غم کے آنسو (نوراللغات ، ١ : ٣٩) .

٢. شراب سرخ (فرہنگ اثر ، ٢ : ٩٩) .

[آب + ف : ارغوان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ اُڑنا محاورہ .

چمک دمک جاتی رہنا (نوراللغات ، ١ : ٣٩) .

ـــ اَز سَرگُزشت فارسی فقرہ ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) پانی سر سے اونچا ہو گیا ، (مراداً) معاملہ حد سے بڑھ گیا ، حوادث و آفات کی انتہا ہوگئی (ماخوذ : نوراللغات ، ١ : ٣٩).

ـــ اِستادَہ کس صف (ـ کس ا ، سک س ، فت د) امذ : ~ آب ایستادہ .

رکا ہوا پانی جو سوت سے نہ نکلے ، حوض تالاب وغیرہ کا ٹھہرا ہوا پانی ، آب رواں کی ضد .

جھپک دیکھتے ہی چلیں گولیاں ہوا آب استادہ میں خوں رواں

١٨٢٧ صیدیہ ، ١٠٣

نہ آئے تا بہ مژگاں سرشک دیدۂ پرنم
قدم آگے نہیں بڑھتا ہے آب ایستادہ کا

١٨٨٢ صابر ، ریاض صابر ، ٦٠

[آب + ف : استادہ ، استادن (= کھڑا ہونا) سے حالیۂ تمام]

ـــ اَنار کس اضا (ـ فت ا) امذ .

(مجازاً) سرخ شراب (نوراللغات ، ١ : ٣٩) .

[آب + ف : انار (رک)]

ـــ اَنبار / اَنبارَہ بلا اضا (ـ فت ا ، غنہ / فت ر) امذ .

بڑا حوض یا تالاب (وضع اصطلاحات ، ٢٢٣) .

آبی خزانہ نہر مقطار آب انبارہ اوپر کے ڈھلے ہوئے نل اور بجلی کے پمپ وغیرہ پر مشتمل ہے .

١٩٣١ آب رسانی ، ١٢

[آب + ف : انبار ، انبارہ (رک)]

ـــ اَندام بلا اضا (ـ فت ا ، سک ن) صف .

١. شفاف ، روشن .

ہم جلوۂ دلبر سمن فام جاں سوز نجوم آب اندام

١٨٥١ مومن ، ک ، ٢٨٧

٢. نازک اندام (رک) (وضع اصطلاحات ، ٢٢٣) .

[آب + ف : اندام (رک)]

ـــ اَنگُور / اَنگوری کس اضا / کس صف (ـ فت ا ، غنہ ، ومع) امذ .

شراب ، انگور کی شراب .

آب انگوری محب پیر مغاں سے کر طلب
شیر خواروں کی طرح مت رہ بہ جست و جوے شیر

١٧٩٦ محب دہلوی ، د ، ١٧٦

نشۂ مے میں کھلی دشمنی دوست مجھے
آب انگور نے کی آتش پنہاں پیدا

١٨٢٦ آتش ، ک ، ٣٠

سینۂ نوری میں تیرے ذوق مہجوری بھی ہے ؟
کیا ترے جام گلی میں آب انگوری بھی ہے ؟

١٩٢٦ جوے شیر ، آنند نراین ملا ، ٧

[آب + ف : انگور (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]

...صف .

۱. ...ے میں نہایا ہوا ، عرق آلود (شرم و ندامت سے) ؛ شرمندہ .

وہ ہیں یہ مردمک دیدۂ پر آب گھٹا
کہ جن کے سامنے ہوتی ہے آب آب گھٹا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۵

جو روؤں تو وہ کہے گا ابل پڑا کم ظرف
نہیں تو میں ابھی بادل کو آب آب کروں

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، لڈا ، ۹۲

۲. (درد و غم یا شدت حرارت سے) پانی پانی ، گھلا ہوا .

سینہ کیا شگاف رلایا انہیں بھی خوب
دھوئیں کدورتیں جگر آب آب سے

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۱

اف رے جوش گرمی نظارۂ طاقت گداز
دل تمام آنکھوں میں ہو کر آب آب ہی گیا

۱۹۵۳ دیوان صفی ، ۲۵

۳. (غم خواری یا ہمدردی سے) پگھلا ہوا ، نرم .

دل ہوا آہن کا میری بیکسی پر آب آب
تیغ جب آئی گلے تک موج دریا ہوگئی

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۳

اف : کرنا ، ہونا .

— آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی کہاوت .

ایسے موقع پر مستعمل جہاں کوئی شخص اپنے خصوصیات چھوڑ کر دوسروں کی تقلید کرنے سے نقصان اٹھائے .

کابل گئے پٹھان اور سیکھی مغل کی بانی
آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی

۱۹۳۳ گنجینہ اقوال و امثال ، دیباچہ ، ۳

— آتش رنگ کس صف (— فت ت ، و ر ، غنہ) امذ .

(مجازاً) شراب سرخ .

ساقیا دے جک آب آتش رنگ   گرم و سرد زمانہ سے ہوں تنگ

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۳۹

منے دل سوز نغمہ ساز خوش آہنگ ہے تونے
بجھائی تشنہ کامی آب آتش رنگ سے تونے

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۶۹

[آب + ف : آتش (رک) + رنگ (رک)]

— آتشیں کس صف (— فت ت ، ی مع) امذ .

(مجازاً) شراب سرخ .

پلادے جام آب آتشیں اب   کہ حاصل ہو دل محزوں کا مطلب

۱۸۶۲ طلسم شایان ، ۱۵

[آب + ف : آتش + یں ، لاحقۂ نسبت]

— آتش نما کس صف (— فت ت ، ضم ن) امذ ؛ امث (قدیم) .

(مجازاً) تلوار .

سپر سو اپر لیا کے ٹینکیا او پائے   اتھی ہاتھ میں آب آتش نمائے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۶۴

[آب + ف : آتش (رک) + نمائے ، نمودن (= دکھائی دینا ، معلوم و محسوس ہونا) سے]

— آش بلا اضا ، امث .

مراسم عزا کی ادائی ، فاتحہ درود وغیرہ (کرنا یا ہونا کے ساتھ) .

جو کنہا کے تجھ کو زمیں بیچ سونپوں
کروں تیری آب آش ماتم لے بیٹھوں

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۲۴

[آب + ف : آش (= خورش)]

— آمد تیمم برخاست کہاوت .

(لفظاً) پانی مل گیا تو تیمم درست نہیں ، (مراداً) اصل کے ہوتے فرع کی ضرورت نہیں .

بیوی کے مقابلے میں ہم غریب دوستوں کی کیا ہستی ہے ، آب آمد تیمم برخاست .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۱

— آمیز بلا اضا (— ی مج) صف .

(کیمیا) وہ مرکب چیز جس میں پانی ملا ہوا ہو .

خشک حالت میں غشا خلیہ کی دبازت ۰۶ ـ ۰۵ مائیکرو ملی میٹر تک ہو سکتی ہے ، لیکن زندہ حالت میں یہ پانی کے ایک کیمیائی مرکب کی صورت میں آب آمیز ہوتی ہے .

۱۹۶۳ ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۹

[آب + ف : آمیز ، آمیختن (= ملنا ، ملانا) سے]

— آوردِ سپاہ بلا اضا (— ضم و ، سک ر ، د ، کس س) امذ .

بحری فوج کا دستہ جو پانی کے راستے سے سفر کرے ، سپاہیوں کا وہ جتھا جو سمندری فوج سے متعلق ہو (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۱) .

[آب + ف : آورد ، آوردن (= لانا) سے + سپاہ (رک)]

— آہک کس اضا (— فت ہ) امذ .

وہ پانی جس میں بجھا ہوا چونا گھلا ہو .

آب آہک کو معدے میں دودھ کے ہضم ہونے کے لیے بچوں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے .

۱۹۲۹ کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۶۱

[آب + ف : آہک (= چونا ، قلعی)]

— آہن کس اضا (— فت ہ) امذ .

وہ آبداری جو بجھاو دینے سے لوہے پر آجائے ، تلوار اور خنجر وغیرہ کی چمک اور صفائی جو صیقل سے حاصل ہو ؛ تیزی ، دھار ، کاٹ (اکثر اشعار میں بطور ایہام مستعمل) .

نعرہ زن گنجِ شہیداں میں ہو بلبل کی طرح
آب آہن نے کیا ہے یہ گلستاں پیدا

۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۳۰

قناعت ہو تو ایسی ہو نظر ہے آب آہن پر
دراں حالیکہ بہتا پاس ہی دریا میں پانی ہے

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۶۸
[آب + ف : آہن (رک)]

ـــ آہن تاب
کس صف (فت ہ) امذ .

وہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کر کے بجھاتے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۱۲) .
[آب + ف : آہن (رک) + ف : تاب (رک)]

ـــ باز
بلا اضا ، صف .

پیراک (وضع اصطلاحات ، ۲۲۳) .
[آب + ف : باز ، باختن (= کھیلنا) سے]

ـــ بازی
بلا اضا ، امث .

پیراکی ؛ دریا میں نہاتے وقت ایک دوسرے پر چھینٹے اڑانا ، چھینٹوں سے کھیلنا .

کھلی ہی رہتی ہے چشم حباب دریا میں
برا ہے جب سے تجھے شوق آب بازی کا

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۲۷

پانی میں جا کر غسل و آب بازی میں مشغول ہوئیں .

۱۸۵۱ بہار دانش (ولایت علی) ، ۵۸

اف : کرنا .
[آب + ف : بازی (رک)]

ـــ بحت
کس صف (ــ فت ب ، سک ح) امذ .

خالص پانی ، سادہ یا بے میل پانی .

نکل وطن سے ہے غربت میں زور کیفیت
کہ آب بحت ہے جب تک ہے تاک میں صہبا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۱
[آب + ع : بحت (ب ح ت)]

ـــ برار
بلا اضا (ــ فت ب) .

(الف) امذ .

سقا ، بہشتی ، گھر میں پانی لانے والا کہیرا ، پنہارا (ا پ و ، ۱ : ۱۹۶) .

(ب) صف .

(طب) جسم کے اندر کا پانی نکال دینے والا ، رقیق دست لانے والا (نسخہ) .

یہ ایک تیز آب برار مسہل . . . ہے .

۱۹۲۸ علم الادویہ ، ۱ : ۷۰۶

اسم کیفیت : آب براری (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۱۹۶) .
[آب + ف : برار ، برآوردن ، (= نکالنا) سے]

ـــ بُرد / بُردہ
بلا اضا (ــ ضم ب ، سک ر / فت د)

(لفظاً) جو پانی میں بہ جائے یا غرق ہوجائے ، (مراداً) تباہ ، برباد .

بنیاد عزت آب برد ہو جاتی ہے .

۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۳ : ۴۱۲
[آب + ف : برد ، بردن (= لے جانا) سے]

ـــ بردار
بلا اضا (ــ فت ب ، سک ر) امذ .

سقا ، بہشتی ؛ پانی پلانے والا خادم .

آب بردار نے کہا کہ اے عزیز تو سودائی ہے .

۱۸۰۲ گنج خوبی ، میر امن ، ۲۰۰

جلوس کے ساتھ سواری نکلا کرتی تھی ، آب بردار جھنڈی بردار عصا بردار تلنگے سپاہی . . . سواری کے ساتھ رہتے تھے .

۱۹۲۶ حیات فریاد ، ۶۲
[آب + ف : بردار ، برداشتن (= اٹھانا) سے]

ـــ بریسمان بستن
بلا اضا (ــ فت ب ، ی مع ، سک س ، فت ب ، سک س ، فت ت) فارسی محاورہ ، اردو میں مستعمل .

ناممکن کام کرنا ، امر محال سر انجام دینا (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۲) .

ـــ بستہ
کس صف (ــ فت ب ، سک س ، فت ت) امذ .

جما ہوا پانی ، برف ، اولا (پلیٹس) .
[آب + ف : بستہ ، بستن (= بندھنا ، باندھنا) سے]

ـــ بقا
کس اضا (ــ فت ب) امذ .

رک : آب حیات .

سدا رکھتا ہوں شوق اس کے سخن کا ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۵۱

ٹپکایا مرے منہ میں اگر آب بقا بھی
زہراب وہ ہو کر مری تقدیر سے ٹپکا

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۹

تھی ، تو کاسۂ عمر رواں کو کرتا ہے
نئے سرے سے پھر آب بقا سے بھرتا ہے

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۷۱
[آب + ع : بقا (رک)]

ـــ بگڑنا
محاورہ .

۱ . چمک دمک ماند پڑ جانا ، رونق باقی نہ رہنا .

بار بار چھونے سے لچکے کی آب بگڑتی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵

۲ . دھار کند ہوجانا ، باڑھ گرجانا .

استرہ نہ چھوو آب بگڑ جائے گی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵

— [illegible] فت ب ، سک ن) صف .

پانی کے رساو بہاو سرایت یا انجذاب کو روکنے والا (مسالا یا پشتہ وغیرہ)، بن روک ؛ واٹر پروف .

آب بند جو خندق قلعہ میں چھوڑا تھا مسدود کر دیا .

۱۸۷۲ نتائج المعانی ، ۱۲۱

اس کالر کو آب بند بنانے کے لیے پہلے تیل سے بھگو لیا جاتا ہے .

۱۹۲۱ سکون سیالات ، ۲۸۷

ف : کرنا ، ہونا .

[آب + ف : بند ، بستن (= بندھنا ، باندھنا) سے]

— پاش

بلا اضا .

(الف) امذ .

۱. **سقا ، چھڑکاو کرنے والا .**

کرتے تھے آب پاش مکرر زمیں کو تر
فرزند فاطمہ پہ نہ تھا سایۂ شجر

۱۸۷۲ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۲

۲. **پودوں اور تختوں وغیرہ کو سیراب کرنے والا شخص .**

باغبان بیلچہ‌دار مزدور آب پاش وغیرہ نوکران باغ کل اوس کے تابع رہتے ہیں .

۱۸۷۲ تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال ، ۲۰۷

۳. **وہ ظرف جس سے پانی چھڑکا جائے ، فوارہ ، جھارا ، ہزارا .**

جب پانی شامل کرنا ہو تو ایک معمولی آبپاش (جھارا) کام میں لانا چاہیے .

۱۹۲۲ مٹی کا کام ، ۹۹

(ب) صف .

(زراعت) نہری پانی سے سینچا ہوا .

منجملہ آراضی کمترین کھیت نمبر ۵۶۰ کو پٹواری نہر نے آبپاش درج کردیا ہے .

۱۸۹۸ اردو خط و کتابت ، ۵۷

ہمارے صوبہ کی آبپاش زمینوں میں گندم کے لیے ان کھادوں کے کل استعمال کا اوسط علی‌الترتیب صرف ۴۴ پونڈ اور ۵ پونڈ . . . . . فی ایکڑ تھا .

۱۹۴۲ پندرہ روزہ زراعت نامہ ، لاہور ، ۱ گست ، ۲

ف : کرنا ، ہونا .

[آب + ف : پاش ، پاشیدن (= چھڑکنا) سے]

— پاشی

بلا اضا (الف) امث .

۱. **چھڑکاو، خاک کو دبانے یا زمین کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی کا چھینٹا دینے کا عمل .**

سقوں نے آب پاشی کردی تب آکر آواز دی .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۲۳

سقوں نے آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھایا .

۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۱۸

۲. **پودوں کی سنچائی ، کھیتوں کی سیرابی .**

شام کے میدانوں کی کیفیت ہے کہ ان میں دریائے فرات اور دجلہ سے آبپاشی ہوتی ہے .

۱۸۹۸ سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۹

کھات اور آبپاشی سے اس کو قوت پہنچاتا رہے .

۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶۱

ف : کرنا ، ہونا .

(ب) امذ .

۳. **نہر کا محکمہ، محکمۂ آب پاشی (اکثر محکمہ وغیرہ کے ساتھ مستعمل).**

یہ آبپاشی میں نوکر ہیں .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷۸

چشم تر دیکھ کر وہ مس بولی
محکمہ ہے یہ آبپاشی کا

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۲۱۹

[آب + ف : پاش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— پاشی کی

فقرہ .

دھوکا دیا (دریائے لطافت ، ۷۳ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۳۹).

— پاشیدگی

بلا اضا (۔ ی مع ، فت د) امث .

نمک وغیرہ کو پانی میں حل کرنے کا عمل ، تحلیل مائی .

آب پاشیدگی سے جب ترشے آزاد ہوتے ہیں تو وہ بہ آسانی اپنے غائب اور پانی میں تحلیل ہوجاتے ہیں .

۱۹۲۸ غیر نامیاتی کیمیا (ترجمۂ جامعۂ عثمانیہ) ، ۲۳۹

[آب + ف : پاشیدگی ، پاشیدن (= چھڑکنا) سے]

— پاشیدہ

بلا اضا(۔ ی مع ، فت د) صف .

پانی میں حل کیا ہوا (نمک وغیرہ) .

معدنی ترشے ان ترشوں کے نمکوں کو بہ آسانی آب پاشیدہ کر دیتے ہیں .

۱۹۲۸ غیرنامیاتی کیمیا (ترجمۂ جامعۂ عثمانیہ) ، ۲۳۹

[آب + ف : پاشیدہ ، پاشیدن (= چھڑکنا) سے]

— پسند

بلا اضا (۔ فت پ، س ، سک ن) صف .

رک : آب خواہ .

آبی پودے . . . آب پسند کہلاتے ہیں .

۱۹۲۳ مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۷

[آب + ف : پسند (رک)]

— پشت

کس اضا (۔ ضم پ ، سک ش) امذ .

منی ، نطفہ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

[آب + ف : پشت (رک)]

— پیکاں

کس اضا (۔ ی لین) امث .

نوک تیر کی چمک اور تیزی، کانسی کی باڑھ، تیزی (نوراللغات، ۱ : ۳۹).

[آب + ف : پیکاں (رک)]

ــ پنیر کس اضا (— فت پ ، ی مع) امذ .

وہ پانی جو پنیر بنانے کے لیے دودھ کو پھاڑ کر اس سے الگ کیا جائے ، ماءالجبن .

آب پنیر ــ ماءالجبن .

۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۷ : ۲

[آب + ف : پنیر (رک)]

ــ پیما بلا اضا (ــ ی لین) .

(الف) صف .

دریا میں سفر کرنے والا .

ادک جلد تھا گرچہ بے پائے تھا
سو بے پائے نت آب پیمائے تھا

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۶۸

(ب) امذ .

پانی کی رفتار مقدار گہرائی وغیرہ ناپنے کا آلہ ، (انگریزی) hydrometer .

[آب + ف : پیما ، پیمودن (= ناپنا) سے]

ــ تاب بلا اضا ، امث/ امذ (قدیم) .

رک : ' آب و تاب ' .

فقر کا اسی نار نر کوں ہے آب حیا کا ہے جس مکھ اپر آب تاب

۱۶۳۵ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۹)

ہر طرح کا اسباب پُر آب تاب اکھٹا کیا گیا .

۱۸۸۳ بوستان تہذیب ، محمد عمر ، ۱۶

ــ تبریدہ بلا اضا (— فت ت ، سک ب ، ی مع ، فت د) صف .

پانی سے ٹھنڈا کیا ہوا .

پون ٹوڈوں کے گھر آب تبریدہ ڈھیوں (جمبو) پر بنائے جاتے ہیں .

۱۹۲۱ فلزیات ، ۱۸۴

[آب + ع : تبرید (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

ــ ترازو بلااضا (ــ فت ت ، و مع) امذ .

(معماری) پانی کا بہاو درست کرنے کے لیے سطح ناپنے کا آلہ .

کیا آب ترازو اور گولی ان دونوں کے عمل حکم میں متحد ہیں .

۱۸۳۸ ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۳

[آب + ف : ترازو (رک)]

ــ تراش بلا اضا (— فت ت) امذ .

جہاز کی پھالی یا اگلے سرے کا نچلا کنارہ جو پانی کو کاٹتا ہے ؛ پل کے قریب پانی کا رخ موڑنے کے لیے بنایا ہوا بند یا پشتہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۸۸) .

[آب + ف : تراش ، تراشیدن (= کاٹنا) سے]

ــ ترسی بلا اضا (— فت ت ، سک ر) امث .

باولے کتے کے کاٹنے کی پڑک ، داءالکلب (جس میں پانی کا خیال آتے ہی مریض کی طبیعت میں سخت تشنج اور ہیجان پیدا ہوتا ہے) .

بہت سے تشنجی امراض کے تشنجات کو تسکین دینے کے لیے ، مثلاً . . آب ترسی . . . کے تشنجات کو .

۱۹۲۸ علم الادویہ ، ۱ : ۳۲۱

[آب + ف : ترس، ترسیدن (= ڈرنا) سے + ی، لاحقۂ کیفیت]

ــ تلخ کس صف (— فت ت ، سک ل) امذ .

۱. **(مجازاً) شراب** (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

۲. **(مجازاً) تیزاب ، تیز آنسو** (نوراللغات، ۱ : ۳۹) .

[آب + ف : تلخ (رک)]

ــ تیر کس اضا (— ی مع) امث .

رک : آب پیکاں (امیراللغات ، ۱ : ۱۵) .

[آب + ف : تیر (رک)]

ــ تیغ کس اضا (— ی مج) امث .

تلوار کی چمک ، تیزی ، کاٹ .

آب تیغ کی موجوں نے فوجوں کو موت کے گھاٹ لگا دیا .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱۳

جلے حسد کے جو شعلے لیے جہنم میں
لگی دلوں کی بجھی آب تیغ سے دم میں

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ (ق) ، ۱۷

[آب + ف : تیغ (رک)]

ــ جاری کس صف ، امذ .

سوت سے نکلتا ہوا پانی ، بہتا ہوا پانی ، نہر ندی وغیرہ کا پانی جو ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ، آب ایستادہ کی ضد .

آب جاری کے جھانج میں بے چارے اڑتے ہیں .

۱۸۶۱ فسانۂ عبرت ، ۲۸

یہ شرع عشق کی جاری ہے کوئے قاتل میں
کہ حکم خون رواں پر ہے آب جاری کا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۲۷

[آب + ع : جاری (رک)]

ــ جامد کس صف (— کس م) امذ .

ٹھہرا ہوا پانی ، وہ پانی جو جاری نہ ہو ؛ منجمد پانی ، برف یا اولا .

نام آور بھی سر آمد بھی خوش اقبال بھی ہے
آب جامد بھی ہے اور آتش سیال بھی ہے

۱۹۳۱ محب (سید محمد علی خاں) ، مراثی ، ۱۳۵

[آب + ع : جامد (رک)]

۔ ۔ ۔ .

۱. چمک کا چلا جانا ، جِلا کا مٹ جانا .

خندۂ دنداں نما لازم نہیں اے بحر چین
نئیں تو آب جاتی رہے گی آن میں موتی کی آب

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۰۸

مت ڈھلک مژگاں سے اب تو اے سرشک آبدار
مفت میں جاتی رہے گی تیری موتی کی سی آب

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۶۷

۲. (تلوار وغیرہ کی دھار) کند ہوجانا .

چار ہی دن میں چاقو کی آب جاتی رہی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵

و

ــِ جو کس اضا (ــ و مغ) امذ .

۱. ندی کا پانی ، نہر کا پانی .

اے بولیا صلصال اے یاوہ گوے
تری بات مجھ کن جوں ہے آب جوے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۲۵

سیراب آب جو ہے قدح اور قدح سے ہم
سرخوش گلوں کی بو ہے قدح اور قدح سے ہم

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۱۲۷

چمن زاروں میں آب جو کا منظر وہ موج سیم کا لہرانا دیکھا

۱۹۳۷ نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۲۳

[آب + ف : جو (رک)]

و

ــ جو بلا اضا (ــ و مغ) امث .

ندی ، نہر .

آبجوئیں لہراتی ہوئی بھیروی سی پھریں .

۱۸۰۲ نثر بے نظیر ، ۲۰

تو ہے محیط بیکراں میں ہوں ذرا سی آبجو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بے کنار کر

۱۹۳۵ بال جبریل ، ۸

[آب + ف : جو (اصلاً : جوے آب)]

ــ جوش بلا اضا (ــ و مج) امذ .

۱. ابالے ہوئے گوشت کا عرق ، ماءاللحم ، یخنی .

اسے مٹی کی ہانڈی میں ابالتے تھے وہی آب جوش بانٹ کھاتے تھے .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۱۶

آب جوش میں چاول پسا کر . . . گیلی صافی کا دم دیدیں .

۱۹۲۷ شاہی دسترخوان ، ۱۳۱

۲. ابالی ہوئی چیز کا عرق .

۱۴ پونڈ وزن کا بچہ . . . دودھ پیتا ہے . . . اور اسی مقدار میں دوسری چیزوں کا آب جوش .

۱۹۷۵ روزنامہ ' جنگ ' ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۳

۳. ایک قسم کا مویز جس کا دانہ بہت بڑا ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

[آب + ف : جوش (رک)]

ــ جوشِ برنج بلا اضا ، کس اضا (ــ و مج ، کس مج ش ، کس ب ، فت ر ، سک ن) امذ .

چاولوں کی پیچ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

[آب جوش (رک) + ف : برنج (رک)]

ــِ چشم کس اضا (ــ فت چ ، سک ش) امذ .

آنسو ، اشک .

ہوئے ہیں غرق ہم جس طرح آب چشم میں اپنے
بھلائے ابروں دریا میں تو تو ڈوب دیکھیں ہم

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۹۵

میرے مرتے دم جو رویا وہ بڑی تسخیر تھی
آب چشم یار آب چاہ بابل ہوگیا

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۱۲

[آب + ف : چشم (رک)]

ــ چشی بلا اضا (ــ فت چ) امث .

دودھ پیتے بچے کو پہلے پہل پانی چٹانے کی رسم (فرہنگ اثر ۲ : ۹۹) .

[آب + ف : چش ، چشیدن (= چکھنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ــ چک بلا اضا (ــ فت چ) امذ ؛ امث .

مکان کے پچھواڑے چھت کا پانی گرنے کی تنگ گلی یا راستہ .

انہار سے وہ فیض کے دریا کریں رواں
ہم آبچک بھی چھوڑیں لیں ہمسائے کا یہاں

۱۹۲۲ شان فاروق ، ۳۳

[آب + ف : چک ، چکیدن (= ٹپکنا) سے]

ــِ چکابو کس صف (ــ فت چ ، و مع) امذ .

قلعے کے چاروں طرف خندقوں میں بھرا ہوا پانی .

اگے کوچوں میں کرنے گشت پر سو
پھرے ہے جس طرح آب چکابو

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۳ : ۷۲

[آب + س : چکابو : चक्र + व्यूह (= فوج کا وہ دستہ جو نصف گول دائرہ کی شکل میں ہو)]

ــ چو(ــکہ) از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست/وجب

فارسی کہاوت ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) جب پانی سر سے اونچا ہوگیا تو ایک بالشت یا نیزہ بھر سب برابر ہے ، (مراداً) جب مصیبت یا بدنامی حد سے بڑھ گئی تو اس کا اب اتنا ہی رہنا یا اس سے بھی بڑھ جانا دونوں برابر ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۱۶) .

نمک کیا چیز ہے اور نمک حرام کیسا ہوتا ہے بقولیکہ آب کہ از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۹ : ۳۵

ــ چِین بلا اضا (– ی مع) امذ .

تولیا ، دبیز موٹا کپڑا جس سے ہاتھ منھ بدن ہو نچھتے ہیں .

منہ دھلانے کا کام ان کے ذمہ ہے آب چین (تولیا) میں کھوں تو بدلے جاتیں زانو پوش میں بتلاؤں تو اٹھائیں .

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۸۱

[آب + ف : چیں ، چیدن (= جدا کرنا ، چننا) سے]

ــ حَرام کس صف (– فت ح) امذ .

۱. شراب .

کیوں مال مستیاں ہیں تمھیں اے تونگرو
آب زر و گہر ہے کہ آب حرام ہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۶

۲. مال دنیا (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۰) .

[آب + ع : حرام (رک)]

ــ حَمیم کس اضا (– فت ح ، ی مع) امذ .

گرم پانی ، (خصوصاً) وہ گرم پانی جو اہل دوزخ کو دیا جائے گا .

جو ناسپاس نعمت پروردگار ہے گھٹی میں اس کی میل ہے آب حمیم کا

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۱۶۷

تونے پلایا انھیں جام شراب طہور جن کے مقدر میں تھی سوزش آب حمیم

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۵۱

[آب + ع : حمیم (ح م م)]

ــ حَیات کس اضا (– فت ح) امذ .

۱. وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس کا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان امر ہوجاتا ہے . (یہ پانی چشمۂ ظلمات میں بتایا گیا ہے . کہتے ہیں کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر نے یہ پانی پی کر عمر ابد حاصل کی ؛ لیکن سکندر اس کی تلاش میں بحر ظلمات تک گیا تو بے نیل مرام واپس آیا) ، آب بقا ، آب حیوان .

آب حیات او لب ترے جان بخش و جان پرور اہے
مشتاق ہوے سوں پیا امرت بھری او کل کھوڑی

۱۵۲۸ مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)

مارا ہوا ہے خضر محبت کی تیغ کا آب حیات شوق میں تیرے جیا ہوا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۹۳

باہر بیان سے ہیں جوان میں صفات ہیں
تر دامنوں کے حق میں یہ آب حیات ہیں

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۴۷

۲. (مجازاً) بادشاہوں کے پینے کا پانی ؛ صاف ٹھنڈا میٹھا پانی .

بادشاہ جب اس مقام پر پہنچے . . . تو وہاں آب حیات مانگا اور پانی پی کر دیکھتے ہوئے چلے گئے .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۱۳۹

۳. (مجازاً) شراب .

حضرت انسان کی گنہگار طبیعت نے اس پر اکتفا نہیں کیا اسے آب طرب اور آب حیات کے مقدس نام سے پکارنے سے پرہیز نہیں کیا .

۱۹۲۳ سرگزشت الفاظ ، ۱۱۱

[آب + ع : حیات (رک)]

ــ حَیوان کس اضا (– ی لین) امذ .

رک : آب حیات .

وو دیکھیا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا

۱۶۰۹ قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۷

موے کو جیو بخشے آب حیوان بے گماں ہے جیوں
نین میں تیونچ پانی ہے سوتے دل کے جگانے کا

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۳۰

افسانۂ عمر جاودانی بھی حرام آب حیوان کہاں کا؟ پانی بھی حرام

۱۹۵۷ یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۹

[آب + ع : حیوان (= حیات)]

ــ خاصَہ کس اضا (– فت ص) امذ.

بادشاہوں اور امیروں کے پینے کا خاص پانی .

کسی پاس آرسی ہے کسی پاس آب خاصہ .

۱۷۴۶ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۲

یہی ہے آب خاصہ عاشقوں کا ظفر پیتے ہیں وہ دل کا لہو خاص

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۲۶

مٹی کے آب خورے میں پانی نہیں آب خاصہ نوش فرماتے ہیں .

۱۹۲۸ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۱ : ۹

[آب + ع : خاصہ (رک)]

ــ خالِص کس صف (– کس ل) امذ .

مطلق پانی جو نمک ریت وغیرہ سے پاک ہو اور کشید کیا ہوا یا کسی پھل وغیرہ سے نکالا ہوا بھی نہ ہو ، آب مضاف کی ضد (توضیح المسائل (ترجمہ) ، ۵) .

[آب + ع : خالص (رک)]

ــ خانَہ بلا اضا (– فت ن) امذ .

۱. استنجا کرنے کی جگہ .

دیول ہوے جوں کہ آب خانے بل دیو بھیتے خراب خانے

۱۷۰۰ من لگن ، ۲۰۰

میں گھبرا کر آب خانے میں گیا وہاں بہت دفعہ قے آئی .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۰

۲. وہ جگہ جہاں پینے اور دیگر مشروبات کا ذخیرہ ہو (پلیٔس) .

[آب + ف : خانہ (رک)]

ــ خَجالَت/خَجْلَت کس اضا (– فت خ ، ل / سک ج ، فت ل) امذ .

شرم سے آیا ہوا پسینہ ، شرمندگی کا پسینہ .

میں سیہ رو اپنے خالق سے جو نعمت مانگتا
اپنا منہ دھونے کو پہلے آب خجلت مانگتا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۴۳

[آب + ع : (خ ج ل) خجل (= شرمندگی) سے موضوع]

[illegible] اضا (— فت خ ، سک س ، فت ت) صف .

آب زدہ ، جو پانی میں بھیگ کر توانائی کھو بیٹھے اور لش پش ہو جائے ، پانی کا مارا ، بنہایا ہوا (ماخوذ : فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۰)

مژگان تر کو یار کے چہرے پہ کھول میر
اس آب خستہ سبزے کو ٹک آفتاب دے

۱۸۱۰ — میر ، ک ، ٦۲۹

[آب + ف : خستہ (رک)]

ـــ خِضَر/خِضْر کس اضا (— کس خ ، فت ض / سک ض) امذ .

رک : آب حیات .

قائم ہے کیا ہلاہل و آب خضر میں فرق
آ جائے بزم دوست میں جو کچھ سو کیجیے نوش

۱۷۹۵ — قائم ، د ، ٦۸

وصل مدام سے بھی ہماری بجھی نہ پیاس
ڈوبے ہم آب خضر میں اور نیم جاں رہے

۱۸۹۲ — دیوان حالی ، ۱۱٦

ہم جستجوے آب خضر میں تمام عمر
بھٹکے پھرے نصیب سکندر لیے ہوئے

۱۹۳۲ — سنگ و خشت ، ۳۷۷

ـــ خُفْتَہ کس صف (— ضم خ ، سک ف ، فت ت) امذ .

(کنایۃً) بلور ، شیشہ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱)

[آب + ف : خفتہ ، خفتن (= سونا) سے]

ـــ خُمار کس اضا (— ضم خ) امذ .

شراب کا گھونٹ جو خمار یعنی اترتے ہوئے نشے کا درد سر اور کسل دور کرنے کے لیے پیا جائے .

بغیر خوردن خوں کب نہار ٹوٹے ہے
سوائے گریۂ صبح اب کہاں ہے آب خمار

۱۸۱۰ — میر ، ک ، ۱۱۸۹

[آب + ف : خمار (رک)]

ـــ خِواہ بلا اضا (— و معد) صف .

(نباتیات) پانی میں رہ کر پرورش پانے والا پودا یا گھاس وغیرہ ، آب پسند ، (انگریزی) hydrophilous .

آبی پودے پانی کے پودے ہیں ، یہ آب خواہ . . . کہلاتے ہیں .

۱۹۳۳ — مبادی نباتیات ، ۲ : ٦۸۷

آب + ف : خواہ ، خواستن (= چاہنا) سے]

ـــ خِور (— ضم خ ، و معد)

(الف) امذ .

۱ . دانہ پانی ، نصیب کی روزی .

یہاں آب خور لیایا ہمناں شتاب — ہمیں آپی آئے ہیں یہاں بی بے آب

۱۲۳۹ — خاور نامہ ۲۷٦

۲ . دریا یا چشمے کا کنارا ، پانی پینے کی جگہ ، بہاؤ (پلیٹس) .

(ب) صف .

پانی پینے والا ، سیراب ہونے والا .

نہ درندہ رہتا ہے واں آبخور — نہ پرندہ کوں ہے مجال گزر

۱٦۳۹ — خاور نامہ ، ۵۳۵

یک چہ کہ اسے کھودا جبریل — تھا آب خور اس کا اسماعیل

۱۷۷۱ — ہشت بہشت ، ۱ : ۱۲

[آب + ف : خور ، خوردن (= کھانا ، پینا) سے]

ـــ خورا بلا اضا (— و مج) امذ .

مٹی کا کوزہ ، پانی دودھ وغیرہ پینے کا ایک مٹی کا برتن ، کلھڑ .

دکھ کتاب درد کی کہانی پڑ — آبخورے نین کے انجو بھر

۱۷۳۹ — قادر (قدیم اردو مراثی ، ۱۸۳)

اس نے ایک آب خورہ بھر کر دیا .

۱۸۰۳ — گنج خوبی ، ۲۷

جو آیا غڑپ سے آبخورہ ڈال ، پانی پی پٹخ پٹخا چلتا ہوا .

۱۹۰۸ — صبح زندگی ، ۱۰۲

[آب + ف : خور ، خوردن (کھانا پینا) سے + ا : ا لاحقۂ ظرفیت]

ـــ خِورْد (— ضم خ ، و معد ، سک ر) امذ .

رک : آبخور (الف) ۲ .

جو لشکر کے تھے نامور پانچ مرد — جو او پانی پینے کا تھا آب خورد

۱٦۳۹ — خاور نامہ ۱۱٦

[آب (رک) + ف : خور ، خوردن (= کھانا ، پینا) سے]

ـــ خُورْدَہ بلا اضا (— ضم خ ، و معد ، سک ر ، فت د) صف .

جو پانی میں بھیگ کر خراب اور ناکارہ ہوجائے .

شرح فارسی " مشکوۃ " کا قلمی نسخہ دید افروز ہوا جو آبخوردہ اور بوسیدہ ہے .

۱۹۲۳ — مقالات شروانی ، ۲۲۵

[آب + ف : خوردہ ، خوردن (= کھانا ، پینا) سے]

ـــ خُورے بَھرنا ف م .

مراد بر آنے پر مانی ہوئی منت پوری کرنے کے لیے دودھ یا شربت کے آبخوروں پر نیاز دلانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۷) .

ـــ خیز بلا اضا (— ی مج) امث .

ایسی زمین جس پر دریا کا پانی گزر چکا ہو ، وہ زمین جو بانگڑ نہ ہو (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۷) .

[آب + ف : خیز ، خاستن (= اٹھنا) سے]

ـــ دار بلا اضا ؛ ~ آبدار .

(الف) صف .

۱ . (i) چمکیلا ، درخشاں ؛ مجلا ، مصفا .

روشن مکھ ہے اس آگ تھے آبدار دھرے زلف مشکین ہور تابدار
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۹
بادشاہزادے کے تخت کے اوپر جڑاؤ شامیانہ (استادہ) ہے کہ ہر ایک جواہر اس کا آبدار ، بے جرم و بیش قیمت ہے ۔
۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۱
سرا پردۂ چرخ ابر بہار یہ جھالر ہے مقیش کی آبدار
۱۹۳۲ بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۵۵
(ii) **صاف و شفاف ، بے داغ ۔**
(کپڑے) جتنے اجلے اور صاف جائیں گے ، اتنے ہی اچھے اور آبدار دھل کر آئیں گے ۔
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۵۷
(iii) **دلکش ، پر رونق ، جو آنکھوں کو بھلا لگے ۔**
جتنی ہلدی کم ہوگی اتنا ہی سالن آبدار ہوگا ۔
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۲۸
۲. **ترو تازہ ، شاداب (اکثر شعر میں بطور ایہام) ۔**
جو گل یک گلستان تھے آبدار پکڑ گرد کملا ہوئے خوار زار
۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۸۱
تر و خشک جہاں میں خوش ہیں فقط
داغ اور اشک آبدار سے ہم
۱۸۸۴ مرزا انس ، د (ق) ، ۲۱
۳. **تیز دھار والا ، سان پر چڑھایا ہوا (آہنی ہتھیار) ۔**
اتھا ہات میں نیزۂ آبدار سنیں اس کی دستی تھی دندان مار
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۹
ایسا اگر ہوا تو قیامت ہوئی عیاں وہ حلق تشنہ ہوگا تہ تیغ آبدار
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۰۶
جمن نے مچان پر سے ایک آبدار چھری اٹھائی ۔
۱۹۱۲ شہید مغرب ، ۶۰
۴. (i) **لطیف ، نفیس ، عمدہ ۔**
نہیں رہا سخن آبدار کا موقع
سراج طبع کے سب جوہروں کوں رول چکا
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۱
جب آدھی رات تک نہ بکی جنس آبدار
لاچار پھر وہ ٹوکری اپنی زمیں پہ مار
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۳۶۷
دربار کی ہمت افزائیاں کہاں میسر ہوسکتی ہیں کہ وہ پھر آبدار شعر کہہ سکیں ۔
۱۹۵۹ نقش آخر (ڈراما) ، ۹۲
(ii) **شایستہ ، شستہ ۔**
جن کا دل پاکیزہ ہے جن کا چلن ہے آبدار
وہ عزیزوں کی نگاہوں سے اتر سکتے نہیں
۱۹۲۵ افکار سلیم ، ۱۱۱
۵. **(صید و شکار) پانی سے دھلا ہوا گوشت ۔**
دوسرے وقت شام کو بنو اخت چار گھنٹے کے طلب کرکے طعمۂ آبدار یعنی گوشت پانی سے دھلا ہوا اور تر سیر شکم کھلاوے ۔
۱۸۸۳ صید گاہ شوکتی ، ۴۷
(ب) امذ ۔
۱. **بادشاہوں اور امیروں کے مشروبات کا نگراں اور منتظم ، پانی پلانے کی خدمت پر مامور ملازم ، سقا ۔**
کمر باندھ خوش ہو اپس آبدار
نظر ساری مجلس پہ رکھ تہار تہار
۱۶۳۵ سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷

جب میں پانی پینے کو مانگتا تب صراحی برف [illegible] لے آتا ۔
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۷۷
ایک آبدار ہی تھا جس کو میجر صاحب دوست رکھتے تھے ۔
۱۹۱۰ سپاہی سے صوبہ دار ، ۸۸
۲. **(آبپاشی) کھیتوں کو نہری پانی دینے کے معاملات کا نگراں ، نہر کے پانی کی تقسیم کا منتظم ۔**
برسات کے موسم میں نہر وغیرہ کا پانی بہت گرد آلودہ اور کثیف ہو جاتا ہے ، آبدار اس پانی کو انواع طرح کی تدبیروں سے صاف اور لطیف کرتے ہیں ۔
۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۱
چیف انجنیر (اریگیشن) سکھر زون نے . . . حیدر آباد میں آبداروں کا امتحان برائے ۱۹۶۷ء منعقد کرانے کی ذمہ داری تفویض کی ہے ۔
۱۹۶۷ روزنامہ ' جنگ ' ، کراچی ، ۱۲ ستمبر ، ۷
(ج) امث ۔
(نباتیات) ایک گھاس ہے کہ کھجور کے پیڑ کے ریشوں کی طرح ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) ۔
[آب + ف : دار ، داشتن (= رکھنا) سے]

— دار خانہ

بلا اضا (— فت ن) امذ ۔
وہ مقام جہاں پانی اور دیگر مشروبات ذخیرہ کی جائیں ، پانی وغیرہ رکھے جانے کی جگہ ؛ پنسال ، پنسالا ، پیاؤ ۔
آبدار خانے کی ویسی ہی تیاری ہے ۔
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۳۵
باوا ان کے قلعے میں آبدار خانے کے داروغہ تھے ۔
۱۹۲۸ پس پردہ ، ۱۳۱
[آب دار (رک) + ف : خانہ (رک)]

— دارہ

بلا اضا (— فت ر) امذ ۔
رک : آبدار (الف) نمبر ۵ ۔
اوس کے پانوں میں جانور زندہ ذبح کرے اور آبدارہ اوس کے خون سے آلودہ کرکے کھلاوے ۔
۱۸۸۳ صید گاہ شوکتی ، ۸۵
[آبدار (رک) + ف : ہ ، لاحقۂ صفت]

— داری

بلا اضا ، امث ۔
آبدار (رک) سے اسم کیفیت ۔
جس فتح کرے جم آبداری نصرت تو سدا رکابداری
۱۷۰۰ من لگن ، ۱۹
زہرہ نے نان آفتاب لگائی ، مگر یہاں کی شیرمال کی سی . . . آبداری اوس میں نہ آئی ۔
۱۸۵۷ مینا بازار اردو ، ۲۷
۲. **دھات خصوصاً فولاد کو گرم کرکے حسب ضرورت سخت اور لچک دار بنانے کا عمل ۔**
اسٹیل کی بہت سی قسمیں آبداری کی شکستگی رکھتی ہیں ۔
۱۹۷۰ فولاد پر عمل حرارت ، ۲۸۲
[آب دار (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ [illegible] صف ، امذ .

بجھایا ہوا پانی (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .
[آب + ف : داغ (رک)]

ـــ دان بلا اضا ، امذ .

۱. تالاب ، گڑھا جس میں بارش کا پانی جمع ہوجائے .
بدلی گھر آتی ہے اور اس قدر مینہ برستا ہے کہ وہ آبدان لبریز ہوجاتا ہے .
۱۸۷۳ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۹
۲. پانی کا برتن ، جگ ، صراحی وغیرہ .
سفید بلور کے آب دانوں میں برف پڑی ہوتی .
۱۹۶۲ گنجینۂ گوہر ، ۳۵
[آب + ف : دان ، لاحقۂ ظرف]

ـــ دانَہ بلا اضا (ـــ فت ن) امذ .

رک : ' آب و دانہ ' .
سنگریزے پر چمن کے پھول کی لہریں ہوں یاں
طائر آزاد کو کیا آب و دانا چاہیے
۱۸۶۱ کلیاتِ اختر ، واجد علی شاہ ، ۷۳۹

ـــ دُزْد بلا اضا (ـــ ضم د ، سک ز) امذ .

۱. زمین جس میں نیچے ہی نیچے پوشیدہ طور سے پانی بہتا ہو .
مثال آب دزد آنکھیں پر از اشک ہوا ابر مژہ سے ابر کو رشک
۱۸۶۱ الف لیلہ منظوم ، شایان ، ۳ : ۶۹۹
۲. چھوٹے منھ کا برتن جس کی تہ میں بہت سے سوراخ ہوں اور ڈھکن بند کرنے سے پانی نہ نکلے ، بن چورا (فرہنگ آنند راج) .
[آب + ف : دزد (رک)]

ـــ دَسْت بلا اضا (ـــ فت د ، سک س) امذ ؛ امث .

۱. (i) (قضائے حاجت کے بعد) پانی سے پاک کرنے کا عمل .
خداوند دس دس روز تک پائخانہ پھر کر آبدست نہیں لیتے .
۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۸۱
معدہ صاف کرنے کے بعد آبدست کی باری آئی .
۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۳ : ۲
(ii) طہارت .
اوس [میت] کے بدن [کی] نجاست کوں تین بار ، پانچہ بار یا سات ڈھیلے سوں پاک کر آب دست دے .
۱۵۶۳ رسالہ فقہ ، ۶۱
اف : دینا ، کرنا ، لینا .
۲. وہ پانی جس سے قضائے حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو .
کیفیت اور اور ترے میکدے میں ہے آب عنب کو جانتے ہیں آب دست مست
۱۸۶۷ رشک (امیراللغات ، ۱ : ۱۸)
[آب + ف : دست (رک)]

ـــ دَسْت کا بھی سَلِیقَہ (ـــ شُعُور) نَہِیں فقرہ .

نہایت بد سلیقہ اور نادان ہے .
ان کو تو ابھی آبدست کا بھی سلیقہ نہیں .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۸

ـــ دَسْت کا پانی امذ .

وہ پانی جس سے قضائے حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو .
آب دست کا پانی . . . کھڈی سے انگنائی میں بہہ کر آیا ہے .
۱۹۲۳ اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۱۶

ـــ دِنْداں کس اضا (ـــ فت د ، سک ن) امث .

دانتوں کی چمک ، دانتوں میں موتیوں کی سی آبداری .
صفائے آب دنداں دیکھ کر کٹ کٹ گئے موتی
نئے جوہر دکھائے آپ نے تیغ تبسم سے
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۸۷
[آب + ف : دنداں (رک)]

ـــ دَنْداں بلا اضا (ـــ فت د ، سک ن)
(الف) امث .
وہ میوہ جس کو لطافت و نزاکت کی بنا پر دانتوں سے توڑنے اور چبانے کی ضرورت نہ ہو اور جلد گھل جائے ، ایک خاص قسم کا انار یا ناشپاتی ؛ ایک طرح کا حلوا ؛ ایک قسم کی نرم روٹی (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .
(ب) صف .
احمق ، کمزور ؛ (قمار بازی) نادان حریف (وضع اصطلاحات ، ۲۲۳) .
[آب + ف : دنداں (رک)]

ـــ دو آتَشِین کس صف (ـــ و مج ، فت ت ، ی مع) امذ .

(مجازاً) تیز شراب ، شراب دو آتشہ .
آب دو آتشیں سے گرانی ہے خود مجھے
بھر مریض عشق تو ہوتا ہے سم گلاب
۱۸۶۱ کلیاتِ اختر ، واجد علی شاہ ، ۲۵۵
[آب + ف : دو (رک) + آتشین (رک)]

ـــ دوز بلا اضا (ـــ و مج) امث .

ایک خاص قسم کی جنگی کشتی جو گہرے پانی میں اندر ہی اندر چل کر سرنگوں سے جنگی جہاز تباہ کرتی ہے ، غوطہ خور کشتی ، ڈبکنی کشتی ، (انگریزی) سب میرین (submarine) .
نکل کر بچ نہیں سکتے یہ میری آبدوزوں سے
بھنور میں ناو ان کی گھر گئی اور دور ہے ساحل
۱۹۴۰ چمنستان ، ظفر علی خاں ، ۶۶۶
[آب + ف : دوز ، دوختن (= سینا ، پیوست کرنا) سے لاحقۂ وصفی (رک)]

ـــ دَہاں / دَہَن کس اضا (فت د / فت د ، ہ) امذ .

تھوک ، منھ کا لعاب ؛ کلی کا پانی .

جب تک نہ آب پاک دہان نبی پیا　　اس شیر کے نہ دل میں خیال آیا شیر کا
۱۸۱۶　　دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۰

آپ کے آب دہن کی ایک یہ روداد ہے
واقعی اکسیر تھی آنکھوں سے اس پر صاد ہے
۱۹۱۹　　جسمانی معجزے ، آغا شاعر ، ۷
[آب + ف : دہان / دہن (رک)]

ـــ دِیدَہ
کس اضا (ـــ ی مع ، فت د) امذ .

آنسو ، اشک .
زنہار کہ تم آب دیدہ کوں اس غم پر دریغ نہ رکھو .
۱۷۳۲　　کربل کتھا ، ۵۰
اے ساکنان چرخ معلی بچو بچو　　طوفاں ہوا بلند مرے آب دیدہ کا
۱۸۶۵　　نسیم دہلوی ، د ، ۵۷
[آب + ف : دیدہ (رک)]

ـــ دِیدَہ
بلا اضا (ـــ ی مع ، فت د) صف .

جس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوں ، رہانسا .
چمٹ کے اس سے گھہے آبدیدہ ہووے تھا
گھہ اپنے اشک سے اس کا غبار دھووے تھا
۱۷۸۰　　سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۳
میں رونے لگا اور حضرت بی بھی آبدیدہ ہوئیں .
۱۸۷۷　　توبۃ النصوح ، ۹۳
وہ چند لوگ جو اس کی اعلیٰ خوبیوں کے سچے قدردان تھے اس پر دل سے آبدیدہ ہوئے .
۱۹۳۶　　چند ہمعصر ، ۳۶
اف : ہونا .
[آب + ف : دیدہ (رک)]

ـــ دینا
محاورہ ؛ ف م .

۱. (دھار والی چیز کو) تیز کرنا ، سان پر چڑھانا ، دھار لگانا (عموماً دھار والے آلے کے ساتھ) .
الٰہی بچن کا مجھے تاب دے　　مری جیب کی تیغ کوں آب دے
۱۶۷۰　　قصہ بہرام وگل اندام ، طبعی (اردوے قدیم ، شمس اللہ قادری ، ۱۷)
کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا　　تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے
۱۸۶۹　　غالب ، د ، ۲۲۲
دیکھ ظالم شوق قتل عاشق دلگیر کو
آب دی ہے تیغ کو اور پردیلے ہیں تیر کو
۱۹۱۷　　رشید (پیارے صاحب) ، گلستان رشید ، ۶۷

۲. تر و تازہ اور با رونق بنانا .
یہاں تک اس کے جمال کو آب دی کہ بادشاہ کے منہ میں پانی آنے لگا .
۱۸۲۲　　سیر عشرت ، ۱۴۲
جوانی نے . . . حسین چہرے کے آگ لگانے والے رنگ کو آب دیدی .
۱۹۳۶　　ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۳۹

۳. چمکانا ، جلا دینا .
دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب
جو اسے دیکھتا ہے صاف گہر جانتا ہے
۱۸۴۹　　کلیات ظفر ، ۲ : ۱۵۲
اول ان کو سختاتے اور پھر حسب منشاء آب دیتے ہیں .
۱۹۴۸　　اشیاے تعمیر ، ۱۲۹

۴. (کھیتوں وغیرہ کو) پانی دینا ، سینچنا .
عبادت سے اس کشت کو آب دو　　کہ واں جا کے خرمن بنے
۱۷۸۲　　سحرالبیان ، ۳۱
چار پھولوں کے لیے دیتے ہیں سو کانٹوں کو آب
باغ عالم میں بروں سے بھی بھلائی کیجیے
۱۸۳۶　　ریاض البحر ، ۲۶۵

ـــ راہ
بلا اضا ، امذ .

پانی کی چھوٹی یا بڑی گزرگاہ .
نہری کشتیوں کے چلانے کے کام آتی ہے . . . مگر ساتھ ہی ایسے تنگ آب راہوں میں بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے .
۱۹۴۹　　آبپاشی ، ۶۴۲
[آب + ف : راہ (رک)]

ـــ راہَہ
(ـــ فت ہ) امذ .

پانی گزرنے کا راستہ (وضع اصطلاحات ، ۲۴۳) .
[آب + ف : راہ + ہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــ رُخی
بلا اضا (ـــ ضم ر) امث .

پودے کی جڑ کا پانی کی طرف قدرتی جھکاو .
(پودے کی) جڑیں آب رخی ہوتی ہیں .
۱۹۶۲　　مبادی نباتیات ، ۴۸۸
[آب + ف : رخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ رَسانی
بلا اضا (ـــ فت ر) امث .

پینے اور آبپاشی وغیرہ کے لیے نہر تالاب وغیرہ سے پانی مہیا کرنا .
ذرائع آب رسانی کی تعمیر میں بھی اعلا پایہ رکھتے تھے .
۱۹۴۴　　آدمی اور مشین ، ۵۸
[آب + ف : رسان ، رسانیدن (= پہنچانا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ رَسِیدَگی
بلا اضا (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) امث .

پانی میں بھیگ کر مٹ جانے یا گل جانے کی حالت .
ہر جگہ صفحہ اور صفحوں میں سطریں خالی بھی چھٹی ہوتی ہیں کیونکہ بسبب آب رسیدگی کے پڑھا نہیں جاتا .
۱۸۶۵　　مقالات محمد حسین آزاد ، ۹۴
[آب + ف : رسید ، رسیدن (= پہنچنا) سے + گی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ رَسِیدَہ
بلا اضا (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف .

پانی میں بھیگا یا گلا ہوا ، پانی لگ جانے سے خراب یا ناقص .
اس اشک و آہ سے سودا بگڑ نہ جائے کہیں
یہ دل کچھ آب رسیدہ ہے کچھ جلا بھی ہے
۱۷۵۵　　یقین ، د ، ۲۰۱
کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہو گئی .
۱۸۹۱　　امیر اللغات ، ۱ : ۱۹
عالم آرائے عباسی . . . نستعلیق ، قدرے کرم خوردہ ، آب رسیدہ .
۱۹۲۶　　اورینٹل کالج میگزین ، لاہور ، مئی ، ۶۸
[آب + ف : رسید ، رسیدن (= پہنچنا) سے + ہ ، لاحقۂ صفت (مفعولی)]

...ضم ر ، سک ف) صف .

وہ پتھر جسے پانی نے کاٹ کر گول کر دیا ہو (وضع اصطلاحات ، ۲۴۳) .

[آب + ف : رفت ، رفتن (= سمٹنا ، گھسنا) سے]

ـــ رفتاری بلا اضا (- فت ر ، سک ف) امث .

دھیمی چال ، ہولے ہولے چلنا ؛ نازک چال .

تمہاری دیکھ کر یہ خوش خرامی ، آب رفتاری
گیا ہے بھول حیرت میں پیا پانی کے تئیں بہنا

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ب) (ق) ، ۱۰۲

[آب + ف : رفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ رفتہ کس صف (- فت ر ، سک ف ، فت ت) امذ .

(آبپاشی) خاص میعاد تک کسی وسیع رقبے کی آبپاشی کے لیے ندی وغیرہ سے ذخیرہ کیا ہوا پانی .

آبپاشی کی تمام رسد آب رفتہ پر منحصر ہے .

۱۹۲۹ آبپاشی ، ۳۰

[آب + ف : رفت ، رفتن (= جانا) سے + ہ ، لاحقۂ وصفی]

ـــ رفتہ جوے خشک میں آنا فارسی مقولے سے ماخوذ .

زوال دولت کے بعد پھر دولت کا واپس ملنا ، گئی ہوئی چیز دوبارہ ہاتھ آنا .

شمشیر برق دشمن سوز اگر آپ کے قبضے میں ہے قطعاً آب رفتہ جوے خشک میں آئے گا .

۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۶ : ۳۸۷

ـــ رکھنا محاورہ .

۱. باڑھ دار ہونا .

صفت ظلم میں یکساں ہے ستمگر کم و بیش
آب رکھتی ہے بہ سان دم شمشیر چھری

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۹۳

۲. صاف اور چمکیلا ہونا .

رکھتے ہیں آب ایسی موتی سے دانت تیرے
مٹی میں مل گیا ہے جن کی چمک سے ہیرا

۱۸۹۱ غافل (امیراللغات ، ۱ : ۱۹)

ـــ رَنگ/رَنگی بلا اضا (- فت ر ، غنہ) صف .

ایسے رنگ سے بنا ہوا جو تیل کی بجائے پانی میں حل کیا جائے ، واٹر کلر سے بنایا ہوا (وضع اصطلاحات ، ۲۷۳) .

اس نے مشرقی پاکستان میں مشرقی پاکستان کے قدرتی مناظر کی آب رنگی تصاویر کی ایک نمائش بھی دیکھی .

۱۹۶۶ ماہنامہ ' ماہ نو ' ، اکتوبر ، ۶۸

[آب + ف : رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ رواں کس صف (- فت ر) امذ .

۱. بہتا پانی ، آب جاری .

آب رواں ہے حاصل عمر شتاب رو
لوح فنا میں نقش نہیں ہے ثبات کا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۴۲۱

سمایا کون سا پردہ نشین آنکھوں میں ہے یارب
مرے آب رواں اشک میں ہے شکل چادر کی

۱۸۷۹ سالک ، ک ، ۱۲۵

آب رواں کبیر تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب

۱۹۳۵ بال جبریل ، ۱۳۲

۲. ایک نہایت اچھا اور باریک کپڑا ، عمدہ قسم کی باریک ململ .

گلے میں اس کے ایک پشواز آب رواں کی گھیردار کہ جس پر آب رواں نثار ہو .

۱۸۰۲ نثر بے نظیر ، ۵۲

آب رواں کی ہلکی سی نقاب نے حسن کی آب و تاب کو دوبالا کر رکھا تھا .

۱۹۰۸ شاہین و دراج ، ۲۹

۳. (تصوف) دل کے فرحت بڑھانے کی کیفیت (مصباح التعرف لارباب التصوف ، ۲۳) .

[آب + ف : رواں ، رفتن (= جانا) سے]

ـــ رواں میں گاڑھے کا پیوند کہاوت

انمل بے جوڑ .

دیباچۂ مکاتیب میں میرا سرسری ریمارک آب رواں میں گاڑھے کا پیوند ہوگا .

۱۹۱۷ مکاتیب مہدی ، ۱۶

ـــ رود بلا اضا (- و مع) امذ .

بالچھڑ ؛ نیلوفر اور بید (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

[آب + ف : رود (رک)]

ـــ روک بلا اضا (- و مج) صف .

جس میں سے پانی نہ رسے ، پانی کے رساو کو روکنے والا .

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ظرف کو گلابہ کرنے اور پکانے کے بعد بھی وہ آب روک نہیں بنتے .

۱۹۲۷ حرفتی کام ، ۱۲۶

[آب + ا : روک (رک)]

ـــ ریز بلا اضا (- ی مج)

(الف) صف .

۱. پانی ٹپکانے والا ، پانی گرانے یا بہانے والا .

زمیں پر تھا اک موجۂ نور خیز
ہوا جب وہ فوارہ ساں آبریز

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۴۴

۲. وہ زمین جس پر پانی گر کر بہہ جائے ، ڈھالو جگہ .

ہندوستان میں پانچ بڑے بڑے قطعات آبریز یعنی ڈھالو خطے ہیں .

۱۸۸۳ جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳

(ب) امذ .

۳. پانی کے نکاس کا راستہ .

بجائے اس کے کہ کمزور آبریز کو قائم رکھا جائے نالی کے موقع کا تبدیل کرنا ہی زیادہ سود مند ثابت ہوگا .

۱۹۲۲ مٹی کا کام ، ۱۱۳

۴. لوٹا ، وہ برتن جس سے نہانے میں سر پر پانی ڈالیں (پلیٹس) .
لوٹے کو ابریق کہتے ہیں جو آبریز کا معرب ہے .
۱۹۲۱ سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۱۲
۵. پاخانہ ، طہارت گاہ .
خشت زریں آب ریز تک جڑی ہیں ، زمین بارگاہ طلائی ہے .
۱۸۸۸ طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۹۶
[آب + ف: ریز ، ریختن (= گرانا ، بہانا) سے]

ــ ریزان بلا اضا (- ی مج) امذ .
(طب) آنکھوں سے پانی بہنے کی بیماری ، ڈھلکا ، سیلان اشک .
حلوا چشم سفید اور آب ریزان کو نافع ہے .
۱۸۷۲ رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۹۹
[آب ریز (رک) + ف: ان ، لاحقۂ حالیۂ نا تمام]

ــ زدگی بلا اضا (- فت ز ، د) امث .
۱. پانی سے گل جانا ، بوسیدہ ناکارہ یا خراب ہو جانا .
اس سال میں باوجود بروقت و بیوقت بارش کی شدت کے خریف پر آب زدگی کی آفت پہونچی . . . دس من کی جگہ ایک من غلہ پیدا ہوا .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۲۳
۲. زیر زمین سطح کے قریب پانی کا جمع ہوجانا ، سیم پیدا ہو جانا .
آب زدگی . . . اور نمکی فوران . . . ایسے خطرات ہیں جو نہری آبپاشی سے خاص طور پر وابستہ ہوتے ہیں .
۱۹۳۰ معاشیات ہند ، ۱ : ۳۶۷
[آب + ف: زد ، زدن (= مارنا) سے + گی ، لاحقۂ کیفیت]

ــ زدہ بلا اضا (- فت ز ، د) صف .
رک : آب زدگی جو اس کا اسم کیفیت ہے .
برسوں رہا ہے صدمہ کش اشک و آہ دل
یہ نسخہ ہے کچھ آب زدہ کچھ جلا ہوا
۱۸۴۳ راسخ (غلام علی) ، ک ، ۱۱
کم نگاہی سے تری اب ہے یہ دل کا نقشہ
جیسے ہو آب زدہ کاغذ تصویر کا رنگ
۱۹۳۹ نو بہاراں ، اثر لکھنوی ، ۶
[آب + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے]

ــ زر کس اضا (- فت ز) امذ .
وہ پانی جس میں کیمیاوی عمل سے سونا حل کیا ہوا ہو (نقاشی وغیرہ کے کام میں مستعمل) .
لکھتا جو نامۂ شوق اس سیمبر کو آتش
تحریر اس کو خامہ بے آب زر نہ کرتا
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۳۸
فیثا غورث کی وصیتیں جو آب زر سے لکھی گئی تھیں ان کی شرح ہے .
مقالات شبلی ، ۶ : ۵۵
[آب + ف: زر (رک)]

ــ زر سے لکھنا ف م .
(کسی بات کو) یادگار اور عظیم سمجھ کر سونے کے پانی سے لکھنا ، (مجازاً) قابل قدر سمجھنا .
یہ اشعار آب زر سے لکھے جانے کا استحقاق رکھتے ہیں .
۱۸۹۷ کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۶۲
دونوں ایسی ہیں کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں .
۱۹۲۸ مضامین فرحت ، ۲ : ۲۳۱

ــ زلال کس صف (- ضم ز) امذ .
۱. صاف شفاف میٹھا اور خوشگوار پانی .
رقم ہوا ہے مرے خیال میں سچل تو خیال
نہ حک تھے جائے نہ آب زلال تھے او نوشت
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۹
تشنہ لب پیوے نہ وہ آب زلال
جس کو گندیدہ دہان تک منہ لگائے
۱۸۰۱ گلستان ہندی ، ۲۷
تحریر اس کی بحر فصاحت کی موج تھی
تقریر اس کی چشمۂ آب زلال تھا
۱۹۲۷ نغمۂ فردوس ، ۲ : ۸۸
۲. نتھارا ہوا پانی ، بھگوئی یا متھی ہوئی چیز کا چھانا ہوا صاف پانی .
خوب بھیگ جائے تو آب زلال لے کر تھوڑا آٹا اس میں گیہوں کا گوندھے .
۱۸۴۴ مفید الاجسام ، ۹۷
[آب + ع: زلال (ز ل ل)]

ــ زمزم کس اضا (- فت ز ، سک م ، فت ز) امذ .
چاہ زمزم (رک) کا پانی جو مقدس سمجھا جاتا ہے .
جہاں پانو دھر شاہ چلتا اہے وہاں آب زمزم ابلتا اہے
۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۸۳
کعبۂ کوے صنم میں اے سراج اشک میرا آب زمزم ہوئے گا
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۸
پھر اس کو آب زمزم سے دھویا .
۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۶۷
[آب + ع : زمزم (رک)]

ــ زن بلا اضا (- فت ز) .
(الف) صف .
۱. پانی چھڑکنے والا ، پانی ڈالنے والا (آگ وغیرہ بجھانے یا چھڑکاو کے لیے) .
تو آب زن نہوے تو کیا جانے کیا کرے
دشمن کے دل سے میرے دم شعلہ زن کی یاد
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۶۰
(ب) امذ .
۲. (طب) بڑا برتن مثلاً ٹب وغیرہ جس میں نیم گرم پانی یا دواؤں کا صاف اور نیم گرم جوشاندہ بھر کر مریض کو بٹھایا جائے .
آبزن . . . میں . . . کسی عضو کو رکھنا .
۱۸۷۲ رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۸۲

...ں میں بٹھلائیں جس میں مسامات کھولنے اور جلد نرم ... جوش دیے گئے ہوں .

۱۸۲۶ شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۸

[آب + ف : زن (رک)]

ـــ زَن کَرنا / ہونا

ف مر .

(طب) مریض کو آب زن (ٹب وغیرہ) میں بٹھانا / بیٹھنا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۰) .

ـــ زِندَگانی

کس اضا (ـــ کس ز ، سک ن ، فت د) امذ .

رک : آب حیات .

ادھر امرت پیا جانوں سو مکرا جیو پاچھلتا
سدا کیوں نا جیوے رہتا ہے آب زندگانی میں

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷

شوق صفا کی ہوا ہے اس مسیحا کو مرے
چاہیے تیغوں میں آب زندگانی آج کل

۱۸۴۶ دیوان مہر (آغا علی) ، ۱۱۸

اس گل میں ہے رنگ گل ستانی کیا کیا !
ہے خاک میں آب زندگانی کیا کیا !

۱۹۲۷ نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۳

[آب + ف : زندگانی (رک)]

ـــ زِندَگی

کس اضا (ـــ کس ز ، سک ن ، فت د) امذ .

رک : آب زندگانی .

آبرو آب زندگی میں لذیذ جان پیتا ہے جام تجھ لب کا

۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۹۱

کیا کروں گا لے کے میں اے خضر آب زندگی
چاہیے تھوڑا سا پانی خنجر سفاک کا

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۲۱۰

[آب + ف : زندگی (رک)]

ـــ زِیر کاہ

بلا اضا ، کس اضا (ـــ ی مج ، کس مج د) .

(الف) امذ .

۰۱ (لفظاً) گھاس سے چھپا ہوا پانی ، (مجازاً) مکر ، فریب .

سوائے مکر زمانے میں رسم و راہ نہیں
وہ کون جا ہے جہاں آب زیر کاہ نہیں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۷

(ب) صف .

۰۲ (مجازاً) مکار ، فریبی .

آب زیر کاہ ہے صیاد اے مرغان باغ
چاہیے سبزے سے بھی خوف و خطر برسات میں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴۶

[آب + زیر (رک) + کاہ (رک)]

ـــ سال

بلا اضا ، امذ .

۰۱ حوض ، تالاب ، ذخیرۂ آب .

خاک اڑاتی اے خدا جب تک پھرے باد خزاں
چشم تر جب تک رہے صحن چمن میں آبسال

۱۹۰۷ دفتر خیال ، ۲۱۰

۰۲ باغ ، چمن .

برگ گل پر لکھدیں گر مضمون اس کے عدل کا
حشر تک ایمن رہے جور خزاں سے آبسال

۱۹۰۰ نظم دل افروز ، تسلیم ، ۳۸

[آب + ف : سال (رک)]

ـــ سَبِیل

کس اضا (ـــ فت س ، ی مع) امذ .

وہ پانی جس کے پینے کی عام اجازت ہو ، جو پانی پیاسوں کے لیے سرراہ رکھا جائے .

سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل
کبھی مے نوش کہ بجھتی ہے کوئی اس سے پیاس

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۲۸

[آب + ع : سبیل (رک)]

ـــ سِتان

بلا اضا (ـــ کس س) امذ : نیز آبِستان .

چشمہ ، تالاب ، وغیرہ .

دل بسے گرمی بت قاتل نے جو مارا نیزہ
تپش دل سے مری آب ستان سوکھ گئے

۱۸۷۳ دیوان فدا ، ۲۲۰

[آب + ف : ستان (رک)]

ـــ سُرخ

کس صف (ـــ ضم س ، سک ر) امذ .

۰۱ شراب .

شام کے کھانے پر اس قسم کی تجلیاں ان تجلیوں کے ہنگامے اور آب سرخ کی بدمستیاں دو لقمے کھانا مشکل کر دیتی ہیں .

۱۹۲۲ نقش فرنگ ، ۹۲

۰۲ (مجازاً) اشک خونیں (نوراللغات ، ۱ : ۳۲) .

[آب + ف : سرخ (رک)]

ـــ سَرِشک

کس اضا (ـــ فت س ، کس ر ، سک ش) امذ .

آنسو ، اشک .

رونے میں تھے جو مد نظر آتشیں عذار آب سرشک دیدۂ تر جوش ہو گیا

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۱۸

[آب + ف : سَرِشک (= نیز قطرۂ باران)]

ـــ سِیاہ

کس صف (ـــ کس س) امذ .

۰۱ (مجازاً) شراب ، (نوراللغات ، ۱ : ۳۲) .

۰۲ گدلا اور سیاہ پانی ؛ وہ پانی جو پتلی میں اتر آتا اور بصارت میں حائل ہو جاتا ہے (فرہنگ آنند راج) .

[آب + ف : سیاہ (رک)]

ـــ شار بلا اضا ، امذ : امث .

۱. قدرتی پانی کی موٹی دھار جو زور شور کے ساتھ پہاڑ وغیرہ سے نیچے کی طرف گرتی ہے ، پانی کی چادر ، جھرنا .

ادھر کے تئیں ایک تھا آبشار وہ البتہ شایان سیر و شکار

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۹۴

ہے موج زن فضا میں اک آبشار سیمیں
یا ملکۂ پرستان موتی لٹا رہی ہے

۱۹۲۱ صبح بہار ، ۱۵

۲. پتھر یا دھات کا چھلنی نما فوارہ .

رواں ہیں آبشاریں ہر روش پر کہ جس میں موجزن ہے آب کوثر

۱۸۶۱ الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۰۲

شمالی دیوار کے وسط میں ایک خوش قطع آبشار ہے جس کا ڈھلان ایک سنگ مرمر کے حوض میں کو ہے .

۱۹۲۰ رہنمائے قلعۂ دھلی ، ۵۴

۳. (مجازاً) پانی کے قطروں کی لڑی ، پانی کی پھوار .

آبشار اشک کے کام آتے ہیں عریانی میں
کہ اڑھادیتے ہیں اکثر مجھے چادر آنسو

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۸

[آب + ف : شار (رک)]

ـــ شبینہ کس صف (— فت ش ، ی مع ، فت ن) امذ .

رات کا باسی پانی .

کپڑے کی گدی آب شبینہ میں تر کر کے باندھنا .

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۹

[آب + ف : شبینہ (رک)]

ـــ شناس بلا اضا (— کس ش) امذ .

۱. جہاز کا نگراں جو پانی کے بہاو اور گہرائی وغیرہ کو پہچانتا ہو ، کپتان (پلیٹس) .

۲. وہ شخص جو پہچانتا ہو کہ کہاں کنواں کھودا جائے تو پانی نکلے گا (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۱) .

[آب + ف : شناس (رک)]

ـــ شور کس صف (— و مج) امذ .

۱. کھاری پانی (نوراللغات ، ۴۲) .

۲. سمندر .

تجھے جاناں ہے تو بکوہ بلور جو ٹھہر گیا بھار از آب شور

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۸۹

اس کی ممالک و مسالک کی حدود یہ تھیں . . . طرف غربی حد مکران تک حد جنوبی محیط آب شور و دیبل تک .

۱۸۸۰ تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۶۳

۳. جزیرۂ انڈمن جو انڈیا کے جنوب میں واقع ہے اور جہاں برطانیہ کی حکومت کے دور میں سزا کے طور پر ملزم کو بھیجا جاتا تھا ، کالا پانی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۱) .

[آب + ف : شور (رک)]

ـــ شورہ بلا اضا (— و مج ، فت ر) امذ .

۱. (کسی پھل کا) افشردہ ، افشرہ (رک) .

وہ آبشورے اناروں کے اور لیمو کے
وہ کورے لوٹے دھرے شربتوں سے مالا مال

۱۷۸۶ میر حسن (امیراللغات ۱ : ۲۰)

آدھی رات کے قریب ایک پڑیا پھانک کر لیمو کا آبشورہ پیا تھا .

۱۹۳۵ بیگمات شاہان اودھ ، ۳۵

۲. شورے سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۱) .

۳. کھٹا پانی جو پکی املی یا امچور اور پڑ کو بھگو کر نتھار لیا جائے اور جس میں حسب ضرورت گرم مسالے ملا کر خوش ذائقہ بنالیا جائے ، پنا ، کھٹوس ، کھٹ رس (ا پ و ، ۲ : ۱۸۰) .

[آب + ف : شور (= نمکین) + ہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــ ضائع کس صف (— کس مج ع) امذ .

(قانون) وہ نہری پانی جو قانون آبپاشی کے خلاف استعمال کیا جائے .

نہ پٹواری کی طرح دو آدمیوں کو باہم لڑوایا نہ ضلعدار کی طرح کسی ناجائز آب ضایع لگایا .

۱۹۰۹ اپریل فول ، ۶

[آب + ع : (رک)]

ـــ طرب کس اضا (— فت ط ، ر) امذ .

شراب .

حضرت انسان کی گنہگار طبیعت نے اس پر اکتفا نہیں کیا اسے آب طرب اور آب حیات کے مقدس نام سے پکارنے سے بھی پرہیز نہیں کیا .

۱۹۲۳ سرگزشت الفاظ ، ۱۱۱

[آب + ع : طرب (رک)]

ـــ عشرت کس اضا (— کس ع ، سک ش ، فت ر) امذ .

۱. شراب (پلیٹس) .

۲. منی (جامع اللغات ، ۱ : ۲) .

[آب + ع : عشرت (رک)]

ـــ عنب کس اضا (— کس ع ، فت ن) امذ .

شراب انگوری (نوراللغات ، ۱ : ۴۲) .

[آب + ع : عنب (رک)]

ـــ غورہ بلا اضا (— و مج ، فت ر) امذ .

کچے انگوروں یا کسی ترش میوے کا افشردہ ، آبشورہ .

مصلح اس کا سرد پانی اور قدرے آب غورہ یا اور کوئی ترش چیز جو حرارت کو بجھائے .

؟ جامع العلوم وحدایق لانوار ، ۱۵۹

[آب + ف : غورہ (= انگور خام)]

— قلیل کس صف (— فت ق ، ی مع) امذ .

(فقہ) "کُر" سے کم پانی (فقہ کی شرائط کے ساتھ) .

آب قلیل سے (برتن وغیرہ) طاہر کریں تو قدرے پانی اس میں ڈالیں .

۱۸۵۷ تحفۃ العوام ، ۱۱

[آب + ع : قلیل (رک)]

— کار بلا اضا .

(الف) صف .

۲. شراب فروش ، کلال ، شراب کھینچنے والا یا بیچنے والا ؛ شراب پینے والا (پلیٹس ؛ اپ و ، ۲ : ۸۹) .

جو آبکار تھے پانی کو وہ ترستے ہیں
خدا کی مار ہے پونٹوں کو سانپ ڈستے ہیں

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۳

(ب) امذ .

۶. سقا ، چھڑکاؤ کرنے والا (پلیٹس) .

آبکار نامدار کے وزن پر سقہ (سقے) کو کہتے ہیں .

۱۸۳۵ مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱

[آب + ف : کار (رک)]

— کاری بلا اضا ، امث .

۱. آبکار (رک) کا کام یا پیشہ .

روز و شب شغل بادہ خواری تھا آب کاری کا آب جاری تھا

۱۸۱۰ مثنوی بہشت گلزار ، ۷

ترساں رہے محتسب تو لرزاں قاضی ہر رند کو حکم آب کاری ہو جائے

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۰/۵ : ۲

(ب) امذ .

۲. منشیات کا محصول ؛ نیز محصول لگانے اور وصول کرنے اور اس سے متعلق دیگر انتظامی امور کی دیکھ بھال اور نگرانی کا محکمہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۹) .

آبکاری کی کچھری میں چلے کشتی مے
بحر مے خانے جو ہو جائیں ترے نام تمام

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۲۲

سزا غیب نے مے سے نفرت کی دی ہے
کہ واعظ ہے داروغۂ آب کاری

۱۹۴۲ سنگ و خشت ، ۲۸۰

[آب کار (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

— کاشت بلا اضا (— سک ش) امذ .

(زراعت) مقرر طریقے سے شیشے کے استوانوں میں پانی بھر کے پودے کی تجرباتی بوائی ، (انگریزی) water culture .

۱۹۳۸ عملی نباتیات ، ۹۰

[آب + ف : کاشت ، (رک)]

— کامہ بلا اضا (— فت م) امذ .

رائی انچور وغیرہ سے تیار کیا ہوا کھٹا پانی ؛ وہ ترش سیال جو آرد کو پودینے کے ساتھ گوندھ کر ... بترکیب خاص تیار کیا جاتا ہے .

؟ جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۹

آبکامہ ایک مصنوعی ترش سیال ہے .

۱۹۲۹ کتاب الادویہ ، ۲ : ۵

[آب + ف : کامہ (= کانجی)]

— کثیر کس صف (— فت ک ، ی مع) امذ .

(فقہ) کر بھر یا اس سے زیادہ پاک اور غیر مضاف پانی .

اگر کثیر مثل آب رواں یا حوض کے ہو تو ... ایک مرتبہ پانی میں اس ظرف کا ڈبودینا کافی ہے .

۱۸۵۷ تحفۃ العوام ، ۱۱

[آب + ع : کثیر (رک)]

— کرنا محاورہ .

رنج خوف رحم وغیرہ کا اتنا متاثر کرنا کہ پگھل کر پانی پانی ہو جائے .

سنگ کو آب کریں پل میں ہماری باتیں
لیکن افسوس یہی ہے کہ کہاں سنتے ہو

۱۷۹۵ قائم ، د ، (ق) ، ۱۲۶

یہ عشق وہ ہے کہ پتھر کو دم میں آب کرے
لگائے دل وہی جس کو خدا خراب کرے

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۱۵۴

بچپے لے وہ سختیاں اٹھائی ہیں نسیم
پتھر کا جگر جو آب کردیتی ہیں

۱۹۷۰ مراثی نسیم ، ۳ (ق) ، ۲۰۷

— کش بلا اضا (— فت ک) امذ .

۱. پانی بھرنے یا پلانے والا ، سقا ، بہشتی ؛ ساقی .

ذکر کریم بخش آبکش یعنی ساقی و مخفف آن سقہ ملازم قدیم راقم الحروف .

۱۸۵۹ حزن اختر ، ۵۱

۲. پانی کھینچنے کا موٹر یا کوئی اور آلہ ، پانی منتقل کرنے والا نل وغیرہ .

اس غرض کے لیے آبی رکاوٹ پلاٹن پھندا اور سائفن یا آب کش استعمال کیے جاتے ہیں .

۱۹۶۰ مبادی صحیات ، ۲۳۰

اسم کیفیت : آب کشی .

وقت آب کشی کے رسن ایک طول محور سے زیادہ یعنی تہ بر تہ محور پر لپٹی جائے .

۱۸۳۷ ستۃ شمسیہ ، ۱ : ۹۵

جملہ عزت و منفعت کے عہدے ان کو اور ان کی اولادوں کو ملیں ، باقی مخلوق آب کشی اور ہیزم فروشی کیا کرے .

۱۹۰۷ نپولین اعظم ، ۲ : ۳۲۷

[آب + ف : کش (رک)]

— کشیدہ کس صف (— فت ک ، ی مع ، فت ر) امذ .

قرع انبیق وغیرہ کے ذریعے کشید کیا ہوا پانی .

کسی حیوان کے عروق دمویہ میں آب کشیدہ بذریعہ اشراب داخل کردیا جائے .

۱۹۲۱ تجربی فعلیات ، ۴۸

[آب + ف : کشیدہ (رک)]

— کُمَہ
بلا اضا (— ضم ک ، فت م) امذ .
ایک میلی اور نہایت بدبودار رطوبت جو دریائے چین کی ایک مچھلی کے شکم سے نکلتی اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کے لیے مفید ہے (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .
۱۹۲۶
[آب + ف : کمہ (= ایک قسم کی مچھلی)]

— کَنْد
بلااضا (— فت ک ، سک ن) امذ .
وہ زمین جس کو پانی نے کھود ڈالا ہو (وضع اصطلاحات ، ۲۲۲) .
[آب ف : کند ، کندن (= کھودنا) سے]

— کَوثَر
کس اضا (— و لین ، فت ث) امذ .
بہشت کی نہر یا حوض کا پانی جو کوثر کے نام سے مشہور ہے ، (مجازاً) شفاف اور لطیف پانی یا مشروب .
حرارت کے جلتیاں کو پیاروں جلائے
کرن دل ٹھنڈا آب کوثر پلائے
۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۱۹
دیکھی تجلی حق ہاتھ آیا آب کوثر   تم تھے سدا سے ارشد خواہان آب و آتش
۱۸۹۳ ارشد (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۱)
اب تو مل جائے وہ خوش منظر و قاتی پانی
آب کوثر بھی خجالت سے ہو پانی پانی
۱۹۳۱ رفیع (مرزا طاہر) ، مرثیہ (ق) ، ۱۳
[آب + ع : کوثر (رک)]

— کَوثَر سے زبان دھونا
محاورہ .
(کسی مقدس یا محترم ذکر سے پہلے) زبان کو ہر قسم کی کدورت سے پاک و صاف کرنا .
آب کوثر سے ذرا اپنی زبان دھو ڈالیے
شاعرو کس منہ سے کرتے ہو بیان کوے دوست
۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۱۵۷

— کَوثَر سے زبان دھلی ہونا
محاورہ .
نہایت فصیح و بلیغ ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۶) .

— گاہ
بلا اضا ، امث .
تالاب ، حوض .
گزر گاہیں ، شاہ راہیں ، آب گاہیں .
۱۹۶۱ سہ ماہی ' اردو نامہ ' ، کراچی ، فروری ، ۱۰
[آب + ف : گاہ (رک)]

— گِرْد
(— کس گ ، سک ر) امذ .
بھنور ، گرداب .
ہے اس بات میں ایک بھی آب گرد   نہنگان اہیں اس منیں سال خورد
۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۵۲۹
قب : گرداب .
[آب + ف: گرد (رک)]

— گَرْما
بلا اضا (— فت گ ، سک ر) امذ .
پانی گرم کرنے کا وہ برتن جس میں انگیٹھی بھی لگی ہو ، سماوار .
اتنا کہہ کر بھابی جان مجھے دیکھنے لگیں کہ ایک دم سے بی شیخانی پکاریں آب گرمے کے پاس سے .
۱۹۳۵ خانم ، ۱۸۹
[آب + ف : گرم (رک) + ا ، لاحقۂ ظرفیت]

— گُرْنا
محاورہ .
چمک اور صفائی کا مٹ جانا .
سنو جو کن سے اقبال گان خاک کا حال
برنگ شبنم گل موتیوں کی آب گرے
۱۸۲۷ کلیات منیر ، ۱ : ۲۲۲

— گُریز
بلا اضا (— ضم گ ، ی مج) امذ .
جس پر پانی اثر نہ کرے ، جو پانی کو جذب نہ کرسکے ، واٹر پروف .
گارے میں آتش فشانی خاکستر بھی ملانے لگے جس سے وہ سیمنٹ آب گریز ہوگیا .
۱۹۲۰ مکالمات سائنس ، ۲۱۶
[آب + ف : گریز (رک)]

— گِریَہ
کس اضا (— کس گ ، سک ر ، فت ی) امذ .
آنسو ، اشک .
جس طرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا اس طرح
آب گریہ میں ہمارا تن لاغر تیرا
۱۸۳۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۷
[آب + ف: گریہ (رک)]

— گُزار
بلا اضا (— ضم گ) امذ .
۱. نہر ، کول (فرہنگ اثر ، ۱ : ۱۰۱) ؛ جدھر سے دریا گزرے ، دریا کی گزرگاہ (پلیٹس) .
۲. تیزرو قاصد (پلیٹس) .
[آب + ف : گزار (رک)]

— گُزَر
(— ضم گ ، فت ز) امذ .
۱. پانی کے گزرنے کا بنایا ہوا راستہ ، نہر ، کاریز ، نالی .
عمرو نے ایک آب گزر کو جو زبد کی زمین کی آبیاری کے لیے ضروری ہے . . . باز رکھا .
۱۹۰۲ ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۸۷۲ء (ترجمہ) ، ۹۹
۲. دریا کا گھاٹ (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۱) .
[آب + ف : گزر (رک)]

— گُل
کس اضا (— ضم گ) امذ .
عرق گلاب (نوراللغات ، ۱ : ۳۲) .
[آب + ف : گل (رک)]

ـــ [illegible]ر[illegible] کس صف (ـُ ضم گ ، سک ل ، فت ر ، غنہ) امذ .

(مجازاً) سرخ شراب (نوراللغات ، ۱ : ۴۲) .

[آب + ف : گل (رک) + رنگ (رک)]

ـــ گُلْگُوں کس صف (ـ ضم گ ، سک ل ، و مع) امذ .

(مجازاً) شراب سرخ (نوراللغات ، ۱ ، ۴۲) .

[آب + ف : گل (رک) + گوں (رک)]

ـــ گوشْت کس اضا (ـ و مج ، سک ش) امذ .

۱. یخنی ، شوربا .

آٹھ پہر میں ایک بار آب گوشت ہی لیتا ہوں .

۱۸۶۹ غالب (احوال غالب ، ۱۶)

کھانے متعدد قسم کے ہوتے ہیں . . . فیرینی ، قورمہ ، آب گوشت . . . وغیرہ وغیرہ .

۱۹۳۲ مشرق و مغربی کھانے ، ۲۷

۲. ماءاللحم (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[آب + ف : گوشت (رک)]

ـــ گُوں بلا اضا (ـ و مع ، غنہ)

(الف) صف .

۱. (i) ہلکے نیلے رنگ کا (خصوصاً آسمان کی صفت) .

(حمد و ثنا) رافع حکیم اور صانع قدیم . . . کی کہ جس کی حکمت سے تمام صفحۂ آبگوں اعشار ثواقب سے مکوّن ہے .

۱۸۵۵ مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۵۹

(ii) سفید ، گورا ، چٹا .

گرچہ سراپا ہے ترا آب گوں — پرتری چتون سے ٹپکتا ہے خوں

۱۹۱۱ کلیات اسماعیل ، ۵۷

۲. تیز ، جوہردار (آہنی ہتھیار) .

کیا تھا انے ساز سیماب گوں — حمایل بندیا دشنۂ آبگوں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۲۹

وہیں کھینچ کر خنجر آب گوں — کیا اس نے ایرج کو بس غرق خوں

۱۸۱۰ شاہ نامۂ منشی (ترجمہ) ، شمشیر خانی ، ۸۳

۳. نمناک (خصوصاً آنکھ وغیرہ کے ساتھ مستعمل).

رخ روشن مکدر ہو جاتا ، آنکھیں آبگوں ہوجاتیں .

۱۹۳۶ پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۴

(ب) امذ .

گیہوں کا نشاستہ اور گیہوں کا گودا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[آب + ف : گوں (رک)]

ـــ گَوہَر/گُہر کس اضا (ـ و لین ، فت ہ/ضم مج گ ، فت ہ).

(الف) امث .

۱. موتی کی چمک (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۱) .

ہر صدف بلور سے شفاف تھی — ریگ بھی آب گہر سے صاف تھی

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۱ : ۲۷

۲. آنکھ میں پانی اترنے کا مرض ، نزول ماء ، موتیا بند (فرہنگ آنند راج) .

(ب) صف .

ٹھہرا ہوا صاف شفاف پانی (پلیٹس) .

[آب + ف : گوہر/ گہر (رک)]

ـــ گِیْر بلا اضا (ـ ی مع) امذ .

تالاب ، حوض وغیرہ .

بہ ہیئت حماری اس آب گیر سے باہر نکلا .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۲۱۵

جو ، ندی ، آب گیر ہے تالاب — مینہ جو برسا تو بھرگئے یکبار

۱۹۱۱ کلیات اسماعیل ، ۲۸۷

[آب + ف : گیر (رک)]

ـــ گِیْرا/گِیرَہ (ـ ی مع/فت ر) امذ .

وقت ناوقت پانی پینے سے گھوڑے کی چھاتی جکڑ جانے کی بیماری .

دوا کہ مخصوص آبگیرہ کے واسطے ہے کمال نافع ہے .

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۵

[آب گیر (رک) + ا : ا ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

ـــ لے جانا محاورہ .

(چمک دمک میں) ماند کردینا .

کہوں کیا موتیوں کی کان میں تاب — ثریا کی لڑی سے لے گئی آب

۱۸۲۸ مثنوی نل دمن ، ۶

ـــ لینا محاورہ .

طہارت کرنا ، آبدست لینا .

چغد بھی تھا وہ ڈھاری کا پیشاب — ہگ کے کھڈی پہ لیتا تھا جو نہ آب

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۹۷۲

ـــ مٹانا محاورہ .

رک : آب لے جانا .

مٹائی موتیوں کی آب اس کے دانتوں نے
اڑا دیا لب رنگیں نے رنگ لالوں کا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴

ـــ مٹنا محاورہ .

آب مٹانا (رک) کا لازم .

جھائیں پڑنے سے آئینے کی آب مٹ گئی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۰

ـــ مُرْدَہ کس صف (ـ ضم م ، سک ر ، فت د) امذ .

ٹھہرا ہوا پانی ، آب جاری کی ضد .

کسی تشنہ جگر کی سمت یہ بہہ کر نہیں جاتا
تمہارے آب خنجر میں ہے عالم آب مردہ کا

۱۸۸۲ صابر ، ریاض صابر ، ۵

[آب + ف : مردہ (رک)]

ـــ مَرْوارِید کس اضا (ـ فت م ، سک ر ، ی مع) .

رک : آب گوہر .

حسرت در نجف میں بسکہ گریباں ہے مدام
ہے مرض چشم صدف میں آبِ مروارید کا
۱۸۲۷ کلیات منیر، ۱ : ۵۱
[آب + ف : مروارید (رک)]

ــِ مروّق کس صف (ــ ضم م ، فت ر ، شد و بفت) امذ .

بھاڑا ہوا عرق ؛ صاف کی ہوئی شراب (مخزن الجواہر ، ۷۹۶).
[آب + ع : مروق (ر و ق)]

ــِ مژہ کس اضا (ــ کس م ، فت ژ) امذ .

آنسو ، اشک (نور اللغات ، ۱ : ۲۳) .
[آب + ف : مژہ (= پلک)]

ــِ مساوی کس صف (ــ ضم م) امذ .

(طبیعیات) وہ پانی جس کو کسی خاص جسم کی حرارت کے برابر حرارت پہنچادی جائے .
کسی جسم کا آب مساوی عددی طور پر اس جسم کی حرارتی گنجائش کے برابر ہوتا ہے .
۱۹۶۶ حرارت ، ۱۶۳
[آب + ع : مساوی (س و ی)]

ــِ مسخّن کس صف (ــ ضم م ، فت س ، شد خ بفت) امذ .

گرم کیا ہوا پانی .
آب مشمس و آب مسخن وغیرہ کی جگہ پر سوڈا واٹر لمینٹ جنجر واٹر کے مسائل لکھنا چاہییں .
۱۸۹۶ تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۳ : ۷۳
[آب + ع : مسخن (س خ ن)]

ــِ مشمّس کس صف (+ ضم م ، فت ش ، شد م بفت) امذ .

وہ پانی جو دھوپ میں گرم ہوا ہو .
تب : آبِ مسخن (برائے مثال) .
[آب + ع : مشمس (ش م س)]

ــِ مضاف کس صف (ــ ضم م) امذ .

غیر خالص پانی ؛ وہ خالص پانی جس کا رنگ بو یا ذائقہ بدل جائے .
کیا ہوا بوے گل عرق میں ہے آب تسنیم ہے مضاف نہیں
۱۸۵۲ برق ، د ، ۱۲۳
منہ دھو رہی تھی خون گروہ خلاف سے
اس کو وضو مباح تھا آب مضاف سے
۱۹۳۶ مراثی نسیم ، ۲ : ۱۷۵
[آب + ع : مضاف (ض ی ف)]

ــِ مغاں کس اضا (ــ ضم م) امذ .

۱ . (مجازاً) شراب .
تشنۂ خوں ہے پھر آئین جہاں اے ساقی
پھر صراحی سے انڈیل آب مغاں اے ساقی
۱۹۵۳ سموم و صبا ، ۱۷۱
[آب + ف : مغاں (رک)]

ــِ مقطّر کس صف (ــ ضم م ، فت ق ، شد ط بفت) امذ .

قرع انبیق وغیرہ کے ذریعے کشید کیا ہوا پانی .
بہت سے مرکبات جو آج کل مستعمل ہیں وہ انھیں کی بدولت ہم تک پہونچے جیسے شربت . . . آب مقطر .
۱۹۲۷ اجراحیات ز ہراوی ، ۲
[آب + ع : مقطر (رک)]

ــِ منجمد کس صف (ــ ضم م ، سک ن ، فت ج ، کس م) امذ .

رک : آب بستہ (نور اللغات ، ۱ : ۲۳) .
[آب + ع : منجمد (رک)]

ــِ منی کس اضا (ــ فت م) امذ .

منی ، نطفہ ؛ منی کی رطوبت .
پانی کے گن پانچہ ، مغز ، جلاب ، راوت ، خوے ، آب منی .
۱۶۶۳ میران جی خدانما ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۳۵
حالت مجامعت میں وقت انزال کے عورت سے علٰحدہ ہو کر آب منی کو باہر ڈالے .
۱۸۳۹ رفاہ المسلمین ، ۵۸
[آب + ع : منی (رک)]

ــِ مے کس اضا ، امذ .

شراب ، بادہ .
پانچ گن پانی ہے سن عینی ، مغز ، جلاب ، خوے استنجا ، آب مے .
۱۵۹۱ رسالہ وجودیہ ، جانم ، ۳
آب مے میں عکس روے ساقی پرنور ہے
جام آتا ہے نظر آئینۂ تصویر صبح
۱۸۵۲ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۲۹
[آب + ف : مے (رک)]

ــِ نارجیل کس اضا (ــ سک ر ، ی مع) امذ ؛ ~ آب نارگیل .

وہ پانی یا دودھ جو ناریل کے گولے کے اندر سے نکلتا ہے (خزائن الادویہ، ۲ : ۷) .
[آب + ف : نارجیل / نارگیل (رک)]

ــِ نارسیدہ بلا اضا (ــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف .

جسے پانی نہ لگا ہو ، جو پانی میں نہ بجھایا گیا ہو ، جو تر نہ ہوا ہو .

...سوختہ آہک خالص آب نارسیدہ مسکۂ گاو میں حلایہ کر کے بطریق معروف ضماد کریں۔

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۹

[آب + ف : نا ، کلمۂ نفی + رسیدہ ، رسیدن (= پہنچنا) سے]

ـــ نا گُزار بلا اضا (ـــ ضم گ) صف۔

جس میں سے پانی نہ گزر سکے ، بن روک ، واٹر پروف۔

گل کفش گھٹنے کے اوپر تک آتے ہیں اور آب ناگزار ہوتے ہیں۔

۱۹۲۴ مٹی کا کام ، ۹۵

[آب + ف : نا ، کلمۂ نفی + گزار ، گزاردن (= گزارنا) سے]

ـــ نائے بلا اضا ، امذ۔

(جغرافیہ) وہ تنگ قطعہ آب جو پانی کے دو بڑے قطعوں کو ملائے۔

حکم ہوا کہ آبنائے ڈیوس سے ہو کر پچھم (کی) طرف آبنائے بیہرنگ تک جاویں۔

۱۸۶۱ تذکرۃ العاقلین ، ۴۱

بعض کہتے ہیں آبنائے اریوس میں ڈوب کے جان دی۔

۱۹۲۶ شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۶

[آب + ف : نائے (= راستہ ، نالی)]

ـــ نَدامت کس اضا (ـــ فت ن ، م) امذ۔

رک : آب خجالت۔

جلاد کی نہ پہونچے تلوار تا بگردن آب ندامت آیا سو بار تا بگردن

۱۸۵۶ آتش ، ک ، ۱۰۵

[آب + ع : ندامت (رک)]

ـــ نَدیدہ موزہ (اَز پا) کَشیدہ فارسی کہاوت ، اردو میں مستعمل۔

کسی آفت یا مشکل کے پیش آنے سے قبل اس کے اندیشے میں مبتلا ہونے کے موقع پر مستعمل۔

سرے سے یہ سلوک ہی ان وقتوں کی پیداوار نہیں آب نہ دیدہ موزہ از پا کشیدہ متقد مین قبل الوقت ان کا دفعیہ کیسے کرتے۔

۱۹۰۳ لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۲۵۷

ـــ نَشاط کس اضا (ـــ فت ن) امذ۔

شراب ، نشہ آور عرق۔

آبدار . . . اس کے لیے آب نشاط کا گلاس لایا تھا۔

۱۹۲۳ ماہنامہ ' نگار ' بھوپال ، ۳ ، ۱ : ۵۲

[آب + ع : نشاط (رک)]

ـــ نُقرہ کس اضا (ـــ ضم ن ، سک ق ، فت ر) امذ۔

پارہ ؛ چاندی کا پانی ، چاندی کا ملمع ، چاندی کا کٹ (نوراللغات ، ۱ ، ۲۳).

[آب + ع : نقرہ (رک)]

ـــ نوش بلا اضا (ـــ و مج) امذ۔

شربت۔

درختان جتے خضر سے حلہ پوش ہر یک چشمہ لذت میں جوں آب نوش

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۱۰۳

[آب + ف : نوش (= شہد)]

ـــ نَے بلا اضا (ـــ ی لین) امث۔

نیچے کا وہ حصہ جس کے ایک سرے پر چلم رکھتے ہیں اور دوسرا پانی میں ڈوبا رہتا ہے۔

مری صحبت سے آتش تاب نے ہے اگرچہ ناو اس کا آب نے ہے

۱۷۸۲ حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۱۵۱

آب نے بڑی ہے اس وجہ سے حقہ بولتا نہیں۔

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۴۳

[آب + ف : نے (رک)]

ـــ نَیسان کس اضا (ـــ ی لین) امذ۔

موسم بہار کی بارش جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے قطرات سے بطن صدف میں موتی اور بانس میں بنسلوچن پیدا ہوتا ہے۔

باب چھٹا بیان میں آب نیسان وغیرہ کے۔

۱۸۵۷ تحفۃ العوام ، ۲۸۹

آب نیساں ہے گہر لیکن صدف کے واسطے
ہے سعادت مہر میں برج شرف کے واسطے

۱۹۲۹ نقوش مانی ، ۱۴۱

[آب + ف : نیسان (رک)]

ـــ نیشکَر کس اضا (ـــ ی لین ، فت ش ، ک) امذ۔

گنے کا عرق ، گنے کا رس۔

نہیں تب خال اس یاقوت تر پر حباب آیا ہے آب نیشکر پر

۱۷۷۴ تصویر جاناں ، شفیق ، ۳۲

[آب + ف : نیشکر (رک)]

ـــ و آذُوقہ (ـــ و مج ، و مع ، فت ق) امذ۔

زاد و توشہ ، کھانے پینے کی چیزیں ، راشن۔

آب و آذوقہ (آزوقہ) اتنا قلعہ میں نہیں ہے کہ برس چھ مہینے بیٹھ کر لڑوں آخر کیا کروں۔

۱۸۷۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۶

[آب + ف : و ، حرف عطف + آزوقہ (رک)]

ـــ و باد (ـــ و مج) امذ۔

بارش اور آندھی۔

دشمن سے بھی نہیں ہے حسینوں کو کچھ ضرر
رہتے ہیں آب و باد میں روشن چراغ گل

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۰

[آب + ف : و ، حرف عطف + باد (رک)]

ـــ و تاب (ــ و مج) امث .

۱. رک : آب (ب) .

اپ مکھ آئینے تھے مودل کا کرن صب زنگ دور
بھی کہیں زنگ اس کوں ناپکڑے تمی دیو آب و تاب
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۰

خط کھو رہا ہے اس رخ روشن کی آب و تاب
دن آفتاب حسن پہ آئے زوال کے
۱۸۵۸ امانت ، د ، ۱۱۵

پسینے کے قطرے نرم و نازک رخساروں پر پیشانی کی طرف سے بہتے ہوے آرہے تھے اور موتی بن بن کر آب و تاب سے چمک رہے تھے .
۱۹۱۲ شہید مغرب ، ۵

۲. شان و شکوہ ، حسن و خوبی .

جس وقت بادشاہ سننے کی خواہش رکھتا ہو تب مرضی پہچان کر سخن کو طول دے اور آب و تاب سے بات بڑھا کر عرض کرے .
۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۲۵۵

چاہتا ہوں تو بس یہی کہ جیسی کتاب ہے ویسی ہی آب و تاب سے چھپے بھی .
۱۹۱۷ مجموعۂ نظم بے نظیر ، دیباچہ ، ۵

۳. رونق ، تازگی ، شادابی .

ہو سب گرچہ نرجیو ہیں ہور خراب
ولے اس میں جیو ہے سو ہے آب و تاب
۱۷۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۱۱۳

خط سے دونی ہوگئی اس کے دہن کی آب و تاب
خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵

اے وادی "اولاب" حسین دختر کوہ ہے تجھ سے دوبالا آب و تاب کشمیر
۱۹۲۷ لالہ و گل ، ۹۶

اف : دینا ، ہونا .

[آب + ف : و ، حرف عطف + تاب (رک)]

ـــ و خور (ــ و مج ، و معد) امذ .

۱. پانی اور خوراک ، کھانا پینا ؛ (مقدر کا) رزق ، روزی .

بیچ اس ولایت بیگانہ کے اتفاق آب و خور کا پڑا .
۱۷۷۵ نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۵۰

۲. (مجازاً) زندگی ، حیات .

آب و خور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھلی
بچ گیا آج میں اژدر کا نوالا ہوکر
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۲

[آب + ف : و ، حرف عطف + خور ، خوردن (= کھانا) سے]

ـــ و خور اٹھنا محاورہ .

۱. کسی جگہ کی روزی مقدر میں نہ رہنا ، چلنے کا وقت آ پہنچنا .

جب اٹھا اس جگہ سے آب و خور اس سے کہنے لگا یہ اک تھا کر
۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۵۷۴

۲. روزگار سے برطرف ہونا ؛ موت آنا (نوراللغات ، ۱ : ۲۵) .

ـــ و خورد (ــ و مج ، و معد ، سک ر) امذ .

رک : آب و خور .

کچھ آب و خورد کا نہیں دل میں مرے خطر
ہر صبح اٹھ کے ہے مری رزاق پر نظر
۱۷۸۲ حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۲۵۸

[آب + ف : و ، حرف عطف + خورد ، خوردن (= کھانا) سے]

ـــ و خورش (ــ و مج ، و معد ، کس ر) امث .

رک : آب و خور (۱) .

اشرف البلاد کلکتہ میں کہ بالفعل ہندوستان کا دارالامارۃ ہے آب و خورش کھینچ کر لائی .
۱۸۰۳ گل بکاولی ، نہال چند ، ۲

ابوالحسن عضدالدولہ کے ہاں گیا پہلے اس کی صورت دیکھی آب و خورش کی کیفیت پوچھی .
۱۹۲۳ تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۳۷

[آب + ف : و ، حرف عطف + خورش ، خوردن (= کھانا) سے]

ـــ و دانہ (ــ و مج ، فت ن) امذ .

۱. رک : آب و خور .

آب و دانے میں عمر اپنی نہ کھو کف حسرت ملے گا جوں چکیا
۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (ا) ، ۱۰۲

روزی ہوا ہے دانۂ زنجیر و آب تیغ
قسمت کا عاشقوں کی بھی آب و دانہ تھا
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۶۹

عمرو قفس میں بیٹھا ہے وہ باہر نہیں نکلا آب و دانہ مانگتا ہے .
۱۹۰۲ طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۱۷

۲. تقدیر ، قسمت ، سرنوشت کا لکھا .

کیا زبردست آب و دانہ ہے گہر کا دیکھنا
نکلا دریا سے تو کیسا جلد پہنچا کان میں
؟ قادر (امیراللغات ، ۱ : ۲۲)

[آب + ف : و ، حرف عطف + دانہ (رک)]

ـــ و دانہ اٹھانا محاورہ .

۱. بودو باش کی جگہ یا روزگار چھڑا دینا .

خداوندا اٹھالے آب و دانہ قفس سے پھر سوے گلشن سفر ہو
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۷۴

۲. کھانا پینا بند کر دینا .

پیاسے جمال کے ہیں تو بھوکے وصال کے
خالق نے آب و دانہ ہمارا اٹھا لیا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۳۷

ـــ و دانہ اٹھنا محاورہ .

کسی مقام کی روزی یا وسیلۂ روزی کا منقطع ہونا ، روز گار چھوٹنا ؛ سفر پیش آنا ؛ موت آنا .

شکر کر قید سے صیاد کی ہوتی ہے رہا
آب و دانہ ترا اے بلبل شیدا اٹھا
۱۸۲۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۵۲

اس کے بعد آب و دانہ لکھنؤ سے کچھ ایسا اٹھا کہ ہم . . . بھاول پور میں چلے آئے .
? دیوان ریختی (محسن) ، دیباچہ ، ۱

ـــ و دانَہ بَند کَرنا

محاورہ .

کھانا پینا یا دانہ پانی نہ دینا .

کیا بند ان کے اوپر آب و دانہ وصایا کے نبی سمجھے فسانہ
۱۸۳۸ ناسخ ، شہادت نامہ ، ۴۲

ـــ و دانَہ بَند ہونا

محاورہ .

آب و دانہ بند کرنا (رک) کا لازم .

حضور کیوں خاموش بیٹھے ہیں دشمنوں پر آب و دانہ بند تھا .
۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۴۲

ـــ و دانہ حَرام کَردینا

محاورہ .

اتنا دلتنگ اور پریشان کرنا کہ کھانا پینا نا گوار ہو (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۲) .

ـــ و دانَہ حَرام ہونا

محاورہ .

آب و دانہ حرام کرنا (رک) کا لازم .

آب و دانہ عشق گیسو میں رہا ہم پر حرام
مر گئے جھٹکے اسی زنجیر کے کھاتے ہوئے
? خلیل (امیراللغات ، ۱ : ۲۳)

ـــ و دانَہ حَرام ہے

فقرہ .

قسم کے طور پر مستعمل ، مترادف : یہ کام نہ کروں تو مجھ پر کھانا پینا حرام ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۴) .

ـــ و دانہِ کی بات (کَشِش) ہے

فقرہ .

قسمت کی بات ہے ، تقدیری معاملہ ہے ، جیسے : کہاں میں کہاں عرب یہ آب و دانہ کی بات ہے (نوراللغات ، ۱ : ۴۴) .

ـــ و دانہِ کے ہاتھ ہے

فقرہ .

تقدیری معاملہ ہے ، قسمت کے ہاتھ میں ہے .

کہاں تم کہاں ہم ہوا یہ جو ساتھ یہ تھی بات سب آب و دانہ کے ہاتھ
۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۱۰۶

ـــ و رَنْگ

(ـــ و مج ، فت ر ، غنہ) امذ .

۱. ظاہری رنگ روپ ، شکل و صورت ، خط و خال .

ان (رجحانات)میں ملوکیت یا جمہوریت کی روح کارفرما ہے، ان کا آب و رنگ جاگیرداری کے تہذیبی ایران سے مستعار لیا گیا ہے .
۱۹۶۸ مثبت قدریں ، ۴۵

۲. جلا ، رونق ، آب و تاب ، زینت ، زیبائش .

اے آب و رنگ باغ وزارت فلک شکوہ
تو وہ ہے جس کی مہر نے سب کو کیا نہال
۱۸۲۲ راسخ (غلام علی) ، ک ، قصائد ، ۲۷

دیا وہ اس نے حکومت میں اپنی آب و رنگ
کہ جس کو دیکھ کے تھا نیلگوں فلک بھی دنگ
۱۹۲۳ فروغ ہستی ، ۴۲

۳. تازگی ، شادابی ، طراوت .

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں پاکبازی ہے شمع راہ یقیں
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۵۴

اس کے باغ لطف سے اس طرفہ بوستان جہاں نے آب و رنگ تازہ اور لطافت و طراوت بے اندازہ پائی .
۱۸۰۳ گل بکاولی ، ۲۰

یہ آب و رنگ یہ سب رنگ و بو ہے پانی سے
عروس خاک تری آبرو ہے پانی سے
۱۹۷۰ مراثی نسیم ، ۲ : ۳۳

۴. لطف ، مزہ .

جس نے اس دنیا میں آ کر ایک دن بھی پی نہ بھنگ
اس نے سچ پوچھو تو کیا دیکھا جہاں کا آب و رنگ
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۵۸۴

اف : پانا ، دینا .
[آب + ف : و ، حرف عطف + رنگ (رک)]

ـــ و رَنْگ چَڑھانا

محاورہ .

کسی بات کو حسن و خوبی کے ساتھ دلکش اور حسین بنا کر بیان کرنا .

شاعری کے لیے کچھ نہ کچھ آب و رنگ چڑھانا ضرور تھا .
۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۱ : ۳۳۸

ـــ وُضُو

کس اضا (ــــ ضم و ، و مع) امذ .

وہ پانی جس سے وضو کریں ؛ وضو کرنے میں اعضائے وضو سے گرا یا ٹپکا ہوا پانی .

آب وضو طاہر ہے مطہر نہیں .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۳

آپ کا آب وضو ہے وہ شفا امراض کی
جس کے حاصل کرنے کی کوشش صحابہ میں رہی
۱۹۱۹ جسمانی معجزے ، آغا شاعر ، ۶

[آب + ع : وضو (رک)]

ـــ و گِل

(و مج ، کس گ) امذ ؛ امث .

۱. (i) کیچڑ .

آب و گل میں جس طرح زاہد نہاں ہو جائے زر
منہ سے ہے انکار زر کا اور دل میں جائے زر
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۷

(ii) پانی اور مٹی ، گندھی ہوئی مٹی .

نئیں آب و گل صفت ترے تن کے خمیر کی
کرتا ہوں جان و دل کوں لگا اس کی میں ثنا
۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۹

جب تو اپنے معشوق کی طرف کہ جس کی سرشت آب و گل سے ہے دیکھتا ہے کیا تیری طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے .
۱۸۸۲ بوستان تہذیب ، محمد عمر ، ۳۵

خمیر مایۂ مسلم خدا نے اٹھایا ہے عرب کے آب و گل سے
۱۹۱۶ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۷۳۱

۲. قالب بشری ، جسم ، کالبد .

خاکساری نے اسی دن روشنی پائی تھی ذوق
آدم خاکی کا جس دن آب و گل پیدا ہوا

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۸۶

ہنستا ہے عشق مجھ کو گرانبار دیکھ کر
زندان آب و گل میں گرفتار دیکھ کر

۱۹۵۷ یگانہ ، گنجینہ ، ۲۶

۳. عالم مادی .

تھی خلقت سے اس آب و گل کی بری
نہ جانے کہ تھی حور یا وہ پری

۱۷۹۵ قائم، مختار اشعار ، ۵۶

بجز غم خوشی آب و گل میں کہاں   توانائی و تاب دل میں کہاں

۱۸۸۸ طلسم ہوشربا ، ۳ : ۴۲۴

ایک دم میں ہوگیا افسانۂ ہستی تمام
شکر ہے اس کا کہ میں مجبور آب و گل نہ تھا

۱۹۶۲ ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۸

۵. سرشت ، خمیر ، مزاج .

کہو کس سبب سے ہو پژمردہ دل   تمہارا مگر غم سے ہے آب و گل

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۴

داغ الفت ہر اک کے دل میں ہے   عشق انسان کے آب و گل میں ہے

۱۸۷۱ شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۴

حسن ہو جس میں وہ ہر شے جلوہ گر اس دل میں ہے
جذبۂ صورت پرستی میرے آب و گل میں ہے

۱۹۵۱ حسرت موہانی ، ک ، ۴۵

۶. (کسی شے موجود کی) اصل ، جڑ ، بنیاد (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۸۱).

[آب + ف : و ، حرف عطف + گل (رک)]

— و نان
(– و مج) امذ .

کھانا پانی ، رزق .

تجھے تیغ تھے دیوں گا آب و نان   اتال بس ہے تج کوں مری یک سنان

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۵۰

آب و نان کے لیے گرو رکھیں   رستمان زمانہ تیغ و سپر

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۹۲

قوم کیسی کس کو اب اردو زباں کی فکر ہے
غم غلط کرنا ہے بس اور آب و ناں کی فکر ہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۱۴۴

نان و نفقہ کا خرچ ، روٹی کپڑا وغیرہ .

سو حضرت عمر ہوسنے بعد ازاں   برس تین کا اس دیئے آب و ناں

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۲۹

رفاقت اس کی دل پر ٹھانی ، اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی.

۱۸۰۱ باغ اردو ، ۱۴۹

[آب + ف : و ، حرف عطف + نان (رک)]

— و نمک
(– و مج ، فت ن ، م) امذ .

۱. پکے ہوئے کھانے میں پانی اور نمک کا امتزاج ، ذائقہ ، مزہ ، سواد .

کھانا تونے نہایت بامزہ پکایا تھا اور بوباس اور آب و نمک درست رکھا تھا .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۲۷

دیکھ کھانے کا مزا اور آب و نمک ٹھیک ہو .

۱۹۱۰ قصۂ مہر افروز ، ۱۹

۲. حسن ملیح .

غذائے روح ہے اے حسن تو اپنی ملاحت سے
ہر اک کے ذائقہ میں ٹھیک ہے آب و نمک تیرا

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۹

۳. ما حضر ، کھانا ، طعام ، دال دلیا .

جو کچھ آب و نمک مہیا ہے   نوش کرلو کہ رسم دنیا ہے

۱۸۸۰ قلق لکھنوی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۴)

[آب + ف : و ، حرف عطف + نمک (رک)]

— و نمک ملانا
محاورہ .

کسی بات کو بڑھا کر بیان کرنا ، حقیقت میں جھوٹ کی آمیزش کرنا ، مبالغہ کرنا .

مثل خالد کے اس مضمون میں اور بھی آب و نمک ملاؤں .

۱۸۵۵ غزوات حیدری ، ۲ ، ۵

— و ہوا
(و مج ، فت ہ) امث .

۱. (کسی مقام کے) پانی اور ہوا کی تاثیر ، طبعی اور جغرافیائی اثرات (جو صحت و مرض اور پیداوار سے تعلق رکھتے ہیں) .

اشک گرم و آہ سرد عاشق کے سیں پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۰

آب و ہوا وہاں کی خوش اور لوگ روشن طبع اور صاحب سلیقہ ہوتے ہیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۶۷

آب و ہوا کی مقامی حیثیت سے جو خاص اثر نمودار ہوتے ہیں ان کے تجربے کی ضرورت ہے .

۱۹۱۰ تربیت الصحرا ، ۲

۲. (پانی اور ہوا سے پیدا شدہ) موسمی کیفیت ، موسم ، رت .

پی پی کے جھوم جھوم کے گا گا کے مثل جوش
آ دھوم سے عبادت آب و ہوا کریں

۱۹۳۳ سیف و سبو ، ۲۱۲

۳. عام فضا ، گرد و پیش ، رنگ ڈھنگ .

ان اسباب سے ملک کی آب و ہوا میں عربیت ، عربیت میں مذہب اور مذہب میں تصلب اور تقشف کا اثر آگیا تھا ،

۱۹۱۴ شبلی ، مقالات شبلی ، ۵ : ۲۲۸

[آب + ف : و ، حرف عطف + ہوا (رک)]

— و ہوا بدلنا
ف م .

۱. موسم کا تبدیل ہونا ، موجودہ فصل یا موسم کے بعد دوسری فصل یا موسم کا آغاز ہونا .

ایک عالم ہے مرا لاکھ رہے گردش دہر
میں بھی کیا آب و ہوا ہوں کہ بدل جاؤں گا

۱۸۷۴ کلیات قدر ، ۱۱۳

۲. صحت و مرض وغیرہ کے اعتبار سے آب و ہوا یا موسم کی تاثیر میں فرق آنا ، اچھے سے برا یا برے سے اچھا ہو جانا .

اب وہاں جانے میں کچھ ہرج نہیں آب و ہوا بدل گئی ہے .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۴۵

ـــ بگڑنا
ف مر .

پانی اور ہوا کی خرابی سے بیماری پھیلنا .
عفونت کی وجہ سے آب و ہوا بگڑ جاتی ہے .
امیراللغات ، ۱ : ۲۴

ـــ و ہوا راس (ـــ موافِق) آنا
ف مر .

کسی جگہ کے پانی اور ہوا یا موسم یا ماحول کا مزاج کے موافق ہونا ، صحت پر اچھا اثر ڈالنا .

ذنب جوزا میں تھا جو قوس میں راس
خوشی کی آئے گی آب و ہوا راس
۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۹

انسانیت یہ کہہ کے یہاں سے چل گئی
راس آئے گی نہ ہند کی آب و ہوا مجھے
۱۹۵۲ دیوان صفی ، ۱۵۳

ـــ و ہوا راس نہ آنا
ف مر .

آب و ہوا راس آنا (رک) کی نفی .

نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا
راس آئی اس چمن کی نہ آب و ہوا مجھے
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۷۱

بھوپال کی آب ہوا راس نہ آئی چند ماہ کے بعد ہمارا قافلہ واپس وطن پہنچا .
۱۹۶۰ گل کدہ ، ۲۱۱

ـــ و ہوا نا موافِق ہونا
ف مر .

آب و ہوا راس (موافق) آنا ، (رک) کی نفی .
خانۂ غیر کا اے حور لقا قصد نہ کر نا موافق ہے بہت آب و ہوائے دوزخ
۱۸۶۰ کیف (نوراللغات ، ۱ : ۴۵)

ـــ و ہوا موافِق ہونا
ف مر .

رک : آب و ہوا راس آنا .

شرکت اب آہ و اشک میں آل عبا کی ہے
حر کو موافق آب و ہوا کربلا کی ہے
۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۲

ـــ ہونا
محاورہ .

۱. (i) حرارت سے پگھل جانا ، پانی ہو جانا .

اگر بلبل چمن میں عشق کی آتش نہ بھڑکاتی
نہ گل بھڑکارتا شعلہ نہ شبنم آب ہو جاتی
۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۴۸

بیان نار کروں تو دل آب ہو جائے زبان طائر مضموں کباب ہو جائے
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۲

(ii) کسی جذبے یا کیفیت سے نرم پڑجانا یا پگھل جانا ، پسیجنا (شرم ، ضبط غم رحم وغیرہ کی حالت میں) .

آب ہو خجلت میں اپنا عکس دیکھا دوسرا
کیا دوئی سیتی مجھے شرمندگی حاصل ہوئی
۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۸۱

کہتا ہوں جو حال دل تو ہوتا ہوں خجل
کرتا ہوں جو ضبط آب ہوتا ہے دل
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۸۱

۲. ضائع ہونا ، برباد ہو جانا .
ہوا بگڑی دعا ہائے سحر کی ہوئی آب آبر و مژگاں تر کی
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۹۲

میں دم میں خاک ہوا وہ غریب آب ہوا
سب اک قماش کے تھے میں ہوا حباب ہوا
۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۵۸

۳. آسان ہونا ، سہل ہونا .
اسی ابر کی ہیں در افشانیاں کہ یوں آب ہو علم یونانیاں
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۲۶

جو پیاسوں کی تاسی میں بڑھو تم تان کر سینے
تو جو منزل کڑی آتی رہے وہ آب ہو جائے
۱۹۴۲ اسد ، محرم نمبر ، لکھنؤ ، ۱۳

۴. چمک دمک یا باڑھ ہونا .

مرتے ہیں جو پائے عزت آبروے قتل میں
خنجر قاتل میں شاید آبرو کی آب ہے
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۰۷

ـــ یار
صف .

کھیتوں اور درختوں کو پانی دینے والا .
بہت شباب رہا آبیار سبزۂ خط ہوا ہے آب سے اب چشمۂ ذقن خالی
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۶
[آب + ف : ی ، لاحقۂ اتصال + آر ، آوردن (== لانا) سے]

ـــ یاری
امث .

سنچائی ، پودوں اور کھیتوں کو پانی دینے کا عمل .
زمین وہاں کی بہت پیدا کرتی ہے اور بہت جوتی جاتی ہے اور آب یاری کے بہت سامان ہیں .
۱۸۴۵ مزید الاموال ، ۲۸
ایک آب گزر . . . زید کی زمین کی آب یاری کے لیے ضروری ہے .
۱۹۰۲ ایکٹ معاہدۂ ہند (ترجمہ) ، ۹۹
[آب یار (رک) ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ یخ کس اضا ؛ کس صف (ـــ فت ی) امذ .

برف کا پانی ؛ ٹھنڈا پانی .
اشتہائے خوش غذا اور آب یخ آرزوے جامۂ کم خواب و نخ
۱۷۷۴ رموز العارفین ، میر حسن ، ۱۷۴

گرمی ہجر سے ہر لحظہ بچاتے تھے جنھیں
آب یخ شام کو ہر روز پلاتے تھے جنھیں
۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۹۱۴
[آب + ف : یخ (== جما ہوا برف)]

آبا
امذ ؛ ج ؛ ~ آباء .

۱. باپ دادا پر دادا (اوپر تک) ، اگلی پیڑھیاں ، پرکھے .
اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اور میرے جد و آبا کو بہت سی نعمتیں بخشیں .
۱۸۱۰ اخوان الصفا ، ۱۰۴

ترک کر تقلید آبا بن خلیل اور بت کو توڑ
ما سوا کو چھوڑ رب العالمیں سے رشتہ جوڑ

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۲۸۳

۲. بزرگ ، پیشوا ، رہنما ، اکابر (خصوصاً مذہبی) .

آبائے کلیسا نے اس امر کی تحقیق میں نہایت حیران اور ششدر ہوکر . . . ان سب کو . . . ایک قربانگاہ پر رکھ دیا .

۱۸۷۰ خطبات احمدیہ ، ۳۷۶

دوسرے مجلس آباء (اکابر) جسے رواجاً یہ حق تھا کہ . . . جب بادشاہ کا انتقال ہو جائے تو شاہی اختیار کی آخری امانت دار وہی مجلس ہو .

۱۹۲۹ ارتقائے نظم حکومت یورپ (ترجمہ) ، ۳۶

[ع : اب (۱) (رک) کی جمع]

ـــ ئے علوی کس صف (- ضم ع ، سک ل) امذ ؛ ~ آباءِ علوی .

(قدیم فلکیات) نو آسمان اور سات ستارے جو موالید ثلاثہ (یعنی جماد نبات اور حیوان) کے خالق اور ان پر غالب خیال کیے جاتے ہیں .

کیسے پیدا سبھی آبائے علوی　　کہ ان بعد امہات آئی ہیں سفلی

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۱۹۷

افلاک فاعل ہیں ماتحت پر ، اسی لیے افلاک کو آباء علوی کہتے ہیں .

۱۹۲۵ حکمۃ الاشراق ، ۳۶۲

[آبا + ف : ے علامت اضافت + ع : علو (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ و اجداد (- و مج ، فت ا ، سک ج) امذ .

رک : آبا نمبر ۱ .

یہ تو استحقاق زیادہ رکھتے ہیں کیوں کہ آباو اجداد سے اس خاندان عالی کے نمک خوار و شکر گزار ہیں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۲۰

ان کے آبا و اجداد در اصل سری نگر (کشمیر) کے رہنے والے تھے .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۲۶

[آبا + ف : و ، حرف عطف + ع : اجداد (رک)]

ـــ پرستی (- فت پ ، ر ، سک س) امث .

باپ دادا کے عقائد اور طریقوں پر سختی سے پابندی کرنے کا عمل یا ذہنیت .

مشین نے ایسے جامد معیاروں کو رواج دیا ہے جیسے چین میں آباپرستی کے ذریعے .

۱۹۴۴ آدمی اور مشین ، ۲۸۰

[آبا + ف : پرست ، پرستیدن (= پوجنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

آباد (۱) صف .

۱.(i) بسا ہوا مکان یا جگہ ، ویران کی ضد .

بولے بول اس شوم بیداد کوں　　جو ویرانہ پکڑیا چھوڑ آباد کوں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۲۸

وو شاہ فوج خوباں اس شہر میں جب آوے
آباد ہو مرا دل دارالسرور ہوئیگا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۸۰

دنیا کے چنے ہوئے پری زاد　　جن سے کشمیر اب ہے آباد

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۲ : ۳۲۲

(ii) پر رونق ، بھرا پرا ، رچا بچا .

کتے ہیں گوہراں سوں حسن دستا
وو خط و خال کرتا منج دل آباد

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۷

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۸۶

عام طور پر مسجدوں میں نہ آنے والے مسجدوں میں آنے لگیں گے اور مسجدیں زیادہ آباد رہنے لگیں گی .

۱۹۲۳ احیاء ملت ، ۵

۲. قیام پذیر ، مقیم ، ساکن .

خاک بھی سر پہ ڈالنے کو نہیں　　کس خرابے میں ہم ہوئے آباد

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۷۶

حضرت ابو موسیٰ اشعری آئے تو اسی شخص کو لے کر آئے اور مدینے میں آباد ہوئے .

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۸۶

۳. خوش و خرم ، خوشحال ، شادمان ، بامراد .

سکی تج ناک کی پھاڑی کہ ہے یاقوت کا دانہ
کہ سب دانے بسر کر میں ہوا او دانے تھے آباد

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۹

الٰہی پھر اسے آباد و شاد دیکھیں ہم
الٰہی پھر اسے حسب مراد دیکھیں ہم

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۳۰۳

پھولوگے پھلوگے یہاں شاد اور وہاں آباد .

۱۹۱۷ شہنشاہ کا فیصلہ ، ۲۳

۴. (مجازاً) سرسبز ، تر و تازہ ، شاداب .

سٹیا امید کے تخماں زمیں میں　　مرے سب تخم کوں تم کرنا آباد

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۷

سیر کی خوب پھرے پھول چنے شاد رہے
باغباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے

۱۸۵۷ رند (نور اللغات ، ۱ : ۲۷)

۵.(i) جوتی ہوئی زمین ، مزروعہ کھیت (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲) .

پندرہ بیگھ زمین لائق زراعت مع چاہ مسدودہ لے کر آباد کرا لو .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۲۸۱

(ii) (قانون) وہ گانو یا زمین جس سے معاملہ وغیرہ لیا جاسکے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۳) .

اف : رکھنا ، رہنا ، کرنا ، ہونا .

(ب) مرکب کا جزو دوم (لاحقۂ ظرفیت) .

۱.(i) (جزو اول کی نسبت سے) بسایا ہوا یا بنا کردہ شہر گانو وغیرہ کے معنی میں مستعمل ، جیسے: شاہجہان آباد ، عظیم آباد وغیرہ .

(ii) کسی کیفیت یا حالت سے بھرا ہوا ، جیسے: ظلمت آباد ، عشرت آباد .

بھلا اس وحشت آباد جہاں میں دل لگے کیونکر
پریشاں دیکھتا ہوں ہر طرف خاک عزیزاں کو

۱۹۱۰ دیوان وحشت ، ۱ : ۲۱۹

(ج) دعائیہ .

خوش رہے ، خوش رہو ، چین کرو ، پھلو پھولو .

ہوگیا حد سے زیادہ دل ویراں آباد
بس غم و یاس و الم خانۂ احساں آباد

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۴۹

[ف : آب + پہلو : اد ، لاحقۂ نسبت]

— بیشی (- ی مج) امث .

نو آباد یا نئی مزروعہ زمین کی بڑھائی ہوئی مالگزاری ، خود توڑ زمین کا زیادہ کیا ہوا معاملہ (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲) .

[آباد + ف : بیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— رکھے دعائیہ فقرہ .

زندہ و سلامت اور خوش و خرم رکھے .

کیا بادۂ گلگوں سے مسرور کیا دل کو
آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو
۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۱۲۹

ساے میں احمد مختار کے دل شاد رکھے
کیا پسر پائے ہیں مالک انہیں آباد رکھے
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۲۳

— رہو/رہے/رہیں دعائیہ فقرہ .

زندہ و سلامت اور خوش و خرم رہو/رہے/رہیں .

افصح ہند ہیں آباد ہے اقلیم سخن   یا الٰہی رہیں آباد جناب ناسخ
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۵۷

شہ کے دیدار سے احباب کا دل شاد رہے
یا الٰہی پسر فاطمہ آباد رہے
۱۹۶۵ منظور راے پوری ، مرثیہ (ق) ، ۹۰

— ستان (- کس د ، سک س) امذ .

آبادی ، بستی .

اوس آبادستان قدیم کو ویرانہ کردیا .
۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۲۶

[آباد + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت]

— کار امذ .

۱. بسنے والا ، باشندہ ، غیر آباد جگہ کو آباد کرنے والا ، نئی جگہ جا کر بسنے والا .

اکثریت روسی اور یوکرانی آباد کاروں کی ہے .
۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۲

۲. کھیت میں فصل بونے والا ، کاشتکار ، غیر مزروعہ زمین میں پہلا کھیتی کرنے والا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲ ؛ اپ و ، ۶ : ۳) .

ایسے ہی نامدار ہیں جھیلم کی نہر پر   آباد کار کانپتے ہیں جن کے نام سے
۱۹۱۲ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۶۷۶

۳. (حشرات الارض) پردار دیمک جس کا رنگ بھورا اور دو پر ہوتے ہیں (عموماً برسات میں پیدا ہوتی اور زمین کی دراڑوں میں گھس کر نیا کنبہ بساتی ہے) .

پر دار افراد آباد کار . . . کہلاتے ہیں اور آنے والے بستیوں کے بسانے والے ہوتے ہیں .
۱۹۶۷ بنیادی حشریات ، ۹۲

[آباد + ف : کار ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

— کاری امث .

۱. آباد کار (رک) کا اسم کیفیت ، آباد کرنے یا ہونے کا عمل .

سرسید کے سامنے فوری آباد کاری کا مسئلہ تھا .
۱۹۵۶ آشفتہ بیانی میری ، ۱۷۵

۲. (قانون) وہ حق جو زمین غیر آباد کو قابل کاشت یا لائق سکونت بنانے سے حاصل ہو ؛ ملکیت کو ترقی دینا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲) .

[آباد کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— کرنا ف م .

۱. رک : آباد + کرنا .

۲. مکان وغیرہ میں کرایے دار رکھنا ، جیسے : دوکانیں سب بن کر تیار ہوگئیں اور میں نے کل سے آباد کرنا بھی شروع کردی ہیں .

— ہونا ف ل .

۱. رک : آباد + ہونا .

۲. آباد کرنا (رک) کا لازم ، جیسے : خدا کا شکر ہے دونوں مکان جلد آباد ہو گئے .

۳. امید سے ہونا ، حاملہ ہونا ، گیابھن ہونا (پلیٹس) .

آباد (۲) امذ .

پیغمبران عجم میں سب سے پہلے پیغمبر کا نام جو دساتیر کا مصنف تھا (تلمیحات میں مستعمل) (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۶ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۸) .

[پہلو]

آبادان (۱) امث .

رک : آباد (۱) .

یو سب لے کر لشکر آبادان ہوا   جتا دین کا دوست شادان ہوا
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۱۱۰

جی میں آتا ہے کہ شہر عقل کو ویران کروں
ہوکے مجنوں خانۂ زنجیر آبادان کروں
۱۷۴۱ دیوان زادۂ حاتم ، ۹۱

یہی امداد ہے جس سے ہوئیں قومیں سر سبز
یہی تدبیر ہے جس سے ہوئے ملک آبادان
۱۸۸۷ دیوان حالی ، ۱۶۵

[آباد (۱) (رک) + ف : ان ، زائد]

آبادان (۲) امذ .

آباد (۲) (رک) کے مذہب کا نام (فرہنگ آنند راج) .

[آباد (۲) (رک) + ف : ان ، لاحقۂ نسبت]

آبادانی امث .

آبادان (۱) (رک) کا اسم کیفیت .

کوئی سبب رعیت کی آبادانی کا انصاف برابر نہیں .
۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۲

عمارات سلطانی ، شہر کی آبادانی ، دیکھ آہ سرد کھینچی .
۱۸۲۴ فسانۂ عجائب ، ۳۱

ایسی آبادانی ہو اور اچرج چیزیں مہیا ہو جائیں کہ . . . مات کردیں .
۱۹۲۸ پس پردہ ، ۱۲۷

[آبادان (۱) (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

آبادگان
(مد ا ، سک د) صف ؛ ج .

آباد (رک : نمبر ۱) کی جمع .

کبھو شور حشر ہے ، آبادگان گور کو
مت اٹھا تھک کر ابھی منزل سے گھر میں آئے ہیں

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۰

[آباد (۱) (رک) + ف : گاں ، لاحقۂ جمع]

آبادی (۱)

(الف) امث .

۱. بسنے یا بسانے کا عمل یا حالت ، ویرانی کی ضد .

ہائے ویران نہ کر بسا ہوا گھر مت دے برباد میری آبادی

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۵۲

واسطے آبادی و خبر گیری ملک کے . . . متعین فرمایا .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۳

کوئی کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی آبادی اب دوسرے گھر کی آبادی ہوئی .

۱۹۰۵ رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۹۳

۲. وہ جگہ جہاں لوگ بستے ہوں : بستی ، شہر ، گانو ، کھیڑا وغیرہ .

اوس پر سے سب آبادی و عمارت . . . پہاڑ جنگل لندن کا آسمان ابرنظر آتا .

۱۸۴۷ عجائبات فرہنگ ، ۲۲

آپ آبادی چھوڑ کر پہاڑ اور صحرا میں پھرنے لگے .

۱۹۰۴ مقالات شبلی ، ۱ : ۱۶

۳. رونق ، چہل پہل ، ترقی ، آسودگی .

دل ویران میں تری یاد سے آبادی ہے
ہر گھڑی لاکھ تمنا کھڑی فریادی ہے

۱۷۹۴ اثر (سید محمد میر) ، د ، ۵۶

نگین آرا جو چوتھی شہزادی تھی حقیقت میں گھر بھر کی آبادی تھی

۱۸۵۹ حزن اختر ، واجد علی شاہ ، ۹۳

انھوں نے ملک کی آبادی اور آسائش خلائق عامہ کے لیے بہت سے نیک کام کیے .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۲۷۰

۴. کسی ملک یا شہر کے باشندوں کی تعداد .

وہاں بہ سبب شدت سردی کے آبادی بہت کم ہے .

۱۸۵۶ فوائدالصبیان ، ۱۴۹

اس میں بکثرت چشمے ہیں اور آبادی ہے .

۱۹۳۰ کتاب الخراج و صنعۃالکتابت ، ۱۰۰

۵. کاشت ، کاشت کی ہوئی جگہ (پلیٹس) .

[آباد + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ــــ جدید
[کس صف (ــ فت ج ، ی مع) امث .

(قانون) وہ قطعۂ زمین جس میں پہلے کاشت نہ ہوتی ہو (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳) .

[آبادی + ع : جدید (رک)]

ــــ کرنا
ف مر .

قیام کرنا ، بسنا ، فروکش ہونا ، پڑاو ڈالنا .

اس کہنہ خرابے میں آبادی نہ کر منعم
اک شہر نہیں یاں جو صحرا نہ ہوا ہوگا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۷

آبادی
(۲) امذ .

' آباد ' (رک : (۲)) کا پیرو یا اس سے منسوب (جامع اللغات ، ۱ : ۸) .

[آباد (۲) ، علَم + ی ، لاحقۂ نسبت ، (ج : آبادیان)]

آبار
امذ ؛ ج .

کنوئیں .

اسمائے بلاد و جبال و عیون و آبار و قلاع . . . مسموعات میں سے ہیں .

۱۸۶۵ لطائف غیبی (افادات غالب ، ۶۲)

[ع : (ب ء ر)]

آبان
امذ .

۱. ایران کے شمسی سال کا آٹھواں مہینہ ، جو تقریباً ہندی اگھن کے مطابق ہوتا ہے . (کم و بیش نصف نومبر سے نصف دسمبر تک) : قدیم ایرانیوں کے ہر شمسی مہینے کا دسواں دن .

آبان ماہ و آزر ماہ سے کیا غرض ہے .

۱۸۶۱ خطوط غالب ، ۶۶

۲. وہ فرشتہ جو لوہے پر موکل ہے (نوراللغات ، ۱ : ۴۸) .

۳. ریاست حیدر آباد کے سال کا بارھواں مہینہ مطابق ماہ ستمبر .

میں نے حضور دام اقبالہ میں تیسری آبان کو عرضی کردی .

۱۹۰۵ داغ ، انشائے داغ ، ۸۹

[ف : آبان]

آباہن
(مد ، فت ہ) امذ .

کسی جاپ کے ذریعے دیوتا کو بلانے کا عمل ، دعوت ، حاضرات .

جتنے دیوتا تھے ان کو بھی منتروں سے آباہن کرکے بٹھلایا .

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۶۵

[س : आ + वाहन]

آبائی
(مد ا) صف .

آبا (رک) کی طرف منسوب : جدی ، موروثی .

یہ مکان مملوکہ اور متروکہ میرا آبائی ہے .

۱۸۰۵ حکایت سخن سنج ، ۸۶

مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی سادات کی آبائی میراث ہے .

۱۹۲۵ مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۶۴

[ع : آباء (رک : آبا) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آبائیت / آبائیت
(کس ء ، فت ی / شدی بفت) امث .

رک : آبا پرستی ، جیسے : آبائیت جو قدیم تہذیب میں مقبول تھی جدید علوم کے دور دورے میں نہیں چل سکتی .

[ع : آباء (رک : آبا) + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت]

آبدار
(سک ب) .

رک : آب (تحتی الفاظ) .

آبدارو
(سک ب ، و مع) امث .

(معدنیات) سلاجیت ، مومیائی جو سیاہ رنگ اور چمکیلی ہوتی ہے ، عموماً دوا میں مستعمل (خزائن الادویہ ۷ : ۱) .

[ف : آب + دارو (رک)]

آبِدہ (کس مج ب ، فت د) امذ .

وحشی جانور (خزائن الادویہ ، ۷ : ۱) .

[ع : (ا ب د) (= نیز عجیب و نادر چیز ؛ بڑا معاملہ ؛ بڑی مصیبت)]

آبرو (سک ب ، و مع) امث .

۱. **چمک دمک ، تابانی ، درخشانی .**

پروانے کو تپش دی جگنو کو روشنی دی
بخشا صدف کو گوہر ، گوہر کو آبرو دی

۱۹۱۰ سرور ، خمکدہ ، ۲۰

اختر سے بھی آبرو میں بہتر ہیں یہ اشک
اللہ ہے مشتری وہ گوہر ہیں یہ اشک

۱۸۷۵ میر انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳

۲. **عصمت ، عفت ، ناموس ، پاکدامنی .**

بازار کی نشینی اور غیر گھر کا جانا
دشمن ہوئے ہو پیارے تم اپنی آبرو کے

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (ا) ، ۲۶

آبرو کا مجھسے رہتا ہے خیال آٹھ پہر
مجرے میں جانے کو ہوں اب نہیں فرصت دم بھر

۱۸۶۸ واسوخت امیر (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۳۹)

کوئی غیر مرد مجھے چھیڑے یا میری آبرو کا گاہک ہو جائے تو میں زہر کھالوں .

۱۹۰۳ سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۵۸

۳. (i) **عزت ، اعزاز ، قدر و منزلت ، ناموری ، شہرت .**

استاد کوں ما باپ سے بھی زیادہ جان کہ جیوں ما باپ سبب پیدا ہونے کے ہیں ، اس کے تیوں استاد سبب عزت اور آبرو کا ہے .

۱۷۴۶ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۲

حسرت جس آبرو کی سلیمان کو رہی
یثرب میں ہے وہ مرتبہ مور ضعیف کا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۳

تو اس سے کبھیو یہ بڑی عزت آبرو والا بہادر شجاع مصر کا مالک اور بادشاہ ہے .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۸

(ii) **لاج ، شرم .**

ہائے کس پردہ نشیں کی آبرو کا پاس تھا
اشک جو دامن پہ آیا زیر دامن ہو گیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۸

الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا
یہ بیکسی میں برے وقت پر ضرور آیا

۱۹۰۵ داغ ، انتخاب داغ ، ۱۳

(iii) **ساکھ ، اعتبار ، بھرم .**

نہ تھی امید دریائے شہادت پیر نکلیں گے
خدا کو آبرو رکھنی تھی بیڑا پار ہونا تھا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۰

روپیہ کہاں مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہے .

۱۹۲۳ نوراللغات ، ۱ : ۴۸

۴. **حیثیت ، درجہ ، قدر و قیمت .**

یہ تھانہ صدر ہے اور اس کی آبرو کوتوالی جے ہوے کے برابر ہے .

۱۹۱۱ ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۱۵

۵. **شان شوکت ، ٹھاٹ باٹ .**

چاہیے عقبیٰ کی عزت کا خیال   منعمو یہ آبرو اچھی نہیں

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچہ آرزو ، ۱۰۷

[ف : آب (= چمک) + رو (= چہرہ)]

ــ اُتارْنا
محاورہ .

۱. **کسی کی عصمت خراب کرنا ، غیر کی عورت پر ہاتھ ڈالنا .**

کیا غضب ہے کہ چار شہدے مل کر جس عورت کی چاہیں آبرو اتارلیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۸

اب کیا ایسا اندھیر ہے کہ دن دہاڑے چار شہدے مل کر جس عورت کی چاہیں آبرو اتارلیں .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۴۸

۲. **ذلیل کرنا ، عزت لینا .**

ہجر میں برسات جب آئی تو میں نے لاکھ بار
آبروئے ابر اتاری چشم دریا بار سے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۵۷

پانی یہ کریں گے بند سال بھر میں اک بار
جب چاہیں گے آبرو تری لیں گے اتار

۱۹۲۷ میخانۂ خیام ، ۱۸۸

ــ اُتَرْنا
محاورہ .

آبرو اتارنا (رک) کا لازم .

وہاں ایسا ڈھول دھپا ہوتا ہے کہ جو گیا اس کی آبرو اتر گئی .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۲۸

ــ باخْتَہ (ــــ سک خ ، فت ت) صف .

۱. **بے حیثیت ، خوار ، رسوا ، ذلیل .**

چند بازاری آبرو باختہ غنڈے ساتھ لے گانو پر زبردستی قبضہ کرلیا .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ۲۹۹

آبرو باختہ ہے طاعن ہے چغلیاں لگاتا ہے .

۱۹۱۱ سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۰۳

۲. **بازاری ، عصمت فروش (عورت) .**

تم نے مجھکو لکھنو یا بھوپال کی ایسی ویسی آبرو باختہ تو نہیں فرض کیا .

۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۱۲۰

ایک دوسری آبرو باختہ عورت ڈیوٹیما کی خلوت سرا گرم ہے .

۱۹۱۵ فلسفۂ اجتماع ، ۴

[آبرو + ف : باختہ ، باختن (= ہارنا) سے]

ــ بچانا
ف م .

۱. **عزت اور نیکنامی وغیرہ کا تحفظ کرنا .**

ہوئے بے آبرو ہم آپ کے آگے گھڑی بھر میں
بچائی کیونکر آئینے نے اپنی آبرو برسوں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۵

۲. **عصمت اور پاکدامانی کی حفاظت کرنا .**

بارے قسمت نے کی بھلائی   اللہ نے آبرو بچائی

۱۸۸۲ تفسیر عفت ، ۱۰

— بچنا   ف م .

آبرو بچانا (رک) کا لازم .

آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے آبرو بچی ہوئی ہے .

۱۸۹۱   امیر اللغات ، ۱ : ۲۸

— برباد کرنا   ف م .

عزت کھو دینا ، بدنام کرنا .

آتش عشق نے صنم کی کیا   خاکساروں کی آبرو برباد

۱۷۳۹   کلیات سراج ، ۲۴۱

بجز ذلت نہیں کچھ خاک اظہار محبت میں
بہاتے ہیں جو آنسو آبرو برباد کرتے ہیں

۱۸۷۰   دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۸

— برباد ہونا   ف م .

آبرو برباد کرنا (رک) کا لازم (نور اللغات ، ۱ : ۲۸) .

— بڑی دولت (— چیز / — نعمت) ہے   مقولہ .

عزت ، ساکھ ، شہرت یا عصمت و ناموس کی قدر و قیمت دنیا کی ہر دولت سے زیادہ ہے .

آبرو دولت دنیا میں بڑی دولت ہے
ڈوب مرنا مگر اے رشک نہ رسوا ہونا

۱۸۶۷   رشک ، د (ق) ، ۲۳

دولت کا ذکر کر کے رجھاتا ہے مجھکو تو
کیا مال ہے یہ زر ، ہے بڑی چیز آبرو

۱۹۶۰   گلدستۂ اطہر (اطہر جعفری) ، ۲ : ۱۷

— بڑھانا   ف م .

کسی کے ساتھ عزت یا احترام کا ایسا سلوک کرنا جو اس کی حیثیت سے زیادہ ہو ، غیر متوقع اعزاز دینا .

فروغ پیر مغاں ہے ہماری محنت سے
گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبروے شراب

۱۸۵۳   دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۹۸

اس غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے روشن اور سرفراز فرمائیں اور میری عزت و آبرو بڑھائیں .

۱۹۰۳   آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۷۰

— بڑھنا   محاورہ .

آبرو بڑھانا (رک) کا لازم .

بڑھی ہے گریۂ عاشق سے آبروے فراق
فلک ہے اپنی نظر میں حباب جوے فراق

۱۸۳۶   ریاض البحر ، ۱۱۵

نقد کوڑی نہ ملی پائے خطابات بہت
آبرو بڑھ گئی بنیے کا تقاضا نہ گیا

۱۹۳۲   سنگ و خشت ، ۳۴

— بگاڑنا   محاورہ .

۱ . (خود کو یا کسی دوسرے کو) ذلیل اور بے حیثیت کرنا .

میاں جانے بھی دو کسی کی آبرو بگاڑنے سے کیا حاصل . . کسی کا کیا گیا روپیہ برباد کر کے تم نے اپنی آبرو بگاڑ دی .

۱۸۹۱   امیر اللغات ، ۱ : ۲۹

۲ . کسی عورت کی عصمت لوٹنا ، آبرو اتارنا (نور اللغات ، ۱ : ۲۸) .

— بگڑنا   محاورہ .

آبرو بگاڑنا (رک) کا لازم .

اتنا خرچ کروگے تو دو ہی دن میں آبرو بگڑ جائے گی .

۱۸۹۱   امیر اللغات ، ۱ : ۲۹

— بنانا/بنائے رکھنا   محاورہ .

عزت و وقار اور ساکھ کو اپنے عمل رکھ رکھاو سے برقرار رکھنا ، ناموری یا شہرت پر حرف نہ آنے دینا .

ہیں تو فاقہ مست مگر آبرو خوب بنائے رکھتے ہیں .

۱۸۹۱   امیر اللغات ، ۱ : ۲۹

احباب میں بیگم کی آبرو اپنی آبرو سمجھ کر بنائے رکھنے کی دلخراش کوشش کی .

۱۹۳۰   خلیقی دہلوی ، ادبستان ، ۱۶۲

— بننا   محاورہ .

بنانا (رک) کا لازم .

آب رواں کی بات بوقت وضو بنی   دست نبیؐ سے مس جو ہوا آبرو بنی

۱۹۱۲   شمیم ، اعجاز رسول ، ۱۱

— بنی رہنا   محاورہ .

عزت سلامت سے رہنا ، ساکھ اعتبار اور ناموری سے زندگی بسر کرنا .

دنیا میں آبرو کا مزہ ہے بنی رہے   تدبیر سے بناتے ہیں پانی عبث عبث

۱۸۶۷   رشک ، د (ق) ، ۴۹

— بہانا   محاورہ .

عزت برباد کرنا ، بے عزت کرنا ، ذلیل و حقیر کر دینا .

آج آبرو بہائیے صبح فراق کی   بھر علاج دل عرق شیر کھینچیے

۱۸۴۷   کلیات منیر ، ۱ : ۲۲۳

— بیچنا   محاورہ .

اپنی حیثیت سے گری ہوئی روش اختیار کرنا ، بے عزتی کا کام کرنا .

دینے والے کا کب احسان گدا لیتے ہیں
آبرو بیچ کے ٹکڑا فقرا لیتے ہیں

۱۸۳۶   ریاض البحر ، ۱۳۱

— پانا   ف م .

عزت حاصل کرنا ، مرتبہ ملنا ، ناموری یا شہرت ہونا .

دور دور تک رستوں میں چھڑکاؤ جو ہوتا ہے تو اصل یہ ہے کہ اس کے فرض سے وہ سارا محلہ آبرو پاتا ہے ۔
۱۸۰۲ گنج خوبی ، ۲
اسی سے چشمۂ عرفاں نے آبرو پائی   بہار گلشن رضواں نے آبرو پائی
مراثی نسیم ، ۲ : ۱۴۱

— پانی کرنا محاورہ ۔
عزت گنوانا ، ساکھ اعتبار یا شہرت کو ضائع کرنا ۔
مار کر بچے کو پیاسا نہر پر   آبرو کو شوم پانی کر گئے
۱۹۷۵ بدر الہ آبادی ، سلام ، ۷

— پانی ہونا محاورہ ۔
آبرو پانی کرنا (رک) کا لازم ۔
غرق دریائے خجالت ہو گئے چاہت سے ہم
آبرو جتنی بہم پہنچائی تھی پانی ہو گئی
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۲۱
نوح اپنی چشم تر سے جوش پر   آبرو دریا کی پانی کیوں نہ ہو
۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۱۲۶

— پر آبننا محاورہ ۔
عزت و حرمت کا خطرے میں ہونا ۔
پہلی الماس کی کہانی کٹی ہے   مری اب آبرو پر آبنی ہے
۱۷۹۷ عشق نامہ ، فگار ، ۱۲۱
بندے کی کچھ تو بات حضور خدا بنے
اللہ آبرو پہ نہ محشر میں آ بنے
۱۹۶۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۰۷

— پر آنچ آنا محاورہ ۔
عزت میں کمی واقع ہونا ، قدر و قیمت جاتی رہنا ۔
اندیشہ میں یہی ہے محبت کے داغ سے
کچھ آبرو پہ آنچ نہ آئے جگر جلے
۱۸۲۶ ریاض البحر ، ۲۱۷

— پر بننا محاورہ ۔
۱۔ عزت میں فرق آنا ، وقعت میں کمی ہو جانا ، حرمت یا عصمت کا خطرے میں پڑنا ۔
اب آبرو پہ بنے گی ہماری ان کی خوب چھنے گی ۔
۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۱۵
خدا جانے میری بچی کی آبرو پر بن جائے ماں پر بن جائے ۔
۱۹۲۴ اختری بیگم ، رسوا ، ۲۲
۲۔ عصمت میں فرق پڑنا ۔
دیکھو بیگم زمانہ برا ہے ہمسائے میں اکیلی نہ جایا کرو ایسا نہ ہو کسی دن دشمنوں کی آبرو میں فرق پڑے ۔
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۴۹

— پر پانی پڑنا محاورہ ۔
عزت جاتی رہنا ، قدر باقی نہ رہنا ، عزت اترنا ۔
یہ چاہ ہے رنج کی نشانی   پڑ جائے گا آبرو پہ پانی
۱۸۸۷ ترانۂ شوق ، ۱۵

— پر پانی پھرنا محاورہ ۔
رک : آبرو پر پانی پڑنا ۔
تری موج تبسم پر خضر کا دم نکلتا ہے
پھرا جاتا ہے پانی آبروئے آب حیواں پر
۱۸۵۲ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۵۷

— پر پانی پھیرنا محاورہ ۔
آبرو پر پانی پھرنا (رک) کا تعدیہ ۔
تونے سادات کی آبرو پر پانی پھیرا باپ دادا کی عزت خاک میں ملائی ۔
۱۹۱۹ شب زندگی ۱ : ۱۲۰

— پر حرف آنا محاورہ ۔
عزت یا رتبے میں فرق آنا ، ذلیل ہونا ، ساکھ بگڑنا ۔
یہ سمجھا حرف آیا آبرو پر   پھرا ناموس پر پانی مقرر
۱۸۶۸ الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۶۸۸

— پسند (— فت پ ، س) صف ۔
عزت ساکھ اور شہرت وغیرہ کا بہت خیال رکھنے والا ۔
آنسو گرا جو خاک میں تقدیر نے کہا
ملے ہیں دیکھ خاک میں یوں آبرو پسند
۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۸۷
[آبرو + ف : پسند (رک)]

— پیدا کرنا ف م ۔
ناموری یا ساکھ حاصل کرنا ، عزت بنانا ۔
آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا   صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا
۱۸۵۲ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۲
سچے بیوپار کا کیا کہنا ، دیکھو ساہوجی نے کیسی آبرو پیدا کی ہے ۔
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۴۹

— تھامنا محاورہ ۔
عزت و قدر و منزلت محفوظ رکھنا ، ساکھ اور اعتبار کو سنبھالنا ۔
ہجر میں دن رات گریاں چشم تر ہے پر نصیر
آبرو اس کی پڑی ہے آستیں کو تھامنی
۱۸۲۰ شاہ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۴۹)

— تھوڑی سی (— ذرا سی) ہے مقولہ ۔
بے وقعت ہے ، کچھ ساکھ یا عزت نہیں (اس موقع پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ مقابلہ مناسب نہیں) ۔
ہرگز ان دانتوں سے کرنا نہ صفا کا دعویٰ
آبرو توری ہے اے در ثمیں تھوڑی سی
۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۱۹۹

— ٹکے کی ہو جانا
محاورہ .

عزت ، حرمت ، بھرم ، شہرت کو سخت نقصان پہنچنا (نوراللغات ۱ : ۴۹) .

— جاکے نہیں آتی
مقولہ .

عزت ضائع ہوکے پھر حاصل نہیں ہوتی .

جان کی طرح نہ کیوں کر ہو عزیز آبرو جاکے نہیں آتی ہے
? ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۳۰)

— جانا
محاورہ .

۱. عزت ، ساکھ ، ناموری اور ناموس کو نقصان پہنچنا .

آبرو جائے احبا ہوں جدا گھر چھوٹے
سب گوارا ہے مجھے پر نہ وہ دلبر چھوٹے
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۰۱

میری وجہ سے تمام خاندان کی آبرو گئی .
۱۹۳۳ قرآنی قصے ، ۸۳

۲. عصمت برباد ہونا .

بعض آدمی یہ بھی کہنے لگے کہ یہ لڑکی بدکار ہے اور آبرو ضرور گئی .
۱۸۹۳ خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۰۱

— جگ میں رہے تو بادشاہی جانیے
مقولہ .

عزت و حرمت دنیا میں رہے تو بادشاہی سمجھنا چاہیے (امیراللغات ، ۱ : ۳۰) .

— جان سے زیادہ عزیز ہے
مقولہ .

آدمی جان دے دیتا ہے مگر آبرو نہیں جانے دیتا ، عزت کا خیال جان سے زیادہ ہوتا ہے (نوراللغات ، ۱ : ۵۰) .

— چاہنا
ف م .

عزت اور رتبے کی خواہش کرنا .

آبرو چاہتا ہے تو مت از بوالہوس اس گل میں سن بے جا
۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۵

۲. موجودہ عزت کی سلامتی چاہنا .

پیش منعم نہیں کم مایہ کی عزت ہوتی
آبرو چاہے تو دریا سے گہر دور رہے
۱۸۴۲ آتش (امیراللغات ، ۱ : ۳۰)

— خاک میں ملانا
محاورہ .

۱. (اپنی یا دوسرے کی) عزت ضائع کرنا ، موجودہ عزت یا ساکھ کو برباد کرنا .

ملائی خاک میں سب آبرو آئینہ کی تم نے
اور اس پر پھر تمہارے روبرو یہ بیچیا آیا
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۲۵

میری کوڑی کوڑی ابھی دو نہیں تو ساری آبرو خاک میں ملاکے چھوڑوں گا .
? ۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۱۶۵

۲. عصمت و ناموس کھو دینا .

پاس ناموس پھر نہ رکھوں گی آبرو خاک میں ملا دوں گی
۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۳۰)

— خاک میں ملنا

آبرو خاک میں ملانا (رک) کا لازم .

آبرو میری ابھی خاک میں مل جائے گی
دیدۂ تر سے نہ روکش ہو پرے ہٹ بدلی
۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۴۴

میں نے اس وقت بھی جب میری آبرو خاک میں مل صبر کیا .
۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۱۲۰

— خَراب کَرنا
محاورہ .

شان کے خلاف کوئی کام کرنا .

بزم رنداں میں جاکے اے واعظ آبرو اپنی کی خراب عبث
۱۸۹۲ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۵۰)

— خراب ہونا
محاورہ .

عزت و قدر جاتی رہنا ، ساکھ اور اعتبار میں فرق آنا .

ہوگا کیا حاصل جو ہوگی آبرو میری خراب
دیدۂ تر میرے پیچھے ہاتھ کیوں دھوکے پڑے
۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲

کوکین کھانے سے آدمی چند روز میں گھل گھل کر مر جاتا ہے ، اس کا حال تباہ ہو جاتا ہے ، اس کی آبرو خراب ہوتی ہے .
۱۹۱۲ سی پارۂ دل ، ۱۳۵

— دار
صف .

۱. با عزت ، شریف ، مرتبے والا .

ہوا جب صبح کا تارہ نمودار تو آیا اک نمازی آبرو دار
۱۸۶۱ الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۴۹۴

کسی امیر کی امارت آبرو دار کی آبرو بادشاہ کے ہاتھ سے محفوظ نہ رہی .
۱۹۵۱ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۸

۲. با حیا ، غیرت مند .

بات کا زخم کوئی بھرتا ہے آبرودار اس سے مرتا ہے
۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۱۲۲

[آبرو + ف : دار ، داشتن (= رکھنا) سے]

— دوز
(— و مج) صف .

جس سے عزت میں بٹا لگے .

تیرے ناپاک ارادے اور تیری آبرو دوز نیت اسے روکتی ہے .
۱۸۸۷ مقدس نازنین ، ۱۰۹

[آبرو + ف : دوز ، دوختن (= سینا) سے]

ـــ دو کوڑی کی ہوجانا
مقولہ ۔

۱. عزت اور ساکھ باقی نہ رہنا ۔

جواریوں میں بیٹھ بیٹھ کر اس کی آبرو دو کوڑی کی ہو گئی ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۳۰

ـــ دینا
ف م ؛ محاورہ ۔

۱. کسی کے ساتھ ایسا سلوک کرنا جس سے اسے عزت ، ساکھ یا ناموری حاصل ہو ۔

اگر برے کوں بھی عالم میں آبرو دیجے
تو خوب یوں ہے کہ رکھ لیجیے (بھی) اس کا بھرم

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) ، ۲۸

حق بھی ادا ہوئے نہ شہ خوش خصال کے
خوب آبرو حضور نے دی ہم کو پال کے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۲

۲. (i) اپنی بے عزتی کرانا ، وقار کھونا ، عزت گنوانا ۔

نہ ملیں گے ہم نہ ملیں گے ہم کبھی آبرو کو نہ دیں گے ہم
جو رقیب سے بھی پیام ہے تو یہیں سے ان کو سلام ہے

۱۸۷۸ کلیات صفدر ، ۲۲۸

بڑھاپے میں مجھے اپنی آبرو دینا منظور نہیں ۔

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۸

(ii) بے عصمت ہونا ، بے غیرتی کا کام کرنا ۔

موتی خانم ہے سڑک پر مردوں کا ازدحام
آبرو دوگی چل تو دیکھنے تالاب ہو

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۱۷۱

ـــ ڈبونا
محاورہ ۔

عزت کھونا ، قدر و منزلت کا خاک میں ملانا ۔

نام اپنے بزرگوں کا نہ کھونا جرار و نہ آبرو ڈبونا

۱۸۷۱ دریائے تعشق ، اختر ، ۲۹

آبرو آتش پنہاں کی ڈبوئی تونے اس قدر پردہ در اے دیدۂ تر ہو جانا

۱۹۱۹ رعب ، ک ، ۳۳

ـــ ڈوبنا
محاورہ ۔

آبرو ڈبونا (رک) کا لازم ۔

بے عزتی ہونا ، ساکھ یا شہرت جاتی رہنا ، ناموس لٹ جانا ۔

سمندر ذرا بھی جو کف اس سے لائے
تو دم بھر میں سب آبرو ڈوب جائے

۱۸۲۷ صیدیہ ، ۱۱۲

ـــ ڈھکنا
محاورہ ۔

عزت یا ناموس بچ جانا ، ذلت و رسوائی سے محفوظ ہوجانا ، عیبوں کی پردہ پوشی ہونا ۔

مٹھی بھر خاک سے میری آبرو ڈھک جاتی ۔

۱۸۹۹ امراو جان ادا ، ۳۹

ـــ رکھ لینا
محاورہ ۔

بھرم قائم رکھنا ، عزت ناموری یا عصمت بچانا ۔

شکر خدا کا کیا کہ خدا نے آبرو رکھ لی ۔

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۲۳

لوگ کہتے ہیں کہ جلسے میں ساز نے آبرو رکھ لی ۔

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۳

ـــ رکھنا
محاورہ ۔

۱. رتبے والا اور عزت والا ہونا ۔

ہم اگرچہ غریب ہیں مگر آبرو رکھتے ہیں ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۳۱

۲. بات رکھ لینا ، عزت بچانا ، آبرو رکھ لینا ۔

سرنہ سرکاؤں نہ خنجر شہادت گہ میں
آبرو رکھنا الٰہی واسطے شبیر کے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۶۵

ـــ رہ جانا/رہنا
محاورہ ۔

۱. وقار بر قرار رہنا ، بھرم قائم رہنا ۔

ہر دم یہی خیال یہی آبرو رہے پاپوش سے جو سر نہ رہے آبرو رہے

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۸۴

تو ہی ہے جو ان کی آبرو رہ جائے

۱۹۲۳ حیات شبلی ، ۲۹۲

۲. عصمت محفوظ رہنا ۔

بیگم صاحبہ آج میلے میں بری طرح پھنسی تھیں مگر خیر ہوئی آبرو رہ گئی ۔

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۵۱

ـــ ریختہ
(ـــ ی مج ، سک خ ، فت ت) صف ۔

بے عزت ، ذلیل ، خوار ۔

بادشاہ معصیت کرنے سے . . . مجرم کی طرح آبرو ریختہ کر دیے جاتے ہیں ۔

۱۹۱۹ غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۰۰

[آبرو + ف : ریختہ ، ریختن (= ڈالنا ، پھینکنا) سے]

ـــ ریزی
(ـــ ی مج) امث ۔

ذلت ، رسوائی ؛ عصمت و عفت کی بربادی ۔

آبرو ریزی جو غیروں کی ہوئی وقت گریز
آبپاشی ہو گئی میری شہادت گاہ میں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۱

ماں اور بہن کی بے حرمتی اور آبرو ریزی کی ۔

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۲۴

اف : کرنا ، ہونا ۔

[آبرو + ف : ریز ، ریختن (= گرانا ، بکھیرنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— ساری دولت (— روپیہ) کی ہے مقولہ .

روپے پیسے سے سب کی عزت ہوتی ہے (نوراللغات ، ۱ : ۵۱) .

— سلامت رہنا ف م .

قدر و عزت یا ساکھ برقرار رہنا .

بے زری کا نہیں کچھ غم یہ بڑی دولت ہے
آبرو اپنی سلامت رہے ایمان رہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۰

— سنبھالنا محاورہ .

عزت بچائے رکھنا ، عزت کی نگہداشت کرنا ، عزت خطرے میں پڑ جانے پر پھونک پھونک کر قدم رکھنا .

نہیں کچھ مال و دولت کے ہیں لالے
بس انسان آبرو اپنی سنبھالے

۱۸۲۲ مصحفی (امیراللغات ، ۱ : ۳۱)

— سے پیش آنا محاورہ .

دوسرے کی عزت اور احترام کے مطابق برتاو کرنا .

آبرو سے ہر ایک پیش آیا فلس ماہی پہ سکہ بٹھلایا

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۳۱)

— سے درگزرنا محاورہ .

عزت حرمت کی پروا نہ کرنا ؛ مشقت یا مصائب سے گھبرا کر آبرو سے بھی ہاتھ دھونا .

نت نیا صدمہ جان پر گزرے ایسی ہم آبرو سے در گزرے

۱۸۹۲ سرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۲)

— سے رہنا محاورہ .

اپنی شان شوکت بنائے رکھنا ، بھرم قائم رکھتے ہوئے جینا .

عروج اہل کرم کے لیے ہے دنیا میں کہ کس آبرو سے ہوا پر سحاب رہتا ہے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۰

— سے ملنا محاورہ .

عزت اور وقعت کے ساتھ کوئی چیز حاصل ہونا .

یوں تو خرمن کو میں کوڑی کے برابر سمجھا
آبرو سے جو ملا دانہ تو گوہر سمجھا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۱

۲. رک : آبرو سے پیش آنا .

ہم ان کے پاس گئے تھے وہ بہت آبرو سے ملے .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۵۱

— سے ہیں فقرہ .

اچھے حال میں ہیں ، عزت اور شان و شوکت سے بسر کرتے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۲).

وہ حیدرآباد میں بڑی آبرو سے ہیں .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۵۱

— طلب (— فت ط ، ل) صف .

حصول عزت کا خواہشمند ، اپنی عزت برقرار رہنے کا طالب .

مسلمان آبروطلب زن و مرد اس کے ہاتھ آئے .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۸۱

اسم کیفیت : آبرو طلبی (وضع اصطلاحات ، ۱۰۳).

[آبرو + ع : طلب (رک)]

— فرمانا محاورہ .

رک : آبرو کرنا (صاحب عزت کی زیادہ قدر و منزلت کے موقع پر مستعمل).

نہایت خوش ہو گئے تو اس وجہ سے زیادہ تر آبرو فرماتے تھے .

۱۹۱۱ ظہیر ، داستان غدر ، ۲۱۹

— فروش (— فت ف ، و مج) صف .

اپنی عزت و حرمت کو خود خاک میں ملا نے والا (وضع اصطلاحات، ۱۰۲)

اسم کیفیت : آبرو فروشی (وضع اصطلاحات ، ۱۰۲).

[آبرو + ف : فروش ، فروختن (= بیچنا) سے]

— کا بھوکا صف .

جسے عزت اور ناموری حاصل کرنے کا بہت شوق ہو .

رزق جو قسمت کا ہے وہ تو مل ہی رہے گا ، ہم تو آبرو کے بھوکے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۳۲

— کا پاس امذ .

عزت و حرمت اور ساکھ کو محفوظ رکھنے کا لحاظ .

حضور جان کا خوف نہیں آبرو کا پاس ہے .

۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۶۷

— کا پیاسا صف .

۱. رک : آبرو کا بھوکا .

دو نعمتیں دے یا رب دونوں جہان میں مجھ کو
دیدار کا ہوں بھوکا پیاسا ہوں آبرو کا

۱۸۶۰ کیف (امیراللغات ، ۱ : ۳۲) .

۲. کسی کی عزت کا دشمن .

باجی ہمیشہ شریف کی آبرو کا پیاسا ہوتا ہے .

۱۸۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۵۲

— کا دشمن صف .

رک : آبرو کا پیاسا نمبر ۲ .

بازار کی نشینی اور غیر گھر کا جانا
دشمن ہوئے ہو پیارے تم اب تو آبرو کے

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۲۱۶

— کا صدقہ جان مقولہ .

آدمی اپنی عزت و حرمت خصوصاً عصمت بچانے کے لیے جان قربان کر دیتا ہے .

معرکے میں عشق کے سر کا نہ پاؤں آبرو کا جان کو صدقہ کیا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۸

اف : کرنا ، ہونا .

— کا گاہک ہونا
محاورہ .
کسی کی تذلیل کے درپے ہونا .
کوئی غیر مرد . . . میری آبرو کا گاہک ہو جائے تو میں زہر کھالوں .
۱۹۰۳ بچھڑی ہوئی دلھن ، ۵۸

— کا لاگو ہونا
محاورہ .
رک : آبرو کا گاہک ہونا .
میں نے کیا چھری ماری تھی جو تم میری آبرو کے لاگو ہوگئے .
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۵۱

— کم کرنا
محاورہ .
خاطر داری میں کوتاہی برتنا ، عزت و حرمت گھٹا دینا (امیراللغات ، ۱ : ۳۲ ؛ نوراللغات ۱ : ۵۲) .

— کو ڈرنا
محاورہ .
عزت جانے کا خوف کرنا ، حرمت و عصمت برباد ہونے کا اندیشہ کرنا .
خانہ زاد آبرو کو ڈرتے ہیں اطلاعاً یہ عرض کرتے ہیں
۱۸۸۰ قلق (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۸۹)

— کو رونا
محاورہ .
عزت گنوانا ، حرمت یا عصمت برباد کر کے پچتانا .
آنکھ سے دیکھو گے وہ کچھ آبرو کو روؤ گے
جھانک تاک اچھی نہیں اے بحر یہ لپکا برا
۱۹۳۶ ریاض البحر ، ۵۹

— کوڑی کی ہونا
محاورہ .
رک : آبرو ٹکے کی ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۵۲).

— کرکری ہونا
محاورہ .
عزت وقار شہرت ساکھ وغیرہ کو ٹھیس لگنا .
صاحب ٹھہرے ولایتی جنٹلمین جن کی عزت کسی طرح آکے جانے کا نام نہیں لیتی ، انھوں نے دعویٰ ٹھونک دیا کہ بندے کی آبرو کرکری ہوگئی .
۱۹۲۸ اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۴۶ : ۹

— کرنا
ف م .
رک : آبرو + کرنا .
ولا کے آپ نے خوب آبرو ہماری کی جبین پر عرق انفعال لے کے چلے
۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۰

— کی چیز (— ی مع) امث .
وہ سامان یا لباس جس کے استعمال سے سماج میں آدمی کی عزت بڑھے .
یہ جوڑا گھر میں نہ پہنو آبرو کی چیز ہے کہیں آنے جانے کے لیے لگا رکھو .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۳۲

— کی لینا
محاورہ .
صاحب عزت ہونے کا دعویٰ کرنا ، درجے اور مرتبے کی ڈینگ مارنا .
آبرو کی گوہر شہوار لیتا ہے عبث
سامنے دانتوں کے جھوٹا اور سچا کھل گیا
۱۸۷۸ سخن بے مثال ، ۲۱

— کے پیچھے پڑنا
محاورہ .
رک : آبرو کا لاگو ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۳۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۵۲).

— کے درپے ہونا
محاورہ .
رک : آبرو کا لاگو ہونا .
اس چشم تر کے در کو تیغہ کرو بلا سے
ہے آبرو کے درپے یہ بار بار رونا
۱۸۳۹ معروف (نوراللغات ، ۱ : ۵۲)

— کے لالے پڑنا
محاورہ .
عزت خطرے میں ہونا ، حرمت عصمت کی بربادی کے آثار پیدا ہوجانا .
جسے انجام کار اپنا نہ سوجھے پڑیں گے اس کو لالے آبرو کے
۱۸۶۱ الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۴۲۶

— کھونا
محاورہ .
۱. (i) عزت ساکھ یا شہرت برباد کرنا ، حرمت گنوانا .
نفع کے واسطے اور ضرر کے واسطے اپنی آبرو مت کھووے .
۱۸۲۶ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۶
در دنداں نے مروارید تک کی آبرو کھوئی
ترے یاقوت لب نے کھودیا لعل بدخشاں کو
۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۶۳۳
موتی سی آبرو بھی یہاں رہ کے کھوتی ہے
اس آب و گل میں آکے شرافت ڈبوتی ہے
۱۹۲۷ شاد ، مراثی ، ۲ : ۴
(ii) پاک دامنی میں داغ لگانا .
کالے بادل نہ گھر آئے تو ارے اے او گو
آبرو آج مری مفت میں کیوں کھوتی صبح
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۹۲

— گرنا
محاورہ .
عزت یا ساکھ وغیرہ کم ہو جانا ، بے وقعتی ہو جانا .
کبھی تو ناچ سے گر جائے آبروئے رقیب
کبھی تو کھینچ لے عطر گل تماشا رقص
۱۸۴۷ منیر ، ک ، ۱ : ۱۲۵

— گمانا (— فت گ) محاورہ .
رک : آبرو گنوانا .
اگر طماع اور حریص ہے در در خاک بسر پھریگا ، اپنی آبرو گمائیگا .
۱۸۸۲ بوستان تہذیب ، ۵۳

ـــ گنوانا محاورہ .

رک : آبرو کھونا .

الفت میں ہے آبرو گنوانی کب چشمۂ مہر میں ہے پانی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۰

دولت کے پیچھے میں اپنی آبرو گنوا بیٹھی .

۱۹۳۳ روحانی شادی ، ۲۶

ـــ لٹنا محاورہ

۱. رک : آبرو اترنا .

کبھے ایک میرا کیا خون جو کبھے ایک میری لٹی آبرو

۱۷۶۹ آخر گشت ، رمضان ، ۹۱

۲. بے حد آبرو ملنا .

موتی لٹتے ہوئے دیکھے یہیں دریا دریا
آبرو لٹتی ہے اس بحر سخا کے گھر میں

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۸۷

ـــ لوٹنا محاورہ .

بے عصمت کر دینا.

جب گئے مست سوئے دختر رز لوٹ لی آبروئے دختر رز

? سرور (امیر اللغات ، ۱ : ۳۳)

ـــ لے جانا/لینا محاورہ .

رک : آبرو اتارنا .

مفت آبروئے زاہد علامہ لے گیا
اک مغبچہ اتار کے عمامہ لے گیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۷

اے شہر یار اس نے میری آبرو لے لی .

۱۹۰۱ طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۰۲

ـــ مٹانا محاورہ .

رک : آبرو کھونا .

خبر سلطان نے کچھ گر اس کی پائی
تو بے شک آبرو اس نے مٹائی

۱۸۶۱ الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۵۶۳

ـــ مٹنا محاورہ .

آبرو مٹانا (رک) کا لازم .

وہ مرتی تھی جوان خوبرو پر مٹی تھی آبرو اس آرزو پر

۱۸۶۱ الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۲۸۱

ـــ مٹی (ـــ مٹی) میں ملانا محاورہ.

رک : آبرو خاک میں ملانا .

نہ دو دل میں جگہ اس آرزو کو نہ مٹی میں ملاؤ آبرو کو

۱۸۶۲ طلسم شایان ، ۹۳

ـــ ملنا محاورہ .

رک : آبرو پانا .

آبرو کیا کیا ہماری اشکباری سے ملی
دیدۂ تر کی بدولت ہو گیا اعلا سحاب

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۴۴

ـــ مند (ـــ فت م ، سک ن) صف .

رک : آبرودار .

یہ لوگ بہت خوشحال اور آبرو مند ہیں .

۱۹۶۵ مقام غالب ، ۶۲

[آبرو + ف : مند ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

ـــ مندانہ (ـــ فت م ، سک ن ، فت ن) صف ، م ف .

با عزت طور پر ، شریفانہ .

ان جھگڑوں کے آبرومندانہ تصفیہ کے لیے کم از کم ایک معقول مشینری بھی قائم کرے .

۱۹۶۷ جس رزق سے . . . ، ۲۰۱

[آبرو مند (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــ میں بٹا آنا محاورہ .

رک : آبرو میں بٹا لگنا .

جتنی اس کی عزت آگے تھی اتنی ہی رہی ، کچھ اس کی آبرو میں بٹا نہ آیا .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۸۳

ـــ میں بٹا لگانا محاورہ .

عزت ساکھ شہرت وغیرہ کو نقصان پہنچانا .

نہ ہوت بھی اچھے عزت دار کی آبرو میں بٹا لگا دیتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۸۹

عذرا جیسی عالی نسب دوشیزہ سے محبت کا اظہار کر کے ہماری آبرو میں بٹا لگا دیا .

۱۹۳۲ اخوان الشیاطین ، ۲۵۸

ـــ میں بٹا لگنا محاورہ .

آبرو میں بٹا لگانا (رک) کا لازم .

جس وقت دیکھتے ہیں کہ آبرو میں بٹا لگتا ہے تو بادشاہوں سے بگڑ بیٹھتے ہیں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۵۶

ـــ میں بل (ـــ فرق) آنا محاورہ .

عزت احترام شہرت ساکھ وغیرہ کو نقصان پہنچنا .

اس غربت میں خدانخواستہ سرکٹ جائے مگر آبرو میں فرق نہ آئے .

۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۶

باپ دادا کی آبرو میں بل آجائے گا .

۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۵ : ۱۳۲

— کا لگنا ف ر ؛ محاورہ .

(i) قدر ہونا ، شرف حاصل ہونا .

دلا وہ کہتے ہیں ہم کو غریق رحمت ہو
ہوتی ہے ڈوب کے اشکوں میں آبرو تیری

۱۸۹۱ تعشق ، د ، ۲۹

یہاں . . . صرف اہل نظر کی آبرو ہوتی تھی اسی سبب سے ان کا نام اب تک مشہور ہے .

۱۹۰۷ تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۲

(ii) تواضع ہونا ، آؤ بھگت ہونا .

یہ گفتگو ہو رہی تھی ، بڑھیا کی آبرو ہو رہی تھی .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۸۲

آبرُون

(سک ب ، و مع) امذ .

(نباتیات) ایک قسم کی بوٹی جو دیواروں کی جڑوں اور سایہ‌دار مقامات میں اگتی ہے (پتے ہمیشہ سبز رہتے ہیں اور کبھی نہیں جھڑتے) ، حی العالم (بطور دوا مستعمل) (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) ، (لاطینی) Sedum Telephium

[ف]

آبرُوئی

(سک ب ، و مع) امث (قدیم) .

رک : ، آبرو جو صحیح اور فصیح ہے .

منجھے دو جگ میں دے توں آبروئی بحال من نکوئی کن نکوئی

۱۶۶۵ پھول بن ، ۱۱۲

نہ از جا کے از فرخندہ خوئی کہ پاوے نیل تم سے آبروئی

۱۷۹۷ عشق نامہ ، فگار ، ۶۶

[ف : آبرو + ئی (رک)]

آبرِیز

(سک ب ، ی مج) امذ .

رک : آب (تحتی الفاظ)

آبزرور

(سک ب ، فت ز ، سک ر ، فت و) امذ .

مبصر ، ناظر ، (عموماً) کسی اجلاس میں شریک ہونے والا شخص جو باقاعدہ رکن نہ ہو .

کانفرنس میں ۱۷ ملکوں کے ادیبوں کے وفد شریک تھے اور بعض یورپی ملکوں کے آبزرور بھی شامل کیے گئے تھے .

۱۹۵۶ نوازش نامے ، سید انیس شاہ ، ۲۸

[انگ : Observer]

آبزن کرنا

(سک ب ، فت ز) ف م .

(طب) سادہ یا جوش دی ہوئی ادویہ کے گرم پانی میں کسی عضو کو ڈبونا .

اس کے اجزا کو جوش کر کے آبزن کرنے سے کانچ نکلنے اور رحم کے اتر آنے کو فائدہ ہوتا ہے .

۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۶۹

آبشت

(فت ب ، سک س) امذ .

لیمو کا گودا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[ف]

آبِستان

(کس ب ، سک س) امذ .

جھیل وغیرہ .

اس ملک میں . . . زعفران زار . . . برفین آبستان موجود ہیں .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۸

[آب + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف]

آبِستگی

(کس ب ، سک س ، فت ت) امث .

حمل ، حاملہ ہونا (پلیٹس) .

[ف]

آبِستن

(کس ب ، سک س ، فت ت) صف .

۱. بار دار ، حاملہ ، جس کے رحم میں بچہ ہو .

ہوتی پھر دیکھیے آبستن شادی و غم دنیا
ابھی پیدا ہوئے تھے رنج و راحت توامان ہوکر

۱۹۳۳ صوت تغزل ، ۱۱۰

۲. پر ہونا ، بھرا ہوا ہونا .

سیمرغ مشکیں پریہ ہے گیسوے زال زر یہ ہے
آبستن گوہر یہ ہے پہنے قباے گوہریں

۱۹۱۶ نظم طباطبائی ، ۱۵

[ف]

آبِستنی

(کس ب ، سک س ، فت ت) صف .

رک : آبستن .

پھر وہ عفیفہ ہوئی آبستنی وضع کی میعاد پہ اوکا جنی

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۳۷۹

جان بہار مادر گل ہائے تر زمیں آبستنی جوہر و لعل و گہر زمیں

۱۹۵۸ کاروان وطن ، ۲۸۹

[ف]

آبِستہ

(کس ب ، سک س ، فت ت) صف .

حاملہ ؛ نوزائیدہ بچہ (پلیٹس) .

[ف]

آبشِیر

(سک ب ، ی مج) صف .

۱. سیراب ، سینچا ہوا کھیت وغیرہ .

۲. سبک رو ، خوش رفتار (گھوڑا) .

فرہنگ آنند راج ، ۱ : ۲۴

[ف : آب (رک) + سیر (رک)]

آبسیری (سک ب ، ی مج) امث .

(باغ ، کھیت وغیرہ کی) سنچائی ، سیرابی ، پانی دینا .
آج دنیا میں جہاں بھی روحانی کھیتی کا کوئی سر سبز قطعہ موجود ہے اسی کشت زار الٰہی کے آخری کسان کی تخم ریزی و آب سیری کا نتیجہ ہے.
۱۹۱۵ ارض القرآن ، ۱ : ۲
[آبسیر (رک) + ف : ی ، لاحقۂ مصدری]

آبشار (سک ب) امذ .
رک : آب (۱) (تحتی الفاظ) .

آبشنگ (سک ب ، فت ش ، غنہ) امذ .
پانی میں جوش دی ہوئی دوا سے دھارنا ، نطول (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲).
[آب (رک) + ف : شنگ (= تند اور تیز کردینے والا)]

آبق (کس ب) صف .
وہ غلام جو آقا کا گھر چھوڑ کر بھاگ جائے اور لا پتا ہو ، بھگوڑا غلام .
اس لیے کہ غلام آبق مثل ہالک کے تھا تو لانے والے نے گویا اوس کو جلا کر مالک کے ہاتھ بعوض اجرت کے فروخت کیا .
۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۲ : ۵
[ع : (ا ب ق)]

— آبکاری (سک ب) امث .
رک : آب (۱) (تحتی الفاظ) .

آبکامہ (سک ب ، فت م) امذ .
رک : آب (۱) (تحتی الفاظ) .

آبگینہ (سک ب ، ی مع ، فت ن) امذ .
۱. **شیشہ ، بلور ، کانچ .**
میں آبگینہ کے آگے ہوں آپ شرمندہ
کہ ایک بات سے پڑتے ہیں بال اس میں ہزار
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۸۵
یہ کس کے جلوے مضطر ہیں قمر کے آبگینے میں
یہ کون آ کر سمایا جا رہا ہے میرے سینے میں
۱۹۲۶ اخترستان ، ۱۶۰
۲. **صراحی ، مینا ، شیشۂ مے .**
مئے وحدت کا سب سامان ہے اے بے خبر تجھ میں
انکھیوں کوں جام و دل کوں آبگینا ، سر کے تئیں خم کر
۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۲۰
شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شب وصل
بھرا ہے شادی کا تنبول آبگینوں میں
۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۱۶۲
۳. **الماس** (نوراللغات ، ۱ : ۳۲) .
بلور : ارسطو نے اس کو آبگینے کے اقسام میں لکھا ہے .
۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۸۳
[ف : آب + آگین (= مانند) + ہ ، لاحقۂ تشبیہ]

آبلانگ (سک ب ، مغ) صف .
لمبا ، مستطیل .
لفافے دو قسم کے ہوتے ہیں آبلانگ (لمبوترے) سکویر (چوڑے) .
۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۱۳
[انگ : Oblong]

آبلوج (سک ب ، و مع) امذ .
مصری ، قند .
ہم گلاب میں آبلوج گھولیا ہے ، ہم مانک موتی رولیا ہے .
۱۶۳۵ سب رس ، ۸
[ف]

آبلوس (سک ب ، و مع) امذ .
نیلا تھوتھا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .
[ف : انگریزی : Sulphate of Copper]

آبلوک (سک ب ، و مع) امذ .
رک : آبلوج (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

آبلہ (سک ب ، فت ل) امذ .
۱. **انگور کے دانے یا بلبلے کی طرح جلد کا ابھار (مواد یا گرم پانی بھر جانے کے باعث) ، چھالا ، پھپھولا .**
ہمارے آبلۂ دل کے کب برابر ہو — اگر حباب کی صورت تمام ہو دریا
۱۷۷۲ فغاں ، د ، ۶۹
آسمان درد محبت کے جو قابل ہوتا — تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۵۷
مرا وجود ہی کیا ایک آبلے کے سوا
کسی کی گرم نگاہی کا حوصلہ ہوں میں
۱۹۴۷ نوائے دل ، ۱۵۵
۲. **چیچک کا دانہ (پلیٹس) ؛ چیچک کا بڑا پھاکا ، پھنسی** (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۰) .
۳. **پھوڑا .**
میرزا جلال الدین نے آبلۂ سرطان کے مہلک مرض میں مبتلا ہو کر وہیں بقضائے الٰہی رحلت کی .
۱۹۴۷ واقعات اظفری ، ۲۰۰
۴. **خمیری آٹے کا ابھار یعنی پھولا پن جو اسپنج کے مانند خانہ دار ہو** (ا پ و ، ۳ : ۱۱۹) .
۵. **زہر سے بھری ہوئی تھیلی جو سانپ کے مُنہ میں ہوتی ہے (سانپ وغیرہ کے ساتھ) .**
آبرو ہوگی نہ دنیا میں کبھی موذی کی
آبلہ سانپ کے تالو کا گہر کیا ہوگا
۱۸۷۲ دیوان فائق ، مظہر عشق ، ۳۸
[ف]

— اُٹھانا ف م .
(دوا وغیرہ سے) کھال میں چھالا یا پھپھولا ڈالنا .
" خارجاً " ضماد میں کبھی سوزش کا مقابلہ کرنے یا زخم ڈالنے یا آبلہ اٹھانے کے لیے یا درد کے مقام پر استعمال کی جاتی ہے .
۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۱۴

— اٹھنا محاورہ .

آبلہ اٹھانا (رک) کا لازم : خمیر کے اثر سے آٹے میں خانے دار جال پیدا ہونا (اب و ، ۳ : ۱۱۹) .

— آنا محاورہ .

خمیر سے آٹے میں خانے دار جال پیدا ہونا (اب و ، ۳ : ۱۱۹) .

— بہنا محاورہ .

مواد پک کر چھالے کا پھوٹنا اور جاری ہونا .

دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو ٹوٹ کر
بہ گیا ہمراہ اشک اک آبلہ سا پھوٹ کر

دیوان رند ، ا : ۶۰

— بیٹھنا محاورہ .

چھالا دب جانا ، پھپھولے کی کھال برابر کی کھال کے برابر ہو جانا .

دشت و حشت کو کرونگا وہیں میں سر یکدست
آبلے پانؤوں کے بسہ میرے اگر بیٹھ گئے

۱۸۲۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۹

— بھرنا محاورہ .

چھالے میں پانی اور مواد کا پیدا ہونا یا بھر جانا .

اگر آبلہ ہے بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا
جنھیں ہم نے سینے میں دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۰۹

— پا صف .

جس کے پانو میں چھالے پڑ گئے ہوں ، (مجازاً) تھکا ہوا ، درماندہ .

خار صحرائے جنوں یونہیں اگر تیز رہے
کوئی آئے گا نہیں آبلہ پا میرے بعد

۱۸۲۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۸۷

آبلہ پا نکل گئے کانٹوں کو روندتے ہوئے
سوجھا پھر آنکھ سے نہ کچھ منزل یار دیکھ کر

۱۹۵۷ یگانہ ، گنجینہ ، ۳۶

اسم کیفیت : آبلہ پائی .

کوتہی کرتے ہیں راہ دشت و حشت میں قدم
آبلہ پائی کے ہاتھوں مغز سر میں (داغ ہے)

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۲۶

جس کو آبلہ پائی کی اذیت کم ہمت بنا چکی ہو ، وہ وادی پر خار میں قدم ہی کیوں رکھے گا

۱۹۳۸ بحر تبسم ، ۱۷۸

[آبلہ + ف : پا (رک)]

— پڑنا محاورہ .

چھالا نمو دار ہونا ، چھالے کا ابھرنا .

چلتے چلتے دور تک آئے نکل پڑ گئے تھے آبلے تلووں میں چل

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۴۲

افسوس پڑ گئے ہیں کف پا میں آبلے
آتا ہے بے وفا کبھی مجھ تک جو خواب میں

۱۹۰۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۲۱۲

— پنج پا کس صف (— فت پ ، سک ن ج) امذ .

(لفظاً) وہ آبلہ جو خرچنگ کے بڑے پنجے کی طرح ہو ، (مجازاً) سرطان (رک) .

آبلۂ پنج پا جس کو سمجھتے تھے ہم
شاخ سر گو پر تھا وہ گل نسترن

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۴۵

[آبلہ + پنج (رک) + پا (رک)]

— پھوٹنا ف م : محاورہ .

چھالے کا منھ بننا اور رسنا ؛ دل کی حسرت یا غبار نکلنا .

سیل آتش میں غرق ہو دو جہاں جائے گر پھوٹ آبلہ دل کا

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۳۲

گر بھرینگے مژہ کا دل میں خیال پھوٹ جائیں گے آبلے دل کے

۱۸۹۴ خنجر حسن ، ۸۹

— پھوڑنا محاورہ .

رک : آبلہ پھوٹنا جس کا یہ تعدیہ ہے .

فرقت ساقی میں آتا ہے خیال اے میکشو
شیشۂ مے آبلہ ہے اس کو پھوڑا چاہیے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۷

— توڑنا محاورہ .

۱. رک : آبلہ پھوڑنا .

آبلے پانؤوں کے کیا تونے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۸۸

۲. کانٹوں پر چلنا .

نجد میں یاد مجھے کرکے لہو روئیگا
آبلے توڑے گا جو آبلہ پا میرے بعد

۱۸۹۶ دیوان شرف ، ۱۰۷

— ٹوٹنا ف م .

آبلہ توڑنا (رک : نمبر ۱) کا لازم .

کی گہر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر
تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہوگیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۸

— چھلنا ف م .

چھالے میں خراش ہوجانا ، چھالے کے اوپر کی کھال پھٹ جانا یا اتر جانا .

ڈوبا لوہو میں دیکھنا سرخار حیف کوئی بھی آبلہ نہ چھلا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۱

بے سبب آتا نہیں آنکھوں سے یہ خونناب کا
چھل گیا ہے آبلہ شاید دل بیتاب کا

۱۹۱۱ تسلیم (امیر اللغات ، ۱ : ۳۵)

— دار صف
چھالے والا ، جس میں چھالا پڑا ہو .
کیا کرے تجھ سے پاپی سوں فائز   سینہ غم سوں ہے تیرے آبلہ دار
۱۸۱۳ فائز ، د ، ۱۷۹
[آبلہ + ف : دار (رک)]

— دل کس اضا (— کس د) امذ .
دل کے پھپھولے، وہ سوزش جو کسی کے رشک و حسد سے دل میں پیدا ہو (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۰) .
[آبلہ + ف : دل (رک)]

— ڈالنا محاورہ .
آبلہ پڑنا (رک) کا تعدیہ .
اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب ہوے حنا ڈالے بدن میں آبلے
۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۱۲۸

— رو (— و مع) صف .
جس کے چہرے پر چیچک کے نشان ہوں ، چیچک رو (نور اللغات ، ۱ : ۵۲)
[آبلہ + ف : رو (رک)]

— سوکھنا ف مر .
رک : آبلہ مرجھانا .
آبلے پائے جنوں کے سوکھنے پائے نہیں
لے چلی ہے سوے صحرا پھر مری وحشت مجھے
۱۸۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۳۵) .

— فرسا (— فت ف ، سک ر) صف .
۱. (لفظاً) چھالوں کو رگڑنے اور کچلنے والا ، بہت تگ و دو کرنے والا ، کثرت سے چلنے والا ، (مراد) جس کے پانو میں چھالے پڑے ہوں .
ہے دل میں ذوق دشت نوردی بھرا ہوا
تا آنکہ پاے آبلہ فرسا فگا رہے
۱۸۶۱ دیوان ناظم ، ۱۶۰
فخر سے خار بیاباں نے جگہ دی سر پر
جس طرف سیر کو میں آبلہ فرسا اٹھا
۱۹۰۰ نظم دل افروز ، تسلیم ، ۸۳
۲. اتنی مسافت جس میں چلتے چلتے تلووں کے چھالے چھل جائیں (جامع اللغات ، ۱ : ۱۰) .
[آبلہ + ف : فرسا ، فرسودن (= گھسنا) سے]

— فرنگ کس اضا (— فت ف ، ر ، غنہ) امذ .
ایک قسم کی آتشک جس میں بدن پر آبلے پڑجاتے ہیں ، باد فرنگ ، فرنگ باو .
چنانچہ اس مرض کا فارسی نام آبلۂ فرنگ . . . ہے .
۱۹۶۳ ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۳۹
[آبلہ + ف : فرنگ (رک)]

— کرنا محاورہ (قدیم) .
چھالا نمایاں کرنا ، آبلہ ڈالنا .
بک بک کے جوں جرس میں زباں آبلہ کی آ
سمجھا نہ کوئی یاں پہ مرے مدعا کے تئیں
۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۲۰

— گیس (— ی لین) امث .
وہ گیس جس کے چھونے ہی جسم پر چھالا پڑ جائے، (انگریزی) Blister Gas (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۱) .
[آبلہ + انگ : Gas]

— مرجھانا فت مر .
چھالے کا خشکی کی طرف مائل ہونا .
جیتے جی سوز دروں سے چین کیا ہم پائینگے
بے مرے کاہے کو دل کے آبلے مرجھائینگے
۱۹۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۳۵)

— نکلنا محاورہ .
جسم پر چیچک کا چھالا نمودار ہونا .
تپ عشق آنی تھی بچپن میں مجھے یاد ہے خوب
بن کے چیچک ہمہ تن آبلے تن پر نکلے
۱۸۷۰ دیوان امیر ، الماس درخشاں ، ۲۰۵

آبلئی (سک ب ، فت ل) صف
آبلے سے منسوب ، جس میں چھالے سے پڑے ہوں .
آبلئی فولاد کے ٹکڑوں کو . . . پگھلاتے ہیں .
۱۹۲۸ اشیاے تعمیر ، ۱۲۳
[ف : آبلہ + ہ ، ا تصال + ی ، لاحقۂ نسبت]

آبناے (سک ب) امذ .
رک : آب (تحتی الفاظ) .

آبنوس (سک ب ، و مع)
(الف) امذ .
(نباتیات) ایک درخت جس کی لکڑی بہت سخت اور نہایت سیاہ ہوتی ہے اور جو پانی میں ڈوب جاتی ہے (اس سے عموماً کنگھیاں ، سنگھار دان ، قلمدان اور دوسرا نفیس سامان بنایا جاتا) ، ہے (لاطینی) Ebenus .
امام غریب ایک کرسی آبنوس پر بیٹھ . . . ایک خطبۂ حمدالٰہی نعت رسالت پناہی ادا فرمائے .
۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۳۷
جزیرہ ابونی . . . جہاں آبنوس کی لکڑی پیدا ہوتی ہے میں اوسی بادشاہ کی بیٹی ہوں .
۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۵۸
یہ معلوم ہوتا تھا کہ آبنوس میں لعل و یا قوت جڑے ہوئے ہیں .
۱۹۳۱ مکتوبات عبدالحق ، ۲۶۲

(ب) صف .
(مجازاً) سیاہ ، کالا بھجنگ ، کالا کلوٹا .
سپہ مستعد کر بجایا او کوس   ہوا گرد تھے ہوئی تمام آبنوس
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۵۸۱
پیٹھ تو دیکھو جیسے گھاس کا گٹھا . . . اور جسم دیکھو جیسے آبنوس کا گھٹا .
۱۸۷۸ دلفروش ، ۱۰
[ف : آونوس : قب ع < یو : Ebenos]

— کا کُندہ/لٹھا (— ضم ک، سک ن، فت د/فت ل، شد ٹھ) امذ؛ صف.
۱. آبنوس کا لکڑا ، (مزاحاً) بہت موٹا اور کالا آدمی .
ایک زرہ پوش ایران کا پٹھا آبنوس کا لٹھا اینٹھتا ہوا میدان میں آیا .
۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب ، ۸۵
ایک حبشی غلام آبنوس کا کندا سیہ فام اس نازنین مہر طلعت کے قریب آیا .
۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۷
۲. وہ آدمی جسے دیکھ کر کراہت آئے (پلیٹس) .

آبنُوسی (سک ب ، و مع) صف .
۱. آبنوس کی طرف منسوب : آبنوس کا بنا ہوا .
وہ سیہ کاریوں کہ کالا منہ   تختۂ گور آبنوسی ہے
۱۸۹۵ دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷۲
ایک خادم کی بغل میں ساتھ تھا   ایک صندوق آبنوسی خوش نما
۱۹۲۲ روداد قفس ، ۵
۲. آبنوس جیسا کالا بھجنگ ، سیاہ .
سیاہ گھنی داڑھی کے مقابلے میں لمبے آبنوسی گیسو رکھتی ہے .
۱۹۲۲ ایرانی افسانے ، ۱۱۱
[ف : آبنوس + ی ، لاحقۂ نسبت]

آبُو (و مع) امذ .
نیلوفر (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .
[ف]

آبولے (و لین) امذ .
بجرونتی کی طرح لال اور باریک پھولوں کا ایک پودا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .
[غالباً س : ا ، سابقہ نفی + س : مؤلن मूल (= خوشہ یا جڑ)]

آبی
(الف) صف .
۱. آب (= پانی) کی طرف منسوب : پانی کا ، پانی سے بنا ہوا ، پانی میں رہنے سہنے یا پھولنے پھلنے والا ، پانی کی خاصیت رکھنے والا ، پتلا ، رقیق ، وغیرہ .
اپس میں آپ ہیں حیران دیکھ تری قدرت
تمام خاکی و بادی و آبی و ناری
۱۶۷۸ ؟ غواصی ، ک ، ۹۲
ادویہ کو . . . موافق مزاج ہر بشر کے مقرر کیا ، آتشی ، آبی ، بادی ، خاکی .
۱۸۴۲ مفید الاجسام ، ۱
فضا میں آبی بخارات ٹھنڈے ہوکر بارش برسی .
۱۹۶۷ زمین اور زراعت ، ۳۰
۲. آب (= چمک دمک) کی طرف منسوب: چمکیلا ، دمکنے والا، روشن .
سندر تج مکھ چندا کہتے ولے چندر نہیں ہرگز
پتا آبی ، پتا تابی ، پتا روشن ، پتا نرمل
۱۶۷۹ دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۶۶ (ب)
۳. ہلکا نیلا ، آسمانی رنگ کا ، آبگوں .
جامہ گلے میں آبی لب خشک دل کبابی
گھر بار کی خرابی اندوہ پیچ و تابی
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵۱
سیاہ زلف پہ آنچل خفیف آبی ہے
برہنہ پا ہے تو ہر نقش پا گلابی ہے
۱۹۲۲ نقش و نگار ، ۳۷
۴. (کنویں یا بارش کے علاوہ) نہر ندی تالاب وغیرہ سے سیراب کی جانے والی (زمین مزروعہ) .
سینچی ہوئی زمین مزروعہ کے یہ نام ہیں : آبی ، پنولا ، بھریا ،
۱۸۴۶ کھیت کرم ، (ق) ۳۰
وہ دھان کے لیے آبی زمین کے دو قطعے اور خریدنا چاہتا تھا .
۱۹۷۷ کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۵۱
(ب) امذ .
ایک قسم کا سانپ جس کی جلد سرخ اور کمر پر سفید پھول ہوتے ہیں اور جو زہریلا نہیں ہوتا (زیادہ سے زیادہ بارہ گرہ کا دیکھنے میں آیا ہے) .
آبی سوا ہاتھ کا ہے .
۱۸۷۲ ترياق مسموم ، ۳۲
(ج) امث .
۱. فصل خریف ، موسم خزاں کی پیداوار .
فصل خریف جس کو یہاں . . . آبی کہتے ہیں گئی گزری ہوئی .
۱۸۸۷ موعظۂ حسنہ ، ۱۲۲
۲. ایک قسم کی بڑی مرغابی ، بگھ مرغابی (میر پرندہ ، ۲۶) .
[ف : آب + ی ، لاحقۂ نسبت]
(د) صف ؛ امث .
دودھ گھی کی جگہ پانی لگا کر تنور میں پکائی جانے والی خمیری (روٹی) .
پنیر و نان آبی و نان روغنی و نان ختائی .
۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۹۰
دو ڈبل کی آبی اور ایک ٹکے میں . . . شوروا کھایا پیا .
۱۹۵۴ اپنی موج میں ، آوارہ ، ۸۳

— آچار امذ .
کسی قسم کے کھٹے رس جیسے سرکے لیموں وغیرہ کے عرق یا پانی کے پانی میں اٹھایا ہوا اچار (ا پ و ، ۳ : ۱۸۰) .
[آبی + آچار (رک)]

— بُرج/بُرُوج (— ضم ب ، سک ر/ضم ب ، و مع) امذ .
(نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے تین برج جو پانی کے خواص رکھتے ہیں : سرطان ، عقرب ، حوت .

آبیارِ گلشنِ راحت ہوئے آبی بروج
اور خاکی بانیِ دولت سرائے جاوداں
۱۸۰۶ ایمان (شیر چند خاں) ، ایمانِ سخن ، ۴۰
آبی برج سرطان عقرب حوت ہیں ۔
۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۴۶
[آبی + برج / بروج (رک)]

— بگولا (— فت ب ، و مع) امذ .

وہ سمندری طوفان جس میں لہریں بگولے کی طرح گھومتی ہوئی اٹھتی ہیں ۔
ہم آبی بگولے کی لپیٹ میں آنے سے بال بال بچ گئے ۔
۱۹۷۴ اردو ڈائجسٹ ، اکتوبر ، ۸۶
[آبی + بگولا (رک)]

— پُلاؤ (— ضم پ ، سک و) امذ .

پانی کے رنگ کا پلاو ۔
قالسانی پلاو ، آبی پلاو ، سنہری پلاو وغیرہ ، یہ سب چیزیں . . .
قرینے قرینے سے چنی گئیں ۔
۱۸۸۵ بزم آخر ، ۱۳
[آبی + پلاو (رک)]

— پودا (— واین) امذ .

دلدل یا پانی کے اندر پھوٹنے اور پرورش پانے والی نبات ۔
وہ متغیر ہوکر آبی پودوں سے ابتدائی پودے بن جاتے ہیں ۔
۱۹۶۸ مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۸۶

— چٹان امث .

پہاڑوں سے بہ کر آنے والے پانی کے ساتھ آئی ہوئی مٹی کے عمل سے بنی ہوئی چٹان (ماخوذ : اردو انسائیکلو پیڈیا ، ۶) .
[آبی + چٹان (رک)]

— چونا (— و مع) امذ .

ایسے پتھر کا چونا جس میں جلانے سے پہلے مٹی مگنیشیا اور لوہا شامل رہا ہو ۔
قریہ چونا یا کسی قدر آبی چونا اور صاف نکیل ریت . . . استعمال کی جائے ۔
۱۹۱۷ رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۳
[آبی + چونا (رک)]

— حَرف/حُروف (— فت ح ، سک ر / ضم ح ، و مع) امذ .

(جفر) حروف ابجد کے سات حرفوں (ح ، ز ، ک ، س ، ق ، ث ، ظ) میں سے ہر ایک حرف جو پانی کی خاصیت رکھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۲) .
[آبی + حرف/حروف (رک)]

— راستہ (— سک س ، فت ت) امذ .

سمندر یا دریا کا وہ راستہ جس میں جہاز وغیرہ چلتے ہیں ۔
مختلف اہم تجارتی مرکزوں کو جانے والے غیر مستعمل آبی راستوں کو کھلا رکھ کر جہاز رانی کی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے گا ۔
۱۹۶۰ دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۲۸
[آبی + راستہ (رک)]

— رَسد (— فت ر س) امث .

آبپاشی اور پینے کی ضرورت کے مطابق پانی کا ذخیرہ ؛ ذخیرے سے فراہمی ۔
تمام کام اس طرح تجویز ہونے چاہیں کہ آبی رسد غایت درجہ کی نامساعد حالتوں میں بھی کافی طور پر مہیا کی جاسکے ۔
۱۹۲۹ آبپاشی ، ۳۳
[آبی + رسد (رک)]

— رَنگ (— فت ر ، غنہ) امذ .

۱. تیل کی بجائے پانی میں حل کیا ہوا رنگ ، (انگریزی) Water Colour .
رنگ آمیزی میں اس دور کے مصوروں کو کمال تھا وہ بالعموم آبی رنگ استعمال کرتے تھے ۔
۱۹۱۰ مضامین پریم چند ، ۵۲
۲. ہلکا نیلا رنگ ۔
محرابوں پر ہلکے آبی رنگ کے پردے ڈالے تھے ۔
۱۹۰۶ ماہنامہ ، خاتون ، علی گڑھ ، جنوری ، ۳۵
[آبی + رنگ (رک)]

— روٹی (— و مج) امث .

رک: آبی (ج) صف ؛ امث .

— سان امث .

چاقو چھری یا آہنی ہتھیار پر جلا کرنے اور اسے تیز کرنے کی ایک سان جس کا پیّا برقی آلات سے پانی میں گھومتا رہتا ہے ۔
آبی سان . . . کا صرف ایک پہیہ ہوتا ہے جس کو پانی کے ایک ٹب میں برقی موٹر کی مدد سے گھمایا جاتا ہے ۔
۱۹۷۰ اصول دھات کاری ، ۱۹۱
[آبی + سان (رک)]

— زمین (— فت ز ، ی مع) امث .

رک: آبی (الف) نمبر ۳ .

— سَلاد (— فت س) امذ .

ایک دریائی پودا جو بطور سلاد استعمال کیا جاتا ہے ، (انگریزی) WaterCress .
یہ سبز رنگ کی ترکاریوں میں بکثرت پایا جاتا ہے مثلاً کرم کلہ ، کاہو . . . آبی سلاد اور لیوسرن گھاس .
۱۹۲۱ ہماری غذا ، ۱۱
[آبی + سلاد (رک)]

— شیشہ (— ی مع ، فت ش) امذ .

سلیکان اور آکسیجن کا مرکب جو پانی میں حل ہوجاتا ہے ، سوڈیم سلیکیٹ .
آبی شیشہ کا استعمال چھاپہ خانوں میں کیا جاتا ہے .
۱۹۶۸ اردو انسائیکلو پیڈیا ، ۵
[آبی + شیشہ (رک)]

— غذا (— کس غ) امث.

وہ خوراک جو پانی کی مخلوقات سے حاصل کی جائے، جیسے: مچھلی وغیرہ.

آبی غذا سب سے ارزاں اور بہترین خوراک ہے.

۱۹۷۳ ماہنامہ 'جدید سائنس'، کراچی، دسمبر، ۲۹

[آبی + غذا (رک)]

— قوت (— ضم ق، شد و بفت) امث.

پانی کا دباو.

پانی کی ایک خوبی اس کا دباو ہے جس کو آبی قوت کہا جاتا ہے.

۱۹۶۸ اردو انسائیکلوپیڈیا، ٦

[آبی + قوت (رک)]

— کاشت (— سک ش) امث.

سمندروں یا پانی کی ذخیرہ گاہوں (تالاب جھیل وغیرہ) میں پانی کے جانوروں کی پرورش.

آبی کاشت سے سمندری غذا کو بہتر بنایا جاسکتا ہے.

۱۹۷۳ ماہنامہ 'جدید سائنس'، کراچی، دسمبر، ۴۵

[آبی + کاشت (رک)]

— گھڑی (— فت گھ) امث.

پانی کے ٹپکاو سے وقت معلوم کرنے کا ایک قدیم آلہ (جس کی صورت یہ تھی کہ ایک سوراخ دار برتن میں پانی بھر دیتے تھے، جس میں سے قطرہ قطرہ پانی نکلتا تھا اور اس سے وقت کا حساب لگایا جاتا تھا).

آبی گھڑی سے ٹھیک وقت دریافت نہ ہوسکتا تھا.

۱۹۱۰ معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ)، ۲۷

[آبی + گھڑی (رک)]

— گھوڑا (— و مج) امذ.

گھوڑے سے مشابہ ایک چوپایہ جو سمندروں اور دریاؤں میں پایا جاتا ہے (پلیٹس)، گھوڑے سے ملتی جلتی ایک قسم کی دریائی یا سمندری مچھلی (جامع اللغات، ۱ : ۷).

[آبی + گھوڑا (رک)]

— مرکب (— فت م، سک ر، فت ک) امذ.

دخانی جہاز، سمندر یا دریا میں چلائے جانے والے جہاز یا اسٹیمر.

میرا بڑا مطلب یہ ہے کہ انڈیا کو آبی مرکبوں . . . کی ضرورت ہے.

۱۹۰۷ کرزن نامہ، ۱۲۲

[آبی + مرکب (رک)]

— نژاد (— فت ن) امذ.

اصلاً پانی کا رہنے والا جانور، جیسے: مینڈک.

جل تھلیے یعنی مینڈک . . . آبی نژاد ہیں.

۱۹۲۰ حیوانیات، محشر عابدی، ۲۶

[آبی + نژاد (رک)]

— وزن (— فت و، سک ز) امذ.

کسی جسم کا وہ وزن جو اس کے پانی میں ہونے کی حالت میں ہو.

جسم کا ظاہری وزن جو اس سیال میں ہے وہ آبی وزن کے ۲/۳ مساوی ہے.

۱۹۲۱ سکون سیالات، ۱۶۳

[آبی + وزن (رک)]

آبیات (— سک ب) امذ.

پانی سے متعلق علم یا علوم.

واپڈا کے ایک ماہر آبیات امریکہ گئے انہیں ... آبیات میں اعلیٰ ڈگری حاصل کرنا تھی.

۱۹۶۹ ماہنامہ 'برقاب'، لاہور، فروری، ۳۱

[آبی (رک) + ات، لاحقۂ جمع (خلاف قیاس)]

آبیاتی (— سک ب) صف.

آبیات (رک) سے متعلق.

تحقیقات سے حاصل شدہ آبیاتی اعداد و شمار کو برقی ماڈل میں رکھا جاتا ہے.

۱۹۶۹ ماہنامہ 'برقاب'، لاہور، فروری، ۳۰

[آبیات (رک) + ف : ی، لاحقۂ نسبت]

آبیانہ (سک ب، فت ن) امذ.

پانی کی اجرت، زمین کی سنچائی کا معاوضہ، آبپاشی کا محصول.

بعد تحقیقات موقع آبیانہ معاف فرمایا جائے.

۱۸۹۸ اردو خط و کتابت، ۶۷

آبیانہ مختلف صوبوں میں مختلف طریقوں سے لیا جاتا ہے.

۱۹۲۰ معاشیات ہند (ترجمہ)، ۱ : ۲۵۹

[آب + یانہ (رک)]

آبیدگی (ی مع، سک د) امث.

تری، نمی، گیلا پن، بھیگنا، تر ہونا، (انگریزی) Hydration (فلزیات، فہرست اصطلاحات، ٦)

[ف : آبیدن (= ترکرنا یا ہونا) کا حاصل مصدر]

آبیدہ (ی مع، فت د) صف.

تر، گیلا، نمناک، پنہایا ہوا، (انگریزی) Hydrated.

کچدھات . . . دو ایک مثالوں میں آبیدہ پر آکسائیڈ . . . کی طرح بھی پائی جاتی ہے.

۱۹۴۸ اشیائے تعمیر، ۲۷

[ف : آبیدن (= تر کرنا یا ہونا) کا حالیۂ تمام]

آبیل (ی مج) امث.

ایک روئیدگی ہے جس کے پتے اسکھیرے کے پتوں کی طرح اور بیج گاجر کے بیجوں کی طرح اور جڑ شلغم سے مشابہ ہوتی ہے (خزائن الادویہ، ۱ : ۳۵۷).

[؟]

آبھا (۱) امذ .

ببول کے بیج (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[؟]

آبھا (۲) امث .

روشنی ، چمک ؛ رونق ، خوبصورتی ، شان و شوکت .

وہ چہرہ کہ جیسے سانس لیتا ہو گلاب
وہ لب کہ طمانیت (طمانینت) کی آبھا جن پر

۱۹۵۹ گل نغمہ ، فراق ، ۲۵۱

[س : آبھا आभा (= چمک)]

آبھاس (۱) امذ .

۱. مشابہت ، مماثلت .

روسی میں سانپ کا آبھاس ہوتا ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۹۲

۲. ظہور ، شکل .

اس جگت کا آبھاس استھر نہیں رہتا جیسے بالک کا چت .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲

۳. روشنی ، نور .

دوسرے یہ کہ آتما میں آبھاس ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸

رنگ ؛ خیال ؛ پرتو ؛ ارادہ ؛ مقصد ، منشا (پلیٹس) ؛ منطق ، جھوٹی دلیل ، مغالطہ (جامع اللغات ، ۱ : ۱۰) .

[س : آبھاس आभास]

آبھاس (۲) امذ .

گفتگو ؛ زبان ؛ خطاب ؛ کہاوت ؛ دیباچہ یا مقدمہ (جامع اللغات ۱ : ۱۰) .

[س : آبھاش आभाष]

ـــ کَتھا (ـــ فت ک) امث .

دیباچہ (پلیٹس) .

[آبھاس + کتھا (رک)]

آبھال امذ (قدیم) .

رک : آبھال .

رولاتا ہے آبھال کوں تو بہار ہنساتا ہے کلیاں کوں بے اختیار

۱۶۳۸ مرآۃ الحشر (ق) ، ۲۰

آبھَرن (سک بھ ، فت ر) امذ

رک : ابھرن (پلیٹس) .

آبھُوشَن (و مع ، فت ش) امذ ؛ ~ آبھرکن .

۱. زیور ، زر و جواہر (پلیٹس) .

۲. زیب و زینت ، زیبائش .

بیٹے کی بہو بولی کہ تم وہ لعل لو جو آبھوشن دے .

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۵۸

اف : دینا .

[س : آبھوشن आभूषण]

آبِھیر (ی مع) امذ .

اہیر ، گوالا (پلیٹس) .

[س : आभीर]

آبِھیری (ی مع) امث .

آبھیر (رک) کی تانیث ؛ اہیروں کی زبان ؛ ایک بحر یا وزن کا نام (جامع اللغات ، ۱ : ۱۰)

[آبھیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

آپ (۱)

(الف) ضمیر مخاطب (تعظیمی) .

۱. ' تو ' اور ' تم ' (واحد و جمع) کی جگہ تعظیماً مستعمل : حضور ، جناب .

یہ اوروں سے آنکھیں لڑاتے ہیں آپ
ہمیں دیکھ کر منہ چھپاتے ہیں آپ

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۴۲

جھک کے مل سارے جہاں سے ورنہ اے دل ایک دن
دیکھ لینا آپ سے تم تم سے تو ہوجائے گا

۱۹۳۳ عروج ، عروج سخن ، ۹۱

۲. غائب کو حاضر فرض کر کے تعظیماً ، وہ اس یا ان ، کی جگہ .

خلل انداز ہو کیونکر ابلیس ہے خدا آپ کی امت کی طرف

۱۸۳۱ ناسخ ، د ، ۷۶

آپ حج کے ساتھ ضمناً و تیمناً مدینۂ منورہ کی زیارت خلاف ادب . . . سمجھتے تھے .

۱۹۳۰ سفر حجاز ، عبدالماجد دریاآبادی ، ۶۹

۳. (طنزاً) ادنیٰ درجے کے شخص سے تخاطب کے موقع پر (اکثر ' بھی ' کے ساتھ) .

آپ بھی بڑے دانشمند ہیں .

۱۸۹۳ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۵

آپ بھی بڑے عجب انسان ہیں .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۶

۴. ان اسما کے ساتھ جو جماعت کے لیے بولے جائیں ، جیسے : آپ سب صاحب (نوراللغات ، ۱ : ۵۲) ؛ آپ صاحبان (جامع اللغات ، ۱ : ۱۰) .

فرمایا کہ آپ لوگ بھی واسطے مدد صاحب قران کے عقب صاحبقران میں جائیں .

آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۳

(ب) ضمیر مبہم .

۱. غائب حاضر متکلم (واحد اور جمع) کے لیے ، مترادف : خود .

چو شمع سوزاں چو ذرہ حیراں زمہر آں مہ بگشتم آخر
نہ نیند نینا نہ انگ چینا نہ آپ آویں نہ بھیجیں پتیاں

۱۳۲۴ امیر خسرو (آب حیات ، ۷۷)

لپٹوں ہوں گلے سے آپ اپنے سمجھوں ہوں کہ ہے کنار تیرا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۰

جو ہیں نیک آپ کو سمجھتے مجھے بیسوا پکارتے ہیں
وہ مگر ہیں اصلیت سے کورے نری باتیں ہی بگھارتے ہیں

۱۹۲۷ سریلے بول ، ۶۳

۲. اسم ظاہر یا ضمیر غائب حاضر یا متکلم (واحد و جمع) کی تاکید کے لیے .

محنت نہ کھینچ تو دل گم گشتہ کے لیے
ہم اس گلی کی خاک صبا چھانتے ہیں آپ

۱۷۸۳ دیوان محبت (ق) ، ۳۸

اک دم بیخود ہو کے رہا وہ اس سے آگے آپ گیا وہ

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۵۶

کیا کروگی سن کر تمھارا آپ دل دکھا ہوا ہے .

۱۹۲۱ بالو ، ۸۵

(ج) ضمیر اضافی .

اپنا اپنے یا اپنی کی جگہ ، جیسے : آپ کاج مہا کاج .

خواجہ نصیرالدین جنے سائیاں پیو بنائے
جیو کا گھونگھٹ کھول کر پیا مکھ آپ دکھائے

۱۴۲۱ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)

قطب تارا کھینچتا آپن رہا کو آپ دھر
سب ہی تاریاں میں اسے دستا ہے بڑپن عید کا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹

آپ بیتی کہوں کہ جگ بیتی .

۱۹۲۹ وداع خاتون ، ۲۳

(د) م ف .

خود بخود ، آپ سے آپ ، خود سے ، از خود ، بغیر کسی وجہ یا محرک ظاہر کے .

بڑے اوچنا مست تل ایک دکھ بسر جائے تس تل جرم آپ سکھ

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۹۵

خط آئے دو دہن کا معما کھلے گا آپ
ابجد کے قفل کو نہیں حاجت کلید کی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۴

آپ کھل جائے گی جس شہر میں جرأت ہوگی
کل کو اس دشت میں فردائے قیامت ہوگی

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۶ : ۷

(ہ) اشارہ .

ایک شخص سے مخاطب ہو کر دوسرے شخص حاضر سے متعلق استفسار کے موقع پر .

آپ کا اسم مبارک کیا ہے ؟ آپ کی تعریف کیجیے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۵۲

(و) امد .

۱. اپنی ہستی ، اپنی ذات یا نفس .

لوگ بھلایا ناو مناؤ روپ دکھایا آپ چھپاؤ

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، ۲۶ : ۷۷)

حرنے آپ کو کافروں پر مارا کہ نیزہ ٹوٹ گیا .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۲۷

فلک سے چل چکی بجلی زمیں پہ آنے کو
بچاؤں آپ کو یا اپنے آشیانے کو

۱۹۳۵ عیاں ، د ، ۵

۲. (اشارۃً) ذات الٰہی ، قادر مطلق .

سانچ برابر تپ نہیں اور جھوٹ برابر پاپ
جا کے من میں سانچ ہے تا کے من میں آپ

مشہور دوہا

وہی آئنے میں وہی سنگ میں ہے غرض آپ ہی آپ ہر رنگ میں ہے

۱۸۶۹ نکہت (نوراللغات ، ۱ : ۵۴)

صیاد آپ حلقۂ دام ستم بھی آپ بام حرم بھی طائر بام حرم بھی آپ

۱۹۰۵ بانگ درا ، ۲۲

۳. سدھ ، ہوش (اکثر 'میں' ، 'کے ساتھ') .

پریم کہانی کہت ہوں سنو سکھی ری آئے
پی ڈھونڈن کو ہم گئیں آئیں آپ گنوائے

مشہور دوہا

ہم تا سحر آپ میں نہیں تھے کیا جانے رہے وہ کس کے گھر رات

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۵۳

آپ . . . ہوش و حواس کی جگہ بھی بولتے ہیں .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۶

[س : آتمن आत्मन]

— اَپنا جواب فقرہ .

بے مثل ، بے نظیر ، لاجواب ، جس کی مثل کوئی دوسرا نہ ہو ، جو اپنے اوصاف کا ایک ہو .

کوئی ہم سا نہیں زمانے میں آپ اپنا جواب ہیں ہم لوگ

۱۹۲۹ جوئے شیر ، آنند نراین ملا ، ۱۰۹

— اَپنی آنکھوں دیکھنا محاورہ .

بچشم خود معاینہ یا مشاہدہ کرنا ، کسی بات کا عینی شاہد ہونا .

کئی صاحبوں نے آپ اپنی آنکھوں روبکاری دیکھی .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۷۱

— اَپنی قبر کھودنا محاورہ .

خود اپنے ہاتھوں مصیبت میں پھنسنا (جامع اللغات ، ۱ : ۱۰) .

— اَپنی ہی گانا محاورہ .

خود کہے جانا اور دوسرے کی نہ سننا (نوراللغات ، ۱ : ۵۵) .

— اَپنے پانو میں کلھاڑی مارنا محاورہ .

خود اپنا نقصان کرنا ، خود اپنے آپ کو مصیبت میں پھنسانا .

کر کے نالے کردیا نا خوش کسی کو کیا کیا
آپ اپنے پانو میں ہم نے کلھاڑی ماری

۱۹۳۶ دیوان مہر ، شعاع مہر ، ۲۱۹

— اَپنے حال میں ہونا محاورہ .

خود اپنی مصیبت یا فکر میں مبتلا ہونا .

ہم کسی کی کیا مدد کرسکتے ہیں ہم آپ اپنے حال میں ہیں .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷

— اَپنے حق میں کانٹے بونا محاورہ .

اپنی حرکتوں سے خود مصیبت میں پڑنا .

ہمیشہ چاہتے ہیں چھیڑ اس کافر کی مژگاں سے
یہ کانٹے حضرت دل اپنے حق میں آپ بوتے ہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۵۲

— اَپْنے سے   م ف .

خود اپنی ہستی یا ذات سے .

اس قدر جوشِ جنوں ہوتا ہے اے ناسخ مجھے
آپ اپنے سے میں ہوتا ہوں گریزاں ہر برس

۱۸۳۱   ناسخ ، د ، ۳ : ۵

— اَپْنے کو   م ف .

خود اپنی ذات کو ، خود اپنے تئیں .

آپ اپنے کو مٹایا اور قسمت کی خرابی کا شکوہ .

۱۹۵۸   مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷

— اَپْنے لیے کانٹے بونا   محاورہ .

رک : آپ اپنے حق میں کانٹے بونا .

شیفتہ سبزۂ خط کا نہ ہو اے دل ہرگز
بے شعور اپنے لیے آپ نہ تو بو کانٹے

۱۸۲۶   آتش ، ک ، ۱۵۷

— اِتْنا نہ لگ چلیے   فقرہ .

اس قدر سر نہ چڑھیے ، بہت کھل نہ کھیلیے (دریائے لطافت) .

— اللہ نے بنایا (ہے/تھا)   فقرہ .

بیحد خوبصورت ہے ، کوئی عیب نہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۳۶ ؛ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷) .

کیا خدا داد حسن پایا تھا   آپ اللہ نے بنایا تھا

۱۸۷۱   شوق (نور اللغات ، ۱ : ۵۵)

— اَیسا   (ـــ ی لین) صف .

تمھاری طرح کا ، تم جیسا (جامع اللغات ، ۱ : ۱۱) .

— اَیسی ہی باتوں سے مَقْبُول ہوتے ہیں   فقرہ .

کسی کو صاف صاف احمق اور بے وقوف کہنے کے موقع پر مستعمل (امیر اللغات ، ۱ : ۳۸) .

— اَیسے آپ وَیسے (ـــ ڈبل پیسے یا چھ ٹکے پیسے)   فقرہ .

(کسی کی) مبالغہ آمیز مدح و ستائش یا خوشامد کے موقع پر (نور اللغات، ۱ : ۵۵ ؛ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷) .

ریا کاری مکاری اور خوشامد سے آپ ایسے اور آپ ڈبل پیسے کہتے رہنا کیا مشکل ہے .

۱۹۲۳   دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۵۷

— اَیسے آپ وَیسے آپ نے چُرائے چھ ٹکے پیسے   کہاوت .

خوشامد جس میں تضحیک یا بنانے کا پہلو نکلے (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۲) .

— ایک کَہیں گے تو میں دَس سُناؤں گا   فقرہ .

(مد مقابل سے جھگڑے کے موقع پر) زبان روکیے ، منھ بند رکھیے میں آپ سے بڑھکر آپ کو کھری کھری سنا سکتا ہوں (امیر اللغات ، ۱ : ۳۸) .

— آپ

(الف) ضمیر .

ہر ایک ، ہر ایک خود (پلیٹس) .

(ب) م ف .

خود بخود ، آپ ہی آپ .

جس وقت سے آئی ہے آپ آپ مسکرائے دیتی ہے .

۱۸۹۹   ہیرے کی کنی ، ۶۵

(ج) امث .

خود غرضی ، خودی (پلیٹس) .

— آپ کَرنا/کَہنا   محاورہ .

۱. محترم گرداننا .

ہم تو دن بھر آپ آپ کیا کرتے ہیں اور آپ کا مزاج ہی نہیں ملتا .

۱۸۹۱   امیر اللغات ، ۱ : ۳۷

۲. چاپلوسی کرنا ، خوشامد کرنا (نور اللغات ، ۱ : ۵۳ ؛ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷) .

۳. خود غرضی دکھانا (پلیٹس) .

— آپ کو   ضمیر مفعولی ؛ م ف .

۱. اپنی اپنی ذات کو .

ہر وقت لب گور سے دیتی ہے صدا خاک
سمجھے رہیں آپ آپ کو سلطان و گدا خاک

۱۸۲۶   ریاض البحر ، ۱۱۷

۲. اپنی اپنی راہ ، جدا جدا ، الگ الگ .

جب کہا چکو تو آپ آپ کو چل دو .

۱۸۹۵   ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۶۷۹

ہر ایک آپ آپ کو بھاگا بھاگا پھرتا ہے .

۱۹۰۵   رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۵

۳. آپس میں ، باہم .

آپ آپ کو لڑی مرتی ہیں .

۱۹۲۲   نور اللغات ، ۱ : ۵۲

— آپ میں   م ف .

آپس میں ، باہم دگر .

عاشق جو ہوئے اس پہ ظفر کافر و دیندار
آپ آپ میں سب سبحہ و زنار گئے ٹوٹ

۱۸۵۴   کلیات ظفر ، ۳ : ۲۷

— آپ ہی ہیں وہ وہی   مقولہ .

آپ سے اس کو کیا نسبت ، آپ ہیں اور اس میں بڑا فرق ہے (نور اللغات ، ۱ : ۵۴) .

— آئے بھاگ آئے   کہاوت .

آپ کے آنے سے قسمت کھل گئی ، آپ کا آنا مبارک ہے (نجم الامثال ، ۱۲) .

— بابو مَنگتے باہَر کھڑے دَرویش   کہاوت .

جس کے پاس کچھ نہ ہو دوسرے کو کیا دے سکتا ہے (دریائے لطافت، ۸۷).

ــ برتی (ــ فت ب ، سک ر) امث .

ذاتی تجربہ جیسے خود کر کے دیکھ لیا ہو .

مشاہدہ ، محض مشاہدہ ، میں نے آنکھوں دیکھی ، آپ بیتی ، آپ برتی بیان کی .

۱۹۶۹ افسانہ کر دیا ، ۱۱۲

[آپ + برتی ، برتنا (رک) سے]

ــ بڑے صاحب شوق ہیں فقرہ .

رک: آپ ایسی ہی باتوں الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

ــ بس م ف (قدیم) .

اپنے بس میں ، اپنے اختیار سے .

یہ مرا رونا کہ تیری ہے ہنسی آپ بس نئیں پر بسی ہے پر بسی

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۸۶

[آپ + بس (رک)]

ــ بلی نانگھ کے تو نہیں آئے ہیں فقرہ .

اس موقع پر مستعمل جب کوئی کسی بات پر جھلا کے جواب دے یا بے تکے پن سے الجھنے لگے (مہذب اللغات ، ۱ : ۲۸۷) .

ــ بہت دور ہیں فقرہ .

بڑے بدذات ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

ــ بیتی (ــ ی مع) .

(الف) امث .

اپنے واردات یا مشاہدات زندگی ، ذاتی سرگزشت ، اپنی کہانی .

اے سب کی پیاری سب کی چہیتی کہہ منہ زبانی کچھ آپ بیتی

۱۹۱۱ کلیات اسماعیل ، ۲۸

(ب) صف .

اپنے اوپر گزری ہوئی ، ذاتی (حالت وغیرہ) .

تم نے پر بیتی کہانی تو نبیڑی اننّا

آپ بیتی تو کوئی بات نہ چھیڑی اننّا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۸۷

جگ بیتی تو جگ پر چھوڑیے کم از کم آپ بیتی تو یہی ہے .

۱۹۲۵ حکیم الامت ، ۳۴

[آپ + بیتی ، بیتنا (رک) سے]

ــ بیتی کہوں کہ (ــ یا) جگ بیتی فقرہ .

اپنے پر جو گزری ہے وہ سناؤں یا دوسرے کی سنی سنائی بیان کروں (امیراللغات ، ۱ : ۳۹) .

ــ بے ڈھب آدمی ہیں فقرہ .

رک: آپ بہت دور ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

ــ بھاتی صف .

جو خود پسند ہو ، دل پسند (پلیشس) .

[آپ + بھاتی ، بھانا (رک) سے]

ــ بھاوتا (ــ سک و) صف (قدیم) .

خود پسند .

مرد آپ بھاوتا مرد آپستا ، مرد کنیں عورت کی قید میں رہتا ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۳۹

[ا: آپ + بھاوتا ، بھانا (رک) سے]

ــ بھٹی (ــ فت بھ ، ٹ) امث .

اپنی تعریف آپ کرنا (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۲) .

[ا : آپ + بھٹی (رک)]

ــ بھلے اپنا گھر بھلا کہاوت .

اپنا گھر جنت ہے ، لوگوں سے میل جول رکھنے کی مذمت اور الگ تھلگ زندگی گزارنے کی تعریف کے موقع پر مستعمل .

کسی نے سچ کہا کہ " آپ بھلے اپنا گھر بھلا " اگر آدمی اپنے گھر کو اپنی دنیا بنا لے تو مرتے دم تک کسی مصیبت میں نہ پھنسے .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۶ : ۵۷

ــ بھلے تو جگ بھلا کہاوت .

ہر شخص کے نزدیک اپنا راحت و آرام دنیا کا راحت و آرام ہے ؛ جو شخص جیسا خود ہوتا ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۳) **؛ انسان خود اچھا ہو تو دنیا اس کے ساتھ اچھا برتاو کرتی ہے** (نوراللغات ، ۱ : ۵۵) .

ــ بھولے استاد کو لگائے کہاوت .

اپنی غلطی دوسروں کے سر تھوپنے کے موقع پر مستعمل (امیراللغات ، ۱ : ۳۹) .

ــ بھی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہیں فقرہ .

رک : آپ ایسی ہی باتوں سے الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

ــ بھی اتنے ہوئے فقرہ .

آپ اس قابل نہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

ــ بھی ارسطو سے کم نہیں فقرہ .

(طنزاً) آپ بھی بڑے بھاری عقلمند ہیں (یعنی سخت بے وقوف ہیں) (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۵) .

ــ بھی بڑے (ــ بہت) بزرگ ہیں فقرہ .

(مراد) بڑے احمق ہیں (دریائے لطافت ؛ امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

— بھی بڑے بھلے مانس ہیں فقرہ .

رک : آپ بہت دور ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— بھی بڑے وہ ہیں فقرہ .

بڑے شریر ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۹).

— بھی طُرفَہ مَعجُون (عَجَب مَعصُوم) ہیں فقرہ .

رک : آپ بھی ایسی ہی باتوں سے الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— بھی عَجَب ذات شَریف ہیں فقرہ .

رک : آپ بہت دور ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— بھی کِتنا بات کو پہنچتے ہیں فقرہ .

رک : آپ بھی ایسی ہی باتوں سے الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— بھی کِتنے بھلے آدمی ہیں فقرہ .

بڑے بد ذات ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۹).

— تو ڈال کے ٹوٹے (ــ صاحبزادے/عَقل کے پُتلے) ہیں فقرہ .

رک : آپ بھی ایسی ہی باتوں سے الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— تو گَرم کَرکے شَربَت پلاتے ہیں فقرہ .

آپ کو لڑائی جھگڑے کا مٹانا اور غصے کو دھیما کرنا آتا ہے ، آپ تو خوب تسکین اور تسلی دیتے ہیں ، آپ غصہ دلا کے پھر ٹھنڈا کرتے ہیں (نجم الامثال ، ۱۳ ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ، ۲).

— تو وَلیُ اللہ ہیں فقرہ .

رک : آپ بھی ایسی ہی باتوں الخ (امیراللغات ، ۱ : ۳۸).

— جانیں فقرہ .

رک : آپ جانیے .

آپ جانیں بال بچوں کا گھر وہاں اس چیز کا کیا کام .

۱۹۵۴ پیر نابالغ ، ۱۱

— جانیں (اَور) آپ کا ایمان کہاوت .

اس (معاملے) کا دارومدار آپ کے ایمان اور نیت پر ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۲).

وکیل صاحب مقدمہ میں نے آپ کے سپرد کیا اب آپ جانیں اور آپ کا ایمان .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۵۵

— جانیں (اَور) آپ کا کام (جانے) کہاوت .

میں فہمائش کرچکا اب آپ خود نیک و بد کے ذمہ دار ہیں ، سمجھانے کی حد ہوگئی اب جیسا آپ کے جی میں آئے کیجیے (کام سے بری الذمہ ہونے کے موقع پر مستعمل).

اگر وہ آپ کے اس قول کے مصداق ہیں تو خیر ورنہ آپ جانیں اور آپ کا کام .

۱۸۷۳ اخبار مفید عام ، لاہور بکم مئی ، ۹

— جانیے فقرہ .

یہ طے شدہ امر ہے ، اس بات کو سب جانتے ہیں ، یہ تو سب ہی کو معلوم ہے ، یہ تو مانی ہوئی بات ہے .

آپ جانیے اچھے دن آتے ہیں ، بگڑی بن جاتی ہے .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۸

— چلے بھوئیں شیخی گاڑی پر کہاوت .

ہے تو غریب مگر شیخیاں بہت مارتا ہے ، رہنا جھونپڑیوں میں محلوں کے خواب (جامع اللغات ، ۱ : ۱۳).

— خرادے (ــ خورادے) آپ مرادے کہاوت .

۱. تن پرور تنہا خور اور اکل کھرا ؛ بے پروا ، آزاد (منیراللغات ، ۲ ؛ مخزن المحاورات ، ۲).

اچھی لاتی تو تو بہو کو اپنے آپ کو کھو ڈالا
آپ خرادے آپ مرادے مجھ کو کوئی پوچھے کون

۱۸۷۱ عبیر ہندی ، ۶۰

آپ خورادے آپ مرادے . یہ مثل خود رائے شخص کے متعلق بولتے ہیں .

۱۹۳۵ اردو ، جنوری ، ۸۹

۲. جو افلاس میں امیرانہ ٹھاٹھ کرکے جی خوش کرے (قصص الامثال ، ۹).

— دُنیا میں ہیں کیا مَیں دُنیا میں نہیں فقرہ .

میں آپ کی چالیں خوب سمجھتا ہوں ، مجھے آپ دم نہ دیجیے (امیراللغات ، ۱ : ۴۰ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۵۶).

— دھاپ امث .

رک : ' آپا دھاپی ' .

دکھ میں نہیں ہے کوئی کسو کا شریک حال
یاں کھیل مچ رہا ہے عجب آپ دھاپ کا

۱۷۹۲ محب ، د (ق) ، ۲۱

جاتے ہی اس کے کیا کہوں ہل چل سی ڈال دی
تاب و توان (و) صبر کی یاں آپ دھاپ نے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۵۰۰

[آپ + دھاپ (رک)]

— دھاپ اپنا ہی مُنھ اپنا ہی ہاتھ کہاوت .

اپنے ہی فائدے پر نظر ہے دوسرے کے نقصان یا فائدہ کا خیال تک نہیں ، ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے (نجم الامثال ، ۱۳).

— ڈال ڈال ہیں تو میں پات پات (ہوں) کہاوت .

میں آپ سے زیادہ چالاک چالباز ہوشیار اور عقلمند ہوں (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰).

— ڈوبے بَہمناں جَجمان ڈبوئے کہاوت .

اپنے ساتھ دوسروں کا بھی نقصان کیا (نجم الامثال ، ۱۳) .

— ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے کہاوت .

اپنے نقصان کے ساتھ دوسرے کا بھی نقصان کیا ، اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت میں پھنسایا یا برباد کیا (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰) .

دل اٹکا اور روتے روتے ناک میں دم اب میرا ہے
آپ جو یہ ڈوبا تو ڈوبا اور کو بھی لے ڈوبا ہے

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۲۲

— ڈوبے تو جگ ڈوبا کہاوت .

جب خود ہی تباہ ہو گئے یا مر گئے تو دوسروں کے فائدے اور جینے سے کیا غرض (نجم الامثال ، ۱۲).

— راہ راہ دم کھیت کھیت کہاوت .

ظاہر میں بھولا بھالا ہے اور باطن میں مکار اور عیار (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰).

— روپ (-- و مع)

(الف) امذ .

۱. خدا اور اس کی تجلی (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰) .
۲. اپنی شکل ، اپنا ظہور (امیر اللغات ، ۱ : ۲۱).

(ب) ضمیر (حاضر و غائب).

خود ، خود بدولت ، حضرت عالی (بڑے لوگوں کے لیے).

ٹک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ روپ
گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپ نے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۹۲

[آپ + روپ (رک)]

— روپ مہا روپ کہاوت .

اللہ تعالیٰ کا جلوہ سب جلوؤں کا سردار ہے ؛ انسان درپردہ تجلی الٰہی کا مظہر ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰) .

[آپ روپ + مہاروپ (رک)]

— روپی صف .

آپ روپ (رک) سے منسوب .

علامت و اشارت خیال کی سب سے بڑھ کر بے ساختہ اور آپ روپی صورت ہے .

۱۹۵۸ میراجی ، مشرق و مغرب کے نغمے ، ۳۶۳

[آپ + روپ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

— روپی مایا امث .

اپنا ہی جلوہ ، اپنا ہی ظہور ، فطری نظارہ ، اپنا ہی پر تو (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۵) .

[آپ (رک) + روپی (رک) + مایا (رک)]

— رہیں اتر کام کریں پچھم کہاوت .

بے پروا آدمی کی نسبت مستعمل (جامع اللغات ، ۱ : ۱۳) .

— زندم جہان زندم (آپ مردم جہان مردم) کہاوت .

(عوام) اپنا فائدہ یا آرام اوروں کے فائدے یا آرام پر مقدم ہے (خود غرض شخص کی بابت مستعمل) .

میں اپنے شہزادے کو لے کر طلسم سے چلا جاؤں گا مثل مشہور ہے آپ زندم جہان زندم .

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۸۸

بندے کو اپنی جان عزیز ہے آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم .

۱۹۰۳ آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۰۲۰

[آپ + ف : زندم ، زندہ (رک) + م ، ام کی تخفیف (مردم ، مردہ (رک)) + م ، ام کی تخفیف]

— زندہ جہان زندہ آپ مردہ جہان مردہ کہاوت .

اپنے ہی دم کا سب کارخانہ ہے ، جب اپنی آنکھ بند ہوگئی تو ہوا نہ ہوا سب برابر ہے ، اپنا سکھ اور فائدہ اوروں سے مقدم ہے (نجم الامثال ۱۲۰ ؛ قصص الامثال ، ۱۰) .

[رک : آپ زندم الخ]

— ستا (-- فت س ، شد ت) صف .

خود مختار ، آزاد .

مرد آپ بھاوتا مرد آپستا ، مرد کتیں عورت کی قید میں رہتا ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۳۹

[رک : + س : ستا सतता (= ذات ، وجود ، ہستی)]

— سکھی تو سب سکھی کہاوت .

رک : آپ بھلے تو جگ بھلا (گنجینۂ اقوال و امثال ، ۳) .

— سنیں اپنا کمربند سنیے فقرہ .

کسی کے بہت آہستہ بولنے کے موقع پر مستعمل (امیر اللغات ، ۱ : ۲۰).

— سوارتھی (-- ضم س ، غم و ، سک ر) صف .

اپنے مطلب کا ، خود غرض ، گوں گیرا (مخزن المحاورات ، ۵) .

[آپ + سوارتھی (رک)]

— سوارتھی سدا دکھی پر سوارتھی سدا سکھی کہاوت

خود غرضی میں نقصان ہے اور بے غرضی میں آرام ہے (نجم الامثال ، ۱۴۰).

— سوں آپ (قدیم) .

رک : آپ سے آپ .

آپ سوں آپ بادشاہ کے حضور کا خواہش کرکر حضور میں جانے چاہا تھا .
۱۷۷۲ شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۳۹

— سے م ف .

۱. خود ، بجائے خود ، اپنی جگہ ، اپنی ذات میں .

عورت جو ہو پری کی شکل اوس کو پھر سنگار
کیا چاہیے وہ آپ سے لیلٰی ہے ہیر ہے
۱۸۴۴ ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۵۹

۲. خودبخود ، اپنے ارادے اختیار یا طبیعت سے .

میں تو جاتا ہی آپ سے لیکن تیرے کہنے سے اب نہیں جاتا
۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۱۱

کوئی مرتا ہے کسی پر آپ سے دل جو قابو میں نہو تو کیا کرے
۱۸۹۶ تجلیات عشق ، ۳۰۲

۳. اپنی ہستی سے ، خود سے .

دوستی کا غیر کی کیا ذکر اس دل میں کہ دوست
آشنائی میں تری ہیں آپ سے بیگانہ ہم
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۹۸

پھر اک سجدۂ توبہ کی آرزو ہے تجھے آپ سے پھر خفا چاہتا ہوں
۱۹۴۱ فانی ، ک ، ۱۲۵

۴. بلا طلب ، بغیر کسی سبب ظاہر کے .

مقسوم کا جو ہے سو وہ پہنچیے گا آپ سے
پھیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پسارئیے
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۶۲

۵. آپ کی مانند .

آپ سے لوگ اب کہاں ہیں .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۴۱

— سے اچھا خدا کہاوت .

اپنی ذات سے زیادہ عزیز خدا کے سوا کوئی نہیں ، اپنی ذات سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے (امیراللغات ، ۱ : ۴۱) .

— سے اپے (یا اَرے) ہونا محاورہ .

با وقعت ہو کر بے وقعت ہونا ، معزز ہو کر حقیر ہو جانا (امیراللغات ، ۱ : ۴۱) .

— سے آپ م ف .

۱. رک : آپ سے نمبر ۲ .

حاتم میری خاطر آپ سے آپ چلا آیا ہے .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۷

ہو گیا عشق و محبت کا اثر آپ سے آپ
آپ ہی آپ ادھر اور ادھر آپ سے آپ
۱۹۳۶ شعاع مہر ، ۲۹

۲. (i) بے سبب ، بغیر وجہ کے .

مجھ سے اب صاف بھی ہو جا یونہیں یار آپ سے آپ
جس طرح ہے تری خاطر میں غبار آپ سے آپ
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۲

(ii) اپنے بٹھائے ، بے موقع .

ہے ابھی رات کہاں جاتے ہے اے ماہ لقا
بول اٹھتا ہے یونہیں مرغ سحر آپ سے آپ
۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۷۲

— سے آئے تو آنے دو کہاوت .

جو چیز خود بخود بلا طلب ملے لے لینی چاہیے ، اس موقع پر مستعمل جہاں کسی کا مال بغیر کوشش کے ہاتھ لگے اور لینے والا طامع سے لینے کا ارادہ کرے (امیراللغات ، ۱ : ۴۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۵۷) .

— سے باہر صف .

۱. بد حواس ، حواس باختہ .

چھوڑ کر ہم کو جو اپنے گھر کے وہ اندر چلے
یہ ہوئی حالت کہ بس ہم آپ سے باہر چلے
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۸

جب آصف کہیں باہر چلا جاتا ہے تو بیہوش اور آپ سے باہر ہو جاتی ہے .
مخدرات ، ۱ : ۵۳

۲. بے خود ، بد ہوش ، خود سے غافل .

الفت چشمان میگوں بیخودی کیونکر نہ لائے
آدمی کو آپ سے کردیتی ہے باہر شراب
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۶

ہر طرف بیخودی عشق کا چرچا ہے جلیل
آپ نے نام کیا آپ سے باہر ہو کر
۱۹۱۵ جان سخن ، ۶۸

اف : رہنا ، کرنا ، ہونا .

— سے باہر نکلنا محاورہ .

رک : آپے سے نکلنا .

دیکھ کر تیور نکل جائے گا باہر آپ سے
کیا دکھاؤں اس کو میں اس بانکپن میں آئنہ
۱۹۰۷ دفتر خیال ، ۱۱۳

— سے بہت امید ہے فقرہ .

بڑے بدذات ہو (امیراللغات ، ۱ : ۲۹) .

— سے بے آپ صف .

بے خود ، ہوش و حواس کھوئے ہوئے .

بیک اشارۂ چشم انھیں آپ سے بے آپ کر دیتا ہے تو مقابلے کی جرأت کس طرح ہوگی .
۱۹۳۳ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۵ : ۹

اف : کرنا ، ہونا .

— سے جاتے رہنا محاورہ .

اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھنا ، آپے سے باہر ہوجانا .

خفا وہ ہوئی اس قدر آپ سے کہ دیکھا تو جاتی رہی آپ سے
۱۸۷۷ صبح خنداں ، ۸۶

دیکھنے آئے تھے ہم حسن رخ نیکوئے دوست
آپ سے جاتے رہے آکر میان کوئے دوست
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۴۲

— سے جانا محاورہ .

۱. (i) خودی سے گزر جانا ، بیخود ہونا .

تیرے حیرت زدگاں اور کہاں جاتے ہیں
کبھی گر آپ سے جاتے ہیں تو یاں جاتے ہیں

۱۷۹۲ بیدار ، د ، ۶۳

میں اگر آپ سے جاؤں تو قرار آجائے
پر یہ ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو یار آجائے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۴۳

زمانے کو ساتھ اپنے میں لے گیا   گیا آپ سے جو وہ جگ سے گیا

۱۹۳۵ عزیز ، انجم کدہ ، ۱۳۶

(ii) بے ہوش ہوجانا ، ہوش و حواس نہ رہنا .

آپ سے لحظہ لحظہ جاتے ہو   شیفتہ یہ خیال کس گبھر کا

۱۸۵۵ شیفتہ ، د ، ۶

کھوئے ہیں ہوش میرے پردے کی اک جھلک نے
جاتا ہوں آپ سے میں کوئی مجھے سنبھالے

۱۹۳۵ ناز ، ک : ۱۵۱

۲. اپنی ہستی مٹانا ، مٹ جانا ، فنا ہونا .

آنا ہے تو آ ورنہ پیارے   ہم آپ سے آج جارہے ہیں

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۹۳

۳. تمہیں ترک کرنا ، تم سے جدا ہونا .

تمہارے گھر سے پس مرگ کس کے گھر جاتا
بتاؤ آپ سے جاتا تو میں کدھر جاتا

۱۸۵۲ کلیات منیر ، ۲ : ۲۷۱

— سے چار برساتیں میں نے زیادہ دیکھی ہیں فقرہ .

میں آپ سے زیادہ تجربہ کار اور پختہ ہوں ، میں آپ سے زیادہ ان چالوں کو سمجھتا ہوں (امیراللغات ، ۱ : ۴۱) .

— سے چلنا محاورہ .

رک : آپ سے جانا نمبر ۱ و ۲ .

یہ کس کے یاد پڑے بیٹھے بیٹھے خیال مجھے
چلا میں آپ سے اے ہمنشیں سنبھال مجھے

? صفیر (نوراللغات ، ۱ : ۵۷)

— سے خدا پناہ میں رکھے فقرہ .

بہت بدذات ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۹) .

— سے خوب خدا کہاوت .

رک : آپ سے اچھا خدا .

آپ سے خوب خدا ہے پہلے اپنی فکر کرنی چاہیے ، ہم ساری دنیا کے ذمہ دار نہیں ہیں .

۱۹۳۵ فغان قاری ، ۲۲

— سے دور انشائیہ .

خدا نہ کرے ، خدا آپ کو محفوظ رکھے . اس موقع پر مستعمل جہاں مخاطب کی طرف کسی بری بات کی نسبت کرنے سے بچنا مقصود ہو .

خبر احوال سے میرے ہے حضور آپ کو کیا
میں جو مرتا ہوں مروں آپ سے دور آپ کو کیا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۳۹

— سے سفر کرنا محاورہ .

بیخود ہوجانا ، ہوش و حواس کھو بیٹھنا .

کعبے کے سفر میں کیا ہے زاہد   بن جائے تو آپ سے سفر کر

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۵۷

— سے کھو جانا محاورہ .

رک : آپ سے سفر کرنا .

یہ رنگ دیکھ کے کالا دیو آپ سے کھو گیا

۱۸۵۳ شرح اندر سبھا ، ۱۰۱

— سے گزر جانا محاورہ .

۱. اپنی ہستی کو مٹا دینا ، اپنے وجود کو محو کر دینا .

آپ سے ہم گزر گئے کب کے   کیا ہے ظاہر میں گو سفر نہ کیا

۱۷۸۴ درد ، د ، ۲۴

جو آپ سے گزرا ہے پہنچا ہے وہی تجھ تک
جو آپ کو بھولا ہے اس نے تجھے جانا ہے

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۲۴

۲. مست اور بے خود ہونا ، بیہوش ہونا ، اپنے حواس میں نہ رہنا .

کسی کے گھر میں اگر بے طلب ہی جانا تھا
گزر کے آپ سے پھر آپ میں نہ آنا تھا

۱۹۰۳ نظم نگارین ، ۳۳

۳. انسانیت سے گر کر کوئی کام کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۴۲) .

۴. اپنی حیثیت کو بھول جانا اور اپنے مرتبے سے بڑھ کر کوئی بات کہنا ، مغرور ہوجانا .

اتنا آپ سے نہ گزر جاؤ ذرا سرکار دربار کا لحاظ رکھو .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۵۷

— سے گیا جگ (— جہان) سے گیا کہاوت .

جو شے اپنے ہاتھ سے گئی وہ گویا دنیا میں نہ رہی (امیراللغات ، ۱ : ۴۲ ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۲) .

— سے ملے سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی کہاوت .

سوال کرنا برا ہے ، جو خود سے مل جائے وہی بہتر ہے (استغنا کی تعریف میں مستعمل) .

آپ سے ملے سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی
کہیں نانک وہ رکت برابر جس میں کھینچا تانی

۱۵۳۸ نانک (امیراللغات ، ۲ : ۴۲)

— سیں (— ی مج) م ف (قدیم) .

رک : آپ سے .

گرفتار ہوس کیا لذت دیدار کوں پاوے
جدا جو کوئی ہوا ہے آپ سیں پایا وصال اس کا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۲۹

— سے ہم نہیں بولتے فقرہ .

کسی بے تکلف دوست یا عزیز کے بہت دن میں صورت دکھانے کے موقع پر شکایۃً مستعمل (ماخوذ: امیراللغات ، ۱ : ۴۲) ؛ روٹھ جانے پر بچوں کا روز مرہ .

— صُوبیدار بیوی جھونکے بھاڑ کہاوت (عو).

ایسا شخص جو باوجود استطاعت بیوی کے آرام و آسائش کا دھیان نہ رکھے، (عورتوں کی زبان میں) لکھنؤ (فرہنگ اثر، ۲ : ۱۰۳).

— فَضیحت اور کو نصیحت فقرہ.

آپ تو برا کام کرے اور دوسروں کو مانع ہو (فارسی: خودرا فضیحت دیگراں را نصیحت کا ترجمہ) (امیر اللغات، ۱ : ۴۲).

— کا بایاں قدم کدھر (— کون سا) ہے/قدم لیجیے کہاوت.

کسی کی چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت کے موقع پر مستعمل، مترادف: آپ بڑے چالاک ہیں.

آپ بھی مرشد ہوئے اللہ رے دم کون سا ہے آپ کا بایاں قدم
۱۸۷۳ کلیات قدر، ۳۸۱

کب آئے قریب جب سحر ہے بایاں قدم آپ کا کدھر ہے
۱۹۲۵ شوق قدوائی (نور اللغات، ۱ : ۵۸)

— کا پاس ہے فقرہ.

آپ کے لحاظ اور مروت سے (ایسا کرنے یا نہ کرنے پر) مجبور ہوں. (ماخوذ: امیر اللغات، ۱ : ۴۲)

— کا پانی دیکھ لیا فقرہ.

آپ کا حوصلہ معلوم ہو گیا (جامع اللغات، ۱ : ۱۱).

— کاج امذ.

اپنا کام، ذاتی کام (پلیٹس).
[آپ + کاج (رک)]

— کاج مہا کاج کہاوت.

۱. اپنا کام دوسرے کے کام سے مقدم ہوتا ہے، ہر شخص پہلے اپنا کام کرتا ہے اس کے بعد دوسرے کا (امیر اللغات، ۱ : ۴۲).
۲. اپنا کام جتنا اچھا اپنے ہاتھ سے ہوتا ہے ویسا دوسرے کے ہاتھ سے نہیں ہوتا، اپنا کام خود ہی خوب ہوتا ہے.

کسی غیر کی حاجت نہیں، اپنے ہی نام لکھنا چاہیے. دست خود، دہان خود، آپ کاج مہا کاج.
۱۹۱۵ سجاد حسین، حاجی بغلول، ۵۹
[آپ کاج + مہا (رک) + کاج (رک)]

— کاجی صف.

جو اپنے ہی کام کاج کی جانب توجہ کرے؛ خود غرض (پلیٹس).
[آپ کاج + ا : ی، لاحقۂ نسبت]

— کاری صف.

مددگار، فائدہ بخش (جامع اللغات، ۱ : ۱۱).
[آپ + ف : کار + ی، لاحقۂ نسبت]

— کا سَر/سِر فقرہ.

یہ کیا بیہودہ بات ہے، تم غلط کہتے ہو (نور اللغات، ۱ : ۵۸).

— کا سَر بجائے قُرآن فقرہ.

سر کو (تمام اعضا سے بلند ہونے کے باعث) قرآن سے تشبیہ دے کر قسم کھانے کا ایک اسلوب، مترادف: آپ کے سر کی قسم، یعنی قرآن پاک کی قسم (ماخوذ: امیر اللغات، ۱ : ۴۲).

— کا قطع کلام (— قطعِ سخن) ہوتا ہے فقرہ.

جب کوئی شخص کچھ کہتا ہو اور اثنائے گفتگو اسے روک کر دوسرا شخص خود کچھ کہنا چاہے تو یہ جملہ استعمال کرتا ہے چونکہ بات میں بات کہنا خلاف ادب ہے اس لیے گستاخی کا عذر یوں کیا جاتا ہے (امیر اللغات، ۱ : ۴۳).

— کا (اس میں) کیا بگڑتا ہے فقرہ.

آپ کا کیا ہرج ہے، آپ کا کیا نقصان ہوتا ہے، آپ کو کیوں ناگوار ہے.

آپ کا اس میں کیا بگڑتا ہے درد دل کی کوئی دوا نہ کرے
۱۷۸۵ حسرت (امیر اللغات، ۱ : ۴۳)

— کا کیا پوچھنا (— کہنا) ہے فقرہ.

مخاطب بڑا بے وقوف ہے، احمق ہے (ماخوذ: امیر اللغات، ۱ : ۳۸).

— کا کیا جاتا ہے فقرہ.

رک: آپ کا کیا بگڑتا ہے.

اپنے دل کا ہے مجھے درد جناب ناصح آپ خاموش رہیں آپ کا کیا جاتا ہے
۱۸۶۰ دیوان مہر، الماس درخشاں، ۲۶۲

— کا کیا لیتا ہے/لیتا ہوں فقرہ.

رک: آپ کا کیا بگڑتا ہے.

جاں بلب جان کے عاشق کو نہ تم در سے اٹھاؤ
اپنا جی دیتا ہے وہ آپ کا کیا لیتا ہے
۱۸۰۹ جرات، د، ۱۳۳

صرف آواز کا ہم لوگ مزا لیتے ہیں
در پہ بیٹھے ہیں تو اور آپ کا کیا لیتے ہیں
۱۹۲۵ شوق قدوائی، د، ۱۰۰

— کا گھر کہاں ہے فقرہ.

۱. رک: آپ سے ہم نہیں بولتے (ماخوذ: دریائے لطافت، ۴۷).
۲. جو شخص بے وقوفوں کی سی باتیں کرتا ہے اس سے کہتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ بڑے نادان ہیں (نور اللغات ۱ : ۵۸).

— کا گھر (— مکان) ہے فقرہ.

اس جگہ یا گھر کو اپنا ہی سمجھیے، بے تکلفی سے رہیے.

دیوانہ ہوں ایسا جو گیا جانب زنداں
زنجیر نے غل کر کے کہا آپ کا گھر ہے
۱۸۵۴ دیوان اسیر، گلستان سخن، ۲۶۶

ـــ کا مُلاحَظَہ ہے فقرہ .

رک : آپ کا پاس ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۲۳).

ـــ کام مہا کام

رک : آپ کاج مہا کاج .

جیسا اپنی چیز کا درد اپنے تئیں ہوتا ہے دوسرے کو نہیں ہوتا ، آپ کام مہا کام .

۱۸۶۴ نصیحت کا کرن پھول ، ۶

یہ کام تمہارے آئے بغیر نہ ہوا ہے نہ ہوسکے گا آپ کام مہا کام .

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۱۶۷

ـــ کا مُنہ ہے فقرہ .

آپ کا پاس ہے .

غیر کا منہ بگاڑ دوں لیکن کیا کروں منہ یہ آپ کا ہے مجھسے

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۳ : ۲۱۶

ـــ کا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا فقرہ .

میرا یہ کام نکال دیجیے تو آپ کا نام ہوگا کہ فلاں شخص نے حاجت روائی کردی اور میرا فائدہ ہو جائے گا .

تیغ ابرو کو جو آنکھوں کا اشارہ ہوگا
آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہوگا

؟ نثار (نوراللغات ، ۱ : ۵۹)

ـــ کا نوکَر ہوں (کُچھ) بَیگنوں کا نَوکَر نَہِیں (ہُوں) کہاوت .

آپ کے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہے جھوٹ سچ سے کچھ کام نہیں (نوراللغات ، ۱ : ۴۳).

ـــ کا ہے فقرہ .

مقصود یہ ہوتا ہے کہ (یہ مال) میرا ہے لیکن خلوص اور اتحاد ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ آپ کا ہے (نوراللغات ، ۱ : ۵۹).

ـــ کربے پر (ــــ پہ) اَور پر دَھریے فقرہ .

خود قابل اعتراض کام کرکے دوسرے کے سر الزام تھوپنے کے موقع پر مستعمل .

یہ مثل حل ہوئی تراب یہاں آپ کر بیے پہ اور پر دھریے

۱۸۵۸ کلیات تراب ، ۲۹۵

ـــ کو م ف .

۱. خود کو ، اپنی ذات کو .

سودا تو آپ آپ کو سمجھا کے رہ خموش
منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوس

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۷۲

حال بد میں مرے بتنگ آ کر آپ کو سب میں نیک نام کیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۶۰

۲. اپنی جگہ ، بجائے خود .

پونچھوں رنجش کا سبب اوسے تو جھنجلا کے کہے
گر خفا ہوں تو میں ہوں آپ کو جا تجھ کو کیا

۱۸۰۹ جرأت ، د ، ۲۷

۳. آپ پر ، آپ کے حال پر .

یہ عشق فسوں کار نیا رنگ ہے لایا
اب آپ کو بھی ہنسنے لگا اپنا پرایا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۳۱

ـــ کو آسمان (ــــ فَلَک) پر کھینچنا محاورہ .

اپنے کو دوسروں سے برتر سمجھنا ، مغرور ہونا .

کیا آسماں پہ کھینچے کوئی میر آپ کو
جانا جہاں سے سب کو مسلم ہے زیر خاک

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۷

ـــ کو تو میں نہیں پہچانتا فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیراللغات ، ۱ : ۴۲) .

ـــ کو دور کھینچنا محاورہ .

۱. الگ تھلگ رہنا ، (کسی بات سے) بالا تر ہونا یا رہنا .

کھینچیے ہے دور آپ کو میری فروتنی
افتادہ ہوں پہ سایۂ قد کشیدہ ہوں

۱۷۸۴ درد ، د ، ۴۸

کیا شکوہ جفائے آسماں کا میں آپ کو دور کھینچتا ہوں

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۱۱

۲. غرور کرنا .

سیکھی شب فراق یہ کس کا غرور صبح
کیا کھینچتی ہے آپ کو رہ کے دور صبح

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۶۷

ـــ کو کِس نے بُلایا ہے فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیراللغات ، ۱ : ۴۲) .

ـــ کو بُھول جانا محاورہ .

۱. اپنی سابقہ حالت اور حیثیت کو یاد نہ رکھنا ، اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا ، بے ادبی یا زباں درازی کرنا .

بے زری کا ہو بھلا صد شکر منعم کی طرح
آپ کو بھولے نہیں ہیں نشۂ دولت میں ہم

۱۹۰۷ دیوان تسلیم ، دفتر خیال ، ۸۲

۲. اپنے راحت و آرام کی پروا نہ کرنا ، کسی کے تصور میں ایسا محو ہونا کہ خود کو بھول جائے .

جو آپ سے گزرا ہے پہنچا ہے وہی تجھ تک
جو آپ کو بھولا ہے اس نے تجھے جانا ہے

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۳۲

۳. اپنے مرنے سے غافل ہو جانا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۵۹) .

ــ کو پانا

محاورہ .

اپنی حقیقت دریافت کر لینا ، اپنی ہستی کی معرفت ہونا .

جو کوئی آپ کو پائے تو اس کو بھی پائے
سراغ یار کا اپنے سراغ سے ڈھونڈے

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۱

ــ کو دُور جاننا/سمجھنا

محاورہ .

اپنے آپ کو عاقل و کامل سمجھنا ، غرور کرنا .

ابلہی سے دعوی عقل و شعور اپنے نزدیک آپ کو جانے ہے دور

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۷۳

ــ کو دُور کھینچنا

محاورہ .

کھنچا کھنچا رہنا ، ناز و غرور کرنا .

جو ہوگا مرد معقول اس کو ہوگا پاس ہر اک کا
اگر دور آپ کو کھینچے گا نا معقول کھینچے گا

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲

ــ کو دے دے مارنا

محاورہ .

(غم یا تکلیف میں) پچھاڑیں کھانا ، تڑپنا .

یاد گیسو میں جو دے دے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا مودار سب مانند گیسو آئنہ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۱

ــ کو روکے رہنا

محاورہ .

اپنے نفس کو قابو میں رکھنا .

اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے
نہ رہی وصل میں پر ضبط کی تاب آخر شب

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۳ : ۲۲

ــ کو شاخِ زعفران سمجھنا

محاورہ .

اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا ، دون کی لینا ، دماغدار یا مغرور ہونا .

بھلا رے یہ دماغ سمجھا ہے آپ کو شاخ زعفران تو نے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۲۲

ــ کو کوئی کم نہ سمجھے

فقرہ .

بڑے شریر ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۹) .

ــ کو کھونا

محاورہ .

۱. خودی کو مٹا دینا .

جستجوے یار میں آیا ہے کچھ ایسا مزہ
آپ کو کھو دوں اسی کو عمر بھر ڈھونڈا کروں

۱۸۹۶ تجلیات عشق ، اکبر ، ۱۵۲

۲. خود کو بالکل تباہ و برباد کردینا (امیراللغات ، ۱ : ۴۲) .

ــ کو کھینچنا

محاورہ .

رک : آپ کو دور کھینچنا .

اس گل سے کیونکہ ہوئے صحبت حسن ہماری
مفلس سے آپ کو یہ زر دار کھینچتے ہیں

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۶۸

گردش میں گرد باد جو کھینچے کچھ آپ کو
خاکہ اڑائے خاک ہمارے غبار کی

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۲۳

ــ کو گُم کرنا

محاورہ .

بیہوش ہونا ، حواس باختہ ہوجانا .

خبر یہ ہوئی جب کہ ماں باپ کو کیا گم انھوں نے وہیں آپ کو

۱۷۸۴ سحر البیان ، ۱۳۲

ــ کو مٹادینا

محاورہ .

رک : آپ کو کھونا .

مٹادے آپ کو منظور اگر ہے نامور ہونا
نشاں سے جو گزر جاتے ہیں وہ ہی نام کرتے ہیں

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۹

ــ کو واللہ

فقرہ .

تمھیں خدا کی قسم ہے ، مخاطب کو قسم دلانے کا ایک اسلوب .

گلبدن نے کہا کہ میر صاحب پھر بھی ضرور آئیے گا آپ کو واللہ میں نے کہا .

۱۸۹۳ نشتر ، سجاد حسین ، ۲۴

ــ کو ہپ ہپ اور کو تھو تھو/آخ تھو

کہاوت .

یہ کسی کی خود پسندی پر بولتے ہیں (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۵) ؛ اپنے کیے کو اچھا دوسرے کے کام کو برا سمجھنا (گنجینۂ اقوال وامثال ، ۵) . ہندوؤں کو ہنستے ہیں کہ دیکھو اپنی سی صورت بناتے ہیں اور تعظیم کرتے ہیں اور آپ کو نہیں دیکھتے ؛ یہ ایسی بات ہوئی کہ آپ کو ہپ ہپ اور اوروں کو آخ تھو .

۱۸۲۳ ہدایۃ المومنین ، ۱۰

ــ کہاں آئے/چلے آتے ہیں

فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیراللغات ، ۱ : ۲۲) .

ــ کہیں رستہ تو نہیں بھول گئے

فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیراللغات ، ۱ : ۲۲) .

ــ کیا خوب سمجھتے ہیں

فقرہ .

رک : آپ کا کیا پوچھنا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

ــ کے بھی صدقے (ــ قربان) جائیے

فقرہ .

رک : آپ کا کیا پوچھنا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۳۸) .

ــ کی بلا سے

فقرہ .

ضرور ہوگا تو مجھے ہوگا آپ کو کیا (امیراللغات ، ۱ : ۴۲) .

ـــ کی ٹکی یہاں نہ لگے گی فقرہ .

آپ کا قابو یہاں نہیں چلے گا (نور اللغات ، ۱ : ۶۰) .

ـــ کی جان سے دور فقرہ .

رک : آپ سے دور .

داغ کہتے ہیں جنھیں دیکھیے وہ بیٹھے ہیں
آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۵۳

کی جوتی میرا سر فقرہ .

اگر ایسا ہو یا ایسا نہ ہو تو میرے سر پر جتنی جوتیاں جی چاہے مارے گا ، کسی بات کے ہونے یا نہ ہونے کا پرزور ادعا کرنے کے موقع پر مستعمل .

بیوی آپ کی جوتی میرا سر اگر صاحبزادی کی مرضی کے خلاف ذرا بھی کوئی بات ہو .

۱۹۶۲ نور مشرق ، ۲۶

ـــ کی خفت (ـــ خجالت) میرے سر آنکھوں پر فقرہ .

اس شخص کو زیادہ شرمندہ کرنے کے موقع پر مستعمل جو اپنی بات سے دل ہی دل میں پشیمان ہو مگر زبان سے اپنی بات کی پچ کرے .

بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر
مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۰۳

ـــ کی خوشی فقرہ .

نیک صلاح دینے کے بعد یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ میں اپنی رائے پر عمل کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتا : کسی کام کے لیے کسی کا ارادہ سننے اور اس سے متفق نہ ہونے کی صورت میں اختلافی الفاظ کی جگہ ، مترادف : جو آپ کی مرضی ہو کریں ، جو آپ کا جی چاہے کیجیے ، آپ برائی بھلائی کو خوب سمجھتے ہیں ، وغیرہ (اکثر خیر ، جو ، آگے وغیرہ کے ساتھ) .

میری رائے ہے کہ شمع کو اب مرادآباد پہنچادینا چاہیے ، منصور (دبی زبان سے) جو آپ کی خوشی .

۱۹۳۹ شمع ، اے آر خاتون ، ۵۳۳

ـــ کی سننا فقرہ .

مخاطب کی بات کی ہنسی اڑانے کے موقع پر مستعمل .

حیف اثر کا چپ چپ رہنا اور کبھی جو بات بھی کی
طنز سے تیرا ہنس کر کہنا آپ کی سننا کیا کہنا

نو بہاراں ، اثر لکھنوی ، ۳۷

ـــ کی شکایت (میرے) سر آنکھوں پر فقرہ .

اس جگہ مستعمل جہاں کوئی کسی بات کی شکایت کرے یا الزام لگائے اور اس کی شکایت یا الزام قبول کر کے عذر کرنا منظور ہو (امیر اللغات ، ۱ : ۴۵) .

ـــ کی کیا بات ہے فقرہ .

بڑے احمق ہیں (دریائے لطافت ، ۴۷ ؛ فرہنگ اثر ، ۲ ، ۱۰۲) .

ـــ کی نہ کہیے فقرہ .

رک : آپ کا کیا پوچھنا ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۳۸) .

ـــ کے بھجا ڈنڈ کہے دیتے ہیں فقرہ .

صورت سے دعووں کی تصدیق نہیں ہوتی (دریائے لطافت ، ۴۷ ؛ فرہنگ اثر ، ۲ ، ۱۰۲) .

ـــ کے بھی صدقے ہو جائیے فقرہ .

بڑے احمق ہیں (دریائے لطافت ، ۴۷ ؛ فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۲) .

ـــ کے دشمن / مدعی فقرہ .

کسی امر مکروہ کے ذکر میں مخاطب کو اس کی نسبت سے بچانے کے موقع پر مستعمل ہے جو ایک طرح کا دعائیہ کلمہ ہے .

کون سا پڑ گیا ہے رنج و محن جان کیوں دینگے آپ کے دشمن

۱۸۶۰ زہر عشق ، ۲۵

ـــ کے دشمنوں (مدعیوں) کو فقرہ .

رک : آپ کے دشمن ، جب کسی مکروہ نسبت دینے میں علامت مفعولیت لانا پڑتی ہے تو دشمن اور مدعی کی جگہ دشمنوں اور مدعیوں کہتے ہیں جیسے : آپ کے دشمن کیا بیمار ہیں . اس کو جب یوں کہیں گے کہ آپ کے دشمنوں کو کیا مرض ہے تو یہ صحیح نہ ہوگا کہ آپ کے دشمن کو کیا مرض ہے . اور یہی حال لفظ مدعی کا ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۴۵) .

ـــ کے فرمانے کی یہ بات ہے فقرہ .

ایسا کہنا آپ کو زیب نہیں دیتا (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۴۴) .

ـــ کے لڑکے بھی (کبھی) گھٹنوں کے بل (ـــ بھل) چلینگے فقرہ .

آپ کو بھی کبھی عقل آئے گی ، آپ بھی کبھی راہ راست پر آئیں گے (امیر اللغات ، ۱ : ۴۵) .

ـــ کے منہ کا اگال ہمارے پیٹ کا آدھار فقرہ .

امیر کا اترن بترن بھی غریب کے گزارے کے لیے کافی ہوتا ہے ، مالدار کی ادنٰی توجہ سے مفلس کا بھلا ہوجاتا ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۴۵) .

ـــ کیا خوب سمجھتے ہیں فقرہ .

رک : آپ ایسی ہی باتوں سے الخ (امیر اللغات ، ۱ : ۳۸) .

ـــ کھائے بلی کو بتائے کہاوت .

یہ مثل اس کی نسبت کہتے ہیں جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے (امیر اللغات ، ۱ : ۴۴) .

ـــ گاتے کیا ہیں فقرہ .

جب کسی کی بات سمجھ میں نہیں آتی یا کوئی بات کو اتنا طول دیتا ہے کہ مطلب خبط ہو جاتا ہے تو یہ فقرہ کہتے ہیں (امیر اللغات ، ١ : ٢٥)؛ آپ کا مقصد کیا ہے ، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں .

ـــ گیلے میں سوئی مجھے سوکھے میں سُلایا فقرہ .

ماں کی کمال محبت اور دلسوزی ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل ، مترادف : ماں نے آپ تکلیف اٹھائی اور مجھے ہمیشہ راحت پہنچائی (ماخوذ : امیر اللغات ، ١ : ٢٥ ؛ مہذب اللغات ، ١ : ٢٩٢) .

ـــ گھر کو پھر جائیے فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیر اللغات ، ١ : ٤٢) .

ـــ مُوئے تو جگ مُوا کہاوت .

خود مرگئے تو گویا تمام دنیا مرگئی کسی بات سے کچھ غرض نہیں (ماخوذ : قصص الامثال ، ١٠) .

ـــ مُوئے (ـــ مرے)/جگ پرلے کہاوت .

خود مرگئے تو گویا ساری دنیا مرگئی اور کسی بات سے کچھ غرض نہ رہی ، اپنا نقصان ہوا تو جیسے سب کا نقصان ہو گیا .

اسے جو کچھ حاصل تھا اب وہ اس کی دسترس سے نکل گیا ہے اور وہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ آپ موئے جگ پرلو (پرلے) کے مصداق اسے جمہوریت ختم ہوتی نظر آتی ہے .

١٩٧٧ روزنامہ ' نوائے وقت ، لاہور ، ٨ اپریل ، ٣

ـــ میاں صُوبے دار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ کہاوت .

مفلسی کی حالت میں امیرانہ ٹھاٹھ بنانے یا شیخی بگھارنے والے شخص کے لیے مستعمل (ماخوذ : نجم الامثال ، ١٦) .

ـــ میاں مانگتے (ـــ منگتے) باہر کھڑے درویش کہاوت .

جب خود ہی محتاج ہیں تو اوروں کو کیا دیں گے (امیر اللغات ، ١ : ٢٥) .

ـــ میری جان سے کیا چاہتے ہیں فقرہ .

اس موقع پر مستعمل جب کوئی بک بک کرکے پریشان کرے اور کسی طرح پیچھا نہ چھوڑتا ہو (ماخوذ : امیر اللغات ، ١ : ٢٦) .

ـــ میں صف .

١. جس کے ہوش و حواس قائم ہوں ، جو ہوش میں ہو .

تجھ کو میں آپ میں نہیں پاتا   دل ہے تو آشنا بنا کس کا

١٧٨٢ دیوان محبت ، ١٢

ایسا ہے اضطراب کہ کچھ جس کی حد نہیں
جو آپ میں نہ ہو سخن اس کا سند نہیں

١٨٧٤ انیس ، مراثی ، ١ : ٢٧٨

قیدی کہاں حبیب خدا کا پسر کہاں
میں آپ میں نہیں مجھے ان کی خبر کہاں

١٩٢٢ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ١٤

اف : ہونا ، نہ ہونا .

ـــ میں آپ م ف (قدیم) .

آپ ہی آپ .

حسن تیرے کا کریں چاڑی نین آپ میں آپ
یک نین کیا بوجھایک کیا دیکھیا توں ان میں نجا

١٦١١ قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١١

ـــ میں آنا محاورہ .

ہوش میں آنا ، غفلت یا نیند کے بعد اپنی ہستی یا اپنی ذات کا احساس ہونا .

دیکھ کر تم کو کہیں دور گئے ہم لیکن
ٹک ٹھہر جاؤ تو پھر آپ میں آجاتے ہیں

١٧٩٥ قائم ، د ، ١١٧

غش سے چونکا کر مجھے کیا ہنس کے وہ کہنے لگا
بعد مدت آج کیونکر آپ میں آنا ہوا

١٨٣١ دیوان ناسخ ، ٢ : ٢٨

دوئی کا دخل نہیں بزم وصل میں منظور
وگرنہ آپ میں آنا تو مجھ کو آتا ہے

١٩٢١ اکبر ، ک ، ١ : ٧٨

ـــ میں بھی کُوٹ کُوٹ کے خُوبیاں بھری ہیں فقرہ .

بڑے بدذات ہو (دریائے لطافت ، ٤٧) .

ـــ میں پانا محاورہ .

اپنی ذات یا ہستی میں وجود باری یا اس کے آثار کا مشاہدہ کرنا .

ڈھونڈا ہے جس نے اس کو تو پایا ہے آپ میں
دیکھو تو قرب بندے کو ہے کیا خدا کے ساتھ

١٨٤٦ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ١٦٢

روز میثاق جس کو کھویا تھا   آپ میں اب اسے یہاں پایا

١٩٦٨ سلام فیض (بھرتپوری) (ق) ، ٢

ـــ میں بھُول جانا محاورہ .

مدہوش ہو جانا ، آپے میں نہ سمانا (رک) .

وہ راجہ نغمہ سن دل کو گیا بھول   برنگ گل گیا تھا آپ میں بھول

١٧٥٩ راگ مالا ، ١٠

میں ڈھونڈنا محاورہ .

اپنی ہستی میں تلاش کرنا (عموماً تجلیات الٰہی کو) .

ادھر اُدھر نہ بھٹکو ڈھونڈنا ہے تو اسے آپ میں ڈھونڈو .

١٨٩١ امیر اللغات ، ١ : ٢٦

ـــ میں رہنا محاورہ .

باہوش و حواس ہونا ، بیخود نہ ہو جانا .

روبرو دل تری تصویر دھری رہنے دے
آپ میں اس کو اگر بے خبری رہنے دے
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۳۳

دیکھوں تجھے تو آپ میں رہنا محال ہے
پاؤں تجھے تو اپنی مجھے جستجو رہے
۱۹۱۵ جان سخن ، ۱۶۲

— میں کیا شاخ زعفران لگی ہے فقرہ .

آپ میں کیا دنیا بھر سے نرالی بات ہے ، آپ میں کیا خصوصیت ہے (جو اوروں میں نہیں) (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۲) .

— میں نہ رہنا محاورہ .

ہوش و حواس میں نہ رہنا ، اپنے اوپر قابو نہ رہنا (بیخودی غصے یا شدت غم وغیرہ کے باعث) .
آپ میں دیکھ اسے میں رہ نہ سکا   ایک بھی بات آہ کہہ نہ سکا
۱۷۹۲ بیدار ، د ، ۲۳
اس بات کے سنتے ہی حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام آپ میں نہ رہے .
۱۸۱۲ گل مغفرت ، ۲۰
سامنا جلوۂ معشوق کا اللہ اللہ
ہے یہی وقت کہ بس آپ میں انسان نہ رہے
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۹۰

— میں نہ سمانا محاورہ .

بیخود ہوجانا ، از خود رفتہ ہوجانا .
پھولا برنگ گل نہ سمایا میں آپ میں
آ کر مرے گلے جو وہ گل پیرہن لگا
۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳

— میں نہ ہونا محاورہ .

بیخود ہونا ، ہوش و حواس میں نہ ہونا .
کہ میں اب آپ میں ہرگز نہیں ہوں
کوئی ساعت کہیں کوئی دم کہیں ہوں
۱۷۹۷ یوسف زلیخا ، فگار ، ۷۰
گود میں بھی جوش غم دل سے نہ نکلا ہائے ہائے
آپ ہی میں ہم نہیں جب کنج تنہائی ملا
۱۸۵۱ مومن ، د ، ۳۳
کیا خبر میں ہوں کہاں آپ میں تو ہوں نہیں
کیا میں ہوں حواس میں کیا مجھے جنوں نہیں
۱۹۱۳ نیرنگ جمال ، شوق قدوائی ، ۱۲

— نہ جوگی گیدڑی کاہے نیوتن جائے کہاوت .

اپنا تو پورا پڑتا نہیں دوسروں کی ذمہ داری لیتا ہے (جامع اللغات ، ۱ : ۱۳) .

— نے اڑائی ہے ہم نے بھون بھون کھائی ہے کہاوت .

ہم تم سے زیادہ چالاک ہیں ، تمھاری چالوں کو خوب سمجھتے ہیں .
اگر آپ نے اڑائی ہیں تو ہم نے بھی بھون بھون کے کھائی ہیں .
۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۹

— نے کیوں تکلیف کی فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیر اللغات ، : ۳۳) .

— نے مجھے مول لے کر چھوڑ دیا ہے فقرہ .

آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے ، احسانمندی کے اظہار میں مستعمل (امیر اللغات ، ۱ : ۳۶) .

— ہارے بہو کو مارے کہاوت .

(عو) اپنی غلطی دوسرے کے سر تھوپنے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۶) .

— ہر فن مولا ہیں فقرہ .

جب کوئی شخص کسی بات کا دعویٰ کرے تو طنز سے کہتے ہیں کہ اس پر کیا موقوف ہے آپ تو ہر فن میں کامل ہیں ، یعنی آپ کچھ نہیں جانتے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۶) .

— ہمارے پاس نہ آئیے فقرہ .

رک : آپ سے ہم نہیں بولتے (امیراللغات ، ۱ : ۳۲) .

— ہی ~ آپی .

آپ (رک) میں کسی بات کے حصر کے لیے مستعمل .
آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوہ الٹا   سچ ہے صاحب روش الٹی ہے زمانہ الٹا
۱۸۵۴ دیوان امیر ، گلستان سخن ، ۱۷
کل امین آباد جانے کو آپ ہی نے فرمایا تھا .
۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۱ : ۲۹۶

— ہی آپ م ف .

۱. رک : آپ سے آپ .
اس طریق کو کسی فرقے نے آپ ہی آپ ہدایت کے لیے اختراع کیا ہے .
۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۵۱
ابا تھوڑی دیر میں آپ ہی آپ بولے ایسی حالت میں سگرٹ کیسے دیدوں .
۱۹۵۸ شمع خرابات ، ۱۵
۲. دل ہی دل میں .
میں آپ ہی آپ یہ کہہ رہا تھا .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۵
حامد . . . دوسروں کو اپنے سے بہتر دیکھ کر آپ ہی آپ جلا کرتا ہے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۲

۳. تنہا آپ (بلا شرکت غیرے) .

غیر کا دخل ہو ممکن یہ کسی طور نہ تھا
آپ ہی آپ تھے محفل میں کوئی اور نہ تھا

۱۹۲۱ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۵

— ہی اپنی قبر کھودنا محاورہ .

خود کوئی ایسا کام کرنا جس سے اپنی ذات کو نقصان پہنچے (امیراللغات ، ۱ : ۴۶) .

— ہی آپ باتیں کرنا محاورہ .

خود اپنے آپ کو یا تصور میں کسی اور کو مخاطب کر کے کچھ کہنا . (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۴۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۶۲) .

— ہی بی بی آپ ہی باندی کہاوت .

وہ شخص جو خود ہی سب کام کرے اور کوئی دوسرا ہاتھ بٹانے والا نہ ہو (نوراللغات ، ۱ : ۶۲) .

— ہی پر سب بزرگیاں ختم ہیں فقرہ .

بڑے شریر ہو (امیراللغات ، ۱ : ۳۹) .

— ہی تھوکا آپ ہی چاٹا کہاوت .

وہ کام کرنا بھی جس کو برا سمجھنا (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۰۴) .

— ہی کا کھاتا ہوں فقرہ .

میرے پاس جو کچھ ہے وہ آپ ہی کا ہے ، آپ ہی کا دیا ہوا ہے ، آپ ہی کی بدولت ملا ہے (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۴۷) .

— ہی کا ہے فقرہ .

عجز و انکسار یا تواضع کے موقع پر ، مترادف : میرا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۱۲) .

— ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے فقرہ .

آپ ہی کا فیض ہے ، آپ ہی کا طفیل ہے ، عجز و انکسار کی جگہ مستعمل .
ظریف نے ہنس کر کہا میں کس قابل ہوں آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۴۷ (حاشیہ)

— ہی مارے آپ ہی چلائے فقرہ .

یہ جملہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے (گنجینۂ امثال و اقوال ، ۶) .

— ہی ناک چوٹی گرفتار ہے کہاوت .

۱. بڑی عزت والے ہیں ، حیادار ہیں ، اپنی عزت پر مٹے بیٹھے ہیں ، غیرت والے ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۸) .
۲. مغرور یا نازک مزاج یا دماغدار ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۴۷) .
۳. گھر کے دھندوں یا دنیا کے بکھیڑوں میں گرفتار رہتے ہیں (امیر اللغات ، ۱ : ۴۷) .
۴. بناو سنگار سے فرصت نہیں (جامع اللغات ، ۱ : ۱۲) .

— ہیں کون فقرہ .

۱. جب کوئی عزیز یا دوست بہت دن کے بعد ملنے آئے تو شکایت کے طور پر کہتے ہیں (دریائے لطافت ، ۴۷) .
۲. اس موقع پر بھی مستعمل ہے جب کسی کی مداخلت کسی معاملے میں ناگوار معلوم ہو (نوراللغات ، ۱ : ۶۳) .

آپ (۲) امذ .

پانی (نوادر الالفاظ ، ۶ ؛ خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .
برہما نے اس خواہش سے کہ کثرت ہو جائے ، آگ (تیجس) پانی (آپ) زمین (گشتی) کو پیدا کیا .

۱۹۴۵ تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۷۶

[س : آپ आप]

آپا (۱) امذ .

۱. نفس ، ذات ، ہستی ، وجود .
سب سے پہلے اپنے آپے کو جاننا ضرور ہے .

۱۸۹۴ تعلیم الاخلاق ، ۳

جو ہے اپنا ہی آپا دیکھتا ہے اور دوسرے کو کچلنے کی فکر میں رہتا ہے .

۱۹۲۶ عروس ادب ، ۱۱۲

۲. ہوش و حواس .

آپے کو تجھے ہونے ہو کیوں تم   کچھ ہی تو نہیں کہ ہوش ہیں گم

۱۸۸۷ ترانۂ شوق ، ۸۴

۳. تن بدن .
اس نے اتنی بات پر اپنا آپا تج دیا .

۱۸۹۳ ؟ کہانی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۹)

ساری عمر دریا کے کنارے گزر گئی مگر اپنا آپا میلا کا میلا رکھا .

۱۹۱۸ چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۹

۴. خودی ، شخصیت ذاتی .
میرا آپا یعنی خودی میری روح ہے .

۱۸۹۴ تعلیم الاخلاق ، ۵

[س : اتمن आत्मन یا ، : آپ आप]

— آپی کو م ف .

از خود ، بلا وجہ .
میں تو بکتے بکتے سر کھپا کر عاجز ہوگئی کہ ارے صاحب گنج کا حال ولایتی سے کوئی بیان نہ کرے ، مگر آئے دن آپا آپی کو خواہ نخواہ لوگ کہہ ہی بیٹھتے ہیں .

۱۸۸۱ صورت الخیال ، ۱۱

— بسرانا محاورہ .

اپنے تئیں بھلانا ، حواس کھو بیٹھنا ؛ خواہشات کو مارنا ، نفس کشی کرنا (پلیٹس) .

بہو تم نے آپا تو بسرا دیا ہے   نند رہتی ہے یہ چمک چاندنی

۱۸۷۱ عبیر ہندی ، ۲۲

— بسر کرنا محاورہ .

نفس کشی کرنا ، ضبط کرنا ، پِتا مارنا (نوراللغات ، ۱ : ۶۳) .

— پیٹنا محاورہ .

رونا ، گریہ و زاری کرنا ، ماتم کرنا .

انھوں نے اس قدر واویلا کیا اور اس قدر آپا پیٹا کہ سننے والوں کے کلیجے پھٹ گئے .

۱۹۳۳ فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۳

— تجنا محاورہ .

اپنے تئیں بھلا دینا ، اپنی قربانی دینا ، غم و رنج کے لیے خود کو وقف کر دینا ؛ خود کشی کرنا (پلیٹس) .

— تجے سو ہر کو بھجے کہاوت .

جو خودی کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹادے وہ خدا کی پوری پرستش کر سکتا ہے .

جو آپا تجے گا سو ہر کو بھجے گا   خودی اپنی میٹے تجھے پانیوالا

۱۹۱۱ نذر خدا ، ۲۳

— دھاپ امث .

رک : آپا دھاپی جو زیادہ مستعمل ہے .

حشر میں سب کو پڑے گی آپا دہاپ

۱۸۲۴ مصحفی (سہ ماہی ''تحریر'' دہلی ، ۱۰ : ۱ ، ۱۱۹)

اف : پڑنا ، کرنا ، مچنا ، ہونا .

— دھاپی امث .

نفسا نفسی ، اپنی اپنی فکر .

ایکہ کو ایک سے جانے میں ہے آپا دھاپی
سایہ میرا رہ الفت میں ہے مجھ سے آگے

۱۸۲۴ مصحفی (امیراللغات ، ۱ : ۳۸)

دل کا بدلہ دل ہے مجھ سے لو تو اپنا دو مجھے
آپا دھاپی اس قدر اے مہرباں اچھی نہیں

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۶۰

اف : پڑنا ، کرنا ، مچنا ، ہونا .

[آپا + ا : دھاپی (س : دہاوت धावत = دوڑ) = اپنی اپنی دوڑ]

— روپ (— و مع) امذ .

رک : آپ روپ .

آپا روپ گیان کا مول   وہی برکھ وہی ڈال پھل پھول

۱۶۵۲ گنج شریف ، ۲۱۲

[آپا + ہ : روپ (رک)]

— روکنا محاورہ .

ضبط نفس کرنا ، خواہش کو مارنا .

وہ چار ماہ دس دن آپے کو اپنے روکیں
نیکی کے ساتھ اپنی عدت کے دن گزاریں

۱۹۱۷ منظوم ترجمۂ قرآن مجید ، ۱۰۵

— سنبھالنا محاورہ

۱. صاحب عقل و تمیز ہونا ، تہذیب اور سلیقے سے کام لینا .

سالہا سال کے بعد انھوں نے اپنے تئیں حیوانیت سے نکالا ، جسمانی رنگ و روپ بدلا ، آپا سنبھالا ، مل جل کر رہنا سیکھا .

۱۸۹۵ علم اللسان ، ۱۳

لگا تیسرا سال تب تو وہ لالا   نکلنے لگے گھر سے آپا سنبھالا

۱۹۰۹ مظہر المعرفت ، ۶

۲. (i) اپنے تن بدن کی خبر رکھنا اور دیکھ بھال کرنا .

آپے کو سنبھال کر رکھے گا تو برسوں کی عمر پائے گا .

۱۹۲۱ لڑائی کا گھر ، ۲۵

(ii) اپنے بدن کو قابو میں رکھنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۸) .

۳. بالغ ہونا ، جوان ہونا .

جب وہ اپنا آپا سنبھالے گا تو سب کچھ لے لوالیگا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۸

۴. اپنے تئیں سنوارنا ، زیب و زینت کرنا .

شہناز بیگم نے رخ بدل کر اچھی طرح اپنا آپا سنبھالا .

۱۹۶۵ چار ناولٹ ، ۴۰

۵. حواس قائم رکھنا ، ہوشیار رہنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۹۸) .

— سوچنا کرنا محاورہ .

عاقبت اندیشی کرنا (منیرالبیان ، ۱۶) .

— مارنا محاورہ .

نفس کشی کرنا ، اپنے تئیں مٹانا ، آپ کو خاک میں ملانا .

جیتے جی جب آپا مارے   ناریت رب واہ پکارے

۱۸۵۱ مثنوی مورک سمجھاوے ، ۹

آپا (۲) امث .

۱. بڑی بہن ، جیجی ، باجی .

میری آپا آنھوں پہر تقاضا کرتی ہیں کہ لڑکی وہ کتاب آئی یا نہیں .

۱۸۷۴ انشائے ہادی النساء ، ۱۷۰

دولہا بھائی آخر یہ غضب کیا ہے آپا کی بےعزتی کا سبب کیا ہے .

۱۹۳۱ گورکھ دھندا ، ۶۴

۲. سہیلی یا دوپٹا بدل بہن .

کیا شہزادی سے تھا بہناپا   نت شکرپارا کہتی تھی آپا

۱۷۸۵ حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۵

بول آپا مبارک ہو تمھاری نند بنسی خوشی اپنی سسرال کو سدھاریں .

۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، ۶۳

۳. جان پہچان کی عورت (جو عمر میں خود سے بڑی ہو ، جس عورت کا احترام مقصود ہو (جیسے استانی ، نرس ، نن وغیرہ) .

ظاہر ہیں نوجوان اس نازنین کو کبھی آپا کبھی جیجی کہتا تھا اور نازنین اس کو بھیا کہتی تھی .
١٩١٣ (چھلاوا ، ٨٦
٣. چھوٹی عمر کی ماں جس کے چہرے پر اولاد والی ہونا نہ پایا جائے (نوراللغات ، ١ : ٦٣) .
[س : आत्मा]

ـــ اماں (ـــ فت ٩ ، شدم) امث .
بڑی بہن .
آپا اماں : حبیبہ تو آج ایسی پٹی کہ پلدی تھپ گئی .
١٩١٠ لڑکیوں کی انشا ، ٢٨
[آپا + اماں (رک)]

ـــ بی امث .
رک : ' آپا جان ' .
آپا بی ! تمہیں اپنی بہو کا نوماسہ مبارک ہو .
١٨٧٢ انشائے ہادی النساء ، ٩٦
[آپا + بی (رک)]

ـــ بیگم (ـــ ی مج ، فت گ) امث .
برابر کی بہن ، جس کی عمر میں بہت فرق نہ ہو (لغات النساء ، ١٥) .
[آپا + بیگم (رک)]

ـــ بیوی (ـــ ی مع) امث .
رک : آپابی (لغات النساء ، ١٥) .
[آپا + بیوی (رک)]

ـــ جان/جانی امث .
١. (تعظیماً) بڑی بہن .
اچھی ددا ، میرا سپارہ لاتیو میں آپا جان کو دکھاؤں .
١٨٦٨ رسوم ہند ، ٢٧٥
آپا جان میں نے یہاں آنے کے بعد مس مورس کو ایک بھی خط نہیں لکھا .
١٩٣٦ گرداب حیات ، ٢٧
٢. (احتراماً)ہر بزرگ رشتہ دار عورت .
تین دن بعد میری خالہ جان جن کو میں آپا جان کہا کرتا تھا میری والدہ کے پاس قصور معاف کرانے کے واسطے لے گئیں .
١٨٩٦ سیرت فریدیہ ، ٣٦
[آپا + جان/جانی (رک)]

ـــ جی امث .
١. رک : ' آپا جان ' .
میری خالہ میرے سامنے نوکروں اور میری بہنوں کو کہتی تھیں کہ دیکھنا آپا جی میری والدہ کو خبر نہ ہو کہ یہاں چھپے ہوئے ہیں .
١٨٩٦ سیرت فریدیہ ، ٣٦

ـــ شبّو (ـــ فت ش ، شد ب ، و مج) امث .
بے وقوف عورت .

ہونا نری آپا شبّو ؟ وہ آئے تو کیا ہم اپنی حالت پر پردہ ڈال لیں گے .
١٩٢٣ دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ١٣٩
[آپا + شبّو ، نام کا بگاڑ]

آپات صف .
حاوی ، گھٹیا .
جن پرشوں کی پریت پدارتھوں میں ہوتی ہے اور آپات رمنیک بھوگوں میں چت ہے ان کا من موہ میں بھر جاتا ہے .
١٨٩٠ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٢١٩
[س : آپات आपात]

آپار (١) صف (قدیم) .
بے حد ، بہت زیادہ ، لامحدود .
نہ کر کچھ بھروسا کہ آپار مال ۔۔۔ گھنا مال جس ٹس گھنا گوشمال
١٥٦٤ حسن شوقی ، د ، ٩٦
صحرا ہو دنیا نور کا موجاں پہ موجاں مار آج
بخشے چندر ہور سور کوں سکھ ہور صفا آپار آج
١٦٧٨ غواصی ، ک ، ٣٢

آپار (٢) م ف (قدیم) .
اوپر ، بالا .
اللہ ، محمد علی ہور بارہ امام ۔۔۔ یو سب آپیں قطبا کے سو آپار معاذ
١٦١١ قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢١
[س : آپار अपार]

آپاڑ امذ .
چرچٹا (خزائن الادویہ ، ٧ : ٢) .
[بنگ]

آپا شاہی جُوتا (مذ ، و مع) امذ .
ایک قسم کا سلیپر نما ہلکا جوتا (جس کی باریک نوک مڑی ہوئی ہوتی ہے اور ایڑی نہیں ہوتی. تلوے کا بالائی پرت نہایت نرم و نازک ہوتا ہے) .
ہندوستان میں گھیتلا ، سلیم شاہی ، آپا شاہی جوتا . . . رائج تھا .
١٨٨٩ ماہنامہ ، حسن ، ٢ ، ١٢ : ١١
[آپا، مرہٹوں کے خطاب کا تعظیمی کلمہ + شاہی (رک) + جوتا (رک)]

آپَت (فت پ) امث .
آفت ، مصیبت ، حادثہ ، دکھ ، تکلیف (پلیٹس) .
[آفت (رک) کا بگاڑ]

آپْتا (سک پ) امث .
وہ سوزش جو بھوک میں معدہ محسوس کرتا ہے .
پیٹ کی آپتا میں شکار کرتے تھے اور شکار ہوتے تھے .
١٩٢٣ بن باسی دیوی ، ١٢٠
[س : उपताप (= گرمی ، حدت)]

آپس (فت پ)

(الف) امث .

۱. یکدیگر ، ایک دوسرے کے درمیان (کا ، کی ، کے ، یا ؛ میں ، کے ساتھ مستعمل) .

ہے یاد وہ رات دن کی صحبت آپس کی وہ الفت و محبت

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۹۸

۲.(i) رشتہ‌داری ، قرابت (کا ، کی ، کے یا ؛ میں ، کے ساتھ مستعمل) .

شادی آپس میں تھی ہمیں مطلوب ہوچکے وہ تو جا بجا منسوب

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۴۹)

(ii) دوستی ، میل جول (کا ، کی ، کے ، یا ؛ میں ، کے ساتھ مستعمل) .

تفسیر لن‌ترانی واعظ نہ کر بیاں تو چرچا نہیں ہے لازم آپس کی گفتگو کا

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۱۰

(ب) ضمیر (قدیم) .

آپ ، خود (دکنی اردو کی لغت ، ۱) .

آپس دکھ نا دیکھو کوئی جی کچھ لوریا ہوئی سوئی

۱۵۶۵ جواہر اسرار اللہ (ق) ، ۳۲

ہے بے بہار تن سکی توں تو تربے آپر
آپس کی تیں نوازنے کرتے رتن امیں

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۵

دکھلائے مکہ آگھی کے جب آن آپس کے اوپر ابی ہوا جان

۱۷۰۰ من لگن ، ۱۳

[س : آتمن + اس आत्मन + अस]

— آپیں

آپ ہی آپ ، خود بخود ، اپنے آپ .

اس تن سنگوں ظاہر ناند آپس آپیں لیتا باند

۱۶۲۰ کشف‌الوجود ، داول (قدیم اردو) ، ۱ : ۳۰۷)

[آپس + آپیں (رک)]

— تھاپی

رک : آپا دھاپی .

نایاں دیکھی آپ گنواری نایاں آپس تھاپی
نایاں ملنا نایاں دوڑنا نایاں پرگھٹ چھاپی

۱۵۹۱ جانم (شاہ برہان) ، وصیت‌الہادی ، ورق ۱۸

[آپس + تھاپی (رک)]

— تھے

آپس میں ، باہم دگر .

دسنے میں دو ، آپس تھے فدا ہونے میں ایک .

۱۵۹۱ جانم ، کلمۃ‌الحقائق ، ۲۸

[آپس + دکنی : تھے (= سے)]

— داری

امث .

۱. قرابت داری ، رشتہ ، اپنایت .

بھول مسائی کھوتل بن آپس داری پیت محبت سلوک سب کا خاتمہ .

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۴۵

آپتی (فت پ ، شدت) امذ .

اعتراض .

اگر تم اپنی اصلیت مجھ سے چھپانا چاہو تو مجھے کوئی آپتی نہیں .

۱۹۵۶ آگ کا دریا ، ۱۶

[س : آپتی आपत्ति]

آپٹا (سک پ) امذ .

ایک درخت کا نام جو اکثر سخت زمین اور پہاڑی جگہ میں پیدا ہوتا ہے .
مصلح : بیگن یا آپٹا کے درخت کی چھال .

۱۹۲۶ خزائن‌الادویہ ، ۲ : ۵۰

[؟]

آپدا (سک پ) امث .

رک : آپتا .

ایسا بھی کہا ہے کہ آپدا کے لیے دھن رکھیے .

۱۸۰۲ بیتال پچیسی ، ۵۶

[س : آپدا आपदा]

آپرا (سک پ) امذ .

وہ ڈراما جس کی اداکاری گانے میں کی جاتی ہے ، میوزیکل ڈراما .

اقبال کے اردو اور فارسی شعر منتخب کیے اور ان سے 'آپرا' تیار کیا .

۱۹۵۶ رادھا اور رنگ محل ، ۳۲

[Opera : انگ]

آپریٹر (سک پ ، ی مج ، فت ٹ) صف .

کسی مشین یا مشینی نظام کو چلانے والا .

وہ گریٹ ایسٹرن ہوٹل میں ٹیلی فون آپریٹر تھی .

۱۹۵۶ آگ کا دریا ، ۲۷۶

[Operator : انگ]

آپریشن (سک پ ، ی مج ، فت ش) امذ .

۱. جسم کے کسی حصے کو علاج کے لیے چاک کرنے کا عمل ، عمل جراحی .

خوشی ہے سب کو کہ آپریشن میں خوب نشتر یہ چل رہا ہے
کسی کو اس کی خبر نہیں ہے مریض کا دم نکل رہا ہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۵۵

۲. اثر و نفوذ ، رسوخ .

مگر وہاں کی بنا ہے فیشن رکا ہے ملحد کا آپریشن
نہیں ہے گم لفظ سالویشن خدا سے اب بھی وہ ڈر رہے ہیں

۱۹۰۶ اکبر الٰہ آبادی (ماہنامہ ، مخزن ، جون ، ۶ ، ۵۲)

[Operation : انگ]

— تھیٹر امذ .

اسپتالوں میں چیر پھاڑ کا کمرا .

آپ دونوں آپریشن تھیٹر سے جتنی دور رہیں اچھا ہے .

۱۹۶۹ روز نامہ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جنوری ، ۳

[Operation Theatre : انگ]

٢. میل جول ، ربط ضبط .

ان چماروں سے ہمارا آپس داری کا معاملہ تھا وہ ہمارے کام آتے تھے ہم ان کے کام آتے تھے .

١٩٦٩ میرا افسانہ ، ١٦

[آپس + ف : داری ، داشتن (= رکھنا) سے]

— سٹ دینا
محاورہ (قدیم) .

ہوش کم ہونا .

یوں دیکھ آپس دیتا سٹ

١٥٠٣ نوسرہار (دکنی اردو کی لغت ، ٦)

— کا
صف .

١. رک : آپس .

٢. نجی ، خاندانی (پلیٹس) .

[آپس + کا (رک)]

— کا معاملہ
امذ .

گھر کی بات ، یکانگت کی بات ، اپنوں کا لین دین وغیرہ (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ٩٩ ؛ مہذب اللغات ، ٢ : ٦) .

— کا واسطہ
امذ .

١. رشتہ داری کا تعلق ، قرابت یا دوستی کا علاقہ ، وہ ربط و ضبط جو باہم رشتہ داری یا خلوص و محبت کی بنا پر ہو .

کیا کروں آپس کا واسطہ ہے کچھ بن نہیں پڑتی .

١٨٩١ (امیراللغات ، ١ : ٢٨) .

٢. رک : آپس کا معاملہ (مہذب اللغات ، ٢ : ٦) .

— کی
صف .

آپس کا (رک) کی تانیث (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ٩٩ ؛ مہذب اللغات ، ٢ : ٦) .

— کی بات
امث .

رک : آپس کا معاملہ .

آپس کی بات ہے ، آپس ہی میں طے ہو تو بہتر ہے .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٢٩

— کی بات چیت
امث .

باہمی گفتگو ؛ باہم صلاح و مشورہ .

اشرف کرو نہ مشورۂ عشق دل سے بھی
آپس کی بات چیت کا کیا ذکر غیر سے

? اشرف (نوراللغات ، ١ : ٦٢) .

— کی پھوٹ
امث .

پڑوسیوں دوستوں یا عزیزوں کی باہمی نزاع اور تفرقہ ؛ میاں بیوی کی خفگی .

بگڑا دلا معاملہ آپس کی پھوٹ سے — پھوٹا جگر کا آبلہ آپس کی پھوٹ سے

١٨٩٢ نکہت (امیراللغات ، ١ : ٢٩) .

آپس کی پھوٹ قوموں کی بربادی و تباہی کی اصل جڑ ہے .

١٩١٨ مسئلۂ شرقیہ (ترجمہ) ، ١٣٣

— کی باتیں
امث ؛ ج .

آپس کی بات (رک) کی جمع ؛ عزیزوں دوستوں یا ہم مذاق لوگوں کی باہمی گفتگو ؛ صاف اور سلیس روز مرہ .

ان کے مضمون صاف صاف عاشقانہ عارفانہ ہیں اور شعر آپس کی باتیں اور زبان شستہ و رفتہ ہے .

١٨٨٠ آب حیات ، ١١٨

— موں
(— و لین) م ف .

رک : آپس میں .

ہر روز زاہد مجرا کریں در کار یک صد گر پڑیں
بے شرم آپس موں لڑیں یہ نوکری کا خبط ہے

١٧١٣ جعفر زٹلی ، ک ، ٩٠

— میں
(— ی لین) م ف .

١. رک : آپس .

٢. ایک دوسرے سے .

لڑیں ہیں کیوں ترے مژگان و ابرو یار آپس میں
ادھر خنجر نکلتا ہے ادھر تلوار آپس میں

١٧٨٠ سودا ، ک ، ١ : ١٠٢

ہم تم ہیں ایک جان دو قالب — آپس میں بڑی محبتیں ہیں

١٨٥٤ دیوان صبا ، غنچہ آرزو ، ٨٩

تم ہمیں بوسہ ہم تمھیں دل دیں — بدلہ ہو جائے یوں ہی آپس میں

١٩٠٥ دیوان انجم ، ١١٢

٣. (قدیم) خود بخود ، آپ ہی آپ .

سورج کے تاب سیتی جیوں پگلتا برف آپس میں
اورخ دیکھت نظر انکھیاں کے انکھیاں میں گلی ہے آ

١٥٢٨ مشتاق (سہ ماہی اردو ، اکتوبر ، ٥٠ ، ٣٧) .

[آپس + ١ : میں (رک)]

— میں آپ
م ف (قدیم) .

خود بخود ، اپنے آپ .

ابد لگ مرے سر ہو رہتا یو پاپ
دیں اس دھات کھا حیفی آپس میں آپ

١٦٣٩ طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٢٨

— میں رہنا
محاورہ .

١. محبت اور اتفاق سے بسر کرنا ، مل جل کر زندگی گزارنا .

وہ بن ٹھن کے آپس میں رہنے لگے
بہم راز دل اپنے کہنے لگے

١٧٨٤ سحرالبیان ، ١٢٣

٢. میاں بیوی کی طرح ساتھ سونا ، فاعل و مفعول بننا (پلیٹس) .

تو کہاں میں کہاں یہ کہتے ہیں — کہ یہ آپس میں دونوں رہتے ہیں

١٧٩٢ اثر ، د ، ٢٥

خدا کا غضب ہے کہ عورتیں بھی آپس میں رہنے لگیں .

١٨٩٥ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ٩٩

— میں نہ مانا
محاورہ (قدیم) .

اپنے میں نہ سمانا ، اپنے آپے میں نہ رہنا ، بیحد خوش ہونا .

بتاشہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی
کہ خوشیاں سوں آپس میں ماتی نہ تھی

١٦٠٩ قطب مشتری ، ٩٣

ـــ والا/والی

صف ، مذ/مث .

عزیز ، رشتہ دار ، اپنا .

آپس والیوں نے شروع کیا : اے بی ! لڑکے کا بیاہ نہیں کرتیں .

۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۲۲

[آپس + ا : والا/والی (رک)]

آپستا

(سک پ ، فت س ، شدت)

رک : آپ (۱) (تحتی) .

آپَسرا

(سک پ ، فت س) امث .

رک : اپسرا .

سرچی نام آپسرا . . . سب آپسراؤں میں اچھی تھی .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲

آپْسی

(سک پ) صف .

باہمی ، ایک دوسرے سے متعلق .

ایرانیوں نے یہ بات دیکھ کر کہ یونانیوں کے آپسی جھگڑے اور فساد سے ہم کو کسی قدر فائدہ ہوگا فریق کمزور کو . . . مدد دی .

۱۸۷۴ تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۵۰

یہ قطعاً غلط ہے کہ نیا پن ماضی اور حال کے آپسی تصادم سے پیدا ہوتا ہے .

۱۹۶۷ ماہنامہ ' نقش ' ، کراچی ، اپریل : ۱۷۳

[آپس (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آپَل آپَل پڑنا

محاورہ .

نفسا نفسی ہونا ، اپنے اپنے فائدے کی سوچنا .

سارے گھر میں بھی ' آپل آپل پڑی تھی ' ، ہر شخص اپنے مطلب کی سوچ رہا تھا .

۱۹۵۴ محل سرا ، ۱۵۱

آپَم دھاپ

(فت پ) .

رک : آپا دھاپی (جامع اللغات ، ۱ : ۱۲) .

ـــ کراکر بیٹے جو پہلے مارے سو جیتے

لڑائی میں جو پہلے وار کرے وہی جیتتا ہے (جامع اللغات ، ۱ : ۱۲) .

آپَن

(فت پ) (قدیم) .

رک : اپن .

باکو پڑھوا کے دیکھ لیں آپن من میں پھر آئے سو کہیں آپن

۱۷۹۵ حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۳

[اپنا کی تخفیف]

آپْنا

(سک پ) (قدیم) .

رک : اپنا .

جو چال آپنی چھوڑ پر چال جائے اسنگت کہ پرچال منہ لہیں کھائے

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۹۱

کیا کروں ' افغاں ' جو میرا ہیگا یہ بخت آپنا
زلف ساجن سوں ہے میری بخت کالی الحفیظ

۱۷۲۷ ؟ میہنامہ ، اردو کلام ، ۳۳

ـــ آپ کھانا

محاورہ (قدیم) .

خود کو اذیت پہنچانا ، اپنے کو تکلیف میں مبتلا کرنا .

کوا کھیب راواں پڑھاوں نجائے جو بھر کر نرک آپنا آپ کھائے

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۶۵

ـــ کیا پانا

محاورہ (قدیم) .

اپنے اعمال کی سزا بھگتنا .

بزاں مال مج ہات میں آئے گا نہ جانیا کیا آپنا پائے گا

۱۴۳۵ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۱)

آپْناں

(سک پ) (قدیم) .

رک : اپنا .

بادشاہ تھا اس روش اندر جہاں دیکھو اب تو حال یہ ہے آپناں

۱۸۷۴ قصۂ شاہ جمجمہ ، ۱۴۱

آپْنی

(سک پ) ضمیر (قدیم) .

رک : اپنی .

چلیالک(کگّ)آکھیب کرہنس چال بسار آپنی چال لیتی ابھیال

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۹۱

آپْنے

(سک پ) (قدیم) .

رک : اپنے .

نہیں گرچہ شعلا اپے کولتے نگہ راکھنا آپنے وولتے

۱۵۶۴ حسن شوق ، د ، ۷۹

نزاکت کوں میں آپنے خیال تھے دکھایا ہوں باریک کر بال تھے

۱۶۲۵ سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶

ولے جمع مہاجر اور انصار اسیروں کو نہ ڈالیں آپنے مار

۱۸۰۵ دیباچۂ گلزار عشق (سہ ماہی ' صحیفہ ' لاہور ، جنوری ۱۹۷۳ ، ۱۲۰)

آپْنیں

(سک پ ، ی مج) (قدیم) .

رک : اپنے .

پھر سنجر یا آپنیں تن منور ہوا سوس بھی گوڑ پر بت کنور

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۲۵

آپوں آپ

م ف .

آپ ہی آپ ، خود بخود .

پاؤں آپوں آپ کوئے جاناں کی سمت چل پڑتے ہیں .

۱۹۷۳ ماہنامہ ' اوراق ' لاہور ، مارچ اپریل ، ۲۵۸

[آپ (ا) (رک) ، + ا : وں ، اتصال + آپ (ا) (رک)]

آپی
'آپ ہی' (رک) کی تخفیف .

آپی کیا اسے کیا علاج ، جیسا پڑے ویسا سوے باج .
۱۶۳۵ سب رس ، ۲

سن چکے احوال ساتوں شہر کا   اب کہو تم آپی یا بلغ العلیٰ
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۴۰

دیکھ کر تر پسینے میں مجھ کو   آپی تم ہاتھ چھوڑ دیتے تھے
۱۹۳۲ رنگ بست ، اثر ، ۳۹

آپے
امذ .

۱. آپ ، خود .

دے ہدایت آپ ہی آپے کرے گمراہ
سب کچھ اس کے آسرے کہیے فقیر نو شاہ
۱۶۵۲ گنج شریف ، ۶۷

۲. آپا (۲) (رک) کی مغیرہ صورت اور ترکیبات میں مستعمل .

— رہنا نہ آپے
محاورہ .

آپے سے باہر ہو جانا ، غضبناک ہو جانا .

ذرا سی دیر میں آپے رہیں نہ آپے کچھ بات نہ چیت طوطے کی طرح آنکھیں بدل لیتی ہیں .
۱۹۲۳ اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۲۰

— سے اپرانا
محاورہ .

رک : آپے سے باہر ہونا .

خوشی کا راز اس میں ہے کہ انسان اپنے آپے سے نہ اپرائے .
۱۹۶۲ رنگ محل ، ۳۶

— سے باہر آنا
محاورہ .

رک : آپے سے باہر ہونا .

میں یہ جواب سن کر آپے سے باہر آگیا .
۱۹۱۹ آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۹۳

— سے باہر رہنا

رک : آپے سے باہر ہونا .

سب شراب آتشیں پی پی کے مستانے رہے
جوش میں آپے سے باہر تیرے دیوانے رہے
۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۶۲

— سے باہر کرنا
محاورہ .

۱. بے خود و مدہوش بنا دینا (حد سے زیادہ خوشی وغیرہ کے جوش یا نشے کی حالت کے لیے مستعمل) .

ایک معمولی مصرعہ ، قوالی کا ایک بول اسے آپے سے باہر کر دیتا تھا .
۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۱۱۷

۲. غضبناک بنا دینا ، غصہ دلانا .

افضال کا یہ فقرہ قلب مجروح پر ایسا نشتر تھا جس نے منور کو آپے سے باہر کر دیا .
۱۹۳۶ ستونتی ، ۳۰

۳. مغرور بنا دینا ، نخوت و تکبر پیدا کر دینا .

کرسی نشینی و خطابات کی بھر مار نے آپے سے باہر کر دیا .
۱۹۱۵ مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۷

— سے باہر ہونا
محاورہ .

آپے سے باہر کرنا (رک) کا لازم .

رفتہ رفتہ میں لگا آپے سے ہونے باہر
وحشت دل نے غرض پاؤں نکالے آخر
۱۸۴۶ واسوخت امانت ، ۷

میرا نام منطق آرا ہے جو بات منطق کے خلاف ہوتی ہے اسے سنتے ہی بندی آپے سے باہر ہو جاتی ہے .
۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۶

— سے جانا
محاورہ .

قابو میں نہ رہنا ، بیخود ہو جانا .

آپ نے . . . کیا ڈیڑھ انچھر پریم کے پڑھے ہیں کہ میں آپے سے جاتا رہا .
۱۸۹۹ ہیرے کی کنی ، ۳۱

تجھے دیکھا اور آپے سے گئے ہم   کرم ہے یا ترا آنا ستم ہے
۱۹۱۰ تاج سخن ، ۲۳۰

— سے دور ہونا
محاورہ .

اپنی خبر رکھنے یا خود کو سنبھالنے پر اختیار نہ ہونا .

وہاں خود ہی آپے سے میں دور تھی
اندھیرے میں گھرنے سے مجبور تھی
۱۹۱۰ قاسم و زہرہ ، ۲۸

— سے گزرنا
محاورہ .

۱. بے حد غضبناک ہونا ، غصے میں بھر جانا .

آپے سے گزر گئے ہیں دشمن   ہے ہے تم بھی ہو کیا جلے تن
۱۸۷۲ عاشق (نور اللغات ، ۱ : ۶۴)

۲. حد سے تجاوز کرنا ، پیٹ سے پانو نکالنا ، مغرور ہونا .

اتنا دولت پہ وہ نہ اترائیں   آپے سے نہ اس قدر گزر جائیں
۱۸۸۲ تفسیر عبرت ، ۳۶

ماماًئیں نئے پنے میں تو ہیک دھیک کر کام کریں گی اور ڈھنگ سے بھی رہیں گی آگے چل کر کچھ دن رہ کر آپے سے نہ گزر جائیں .
۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۶۴

— سے نکلنا
محاورہ .

رک : آپے سے باہر ہونا .

تم اس وقت اپنے آپے سے کیوں نکلے جاتے ہو .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۴۸

اف جوش محبت میں ترے پاؤں بھی چومے
کر بیٹھے ہیں یہ کام بھی آپے سے نکل کر
۱۹۰۶ تیر و نشتر ، ۲۵

ــ کو سنبھالنا محاورہ .

رک : آپا سنبھالنا .

جس دن سے میاں مرا . . . آپے ہوش نہیں کہ آپے کو سنبھالے .

۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۱۱۳

ــ کے باہر نکلنا محاورہ .

رک : آپے سے باہر ہونا .

مولوی صاحب آپے کے باہر نکل گئے اور انہوں نے گرم گرم الفاظ کا استعمال کر کے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں مولوی ہوں .

۱۹۲۸ حیرت ، مضامین ، ۲۸۲

ــ میں م ف .

رک : آپ میں .

بات بات میں ٹھنڈی سانسیں بھرتی ہے مگر اس وقت آپے میں معلوم ہوتی ہے کہ بہل گئی ہے .

۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۷

ــ میں آنا محاورہ .

۱. بیہوشی یا غشی دور ہونا ، ہوش میں آنا .

تھوڑی دیر تک تو چپ سناٹے میں بیٹھی رہی اس کے بعد اپنے آپے میں آئی .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۱۶۳

خطا کیا ان کی وہ سر کو جو زانو سے ہٹا بیٹھے
ہمیں چوکے ہمیں آپے میں جیتے جی نہ آنا تھا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۲

۲. خودداری کے احساس سے جوش میں بھر جانا ، غصے میں آجانا .

براہمن آپے میں آگیا مونچھیں کھڑی کر کے بولا : تیری طرپھ [طرف] جو تاکے اس کی آنکھیں نکال لوں .

۱۹۳۵ گئودان ، ۲۲۰

ــ میں رہنا محاورہ .

ہوش و حواس قائم رکھنا ، حد سے تجاوز نہ کرنا ، حیثیت سے نہ بڑھنا .

اے بی ممولہ ! ذری آپے میں رہنا ، میں خود سے نہیں آگئی .

۱۹۶۷ جلا وطن ، ۲۱

ــ میں نہ رہنا محاورہ .

آپے سے باہر ہونا (رک) .

بھلے اگر کوئی بھرا بھی ہے تو وہ آپے میں نہیں رہا .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۲۰

جب سے حضور نے اس پری کو دیکھا ہے وہ اپنے آپے ہی میں نہیں رہے .

۱۹۰۵ وکرم اروسی ، ۱۷

ــ میں نہ سمانا محاورہ .

بیخود ہو جانا (خوشی وغیرہ سے) .

کسان اتنا سنتے ہی خوشی کے مارے آپے میں نہ سمایا .

۱۹۳۵ عبرت نامۂ اندلس ، ۱۰۱۲

ــ میں نہ ہونا محاورہ .

آپے سے باہر ہونا (رک) .

تم سے کوئی بات کیا کہے غصے کے مارے تم تو آپے میں نہیں ہو .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۴۸

اک نگاہ مست سے یہ میری حالت ہو گئی
بے خودی اکثر رہی آپے میں دل اکثر نہ تھا

۱۹۳۸ ترانۂ مسرت ، ۳۱

آپیں (ی مع) ضمیر (قدیم) .

آپ ہی ، خود ہی ، آپ ، خود .

برا جو کرے سو برائی لہے ابل کانٹھ ہانڈی جو آپیں رہے

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۹۹

جیوں یہ زینب پاس گیا دیکھت آپیں بھول رہیا

۱۵۰۳ نو سر ہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۴)

پھر اک خزانہ دیونے آپیں دیا قربان ہو

۱۸۳۷ مجموعۂ ہشت قصہ ، ۴۲

ــ آپ ضمیر ؛ م ف (قدیم) .

خود بخود ، آپ ہی آپ ، از خود .

آپیں آپ سوں ہوا زود

۱۵۰۳ نو سر ہار (دکنی اردو کی لغت ، ۱)

دائم قائم آپیں آپ جو نا ہنگڑی ناماباب

۱۶۴۰ کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۰)

آپھر (فت پھ) امذ .

کٹے ہوئے اناج کا ڈھیر جو دانہ نکالنے کو اکٹھا کیا گیا ہو ، کھلیان ، پیر (اپ و ، ۶ : ۹۶) .

[س : उपहार یا ہ : اپھرا (رک)]

آپھی

آپ ہی کے املا کی ایک شکل .

آپھی میں دیکھ حاتم وحدت کے بیچ کثرت
تو ایکو ایک جا ہے اور دل کہاں کہاں ہے

۱۷۳۵ دیوان زادۂ حاتم (ق) ، ۴۱

آتے ہیں ہنستے روتے ہوئے گھر سے جاتے ہیں
شفقت بھی آپھی کرتے ہیں آپھی رلاتے ہیں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۶

آت

صف .

زیادہ ، بے حد .

کبھی یوں کہ کی مجھ تپاتا ہے آت

۱۶۸۷ یوسف زلیخا ، ہاشمی بیجاپوری ، (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

[س : अति آتِ]

آتا

(الف) صف ، مذ .

آتا ہوا ، آیندہ ، اگلا .

یہ آتے جاڑوں کا ذکر ہے .

۱۸۹۶ شاہد رعنا ، ۶۰

[۱ : آنا (رک) سے حالیۂ ناتمام]

انھوں نے اس کا واحد علاج یہ تجویز کیا کہ فوراً منگنی کردو اور آنے جاڑے شادی .

۱۹۳۴ سرفراز حسین ، انجام عیش ، ۶۰

(ب) امذ .

قرضہ ، واجب الادا رقم ، دَین .

واہ صاحب کوئی اپنا آتا نہ مانگے ؟

۱۸۹۲ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۱

پہلے جس کا جو آتا تھا وہ ادا کیا پھر وارثوں کا حصہ ہوا .

۱۹۴۴ اپ و ، ۷ : ۲۲

[۱ : ۲ آتا + ے حالیہ تمام]

ـــ آؤ جاتا جاؤ کہاوت .

(آنے جانے والے ہو) کوئی پابندی نہیں، کوئی روک ٹوک نہیں، کوئی پروا نہیں آوے یا جاوے (محاورات ہند ، ٦) .

ـــ تو سبھی بھلا تھوڑا بہت کچھ ، جاتا بس دو ہی بھلے دلدر اور دُکھ کہاوت .

آئی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب کا آنا اچھا اور جانے والی چیزوں میں دلدر اور دکھ کے سوا کسی کا جانا بھلا نہیں معلوم ہوتا (امیراللغات ، ۱ : ۵۰) .

ـــ جاتا

(الف) صف ، مذ .

۱. آمد و رفت رکھنے والا ، آنے اور لوٹ کر جانے والا .

بعضے کھاتے ہیں کچھ کھلاتے ہیں بعضے مجھ سے بھی آتے جاتے ہیں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۹۹

کوئی حس جو محض آتی جاتی ہے معطیہ نہیں ہے .

۱۹۶۳ تجزیۂ نفس ، ۳۴۴

۲. چلتا پھرتا ، ناپائدار ، تیزی سے گزر جانے والا .

وقت کہتے ہیں جسے جا کے نہیں پھر آتا

باد صر صر کا یہ جھونکا ہے اک آتا جاتا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۹

(ب) امذ .

۱. مسافر ، رہرو .

جکچ کام مقصود اچھے ہور بات

سو لکھ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۱۰۲

دیو آدمی بن کے بن میں آئے آتے جاتے کو گھیر لائے

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۴

کوئی آتا جاتا ملے گا تو خط بھیج دیں گے .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ٦۵

۲. کسی فن میں دستگاہ ، کسی ہنر یا کام میں واقفیت .

آتا جاتا کچھ نہیں دعویٰ بہت کچھ ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۵۵) .

[آتا + جاتا (رک)]

ـــ نہ چھوڑیے جاتا نہ موڑیے کہاوت .

جو ہاتھ لگے لے لیجیے جو قابو کا نہ ہو اسے جانے دیجیے (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۶) .

ـــ نہ چھوڑیے جانے کا غم نہ کیجیے کہاوت .

آئے تو خوب آئے دو جاوے تو بلا سے (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۱۹) .

آتُر (ضم ت) صف .

بیکل ، بے چین ، گھبرایا ہوا ، بد دل ، رنجیدہ .

جتنے آتر ، جتنے چاتر ، جتنے گیانی جتنے گمبھر

? افضل گولکنڈوی ، قصیدہ (دکنی اردو کی لغت ، ۱)

جنھوں نے بالک پن میں بدیا نہیں پڑھی اور جوانی میں کام سے آتر ہو جوانی کے گھمنڈ میں رہے سو بڑھاپے میں پچھتا کے حرص کی آگ میں جلتے ہیں .

۱۸۰۲ بیتال پچیسی ، ۵۸

۲. مجروح ، زخمی ؛ متاثر ؛ بیمار ؛ مجبور ؛ جلد باز ، تیز رو ؛ فعال ؛ آمادہ ، مستعد (پلیٹس) .

[س : آتُر आतुर]

آتَش/آتِش (فت ت / کس ت) امث .

۱. رک : آگ (حقیقی اور مجازی معنی میں) .

سب ہی جگ بلبل رام انمبل ہے بلبلے موم آتش رکنی انیل ہے

۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۱۰۰

نہیں ہے سرکشوں کو امن جوش بحر رحمت میں

جو آب زندگی برما حق آتش میں سم ٹھہرا

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۲ : ۶۸

اگر تم ایسا نہ کرتے تو آتش دوزخ تم کو چھو لیتی .

۱۹۱۲ سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۸۳

۲. (کیمیا گری) سرخ گندھک (خزائن الادویہ ، ۲) .

[ف]

ـــ افراز (۵) بلا اضا (ـــ فت ا ، سک ف) امذ .

آتش گیر مادے سے بھری ہوئی ہوائی جو فضا میں بھڑک جائے ، بان ، راکٹ (پلیٹس ؛ وضع اصطلاحات ، ۲۴۴) .

[آتش + ف : افراز ، افراختن (= بلند کرنا) سے (+ ه ، حسن کلام)]

ـــ افروختہ کس صف (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج ، سک خ ، فت ت) امث .

بھڑکی ہوئی آگ ، وہ آگ جس سے شعلے بلند ہوں .

مومن و کافر کا قاتل ہے ترا حسن شباب

آتش افروختہ یکساں ہے خشک و تر کے ساتھ

۱۸۴۴ آتش ، د ، ۱۲۱

ـــ افروز بلا اضا (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) صف .

۱. آگ روشن کرنے والا ، آگ لگا دینے والا .

جہاں حسن ہے آتش افروز عشق وہاں گرم جوشی میں ہے سوز عشق

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۵۳

اس تارپیڈو کے اندرون . . . تھوڑی سی مقدار آتش افروز بارود کی بھی ہوتی ہے .

۱۹۶۸ کیمیاوی سامان حرب ، ۳۷

۲. مفسد ، فتنہ پرداز ، لگائی بجھائی کرنے والا ، شر انگیز .

آتش افروز مری فکر میں بھرتے ہیں پھریں
کیا ضرر شعلۂ جوالہ کی سرتابی سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۲

۳. ایندھن (وضع اصطلاحات ، ۲۲۲) .

۴. یزد جردی سن کا گیارھواں مہینہ (وضع اصطلاحات ، ۲۲۲) .

۵. ققنس (رک) (وضع اصطلاحات ، ۲۲۲) .

اسم کیفیت : آتش افروزی .

نہ پوچھو گرمی شوق ثنا کی آتش افروزی
بنایا ماہ دست عجز شعلہ شمع فکرت کا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۶۰

جناب کلکٹر صاحب . . . ابواب فساد و آتش افروزی اس ضمن میں بحکم خاص بند فرمادیں .

۱۹۶۸ ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۱۶

[آتش + ف : افروز ، افروختن (= روشن کرنا) سے]

— افسردہ

کس صف (—فت ا ، سک ف ، ضم س ، سک ر) امث .

بجھی یا مرجھائی ہوئی آگ ، وہ آگ جو شعلہ نہ دے .

تو ہی بھڑکائے گی اے باد بہار   دل ہمارا آتش افسردہ ہے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۲

[آتش + ف : افسردہ ، افسردن (= ٹھٹھرنا) سے]

— افشاں

بلا اضا (— فت ا ، سک ف) .

رک : آتش فشاں .

کبھی تو اژدہائے آتش افشاں   کبھی عقرب ہے یہ گہ گرز فولاد

۱۷۹۸ سوز ، د ، ۱۰۸

طمع سے وہ نگاہ شوخ جا لپٹی ہے دشمن سے
کمر بجلی نے کوہ آتش افشاں کی ٹٹولی ہے

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۱۹

[آتش + ف : افشاں ، افشاندن (= چھڑکنا ، بکھیرنا) سے]

— افگن

بلا اضا (—فت ا ، سک ف ، فت گ) صف .

آگ پھینکنے والا یا برسانے والا (پلیٹس) .

[آتش + ف : افگن ، افگندن (= ڈالنا ، پھینکنا) سے]

— انداز

بلا اضا (—فت ا ، سک ن) صف .

رک : آتش افگن (پلیٹس) .

[آتش + ف : انداز ، انداختن (= ڈالنا ، پھینکنا) سے]

— انفعال

کس اضا (— کس ا ، سک ن ، کس مج ف) امث .

وہ حرارت جس کے باعث خجالت کی حالت میں پسینہ آجاتا ہے .

اے بدر منیر خورشید قیامت کی گرمی یاد کر سوختگان آتش انفعال کی طرح فریاد کر .

۱۷۸۹ بوستان خیال ، ۶ : ۲۹۳

[آتش + انفعال (رک)]

— انگیز

بلا اضا (— فت ا ، غنہ ، ی مج) صف .

رک : آتش افروز .

کرامت کر وہ عشق آتش انگیز   کہ تا ہر استخوان میرا ہو گریز

۱۷۹۵ قائم ، مختار اشعار ، ۵۹

[آتش + ف : انگیز ، انگیختن (= ابھارنا) سے]

— آب رنگ

کس صف (— سک ب ، فت ر ، غنہ) امذ .

۱. تیزاب .

سپاہ دلاور کہے اس سوں جنگ   مارے اس اپر آتش آب رنگ

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۵۱۶

۲. سراب .

آتش آب رنگ (سراب) جان لینے کے لیے بلاتی تھی ، کانٹے و ٹیلے چلنے کو سد راہ ہوتے تھے .

۱۸۸۰ تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۶۷

[آتش + آب (رک) + رنگ (رک)]

— آمیز

بلا اضا (—ی مج) صف .

۱. جس میں آگ ملی ہوئی ہو ، (مجازاً) جو حرارت اور گرمی پیدا کرے .

شراب اس بہوت تند اور تیز تھا   عجب آب وو آتش آمیز تھا

۱۹۰۶ قطب مشتری ، ۹۵

۲. اشتعال سے بھرا ہوا (بیشتر لفظ یا زبان وغیرہ کے لیے) .

وہاں تھے زبان آتش آمیز کرد   سنیں زبان کوں بھی او تیز کرد

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۱۵۸

[آتش + ف : آمیز ، آمیختن (= ملانا ، ملنا) سے]

— بار

بلا اضا .

(الف) صف .

۱. آگ یا گولا بارود برسانے والا .

دیکھ اشک گرم کوں میرے کہا اس نے سراج
میں کبھی اس ابر آتشبار کوں دیکھا نہ تھا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۴۸

ہوا اگر ترے وحشی کا نالہ آتش بار
تو دیگا دیکھو وہ دامان کوہ و راغ جلا

۱۸۵۶؟ کلیات ظفر ، ۲ : ۸

کسی قسم کے آتش بار ہتھیار سے جنگ نہ کریں .

۱۹۳۲ افسرالملک ، تفنگ یا فرہنگ ، ۹

۲. آگ بگولا (پلیٹس) .

(ب) امذ .

ایک قسم کی بندوق ؛ چقماق (جامع اللغات ، ۱ : ۱۵) .

اسم کیفیت : آتشباری .

آہ پر سوز کی ہونے لگی آتش باری
دل پہ داغوں کی نظر آنے لگی پھلواری

۱۸۶۸ بحر ، واسوخت ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۸۵

اکثر وہ اور ان کے ساتھی مسلسل آتش باری میں زخمیوں کو اٹھا کر لائے تھے .
۱۹۲۱ رپورٹ نیشنل کانگریس ، احمد آباد ، ۱۲۲
[آتش + ف : بار ، باریدن (= برسانا) سے]

—باز بلا اضا امذ .

۱. آتش بازی (رک) بنانے اور بیچنے والا .

لگے ستاروں کو جب آگ دینے آتش باز
تو بولے اہل نظر دیکھنا ہے طرفہ بہار

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۸۷
بادشاہ کو آتشبازی کا بڑا شوق تھا ، آتش باز نوکر تھے .
۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۲ : ۴۳
[آتش + ف : باز ، بازیدن (= کھیلنا) سے]

—بازی بلا اضا امث .

۱. بارود اور مشعل بانس وغیرہ کی ترکیب سے بنایا ہوا سامان جس سے آگ دکھانے پر رنگ برنگی چنگاریاں اڑتی ہیں .

لجیں شب رات آتشبازی تیرے نور اوجالے تھے
اے تعریف کرنے کہاں زباں ہم عید و ہم نوروز

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۴
پہر رات تک اندر باہر ناچ و رنگ کی صحبت رہی آتشبازی انواع و اقسام کی چھوٹا کی .
۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۸۷
رضیہ اپنے بچے کے واسطے آتشبازی چھوڑنے صحن میں آئی .
۱۹۲۹ تمغۂ شیطانی ، ۱۶

۲. (مجازاً) دل لگی کی بات ، لطیفہ .

رات بہت گئی تھی اور ان کے لطائف و ظرائف کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی .
۱۸۸۰ آب حیات ، ۱۳۷
زبانی جمع خرچ سے تھوڑی بہت آتشبازی چھٹ جاتی ہے .
۱۹۲۹ بہار عیش ، ۳۵

۳. (مجازاً) اسلحۂ آتشیں ، گولے بارود کا استعمال .

یہ منصوبہ خان زماں کا پورا پڑتا تو تمام ہندوستان ایک آتشبازی کا میدان ہو جاتا .
۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۶۸
اف : چھٹنا ، چھڑانا ، چھوٹنا ، چھوڑنا .
[آتش باز (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

—بازی کا دیو امذ .

۱. بارود وغیرہ سے بھرے ہوئے بانس اور کاغذ سے بنائی ہوئی ڈراونی شکل جسے آتشبازی کے طور پر چھوڑاتے ہیں (نوراللغات ، ۱ : ۶۶) .

۲. (بھبتی کے طور پر) موٹا سیاہ فام ڈراونی شکل کا آدمی (امیراللغات ، ۱ : ۵۷) .

—بازی کا طاؤس امذ .

بارود وغیرہ سے بھرے ہوئے بانس اور کاغذ سے بنی ہوئی مور کی شکل جسے آتشبازی کے طور پر چھوڑاتے ہیں تو مور کے ناچ کا تماشا نظر آتا ہے ، طاؤس آتشباز (رک) (امیراللغات ، ۱ : ۵۷) .

—بازی کا قلعہ امذ .

بانس کی کھپچیوں کا قلعہ سا بنا کر کاغذ سے منڈھتے اور اس میں گولے اور پٹاخے بھر کر آتشبازی کی طرح چھوڑتے ہیں .

تھی شرر افشاں جو آہ شعلہ زا فرقت کی شب
قلعہ آتش بازی کا گردوں بنا فرقت کی شب

۱۸۵۸ سحر ، نواب علی خان ، بیاض سحر ، ۱۲۲

—بازی کا ہاتھی امذ .

ہاتھی کی شکل بنا کر انار پٹاخے اور مہتابی وغیرہ بھر دیتے ہیں اور آتشبازی کی طرح چھوڑاتے ہیں .

پر اس کے دل میں اب بھی یہ غضب ہے
کہ آتشبازی کا ہاتھی وہ اب ہے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۷

—بجاں بلا اضا (– فت ب) صف .

جس میں تڑپ اور بیچینی ہو ، مضطرب .

کون سی دھن میں خدا جانے وہ ہے آتش بجاں
کس لیے ہیں گرم آنسو اس کی آنکھوں سے رواں

۱۹۰۶ کلام نیرنگ ، ۱۲
[آتش + ب (رک) + جاں (رک)]

—برگ بلا اضا (– فت ب ، سک ر) امث .

چقماق ؛ دیاسلائی (جامع اللغات ، ۱ : ۱۵) .
[آتش + برگ (رک)]

—بستہ کس صف (– فت ب ، سک س ، فت ت) امث .

نقد روپیہ (جامع اللغات ، ۱ : ۱۵) .
[آتش + بستہ (رک)]

—بہار کس اضا (– فت ب) امث .

(استعارۃً) گلاب ؛ گل نافرمان ؛ موسم بہار کی خوبصورتی (جامع اللغات ، ۱ : ۱۵) .
[آتش + بہار (رک)]

—بہار بنا دینا ف مر .

(مجازاً) جلا دینا (جامع اللغات ، ۱ : ۱۵) .

—بیاں بلا اضا (– فت ب) صف .

پرجوش اور موثر طریقے سے اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے والا ، جس سے سننے والوں کے جذبات بھڑک اٹھیں ؛ پر اثر اور جوش افزا کلام کرنے والا .

زمانے کا سب سے بڑا آتش بیان راہب . . . اپنی جادو بیانی کے جوہر دکھائے گا .
۱۹۰۷ شوقین ملکہ ، ۱۱۹
[آتش + بیان (رک)]

— بیانی بلا اضا (— فت ب) امث .

آتش بیاں (رک) سے اسم کیفیت .

تیری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر
پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخنداں کا
١٨٧٨ گلزار داغ ، ١٦

تمام قبائل قریش میں اپنی آتش بیانی سے آگ لگا دی .
١٩١١ سیرۃ النبی ، ١ : ٣٦١

[آتش بیاں (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

— بے دود کس صف (— و مع) امث .

شراب .

جوانوں کی چستی ، لڑکوں کی اچھل کود ہے ، خلقی قوتوں کے جلانے کو آتش بے دود ہے .
١٨٨٠ خیالات آزاد ، عبدالغفور شہباز ٢٥٦

(ب) کنایۃً : امث .

١ و ٢ . غصہ ؛ آفتاب (نور اللغات ، ١ : ٦٦) .

٣ . کس .

آتش بیدود کا معجزہ ادنا ترین اشیا سے دیکھایا .
١٨٢٥ مرقع بیشہ وراں ، ٦

[آتش + ف : بے ، کلمۂ نفی + دود (رک)]

— پا بلا اضا صف .

بیقرار ؛ تیز رفتار (نور اللغات ، ١ : ٦٦) ؛ بیقرار شوخ (گھوڑا) (وضع اصطلاحات ، ٢٢٢)

[آتش + پا (رک)]

— پارہ بلا اضا (— فت ر) .

(الف) امذ .

١ . انگارہ ، چنگاری .

جلا دے گھنا تھا یک پارۂ اس کو ہوا ہوا لعل آتش پارہ اس کو
١٨٥٩ راگ مالا ، ٦٠

غنیمت کی لحد ہے اب بھی سوز و ساز کی محفل
کہ اس کی خاک کا ہر ذرہ آتشپارہ ہوتا ہے
١٩٣١ چمنستان ، ظفر علی خاں ، ٨٦

٢ . حسین ، خوبصورت (پلیٹس) .

(ب) صف .

جھگڑا کرنے والا (جامع اللغات ، ١ : ١٥) .

[آتش + پارہ (رک)]

— پرست بلا اضا (— فت پ ، ر ، سک س) امذ .

آگ کی پوجا کرنے والا ، مجوسی ، پارسی ، زرتشت کا پیرو .

وہ مغرور تھا زور پامال مست تھا نمرود جگ میں وہ آتش پرست
١٥٦٢ حسن شوق ، د ، ٧٣

شیطان لعین نے بصورت انسان آکر کہا کہ ہابیل آتش پرست تھا .
١٨٢٥ احوال الانبیا ، ١ : ٢٦٥

دوست بھی اس کے جاں نثار اور فدائی تھے لیکن اس طرح بھیجتے تھے جیسے آتش پرست آگ سے بچتا ہے .
١٩٣٥ چند ہم عصر ، ١٢٦

[آتش + ف : پرست ، پرستیدن (= پوجنا) سے]

— پرستی بلا اضا (— فت پ ، ر ، سک س) امث .

١ . آگ کی پوجا .

رہیں کیوں کر نہ گرد اس روے آتش رنگ کے گیسو
عبادت ہندووں کے دین میں آتش پرستی ہے
١٨٨٨ صنم خانۂ عشق ، ٢٣٢

٢ . زردشتی مذہب .

اتال توں بھی آتش پرستی میں آ عطیں ان دیں تھے آپ اتونے بھرا
١٦٣٩ خاورنامہ ، ٦٨٠

[آتش پرست (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

— پنہاں کس صف (— کس پ ، سک ن) امث .

١ . پتھر میں چھپی ہوئی آگ جو رگڑ سے پیدا ہوتی ہے (جامع اللغات ، ١ : ١٥) .

٢ . (مجازاً) عشق و محبت .

آبرو آتش پنہاں کی ڈبوئی تونے اس قدر پردہ در اے دیدۂ تر ہوجانا

٣ . چھپا ہوا کینہ ، باطنی بغض یا نفاق .

نشۂ مے میں کھلی دشمنی دوست مجھے
آب انگور نے کی آتش پنہاں پیدا
١٨٣٦ آتش ، ک ، ٣٠

[آتش + پنہاں (رک)]

— پیما بلا اضا (— ی لین) امذ .

گرمی ناپنے کا آلہ (جامع اللغات ، ١ : ١٥) .

[آتش + ف : پیما ، پیمودن (= ناپنا) سے]

— تر کس صف (— فت ت) امث .

(مجازاً) شراب .

قدح کو آتش تر لے کے بھر تو طراوت دے گل داغ جگر کو
١٧٩٥ قائم ، مختار اشعار ، ٦٣

ہما دونو میں باہم دور ساغر فزوں آتش سے بھڑکی آتش تر
١٨٦١ الف لیلہ نو منظوم ، ٣ : ٦٧٩

مرے ساقی لبا لب جام بھر دے آتش تر سے
طبیعت خوب ہی گرمائے آخر تو ہے گرمائی
١٩٣٥ عزیز ، صحیفۂ ولا ، ٩٠

[آتش + تر (رک)]

— تیز کس صف (— ی مج) امث .

بھڑکی ہوئی یا دہکتی ہوئی آگ (نور اللغات ، ١ : ٦٩) .

[آتش + تیز (رک)]

— جاں سوز کس صف (— و مج) امث .

(مجازاً) عشق کا سوز و گداز ، محبت کا شعلہ .

آتش جاں سوز جب تک مشتعل تن میں نہیں
درد نالے میں نہیں تاثیر شیون میں نہیں
١٨٦٤ رشک ، د (ق) ، ١٩٦

[آتش + جاں (رک) + ف : سوز ، سوختن (= جلانا ، جلنا) سے]

— جگر کس اضا (— کس ج ، فت گ) امث .

سوز و گداز (نوراللغات ، ۱ : ۶۰) .

[آتش + جگر (رک)]

— حسرت کس اضا (— فت ح ، سک س ، فت ر) امث .

وہ شعلگی کی کیفیت جو تمنا پوری نہ ہونے کے عالم میں دل محسوس کرتا ہے .
(ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۲۹) .

[آتش + حسرت (رک)]

— خاموش کس صف (— و مج) امث .

۱. بے شعلے کی آگ .

لب لعلیں سے تیرے کام کیا تھا تشنہ کاموں کو
مگر دیکھا کہیں اس آتش خاموش میں دریا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵

۲. چپکے چپکے یا آہستہ آہستہ جلنے والی آگ ، سلگنے والی آگ .

دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
آتش خاموش کے مانند گویا جل گیا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۵۱

۳. بجھی ہوئی آگ .

امیروں کو نہ رہی لعل شب چراغ کی قدر
پڑے تھے آتش خاموش کی طرح بیکار

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۱۸۱

[آتش + خاموش (رک)]

— خانہ بلا اضا (— فت ن) امذ .

۱. بھٹی ، تنور ، وہ جگہ جہاں آگ روشن کی جائے .

اگرچہ عاشقوں کا دل ہے آتش خانۂ حسرت
خیال یار سیں گلزار ابراہیم کرتے ہیں

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۵۸

قبر میں جو مشتعل سوز غم جانانہ ہے
گنبد مرقد مرا گویا کہ آتش خانہ ہے

۱۸۵۸ نواب علی خان ، بیاض سحر ، ۳۸۷

۲. وہ طاق جو جاڑے میں آگ روشن کرنے کے لیے کمرے کی دیوار کی جڑ میں بناتے ہیں اور جس میں دھواں نکلنے کے لیے اوپر کی طرف چمنی بنی ہوتی ہے ، آتش دان .

نہ گرمی میں تہ خانے بنانے پڑتے نہ سردی میں آتش خانے روشن کرنے پڑتے .

۱۸۸۰ نیرنگ خیال ، ۱ : ۲۲

میں اور میچل آتش خانہ کے پاس بیٹھے .

۱۹۱۳ دوارکا پرشاد افق ، نیرنگ فرنگ ، ۱۶۸

۳. حمام کی سطح کے نیچے زمین دوز بنی ہوئی بھٹی (ا پ و ، ۱ : ۹۷) .

۴. آتش پرستوں کا عبادت خانہ جہاں ہمہ وقت آگ روشن رہتی ہے ، آتش کدہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۰۵ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۹) .

۵. توپ خانہ (پلیٹس) .

[آتش + خانہ (رک)]

— خو بلا اضا (— و مع) صف .

۱. تیز مزاج ، غصیلا .

کرے ہے گرم جوشی غیر سے جس دم وہ آتش خو
تو میرے دل میں کیا کیا شعلۂ حسرت بھڑکتے ہیں

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۸۳

مللک نے سمجھا کر قاسم کو بٹھایا مگر قاسم آتش خو شعلہ مزاج یہی سوچ رہا ہے کہ کل لشکر سے نکل جاؤں .

۱۹۰۲ طلسم نو خیز جمشیدی ، ۳ : ۴۴۵

۲. (مجازاً) آگ کی خاصیت رکھنے والا ، آتشیں .

برہ کی باد ستی بجھ گیا سراج کا دل
جوال اپنا دکھا اے نگار آتش خو

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۳۹۵

یہ موم دونوں کو کیا نالۂ آتش خو نے
سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۸

اسم کیفیت : آتش خوئی .

اس نے تو قاسم کو بچپن سے گود میں پالا ہے مزاج سے بخوبی ماہر ہے آتش خوئی کا حال اچھی طرح ظاہر ہے .

۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۲۳

[آتش + خو (رک)]

— خوار بلا اضا (— و معد) امذ .

۱. ایک پرندہ جو اکثر آگ کھاتا ہے ؛ چکور .

غضب ہیں گرمیاں باتوں میں اس کی
زبان مرغ آتش خوار ہے دل

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۲۲۵

۲. ایک کیڑا جو آتشخانے میں پیدا ہوتا اور رہتا ہے ، سمندر (پلیٹس) .

۳. (مجازاً) ظالم ، رشوت خوار (نوراللغات ، ۱ : ۶۷) .

[آتش + ف : خوار ، خوردن (= کھانا) سے]

— خوارہ بلا اضا (— و معد ، فت ر) امذ .

رک : آتش خوار نمبر ۱ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۳) .

— خیز بلا اضا (— ی مج) صف .

رک : آتش افشاں .

کوہ آتش خیز وہ ہے جس میں سے آگ اور دھواں یا گندھک رقیق نکلے .

۱۸۷۳ عقل و شعور ، ۱۳۸

[آتش + ف : خیز ، خاستن (= اٹھنا) سے]

— دان بلا اضا ، امذ .

۱. انگیٹھی ، چولھا .

لوہے کی سیخ میں ایک پیرم ہے ... اس سے آتش آتشدان میں کی کردتے ہیں .

۱۸۳۸ ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۶۶

سرد مہری چھوڑ لے آ کر مرے دل میں جگہ
موسم سرما میں آتشدان اچھی چیز ہے
۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۹۵

۲. رک: آتش خانہ نمبر ۲ .
آتشدان میں بقدر حالت سردی کے آگ جلا رکھی ہے .
۱۸۶۹ مسافران لندن ، ۱۹۵
وہ جو آتشدان کے پاس گلابی لباس میں چپکی بیٹھی ہیں ، بیچاری سے کوئی بات ہی نہیں کر رہا .
۱۹۵۸ ہمیں چراغ ہمیں پروانے ، ۲۷۰
[آتش + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت]

— دان کیمیا بلا اضا (— کس مج ن ، ی مع ، سک م) امذ .
(نجوم) کرۂ مصنوعہ اور دوائر میں ایک جنوبی صورت جو چودہ کواکب پر مشتمل ہے (اعمال کرہ ، ۶۷) .
[آتشدان (رک) + ع : کیمیا (رک)]

— درون کس اضا (— فت د ، و مع) امث .
دل کا سوز و گداز (عشق یا غم و فکر کی وجہ سے) (نوراللغات، ۱:۶۷).
[آتش + ف : درون (رک)]

— دل کس اضا (— کس ر) امث .
عشق کا شعلہ .
آتش دل کو مری اور بھی بھڑکاتی ہے
اے ستمگار ترے دامن مژگاں کی ہوا
۱۸۳۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲
[آتش + ف : دل (رک)]

— دم بلا اضا (— فت د) صف .
رک : آتش نفس .
تیرا خنجر ہے نہنگ ایسا کہ غرق زہراب
تیری شمشیر وہ اژدر ہے کہ ہے آتش دم
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۹۲
[آتش + ف : دم (رک)]

— دیدہ بلا اضا (— ی مع ، فت د) صف .
آگ سے جلا ہوا .
بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا
موے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲
[آتش + ف : دیدہ ، دیدن (= دیکھنا) سے حالیہ تمام]

— دینا محاورہ .
جلانا ، سلگانا .
آتش تو دی تھی خانۂ دل کے تئیں میں آپ
پر کیا خبر تھی یہ کہ بجھایا نہ جائے گا
۱۷۹۵ قائم ، د (ق) ، ۸

دل جگر جان یہ بھسمنت ہوئے سینے میں
گھر کو آتش دے محبت نے جلایا کیا کیا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۶۷

— دوست دشمن ندانہ فارسی کہاوت ، اردو میں مستعمل .
آگ دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتی ، بد طینت آدمی کے ضرر سے دوست دشمن کوئی نہیں بچتا (امیراللغات ، ۱ : ۵۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۶۷) .

— رخ بلا اضا (— ضم ر) صف .
معشوق ، حسین و جمیل .
آتش رخان دہر اگر تجھ کو دیکھ لیں
اڑ جائے عارضوں سے برنگ شرار رنگ
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۷
[آتش + ف : رخ (رک)]

— رنگ بلا اضا (— فت ر ، غنہ) صف .
گہرا لال ، تیز سرخ ، لال بھبوکا .
جب ترے روے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی
لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۰۲
اس کے خیمے میں تمھارے ٹھہرانے اور تمھاری دعوت کا میں نے سامان کیا ہے ، اس میں ٹھہرو ، آرام لو ، کھانا کھاؤ ، شراب آتش رنگ کے جام پیو .
۱۹۲۰ جویاے حق ، ۳ : ۴۰
[آتش + ف : رنگ (رک)]

— رومی کس صف (— و مع) امذ .
روم کا ایجاد کردہ ایک بارودی مسالا جو نفت گندھک اور صنوبر کی رال ملا کر تیار ہوتا تھا اور جنگ میں استعمال کیا جاتا تھا (تاریخ ممالک چین، ۲ : ۱۰۱).
[آتش + روم (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

— ریز بلا اضا (— ی مج) صف .
۱. آگ لگا دینے والا ، آگ برسانے والا .
آگ لگانے والے بم (آتش ریز بم) .
۱۹۷۰ شہری دفاع اور آپ ، ۲
۲. (مجازاً) جذبات کو مشتعل کرنے یا بھڑکانے والا .
ندوہ کے انقلاب اور اصلاح کا صور جس نے پھونکا وہ مولانا ابوالکلام آزاد کا آتش ریز قلم تھا .
۱۹۲۳ حیات شبلی ، ۱۵۶
[آتش + ف : ریز ، ریختن (= بکھیرنا ، چھڑکنا) سے]

— زبان بلا اضا (— فت ز) صف .
۱. جس کے منھ سے آگ کے شعلے نکلیں .
ان نالہ ہاے گرم سے جل جائے گا چمن
ایسا تو ظلم بلبل آتش زباں نہ کر
۱۸۲۲ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۲۴

۲. **جس کے کلام (نظم و نثر) میں اثر اور جوش ہو ، شعلہ بیان .**

شمع کے مانند جب تک تفتہ جاں ہوتا نہیں
تب تلک اہل سخن آتش زباں ہوتا نہیں

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۹۵

اک آگ سی لگی ہے زمانے میں ہر طرف
کیا جانے زمزمے یہ کس آتش زباں کے ہیں

۱۹۱۲ نشتر یاس ، ۱۹

۳. **آگ کے صفات بمعنی حرارت ، چمک دمک وغیرہ رکھنے والا ، بیشتر حسب ذیل اشیا کی تشبیہ میں مستعمل .**

(i) **شعلہ یا شمع .**

نکلے باتوں میں اگر منہ سے دھواں　　شعلۂ رخسار ہو آتش زباں

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۶۲

(ii) **گل لالہ .**

روشنی ہووے جو آنکھوں میں تو سیر باغ کر
لالۂ آتش زباں ہے شمع ایوان بہار

۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۸۱

(iii) **تلوار .**

بڑی آتش زباں ہے منہ سے اس کے پھول جھڑتے ہیں
لگائے آگ پانی میں وہ اس کی شعلہ افشانی

۱۸۸۲ قدر ، ک ، ۵۸

اسم کیفیت : آتش زبانی .

سب سمندر متفق ہو مجھ کوں کہتے ہیں سراج
شعلہ رو کے وصف میں آتش زبانی کیجیے

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۹۹

حقیقت میں ہیں گرما گرم باتیں شعلہ رویوں کی
زبانی شمع ساں دعویٰ نہیں آتش زبانی کا

۱۸۹۵ خزینۂ خیال ، ۴۰

[آتش + ف : زبان (رک)]

ـــ زَدَگی

بلا اضا (ـــ فت ز ، د) امث .

آگ لگ جانا .

آتش زدگی کے حادثات اکثر مکانات میں ہوتے رہتے ہیں .

۱۹۱۶ خانہ داری ، ۳ : ۱ ، ۸۲

[آتش + ف : زدگی (رک)]

ـــ زَدَہ

بلا اضا (ـــ فت ز ، د) صف .

جس میں آگ لگ جائے ، جھلسا ہوا ، جلا اور بھنکا ہوا .

دنیا کوں کرے گا او آتش زدہ　　نہ آتش رہویگی نہ آتشکدہ

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۷۱

جوں شرر کاغذ آتش زدہ　　شام غم اپنی میں سحر کر گیا

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۶

قسمت میں ناریوں کی تہا جلنا بدا ہوا　　جس پر بھی آنچ آگئی آتش زدہ ہوا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۵

[آتش + ف : زدہ ، زدن (= مارنا ، لگانا) سے حالیہ تمام]

ـــ زَدی

بلا اضا (ـــ فت ز) صف ؛ مث .

آتش زدہ (رک) کی تانیث .

ستم یہ دیکھ اک آتش زدی بلبل جو چھکاری
تو لی پھر راہ جنگل کی نکل اس طور یک باری

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۷۳

ـــ زَرتُشت

کس اضا (فت ز ، سک ر ، فت ت ، سک ش) امث .

زرتشت (رک) کے آتشکدے کی آگ .

آتشکدۂ دل کو اگر دیکھے ہمارے　　شرمندگی آگ آتش زرتشت اٹھائے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۹

[آتش + ف : زرتشت (رک)]

ـــ زَن

بلا اضا (ـــ فت ز) .

(الف) صف .

آگ لگانے والا ، پھونک دینے والا .

داغ عشق شعلہ رویاں پھونک دے گا اے وزیر
اک نہ اک دن ہوگا قصر تن میں آتش زن چراغ

۱۸۴۶ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۱۰۰

ہم کو ان آتش زنوں ہیزم کشوں سے ڈر نہیں
نور ابراہیم چمکا شعلۂ آزر میں ہے

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۴۲

(ب) امذ .

روشنی کا مہتمم ؛ ققنس (رک) ؛ چقماق کا لوہا (وضع اصطلاحات، ۹۵).

[آتش + ف : زن ، زدن (= مارنا ، لگانا) سے]

ـــ زَنی

بلا اضا (ـــ فت ز) امث .

آتش زن (رک نمبر الف) سے اسم کیفیت .

یہ عمل مجرمانہ آتش زنی میں شمار نہ ہوگا .

۱۹۲۵ مبادی قانون فوجداری ، ۲۸۷

[آتش زن (رک) + فت : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ زَنگی

بلا اضا (ـــ فت ز ، ن) امث .

رک : آتش زدگی (پلیٹس) .

[آتش زن (رک) + ا : گی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ زیرِ پا

بلا اضا، کس اضا (ـــ ی مج ، کس مج ر) صف .

(لفظاً) جس کے پانو تلے آگ ہو ، (مجازاً) بے قرار ، بے چین .

نظر آتا نہ اس کو گر ترا یہ پھول سا چہرہ
صبا اس طرح کیوں عالم میں آتش زیرپا ہوتی

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۲۲۹

ساغر آفتاب کے نکلنے کے وقت ہم لوگوں کی بد مذاقی پر آتش زیرپا ہو رہے تھے .

۱۹۳۷ دنیائے تبسم ، ۶۹

[آتش + ف : زیر (رک) + پا (رک)]

ـــ ستان

(ـــ کس ش ، سک س) امذ .

آگ کا خطہ ، وہ جگہ جہاں آگ بہت زیادہ ہو ، لڑائی میں مشتعل توپ خانے کی صورت حال ؛ چتا (پلیٹس) .

[آتش + ف : ستان (رک)]

ــ سوار بلا اضا (ــ فت س) صف .

(مجازاً) بے چین ، مضطرب .

مجمر نمن ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۳۲۷

[آتش + سوار (رک)]

ــ سوزاں/سوزندہ کس صف (ــ و مج/و مج ، کس ز/ف ، سک ن ، فت د) امث .

جلتی یا دہکتی ہوئی آگ .

نہانے کو نہ جا حمام میں پھر رقیب ہو کے
لٹادے گا ہمیں رشک آتش سوزاں گلخن پر

۱۸۳۶ آتش ، ک ، ۸۰

قریب تھا کہ آتش سوزندہ مثل برق جہندہ ہمارے خرمن ہستی کو سوخت کردے .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۲

[آتش + ف : سوزاں/سوزندہ (رک)]

ــ سیال کس صف (ــ فت س ، شدی) امث .

(مجازاً) شراب .

یہ ہے اس آتش سیال کی درخشانی
کہ جام بادہ کو کہتے ہیں بادہ خوار چراغ

۱۸۶۱ دیوان ناظم ، ۹۷

کیف آور تیرا جلوہ ہے سکوت شام میں
آتش سیال ہے لبریز تیرے جام میں

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۵

[آتش + ع : سیال (رک)]

ــ سینہ کس اضا (ــ ی مع ، فت ن) امث .

رک : آتش دل .

تپش و اولہ جاں تک پہونچی   آتش سینہ زباں تک پہونچی

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۳۵

[آتش + ف : سینہ (رک)]

ــ طبع بلا اضا (ــ فت ط ، سک ب) صف .

تیز مزاج ، جذباتی ، غصیلا (پلیٹس) .

[آتش + ع : طبع (رک)]

ــ طور کس اضا (ــ و مع) امث .

وہ نورانی تجلی جو حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر نظر آئی تھی (نور اللغات ۱ : ۶۷) .

قب : برق طور .

ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی
آتش طور سی گرمی ترے بازار کی تھی

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۰

ــ عناں بلا اضا (ــ کس ع) صف .

تیز رو (نور اللغات ، ۱ : ۶۷) .

اسم کیفیت : آتش عنانی .

کیا کہوں آتش عنانی اس کے گھوڑے کی مگر
برق جائے نعل رکھتا ہے وہ توسن زیر پا

۱۸۴۲ عیشی ، سراپا سخن ، ۲۷۴

[آتش + ع : عناں (رک)]

ــ غم کس اضا (ــ فت غ) امث .

وہ شعلہ جو شدت غم میں دل میں بھڑکتا محسوس ہوتا ہے ، غم کا جوش (جامع اللغات ، ۱ : ۱۶) .

[آتش + غم (رک)]

ــ فراق کس اضا (ــ کس ف) امث .

وہ سوزندگی جو عالم جدائی میں دل و جگر محسوس کرتے ہیں اور جس کا نتیجہ کبھی کبھی آہ گرم کی شکل میں نمودار ہوتا ہے .

شاہ زماں اپنی بی بی کو بہت پیار کرتا تھا ... آتش فراق نے دل و جگر کو کباب کیا ...

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۴

[آتش + فراق (رک)]

ــ فروز بلا اضا (ــ فت ف : و مج) صف .

رک : آتش افروز (جامع اللغات ، ۱ : ۱۹) .

اسم کیفیت : آتش فروزی .

اگر اب کوئی دوسری شمال کی روحانی مقدس مورت (یعنی ڈار) خونریزی اور آتش فروزی کی کسی دوسری دینی مہم کے لیے چڑھائی کرے گی تو اس کی آؤ بھگت ... بہت ہی مختلف ہوگی .

۱۸۹۳ بست سالہ عہد حکومت ، ۸۹

[آتش (رک) + ف : فروز (رک)]

ــ فشاں بلا اضا (ــ کس ف)

(الف) صف .

۱. آگ اور شعلے برسانے والا ، چنگاریاں دینے والا ، آتشیں ، گرم .

علی بولے آتش فشاں ہے یو ابر   گھڑی ایک تم بھی کرو سارے صبر

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۵۸۷

یہاں کی پہاڑیوں میں آتش فشاں مادہ بھرا ہوا ہے .

۱۸۹۶ فلورا فلورنڈا ، ۳

جب ہو آتش فشاں پہاڑ کوئی   تب نکلتا ہے اس سے یہ لاوا

۱۹۱۲ سائنس و فلسفہ ، ۵۵

۲. تابناک ، لال بھبوکا ، روشن .

چاند جیسا ہے شفق بھیتر عیاں   چہرہ صب کا از گلال آتش فشاں

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۲۰۴

اے سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے
پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشان شمع

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۷۵

۳. دل میں اثر کرنے والا ، جیسے : دم آتش فشاں ، داستان آتش فشاں (نوراللغات ، ۱ : ۶۸) .
(ب) امذ .
وہ پہاڑ جس میں لاوا بھرا ہو ، لاوا اگلنے والا پہاڑ ، جوالا مکھی .
مجھے تو اس خاموشی سے خود ہی اندیشہ تھا کہ یہ آتش فشاں کس وقت پھٹتا ہے .
۱۹۶۱ ہالہ ، اے آر خاتون ، ۲۶۶
اسم کیفیت : آتش فشانی .
کہاں یہ مہر میں آتش فشانی کہ اس کے سایہ سے ہو سنگ پانی
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۰۱
چقماق کا پتھر آتش فشانی پر مجبور ہوگیا .
۱۹۳۲ افسر الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۳۱
[آتش + ف : فشاں ، فشاندن (=جھاڑنا) سے]

ــ فِگَن

بلا اضا (ــ کسر ف ، فت گ) صف .
رک : آتش افگن .
وہ آفت کی چنگاری سچ مچھ بنی شرر بار و آتش فگن کچھ بنی
۱۸۲۳ حل ، تحفہ اعظم ، ۳۱

ــ قَدَم

بلا اضا (ــ فت ق ، د) صف .
گرم رفتار ، بہت تیز چلنے والا ، تیزرو ، گرم رو .
ترا دیوانۂ دل سوختہ آتش قدم گر ہو
جلا دے زیر پا گر خار مژگاں سمندر ہو
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۶۰
یہ پتھر قافلے والوں کے ٹھکرائے ہوئے سے ہیں
کسی آتش قدم کی راہ میں آئے ہوئے سے ہیں
۱۹۳۸ کتاب العلم ، حفیظ جالندھری ، ۹۴
اسم کیفیت : آتش قدمی .
جل گیا کیا مری آتش قدمی سے جنگل
چار تنکے نہ کہیں باد صبا نے پائے
۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۶۳
[ف : آتش + ع : قدم (رک)]

ــ کا پَرکالَہ

(ــ فت پ ، سک ر ، فت ل)
(الف) امذ .
آگ کا ٹکڑا ، انگارا ، دہکتا ہوا کوئلہ .
سوز غم پنہاں سے دل اپنا جو بھر آیا
پرکالۂ آتش تھا جو لخت جگر آیا
۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۳۸
زندگی میں ہے ہمیں دوزخ کہ دل رکھتے ہیں ہم
کم ہے یہ آتش کا پرکالہ جلانے کے لیے
۱۹۲۸ مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۸۴
(ب) صف .
۱. شوخ ، طرار ، چالاک (معشوق) .
دیکھ اس آتش کے پرکالے کی وہ چشمک زنی
مجھ کو بجلی بھی نظر پڑتی ہے گھبرائی ہوئی
۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۲۵
ہے اس جادو نین کے سامنے کیا سحر بنگالا
قیامت ہے بلا ہے شوخ وو آتش کا پرکالا
۱۷۲۷ دیوان قاسم ، ۱۸

۲. گورا چٹا ، لال بھبوکا ، چاند کا ٹکڑا ، نور کا پتلا .
خدا کے فضل و کرم سے ایک لڑکا خوبصورت چاند کا ٹکڑا آتش کا پرکالہ پیدا ہوا .
۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب ، ۲۷
۳. ذہین ، ذکی ، تیز طبع .
ہوتے آتش کے ہیں یہ پرکالے تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے
۱۸۷۱ شوق لکھنوی (امیراللغات ، ۱ : ۵۵)
یہ تن و توش میں حیدر تھے تو مرحب تھا وہ فیل
وہ جو آتش کا تھا پرکالہ تو یہ جان عقیل
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۳
۴. فتنہ پرداز ، شریر ، مفسد ، بلائے بے درماں .
خریدی کچھ نہ جنس آکر ہم اس بازار میں سودا
بغل میں لے چلے ہیں دل سو اک آتش کا پرکالا
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۰
وہ آتش کے پرکالے نئی ہوائیاں اڑاتے تھے .
۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۲۲
۵. (i) چنچل ، چلبلا ، طرارے بھرنے والا (گھوڑا) .
انہیں آتش کے پرکالوں میں ہے بجلی کی جولانی
ہوا چھوتی نہیں ممکن ہے ان پر کب ہوا کھانی
۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۵۷
(ii) اچپل ، طرار ، چالاک (معشوق) .
ذکر اس آتش کے پرکالے کا جب آجاتا ہے
برق گھبرا جاتی ہے اور شعلہ تھرا جاتا ہے
۱۸۲۶ معروف ، د ، ۱۴۰
۶. غضبناک ، آگ بگولا ، غصہ‌ور .
کیوں نہ بالا پھونک مارے جل کے جب عشرت کی رات
ٹوٹ کر کھو جائے اس آتش کے پرکالے کی گونج
۱۸۴۰ شہیدی ، د ، ۳۳
خورشید جس کا مزاج آتش کا پرکالہ تھا جل کے بولی .
۱۹۰۰ خورشید بہو ، رسوا ، ۵۰
[آتش + ا : کا + ف : پرکالہ (= حصہ ، ٹکڑا)]

ــ کا جَلا پانی کو دَوڑے

کہاوت .
رک : آگ کا جلا پانی کو دوڑے .
دل ہے پرداغ تو کس طرح نہ رووں سچ ہے
دوڑے ہے پانی کو کہتے ہیں جلا آتش کا
۱۸۴۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷

ــ کار

صف .
آگ دینے والا ، گرم کرنے والا (وضع اصطلاحات ، ۱۰۷) .
اسم کیفیت : آتش کاری .
عشق کی اللہ رے آتش کاریاں خون کی بوندیں ہیں یا چنگاریاں
۱۹۳۲ شعلۂ طور ، ۹۵
[آتش + کار (رک)]

ــ کَدَہ

بلا اضا (ــ فت ک ، د) امذ .
رک : آتش خانہ .
پھر آتشکدہ کی نشانی پہ آ کھڑا یوں شرارہ فشانی پہ آ
۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۹۱

فارس کا آتشکدہ جو ہزار برس سے سلگ رہا تھا بجھ گیا ۔
۱۸۷۳ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱
اللہ رے درود پیمبر کا فیض عام اک دم میں سرد ہو گئے آتش کدے تمام
۱۹۱۲ شمیم ، میلاد نامہ ، ۱۳
[آتش : کدہ (رک)]

ــــ کُہنڈ بلا اضا (ــ فت کہ ، سک ن) امذ .

رک : آتش کدہ .
پارسی کے آتش کہنڈوں میں سے پانی نکلا .
۱۶۸۱ کنزالمومنین ، عابد شاہ (دکنی اردو کی لغت ، ۱)
[آتش + کہنڈ (رک)]

ــــ گُل کس اضا (ــ ضم گ) امث .

لالے اور گلاب وغیرہ کے سرخ رنگ کی شوخی جو شعلے سے مشابہ ہوتی ہے .
بھڑکی ہے آتش گل اے ابر تر ترحم
گوشے میں گلستاں کے میرا بھی آشیاں ہے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۹
چمن میں صبح کو اٹھے شعلے آتش گل سے
صبوحی کے لیے ہم کو بھی ساقی آتش تر دے
۱۹۲۸ مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۶۰
[آتش + ف : گل (رک)]

ــــ گیر بلا اضا (ــ ی مع) .

(الف) صف .
۱۔ بھڑک اٹھنے والا ، جلد اور آسانی سے آگ پکڑنے والا .
ایک مائنڈ کی دم میں روئی ، کپڑا وغیرہ آتش گیر چیزیں باندھ کر آگ دیتے تھے .
۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۷
بجلیاں سی کوندتی ہیں حسن عالمگیر سے
دل تپکتے ہیں ہماری آہ آتش گیر سے
۱۹۶۰ آتش خندان ، ۲۶
۲۔ آگ لگنے سے بھٹنے والا .
اس نے آتش گیر (پھٹنے والی) چیزوں کے اجزا کی ساخت کا بہت وسیع مطالعہ کیا .
۱۹۳۲ آدمی اور مشین ، ۸۲
(ب) امذ .
چقماق ، دسپنا .
ہوا میں آکے جو کرتا ہے سرکشی شعلہ
تو چٹکیاں دل آتش میں لے ہے آتش گیر
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۲۳
ہمارا لخت دل ہے یا کوئی انگارہ دوزخ کا
اٹھانے کا جو کرتا قصد آتش گیر جل جاتا
۱۹۲۴ منظر (لکھنوی) (نوراللغات ، ۱ : ۶۸)
[آتش + ف : گیر ، گرفتن (= پکڑنا ، لینا) سے]

ــــ گیرہ بلا اضا (ی مع ، فت ر) امذ .

۱۔ رک : آتش گیر (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۶۲) .
۲۔ دیا سلائی ، ماچس .
آتش گیرہ ہندی میں اس کو دیا سلائی کہتے ہیں .
۱۸۲۵ مطالع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱
[آتش گیر (رک) + ہ ، لاحقۂ آلہ]

ــــ مَحلُول کس صف (ــ فت مح م ، سک ح ، و مع) امث .

(لفظاً) (پانی میں) حل کی ہوئی آگ ، (مراداً) شراب .
ہاں آتش محلول اب دے سرد طبائع کو
محسوس نہیں ہوتی گرمی لب ساغر کی
۱۹۳۵ عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۰
[آتش + محلول (رک)]

ــــ مُردہ کس صف (ضم م ، سک ر ، فت د) امث .

بجھی ہوئی آگ .
میں ہوں وہ زندہ دل کہ مری جان ہے قرار
برق جہاں کو آتش مردہ قرار دے
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۰۷
[آتش + ف : مردہ ، مردن (مرنا) سے حالیۂ تمام]

ــــ مِزاج بلا اضا (ــ کس م) صف .

۱۔ تند خو ، غصیلا .
جب آیا غضب میں وو آتش مزاج کیا آب عشاق کے دل کو گال
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۱۸
نہیں معلوم ایسے آتش مزاج بے مروت آدمی کے ساتھ اس نیک بخت نے کیونکر نباہ کیا .
۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۲۸۰
نہ کیوں بہار میں آتش مزاج ہو پرورند
ادھر کباب میں گرمی ادھر شراب میں آگ
۱۹۳۲ بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۹۲
۲۔ جس کے خمیر میں آتش ہو جیسے جن .
اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پر
تعجب کیا کہ ابلیس لعیں دشمن ہے آدم کا
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۸۷
جز کردگار خلق ہے سب احتیاج تھے
پر خلط میں جو آگ تھی آتش مزاج تھے
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۶ : ۱۰۷
اسم کیفیت : آتش مزاجی .
سرکشی آتش مزاجی ہے سبب ناصحوں کی گرمئ بازار کا
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۸
غضب لائے گی یہ آتش مزاجی کہ ہے غصے سے روئے مہ جبیں سرخ
۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۶
ریڈ صاحب کی آتش مزاجی بر سر ترقی ہے .
۱۹۱۲ حیات النذیر ، ۴۳
[آتش + مزاج (رک)]

ــــ مُوسیٰ کس اضا (ــ و مع ، ا بشکل ی) امث .

رک : برق طور .

تیرہ باطن سے نہیں ملتے ہیں روشن دل کبھی
آتش موسیٰ کو آتشگیر کی حاجت نہیں
؟ خلیل (امیراللغات ، ۱ : ۵۵)
[آتش + موسیٰ (رک)]

ــ ناک بلا اضا ، صف .

۱. آتشین ، گرم ، جلتا یا بھبکتا ہوا .
یہ وہ آنسو ہیں جن سے زہرہ آتش ناک ہو جاوے
اگر پیوے کوئی ان کو تو جل کر خاک ہو جاوے
۱۷۵۵ یقین ، د ، ۵۷
گر یونہیں جلتا رہے گا روے آتشناک سے
جلتے جلتے آفتاب اک دن توا ہو جائے گا
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۰
نہ ہو جلال تو حسن و جمال بے تاثیر
نرا نفس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتشناک
۱۹۳۶ ضرب کلیم ، ۱۲۲
۲. آگ کی طرح سرخ ؛ لال بھبوکا (امیراللغات ، ۱ : ۵۵).
۳. غصہ ور ، تند خو (نوراللغات ، ۱ : ۶۸).
[آتش + ف : ناک ، لاحقۂ صفت]

ــ نفس بلا اضا (ــ فت ن ، ف) صف .

۱. جلا دینے والا ، نہایت گرم .
آتش نفس ہوا ہے گلزار کی ہمارے بجلی گری ہے غنچے جب مسکرا دیے ہیں
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۰۳
۲. سوختہ جگر ، دل جلا ، صاحب سوز و گداز ، جلے تن .
یقیں یہ نالہ تیرا کیا بلا لائے گا ڈرتا ہوں
لگا مت گھر کو اپنے آگ اے آتش نفس چپ رہ
۱۷۵۵ یقین ، د ، ۳۳
ڈھونڈے ہے اس مغنی آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۶
دل آتش نفس تو آپ اپنے کو جلائے گا
نتیجہ اور کیا ہوگا تری آتش نوائی کا
۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۳۲
اسم کیفیت : آتش نفسی .
پایا ہے رہ راست کو تلوار کے خم سے
سیکھے کوئی آتش نفسی تیغ دو دم سے
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۸
وہ اس سوز و تپش ، اس اضطراب مقدس ، اس آتش نفسی کا اظہار اپنے اشعار میں کرتی ہے .
۱۹۵۹ سرود رفتہ ، ۲۰
[آتش + نفس (رک)]

ــ نمرود کس اضا (ــ فت ن ، سک م ، و مع) امث .

وہ آگ جو خدائی کا دعویٰ کرنے والے بادشاہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے واسطے روشن کی اور جیسا کہ قرآن پاک (پارہ ۲۱ ، آیت : ۶۸-۶۹) میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو اس میں ڈالا گیا تو خدا کے حکم سے وہ ٹھنڈی ہوئی اور گلزار بن گئی .

وہ پری پھونکے مجھے آسیب کیا شعلۂ رخ آتش نمرود ہے
۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۶۹۰
آتش نمرود اس کے جلانے کے واسطے روشن ہوئی .
۱۹۲۹ آمنہ کا لال ، ۱۵
[آتش + نمرود (رک)]

ــ نوا بلا اضا (ــ فت ن) صف .

پر سوز و گداز آواز یا بیان والا ؛ پر اثر نالہ و فریاد کرنے والا .
اے آفتاب جلوہ گہ کبریا ہوں میں تو آتشیں مزاج تو آتش نوا ہوں میں
۱۹۲۶ رفیع ، مرثیہ (ق) ۱۰
اسم کیفیت : آتش نوائی .
اس کے دل کی آگ اس کی ہڈیوں تک کو پھونکے ڈالتی ہے ، وہ آتش نوائی پر مجبور ہے .
۱۹۳۰ سہ ماہی "اردو" ، اپریل ، ۲۲۷
[آتش + ف : نوا (رک)]

ــ نہاد بلا اضا (ــ کس ن) صف .

رک: آتش مزاج .
اوتم ذات او نار آتش نہاد ٹھنڈی منج لگی آب تھے بی زیاد
۱۶۲۵ سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۲
آتے ہیں آسمان سے زن سے چنگھاڑتے بمبر جہاز دشمن آتش نہاد کے
۱۹۷۳ پرواز عقاب ، ۸۰
[آتش + نہاد (رک)]

ــ ہاے ثلاثہ بلا اضا (فت ث ، فت ث) امث ، ج .

فارس کے تین مشہور آتشکدے .
آتشہاے ثلاثہ یعنی خراد ، برجین مہر اور آذر گشاسپ ساسان کے گھر میں روشن ہیں .
۱۹۲۶ غلبۂ روم ، ۱۰۹
[آتش + ف : ہاے ، لاحقۂ جمع + ثلاثہ (رک)]

ــ یونان

ایک آتشگیر مرکب جو پانی میں بھیگنے سے آگ پکڑ لیتا تھا اور جسے بازنطینی یونانی لڑائی میں استعمال کرتے تھے (یہ مرکب ۶۷۳ قبل مسیح میں کالنی کاس نامی میر عمارت نے ایجاد کیا تھا) .
بازنطینی وقائع نگاروں کا دعویٰ ہے کہ نام نہاد آتش یونان اسی نے ایجاد کی .
۱۹۵۹ مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۲/۱ : ۱۰۶۱
[آتش + یونان (= یورپ کا ایک مشہور ملک)]

آتشک (سک ت ، فت ش) امث .

۱. گرمی کی بیماری جس میں جسم پر خصوصاً زیر ناف سرخ دانے نمودار ہونے اور رفتہ رفتہ زخم یا گھرے گھاو کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (ان دانوں میں سخت سوزش ہوتی ہے اور یہ ایک متعدی مرض ہے) ، آبلۂ فرنگ ، باد فرنگ ، آتش فارسی .

یہ کہا اس کو جسے تھی آتشک موضع مخصوص پر چھڑکو نمک

١٧٨٠ سودا ، ک ، ١ : ٣٩١

آتشک ، سوزاک . . . غرض اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں .

١٨١٠ اخوان الصفا ، ١٢٥

اگر آتشک یا سوداوی امراض کی وجہ سے پیدا ہو تو اطریفل . . . ملا کر پلائیں .

١٩٣٦ شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ١١٧

٢. آتش ، آگ ، اکثر مرکبات میں مستعمل جیسے : **آتشک افروزی** (رک).

ـــ افروزی بلا اضا (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) امث .

آتشیں اسلحہ دشمن پر برسانا .

دشمن کا شک اس طرف تھا برق افگنی و آتشک افروزی سے ہنگامہ دشمن کشی وعدو سوزی کو گرم کیا .

١٨٩٧ تاریخ ہندوستان ، ٨ : ١٠٨

[ف : آتش + ک ، لاحقۂ نسبت]

ـــ کا بُھلسا/جُھلسا صف .

وہ مریض جس کا جسم آتشک کی وجہ سے بگڑ گیا ہو (ماخوذ : امیراللغات ، ١ : ٥٧ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٦ ؛ نوراللغات ، ١ : ٦٩) .

ـــ کا مارا صف .

رک : آتشک کا بھلسا/جھلسا (امیراللغات ، ١ : ٥٧ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٦ ؛ نوراللغات ، ١ : ٦٩) .

ـــ کا (اُڑ کے) لگنا ف م .

چھوت چھات کے باعث ایک کی آتشک سے دوسرے کو آتشک ہو جانا (امیراللغات ، ١ : ٥٧ ؛ نوراللغات ، ١ : ٦٩) .

ـــ نکلنا ف م .

آتشک کے دانوں کا جسم پر نمودار ہونا .

مرزا کے جب سے نکلی نہیں آتشک گئی
بد ذات پھوٹی چار میں یہ ہانڈی پک گئی

١٨٦٩ جان صاحب ، د ، ١ : ١٩٩

آتشکی (سک ت ، فت ش)

١. آتشک (رک) سے منسوب .

مثلاً آتشکی تنخوره . . . کے باعث ناک کا چپٹا ہو جانا .

١٩٣٢ تشریح عصبیات ، ٣٥٠

٢. آتشکیا (رک) (امیراللغات ، ١ : ٥٨) .

[آتشک (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آتشکیا (سک ت ، فت ش ، سک ک) صف .

آتشک کا مریض ، وہ شخص جو آتشک میں مبتلا ہو (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٦) .

آتَشی / آتِشی / آتْشی (فت ت /کس ت /سک ت) صف ؛ امذ .

١. آتش (رک) کی طرف منسوب : **آگ کا ، آگ کی سی خاصیت رکھنے والا ، آگ کی طرح گرم اور جلا دینے والا .**

نہ کہہ سور بل آگ کا بادل اتھا
نہ او دھوپ یک آتشی جل اتھا

١٦٥٧ گلشن عشق ، نصرتی ، ١٠٩

خواب دیکھا کہ میں دہانہ پہاڑ آتشی پر پھر رہا ہوں .

١٨٨٠ ماسٹر رام چندر ، ١٩٠

٢. (i) **جس کی خلقت میں جزو غالب آگ ہو ، آگ کی مخلوق ، جن وغیرہ .**

جو کوئی جس کو ماٹی سوں خلقت کیا
ہوی آتشیاں کو بھی قسمت کیا

١٦٨٢ رضوان شاہ و روح افزا ، ٤٧

میری اور تیری مناسبت کسی نوع کی نہیں ، سرتاپا جنسیت کا فرق ہے ، تو آتشی اور میں آبی .

١٧٩٢ عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ٢٠٢

بولی وہ بشر ہو تم دلاور) سر سبز ہو قوم آتشی پر

١٨٣٨ گلزار نسیم ، ٣٧

(ii) **آگ یا آگ سے بنی ہوئی مخلوق کی خاصیت .**

توں کر بہار سر تھے اپس سرکشی
توں ہے خاک کا ، چھوڑ دے آتشی

١٦٤٩ خاور نامہ ، ٦٩٠

٣. (i) **جلد آگ پکڑ لینے والا ، آتشگیر .**

مٹی کے تیل اور دیگر آتشی اشیاء کے مسائل .

١٩٣٧ ہندوستان کا نیا دستور حکومت ، ١٠٣

(ii) **آگ برسانے یا لگانے والا اسلحہ .**

نو سو نفطانداز تین ٹکڑیوں میں تقسیم کردیے اور جنگی ہاتیوں کو بھگانے میں یہ آتشی حربہ بہت مفید ثابت ہوا .

١٩٥٣ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ٨٧

٤. **بنیٹی کی ایک قسم جس کے دونوں سروں پر آگ لگا کر گھماتے ہیں .**

یہ . . . ایک قسم کا ورزشی آلہ ہے . . . اس کی بہت سی قسمیں بنائی ہیں : سادی ، آبی ، آتشی ، جھولہ ، تکونی وغیرہ

١٩٢٥ اسلامی اکھاڑا ، ٢٠

٥. **گہرا سرخ رنگ .**

اگر لعل رمانی اور آتشی اور آبدار . . . ہو اوس کی قیمت اوتنی ہے جو زمرد رمانی کی قیمت ہے .

١٨٧٣ مطلع العجائب ، ٢٨٧

حالات مذکور میں وسطی حصے کی تنویر کا رنگ آتشی ارغوانی تھا .

١٩٣٩ طبیعی مناظر ، ١٤٢

٦. **ایک قسم کا کبوتر جو شعلہ رنگ ہوتا ہے .**

سبز اور سرخ کے میل سے آتشی پیدا ہوا .

١٨٩١ رسالۂ کبوتر بازی ، ٦

[آتش (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ اینٹ (ـــ ی مع ، مغ) امؤ .

وہ اینٹ جو آگ کی انتہائی تپش سے بھی متاثر نہ ہو .

بیشتر فرنیسوں کا استر آتشی اینٹوں سے ہی تعمیر ہوتا ہے .

١٩٤٣ فولاد سازی ، ٥٨

[آتشی + اینٹ (رک)]

— آئِینہ (— ی مع ، فت ن) امذ .

ایک قسم کا موٹا شیشہ جس میں سے سورج کی شعاعیں گزر کر کاغذ کپڑے یا روئی پر کچھ دیر پڑتی رہیں تو وہ جلنے لگتا ہے .
وہ آتشی آئینہ جو صدہا گز کے فاصلے سے جہازوں کو جلا دیوے اسی نے ایجاد کیا ہے .
۱۸۲۸ ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۹۵
[آتشی + آئینہ (رک)]

— بُرج/بُرُوج (ضم ب ، سک ر/ضم ب ، و مع) امذ .

(نجوم) آسمان کے وہ تین برج جو آگ کے خواص رکھتے ہیں یعنی : حمل ، اسد ، قوس (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۰۶) .
ساتویں ہونا تین یا زیادہ ستاروں کا خاکی اور آتشی بروج میں بیک وقت .
۱۸۳۸ توصیف زراعات ، ۱۹
[آتشی + برج (رک)]

— پتّھر (— فت پ ، شد ت بفت) امذ .

رک : آتشی چٹان .
پتوان لوہے کی تبدیلی کے لیے آتشی پتھر . . . کے کوزے استعمال کیے جاتے تھے .
۱۹۷۳ فولاد سازی ، ۱۵۲
[آتشی + پتھر (رک)]

— پہاڑ (— فت پ) امذ .

رک : آتش فشاں (= جوالا مکھی) .
کبھی شق ہونا آتشی پہاڑوں کا باعث نہایت اضطراب کا استقامت مرزن میں دریافت ہوا ہے .
۱۸۵۰ رسالہ مقناطیس ، ۲۱۷
[آتشی + پہاڑ (رک)]

— چٹّان (— فت چ ، شد ٹ) امث .

آتش فشاں پہاڑ سے خارج ہونے والے لاوے یا زمین کے گرم سیال مادے سے بنا ہوا تودہ .
آتشی (Igneous) چٹانوں اور ان کے حاصلات یہ لازمی جزو ہیں .
۱۹۶۸ کیمیاوی سامان حرب ، ۲۶۹
[آتشی + چٹان (رک)]

— حَرف (— فت ح ، سک ر) امذ .

(جفر) وہ حروف جو آگ کے خواص رکھتے ہیں یعنی : (ا ہ ط م ف ش ذ) (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۰۶) .
[آتشی + حرف (رک)]

— خط (— فت خ) امذ .

(طبیعیات) عمل انعطاف و انعکاس میں منعکس متواتر شعاعوں کے تقاطع کے مقامات پر سے گزرنے والا خط .
تجربہ ۲۸ - انعکاس سے پیدا ہونے والا آتشی خط .
۱۹۲۱ طبیعیات عمل ، ۱ : ۷۵

— ڈاٹ امث .

انجنوں وغیرہ میں لگا ہوا ایک قسم کا منفذی پلگ ، (انگریزی Fusible Plug) (اردو انسائیکلوپیڈیا ، فیروز سنز ، ۹) .
[آتشی + ڈاٹ (رک)]

— سانپ (— مغ) امذ .

وہ سانپ جس کی پھنکار شعلہ فشاں یا آگ لگا دینے والی ہو : بہت زہریلا سانپ .
سانپ کی اصل سے ایک ناگ نکلے گا اور اس کا پھل ایک اڑنے والا آتشی سانپ ہوگا .
۱۹۵۱ کتاب مقدس ، ۶۷۲
[آتشی + سانپ (رک)]

— شِیشہ (— ی مع ، فت ش) امذ .

رک : آتشی آئینہ .
یہ خاصیت ہے ان کی آنکھوں کی جوں آتشی شیشہ
کسی نے ہے کہیں دیکھا بھی اس اوڑلاگ کا جوڑا
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۳۵
جس وقت آتشی شیشے کی راہ سے کپڑے تک آفتاب کی کرنیں پہنچتی ہیں اس کپڑے کو جلانے لگتی ہے .
۱۹۵۶ مناظر احسن گیلانی ، طبقات ، ۲۲۸
[آتشی + شیشہ (رک)]

— شیشی (— ی مع) امث .

ایک خاص قسم کی لمبی اور تنگ گردن کی شیشی جس کے ذریعے سے روغن کھینچتے اور جوہر اڑاتے ہیں .
آگ پر بسبب مضبوطی کے خوب کام دیتی ہے اسی سبب سے اسے آتشی شیشی کہتے ہیں .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۶
سب کو آتشی شیشی میں ڈال کر نرم نرم آنچ پر پکائیں .
۱۹۳۶ ماہ نامہ 'ہمدرد صحت' ، دہلی ، مارچ ، ۳۸
[آتشی + شیشی (رک)]

— عَینک (— ی لین ، فت ن) امذ .

موٹے شیشے کی عینک ، دوربین چشمہ .
چڑھادے آتشی عینک کہ مجھ کو دور کی سوجھے
سنادے راگ دیپک کا گلا ہو شمع نورانی
۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۵۹
[آتشی + عینک (رک)]

— گولا / گیند (— و مج/ی مج مغ) امذ/امث .

۱. فاسفورس ، وغیرہ سے بنایا ہوا گولا جس سے گیند کی طرح کھیلا جاتا ہے ، چوگان (ماخوذ : دربار اکبری ، ۱۳۲) .
ایک آتشی گیند بنائی ہے کہ زمین پر انگارے کی طرح لوٹتی اچھل جاتی ہے اور بجھتی نہیں .
۱۹۰۶ ماہ نامہ 'مخزن' ، لاہور ، ۲۱
۲. بم کا گولا (پلیٹس) .
[آتشی + گولا/گیند (رک)]

ــ مَٹی/مِٹی (ــ فت م/کس م ، شد ٹ) امث .

آتش فشانی کے عمل سے جمع ہو جانے والا گرد و غبار (انگریزی) (انگریزی) Fire Clay .

پھر اس کو آتشی مٹی کی کٹھالیوں میں رکھ کر یہاں تک حرارت پہنچاؤ کہ یہ مادہ ہلکا سرخ ہوجائے .

۱۹۲۵ عمل کیمیا ، ۸۱

[آتشی + مٹی (رک)]

ــ ہَریوا (ــ فت ہ ، ی مج) امذ .

دس گرہ لمبا سبز رنگ کا ایک سانْپ جس کے کاٹنے سے بدن میں آگ پُھک جاتی ہے اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے (تریاق مسموم ، ۳۵) .

[آتشی + ۱: ہریوا (= ہرے رنگ کا)]

آتَشیں/آتِشیں/آتْشیں (فت ت/کس ت/سک ت ، ی مع) .

رک : آتشی .

صباحی کوں جوں ترک خرگہ نشیں آیا بہار چھوڑ خرگہ آتشیں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۶۴

یہاں ہے آتش دوزخ بھی اک شرر اے برق
ترا مقابلہ اس آہ آتشیں سے نہیں

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ ، ۲۷

تلاش اس درجہ آتشیں ہوتی کہ سڑک کے مسلمان دکاندار اس کی تاب نہ لاسکے .

۱۸۵۶ میرے زمانے کی دلی ، ۶۳

[ف : آتش + یں ، لاحقۂ نسبت]

ــ اَسْلِحَہ (ــ فت ا ، سک س ، کس مج ل ، فت ح) امذ .

بارود سے چلنے والا ہتھیار ، بارودی ہتھیار (اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۹) .

[آتشیں + اسلحہ (رک)]

ــ اَنار (ــ فت ا) امذ .

آتشبازی کا انار (رک : انار) .

ہر آہ شعلہ بار ہے جوں آتشیں انار
یا رب یہ دل مرا ہے کہ بستاں ہے آگ کا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱ : ۱۸۷

[آتشیں + انار (رک)]

ــ اِینٹ (ــ ی مع ، مغ) امث .

وہ اینٹ جس پر آگ کا اثر نہ ہو : وہ اینٹ جو آگ کی تپش یا اثر کو منتقل ہونے سے روکے ، (انگریزی) Fire brick .

تب : آتشی اینٹ .

۲۵ فی صد پسی ہوئی آتشیں اینٹیں یا ریت .

۱۹۷۰ فولاد پر عمل حرارت ، ۵۹

ــ آب امذ .

(لفظاً) وہ پانی جس میں آگ محلول ہو ، (مجازاً) شراب .

آتشیں آب کا کیا خاک طلب گار ہوں میں
آبلے سینے میں ہیں پیاسوں کا غمخوار ہوں میں

۱۹۲۲ خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۹۲

[آتشیں + آب (رک)]

ــ پَہاڑ (ــ فت پ) امذ .

رک : آتشی پہاڑ .

ہم نے بہت چاہا کہ آتشیں پہاڑ 'ایٹنا' کو دیکھیں ...

۱۸۶۹ مسافران لندن ، ۱۲۲

[آتشیں + پہاڑ (رک)]

ــ خُو (ــ و مع) امذ .

غصیل .

حذر اس آتشیں خو کے غضب سے
کہ عالم پھونک دے اک شعلہ تب سے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۹۲

[آتشیں + خو (رک)]

ــ دَم (ــ فت د) صف .

۱. رک : آتش نفس .

اتھی آگ شعلے شفق کھم ستی سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی

۱۶۰۹ قطب مشتری . ۵۱

محشر میں اگر یہ آتشیں دم ہوگا ہنگامہ سب اس لپٹ میں برہم ہوگا

۱۸۱۰ میر ، ک ،

۲. (قدیم) نور کا تڑکا ، روشنی کا وقت جب شفق نمودار ہوتی ہے .

دم صبح جوں آتشیں دم ہوا اندھارا زمین پر تھے سب کم ہوا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۶

[آتشیں + دم (رک)]

ــ رُخ/رُو (ــ ضم ر/و مع) صف .

سرخ سفید چہرے والا (معشوق) .

سراج اس آتشیں رو کی جھلک درکار ہے مجکوں
کمال ناتوانی میں ہوا تنکا مرے تن کا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۷۰

صبح آیا جانب مشرق نظر اک نگار آتشیں رخ سر کھلا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۳۹

وہ نگار آتشیں رخ موت کی وادی میں واپس جاچکی تھی .

۱۹۵۹ سرودرفتہ ، ۹۷

[آتشیں + رو (رک)]

ــ شِیشَہ (ــ ی مع ، فت ش) امذ .

رک : آتشی شیشہ .

اقلیدس نے مکافی آئینوں اور آتشیں شیشوں دونوں کا مطالعہ کیا .

۱۹۵۹ مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۲/۱ : ۸۸۸

— عذار (- کس ع) صف.

رک : آتشیں رخ.

وہ آتشیں عذار ہوا جبکہ جلوہ گر
تب آگ میں سپند کیا چشم بد کے تئیں

۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق)، ۲۹

دھوکا ہوا ہے کیا تجھسے اے آتشیں عذار
یہ دانۂ سرشک ہیں میرے شرر نہیں

۱۸۷۳ دیوان فدا، ۲۳۱

[آتشیں + عذار (رک)]

— مٹی/مِٹی (- فت م/کس م، شد ٹ) امث.

رک : آتشی مٹی.

گارا حسب ذیل اجزاء پر مشتمل ہونا چاہیے، ۲۵ فی صد آتشیں مٹی.

۱۹۷۰ فولاد پر عمل حرارت، ۵۹

— نَفَس (- فت ن، ف) صف.

رک : آتش نفس.

گورے گالوں سے آتش جہنم کے لو کے نکلنے لگے، ایک آتشیں نفس دیونی کی طرح جھنجھلا کے بولی "شیطان بھی میرا بنایا ہوا ہے".

۱۹۲۳ مضامین شرر، ۱ : ۲، ۴۳۲

[آتشیں + نفس (رک)]

— نَوا (- فت ن) صف.

رک : آتش نوا.

دل کے پر ایک گوشے میں آگ سی لگئے جا
مطرب آتشیں نوا ہاں اسی دھن میں گئے جا

۱۹۳۳ شعلۂ طور، جگر، ۱۱

[آتشیں + نوا (رک)]

آتم / آتْم (فت ت، سک ت) سابقہ.

آپ، خود (مرکبات میں مستعمل).

برہم بدیا اور موکش آپائے سے آتم پد کا پرت پاؤن (حاصل کرنا) یہ سنبندھ یعنی تعلق ہے.

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۶

وہ آتم تتو نرآکار ہے، نرگن ہے، دائم ہے
وہ آدمی مول ہے اس سے نظام ذات قائم ہے

۱۹۳۶ حرف ناتمام ۹۶

[س : آتم आत्म]

— شُدھی (- ضم ش، شدد) امث.

تزکیۂ نفس، خود کو گناہوں اور دنیاوی آلودگیوں سے بچانا، پرہیزگاری.

سوراجیہ قتل و خون سے نہیں ملتا تیاگ تپ اور آتم شدھی سے ملتا ہے.

۱۹۳۶ پریم چند، ۱۶۹

[آتم + شدھی (رک)]

— کَتھا (- فت ک) امث.

آپ بیتی، سرگزشت.

اس گئے کو پنڈت جواہر لال نہرو "آتم کتھا" سنائیے.

۱۹۵۵ چراغ حسن حسرت، مطائبات، ۹۲

[آتم + کتھا (رک)]

— گھات امث.

خودکشی، اپنے آپ کو مار ڈالنا (اردو قانونی ڈکشنری، ۱۰).

[آتم + گھات (رک)]

— گھاتی صف.

خود کشی کرنے والا (اردو قانونی ڈکشنری، ۱۰).

[آتم گھات (رک) + ۱ : ی، لاحقۂ صفت (فاعل)]

— ہَتھیارا (- فت ہ، شد ت، ہ کس مج) صف.

خود کو ہلاک کرنےوالا، اپنےآپ پر ظلم کرنے والا، خود کو تباہ کرنے والا.

اس نے اپنا آپ ناش کیا اور وہ آتم ہتھیارا ہے.

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۱۹

[آتم + ہتیارا (رک)]

— آتْما (۱) (سک ت) امث.

۱. روح، نفس انسانی.

اس سے اس کی روح (ہندوؤں کی طرف مخاطب ہوکر) آتما، مقدس کی نظر میں پاک نہیں ہوسکتی.

۱۸۸۸ ابن‌الوقت، ۱۹۹

ابتدائے امر میں آتما اپنے چھوٹے سے قالب میں داخل ہو گئی.

۱۹۲۸ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۳، ۱۲ : ۹

۲. دل، جی، روح.

پالی اٹھارہ برس میں اکبر کو تس کا کاٹے سر
یہ آتما جلتی مری ہے ہے دیکھاؤں اب کسے

۱۷۳۲ کربل کتھا، ۱۹۳

بھلا تو وہاں جائے گا، ہماری آتما یہاں کیا کریگی.

۱۸۶۸ رسوم ہند، ۹۰

۳. معدہ، پیٹ، جیسے : آتما میں بڑے پرماتما کی سوجھے.

ایک ٹکڑا کھایا تب آتما میں ٹھنڈک پڑی.

۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۵۸

— ٹھَنڈی کَرنا محاورہ.

۱. جی خوش کرنا (منیرالبیان، ۱۲).
۲. بھوکے کا پیٹ بھرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا (امیراللغات، ۱ : ۵۸).

— ٹھَنڈی ہونا محاورہ.

آتما ٹھنڈی کرنا (رک) کا لازم (نوراللغات، ۱ : ۶۹).

ـــ ستانا
محاورہ .

تکلیف دینا ، جی دکھانا .

کسی کی آتما نہ ستاؤ .

١٨٩٥ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٨

ـــ کا کوسنا
محاورہ .

جی سے بد دعا نکلنا .

میں کیا میری آتما کوستی ہے .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٥٨

ـــ کلپانا
محاورہ .

رک : آتما ستانا .

کیوں کسی رانڈ بیوہ کی آتما کلپاتے ہو .

١٨٩٥ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٨

ـــ کلپنا
محاورہ .

رک : آتما کا کوسنا .

رات بھر میری آتما کلپتی رہی .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٥٨

ـــ کی آنچ
امث .

(عو) ماں کی محبت ، مامتا .

آنچ آتمہ کی دل کو جلائے تو کیا کروں
گر فرق میرے صبر میں آئے تو کیا کروں

١٨٧٤ انیس ، مراثی ، ١ : ١٩٢

ـــ کی آنچ بری (تیز) ہوتی ہے
کہاوت .

ماں باپ محبت سے مجبور ہوتے ہیں (امیراللغات ، ١ : ٥٨) .

ـــ مسوسنا
محاورہ .

١. مامتا اور محبت کو ضبط کرنا ، دل پکڑ کر رہ جانا .

آتما مسوس کر رہ گئی .

١٨٩٥ فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٨

٢. خواہش یا بھوک مارنا ، بھوکا رہنا (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٠٨) .

ـــ میں آگ لگی ہے
فقرہ .

١. بہت ہی بھوک لگی ہے ، بھوک بیچین کر رہی ہے .

میری آتما میں آگ لگی ہے کون ایسا ان داتا ہے جو بجھاوے .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٥٨

٢. مامتا کی آگ بھڑکی ہوئی ہے (امیراللغات ، ١ : ٥٨) .

ـــ میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے
کہاوت .

پیٹ بھرے پر عبادت الٰہی کی طرف توجہ کی جاتی ہے ؛ پیٹ بھرے پر اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے .

آتما میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٥٨

ـــ میں ٹھنڈک پڑنا

اطمینان اور سکون حاصل ہونا .

ایک ٹکڑا کھایا تب آتما میں ٹھنڈک پڑی .

١٨٩١ امیراللغات ، ١ : ٥٨

ـــ نندی
(-- فت ن ، سک ن) صف .

خدا کی محبت اور رضا میں خوش رہنے والا .

آتما نندی پرش سب کام چھوڑ کر نردوش رہ سکتا ہے .

١٩٢٨ بھگوت گیتا اردو ، ١١٨

[آتم (رک) + آنندی (رک)]

آتما/آتمہ (٢)
(سک ت) امث .

عہد اکبری کا (گول اور چوکور دونوں طرح کا) ایک سکہ جو قیمت میں سہنسہ (اشرفی) کا چوتھائی حصہ ہوتا تھا .

پنست بھی ایسی دو صورتوں کا ہوتا ہے جیسا کہ آتمہ .

١٨٩٧ تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٦٢٢

پنست : آتمہ کی طرح یہ سکہ بھی گول اور چوکور دونوں قسم کا تیار کیا جاتا ہے .

١٩٣٨ آئین اکبری (ترجمۂ فدا علی) ، ١ ، ١ : ٤٨

[؟ +]

آتمان
(-- سک ت) صف .

آتما سے منسوب ، روحانی ، روحی ، غیر مرئی .

جوشے کہ چھپڑنے چھوٹنے دیکھنے میں آوے وہ آناتمان [ان آتمان] ہے اور فانی ، اور جو ایسی نہ ہو وہ اتمان [آتمان] ہے اور باقی .

١٨٠٥ آرائش محفل ، افسوس ، ٣٨

[س : آتم आत्मन]

آتمک
(-- سک ت ، کس م) صف .

روحانی (بیشتر ترکیب میں مستعمل) .

وہ پہاڑ پر جا کر تپسیا (عبادت) کرے اور اس سے اس میں آتمک بل . . . پیدا ہو .

١٩٢٢ روزنامچہ ، حسن نظامی ، ٢٧٢

[آتم (رک) + س : ک ، لاحقۂ صفت]

آتو
(-- و مع) امث ؛ ← آتون .

معلمہ ، استانی جو بچیوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے .

روپ آتو کا پکڑ بیٹھے کوئی کالی بلا
تب تو ہر سے پڑھیں کالو بلا کالو بلا

١٨١٨ انشا ، ک ، ١٨٩

ہر بچے کی تعلیم کا جدا گانہ اہتمام ہے ، لڑکیوں پر آتو نوکر ہے .

١٩٠٠ شریف زادہ ، ١٣٢

[ت]

ـــ جی امث .

معلمہ کے لیے تعظیم کا کلمہ ، استانی (دریاے لطافت) .

وان بھی چھوٹی بہن اس کی ہے جوان آتو جی
ایک پرکالہ سا بیٹا بھی ہے گھر میں ان کے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۵۶

آتو جی نے چھٹ پنے میں کہا تھا بیگم نماز پڑھ ڈالو .

۱۹۲۵ ' اودھ پنچ ' ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۶ : ۹

[آتو + ا : جی ، کلمۂ تعظیم]

آتُوں (و مع) امث .

رک : آتو .

دو چار مغلانیاں آتوں سن رسیدہ محل‌داریں جہاندیدہ قدیم جو تھیں انھیں بلایا .

۱۸۲۴ فسانۂ عجائب ، ۸۲

نواب صاحب کے ہاں پچاسوں خواصیں پیش‌خدمتیں مغلانیاں ددا آتوں استانی مہریاں تھیں .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۷

آتی صف ، مث .

آنا (رک) کی تانیث اور ترکیبات میں مستعمل .

ـــ بہو جنمتا پوت کہاوت .

بہو کے آتے ہی اور لڑکے کے پیدا ہوتے ہی اقبال و ادبار کا حال معلوم ہو جاتا ہے (نجم الامثال ، ۱۸) .

ـــ بھَلی کہ جاتی کہاوت .

تھوڑی چیز کا نہ ملنے سے ملنا اور نہ لینے سے لینا بہتر ہے (امیراللغات ، ۱ : ۵۱) .

ـــ پاتی امث .

' ایک کھیل کا نام (جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ چند لڑکے جمع ہو کے ایک لڑکے سے کہتے ہیں کہ فلاں مقام سے فلاں درخت کا پتا لے آؤ اور خود چھپ جاتے ہیں . جب وہ لڑکا وہاں سے (پتا) لے کر پلٹتا ہے تو سب کو ڈھونڈتا پھرتا ہے اور جو مل جاتا ہے اس کو چھو لیتا ہے . اب وہ لڑکا جسے چھوا گیا چور ہو جاتا ہے ، اور اگر وہ چھپے ہوؤں میں سے کسی کو نہیں ڈھونڈ پاتا تو آخر میں سب لڑکے شور کر کے خود ہی نکل پڑتے ہیں اور جس کو دوڑ کر یہ چھو لیتا ہے وہ چور بن جاتا ہے) (ماخوذ : کھیل بتیسی ، ۵۱) .

ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ، آتی پاتی ، چھلچلی کبڈی .

۱۹۷۰ یادوں کی برات ، ۱۹۸

[ا : آتی ، تابع مہمل + پاتی (= پتی)]

ـــ جاتی صف ، امث .

۱. آنا جانا (رک) کی تانیث .

۲. سود و زیان ، نفع نقصان ، انجام .

لڑائی کے وقت آتی جاتی سو نادیکھنا .

۱۸۲۴ انوار سہیل ، ابراہیم بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت ، ۱)

ـــ ہے ہاتھی کے پانْو اور جاتی ہے چیونٹی کے پانْو کہاوت .

بیماری کے متعلق کہتے ہیں کہ جھٹکے سے آ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جاتی ہے (امیراللغات ، ۱ : ۵۱) .

آتے صف .

آنا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت اور ترکیبات میں مستعمل .

ـــ آتے م ف .

۱. پہنچتے پہنچتے ، روانگی اور پہنچنے کے درمیانی عرصے میں .

راگ جو گانے لگا مطرب شب فرقت میں ہائے
آتے آتے میرے کانوں تک وہ شیون ہوگیا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷

آتے آتے پھرگیا میری طرف سے جام تک
یار کی برگشتگی سے کون برگشتہ نہیں

۱۹۰۷ دفتر خیال ، ۲۷

۲. آنے یا پہنچنے کے لیے تیار یا آمادہ .

تو شب کو آتے آتے جو اے یار رہ گیا
کیا کیا تڑپ تڑپ کے دل زار رہ گیا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۶

۳. بہت دیر میں ، تاخیر سے .

عمر اس شوق میں گزری کہ اب آتے قاصد
آتے آتے جو وہ آیا بھی تو ناکام آیا

۱۸۷۴ نشید خسروانی ، ۱۴

۴. رفتہ رفتہ ، کچھ دیر لگا کر .

تسلی دیے جاؤ کچھ دیر دل کو قرار آئے گا جان جاں آتے آتے

۱۹۰۳ نظم نگارین ، ۱۹۰

ـــ بھَلے نہ جاتے کہاوت .

آنا جانا برابر ہے ، نہ آنے سے فائدہ ہے نہ جانے سے (نوراللغات ، ۱ : ۶۵) .

ـــ جاتے

(الف) م ف .

۱. راستہ طے کرتے ہوئے ، راہ چلتے ، راستے میں .

راستہ روک کے کہہ لوں گا جو کہنا ہے مجھے
کیا ملوگے نہ کہیں راہ میں آتے جاتے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۰۴

پہلے تو آتے جاتے گلی میں سب سے علیک سلیک اور مزاج پرسی شروع کرو .

۱۹۵۴ پیر نابالغ ، ۲۸

۲. آنے جانے کے سبب ، آمدورفت کی وجہ سے .

ہوئی دربان تلک اس کے رسائی حاصل
رفتہ رفتہ ہمیں اس کوچے میں آتے جاتے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۰۵

(ب) صف .

آنا جانا کی جمع مسافر ، راہرو (اوک) (امیراللغات ، ۱ : ۵۱) .

ـــ کا مُنْھ دیکھتی تھی جانے کی پیٹھ کہاوت (عو) .

انتظار کی بے تابی ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل (امیراللغات ، ۱ ، ۵۱) .

ـــ کا نام سمجھا (اور) جانے کا نام مکتا کہاوت .

نہ آنے کی خوشی اور نہ جانے کا غم ، نہ آنے کو روکنا نہ جانے کو پکڑنا (نجم الامثال ، ۱۷) .

آتیاں (سک ت) امث ؛ ج (قدیم) .

آنے والیاں .

آتیاں جاتیاں جو سانسیں ہیں
اوس کے بن دھیان سب یہ پھانسیں ہیں

۱۸۰۳ رانی کیتکی ، ۱۰

[آتی (رک) کی جمع]

آتیت (ی مع) امذ .

(موسیقی) طبلے کی تال میں لے کی چوتھی قسم جس میں سم ذرا فاصلے پر آتا ہے (تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۳) .

[س : अतीत یا س : آ + سنھگ अ + स्थग (= غیر قائم)]

آتیوں کو م ف .

آتے وقت ، واپس میں ، لوٹتے ہوئے .

آتیوں کو دوکانوں کا کرایہ لیتے آنا .

۱۸۹۶ شاہد رعنا ، ۱۸۶

[ا : آتے + ون (= وقت) + ا : کو (رک)]

آتھر (فت تھ) صف ، مذ .

نثر یا نظم کی کسی کتاب وغیرہ کا تصنیف کرنے والا ، مصنف .

آفس ، آتھر ، آرڈر وغیرہ لکھنے لکھانے مسودے سے خارج کردیے گئے .

۱۸۹۱ مکاتیب امیر مینائی ، ۱۴۰

[انگ : Author]

آتھنہ (سک تھ ، فت ن) م ف (قدیم) .

اسی وجہ .

کہ جنے آتھنہ گال دے ہن کوئے سنے باج رھناں بھلا توں نہوئے

۱۴۳۵ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۶۹

[؟]

آٹ (۱) صفت عددی (قدیم) .

رک : آٹھ .

زہرے پھوٹے سینیں پھاٹ تاریخ ان دن چاند و آٹ

۱۵۰۳ نوسرہار (سہ ماہی ، اردو ادب ، علی گڑھ ، ۶ ، ۲ : ۵۷)

کہانی آٹ بولیا میں سخن ور کہ جنوں ہے آٹ جنت آٹ کوثر

۱۶۲۵ جنت سنگھار (ق) ، ۱۶

کیا خوب ہے یہ خدائی کا ٹھاٹ کل کون ہیں جس کے بس پر آٹ

۱۸۴۲ جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۱۲

[س : اشٹ अष्ट]

آٹ (۲) امث (قدیم) .

آٹنا (رک) کا حاصل مصدر یا مادہ ، (مجازاً) مشکل ، دشواری ، تکلیف ، مصیبت ، بیشتر ترکیب میں مستعمل ، جیسے : آٹا آٹ (رک) .

سو سو روپیے تو یک کو یک لگتا تھا ساقی تھے تو یاں
وو گئے تو سب کسوت آیا ہوئی روئی ساری آٹ پر

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۶۱

آٹا (الف) امذ .

۱. پسا ہوا غلہ ، چون ، آرد (خشک ہو یا گیلا) .

گھی میں آٹے میں نون پانی میں سب سے ربط ان کو زندگانی میں

۱۷۸۶ مثنویات حسن ، ۱ : ۱۶۲

وہ بولا دال آٹا تیل گھی اب مہیا ہے مری دوکان پر سب

۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۱۰۹

بھائیو گیہوں کا آٹا ڈھائی آنہ سیر ہے
پھر عجب کیا ابن آدم زندگی سے سیر ہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۳ : ۲۲۶

اف : پسنا ، پسوانا ، پیسنا .

۲. خشک پسی ہوئی چیز ، سفوف ، برادہ ، چورا .

علامت قیامت کی پیدا ہوئی زمیں چور آٹا ہو میدا ہوئی

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۵۸

میں نے کہا تھا کہ دوا کو جوکوب کرلا تونے آٹا کردی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۸

(ب) صف .

۱. بوسیدہ ، گلی اور گھنی چیز ، فرسودہ ، گلا سڑا .

برسات کے دن نیچے کی سیلن اوپر کا پانی ساری کڑیاں آٹا ہوگئیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۹

تم کیسا کپڑا اٹھا لائے (چٹکی سے مل کر) ایلو یہ تو آٹا ہے .

۱۹۱۶ لغات النساء ، ۱۹

[س : آردر आर्द्र (= پسا ہوا)]

ـــ آٹا صف .

ریزہ ریزہ ، باریک سفوف (کرنا ، یا ہونا کے ساتھ) .

تم سے کچھ نہ ہوگا ، لاؤ میں ابھی کوٹ کر آٹا آٹا کردوں ؛ دوا کو ذرا دھوپ میں رکھ دو پھر دو رگڑوں میں آٹا آٹا ہو جائے گی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۹

۲. اندر ہی اندر گل کر خستہ بوسیدہ .

برسات میں سارا اسباب آٹا آٹا ہو گیا .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۴۰

ـــ پاتھنا ف م .

الٹی سیدھی روٹیاں پکانا ؛ روٹیاں تھوپنا .

بہوئیں آٹا پاتھ لیتی ہیں ، پر گرستی چلانا کیا جانیں .

۱۹۳۵ گئودان ، ۳۸

ـــ ٹھہرنا محاورہ .

گوندھنے اور مکی دینے کے بعد آٹے کا تھوڑی دیر رکھا رہنا تاکہ لوچ پیدا ہو جائے .

جب آٹا ٹھہرنے پر آیا تو لگی مکی دینے ، پھٹکیاں پڑ گئیں .

۱۹۰۹ نشیب و فراز ، ۲۷

ـــ دال امذ.

۱. معاش ، روزی ، قوت لایموت .

کیا تونگر کیا غنی کیا پیر اور کیا بالکا
سب کے دل کو فکر ہے دن رات آٹے دال کا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳

۲. کھانے پینے کا سامان ، اشیاء خورد و نوش ، اجناس خوردنی .

کس کو موسیں ، کہاں سے کچھ لاویں
دال آٹا جو تم کو پہنچاویں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۰۲

[آٹا + دال (رک)]

ـــ دال الو بھی ہے کہاوت .

اچھائیوں کے ساتھ برائیاں بھی ہیں (امیرالغات ۱ : ۵۹) .

ـــ سانْنا ف م .

حسب ضرورت پانی ڈال کر آٹا ملانا اور مٹھنا ، آٹا گوندھنا (ا پ و ، ۳ : ۱۲۰) .

ـــ کَرنا محاورہ .

رک : آٹا آٹا + کرنا .

بزاں آٹا کرکر کرے گی غبار او چھانیگی کر چلنی از روزگار

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۹۷

سب چیز کو کوٹ کر آٹا کردو .

۱۸۶۹ ڈکشنری فیلن ، ۲۵

ـــ گُونْدھنا محاورہ .

آٹے میں پانی ملا کر مکیاں مارنا تاکہ لوچ آجائے ، آٹا سانْنا .

کیا ان کو باولے کتے نے کاٹا ہے کہ چولھا جھونکیں . . . اور آٹا گوندھیں .

۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۲۸۶

ـــ گِیلا ہونا محاورہ .

۱. (ندامت سے) حال پتلا ہونا ، پانی پانی ہونا .

رشک نرمی سے ہوا میدے کا آٹا گیلا رنگ قاقم کا مکدر ہے قمر کا پھیکا

۱۸۶۲ واسوخت رعنا ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۳۰

۲. کام بگڑنا ، مصیبت آنا ، مشکل میں پڑنا ، جیسے : مفلسی میں آٹا گیلا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۰۹) .

ـــ ماٹی (مٹی) ہونا محاورہ .

۱. خراب ہونا ، تباہ ہونا (مخزن المحاورات ، ۱۰) .

۲. بس جانا ، روندا جانا .

جو کوئی دشمن سوں آٹا ماٹی ہوا ہے .

۱۸۲۲ انوار سہیل ، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۱)

ـــ مٹْھنا / مسْلنا محاورہ .

(جوار ، مکئی اور باجرے وغیرہ کے) آٹے کو پانی ملا کر ہتھیلی کی رگڑ سے بکذات اور لوچدار بنانا (امیراللغات ، ۱ : ۵۹) .

ـــ نبْڑا بُوچا سَٹکا کہاوت .

۱. مفلسی یا زوال میں دوست احباب اور آشنا کھسک جاتے ہیں ، دوست مطلب کے ہوتے ہیں غربت میں کوئی پاس نہیں پھٹکتا .

فرمودند کہ مثلہ : آٹا نبڑا بوچا سٹکا

۱۸۱۳ جعفر زٹلی ، ک ، ۲۰

ایک جب حسن کہا گیا چھٹکا آٹا نبڑا تو بوچا پھرسٹکا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۷

ہوئی ختم دولت گئے خورد بدولت
کہ آٹا جو نبڑا تو بوچا بھی سٹکا

۱۹۲۰ منظوم کہاوتیں ، ۴۲

ـــ نہیں تو دلْیا جب بھی ہو جائے گا کہاوت .

تھوڑا بہت فائدہ ہو ہی رہے گا (امیراللغات ، ۱ : ۵۹) : کچھ نہ کچھ اثر کامل یا ناقص ہووے ہی گا (محاورات ہند، سبحان بخش، ۶) .

ـــ ہونا محاورہ .

رک : آٹا آٹا + ہونا .

بیلنوں میں خوب پیس لینا چاہیے تاکہ کنکر آٹا ہوجائیں .

۱۹۲۸ اشیائے تعمیر ، ۳۰

ـــ ہے نہ پاتا مُرغ کا ہے پَر کاٹا کہاوت .

مقدور یا سامان نہیں تھا تو یہ ہنگامہ کیوں برپا کیا (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۲۴) .

آٹا آٹ

(الف) صف ؛ م ف .

آٹے کی طرح ، آٹا جیسا باریک .

پیسا جیوں کوں باریک کر آٹا آٹ .

۱۶۸۷ یوسف زلیخا ، ہاشمی بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۱)

(ب) امث .

(مجازاً) مصیبت ، سخت مشکل .

یوپل صراط کی باٹ ہے ، بہوت یاں آٹا آٹ ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۸۴

[آٹا + آٹ ، آٹنا (رک) سے]

آٹْکی (سک ٹ) امث .

۱. (تعمیر) تعمیری مسالے کے کسی وزنی عدد کو بیلن پر دھکیل کر لے جانے کا اوسط درجے کا چار پانچ فٹ لمبا بلّی کا ٹکڑا جس کو اٹکا کر بھاری عدد کو آگے سرکایا جائے (ا پ و ، ۱ : ۹۰) .

۲. (آراکشی) موٹی بھاری اور لمبی لکڑی چیرنے کا مثلث نما بنا ہوا اڈا ، ایک قسم کا اٹکاوا (ا پ و ، ۱ : ۱۸) .

اف : بھرنا ، دینا ، ڈالنا ، لگانا .

[غالباً ا : اٹکانا (رک) سے]

آٹم باٹم (فت ٹ ، سک م) م ف .

یہاں وہاں ، اوپر نیچے ، ہر جگہ ، چاروں طرف (پلیٹس) .

[ہ : آٹم باٹم आटम पाटम]

آٹنا (سک ٹ) ف م .

۱. آٹنا (رک) کا تعدیہ : بھرنا ، پر کرنا .

آٹنا .

۱۷۵۱ نوادرالالفاظ ، ۹

دیوانوں سے یہ اپنے گھدو کہ خاک اڑا کر
کیوں گرد میں ہمیشہ گردوں کو آٹتے ہو

۱۸۵۶ ؟ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۸

آٹا اگر نہیں ہے تو معدے کو بھوک میں
روٹی کے تذکرے سے نہ آٹوں تو کیا کروں

۱۹۶۷ روز نامۂ جنگ ، ۳۱ ، ۱۱ : ۳

۲. روکنا ، دبانا .

اوٹھ کھڑا ہو کات سودائی کی بات
جیو کی پروا چھوڑ دے اور دل کو آٹ

۱۷۳۲ پنچھی نامہ ، ۹۲

[س : اٹت अट्टत]

آٹو (و مج) صف .

رک : آٹھوں (پلیٹس) .

آٹواں (سک ٹ) صف . (قدیم)

رک : آٹھ + واں (رک) .

آٹواں مقام تصیرا .

۱۴۲۱ بندہ نواز ، شکار نامہ (۱ شہباز ، فروری ، ۶۲)

جو ہے آٹواں فہم کا او دریا عجب کچھ خزانہ سو حق کا بھریا

۱۶۹۹ نورنامہ ، عنایت (ق) ، ۷

آٹوب (و مج) امذ .

طبیعت : طاقت ، قدرت ؛ بناوٹ ؛ ہنر ، گن ؛ چستی (پلیٹس) .

[ہ : آٹوب आटोब]

آٹوبیاگرفی (و مج ، کس مج ب ، سک گ ، فت ر) امث .

خود نوشت سوانح عمری .

یہ غزل کہہ رہے تھے یا اپنی آٹوبیاگرفی ... قلم بند فرما رہے تھے ؟

۱۹۳۵ محمد علی ، ۲ : ۲۲۵

[انگ : Auto Biography]

آٹوگراف (و مج ، کس گ) امذ .

کسی کی قلمی تحریر یا دستخط .

وہ کتابیں بھیجتا تو آٹوگراف ہی سمیت بھیجتا .

۱۹۵۱ زیر لب ، ۲۰۲

[انگ : Auto Graph]

آٹوموبیل (و مج ، و مج ، ی مع) امذ ؛ ~ آٹوموبائل .

چار پہیوں کی گاڑی جس میں انجن لگا ہو ، موٹر ، موٹرکار وغیرہ .

علاوہ ازیں ... مختلف آٹوموبیل ... کو بس بنالیا اور کام ختم ہوگیا .

۱۹۶۸ کیمیاوی سامان حرب ، ۲۲۶

[Auto Mobile]

آٹومیٹک (و مج ، ی مع ، کس ٹ) صف .

خود کار (مشین) ، اپنے آپ کام کرنے والا (آلہ) .

یہ گھر بالکل آٹومیٹک تھا گھر کے دروازے قدموں کی آہٹ سے کھل جاتے تھے اور پھر خود بخود بند ہو جاتے تھے .

۱۹۶۱ ستاروں کی سیر ، ۱۴۸

[انگ : Automatic]

آٹی امث .

سوت یا ریشم وغیرہ کا بنا ہوا لچھا ، اٹّی ، آنٹی (نوادرالالفاظ ، ۹) .

[رک اٹی ، انٹی]

آٹے امذ .

آٹا (رک) کی مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل .

— دال کا بھاو امذ .

فکر معاش ، روزی کا خیال ، دنیا کے کام کاج .

غرض کبیر نے بقال کو تعلیم کی اور آٹے دال کا بھاو سب بھلا دیا .

۱۸۸۴ تذکرۂ غوثیہ ، ۱۶۸

— دال کا بھاو بتانا محاورہ .

کسی غلطی یا خطا پر تنبیہ کرنا ، دھمکانا ، ڈرانا .

کیوں بچا اب آٹے دال کا بھاو بتادوں ، یعنی گھمنڈ کی سزا دے دوں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۹

— دال کا بھاو / کُھلنا / مَعلُوم ہونا / یاد آنا محاورہ .

دنیا کے نشیب و فراز سے سابقہ پڑنا ، غفلت میں یکایک پریشانی سے دو چار ہونا ، راحت کے بعد مصیبت میں پھنسنے سے ہوش و حواس اڑ جانا .

دال آٹے کا سبو بھاو ہے اس دم کھلتا
چاہنے والے ابھی جب کہ بچھڑ جاتے ہیں

۱۸۴۹ جان صاحب ، د ، ۱۵۹

میں ہاتھ کھینچ لوں تو دو دن میں بابو صاحب کو آٹے دال کا بھاو معلوم ہو جائے .

۱۹۲۳ جنت نگاہ ، ۱۰۰

— کا چَراغ امذ .

(مجازاً) وہ چیز جس کی حفاظت اور جو کسی مشکل اور لازم ہو .

اس جوان جہان کو کہاں لے کے بیٹھوں ، اس آٹے کے چراغ کو کہاں رکھوں .

۱۸۸۳ سگھڑ سہیلی ، ۱۵

ـــ کا چراغ گھر رکھوں چوہا کھائے باہر دھروں کوا لے جائے کہاوت .

ہر طرح مشکل ہے ، کسی صورت چین نہیں ، سراسر نقصان ہی نقصان ہے .

میری کیا پوچھتے ہو ، آٹے کا چراغ گھر رکھوں چوہا کھائے ، باہر دھروں کوا لے جائے .

۱۹۲۳ دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۷۶

ـــ کا دودھ امذ .

گندھے ہوئے آٹے کا دھوون : آٹا ملا ہوا پانی .

اول پھوپھی آٹے کے دودھ سے جس میں سبز دوب پڑی ہوئی ہوتی ہے چھاتی دھلاتی ہے .

۱۹۰۵ رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰

ـــ کی آپا امث .

بھولی بھالی عورت ، بِلّی ، بیوقوف .

لڑکی کیا مٹی کی تھوا یا آٹے کی آپا ہے .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۲۹

ـــ کی بلی ہے فقرہ .

ظاہر کا ڈر ہے ، کچھ خوف کی بات نہیں (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ٦).

ـــ کی بیچا امث .

بہت گوری عورت جس کی بھویں اور پلکیں تک گورے رنگ میں غائب ہوں .

جٹھانی نے جس کا رنگ ذرا سانولا تھا ، دیورانی کو گوری بھبو کا دیکھ کر دیور کو طعنہ دیا کہ ' آٹے کی بیچا مبارک ہو ' .

۱۹٦۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۲۹

ـــ کی گڑیا امث .

رک : آٹے کی آپا .

مسلمان بیوی خالہ خمیرو آٹے کی گڑیا ہے .

۱۹۱۷ بیوی کی تعلیم ، حسن نظامی ، ٦۱

ـــ کے ساتھ گھن پِسنا محاورہ .

گناہگار کے ساتھ بے گناہ کا سزا پانا .

آٹے کے ساتھ گھن پستا ہے

۱۷۱۳ جعفر زٹلی ، ک ، ۱۱۹

ناخلف لڑکے کے سبب سے باپ بیچارہ ناکردہ گناہ مصیبت میں ہے اور آٹے کے ساتھ گھن مفت پستا ہے .

۱۸۷۳ فسانۂ معقول ، ۹۹

غیروں کے ساتھ مجھ پہ بھی ہونے لگے ستم
آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا اور دیکھنا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۳۹

ـــ میں لون/نمک/نون م ف .

بہت کم ، ذرا سا ، تھوڑا سا .

قرض لینے والے تو بہت ہو گئے اور دینے والے لوگ آٹے میں لون بھی نہ رہے .

۱۸٦۷ مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۸۴

شریک ہونے والی عورتوں کی تعداد آٹے میں نمک تھی .

۱۹۳٦ راشدالخیری ، عالم نسواں ، ۲۸

آٹھ صفت عددی .

۱. سات اور ایک ، نو سے ایک کم ، (ہندسوں میں) ۸ .

جے کو چھ ہوویگا مانند رکھیا معاق بہشت باغاں آٹہ (ٹھ) رکھیا

۱۵۹۲ ولایت نامہ ، قریشی (حاشیہ کلیات نعمت اللہ ولی ، ۳۰٦ الف)

اس کے گنبد میں آٹھ ستون دروازے بھی چار .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۳

ان آٹھ خصوصیتوں سے اس کی ہستی کا تار و پود بنا ہے .

۱۹٦۵ مقام غالب ، ۱۴٦

۲. (کھیل) سولہ کوڑیوں کے کھیل میں جب ۴ یا ۸ یا ۱۲ یا ۱٦ کوڑیاں چت گریں ؛ چوسر کے کھیل میں جب پاسے اس طرح پر پڑیں کہ ایک پاسے پر ۵ دائرے ہوں ایک پر ۲ اور ایک پر ایک . (بازاری زبان و اصطلاحات پیشہ وراں ، ۴۰٦) .

[س : اشٹ अष्ट]

ـــ اٹھارہ (ــ فت ا ، شدن ، فت ر) صف .

تتر بتر ، بے ترتیب ، بکھرا ہوا ، متفرق ، بارہ باٹ ، تین تیرہ .

میرا سارا اسباب آٹھ اٹھارہ کردیا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۰

[آٹھ + اٹھارا (رک)]

ـــ آنّی (ــ فت ا ، شدن) امث .

رک : اٹھنی .

خورنگی . . . نادر ہے کہ مقدار میں آٹھ آنّی سے بڑھ کر ہو ، شکل مدوّر یا بیضوی ہوتی ہے .

۱۸٦۰ ؟ نسخۂ عمل طب ، ۵۲۷

ـــ آٹھ آنسو (ــ مغ ، و مع) م ف .

دہاڑیں مارکر یا زاروقطار رونے کی کیفیت ، بہت زیادہ آنسو بہانے یا بہنے کی حالت (زار و قطار بہانا رولانا یا رونے کے ساتھ) .

بہت کسی نے چھیڑا تو چھپر کھٹ پر جا کر منہ لپیٹ کے ، آٹھ آٹھ آنسو پڑا روتا ہے .

۱۸۰۳ رانی کیتکی ، ۱۲

آپ روتا ہے مچلتا ہے اور مجھ کو آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے .

۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۳۰٦

ـــ آٹھ آنسوؤں سے م ف .

رک : آٹھ آٹھ آنسو (رولانا یا رونا وغیرہ کے ساتھ) .

شبنم نے کلی کو ہنستے جو دیکھا چمن میں رات
آٹھ آٹھ آنسوؤں سے رولایا علی الصباح
۱۷۹۴ محب ، د ، ۱۲۰
سن کے یہ حال جان کھوتی تھی آٹھ آٹھ آنسوؤں سے روتی تھی
۱۸۵۷ بحرالفت ، ۸۴

— آٹھ پہر م ف .

آٹھ پہر (رک) کی تاکید .
اے کیف بلاتے ہو کسے گھر میں تم اپنے
دروازہ جو رہتا ہے اب آٹھ آٹھ پہر بند
۱۸۶۰ ؟ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۲۷

— آٹھ پہر پائجامے سے باہر رہنا محاورہ .

ہر وقت غصے میں بھرا ہوا یا لڑائی پر آمادہ ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۷) .

— بار نو تیوہار کہاوت .

عیش و آرام کا شوق ایسا بڑھا ہوا ہے کہ زمانہ اور وقت اس کو کفایت نہیں کرتا (امیراللغات ، ۱ : ۶۰) .

— بریہ (— فت ب ، سک ر ، فت ی) امث .

ہشت پہلو .
نمونہ ہائے خشت . . . جس کو 'آٹھ بریہ' کہتے ہیں ، عہد راجگان قنوج کی ہیں .
۱۹۱۶ تاریخ کڑہ مانک پور ، ۲
[آٹھ + ف : بر (= پہلو) + ۱ : یہ ، لاحقۂ نسبت]

— پہر (فت پ ، ہ) .

(الف) م ف .
۱. ہرلحظہ ، ہروقت ، شب و روز .
کیا نقش کہ خاطر سے ہوئے محو مگر ایک
ہے نقش ترا آٹھ پہر منتقش دل
۱۷۹۵ قائم ، ک ، ۱ : ۱۱۲
کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب و روز کہ یوں
گدگدی دل میں کوئی آٹھ پہر کرتا ہے
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۴۹
اشک پیتا ہوں تو کھاتا ہوں میں غم آٹھ پہر
اور اوقات بسر ہونے کی صورت کیا ہے
۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۶۷
۲. چوبیس گھنٹے ، ایک دن رات .
عشق بازی کا تری جن جو چڑھا تھا سر پر
جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دیے آٹھ پہر
۱۸۳۴ دیوان رند ، ۱ : ۲۳۴
(ب) ظرف زمان .
بہت دیر ، جیسے : ذرا سے کام میں آٹھ پہر لگادیے یا آٹھ پہر ہو گئے ابھی تک نہیں آیا .
[آٹھ + پہر (رک)]

— پہر چونسٹھ گھڑی م ف .

شب و روز ، ہر وقت .
ایک بھی پل کل نہ پڑے جہاں دیکھیے تہاں آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی کرشن روپ کال ہی درشٹ آوے .
۱۸۰۴ پریم ساگر ، ۱۴
یہ خرابی اور بے عنوانی اس تعلق کی وجہ سے ہے جو آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی ماں باپ کو اولاد سے ہے .
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۸۱

— پہر (کی) سولی امث .

۱. ہر وقت کی مصیبت بلا یا بے آرامی ، ہر وقت مصیبت کا سامنا ، ہر گھڑی کا خوف .
آٹھ پہر سولی ہے دل کو یاد سرو قامت میں
ہے اک نقطے کی کمی وبیشی قامت اور قیامت میں
۱۸۹۲ نکہت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۱)
میاں ایسا جلاد ہے کہ وحیمن کو آٹھ پہر سولی ہے .
۱۹۲۵؟ لغات الخواتین ، ۸
۲. رات دن کے طعنے یا ڈانٹ پھٹکار .
اے تو ساس کے ہاتھوں آٹھ پہر سولی ہے .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۱

— پہر میان سے باہر رہنا محاورہ .

ہر وقت غصے میں بھرا ہونا ، لڑنے مرنے پر مستعد رہنا ، ہر وقت لڑائی پر آمادہ رہنا (امیراللغات ، ۱ : ۶۰) .

— پہری/پہریا

رک : آٹھ پہری .
۲. ملکیت کا محافظ (جامع اللغات ، ۱ : ۱۸) .

— جولاہے نو حقا، تس پر بھی ٹھکم ٹھکا کہاوت .

ضرورت سے زیادہ سامان ہونے کے باوجود جھگڑا ہونے کے موقع پر مستعمل (امیراللغات ، ۱ : ۶۱) .

— درا امذ .

آٹھ دروازوں کا دالان ، آٹھ درا .
پھر میں آٹھ درے میں خالہ پھو کے پاس جا بیٹھی .
۱۹۲۸ پس پردہ ، ۲۰
[۱ : آٹھ + ف : در (= دروازہ) + ۱ ، لاحقۂ صفت]

— صدی امذ .

رک : ہشت صدی جو زیادہ مستعمل ہے .
آٹھ صدی اول درجہ کا بارہ لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہے .
۱۸۷۴ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۲
[آٹھ + صدی (رک)]

— کھنبا/کھمبا امذ .

بڑا شامیانہ جو آٹھ ستونوں پر تانا جائے .

آٹھ کھنبہ : بقدہ شامیانہ جدا و پیوستہ انتظام یابد و بہ ہشت ستون افراختہ آید .

۱۵۹۷ آئین اکبری ، ۱ : ۳۸

[آٹھ + کھنبا / کھمبا (رک)]

ـــ گانو کا چودھری اور بارہ گانو کا راو، اپنے کام نہ آئے تو ایسی تیسی میں جاؤ

کہاوت .

کوئی کیسا ہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اس سے نہ نکلے تو ایسی امارت سے کیا فائدہ ، ایسے فیض کا ہونا نہ ہونا برابر ہے (امیراللغات، ۱ : ۶۱).

ـــ ماسا

امذ .

رک : آٹھ ماسا (اردو قانونی ڈکشنری) .

ـــ ماشی تار

امذ .

فی تولہ ۹۰۰ (نو سو) گز لمبا تیار کیا ہوا تار (ا پ و ، ۲ : ۱۸۲).

[آٹھ + ماشی ، ماشہ (رک) سے منسوب + تار (رک)]

ـــ ہزاری

(ـ فت ،) امذ .

رک : ہشت ہزاری جو زیادہ مستعمل ہے .

آٹھ ہزاری کی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ تنخواہ ہے .

۱۸۷۳ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۱

[آٹھ + ہزاری (رک)]

آٹھا

امذ .

رک : آنکی (ا پ و ، ۱ : ۹۰) .

آٹھو

(و مج) صف (قدیم) .

آٹھوں (رک) کی جگہ .

جب کہ اس فقیر کے پاس سے پھرآتی ہے تو آٹھو پہر بادشاہ زادے کی تلاش میں رہتی ہے اور میرا دھیان بھی چھوڑ دیتی ہے .

۱۷۴۶ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۱

آٹھو پٹ رانیاں آٹھو پہر ہر کی سیوا میں رہیں .

۱۸۰۳ پریم ساگر ، ۱۲۸

آٹھوں

(و مج)

(الف) صف .

پورے آٹھ ، آٹھ کے آٹھ .

آٹھوں بہشت ملتے ہیں مولا کے نام سے

بیعت کرو حسین علیہ السلام سے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۶۹

(ب) امذ .

ہندوؤں کا ایک میلا جو ہولی کے آٹھویں دن لگتا ہے .

اس طرح کا میلا شہر مذکور میں دوسرا نہیں ہوتا نام اس کا آٹھوں ہے.

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۲۲

[آٹھ + وں ، لاحقۂ حصر]

ـــ پہر

م ف .

رک : '' آٹھ پہر '' جس کا بہ حصر ہے .

چمن پر نہ مائل نہ گل پر نظر وہی سامنے صورت آٹھوں پہر

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۸۵

شیشے شراب کے رہیں آٹھوں پہر کھلے

ایسا گھرے کہ پھر نہ کبھی ابرتر کھلے

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۰۷

ہے مگر اول سے تا آخر پہر کی روشنی

روشنی علم ہے آٹھوں پہر کی روشنی

۱۹۱۷ مطلع انوار ، ۵۷

ـــ پہر چونسٹھ گھڑی

م ف .

رک : آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی جس کا بہ حصر ہے .

مجھے انجام الفت کی پڑی ہے یہ غم آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی ہے

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۰

اے دل غمگیں کبھی ہنس بول بھی لے ہجر میں

روتی شکل آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی اچھی نہیں

۱۹۰۱ ثمر فصاحت ، ۸۲

ـــ پہار

م ف (قدیم) .

رک : آٹھوں پہر .

کتے کو چپ کتی ہوں میں ولے یوں جی میں گھٹ گئی ہوں

نزیک ہو ہاشمی کے مل میں آٹھوں پہار بیٹھوں گی

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۲۲۵

[آٹھوں + پہار = پہر (رک)]

ـــ دم

م ف .

رک : آٹھ پہر .

شیری سے چہری بنے خوشی آٹھوں دم .

۱۸۹۲ نگاہ غفلت ، طالب ، ۶۵

[آٹھوں + دم (رک)]

ـــ گانٹھ

م ف .

گھوڑے کے چاروں ٹخنوں اور چاروں گھٹنوں کے جوڑ ، (مراداً) بہمہ وجوہ ، مکمل طور سے .

آٹھوں گانٹھ اصیل جوبن ہے تمثیل

۱۷۱۳ جعفر زٹلی (مخزن نکات ، ۳۲)

اون میں سے ایک قزاق کہ بہت چالاک تھا آٹھوں گانٹھ جسے ٹھگ کہتے ہیں .

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۲ : ۱۰۱

[آٹھوں + گانٹھ (رک)]

ـــ گانٹھ کمیت / کمید

(الف) امذ .

۱. وہ گھوڑا جس کے ٹخنوں اور گھٹنوں کے آٹھوں جوڑ مضبوط ہوں اور رنگ کمیت ہو ، سر سے پیر تک بے عیب گھوڑا ؛ قوی و مضبوط گھوڑا .

آٹھوں گانٹھ کمیت : چاروں ہاتھ پاؤں زانو تک خوب سیاہ ہوں .

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲۶

گھوڑی تھی یا تصویر ! حور تیور ، پری پیکر ، آٹھوں گانٹھ کمیت ، آنکھوں میں سحر ، ہونٹوں پر اعجاز .

۱۹۶۲ چڑھتا سورج ، اردو نامہ ، ۱۲ : ۳۹

(ب) صف .

۲. (ہر پہلو سے اور مکمل طور پر) ہوشیار ، **چالاک** ، **پختہ کار** (دریائے لطافت ، ۹۱) .

اگر ان کی صحبت میں کچھ دن رہے تو ہم لوگ بھی برق ہو جائیں گے ، آٹھوں گانٹھ کمیت .

۱۸۸۹ سیر کہسار ، ۱ : ۲۲۹

ویر ، سورما ، دھرمی ، دانی آٹھوں گانٹھ کمیت جوانی

۱۹۵۹ گل نغمہ ، فراق ، ۳۰۷

[آٹھوں + گانٹھ (رک) + کمیت (رک)]

ــــ وَقت (–ت و ، سک ق) م ف .

رک : آٹھ پہر .

رہتے ہو آٹھوں وقت تصور کے سامنے
دل سے قریب ہو اگر آنکھوں سے دور ہو

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۲۰۵

[آٹھوں + وقت (رک)]

آٹھویں دَسویں / ساتویں (ی مج) صف .

ہفتے عشرے میں ، کبھی کبھی .

نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی
آٹھویں ساتویں کی مجھ سے ملاقات رہی

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۳۸

جناب نوح کو نسبت ہے میخانے سے کیا لیکن
وہاں بھی جا نکلتے ہیں یہ حضرت آٹھویں دسویں

۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۹۳

آٹھیں (ی مج) امث .

اشٹمی ، درگا پوجن کا دن (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۳) .

[آٹھ (رک) + ۱ : یں ، لاحقۂ تانیث]

آثار (۱) امذ .

(الف) طور جمع .

۱. اثر (رک) کی جمع .

. . . تج در ادھر تس میں نبات امریت بھر
میرے ادھر پر دھرا دھر منگتا ہوں میں آثار عیش

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۰۳

مظہر اسرار ولایت و نبوت کا ، مصدر آثار فتوت و مروّت کا .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۶

خدا خیر کرے بظاہر آثار تو اچھے نہیں .

۱۹۴۷ فرحت اللہ بیگ ، مضامین ، ۳ : ۸۲

۲. خصوصیات ، اوصاف ، خواص .

دلاں کوں زندہ کرنہار سو ترا ہے کرم
مگر کرم میں ترے ہیں مسیح کے آثار

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۴۶

ایک ہی کھیت کا ایک ٹکڑا اس کے دوسرے ٹکڑے سے خواص و آثار میں مختلف ہوتا ہے .

۱۸۶۵ رسالۂ علم فلاحت ، ۲

۳. (i) **رسول مقبول صلعم صحابہ کرام یا بزرگان دین کے اقوال و افعال .**

بیان کیے ہیں اس باب میں ابن ابی شیبہ نے آثار صحیحۂ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت حسن وغیر ہم سے .

۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۶

امام موصوف نے احادیث و آثار میں رائے اور قیاس کو دخل دیا ہے .

۱۹۶۳ کشکول ، ۱۹

(ii) **سلاطین وغیرہ کے کارنامے .**

سلاطین کے اخبار و آثار اسی سے معلوم ہوتے ہیں .

۱۸۹۷ البرامکہ ، ۳۴

۴. **لچھن ، اطوار .**

جس ملک کے رہنے والوں کے آثار و افعال تمام حکمت عملی ہوں تو اس ملک کا نتیجہ . . . کیا کیا مرتب ہوگا .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱۱۶

اب تمھارے پٹنے کے آثار معلوم ہوتے ہیں . .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۷۲

۵. **عہد قدیم یا اسلاف کے زمانے کا وہ بقیہ (تحریر ، عمارت یا ڈھانچا وغیرہ) جس سے متعلقہ زمانے کی تاریخ و تہذیب کا پتا چل سکے ، باقیات ، یادگاریں .**

مر گیا میں پہ مرے باقی ہیں آثار ہنوز
تر ہیں سب سر کے لہو سے در و دیوار ہنوز

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۰

قدیم قوموں کے آثار اس وقت موجود ہیں .

۱۹۱۱ سیرۃالنبی ، ۱ : ۷۳

۶. **نشانات قدم (پلیٹس) .**

(ب) طور واحد .

۱. **اثر (رک) .**

نظر آیا آثار تالاب کا غنیمت ہوا دیکھنا آب کا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۸۳

یاں تلک دھجیاں یار و ہیں اڑائی اس کی
تار کا بھی کہیں آثار گریباں میں نہیں

۱۸۳۱ کلیات صنعت ، ۱۱

جب خوب دیکھ بھال کی گئی تو چاند میں زندگی کا کوئی آثار نہیں پایا گیا .

۱۹۲۱ القمر ، ۶۹

۲. **قبر ، مقبرہ ؛ یاد گار .**

مر جاؤں تو پھر میرا آثار بنا دیجو مرقد پہ بھی مصرع تم میری کھدا دیجو

۱۸۳۰ کلیات نظیر ، ۲ : ۱۰۰

ــــ اَچھے ہونا ف م .

حالات کا موافق یا سازگار ہونا ، (کسی بات کی) خوشگوار علامات نظر آنا (اکثر نفی کے طور پر مستعمل) .

درد اٹھتا ہے جگر میں کبھی دل دکھتا ہے
کچھ یہ اچھے نہیں آثار خدا خیر کرے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ ، ۲۱۸

حضرت عباس نے حضرت علی سے کہا آثار اچھے نہیں ہیں .

۱۹۲۳ سیدہ کی بیٹی ، ۵۱

ــ الصَّنادِید (- ضم ر ، غم ال ، شد ص بفت ، ی مع) امذ : ~ آثار صنادید .

رک : آثار (۱) نمبر ۵ ، قب : آثار قدیمہ .

آثار الصنادید (= بزرگوں کی یاد گاریں) ... سرورق کتاب سرسید ۱۸۴۷

ہیں آثارصنادید اعتبار آموز یک عالم
تری تہذیب کے پیدا ہیں دنیا میں نشان کیا کیا

۱۹۰۵ ترانہ وحشت ، ۲ : ۱۵۳

[آثار + ع : ال (۱) (رک) + صنادید (رک)]

ــ باقِیَہ کس صف (- کس ق ، فت ی) امذ .

وہ نشانات جو باقی رہ گئے ہوں ، یادگاریں (پرانی عمارتیں ، کتابیں ، تحریریں وغیرہ) .

تاریخ نام ہے واقعات اور سوانح ماضیہ کا اور ان کا سراغ نہیں مل سکتا مگر اقوال منقولہ یا آثار باقیہ سے .

۱۹۲۶ اورینٹل کالج میگزین ، لاہور ، نومبر ، ۱۱

[آثار + باقی (رک) + ع : ہ ، لاحقۂ نسبت]

ــ بُرے ہونا ف مر .

حالات کا نا موافق یا ناساز گار ہونا ، (کسی بات کی) ناخوشگوار علامتیں نظر آنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۷۲) .

ــ بَنْدھنا محاورہ .

انداز بائے جانا ، علامات ظاہر ہونا .

رات کیا ہجر میں آئی کہ قیامت آئی
زندگی تلخ ہوئی موت کے آثار بندھے

؟۱۸۶۰ کیف (امیراللغات ، ۱ : ۶۳)

ــ پانا/پائے جانا محاورہ .

علامات نظر آنا .

غش کی صورت تو یہ نہیں زنہار پائے جاتے ہیں سکتے کے آثار

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۶۳)

خیموں کے ہیں نشان جو مابین راہ کے
آثار پائے جاتے ہیں نقل سپاہ کے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۴

ــ پیدا ہونا ف مر .

(کسی بات کی) نشانیاں ظاہر ہونا ، علامات نمودار ہونا .

مخاطب اس کو ہی کرتے ہیں ارباب سخن سودا
کہ جس میں کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار پیدا ہو

۱۷۸۰ سودا (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۷)

پڑی ہے اوس غنچوں پر ستاں تانی ہے کانٹوں نے
ہوئے ہیں موسم گل میں یہ آثار خزاں پیدا

۱۹۲۷ دسویں رجب ، قصیدہ ، ۳

ــ ٹَپکنا محاورہ .

علامات و کیفیات وغیرہ ظاہر ہونا .

چہرے سے ذکاوت و ذہانت کے آثار ٹپکتے تھے .

۱۹۱۸ مسئلۂ شرقیہ (ترجمہ) ، ۱۸۰

ــ چھا جانا محاورہ .

(کسی کیفیت کی) علامات کا بکثرت ظاہر ہونا .

جسم ٹھرا کے رہ گیا اک بار چھا گئے سارے موت کے آثار

۱۸۷۱ شوق ، نواب مرزا (امیراللغات ، ۱ : ۶۳)

ــ حَشْر کس اضا (- فت ح ، سک ش) امذ .

رک : آثار قیامت .

جس وقت ذبح سید ابرار ہو گئے آثار حشر رن میں نمودار ہو گئے

۱۹۶۵ گلدستۂ اطہر ، ۳ : ۲۷

ــ خَیر کس اضا ، امذ .

عام لوگوں کے فائدے کے لیے وقف کی ہوئی اشیاء ، فیض پہنچانے والی یادگاریں ، صدقات جاریہ .

جہاں آرا بیگم کے آثار خیر میں سے ایک سرائے اور حمام عام چاندنی چوک کے چپ و راست واقع تھے جن کا اب نشان باقی نہیں رہا .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۴۱

[آثار + ع : خیر (رک)]

ــ دِکھائی دینا ف مر .

علامات نظر آنا ، طور طریقے ڈھنگ سے مستقبل کی حالت کا اندازہ ہونا .

دبایا مجھ کو آخر گر کے دیوار محبت نے
دکھائی دیتے تھے اس کے برے آثار پہلے سے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۱۷

ــ دِکھانا ف م .

آثار دکھائی دینا (رک) کا تعدیہ .

وصل کی شب ہوچکی اندھیر ہے شام سے دکھلاتی ہے آثار صبح

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۶

ــ شَرِیف کس صف (- فت ش ، ی مع) امذ .

آنحضرت صلعم کی مقدس احادیث و تبرکات (مثل موئے مبارک و نعلین مبارک) ، خلفائے راشدین اور انبیا اولیا کی نشانیاں یا تبرکات (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۱۸) .

[آثار + ع : شریف (رک)]

ــ شَرِیف بلا اضا (- فت ش ، ی مع) امذ .

بعض بزرگان دین انبیا اولیا اور آئمہ کرام سے منسوب یادگاروں کا نام ، جیسے : جامع مسجد دہلی کے مغربی شمالی کونے کا ایک قطعہ جو آثار شریف کہلاتا تھا اور جس میں تبرکات رکھے تھے .

بھائی صاحب آثار شریف میں بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہیں .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۵

[آثار + ع : شریف (رک)]

ــ صَنادِید کس اضا (- فت ص ، ی مع) امذ .

رک : آثار الصنادید .

ــ ظاہر ہونا ف مر .

علامت یا نشانات پائے جانا ، نمودار ہونا .

چل کر چمن میں پختہ کرو میوہ ہائے خام
ظاہر ہیں رخ سے آپ کے آثار آفتاب

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱ : ۲۱۶

ــ علوی کس صف (ــ ضم ع ، سک ل) امذ .

سبعۂ سیارگان ، سات ستارے ؛ سورج اور چاند .

آثار علوی ، معدنیات ، نباتات ، حیوانات یہی وہ چار مختلف وجود ہیں جن سے دنیا کی گرم بازاری ہے .

۱۹۳۸ آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ / ۱ ، ۶۲

[آثار + ع : علو + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــ قدیم/قدیمہ کس صف (ــ فت ق ، ی مع / فت م) امذ .

۱. پرانی عمارتیں ، کسی قوم کی تہذیبی عظمت یاد دلانے والی چیزیں جو زمین پر موجود ہوں یا کھود کر نکالی جائیں .

آثار قدیمہ کی تحقیقات نے سیکڑوں مردہ اور گمنام قوموں کی تاریخ کا سراغ لگایا .

۱۹۳۲ سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۶۲

۲. ایک سرکاری محکمہ جو پرانی عمارتوں اور یادگاروں کی حفاظت و نگرانی اور کھدائی کرتا ہے .

نہ آثار قدیمہ والے سن پائیں خبر لے لو
مکاں سب گر گیا ہے صرف اک دالان باقی ہے

۱۹۲۳ 'اودھ پنچ' ، لکھنؤ ، ۸ ، ۱۸ : ۵

[آثار + قدیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ــ قیامت/قیامت کس اضا (ــ فت ق / کس ق ، فت م) امذ .

ایک اک بت میں ہیں آثار قیامت اے مسیح
آکے بام کعبۂ اشرف سے مرا بتخانہ دیکھ

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۵۶

وصل کی شب صور کی آواز تھی بانگ اذاں
ہم کو آثار قیامت ہوگئے آثار صبح

۱۹۱۲ شمیم (خمخانۂ جاوید ، ۵ : ۵۸)

[آثار + قیامت (رک)]

ــ کاوی امث .

کھدائی کے ذریعے آثار قدیمہ (رک) نکالنے کا عمل ، آثار قدیمہ ڈھونڈ نکالنے کا کام .

اس کے برعکس ماہر آثار کاوی نادر اور خوبصورت اشیا کے دریافت ہو جانے پر ہی خوش نہیں ہو جاتا بلکہ وہ اس کا ہر زاویہ سے مشاہدہ کرتا ہے .

۱۹۵۹ وادی سندھ کی تہذیب ، تمہید

[آثار + ف : کاوی ، کاویدن (= کھودنا ، کریدنا) سے]

ــ متحجرہ کس صف (ــ ضم م ، فت ت ، ح ، شدج بفت ، فت ر) امذ .

وہ دبے ہوئے نباتات و حیوانات جو زیر زمین پتھر بن گئے ہوں ، زیر زمین پتھرائے ہوئے نباتی یا حیوانی اجسام .

چٹانوں کے درمیان میں جو درختوں کی پتیاں یا جانوروں کی ہڈیاں پائی جاتی ہیں انہیں آثار متحجرہ کہتے ہیں .

۱۹۱۵ رموز فطرت ، ۱۱۷

[آثار + ع : متحجرہ (ح ج ر = پتھر)]

ــ محشر کس اضا (ــ فت مج م ، سک ح ، فت ش) .

رک : آثار قیامت .

غدر کیا تھا آثار محشر تھے سب کو نفسی نفسی پڑی ہوئی تھی .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۴۲

[آثار + محشر (رک)]

۰۰۰ آثار جزو صفت .

اثرات رکھنے والا کے معنی میں بطور جزو دوم مستعمل .

ان کے دیدار فرحت آثار سے میں نرگس چشم کو منور کروں .

۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۴۳

تیرے جلوۂ مہر آثار سے جمال رخ مہ وشاں کو فروغ

۱۹۲۵ معارف جمیل ، ۶۷

آثار (۲) امذ .

۱. بنیاد ، نیو ، دیوار کا پایہ .

کٹر لگا دیوار کوں کہو جعفر اب کیا کیجیے
خطرہ پڑا آثار کوں کہو جعفر اب کیا کیجیے

۱۷۱۳ جعفر زٹلی ، ک ، ۹۷

جس دیوار کا گز بھر آثار ہو اس کی مضبوطی کی کیا بات ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۶۲

۲. دیوار کی چوڑائی ، چکلان یا موٹائی .

چلے اوس کے آثار دیوار پر پہونچہ جائے چالیس برس پار کر

۱۷۶۹ آخر گشت (ق) ، ۱۳۷

اس قلعہ کی فصیل کا آثار بہت چوڑا ہے .

۱۸۴۶ آثار الصنادید ، ۱۲

کچی اور بوسیدہ دیواریں چھوٹے چھوٹے آثار ٹوٹی پھوٹی منڈیریں ... پتہ دے رہی ہیں .

۱۹۱۸ انگوٹھی کا راز ، ۶

[ف]

ــ بھرنا محاورہ .

بنیاد پر کرنا ، بنیاد کی تہ پختہ کرنا ، چننا ، ہموار کرنا (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۹۸) .

ــ پڑنا محاورہ .

نیو یا بنیاد قائم کی جانا .

مکان کے آثار پڑ گئے ہیں ، اب تعمیر شروع ہوگی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۶۳

ـــ چھوڑنا
محاورہ .

۱. بنیاد کے آثار کی چوڑان سے کچھ حصہ چھوڑ کر اوپر کی چنائی کرنا ، آثار چھوٹا کرنا .

تین انچ آثار چھوڑ کر دیوار کی چنائی شروع کی جائے .

۱۹۳۹ ا پ و ، ۱ : ۹۸

ـــ دینا
محاورہ .

دیوار کا عرض مقرر کرنا .

جیسی ستونوں کی طرح . . . جن پر گول آثار دے کر گنبد بنانا سہل تھا .

۱۹۳۲ اسلامی فن تعمیر ، ۴۱

ـــ ڈالنا/رکھنا
محاورہ .

آثار بڑھا (رک) کا تعدیہ ، جیسے : آج آثار ڈال لو کل سے دیوار اٹھانا ؛ آثار رکھ کے چھوڑ دو برسات بعد مکان بنوالینا .

ایک موتی کا ملے جنت میں گھر معمار کو
واہ کیا رکھا ہے قصر یار کا آثار خوش

۱۸۵۲ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۶۸

ـــ کاٹنا
محاورہ .

رک : آثار چھوڑنا .

دو منزلہ دیوار کا آثار تین انچ کاٹ دیا جائے .

۱۹۳۹ ا پ و ، ۱ : ۹۸

ـــ نکالنا
محاورہ .

دیوار کے عرض کے لیے گنجائش رکھنا (ا پ و ، ۱ : ۹۸) .

آثار (۳)
امذ ؛ ~ ثار .

سیر ، سولہ چھٹانک .

منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار اور اتنی ہی تو پسوا ہلدی اے یار

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۲۳

سلطان کی طرف سے روزانہ ڈھائی من روٹی اور ۵ آثار گوشت مقرر ہے .

۱۸۹۶ مقالات شبلی ، ۸ : ۱۸۷

لطیف اور عمدہ گوشت اس وقت ہوتا ہے جب نصف آثار سے وزن زیادہ نہ ہوا ہو .

۱۹۳۱ شکار ، ۱۰۱

[ا : آثار < ثار < سیر (رک)]

آثارات

رک : آثار جس کی یہ جمع الجمع (اردو) ہے .

ان کا طور و طریق نبوت کے آثارات اور توابع میں سے ہے .

۱۸۹۸ سر سید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۱۸

فطرت اپنے آثارات کو پیدا کرتی ہے .

۱۹۰۲ مقالات شبلی ، ۱ : ۶۲

آثاری
صف .

رک : آثار (۱) (خصوصاً نمبر ۵) جس کی طرف یہ منسوب ہے .

مذہبی ادبیات ، غیر ملکی سیاحوں کے مشاہدات ، آثاری دریافتیں . . . اور موجودہ حالات کی پسند یہ سب اس کی تصدیق کرتے ہیں .

۱۹۶۴ تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۴۹

[آثار + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

. . . آثاری
جز و اسم کیفیت .

رک : . . . آثار جس کا یہ اسم کیفیت اور ترکیب میں بطور جزو دوم مستعمل ہے .

اشکوں کو سمجھتا ہوں عنوان گہر داری
اللہ رے محبت میں غم کی طرب آثاری

۱۹۲۷ نوائے دل ، ۲۳۹

آثاریات
(کس ر) امث .

آثار قدیمہ (رک) کا علم یا اس سے متعلق امور .

پچھلے چند سالوں میں ماہرین آثاریات کی دیرینہ آرزو بالآخر پوری ہوئی .

۱۹۲۷ تاریخ یونان قدیم ، ۳۲۲

[آثار + ف : ی ، لاحقۂ نسبت + ع : ات ، لاحقۂ جمع]

آثاریت
(کس ر ، فت ی) امث .

(فلسفہ) وہ نظریہ ہے جس میں صوری مواد علم ایک مظہر یا اثر ہے یعنی کوئی ایسی شے جو از روئے موضوع و معروض دونوں طرح سے مقید اور مشروط ہے (مفتاح الفلسفہ ، ۲۷۲) .

[آثار + ع : یت ، لاحقۂ کیفیت]

آثم
(کس ث) صف .

گناہگار ، عاصی ، (خصوصاً) خطوط وغیرہ میں بطور انکسار اپنے لیے مستعمل .

راقم آثم صغر سن سے ملازموں میں . . . تھا .

۱۸۰۱ گلشن ہند ، لطف ، ۱۲

اگر کوئی شخص کسی کے لیے زمین بوسی کریگا . . . آثم اور گنہگار ٹھیرے گا .

۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۶

[ع : (ا ث م)]

آثمیہ
(کس مج ث ، کس ن ، شد ی بفت) امذ .

مسلمانوں کا ایک فرقہ جس کا بانی آثم بن مطاع ہے اور جس کا خاص عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلعم اور حضرت علی دونوں نعوذ باللہ مساوی درجہ رکھتے ہیں .

آثمیہ . . . یہ گروہ بھی دوسری صدی ہجری میں منظم ہوا .

۱۹۷۳ فرقے اور مسالک ، ۱۵۳

[ع : آثم ، عَلم + یّ ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]

آج

(الف) م ف .

۱. موجودہ دن میں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے دوران .

کتک دیہہ جا دھیر جیوں تجہ بھاو ولے مجہ سوں آج نہ کر کساو

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۹۷

انقلاب دہر ظاہر ہے ، عیاں تغییر حال
آج جو ہے کل نہ تھا ، جو آج ہے وہ کل نہیں

۱۸۷۰ امیر ، د ، ۳ : ۲۲۷

کوفے میں عید قتل امام زمن ہے آج
غل ہے ورود عترت خیبر شکن ہے آج

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱

۲. اس دم ، اس وقت ، اس گھڑی .

کیا باپ‌شہ تج سوں کہو کیا برا   کہ توں آج ہوتا ہے اس تے جدا

۱۲۰۹ قطب مشتری ، ۲۵

آج آتے ہیں عیادت کو وہ کیا دیکھیں گے
ملک الموت سرہانے مرے بیٹھا ہوگا

۱۸۹۷ کلیات راقم ، ۱۸

یہ تیری بہو جی کہاں ہے آج ؟

۱۹۱۲ راج دلاری ، ۲۰

۳. آج کل ، ان دنوں ، زمانۂ حال میں .

بھریا عاشقی کا جو بازار آج   کیا برہ میتیں یو تکرار آج

۱۶۳۸ چندر بدن و مہیار ، ۱۰۸

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۸۹

جیسی جانفشانی سے اس نے بھائی کی اولاد کو پالا آج کوئی اپنے پیٹ کی اولاد نہ پالے گا .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۶۰

۴. جیتے جی ، حین حیات میں (امیراللغات ، ۱ : ۶۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۷۳) .

۵. (مجازاً) فوراً ، فی‌الفور (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۵) .

(ب) امذ .

۱. موجودہ زمانہ ، عصر حاضر (بیشتر حرف جار یا ربط کے ساتھ) .

حضرت نے تمام آج کی خبر بولے .

۱۵۰۰ ؟ معراج‌العاشقین ، ۲۶

۲. موجودہ دن ، روز جو گزر رہا ہے ، ساعت رواں (بیشتر حروف جار یا الف کے ساتھ) .

سن آج لگن ، کوئی اس جہان میں . . . اس لطافت . . . سوں . . . یوں نیں بولیا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۱

کلائی کا ہے یہ عالم کہ بس صفائی ہے
گلے میں شمع کے دیکھا ہے آج تک ناسور

۱۸۶۵ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۷

[س : آدیہ अद्य]

ـــ اِس کا دَور (ـــ زَمانَہ) ہے تو کَل اُس کا دَور (ـــ زَمانَہ) ہے

فقرہ .

زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ، آج کسی کا عروج ہے تو کل کسی کا ، دنیا کی ہر حالت عارضی اور ناپائدار ہے .

شکوہ نہ کر ازل سے یہی کارخانہ ہے
آج اس کا دور ہے تو کل اس کا زمانہ ہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۵۰

ٹھہرا نہ کہیں مال نہ دولت نہ خزانہ
آج اس کا زمانہ ہے تو کل اس کا زمانہ

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۳

ـــ آج م ف .

۱. صرف آج جیسے : آج آج اور ٹھہر جاؤ کل چلے جانا .

ـــ آئے کَل چَلے فقرہ .

قیام عارضی ہے ، قرار نہیں .

انساں کبھی نہ آپ سے باہر نکل چلے
دنیا تو اک سرا ہے کہ آج آئے کل چلے

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۴

ـــ آئی کَل گَئی فقرہ .

عارضی اور ناپائدار ہے (جامع‌اللغات ، ۱ : ۱۹) .

ـــ بَرَس کے پِھر نَہ بَرسُوں (گا) کہاوت .

مینہ کی جھڑی لگی ہے ، برابر برسے جا رہا ہے .

کہاوتیں : . . . ۵ - آج برس کے پھر نہ برسوں .

۱۸۷۴ انشائے ہادی النسا ، ۲۲۰

مجھے امین آباد جانا ضروری ہے اور پانی کہتا ہے کہ آج برس کے پھر نہ برسوں گا .

۱۹۵۸ مہذب‌اللغات ، ۲ : ۱۸

ـــ تَک پَڑے ہِینگ ہَگتے (ہَگ رَہے) ہیں کہاوت .

۱. اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۶۲) .

جوانی میں خوب خوب مزے کیے تھے جس کے بدلے میں آج تک پڑے ہینگ ہگ رہے ہیں .

۱۹۵۸ مہذب‌اللغات ، ۲ : ۱۸

۲. ابھی تک بتلا حال ہے ؛ اب تک حالت خراب ہے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۱۵) .

ـــ تو چوٹ ہے فقرہ .

ہر دن سے زیادہ خوب خوب سنگھار کیا ہے ، آرائش کی حد کردی ہے .

اللہ اللہ بنکیتی پہ کمر باندھی ہے
آج تو چوٹ ہے صاحب نے تپنچا باندھا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۸

ـــ جو کَرنا ہے کَر لے کَل کی کَل کے ہاتھ ہے فقرہ (مصرع) .

وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیے ، آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہیے (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۷۴) .

ـــ چَل کے پِھر نَہ چَلُوں گی فقرہ .

ہوا بہت زور شور سے چل رہی ہے ، اندھیاو ہے ، جھکڑ چل رہے ہیں (نوراللغات ، ۱ : ۷۴) .

ـــ دو بتڑ کل جوتیاں پرسوں چھریاں ہونگی فقرہ .

روز بروز فساد بڑھے گا (جامع اللغات ، ۳ : ۱۹) .

ـــ زبان کھلی ہے کل بند ہے کہاوت .

زندگی کا اعتبار نہیں ابھی بھلے چنگے تھے اور ابھی چل بسے (عبرت دلانے ، زندگی پر بھروسا نہ کرنے اور صداقت و ایمانداری کا یقین دلانے کے محل پر مستعمل) .

راست ہے تک ہولیو اون کی ہی سوگند ہے
آج کھلی ہے زباں کل کے تئیں بند ہے

۱۷۸۰ سودا (امیراللغات ، ۱ : ۶۲)

ـــ سے م ف .

حال میں ، فی الحال .

داغ آج سے رکھتا نہیں ان سنگ دلوں کا
مدت سے ہوتی ہے مری چھاتی پہ سل آتش

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۴۲

آج سے میں تیرا دیوانہ نہیں اے سروقد
طوق قمری کی طرح پیدا ہوا گردن کے ساتھ

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۲۶۳

ـــ سے کل کرنا محاورہ .

دیر لگانا ، ٹالنا .

آج سے کل کی ، تو مزدوری کٹ لی جائے گی .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۴۷

ـــ سے کل نزدیک ہے فقرہ .

۱. آج محروم رہے تو مایوس نہ ہونا چاہیے کل کامیابی ہوجائے گی ، کوشش جاری رکھنا چاہیے .

اگر آج کی حمایت ہم سے روک لی گئی تو کچھ پروا نہیں صاحبان دل کے لیے آج سے کل نزدیک ہے .

۱۹۲۰ آغا شاعر ، لیلی دمشقی ، ۶۲

۲. آئندہ زمانے کو دور سمجھ کر اچھے کاموں میں غفلت اور تساہل نہیں کرنا چاہیے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۶۲) .

ـــ صبح کس کنجوس (ـــ منحوس) کا منہ دیکھا تھا / نام لیا تھا

صبح کو پہلی مرتبہ کس منحوس کا نام منہ سے نکلا تھا کہ دن بھر فاقہ کرنا پڑا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۵۷) .

ـــ کا

صف ؛ م ف .

نیا ، جدید ، حال کا .

کیونکہ ترک مے کریں کچھ آج کے مے کش نہیں
ہم نے میخانے میں آکر سدا سنبھالی محتسب

۱۷۹۸ میر سوز ، د ، ۹۰

ـــ کا کام آج ہی کرنا چاہیے فقرہ .

جو کام آج کرنے کا ہے اسے دوسرے وقت پر اٹھا نہیں رکھنا چاہیے .

دیکھ کل پر نہ چھوڑ اے نادان
آج کا کام آج ہی کرلے

؟ ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۶۲)

ـــ کا کام کل پر اٹھا رکھنا / ٹالنا / چھوڑنا / ڈالنا / رکھنا / گھالنا محاورہ (قدیم) .

کام میں کاہلی کرنا ، ٹال مٹول کرنا .

جو کچ کال کرنا سو توں آج کر
نہ گھال آج کا کام کوں کال پر

۱۴۳۲ کدم راو پدم راو ، ۸۵

دلا منظور ہے توبہ تو پھر اس میں توقف کیا
جو عاقل ہیں نہیں رکھتے ہیں وہ کام آج کا کل پر

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷۳

ـــ آج کا بچھو کل کا سانپ کہاوت .

جو اب تھوڑا ضرر پہنچا سکتا ہے وہ آئندہ زیادہ ضرر بھی پہنچا سکتا ہے . یہ بچو میاں نہیں بچھو میاں ہے ، یہ باپ سے زیادہ قابو یافتہ ہے ، اور بڑا ہی خود سر ، بس سمجھ لو کہ آج کا بچھو کل کا سانپ ہے .

۱۹۶۳ چڑھتا سورج (سہ ماہی ، اردو نامہ ، کراچی ، ۱۲ : ۲۸

ـــ کدھر آنکلے فقرہ .

قریب ہونے یا رہنے کے باوجود مدت میں شکل دکھانے والے شخص کے لیے شکایۃً مستعمل (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۵۷) .

ـــ کدھر بھول پڑا / پڑے فقرہ .

رک : آج کدھر آنکلے .

روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا
یاں جو آنکلا ہے تو آج کدھر بھول پڑا

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۵

ـــ کدھر چاند نکلا فقرہ .

رک : آج کدھر آنکلے .

مرے گھر میں آیا وہ رشک قمر
الٰہی کدھر آج نکلا ہے چاند

۱۸۲۴ مصحفی (نوراللغات ، ۱ : ۵۷)

ـــ کدھر سے چاند نکلا فقرہ .

رک : آج کدھر آنکلے .

یہاں جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا
کہ ماہ کنعاں بھی جس کے آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۸۰

ــ کدھر کا چاند نکلا فقرہ .

رک : آج کدھر آنکلے .

راستہ بھول گئے ہیں کہ ادھر آئے حضور
آج کہیے تو کہ یہ چاند کدھر کا نکلا
اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۴۲)

ــ کرے گا (تو/سو/وہ) کل پائے گا فقرہ .

جو زندگی میں برا کام کرے گا اس کی سزا روز قیامت ضرور ملے گی .

اس دار مکافات میں سن اے غافل جو آج کرے گا تو وہ کل پائے گا
۱۷۵۴ دردمند ، (امیراللغات ۱ : ۶۵)

ــ کس کا منھ دیکھ کے اٹھا ہوں فقرہ .

رک : آج صبح الخ .

جس جگہ بیٹھے ہیں با دیدۂ نم اٹھے ہیں
آج کس شخص کا منھ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۲۸

ــ کل

(الف) م ف .

۱. ان دنوں ، اس زمانے میں (زمانۂ حال میں) .

مراتب نہ کچھ آج کل نے تجھے نوازیا ہے خالق ازل نے تجھے
۱۶۷۹ قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۳

جاتا ہے دل تو جائیو ہشیار آج کل چلتی ہے اس کے کوچے میں تلوار آج کل
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۹۴

لگادے کوئی برف کی آج کل کہ گرمی بہت پڑتی ہے آج کل
۱۸۹۳ کلیات نعت ، محسن ، ۱۶۳

۲. بہت جلد ، عنقریب .

کوئی دوا نہیں ہے موافق بغیر وصل مرتا ہے تیرے غم میں یہ بیمار آج کل
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۹۴

(ب) امث .

حیلہ حوالہ ، ٹال مٹول .

ہوا ہوں خلق میں جینے کو جھوٹے وعدوں پر
زبان آن کے دہن میں ہے آج کل کے لیے
۱۸۸۵ ؟ کلیات اکبر ، ۱ : ۸۸

مانا کہ بات وعدۂ فردا پہ ٹل گئی
اور بے وفا جو کل بھی نہ یہ 'آج کل' گئی
۱۹۴۱ فانی ، ک ، ۲۱۳

ــ کل بتانا محاورہ .

رک : آج کل کرنا .

آج کل کاہے کو بتلاتے ہو گستاخی معاف
راستی یہ ہے کہ وعدے ہیں تمھارے سب خلاف
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۵

ــ کل سے م ف .

چند روز سے ، کچھ زمانے سے ، اب سے .

آج کل سے کچھ نہیں اپنی زبان معجز بیان
نطق عیسیٰ کی طرح رکھتے ہیں مادر زاد ہم
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۶

ــ کل کا/کی صف ، مذ/مث .

اس زمانے کا ، عصر حاضر کا ، اس عہد کی ، عصر رواں کی .

علمی ہے مسئلہ نہ طریقہ عمل کا ہے یہ اختراع ذہن جدید آج کل کا ہے
۱۹۷۵ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۹

ــ کل کرنا محاورہ .

ٹال مٹول کرنا ، حیلے حوالے بتانا .

گزری تمام عمر ہی وعدے میں صبح و شام
دیکھوں کہاں تلک کہ ابھی آج کل کرے
۱۷۸۲ دیوان عیش ، مرزا علی عیش ، ۴۷

زخم شانوں کے تری زلفوں نے اے وعدہ خلاف
آخرش لیت و لعل سے آج کل کر بھردیے
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۱۵۹

انھوں نے ایک پیسہ نہیں دیا اور آج کل آج کل کر کے ٹالتے رہے .
۱۹۳۰ غدر کا نتیجہ ، حسن نظامی ، ۵۰

ــ کل کہنا محاورہ (قدیم) .

رک : آج کل کرنا .

آج کل کہتے ٹلے لے دیس وعدے پروائے
آج کا وعدہ لجا ہرگز صبا پر ڈوں نبا
۱۶۷۲ عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۱

ــ کل میں م ف .

بہت جلد ، دو ایک دن میں ، اسی زمانے میں .

ہے کئی دن سے گھات میں صیاد عندلیب آج کل میں پھنستی ہے
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۷۵

آپ کے فصیح و بلیغ اشعار . . . آج کل میں مع ترجمہ کے لاہور بھیجوں گا .
۱۹۰۲ مکاتیب حالی ، ۶۰

ــ کو م ف .

۱. آج ، ایسے موقع پر ، ایسے دنوں میں (اکثر حسرت اور تمنا کے موقع پر مستعمل) .

ہائے آج کو شاہجہاں ہوتا تھا .
۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۵۰

۲. اب ، بالفعل ، اس وقت ، آج کے دن .

دیکھتے ہم تری قدرت کا تماشا دل میں
آج کو پردۂ غفلت جو نہ ہوتا دل میں
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۲

ـــ کون م ف (قدیم) .

رک : آج کو .

کہ ہے راج رایاں کیرا راج توں — نہیں ملک میں جوڑ تج آج کون

١٦٣٨ — چندر بدن و مہیار ، ٩٩

ـــ کی صف .

آج کا (رک) کی تانیث .

حرمز (کذا) میرا بیٹا ہوا آج کی تاریخ سیں میں وسکا باپ ہوں .

١٨٠٠ ؟ — قصہ گل و ہرمز، ورق، ١١١ (الف)

ـــ کی کل پر دھرنا محاورہ .

آج کی بات کل پر ٹالنا ، ٹال مٹول کرنا .

ہوئی خاموش وہ رشک صنوبر — دھری پھر آج کی سلطان نے کل پر

١٨٦١ — الف لیلہ نو منظوم ، شادیاں ، ٢ : ٢٨١

ـــ کے

رک : ''آج کا'' جس کی بہ محرف شکل اور ترکیبات میں مستعمل ہے .

ـــ کے آج اور سو برس میں فقرہ .

جو بات ہونے والی ہے ضرور ہوگی ، آج نہ ہو سو برس میں ہو لیکن ہوگی ضرور (نوراللغات ، ١ : ٧٥) .

ـــ کے بنیے کل کے سیٹھ کہاوت .

زمانے کا انقلاب ہوتا ہی رہتا ہے ، جو شخص کل امیر تھا آج فقیر ہو گیا (نوراللغات ، ١ : ٧٦ ؛ نجم الامثال ، ١٩) .

ـــ کے تھپے آج ہی نہیں جلتے کہاوت .

١. عمل کی باداش میں وقت لگتا ہے ، کسی فعل کی سزا ہاتھ کے ہاتھ نہیں ملتی .

خیر جاتا کہاں ہے ، آج کے تھپے آج ہی نہیں جلا کرتے .

١٩٢٣ — دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ١٠٢

٢. جو کام آہستہ آہستہ ہو سکتا ہے وہ فوراً نہیں ہو سکتا ، جلد بازی سے کام نہیں نکلتا (نوراللغات ، ١ : ٧٦) .

ـــ کے دن/روز م ف .

١. رک : آج کو .

اگر آج کے روز ایک کانا کھدرا یا کٹونڈا بیٹا ہوتا تو وہ بھی کام آتا .

١٧٧٥ — نو طرز مرصع ، تحسین ، ٢٢٥

٢. آج ، ان دنوں .

سبعہ سیارہ کو بھی یمن و شرف حاصل ہے
معتدل آج کے دن چاروں عناصر باہم

١٨٩٢ — مہتاب داغ ، ٢٩٨

ـــ کیا جاتی (ہوئی) دنیا دیکھی کہاوت .

رک: آج کدھر بھول پڑے .

نبض بیمار جو اے رشک مسیحا دیکھی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی

١٨٥٤ — دیوان امیر ، گلستان سخن ، ٣٨٠

آج کیا جاتی ہوی دنیا آپ نے دیکھی آپ تو واللہ عید کے چاند ہوگئے .

١٩٠٣ — سرشار ، بچھڑی ہوئی دلھن ، ١٧

ـــ گئے کل آئے کہاوت .

زیادہ وقت نہیں لگا یا نہیں لگتا ، چند روز کی بات ہے ، جلد واپس آنے کے موقع پر مستعمل .

حج کو جاؤ کہ زیارت کو تردد کیا ہے
زندگی شرط ہے بحر آج گئے کل آئے

١٨٣٦ — ریاض البحر ، ٢٦٣

ـــ مرا (ـــ مرے/موا/موئے) کل دوسرا دن کہاوت .

زندگی ناقابل اعتبار اور ناپائدار ہے ، عمر کا کیا بھروسا .

یہ یہ بلائیں سر پر ہیں تو آج موئے کل دوسرا دن
یاری ہوئی بیماری ہوئی درویشی ہوئی تنہائی ہوئی

١٨١٠ — میر ، ک ، ٨١٢

اب رہے بھائی صاحب تو ان کا کیا ہے ، قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں ، آج مرے کل دوسرا دن .

١٩٢٧ — فرحت ، مضامین ، ٦ : ٢٠

ـــ میں ہوں اور وہ ہے/ تم ہو فقرہ .

کوئی دقیقہ داروگیر اور مواخذے کا اٹھا نہ رکھوں گا (امیر اللغات ، ١ : ٦٧)

ـــ نصیبوں سے ہاتھ لگے ہو فقرہ .

قسمت کی خوبی سے آج ملاقات ہوگئی ہے .

کل تک نہیں چھوڑوں گا لگایا جو گلے سے
تم آج نصیبوں سے مرے ہاتھ لگے ہو

١٨٢٩ — نکہت (امیر اللغات ، ١ : ٦٧)

ـــ میں کل تو فقرہ .

موت کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ضرور آئے گی؛ انقلاب زمانہ کی نسبت کہتے ہیں یعنی جو حال آج میرا وہی کل تیرا ہوگا ، زمانہ یکساں نہیں رہتا (نوراللغات ، ١ : ٧٦) .

ـــ میں نہیں یا وہ (ـــ تم) نہیں فقرہ .

آج میں اپنی جان دے دوں گا یا اس کی (تمھاری) جان لے لوں گا (کمال غصے اور عداوت کی جگہ (امیر اللغات ، ١ : ٦٧) .

ـــ نہیں کل فقرہ .

یہ امر ناگزیر ایک نہ ایک دن ضرور ہوکر رہے گا .

آج نہیں کل موت تو آنی ہے .

١٩١٨ — انگوٹھی کا راز ، ١٧

ــ ہے سو (ہ) کَل نہیں کہاوت .

۱. رک : آج مرے کل دوسرا دن .
زندگی ہے آدمی کی بحر تن میں جوں حباب
دم غنیمت جان تاباں آج ہے سو کل نہیں
۱۷۴۸ تاباں ، د ، ۲۰

۲. روز بروز ابتری ہے ، زمانہ برا آتا جاتا ہے .
انقلاب دہر ظاہر ہے عیاں تغییر حال
آج جو ہے کل نہ تھا جو آج ہے وہ کل نہیں
۱۸۸۱ امیر (نورالغات ، ۱ : ۷۶)

آجا
امذ .
دادا ، پر دادا (نور اللغات ، ۱ : ۷۶).
[س : آریک (= شریف ، پر دادا) آर्यक]

آجات
صف (قدیم) .
رک : آزاد .
لوبھ کرودھ سوں پوٹے کرامات مرشد دونوں سے آجات
۱۶۵۴ شاہ گنج بخش قادری ، گنج شریف ، ۱۲۰

آجال
(مدا) امذ ، ج .
اجل (رک) کی جمع .
دوسرے یہ کہ قویٰ بتدریج تساقط اور اضمحلال قبول کریں اور مثل آجال طبیعت منقضی ہو .
۱۸۴۵ احوال الانبیا ، ۲ : ۵۲۳

آجام
امذ ، جج .
جنگلات .
وہ نبطی زبان میں ' اغمار بتی ' کے نام سے موسوم ہوا جس کے معنی عربی میں ' آجام کبریٰ ' ہیں یعنی بڑا جنگل .
۱۹۳۰ کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۷۰
[ع : (ا ج م) واحد : اَجَمَہ ، ج : آجَم]

آجِر (کس ج)
(الف) صف .
۱. اجرت دینے والا ، آقا ، مزدور کی ضد .
آجر خواہ کتنی ہی زیادہ اجرت دے بسر اوقات فراغت سے نہ ہوسکے گی .
۱۹۱۷ علم المعیشت ، ۱۱۳
۲. (قانون) سرخط یا پٹا لکھ دینے والا (اردو قانونی ڈکشنری).
(ب) امذ .
۱. (معاشیات) جو شخص ذاتی یا مستعار سرمایے سے کمپنی یا کارخانہ قائم کرے ، مالک .
اس طرح ٹکس کا اثر بالآخر یا تو آجر کے منافعہ پر پڑتا ہے یا اعلیٰ قیمتوں کی شکل میں خریداروں پر عائد ہوتا ہے .
۱۹۳۷ اصول و طریق محصول ، ۱۲۶
[ع : (ا ج ر)]

آجُر (۱) (ضم ج) امث .
پکی اینٹ (خزائن الادویہ ، ۷ : ۳).
[ف]

ــ تراش (ــ فت ت) صف .
معمار (وضع اصطلاحات ، ۸۷) .
[آجر + ف : تراش ، تراشیدن (= کاٹنا ، چھانٹنا) سے]

آجُر (۲) (ضم ج) امذ .
بیگاری مزدور جس سے بلا اجرت کام لیا جائے (پلیٹس) .
[ہ : آجر आजर ؛ قب : ع : اجورہ]

آجِرانَہ (کس ج ، فت ن) صف .
آجر (رک) سے متعلق .
البتہ ہو سکتا ہے کہ یہاں کا آجرانہ نظام بھی انھیں اصولوں پر مبنی رہا ہو جو سمیر کے مذہبی نظام میں رائج تھا .
۱۹۵۹ وادی سندھ کی تہذیب ، ۲۵
[آجر + ف : انہ ، لاحقۂ و صفی]

آجِل (کس ج) صف .
۱. متاخر ، جس میں مہلت اور دیر ہو .
نفس کو ان دو باتوں کی عادت ڈالے ایک تو فانی عاجل میں زہد و بے رغبتی کرے دوسرے جو عمل کہ آجل و آخرت میں نفع دے اوس کو بہت سا کرے .
۱۸۸۸ تشنیف الاسماع ، ۲۰۸
ہمارا ذمہ جو ملک کے نوجوان اس نفع عاجل کو ضرر آجل پر ترجیح نہ دیں .
۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲۳ : ۹
۲. ایک محدود یا معین مدت کے اندر خاتمے تک پہنچنے والا .
تیسرا خطرہ مشہور و معروف آجل کلورو فارمی تسمم . . . ہے ، جو معدم‌حس کے استعمال سے چھ گھنٹے سے لے کر چھ دن کے اندر شروع ہوسکتا ہے .
۱۹۴۸ علم الادویہ ۱ : ۳۱۶
۳. (قانون) میعاد کے اندر نالش نہ کرنے والا ، رعایت اور چھوٹ کا وقت گذار دینے والا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۱۲) .
۴. (فقہ) جس کا فوراً سرانجام ضروری نہ ہو (رک : مہرآجل) .
[ع : (ا ج ل)]

آجِلاً (کس ج ، تن بفت) م ف .
تاخیر سے ، دیر کے ساتھ .
نشہ کہ وہ یقیناً مضر ہے عاجلاً نہ سہی تو آجلاً .
۱۹۰۶ الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۰۱
[ع : آجل + اً ، لاحقۂ تمیز]

آجِلَہ (کس ج ، فت ل) صف .
آجل (رک) کی تانیث .
اس ترجیح عاجلہ اور مرجوحیت آجلہ کے متعدد وجوہ ہیں .
۱۹۶۱ سود ، ۷۰
[ع : آجل + ہ ، علامت تانیث]

آجنا (سک ج) امث .

حکم ، فرمان ، آگیا ، اجازت .

پھر یہ کہا کہ بھوک سے ہونٹوں پہ اب ہے دم
ہو آجنا تو باغ کے پھول پھول کھائیں ہم

؟ ۱۹۲۱ سیتا رام ، ۸۵

[س : آ گیا **आज्ञा**]

آجی امث .

آجا (رک) کی تانیث : دادی ، پر دادی (پلیٹس) .

آجیوکا (ی مع ، سک و) امث . (عوام) .

غذا ، کھانا (پلیٹس) .

برت . . . وجہ معاش ، معیشت ، آجیوکا ، علوفہ .

۱۹۲۹ فرہنگ عثمانیہ ، ۲۶۹

[س : اجیوکا **आजीविका**]

آچ (۱) امث .

آنچ (رک) کی تخفیف .

کہتا تھا ناقوس یہ کھماچ سے   جل گیا ہوں عشق کے میں آچ سے

۱۸۳۷ مثنوی بہاریہ ، ۱۱

اف : آنا ، لگنا .

آچا

(الف) امذ .

۱. بزرگ ، باپ دادا نانا (نوراللغات ، ۱ : ۷۶) .

۲. قدیم الخدمت بوڑھا ملازم ؛ وہ بوڑھا خواجہ سرا جو خواجہ سراؤں کو ادب سکھانے پر مقرر کیا جائے . (نوراللغات ، ۱ : ۷۶)

(ب) امث .

بوڑھی ذی عزت خادمہ ، ماما .

کیا اپنی آچا سے آن نے سوال   کہ ہیں مرد پرچار عورت حلال

۱۶۹۵ قائم ، ک ، ۲ : ۱۵۲

تالو سے تری تو تو لگتی نہیں یاں آچا
واں جاکے ہوا کیا جو تو منہ سے نہ کچھ چرکی

۱۸۳۵ رنگین ، رنگین و انشا ، ۶۱

[ت : آچا (= باپ دادا نانا)]

آچار (۱) امذ .

رک : اچار (نوراللغات ، ۱ : ۷۶) .

دانتو کا کیا کرو بچار   جیسے ٹینٹی کا آچار

۱۷۱۳ جعفر زٹلی ، ک ، ۳۲

جلدی سے کچومر سا کیا مار چھوں کا
کیا زور مزیدار ہے آچار چھوں کا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۶۹

یہ آچار نہایت مزیدار اور ذایقہ میں سنگترہ سا ہوتا ہے .

۱۹۳۰ جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۲

اف : اٹھانا ، اٹھنا ، بنانا ، بننا ، پڑنا ، ڈالنا ، کرنا ، نکالنا .

آچار (۲) امذ .

۱. طور طریق .

اپنا ست شیل جس آچار بچار نیم دھرم سب کھوئے ہیں

۱۸۰۳ بیتال پچیسی ، ۵۸

۲. برتاؤ ، چلن ، کردار ، اصول اخلاق .

دو چار میں نفس کے ہیں آچار   دو چار میں دل کے ہے سما چار

۱۷۰۰ من لگن ، ۲۷

۳. مذہبی رسوم ، عبادات .

بعض مقننین . . . نے دھرم کو حسب ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا ہے :- (۱) آچار یعنی مذہبی رسوم .

۱۹۳۸ علم اصول قانون ، ۸

[س : آچار **आचार**]

آچاری (۱) امث .

اَچاری ، اچار مربا رکھنے کے لیے شیشے یا چینی کا برتن (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۰) .

[آچار (۱) (رک) + ا : ی ، لاحقۂ تصغیر]

آچاری (۲) امذ .

(ہندو) پابند مذہب ، بڑا شاستری ، دیندار ، پرہیزگار ، جوگی ، رشی (پلیٹس) .

[رک : آچار (۲) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آچاریہ (سک ر ، فت ی) امذ : ~ آچاریا .

جنیو پہنانے اور مذہبی رسوم ادا کرانے والا برہمن ؛ وید پڑھانے والا پنڈت ؛ پجاری ؛ فرقے کا بانی یا لیڈر ؛ بڑا شاستری پنڈت ؛ ایک اعزازی لقب جو ذی علم اشخاص کے ناموں کے ساتھ مستعمل ہے (پلیٹس) .

[س : آچاریہ **आचार्य**]

آچ چھیں (سک چ ، ی مع) امث .

چھینک کی آواز (بیشتر لعبی) .

تیندوی صاحب کی ناک میں مرچ کا لگنا تھا کہ انھوں نے زور سے کہا 'آچ چھیں' .

۱۹۳۵ بھرے بازار میں ، ۱۰۲

آچَرَن (فت چ ، ر) امذ .

زندگی کا طور طریقہ ، چال چلن ، کردار ، عمل .

مہا بھارت کے متبرک اتہاس میں ان کے پوتر آچرن کی شہادت موجود ہے .

۱۹۳۳ گیتا امرت ، ۳۵

[س : آچرن **आचरण**]

آچَمَن (فت چ ، م) امذ .

۱. (ہندو) کھانے پینے یا عبادت کرنے سے پہلے چلو میں پانی لے کر منہ میں ڈالنا ، کلی کرنا .

اس کی جوتی اتروا کر اس کے ہاتھ پاؤں دھلوائے اور آچمن کرایا۔
۱۸۹۸ رسوم ہند، ۱۵۱

۲. کھانا کھا کر ہاتھ منھ صاف کرنا، کھانے کے بعد کلی کرنا (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۲۰).
اف : کرنا، لینا.
[س : آچمن आचमन]

آچْنا (سک چ) ف ل (قدیم).
رک : اچھنا.
صبح دیکھ اے دل توں دُک فکر سوں
نکو غافل آچ اس کرے ذکر سوں
۱۶۰۹ قطب مشتری، ۹۶

آچھ امذ.
دہی کا توڑ (خزائن الادویہ، ۷ : ۳).
[آچھ > ہ : کاچھ > س : کرش कच्छ]

آچَھر (فت چھ) امث (قدیم).
رک : اپچھرا.
فرشتہ دیکھ مکھ سد بھول جاوے — سرگ آچھر ہوتی ہے اس دیوانے
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۵۴

آچْھنا (سک چھ) ف ل (قدیم).
رہنا، ہونا.
دکھن پور ہند کے دلبر ہمن سوں ہیں حجاب آچھے
کہ مکھڑے چاند ہیں پر جن کے خط کے پیچ تاب آچھے
باشم، مخزن نکات، ۲۱
[س : اس + آنن अस + अन (= ہونا، قائم رہنا، باقی رہنا)]

آچھوں (و مع) م ف.
رک : آچھوں.
آگ فراق زور کری بیجل نمن — آچھوں وو داغ کہنہ سوآباد کرتا ہے
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۵۵

آچھی (۱) امث (قدیم).
آنکھ کی پتلی : آنکھ.
ترے نین آچھی میں رنگ ہے مدن کا
تجے چاک (چال) مستی میں ہنس کی سہاتی
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۶۲
[س : اکشی अक्षि (= آنکھ، نظر، دید)]

آچھی (۲) امذ.
۱. آل (رک) کے برابر اور بڑے درخت کا نام (خزائن الادویہ، ۱ : ۲۸۲).
۲. ہندو دیو مالا کا وہ درخت جو غیر فانی خیال کیا جاتا ہے (دکنی اردو کی لغت، ۲).
دل جل کے راکھ کیوں نہ ہو آچھی کے بن منے
جنوں کہ چنار غم کی اگن کا اگم ہوا
۱۸۱۲ بحری، ک، ۲۳۱
[س : اکشے अ + क्षय (= غیرفانی)]

آچھے دِن پاچھے گئے ہَر سے کیا نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت کہاوت.
جوانی میں برے کام کرتا رہا اب پچھتانے سے کیا فائدہ (جامع اللغات، ۱ : ۲۰).

آچھیں امث.
۱. چھینکنے کی آواز کی نقل.
ذری سی ٹھنڈی ہوا چلی اور آچھیں، رینٹ کا سوتا جاری.
۱۹۲۸ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۳، ۳۱ : ۶
۲. (مجازاً) چھینک.
ناس کی چٹکی سڑکی اور آچھیں نے چوری کھولی.
۱۹۳۰ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۳ : ۱۰
[ا : حکایت صوت]

آحاد امذ.
۱. رک : آحاد.
اس کو آحاد ناس کے مرثیے لکھنے کی تکلیف دینی بلا شبہ تکلیف ما لایطاق ہوگی.
۱۸۹۳ مقدمۂ شعر و شاعری، ۱۸۹
کثرت ابدی . . . کسی نہ کسی طرح کے روحانی آحاد کی شکل میں نظر آتی ہے.
۱۹۳۷ فلسفہ نتائجیت، ۸۰
۲. (حدیث) وہ حدیثیں جنھیں ہر دور کے ایک راوی نے بیان کیا ہو.
اخبار آحاد . . . راویوں کے غیر مشتبہ ہونے کی صورت میں بھی مقبول نہ ہوں گی.
۱۸۹۵ آیات بینات، ۲ : ۱۰۲
وہ نص بہ تواتر ثابت ہے یا بہ آحاد یا بہ اجماع امت.
۱۹۰۲ علم الکلام، ۱ : ۱۹۴

آخ امث.
رک : آخ (۲) (ماخوذ : امیراللغات، ۱ : ۶۸ ؛ نوراللغات، ۱ : ۷۷).
[حکایت الصوت]

ـــ تھو/تھوہ (و مع) امث.
رک : آخ تھو.
اٹھاتی جو کوڑی نجاست سے توتے — یہ چاروں طرف آخ تھو آخ تھو ہے
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۲۲
آخ تھوہ کرکے حضرت شیخ کے چہرہ پر تھوک دیا.
۱۹۲۶ حیات فریاد، ۱۲۹
اف : کرنا.

— تھو کھٹے (ہوتے) ہیں کہاوت .

رک : آخ تھو کھٹے ہوتے ہیں .

کیا بری ہوتی ہے اس میوہ کی بو   کون لے ہوتے ہیں کھٹے آخ تھو

۱۹۲۰ منظوم کہاوتیں ، ۵۲

آختَہ (سک خ ، فت ت) صف .

۱. رک : اختہ .

بدی سب آختہ ہونے سے جاتی   مگر جڑ کاٹنا ہے عیب ذاتی

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۸

اونکی قیمت بہ نسبت گھوڑیوں اور آختہ گھوڑوں کے کم لگائی جائے گی .

۱۸۷۳ اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۱۰

نصر ایک اسپینی عیسائی کا لڑکا ، یہ آختہ تھا .

۱۹۳۵ عبرت نامۂ اندلس ، ۲۵۴

اف : کرنا ، ہونا .

۲. نیام سے باہر نکالی ہوئی (تلوار) ، کھنچی ہوئی تلوار .

ڈال دے گا سینۂ غیرت سپر میدان میں
تیغ ابرو ہی نظر آئے گی ہر سو آختہ

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۹۲

[ف : آختن ؛ س : آ + کرشٹ करष्ट + आ (= کاٹنا ہے)]

— بیگی (– ی مج) امذ .

رک : آختہ بیگی .

اصطبل کے نگراں کو آختہ بیگی . . . کہتے تھے .

۱۹۶۰ ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۲

— خانہ (– فت ن) امذ .

طویلہ ، اصطبل (وضع اصطلاحات ، ۸۱) .

[آختہ + ف : خانہ (رک)]

— گری (– فت گ) امث .

خصی کرنے کا عمل ، بدھیا کرنے کا کام .

اس مرض میں آختہ گری . . . کے عملیہ کا فیصلہ کرنے سے پہلے . . . امتحان . . . کرلینا چاہیے .

۱۹۳۲ احشائیات ، ۲۶۹

[آختہ + ف : گر ، لاحقۂ صفت (فاعل) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— مرغ (– ضم م ، سک ر) امذ .

وہ مرغ جس کو خصی کر دیا گیا ہو (پلیٹس ؛ الف لیلہ عبدالکریم ، ۲ : ۱۸۲) .

— وار صف .

وہ گھوڑا جس کے فوطے ظاہر نہ ہوں ، پیدائشی آختہ گھوڑا .

ہے وہ بدیمن ہو نہ جس کے نشاں   آختہ وار کا ہو اس پہ گماں

۱۸۲۱ زینت الخیل ، ۳۳

[آختہ + ف : وار (رک)]

آخِذ (کس خ) صف .

لینے والا ، اخذ کرنے والا ، وصول کرنے والا .

نکہاں میرے ہیں تج جوبن کے مشتاق   ادھر میرے تیرے بوسیاں کے آخذ

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۶

نبی سے آخذ اور امت پہ فائض   ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث

۱۹۰۵ حدائق بخشش ، ۲ : ۷

[ع : (ا خ ذ)]

آخِذَہ (– کس مج خ ، فت ذ) صف ، مث .

آخذ (رک) کی تانیث ؛ (خصوصاً) وہ قوت یا ملکہ جو اخذ کرتا ہے .

بیشک انہیں نادرست ہونے بہت زیادہ زمانہ لگا اور یہی قوت آخذہ کی ہستی مابین الامتیاز ہے .

۱۸۹۷ تمدن عرب ، ۱۸۴

ہم حس کی تعریف یہ کرسکتے ہیں کہ یہ کسی آخذہ . . . کی برانگیختگی اور اس سے پیدا ہونے والی ایک شعوری ذہنی کیفیت کا نام ہے .

۱۹۶۹ نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۲۳

آخَر (فت خ) صف .

مختلف ، دیگر ، اور .

جناب گانے کے مالک پہ قیمت خر ہے
جو کوئی چپکے سے دیدے تو امر آخر ہے

۱۸۶۱ کتاپ (ق) ۱۳۷

تلاش دل میں سر گرمی تو فاصح امر آخر ہے
مجھے ہے گفتگو کمبخت کے ہونے نہ ہونے میں

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۰۶

[ع : (ا خ ر)]

آخِر (کس خ) .

(الف) صف .

۱. (i) آخری ، بعد کا ، مؤخر (زمانے کے اعتبار سے) .

توں اول توں آخر توں قادر ہے   توں مالک توں باطن توں ظاہر ہے

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۱

مری آتش زبانی سے خراب اس دور آخر میں
کیا اس شمع کو بزم جہاں میں صبحدم پیدا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۸

امی بھی ہر اک علم کے ماہر بھی یہی ہیں
گنجینہ اول بھی ہیں آخر بھی یہی ہیں

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۲ : ۶

(ii) پچھلا ، پیچھے کا (مکان کے لحاظ سے) .

اب کے اس کا نمبر آخر ہوگیا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۶

۲. (i) انجام کو پہنچا ہوا ، تمام ، ختم ، مکمل .

مجھے وضع جہاں اس رشک سے محفوظ رکھتی ہے
بہار آخر ہے اک پل میں کہاں پھر گل کدھر شبنم

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۹

کلیجہ چھن گیا پر جان سختی کش بدن میں ہے
ہوئے اس شوخ کے ترکش کے سارے تیر بھی آخر

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۷

ہر سماں فنا ہونے والا ہے ، خوشی ختم ہوگی اور رنج آخر .

۱۹۳۶ گرداب حیات ، ۱۰۸

(ii) قریب ختم .

اک روز ہوا میں درپہ حاضر تھی شام قریب دن تھا آخر

۱۸۰۲ اسیر (امیراللغات ، ۱ : ۶۹)

۳. مناسب ؛ واجب ، لازم (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۵) .

(ب) امذ .

(i) انجام ، انتہا ، حد ، سرا .

نہیں چھیرا زمانے کے ظلم کا (نہیں آخر زمانے کے ختم کا

۱۶۹۷ یوسف زلیخا ، امین ، ۵۰

کیوں نہ اس سے لگائیں دل کو ہزبر
وہی آخر میں وہ ہی اول میں

۱۸۶۶ ہزبر ، د ، ۸۱

اے زندگی آخر نہیں تیری تگ و دو کا
جس طرح کہ رہتی ہے سر گرم سفر موج

۱۹۳۸ سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۶۳۸

(ii) حشر ، مآل (بیشتر برا) .

ہو چکے ہیں تم سے آگے دستور سو پھرو زمین میں تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والوں کا .

۱۷۹۰ ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۶۱

(ج) م ف .

۱. انجام کار ، پچھلے درجے ، نتیجے میں ، آخر میں .

ماں باپ پال پال جنم کھوتے ، ہو سو آخر کسی اور کے ہوتے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۳۰

کیوں باغ پہ ناز باغباں ہے آخر ہے خزاں بہار کب تک

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۱۳

کھاؤ پیو مزے اڑاؤ آخر کل مرنا ہے .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۲۰ : ۱۰

۲. بہر حال .

خانہ پرورد چمن ہیں آخر اے صیاد ہم
اتنی رخصت دے کہ بولیں گل سے ٹک آزاد ہم

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۹۸

کیا چڑھوگے نہ کسی روز مری گھات پہ تم
آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۰۵

زاہد مے طہور بھی آخر شراب ہے
مجھکو تو منع کرتا ہے تو کب مجاز ہے

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۲ : ۲۵۲

۳. الحاصل ، الغرض ، قصہ مختصر .

آخر یمن کے شاہزادے کو خانساماں اور بہزاد خاں کو میر بخش . . . اختیار کی فوج کا کیا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۲۸

۴. چار نا چار ، مجبوراً .

نہ معاف کروگی تو کروگی کیا آخر .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸

۵. (i) ضرور ، مقرر ، لازماً .

کچھ تو جاڑے میں چاہیے آخر تانہ دے باد زمہریر آزار

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۶

(ii) زنہار ، ہرگز .

تم اپنے ظلم سے آخر نہ باز آؤ گے
چلا نظیر سے لیجے سلام رخصت کا

نظیر اکبر آبادی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۵)

۶. اصل میں ، درحقیقت ، نفس الامر میں ، واقعی (تجسس یا استفہام کے موقع پر .

یو آخر ہے گوال کیا جانتا مرے پر اچھے جیو ، تو ادمانتا

۱۶۳۵ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸) .

بانی بھی بند ظلم و جفا کا وفور ہے
آخر مرا گناہ ہے کوئی قصور ہے

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۰ : ۱۷۱

میں یہ سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں کہ آخر معاملہ کیا ہے .

۱۹۲۲ نواب صاحب کی ڈائری ، ۱۳۱

[ع : (ا خ ر)]

ــــ الامر

(ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) م ف .

رک : آخر (ج) نمبر ۱ تا ۴ .

آخرالامر ، مسلم ہزار مصیبتوں سے کوفے میں پہونچے .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۰۷

تین باری ہوئے جب پیاس سے بے ہوش امام
آخرالامر کیا پیاس میں روکر یہ کلام

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۸۹

آخرالامر ہزار پس و پیش کے بعد وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر . . . بیٹھ گیا .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۵۹

[آخر + ع : ال (۱) (رک) + امر (رک)] .

ــــ الدواء الکئی

(ـــ ضم ر ، غم ا ل ، شد د بفت ، کس ء ، غم ا ، سک ل ، فت ک) عربی فقرہ اردو میں مستعمل .

(لفظاً) آخری علاج داغ دینا ہے ، (مجازاً) جب کسی کی اصلاح کسی طرح نہ ہوسکے تو اس پر تشدد کرنا چاہیے ، اصلاح کا آخری طریقہ سزائے شدید ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۶۹ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۷۷) .

[آخر + ع : ا ل (۱) (رک) + دواء (رک : دوا) + ا ل (۱) (رک) + کئی (ک و ی) (= داغ دینا)]

ــــ الذکر

(ـــ ضم ر ، غم ا ل ، شد ذ بکس ، سک ک) صف .

آخر میں یا بعد میں بیان کیا ہوا ؛ دو یا دو سے زائد میں سے آخری .

ایسے آدمی بھی گزرے ہیں جنھوں نے آخرالذکر خیال کو خدا کی شان کے لائق سمجھا ہے .

۱۸۹۵ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۱۱ : ۲۲۵

ان میں سے دو آخرالذکر آج بالکل معدوم ہیں .

۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵

[آخر + ع : ا ل (۱) (رک) + ذکر (رک)]

ـــ الزّماں (ـــ ضم ر ، غم ا ل ، شد ز بفت) صف .

زمانے کے اعتبار سے بعد والا ، کسی سلسلے کا آخری (ارد) ، (عموماً) آنحضرت صلعم کے لیے نبی یا پیغمبر وغیرہ کے ساتھ مستعمل جو مسلمانوں کے عقیدے میں آخری نبی ہیں .

شاید ایسا ایک شخص نادرالوجود امت پیغمبر آخرالزماں میں بھی موجود اس نے کیا ہو .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۹۹

یہ منتظر آنکھوں سے بچہ کی راہ دیکھنے والی خاتون ، خاتون جنت ہے اور بچہ کو ماں کی گود میں دینے والا انسان ہادی برحق اور پیغمبر آخرالزماں ہے .

۱۹۲۱ سیدہ کا لال ، ۱۳۷

۲. فرقۂ امامیہ کے بارھویں امام حضرت مہدی کے لیے امام وغیرہ کے ساتھ مستعمل جو قرب قیامت کے آخری زمانے میں تشریف لائیں گے .

عریضۂ حاجت امام آخرالزماں .

۱۸۵۴ تحفۃالعوام (فہرست) ، ۵

۳. دنیا کے خاتمے کے قریب کا ، قرب قیامت یا آخری زمانے سے متعلق .

وہ نور یہ ظہور وہ رحمت تو یہ اماں
وہ اول وجود تو یہ آخرالزماں

۱۹۳۵ مراثی نسیم ، ۲ : ۲۶۵

[آخر + ع : ا ل (۱) (رک) + زماں (رک)]

ـــ الزّمن (ـــ ضم ر ، غم ا ل ، شد ز بفت ، فت م) صف .

رک : آخرالزماں نمبر ۱ .

بعد حمد و ثنائے خدا ذوالمنن و نعت رسول آخرالزمن معلوم ہو .

۱۹۲۰؟ جویائے حق ، ۳ : ۸۰

ـــ آخر کس اضا (ـــ فت خ) صف .

سب سے بعد کا ، ابدی (خدائے تعالیٰ کے لیے مستعمل) .

کب نہ تھا وہ کب خدائے احکم و اعدال نہیں
آخرِ آخر نہیں یا اول اول نہیں

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۷

[آخر + آخر (ا خ ر) آخر کی تفضیل]

ـــ آخر (ـــ کس خ) م ف .

رک : آخر (ج) نمبر ۱ تا ۴ .

پر آخر آخر اوس کا یہ ہوا حال کہ جس کوچے میں وہ اطفال دنبال

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۷۵

حسن سے مگر آخر آخر ہوئی بظاہر پئے مصلحت آشتی

۱۸۴۰ معارج الفضائل ، ۱۰۰

ملے گا آخر آخر ڈھونڈنے والے کو وہ دل میں
ذرا دیر و حرم میں پہلے اس کی جستجو کرلے

۱۹۲۴ دیوان بشیر ، ۱۲۱

۲. آخری دور یا زمانے میں ، عمر کے آخری حصے میں .

اول اول بھلائیاں بھی کیں ، آخر آخر بہت برائی کی رند ، آخر آخر اس کا نام اردو ٹھرا .

۱۹۷۰ ادب و لسانیات ، ۵۴

[آخر + آخر]

ـــ آخر میں (ـــ کس خ) م ف .

رک : آخر آخر نمبر ۲ .

آخر آخر میں لالہ صاحب صرف ہڈیوں کا ڈھانچا رہ گئے تھے .

۱۹۴۷ فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۱

ـــ آدمی نے کچّا دودھ پیا ہے فقرہ .

سہو اور خطا انسان کی سرشت میں ہے (نجم الامثال ، ۲۰).

ـــ بیں (ـــ ی مع) صف .

انجام پر نظر رکھنے والا ، عاقبت اندیش .

دم رہا ناک میں اس دیدۂ آخر بیں سے
موت اپنی ہمیں یاد آئی جو مردہ دیکھا

۱۹۳۲ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۵

ریاض اک مرد آخر بیں ہو تم بھی
سمجھ کر عاقبت برباد کرنا

۱۸۵۴ ریاض رضواں ، ۳۶

[ع : آخر + ف : بیں ، دیدن (= دیکھنا) سے]

ـــ چہار شنبہ (ـــ فت چ ، سک ر ، فت ش مغ ، فت ب) امذ .

رک : آخری چہار شنبہ جو زیادہ مستعمل ہے .

آخر چہار شنبہ کو جاہل پیرزادے اور ملا نحس سمجھتے ہیں .

تقوا ، سخاوت علی ، ۲۷

ـــ دم/ـــ دم (تک) (قدیم) کس صف/بلا کس (فت د/سک ر ، فت د) .

(الف) امذ .

(کسی کام کا) آخری وقت ؛ موت کی گھڑی .

سناوے مج کوں گر کئی مہربانی سوں سلام اس کا
کہاؤں آخرِ دم لگ بہ جاں منّت غلام اس کا

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۰

آخر دم تک وہ اسی خدمت پر رہے .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۱۱۳

(ب) م ف .

نزع کے عالم میں ، مرتے وقت ، آخری سانس لیتے وقت .

آخر دم کلمہ نصیب نہ ہوا .

۱۹۷۳ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۶۳

[آخر + ف : دموں (رک) + (ا : تک (رک))]

ـــ دموں (ـــ فت د ، و مج) م ف .

رک : آخر دم (ب) .

آخر دموں کلمہ بھی نصیب نہ ہوگا .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۶۴

ـــ زماں (ـــ فت ز) .

رک : آخرالزماں .

جیتا مرغ و ماہی اماں دراماں   کم آزاد ہے شاہ آخر زماں
١٥٦٢   حسن شوقی ، د ، ٩٣

خدا . . . سلف صالحین کی پیروی کی توفیق عطا کرے اور فتنۂ آخرزماں سے بچائے .
١٨٩١   فغان بے خبر ، ٢٣٦

[آخر + زماں (رک)]

— زمانہ   بلا اضا (— فت ز ، ن) امذ .

قیامت کے قریب کا وقت ؛ بڑھاپا ؛ زوال کے دن ، چل چلاؤ کا وقت (نوراللغات ، ١ : ٧٧) .

— زمانی   بلا اضا (— فت ز) صف .

آخرزماں (رک) سے منسوب .

ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار   وہی مہدی وہی آخر زمانی
١٩٣٥   بال جبریل ، ١٤١

[آخر زماں (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

— شب   کس اضا (— فت ش) امذ ؛ م ف .

رات کا آخری حصہ ؛ رات کے آخری حصے میں ، پچھلے پہر میں .

دیکھتا تھا میں تجھے خواب میں شب ، آخر شب
آگیا کھلتے ہی بس آنکھ ، غضب ، آخر شب
١٧٨٢   دیوان محبت ، ٣١

گئے وہ خواب سے اٹھ غیر کے گھر آخر شب
اپنے نالے نے دکھایا یہ اثر آخر شب
١٨٥١   مومن ، ک ، ٤٩

آخر شب میں پھر اک مشک جو بھر لائے زہیر
بچے سب ٹوٹ پڑے پیاس سے حالت تھی جو غیر
١٩١٢   شمیم ، مرثیہ (ق) ، ٧

[آخر + شب (رک)]

— فنا   بلا اضا (— فت ف) فقرہ .

ہر پھر کر زندگی کا انجام موت ہے ، ہر انسان کو بہرحال مرنا ہے .

گو جیئے لاکھوں برس آخر فنا آخر فنا
کیا کریں مرجائیں عمر خضر گر ملتی نہیں
١٨٥٧   ریاض سحر ، ٦٢

[آخر + فنا (رک)]

ـِ کار / — کار   کس اضا/بلا اضا (— کس ر/سک ر) م ف .

بالآخر ، انجام کار ، نتیجے کے طور پر .

اس میں مجھ میں بہت رہی تکرار   تب کہا قصہ اس نے آخرکار
١٧٨٥   حسرت ، طوطی نامہ ، ١١٠

یہ دل آیا ہے جس پر آخرکار   نہ ہوگا وصل کا تیرے خریدار
١٨٦٢   طلسم شایاں ، ٦٦

کھینچ کے موت لے گئی گوشۂ تنگ و تار میں
رہ گئے اپنے آشنا آخر کار دیکھ کر
١٩٢٧   شاد ، میخانۂ الہام ، ١٥١

[ع : آخر + ف : کار (رک)]

— کا مہینہ   (— فت م ، ی مع ، فت ن) امذ .

ہجری سال کا چھٹا مہینہ (یعنی جمادی الآخر) (پلیٹس) .

— کرنا   محاورہ .

١. **ختم کرنا ، تمام کرنا .**

اے کد بانو تو ہر رات میرے پاس آتی ہے اور باتیں میری سنتی ہے ، جانے کے وقت صبح ہو جاتی ہے اور رات کو آخر کر دیتی ہے .
١٨٠١   طوطا کہانی ، ٢٥

سحر جو جو کہ کرتے تھے ساحر   لوح کر دیتی تھی انھیں آخر
١٨٥٧   بحر الفت ، واجد علی شاہ ، ٨٦

٢. **مار ڈالنا ، ادھ موا کردینا .**

کرکے آخر حال عاشق پر نظر کرتے نہیں
ہم نہ پھنستے روز اول وہ اگرکرتے نہیں
١٨٦٧   رشک ، د (ق) ، ١٦٢

— کو   (— و مج) م ف ؛ ~ آخر کوں .

رک : آخر کار .

نجانوں کہ آخر کوں کیوں ہوئیگا   خلق سب قرار سات کیوں سوویگا
١٦٤٩   خاور نامہ ، ٢٣٢

آخر کو میری یہ حالت پہنچی کہ . . . چین نہ آتا .
١٨٠٢   باغ و بہار ، ٤٩

کدورت بڑھ کے آخر کو نکلتی ہے فغاں ہو کر
زمیں یہ سر پر آ جاتی ہے اک دن آسماں ہو کر
١٩٠٢   جذبات نادر ، ١ : ٨٦

— کے تئیں   (— فت ت ، ی مع) م ف .

رک : آخر کو .

ہوتی نصیب کہاں ہے اسے گرفتاری
دل حزیں مرا آخر کے تئیں پھنسا ہے پھنسا
١٧٧٢   فغاں ، د ، ٦٩

سب رہ گئے جو ساتھ کے ساتھی تھے نظیر آہ
آخر کے تئیں ہنس اکیلا ہی سدھارا
١٨٣٠   نظیر ، ک ، ٢ : ١٩٣

چلنا ہی پڑا آخر کے تئیں ان کے نقش قدم پر ، کہنے کو دس پانچ شوق ان سے بڑھ کر ہی کیے مگر ان کی گرد کو نہ پہنچ سکا .
١٩٥٤   اپنی موج میں ، ١٣

— مرنا اول مرنا   فقرہ .

بہر حال زندگی کا انجام موت ہے ، جب موت برحق ہے تو آج آئے یا کل .

آخر مرنا اول مرنا اس امر کو دل میں ٹھہرا کر . . . ایک مختصر ڈونگی بنائی .
١٨٢٢   الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ١١٦

آخر مرنا اول مرنا پھر کیوں اپنی جان کھپاؤ
١٩٢٥ ؟   فغان قاری ، ٣٢

— وقت / — وقت   — کس اضا/بلا اضا (— کس ر ، فت و ، سک ق/سک ر) .

(الف) امذ .

نزع کا عالم ، موت کا وقت .
آخر وقت کوں برابر ہیں مسکین ہو ، دنیا دار .
۱۶۳۵ سب رس ، ۲۸۶
بادشاہ کے آخر وقت تک وہ تحائف اور نذریں لے کر حاضری دیتا رہا .
۱۹۳۶ افسانۂ پدمنی ، ۸۸
اف : آنا ، ہونا . (ب) م ف .
نزع کے وقت ، موت کے وقت .
کوئی اتنا نہ تھا کہ آخر وقت حلق میں پانی ٹپکا دیتا .
۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، راشدالخیری ، ۱۲
۲. (کسی کام کے) سب سے آخر وقت میں ، مقررہ مدت کے اختتام کے قریب .
آج مغرب کی نماز آخر وقت ہوئی .
۱۹۲۳ نورالغات ، ۱ : ۸۷
[آخر + وقت (رک)]

— ہونا ف م : محاورہ .
۱. ختم ہونا ، انجام کو پہنچنا ، اختتام کے قریب ہونا ، تمام ہونا .
عجب ہو کر طہماس بھی یوں کہیا   کہ ہمناں کوں پادشاہی آخر ہوا
۱۶۴۹ خاور نامہ (ق) ، ۵۸۳
دل کے پرزے ہوئے اب ایک ورق باقی ہے
سب تو آخر ہوئی کتب ایک سبق باقی ہے
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۶۳
ہر صدائے فنا ہونے والا ہے ، خوشی ختم ہوگی ، اور رنج آخر .
۱۹۱۹ گرداب حیات ، ۱۰۸
۲. مر جانا ، انتقال کر جانا .
زمیں ہل گئی جب یہ آخر ہوئی   مسافر سے مل کر مسافر ہوئی
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۵۴
ترا ناوک بھی اے صیاد کیا ہی روح پرور ہے
کہ تیرا صید بسمل رہتا ہے آخر نہیں ہوتا
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰۸

آخِرَت

(کس مع خ ، فت ر) امث .
وہ عالم جہاں قیامت کے بعد دنیاوی اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور جزا سزا ملے گی ، جزا و سزا کا دن ، روز قیامت ، عقبیٰ .
خدائے تعالیٰ آخرت کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دیکھلائیگا .
۱۶۳۵ سب رس ، ۱۸
آپ نے فرمایا کہ میں تم کو آخرت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں .
۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۲۴
ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے جو زکات نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں .
۱۹۵۸ ابوالکلام آزاد ، رسول عربی ، ۵۲
[ع : آخرۃ (ا خ ر)]

— بگاڑنا محاورہ .
دنیا میں ایسے کام کرنا جن کی سزا روز قیامت بھگتنا پڑے ، برے کام کرنا .
آب رواں بھی بند کیا آل کے لیے   کیوں آخرت بگاڑتے ہو مال کے لیے
۱۹۶۶ مراثی منظور (رائے پوری) ، ۳۷

— بگڑنا محاورہ .
آخرت بگاڑنا (رک) کا لازم (امیرالغات ، ۱ : ۱۷) .

— بنانا محاورہ .
ایسے نیک کام کرنا جن کا صلہ روز قیامت اچھا ملے .
دنیا خراب کی تو کی اپنی آخرت بنالی .
۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۷۱

— بننا محاورہ .
آخرت بنانا (رک) کا لازم .
رات دن غافل کیا کر نیک کام   اس سے تیری آخرت بن جائے گی ؟
ناصر (نورالغات ، ۱ : ۴۹)

— سنوارنا محاورہ .
رک : آخرت بنانا (مخزن المحاورات ، ۲۲) .
اے میری گنہ کی شرمساری   تو نے مری آخرت سنواری ؟
نوازش (امیرالغات ، ۱ : ۷۱)

— سنورنا محاورہ .
رک : آخرت بننا .
جو حر کی طرح ادھر سے کوئی ادھر جائے   تو بہ خلد ملے آخرت سنور جائے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۲

— کا بھلا امذ .
روز قیامت عذاب سے نجات ، گناہوں کی بخشش .
حرام موت مرے بھی تو کیا مرے توبہ
جو آخرت کا بھلا چاہے وہ کرے توبہ
۱۹۷۱ رواں واسطی ، مرثیہ (ق) ، ۹

— کا زاد راہ امذ .
نیک اعمال ، بندوں کی امداد اور اللہ تعالیٰ کی عبادت .
اس فکر میں پڑے کہ آخرت کا زاد راہ مہیا کریں .
۱۹۲۲ تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، مرزا جان دہلوی ، ۳۱

— کا سودا امذ .
وہ اچھے اعمال جن سے روز قیامت نفع پہنچے (نورالغات ، ۱ : ۴۹) .

— کی خیر امث .
رک : آخرت کا بھلا ، عقبیٰ کی بھلائی .
خدا آخرت کی خیر کرے .
۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۷۲

— کی کمائی امث .

نیک کام ، اعمال حسنہ .

دربار کبریا کی رسائی نماز ہے دنیا میں آخرت کی کمائی نماز ہے

۱۹۲۷ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۹۶

آخرش (کس خ ، فت ر) م ف .

رک: آخر ، آخر کو ، آخر کار .

کفر و ایماں دو ندی ہیں عشق کیں آخرش دونوں کا سنگم ہوئے گا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۸

اب کہاں تک بھلا میں ضبط کروں
آخرش میں بھی پتا رکھتی ہوں

۱۸۵۷ بحر الفت ، واجد علی شاہ ، ۲۱

ہم نے ناکامیوں کو ڈھونڈ لیا آخرش کامیاب ہونا تھا

۱۹۳۲ شعلۂ طور ، ۲

[ع: آخر + ف: ش ، زائد برائے حسن کلام]

آخری/آخِری (کس مع خ / سک خ) صف .

۱. (سلسلے میں) اخیر کا، سب سے بعد کا ، انتہائی ، اختتامی ، خاتمے کا.
اے دوست دو عالم ہور او قوت حال اولی ظاہری ہور باطنی ہور آخری کے جنبش ہور حرکت سوں فارغ قائم ہور دائم اچھیگا .

۱۶۹۷ پنج گنج ، ۶۱

افسوس اسی طور سے غفلت میں رہوگی
کیا آخری بابا کی زیارت نہ کروگی

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷

اس کے کوچے میں مری خاک کو کرنا برباد
آخری تجھ سے وصیت ہے نسیم سحری

۱۹۱۰ سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۰

۲. قطعی، مختتم، دو ٹوک، جیسے: آخری بات کہو دو کتنے تک لینا ہے.
جب تک آخری فیصلہ نہ ہو ان کا بال نہ بیکا ہو .

۱۹۲۰ عزیزۂ مصر ، ۳۳

[آخر + ف: ی، لاحقۂ نسبت]

— بہار (— فت ب) امث .

۱. بہار کا آخری زمانہ ؛ عمر کا آخری حصہ (نوراللغات ، ۱ : ۷۸).
۲. ہر چیز کے حسن و رونق یا لطف کا زوال .

تہذیب کے شباب کی تو یادگار ہے گو آخری بہار سہی پھر بہار ہے

۱۹۴۲ راناصراہ ، ۳۲

۳. اخیر فصل ، اخیر موسم .

دیکھ لو آخری بہار اے بحر ابھی پھولوں میں رنگ و بو ہے وہی

۱۸۳۶ ریاض البحر (امیراللغات ، ۱ : ۷۰)

[آخری + بہار (رک)]

— پوشاک (— و مج) امث .

کفن .

گو بدلتا ہے لباس اپنا تو دن میں کتنی بار
گل کے اوتریے گی جو تیری آخری پوشاک ہے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۴

ہمشیر نے جب آخری پوشاک پنہائی سر پیٹ کے چلائی سکینہ کہ دوہائی

۱۹۳۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۹۷

[آخری + پوشاک (رک)]

— جمعہ (— ضم ج ، سک م ، فت ع) امذ .

ماہ رمضان المبارک کے آخری ہفتے کا وہ جمعہ جس کے بعد عید سے پہلے کوئی جمعہ نہ ہو .
آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوتی .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۶۸

آخری جمعہ ہے آج ماہ صیام الوداع

۱۹۵۱ قیصر ، الوداع ، ۳

[آخری + جمعہ (رک)]

— چار (— چہار) شنبہ (— (— فت چ) فت ش مغ ، فت ب) امذ .

ماہ صفر کے اختتام سے پہلے کا بدھ (اس دن اکثر مسلمان خوشی یا تہوار مناتے ہیں . کہا جاتا ہے کہ پیغمبر آخرالزماں صلعم اس دن بیماری سے صحت یاب ہو کر باہر تشریف لائے تھے).
محرم ہو چکا آخری چہار شنبہ آیا .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۵۰

آخری چار شنبہ کو کوری ٹھلیاں دلہن کے اوپر سے تصدیق کرکے توڑنے کو .

۱۹۱۱ قصہ مہر افروز ، ۲۱

— چار شنبہ کرنا محاورہ .

گھر کے برتن بھانڈے پھوڑنا ، دند مچانا ، گھر کی چیز بست اٹھا اٹھا کر پھینکنا .
آج تو تم نے آخری چارشنبہ کردیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۷۰

اس کو مار ، اس کو پیٹ ، گھر میں آخری چارشنبہ کر ڈالا .

۱۹۷۳ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۷۲

— دور (— و لین) امذ .

۱. (کسی چیز کا) اخیر عہد ، اخیر زمانہ (نوراللغات ، ۱ : ۷۸).
۲. کسی محفل وغیرہ میں شراب کی آخری تقسیم ، آخری دفعہ کا دور .

آخری دور ہے رندوں کو چھکا دے ساقی
خود پئیں گے ہمیں کوثر پہ بٹھا دے ساقی

۱۹۵۰ مراثی نسیم ، ۳ : ۳۷

— دم (— فت د) امذ .

نزع کا وقت (نوراللغات ، ۱ : ۷۸) .

— دیدار (— ی مع) امذ .

مرتے وقت یا جدائی سے پہلے صورت دیکھنا .

لے لے کے بلائیں یہ لگی کہنے وہ بیمار
جھک جھک کے دکھائے ہو مجھے آخری دیدار
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲

شاگردوں اور عزیزوں کو اجازت دی گئی کہ اپنے استاد عزیز کا آخری دیدار دیکھ لیں .
۱۹۲۶ شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۶

[آخری + دیدار (رک)]

— رِدّا (— فت ر ، شدد) امذ .

دیوار کی سب سے بعد کی چنائی جس پر پختگی کے لیے پلاسٹر وغیرہ کیا جاتا ہے ، (مجازاً) تکمیلی اقدام .

کنگنی کے اوپر عموماً منڈیر یا آخری ردا دیا جاتا ہے .
۱۹۱۷ رسالۂ تعمیر عمارت ، ۳۵

[آخری + رِدّا (رک)]

— زمانہ (— فت ز ، ن) امذ .

۱. قرب قیامت ، قیامت سے کچھ پہلے کا زمانہ .

نیکیاں کر کے ہو بدی حاصل ہے قری آخری زمانے کی
۱۸۵۰ احسان (حافظ عبدالرحمان خاں) ، ۶ : ۲۲۲

آخری زمانے میں دجال پیدا ہوگا ، حضرت عیسیٰ آسمان سے تشریف لائیں گے اور امام مہدی ظاہر ہوں گے .
۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۷۴

۲. بڑھاپے کے دن (نوراللغات ، ۱ : ۸۷) .

[آخری + زمانہ (رک)]

— سانسیں لینا ف مر .

نزع کے عالم میں ہونا .

آمنہ مرحومہ بھی پہاڑ سے اتر آئی تھیں اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھیں .
۱۹۳۲ خطوط محمد علی ، ۱۵۰

— سلام محاورہ .

کسی امر یا شخص کو خیر باد کہنے یا ترک کردینے کا عمل .

اب یہی قصد ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو اس پیشہ کو آخری سلام کروں .
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۳۵۸

[آخری + سلام (رک)]

— سواری (— فت س) امث ،

جنازہ .

اب فقط وقت دم شماری ہے اس کی یہ آخری سواری ہے
۱۹۲۰ عروج (باقر علی خاں) ، شاہد نامہ (ق) ، ۱۶

[آخری + سواری (رک)]

— طَلاق (— فت ط) امث .

رک : طلاق بائن .

فرمائے تھے جبھی توشہ آسمان رواق ہے دنیا کو تین بار طلاق آخری طلاق
۱۸۹۲ روشنی طبع ، ۹۰

[آخری + طلاق (رک)]

— کُھرچن (— ضم کھ ، سک ر ، فت چ) امث .

بچا کھچا سرمایہ ، اثاثہ یا مال و اسباب .

لال قلعے میں اب رہا کیا تھا آخری کھرچن بھی غلام قادر صاف کر کے لے گیا تھا .
۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۷۶

[آخری + کھرچن (رک)]

— گَیم (— ی لین) امث .

(تعمیر) کسی عمارت کے آگے پیچھے بنے ہوئے درجوں میں پچھلا درجہ (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۵۱) .

[آخری + گیم (رک)]

— گَھڑی (— فت گھ) امث .

نزع کا وقت .

پڑھ لینا جو شنین پڑے جب کوئی کڑی
نانا کو کیجو یاد جو ہو آخری گھڑی
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۶

[آخری + گھڑی (رک)]

— گَھڑیاں گِننا محاورہ .

موت کا انتظار کرنا ، نزع کا عالم ہونا .

آمنہ مرحوم کی علالت کی تشخیص ہوچکی تھی . . . اس کی آخری گھڑیاں گنی جارہی تھیں .
۱۹۲۹ خطوط محمد علی ، ۲۰۳

— مَراسِم امذ .

دفن و کفن .

جان نثاروں کے آخری مراسم کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں .
۱۹۳۲ میدان عمل ، ۲۵۱

[آخری + مراسم (رک)]

— مُلاقات امث .

وہ ملاقات جس کے بعد مرتے دم تک پھر ملنے کا اتفاق نہ ہو .

دور کا سفر ہے زندگی کا کیا اعتبار خدا جانے یہی آخری ملاقات ہو .
۱۹۳۲ نوراللغات ، ۱ : ۷۹

[آخری + ملاقات (رک)]

ــ وقت (ــ فت و ، سک ق) امذ .

نزع کا وقت ، موت کے قریب کا زمانہ .

آخری وقت کسی نے مجھسے کیا یاد کیا
ہچکیاں آئیں دم نزع برابر دو چار
۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۳ : ۱۷۱

جی میں آئے تو کبھی فاتحہ دلوا دینا
آخری وقت ہے ، ہم تم سے جدا ہوتے ہیں
۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۲۸

[آخری + وقت (رک)]

ــ ہچکی (ــ کس ہ ، سک چ) امث .

موت سے پہلے کی ہچکی ، وہ ہچکی جو دم نکلنے کے وقت آتی ہے .

ملعزل کچھ اور بولنا چاہتا ہے مگر آخری ہچکی اس کو خاموش کردیتی ہے .
۱۹۳۲ اخوان الشیاطین ، ۳۸۷

ــ ہچکی لینا محاورہ .

مر جانا .

میں نے کہا یہ بوڑھا . . . ، آخری ہچکی لے چکے اور نوخیز متوالے . . . کے سہرا بندھ چکے تو جانا .
۱۹۱۶ اتالیق خطوط نویسی ، ۲۹

آخریت (کس خ ، شد ی بفت) امث .

سب سے پچھلا یا آخری ہونا ، خاتم ہونا .

رتبۂ بعث و شفاعت رویت پروردگار آخریت کاملیت مختتم فوز و ظفر
۱۸۰۹ شاہ کمال ، د ۱۰۱

[ع : (ا خ ر)]

آخریں/آخریں (فت خ ، ی مع / کس مع خ) صف .

کہا ہے اویوں سرور اہل حلم مجھسے اولیں آخریں کا ہے علم
۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۵ : ۷۰

تمام علوم اولین و آخرین خدا نے سکھا پڑھا دیے تھے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۸۵

[ع : آخر/آخِر (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت]

آخشیج (سک خ ، ی مج) امذ .

عنصر ، آگ ہوا پانی مٹی میں سے ہر ایک .

حضرت ہیں مثل روح تن پاک دین میں
چار آخشیج ان کے فدا چار یار ہیں
۱۸۷۲ دیوان فدا ، ۲۱۳

دل تنگ ہے کثافت چار آخشیج سے
باماں میں گو لطائف ستہ ہوئے رواں
۱۹۱۱ کلیات اسماعیل ، ۲۳۲

[ف : آخشیج < آخشیگ]

آخشیجی (سک خ ، ی مج) صف .

آخشیج (رک) سے منسوب : عنصری ، مادی .

ایک آخشیجی پیکر کا مقید . . . جانے کے لیے مصر ہے .
۱۸۹۹ فردوس بریں ، ۵۷

[آخشیج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

آخور/آخور (و مج / و معد).

(الف) امث ، امذ ؛ ~ آخُر .

۱. گھوڑے کے باندھنے کی جگہ ، چوپائے کو گھاس دانہ یا سانی دیے جانے کی جگہ ، اصطبل ، تھان ، چراگاہ ، عموماً ترکیبات میں مستعمل ، جیسے میر آخور ، آخور سالار (رک) (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۸) .

۲. گھوڑے کا چارا .

وہ اپنے آخور کو خوب چباتا ہے اس کی لید میں گھاس کے تنکے خام حالت میں باقی نہیں رہتے .
فلاحۃ النخل ، ۱۲۲

۳. گھوڑے کے تھان پر بکھری اور روندی ہوئی گھاس جو اس کے کھانے سے بچے اور مٹی وغیرہ ملنے سے خراب ہوجائے ، کوڑا کرکٹ .

پس کیا حق نے انھیں آخور وار ہوگئے جیوں کاہ خوردہ خوار و زار
۱۷۸۰ تفسیر مرتضوی ، ۲۴۳

مثل اس گاہ کے کہ جس کو دواب کھاتے ہیں اور آخور باقی رہتی ہے .
۱۸۵۱ عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳

کٹی اور پولیاں اور گاجریں اور مولیاں دنیا بھر کے آخور گھر کے اندر .
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۰۹

۴. (مجازاً) بچی کھچی سڑی بسی گندی کھانے کی چیز یا مشروب کی گاد وغیرہ .

بڑا مفسد بڑا موذی بڑا چور
خورش دیکھو تو اس کی ساری آخور
۱۸۶۰ لواء غیب (ق)، ۱۶

خم و مینا میں تلچھٹ کیا کہ اک آخور باقی ہے
مگر مستوں کے دل میں شوق ابھی بے طور باقی ہے
۱۹۰۸ جذبات نادرہ ۲ : ۱۷۷

(ب) صف .

نکما ، ناکارہ ، بے مصرف ، ردی .

ظفر جو ہوگئے ہیں آشنا دیں کی لطافت سے
لگائیں منہ وہ کیا دنیا کو یہ آخور دنیا ہے
۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۳

دوسرے نے آج کل کی رائج الوقت آخور تصنیفات کو دیکھا بھالا ہو .
۱۹۰۲ افادات مہدی ، ۵۵

[ف ؛ تب : اگھور]

ــ بیگی (ــ ی مج) امذ .

اصطبل کا داروغہ ، میر آخور (رک) .

علاءالدین کو امیر توزک مقرر کیا اور الماس بیگ کو الغ بیگ کا خطاب اور آخور بگی (بیگی) کا عہدہ دیا .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۰

[آخور + بیگی (رک)]

— سالار امذ.

طویلے کا افسر ، داروغۂ اصطبل ، گھوڑوں کی چراگاہ کا نگراں ، میر آخور (رک).

چنانچہ میر آخور اور آخور سالار اسی وجہ سے طویلہ کے افسر کو کہتے ہیں.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۸

[آخور + سالار (رک)]

— کی بھرتی امث.

نکمی ناکارہ ناقص حقیر چیز یا شخص وغیرہ ، نکمے اور نالائق آدمیوں یا چیزوں کی کثرت.

فضول سپاہ آخور کی بھرتی جمع ہورہی تھی.

۱۸۹۷ شام سلطنت تیموریہ ، ۸۳

بیوی کو لونڈی سمجھتے ہیں اور بچوں کو آخور کی بھرتی.

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۷

— گھر امذ.

کوڑا کرکٹ اور فضلہ وغیرہ ڈالے جانے کی جگہ ، گھورا.

ایک علیحدہ آخور گھر . . . جس میں مذبوحہ جانوروں کا خون ابالنے اور کھاد وغیرہ تیار کرنے کا انتظام ہو.

۱۹۶۰ مبادی صحیات ، ۱۵۷

[آخور + گھر (رک)]

آخون/آخون (و مع / و معد) امذ.

رک : آخوند.

آنو کہیے آخون بلاؤ مجھ کو ہر عشوہ پہ اپنے نہ رجھاؤ مجھ کو

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۵

آخون جمال الدین تو تقدیر پر شاکر رہے

اس سے اشارہ ہے بڑا جیسی پڑے سر پر سہے

۱۸۳۷ مجموعۂ ہشت قصہ ، قصۂ سکندر ذوالقرنین ، ۲۳

— جی / صاحب امذ.

آخون (رک) کے لیے تعظیمی خطاب کا کلمہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۸).

خال پشت چشم پر اپنے وہ طفل انگشت رکھ

پوچھے ہے آخون جی یہ صاد ہے یا ضاد ہے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۲۷

[آخون + ۱ : جی (رک) ع : صاحب (رک)]

— زادہ (— فت د) امذ.

استاد کا بیٹا (نور اللغات ، ۱ : ۹۷).

[آخون + ف : زادہ ، زادن (= جننا ، پیدا کرنا) سے حالیۂ تمام]

آخوند (ضم خ ، و معد ، سک ن) امذ.

۱. معلم ، استاد ، اتالیق.

آخوند سے . . . کہا کہ اے فیلسوف زماں وائے بیوقوف جہاں تونے پرانی لونڈی کو کیوں اپنا زیر مشق بنایا ہے.

۱۸۱۴ نورتن ، ۱۰۸

دیکھو آخوند بھی آ پہنچے کرو جھک کے سلام

یہ وہ ملّا ہیں محلّے میں ہے جن کا مکتب

۱۹۲۸ مرقع لیلیٰ و مجنون ، ۱۶

۲. خاوند : آقا ، مالک.

یوسول ہے ساورا اچھ اے بھو آخوند کی بندگی میں جو تو

۱۷۰۰ من لگن ، ۶۱

[ف : آ ، سابقہ + خوند (مخفف خداوند) یا خواند ، خواندن (= پڑھنا) سے]

آخیر (ی مع).

رک : اخیر.

جب وہ ل پر یعنی تیسری چوتھائی کے آخیر میں اجتماع کے مقام سے ہوتا ہے تب نصف اس کی نورانی جانب کا ہماری نظر سے محجوب رہتا ہے.

۱۸۳۳ ؟ مفتاح الافلاک ، ۱۳۷

آد (۱) صف.

رک : آدھ ، ترکیبات میں مستعمل ، جیسے : آد پاؤ (پلیٹس) یا ایک آد (رک : ایک (تحتی)).

[س : اردھ अर्ध]

آد (۲) (الف) صف.

پہلا ، اول ، قدیم یا ابتدائی.

یو جگ ہے جدید آدمی آد اس گھر کوں ہر آدمی ہے بنیاد

۱۷۰۰ من لگن ، ۴۰

(ب) امذ.

ابتدا ، آغاز ، ازل.

نتھا آد تھیں ناگ کے سر پدم ندھاں تھیں ہوا جد دھر یا ہت کدم

۱۶۲۵ کدم راو پدم راو ، ۱۱۳

تھا آد میں آدمی مکرم اب کیا تو کہو طلسم اعظم

۱۷۰۰ من لگن ، ۴۰

اگلے جہان میں بھی نرک پراپت ہوگا جس کی مدت کا نہ آد ہے نہ انت.

۱۸۹۲ اصول سراغرسانی ، ۱۲۲

[س : آد आदि]

— انت (— فت ا ، سک ن) امذ.

اول آخر ، ابتدا و انتہا ، ازل و ابد.

آد انت تیری کلا مدھ مدھ تھیں اور

ترہی سوں پرکاس توں ٹھور ٹھوڑ نر ٹھور

۱۶۵۵ گنج شریف ، ۳۷

تمارا سروپ نرنکار اور آد انت سے رہت برہم تنو ہے.

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۴

[آد + انت (رک)]

ـــ ایشور (ـ ی مع ، سک ش ، فت و) امذ .

خالق اول ، مالک ، آقا .

کہیں بید شاستر کے اپورب کرم ہیں ، کہیں آد ایشور برہما جی اور بشن جی ہیں .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶

[آد + ایشور (رک)]

ـــ ایک صف .

واحد مطلق ، پہلا ، ایک ، اول : اولین ، ابتدائی .

آد ایک برنوں سو راجا جا کو بسے جگت یہ ساجا

۱۶۳۹ ملک محمد جائسی ، پوتھی چتر ریکھا (ق) ، ۱

[آد + ایک (رک)]

ـــ روپ (ـ و مع) امذ .

شکل اول ، ظہور اول .

تم آد روپ ہو اور لاج ہرکھ بھی آدک است روپ ہیں .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۵

[آد + س : روپ (رک)]

ـــ سروپ (ـ فت س ، و مع) امذ .

شکل اول ، ظہور اول .

اس سے آدہ بھوتک بھاسنے لگا ہے اور آد سروپ کا پرماد ہوا ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷

[آد + س : سروپ (رک)]

ـــ کار / کارن صف .

علت اولیٰ ، علت علل : خالق اول ، اللہ ، خدا .

سب دیوتا اور مہرشیوں کا میں آد کارن ہوں .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۲۵۰

[آد + س : کار / کارن (رک)]

ـــ کال امذ .

اول وقت ، ابتدائی زمانہ ، وقت آغاز ، شروع کا وقت .

خواب کی چیز آد کال اور انت کال میں نہیں دکھائی دیتی .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۶۳

[آد + س : کال (رک)]

ـــ کب (ـ فت ک) امذ .

شاعر اول ، پہلا شاعر .

کلجگ باسیوں کے ادھار کے لیے آد کب شری بالمیک جی نے اس کو سنسکرت بد میں بنایا .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲

[آد + کوی (رک)]

ـــ کر (ـ فت ک) صف .

رک : آدکار .

تُمہیں ایک ساچا گسائیں امر سرے دوے تیں جگ توڑ آدکر

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۶۹

ـــ گرنتھ (ـ کس گ ، فت ر ، سک ن) امث .

ابتدائی کتاب ، کتاب اول .

جیسے آد کوی ، آد گرنتھ .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۸۱

[آد + گرنتھ (رک)]

ـــ منتری (ـ فت م ، سک ن ، ت) امذ

وزیر اعلیٰ ، بڑا وزیر .

بششٹھ ، با مدیو ، بشوامتر ، جو منیشور تھے اور سو منتر آد منتری .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۶

[آد + منتری (رک)]

آدا امذ .

گیلی ادرک ، ادرک جو خشک نہ ہو (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[س آدرک आर्द्रक]

آداب (۱) امذ ؛ ج ؛ واحد .

۱. دستور ، قاعدہ یا قاعدے ، طور طریقہ یا طور طریقے .

پاس اس کا بعد مرگ ہے آداب عشق سے
بیٹھا ہے میری خاک سے اٹھ کر غبار الگ

۱۸۷۰ میر ، ک ، ۱ : ۷۹

دشمن کو معلوم ہے کہ شاہی دربار اور جلوس کے رسوم و آداب خاص ہوتے ہیں .

۱۹۲۳ سیرۃالنبی ، ۳ : ۲۶

۲. مراتب یا مرتبہ ، عظمت کے درجات یا درجہ .

ہوا ہے سوز اہل بیت پر کیا کچھ نہ دم مارا
خدا ہی کون ہے آگاہ آداب ہما کا

۱۷۹۴ میر سوز ، د ، ۲

کوچۂ یار میں جاؤں گا تو مثل خورشید
پاس آداب سے میں سر ہی کے بل جاؤں گا

۱۸۵۴ ذوق (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۹)

۳. حفظ مراتب ، مرتبہ و عظمت کا پاس و لحاظ .

اس نے میرا نہ کیا کچھ آداب کردیا سیج کو پھولوں کی خراب

؟ حکایات ابراہیم ادہم (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۹)

بیٹھنے اٹھنے نہیں دیتا ہمیں آداب یار
سجدے رکھتی ہے محبت کی شریعت کی نماز

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۱۱

۴. شایستگی ، سلیقہ .

اپنی خوشی یہ کہ آداب لائق حضور کی خدمت کے سیکھے .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۹

الفت کے سبق دختر زہرا نے پڑھائے اخلاق کی تعلیم دی آداب سکھائے

۱۹۷۴ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۴۷

۵. کورنش ، تسلیم ، تعظیم کے ساتھ سلام (ورود ، ملاقات یا رخصت کے وقت) .

تیرے آنے میں مرے ہوش نے تعظیم کیا
یک بیک عشق کے آداب کوں تقدیم کیا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۹

گلشن میں تیرے قامت رعنا کو دیکھ کر
سروسہی بھی خم ہوئے آداب کے لیے

۱۸۸۱ دیوان ماہ ، ۱۱۵

مجھ سے بے قاعدہ کیوں تونے کلام آج کیا
میرے آداب کو بھی جھک کے سلام آج کیا

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۶ : ۲۳

۶. (خط و کتابت) وہ الفاظ جو خط میں مکتوب الیہ کے القاب کے بعد لکھے جاتے ہیں ، جیسے (القاب کے بعد) : دعا ، تسلیم ، سلام مسنون وغیرہ) .

ہوگئے ایسے ہم اے قاصد بیتاب غلط
جائے القاب لکھا یار کو آداب غلط

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۱۱۵

القاب آداب کچھ نہیں اس طرح شروع ہوتا ہے .

۱۹۲۴ اختری بیگم ، ۱۲

۷. احترام .

یہ شخص اجنبی تازہ وارد کون جس کی خدمت گاری مبارک اس آداب و لحاظ سے کرتا ہے .

۱۸۴۴ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۳۲۶

ایک دفعہ ایک بدو خدمت اقدس میں آیا . . . اس کو پیشاب کی حاجت معلوم ہوئی آدابِ مسجد سے واقف نہ تھا وہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا .

۱۹۱۲ سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۵۷

۸. (اسلامیات) کسی عمل کو بجا لانے کا وہ ڈھنگ جو اس کی حقیقت سے تو خارج ہو مگر سنت نبوی کے مطابق مستحسن ہو (مثلاً مسجد میں نماز کے لیے پروقار رفتار سے جانا یا چلتے پھرتے کھانے سے گریز کرنا وغیرہ) ، طریق مسنونہ .

نماز کے آداب ؛ کھانے کے آداب .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۸

مطابق الشرع قانون کے پانچ حصے ہیں (۱) اعتقاد (۲) آداب (۳) عبادات (۴) معاملات (۵) عقوبات .

۱۹۲۸ حیات طیبہ ، حیرت ، ۲۱۲

[ع : (ادب)]

ــ بجا لانا ف م .

۱. سلام کرنا ، حسب دستور ماتھے یا سینے پر ہاتھ رکھ کر ادب سے جھکنا :
(i) عجز و انکسار سے (بیشتر آنے یا ملاقات کرنے کے موقع پر) .

سب پریاں آداب بجا لائیں اور تحفہ روبرو امیر کے رکھ کر غائب ہوگئیں .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۲۰۲

اماں جان کے دالان میں صبح کا آداب بجا لانے چلیں .

۱۹۱۰ راحت زمانی ، ۲۰

(ii) شکریہ اور احسان مندی کے طور پر .

فقیر کہتا ہے کہ مانگ اور وہی تجھسے جو کچھ مانگنا ہوئے دلبر آداب بجا لیاوتی ہے اور کہتی ہے کہ اس سوائے مجھسے اور کیا مراد ہے کہ مانگوں .

۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۶

شام کو آم مرحمت ہوئے تھے ، آداب بجا لاتا ہوں

۱۹۲۴ نوراللغات ۱ : ۸۰

(iii) طنز کے موقع پر .

آپ نے تو مجھسے خوب نوکر رکھوادیا ، آداب بجا لاتا ہوں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۷۳

واعظ کو جو میکدے میں پیتے دیکھا
میں نے کہا آداب بجا لاتا ہوں

۱۹۵۸ سروش ملیح آبادی (مہذب اللغات ، ۲ : ۲۵)

(iv) رخصت ہونے یا علیحدگی اور جدائی اختیار کرنے کے موقع پر .

اس پروانگی کے سنتے ہی جوان آداب بجا لایا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۵۳

میری موجودگی ناگوار ہے تو میں بھی آداب بجا لاتا ہوں .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۷۳

(v) مخاطب سے شرط لگانے کی جگہ .

آپ یہ کام کرلیں تو میں آداب بجا لاؤں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۷۳

(vi) قائل کرنے کے موقع پر مخاطب کو شرمندہ کرنے کے لیے (مثلاً مدعی کا دعویٰ غلط اور اپنا بیان درست ثابت ہونے کے موقع پر) (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۸۰) .

۲. دستور اور قاعدوں پر عمل کرنا (بیشتر اضافت کے ساتھ) .

بجا لایا قدم بوسی کے آداب دل مرشد کیا خدمت سے شاداب

۱۸۹۵ قصۂ خسرو شیریں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۹)

میں اس سلطان ذی اقتدار کے مانند تھا جس کے رکاب بوسوں میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہو کہ آن آداب کے بجا لانے میں دوسرے سے آگے نکل جائے .

۱۹۰۴ مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۶

ــ تسلیمات بلا اضا (ــ فت ت ، سک س ، ی مع) امذ .

نہایت ادب سے کورنش ، بہت بہت عاجزانہ اور منکسرانہ بندگی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۹) .

[آداب + ع : تسلیم (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]

ــ حرب کس اضا (ــ فت ح ، سک ر) امذ .

میدان جنگ میں حسب موقع و محل فنون جنگ کا استعمال .

فوج جہاں بان کے استعمال میں دوسری فوجوں پر فوقیت رکھتی تھی وہاں بندوق اور آدابِ حرب میں بھی طاق تھی .

۱۹۲۵ دیباچہ ، سفرنامۂ مخلص ، ۷

[آداب + ع : حرب (رک)]

ــ سلطنت کس اضا (ــ فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امذ .

رک : آدابِ شاہی .

وہ تاجر حضور میں دربار کے وقت حاضر رہتا اور آداب سلطنت سے خوب واقف تھا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۱۷

[آداب + ع : سلطنت (رک)]

ــــ سے م ف .

ادب سے ، احتراماً ، تعظیم کے ساتھ (بلتیس) .

ــــ شاہی کس اضا ، امذ .

بادشاہ یا امیر کے سامنے پیش ہونے اور دربار میں حاضری دینے کے اصول و ضوابط ، دربار داری کے مراسم ، حضوری کا طور طریق .

ایسا نہ ہو کہ آداب شاہی کے خلاف کوئی بات نکل جائے .

۱۸۹۲ الف لیلہ ، حیرت ، ۳۸

یہ دیکھ کر . . . اس نے آداب شاہی کے موافق مجرا کیا .

۱۹۱۵ گرداب حیات ، ۸۰

[آداب + ف: شاہی (رک)]

ــــ صُحْبَت کس اضا (ــــ ضم مج ص ، سک ح ، فت ب) امذ .

رک: آداب محفل .

بتایا شعار سلوک و طریقت سکھائے مریدوں کو آداب صحبت

۱۸۷۹ مثنوی تصوف (ق) ، مولوی چاند ، ۱۷

مگر یاں آداب صحبت کا قیاس رہے .

۱۹۲۶ شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۲۹

[آداب + صحبت (رک)]

ــــ عَرْض (ہے) امذ .

۱. بزرگوں یا معزز لوگوں کو سلام کرنے کا ایک مہذب کلمہ (نوراللغات ، ۱ : ۸۰) .

۲. (طنزاً) مدعی سے دعوے کے مطابق کام نہ کرنے کے موقع پر (امیراللغات ، ۱ : ۷۳) .

ــــ کَرنا ف م .

ادب سے سلام کرنا .

آداب کیا ادب سے ٹھہرا حیرت زدہ دور سب سے ٹھہرا

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۲

ــــ گاہ/گَہ بلا اضا (ــــ/فت گ) امذ نیز امث .

شاہی دربار کا وہ مقام جہاں سے مجرائی آداب خدمت ادا کرتے ہیں .

جہاندار شہ کے گیا جب حضور کھڑا ہو کے آداب گہ بیچ دور

۱۸۰۲ بہار دانش ، طپش ، ۹

[آداب + ف : گاہ/گہ (رک)]

ــــ مارْنا محاورہ .

بدتمیزی اور بے پروائی سے سلام کرنا .

شوخی رنگ حنا سے وہ چھپاتے ہیں ہاتھ

تو نے دزدیدہ نگہ سے ہمیں مارا آداب

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۲۱۲

ــــ مَجْلِس/مَحْفِل کس اضا (ــــ فت م ، سک ج ، کس ل/فت مج م ، سک ح ، کس ف) امذ .

محفل میں نشست و برخاست اور گفتگو کے طریقے .

آج تک آداب محفل سے رہی بیگانہ شمع

سر کو کٹواتی ہے رکھ کر پاؤں گستاخانہ شمع

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۱۰

بہ لحاظ آداب مجلس و خوش اخلاقی سب پر فوقیت حاصل ہے .

۱۹۲۴ بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۲۱

[آداب + ع : مجلس/محفل (رک)]

ــــ مُعاشِرَت کس اضا (ــــ ضم م ، فت ش ، ر) امذ .

چار آدمیوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کے طریقے ، جماعتی زندگی کے اصول .

آئین و اصول فن بتائے آداب معاشرت سکھائے

۱۹۱۲ شبلی ، ک ، ۱۲

[آداب + ع : معاشرت (رک)]

ــــ و اَلْقاب (ــــ و مج ، فت ا ، سک ل) امذ .

خطوں اور عرضیوں وغیرہ کے شروع میں مخاطب کے حسب مراتب الفاظ و کلمات (امیراللغات ، ۱ : ۷۳ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۰) .

ابا جان ، پھوپی اماں کو کیا آداب و القاب لکھا جاتا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۹

[آداب + ف : و ، عطف + ع : القاب (رک)]

ــــ و تَسْلِیمات (ــــ و مج ، فت ت ، سک س ، ی مع) امذ .

رک: آداب تسلیمات .

دربار شاہی میں حاضر ہوتے وقت آداب و تسلیمات بجا لاتے ہیں .

۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۲۱

[آداب + ف : و ، عطف + ع : تسلیمات (رک)]

ــــ ہے فقرہ .

۱. تسلیمات عرض ہے ، آداب عرض کرتا ہوں (نوراللغات ، ۱ : ۸۰) .

۲. باز آئے ، درگزرے ، جانے دیجیے ، قطع نظر فرمائیے .

دوستی کو بندگی اور ان کی الفت کو سلام

عشق کو آداب میرا اور محبت کو سلام

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۷۰

آپ ہیں اور مجمع احباب ہے کیا ہوئی اگلی روش ، آداب ہے

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۳۸۰

آداب (۲) امذ (قدیم) .

رعب ، دبدبہ .

جاں واں بھی ہونگے ہاشمی دارا سے دشمن مارسٹ

ہوئیگا سکندر کے نمن آداب سب سنسار پر

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۶۵

[ا : آ ، زائد + ف : داب (رک)]

آداپ امث .

(موسیقی) تمبد (یعنی جس میں آواز پیدا نہ ہو) کی پہلی قسم (ماخوذ : نغمات الہند ، ۸۸) .

[غالباً س : ا ، سابقۂ نفی + تھاپ अताप (= آواز کوٹنے کی یا ڈھول کی)]

آدان امذ .
قبولیت ، پسندیدگی ، لینا ، پانا ، ذیل کی ترکیب میں مستعمل (پلیٹس) .
[س : آدان आदान]

ــــ پَردان (- فت پ ، سک ر) امذ .
لینا اور دینا ، لین دین (پلیٹس) .
[آدان + س : پردان प्रदान (= دینا ، بخشنا)]

آدِتیہ (کس د ، سک ت ، فت ی) امذ .
۱. سورج جو ہنود کے نزدیک ایک دیوتا ہے (جیسے: آدتیہ وار = اتوار) ؛ سورج کی بارہ صورتیں جن پر بارہ مہینوں کی تقسیم منحصر ہے .
جب پرلے کے دنوں میں آدتیہ تپنے لگتے ہیں ، میں پانی کی دھارنا کا تصور کر کے آکاس پر چڑھ جاتا ہوں .
۱۹۲۰ یوگ واشِشٹ ، ۲۳۳
۲. فرزند ؛ دیوی دیوتا (پلیٹس) .
[س : آدتیہ आदित्य]

آدَر (فت د) امث ؛ امذ .
۱. عزت ، تعظیم ، توقیر .
سر کھولا (کھلا) ہے ، ڈھانکنے کو کچھ نہیں
تجھ بنا بے چادر و آدر نہیں
۱۸۳۲ کربل کتھا ، ۲۲۰
سب فرش سے اٹھا کر بٹھلایا جوتیوں پر
مفلس کو ہر مکاں میں آدر ملا تو ایسا
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳
یہ علم انسان کا جوہر ہے ، اسی سے آدمی کی آدر ہے .
۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۷۰
اف : پانا ، ملنا .
۲. تواضع ، آؤ بھگت .
گھر آئے کی آدر سبھی کرتے ہیں .
۱۹۲۸ پس پردہ ، ۵۰
[س : آدر आदर]

ــــ بھاو
امذ .
عزت ، شرافت (جامع اللغات ، ۱ : ۲۲) .
[آدر + س : بھاو भाव (= اظہار الفت)]

ــــ مان
رک : آدر .
راجہ نے میرا بہت سا آدر مان کیا .
۱۸۰۱ مادھونل اور کام کندلا ، ۵۷
مہاراج ، اب اور ہی پرکاش ہے ، گنوکا آدر مان ، جزیہ معاف .
۱۹۰۶ ماہنامہ ' مخزن ' ، لاہور ، نومبر ، ۵۰
[آدر + مان (رک)]

ــــ نہ بھاو جھوٹے مال کھاؤ کہاوت .
کم عزت آدمی یا کمینہ اگر بے ایمانی کرے تو اس کی عزت میں کچھ فرق نہیں آتا (جامع اللغات ، ۱ : ۲۲) .

ــــ وَنت (- فت و ، سک ن) صف .
لائق عزت ، معزز ؛ باادب ؛ پارسا (پلیٹس) .
[آدر + ہ : ونت वंत ، لاحقۂ صفت]

ــــ وَنتی (- فت و ، سک ن) صف ، مث .
بھگتانی ، پارسا عورت (جامع اللغات ، ۱ : ۲۲) .
[آدر ونت + ی ، لاحقۂ نسبت]

آدرا (سک د) امذ .
چھٹا نچھتر ، چاند کی چھٹی منزل ؛ آغاز برسات (پلیٹس) .
ہے اسونی ، بھرنی سویم کر تکا وہ رہنی ، وہ مرگسرا اور آدرا
۱۹۰۲ سیرالافلاک ، ۲ : ۱۸
[س : آدرا आर्द्रा]

آدَرش (فت د ، سک ر)
(الف) امذ .
۱. پیغام .
آدرش سب کو صدق و صفا کا سنا گیا
گمراہوں کو وہ راہ پہ رونق لگا گیا
۱۹۳۲ رونق ، کلام رونق ، ۷۴
۲. نصب العین ، اعلیٰ مقصد .
ہر ایک مذہب اپنے آدرش کی تکمیل کے لیے مختلف اصولوں کی پابندی میں اپنے پیروکاروں کو پابند کرتا ہے .
۱۹۲۳ گیتا امرت ، ۱۱
۳. نمونہ ، مثال ، آئیڈیل .
یہ لڑکی اس قدر عمل پرست تھی کہ ازابل نے فوراً اسے اپنا آدرش بنالیا .
۱۹۵۸ ہمیں چراغ ہمیں پروانے ، ۵۵
۴. آئینہ ؛ شرح ؛ اصل مسودہ ؛ نقل ؛ نشان (پلیٹس) .
(ب) صف .
تصوراتی ، تخیلی ، مثالی ، نظریاتی .
راگھو راو کال کوٹھری کی تاریکی میں اپنی آدرش جذباتیت پر مسکرایا .
۱۹۶۸ جب کھیت جاگے ، کرشن چندر ، ۵۱
[س : آدرش आदर्श]

آدرشن (فت د ، سک ر ، فت ش) امذ .
آشکار ؛ دیدار ؛ آئینہ (پلیٹس) .
[س : آدرشن आदर्शन]

آدرنا (فت د ، سک ر) ف م .
عزت کرنا ، توقیر کرنا (پلیٹس) .
[آدر + ا : نا ، علامت مصدر]

آدرنیہ (فت د ، سک ر ، کس ن ، فت ی) صف .

قابل احترام ، عزت دار ، معزز (پلیٹس) .

[س : آدرنیہ आदरणीय]

آدم (فت د) امذ .

۱. پہلا انسان اور نبی جس سے انسان کی نسل شروع ہوئی ، ابوالبشر ، باوا آدم .

روح قدیم اول آدم کا خاکی برقا مرتب کیا .

۱۵۸۲؟ جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱

جب کہ ہوئی آفرینش آدم تب ہوا حکم خالق عالم

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱

اس کی آب و ہوا ابلیس کو تو راس آگئی جو اب تک زندہ ہے اور . . . آدم کو راس نہ آئی جو یہاں سے رخصت ہو گیا .

۱۹۳۶ اقبال نامہ ، ۱ : ۳۳

۲. (مجازاً) آدمی ، ابن آدم ، انسان ، نوع انسان (مرد اور عورت دونوں کے لیے) .

کہ اس بات کوں آدم آنا نہیں جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۱

در پئے خون میر ہی نہ رہو ہو بھی جاتا ہے جرم آدم سے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۳۲

یہی آدم ہے سلطان بحروبر کا کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا

۱۹۳۵ بال جبریل ، ۳۲

۳. معقول آدمی ، انسانی صفات رکھنے والا آدمی ، با سلیقہ یا فہیم انسان .

دنیا دغاباز ہے بہوت اوباش ہور حیلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

۱۶۳۵ سب رس ، ۴۲

اس بتکدے میں معنی کا کس سے کریں سوال
آدم نہیں ہے صورت آدم بہت ہیں یاں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۳۶

مختلف قسم کے انسانی نمونے ایک دوسرے سے مل کر ایک ایسا آدم تیار کریں جو تہذیب اور تمدن کی ایک نئی تشکیل کر سکے .

۱۹۴۳ تعلیمی خطبات ، ذاکٹر ذاکر حسین ، ۳۴

۴. کسی فن یا صناعت کا موجد یا ابتدا کرنے والا .

ولی بنی نوع شعرا کا آدم ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۷۵

انھیں ہندوستان کی خوشنویسی کا آدم نہیں تو نوح ضرور ثابت کردیا .

۱۹۲۶ شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۲

۵. خادم ، خدمت گار ، قاصد .

میں حیران ہوں کس طرح سے اے خدا
مرے گھر کے آدم کو پرچہ دیا

۱۸۵۹ سوزن اختر ، واجد علی شاہ ، ۶۷

۶. بھورا ، سانولا ، گندمی ، گیہونواں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۱) .

۷. (تصوف) خلیفۂ خدائے تعالیٰ اور روح عالم (مصباح التعرف لارباب التصوف) .

[عبر : ادمہ (= خاک) سے ماخوذ (= پیکر خاکی)]

ـــ اوّل کس صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ .

۱. وہ انسان جو سب سے پہلے پیدا کیا گیا ، حضرت آدم ابوالبشر (آدم ثانی (رک) کے مقابلے میں) .

آدم اول سے لے کر آدم آخر تک آج
اہل شرق ، ارباب غرب اہل جنوب اہل شمال
جتنے ابنائے زماں پروردۂ آغوش ہیں
حسب استعداد کی جاتی ہے سب کی دیکھ بھال

۱۹۲۰ احسن الکلام ، ۲۲۶

[آدم + اوّل (رک)]

ـــ آبی کس صف ، امذ .

سمندر کا رہنے والا انسان نما جانور جس کا چہرہ آدمی کا سا روپ اور دھڑ مچھلی کا ایسا بتایا جاتا ہے (عموماً قصوں میں ' جل پری ' کے نام سے مشہور) .

آدم آبی یہ جانور انسان سے بالکل مشابہ ہے لیکن فقط ایک دم اس کے زیادہ ہوتی ہے .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۱۹۷

[آدم + آبی (رک)]

ـــ آزار بلا اضا ، صف .

لوگوں کو ستانے والا ، ظالم ، مردم آزار (رک) .

اسم کیفیت : آدم آزاری .

اگر . . . آدم آزاری ، دشت گردی کو دوست رکھے تو راچھس مزاج کہتے ہیں .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۲

[آدم + آزار (رک)]

ـــ بو بلا اضا (ـــ و مع) امث .

۱. شامہ سے انسان کی موجودگی کا احساس ، آدمی کی بو آنا ، مانس گند (داستانوں میں دیو ، پری ، جن وغیرہ کی زبان سے انسان کی موجودگی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل) .

ایک نہیں سینکڑوں "آدم بو ، آدم بو" پکارتی دوڑیں .

۱۹۷۳ چیونٹی نامہ ، ۳۰

۲. (مجازاً) غیر جنس یا قابل نفرت شے سے بیزاری کے اظہار کا کلمہ .

ایک حساسی کیفیت پیدا کر کے قوت ممیزہ کو ماؤف کردیا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شے میں "آدم بو" کا مضمون صورت پذیر ہو گیا .

۱۹۳۲ منثورات ، ۱۳۵

[آدم + بو (رک)]

ـــ بیزار بلا اضا (ـــ ی مج) صف

اکل کھرا ، آدمیوں سے الگ تھلگ رہنے والا ، مردم بیزار ، تنہائی پسند .

ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن کو چار آدمیوں کی آبادی نہیں اچھی لگتی ، آدم بیزار .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۱۰۸

[آدم + بیزار (رک)]

— بے سایہ کس صف (– فت ی) امذ .

(مجازاً) آنحضرت صلعم جن کے جسم اقدس کا سایہ زمین یا کسی شے پر نہیں پڑتا تھا ، عموماً بے مثال کے معنی میں مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۵۷) .

اوج و شرف خاتم آدم نے کہاں پایا
وہ آدم خاکی تھے یہ آدم بے سایا

۱۹۶۷ قصیدہ نعتیہ (ق) ، یاور اعظمی ، ۳

[آدم + بے (رک) + سایہ (رک)]

— پیرا بلا اضا (– ی مع) صف .

مرشد کامل (وضع اصطلاحات ، ۶۷) .

[آدم + ف : پیر (= مرشد) + ا : ا ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

— ثانی کس صف ، امذ .

حضرت نوح علیہ السلام کا لقب (جن کے زمانے میں طوفان میں فنا ہونے کے بعد دنیا دوبارہ آباد ہوئی).

حضرت نوح . . . انھیں سے آگے نسل چلی اس مناسبت سے آپ کو آدم ثانی کہتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۵۷

حضرت نوح کا لقب . . . آپ ہی کی نسل سے دوبارہ دنیا کی نشوونما ہوئی اس لیے آپ کو آدم ثانی کہتے ہیں .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۱

[آدم + ثانی (رک)]

— چشم بلا اضا (– فت چ ، سک ش) امذ .

وہ گھوڑا جس کی آنکھ کا رنگ مینڈک سے ملتا جلتا ہو ، اس کو منحوس خیال کیا جاتا ہے ، چغر (ا پ و ، ۵ : ۱) .

یہ دونوں سے وہ آدم چشم گر ہے تو مطلق اس سے مت ڈر وہ چغر ہے

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۷

[آدم + چشم (رک)]

— خوار بلا اضا (– و معد) صف .

۱. انسان کو کھانے والا ، خونخوار (انسان یا جانور وغیرہ) .

اژدہا ہے آدم خوار .

۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۲۱

ان آدم خوار شیروں کے متعلق ڈاکٹر ہنٹر . . . لکھتے ہیں .

۱۹۱۳ تمدن ہند ، ۵۲

۲. (مجازاً) سود خوار ، بیاج کھانے والا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۱) .

[۱ : آدم + ف : خوار ، خوردن (= کھانا) سے]

— خور/خورا بلا اضا (– و مع) صف .

رک : آدم خوار .

ہم شیطان اور آدم خور بوڑھے کو زک دے کر یہاں سے نکلیں .

۱۸۹۲ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ۲۲۹

اسم کیفیت : آدم خوری (وضع اصطلاحات ، ۸۳) .

[آدم + ف : خور ، خوردن (= کھانا) سے]

— ذات بلا اضا ، امذ .

رک : آدم زاد جو زیادہ مستعمل ہے .

شمسو ددا بولی سخن ہی نہیں کہتی ہو کیا
میں ہوں تو آدم ذات اب مطلب نہیں کہتی ہو کیا

۱۸۳۷ مجموعۂ ہشت قصہ ، ۶۵

[آدم + ذات (رک)]

— زاد بلا اضا ، امذ .

انسان ، ابن آدم ، اولاد آدم ، آدمی کا بچہ .

آدم زاد کوں دنیا مطلوب ہے و لے بے منت آئے تو بہوت خوب ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۳

اے آدم زاد تو نے مجھ سے ایسی چیز کہلائی کہ میرے باپ دادے نے بھی نہ کھائی ہوگی .

۱۸۰۳ گل بکاولی ، ۱۹

اسلام غیر نہیں ، ہر آدم زاد کے لیے خیر ہے .

۱۹۱۵ سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۵

[ف : آدم + ف : زاد ، زادن (= جننا) سے]

— شناس بلا اضا (– کس ش) صف .

اچھے برے آدمی میں تمیز کرنے والا ، مردم شناس .

میں آدمی نہیں ، آدم شناس ہوں .

۱۸۶۲ خطوط غالب ، ۳۳۱

اسم کیفیت : آدم شناسی .

آدمی کو چاہیے آدم شناسی اے ظفر ہے یہ فرمودہ ہمارے حضرت تیمور کا

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۹

[آدم + ف : شناس ، شناختن (= پہچاننا) سے]

— صحرائی کس صف (– فت مج ص ، سک ح) امذ .

جنگلی آدمی ، وحشی انسان (نوراللغات ، ۱ : ۸۱) .

[آدم + صحرائی (رک)]

— کا پل امذ .

سمندری چٹانوں اور ٹاپوؤں کا وہ سلسلہ جو ہندوستان اور جزیرہ سیلون کے درمیان واقع ہے (کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم کا زمین پر سب سے پہلے اس جزیرے میں ورود و نزول ہوا تھا) .

جا بجا سمندر کی چٹانیں اور چھوٹے ٹاپوؤں کی ایک قطار چلی گئی ہے ، جسے آدم کا پل موسوم کرتے ہیں .

۱۸۳۴ جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۲۶۲

— کوہی کس صف (– و مج) امذ .

رک : آدم صحرائی (نوراللغات ، ۱ : ۸۱) .

[آدم + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

— کی اولاد (– ولین) امذ .

انسان .

تو بھی ہے اولاد آدم کی ، نہ کر یہ ادعا مثل آدم پہلے اک دنیا بسانا چاہیے

۱۹۷۳ سلام ، ۷۳ کے چند جدید مرائی ، ۶۷

— گر بلا اضا (— فت گ) صف .

انسانیت اور تہذیب سکھانے والا (پلیٹس) .

اسم کیفیت : آدم گری .

دنیا دغا باز ہے بھوت اوباش ہور حیلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۲۰

جوبن نکال کر وہ پری بن گیا تو کیا
پیدا مزاج میں تو نہ آدم گری ہوئی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۷۹

[آدم + ف : گر (رک)]

— نما بلا اضا (— ضم ن) امذ .

بن مانس ، گوریلا (اردو انسائکلو پیڈیا ، ۱۳) .

[آدم + نما ، نمودن (= دکھانا) سے]

— نہ آدم زاد فقرہ .

دور تک آبادی نہیں ، بالکل غیر آباد ہے ، غیر آباد ، ویران ، سنسان .

اندر جا کے دیکھا بہت بڑا مکان ہے لیکن ویران ، کوئی آدم نہ آدم زاد .

۱۸۲۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۳۶

ان کا گزر ایک ایسے جنگل میں ہوا جہاں آدم نہ آدم زاد .

۱۹۳۴ قرآنی قصے ، ۱۱۶

[آدم + نہ (رک) + آدم زاد (رک)]

آدمی (مک د) امذ .

۱. قوت گویائی رکھنے والا حیوان ، انسان ، بشر ، ابن آدم (جو ایک نظریے کے مطابق نوع حیوان سے ارتقا پا کر وجود میں آیا اور اعلیٰ ذہنی ساخت رکھتا ہے).

خدا تو سمجھتا ہے ہو مانتا ، آدمی کے حضور چھپایا خدا کے حضور کیوں چھپاتا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲۰

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۰

ابا جان اماں جان سے کہہ رہے تھے کہ رابعۂ بصری ایک دن غور کرنے لگیں . . . حساب لگاتے ہی ایک چیخ ماری اور گر پڑیں وہ بھی آدمی تھیں اور میں بھی آدمی ہوں .

۱۹۱۰ گرداب حیات ، ۶۲

۲. (i) وہ شخص جو نسلاً انسان ہو مگر اعلیٰ اخلاق انسانی سے متصف نہ ہو.

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۵۰

(ii) عمدہ اخلاق و صفات سے متصف شخص ، مہذب شائستہ اور صاحب فہم انسان .

کب اس عمر میں آدمی شیخ ہوگا کتابیں رکھیں ساتھ گو ایک خر بار

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۸۲

۳. (i) نوکر ، چاکر ، خادم .

ناصرالدین نے اپنے آدمیوں سے سارا اسباب چھکڑوں پر لدوایا .

۱۸۶۸ رسوم ہند ، ۲۶۵

آدمیوں کے لیے بھگار سے بیگنوں کا پتیلا علٰحدہ چڑھا ہوا تھا .

۱۹۲۷ بھولے سفر کو چلے (سالنامہ ساقی ، جنوری ، ۶۵) .

(ii) قاصد ، پیغامبر .

موت کے آنے سے ہم فرقت زدہ یوں خوش ہوئے
جیسے ان کا آدمی آیا بلانے کے لیے

۱۹۲۸ مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۸۵

(iii) معتمد علیہ ، وہ رفیق جس پر بھروسا ہو ، بھروسے کا شخص .

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۵۹

جس وقت بھی آپ کو کوئی کام ہو یہ چوڑی آگ پر دکھا دیجیے گا ، فوراً میرے آدمی آپ کی مدد کو پہنچ جائیں گے .

۱۹۶۳ ساڑھے تین یار ، ۶۹

۴. خاوند ، شوہر ؛ آشنا .

مریم نے کہا میرے لڑکا کہاں سے ہوگا اور مجھ کو آدمی نے چھوا نہیں اور میں گاہے بدکار نہ تھی .

۱۸۲۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۸

بیٹا بھی تھا ، آدمی بھی تھا ، اب کوئی نہ رہا .

۱۹۳۲ میدان عمل ، ۲۹۷

۵. لوگ ، خلقت ، عوام .

تمھارے گھر کے آدمی کہاں گئے ہیں .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۲

۶. بالغ ، جوان .

بچہ کیوں اچھا خاصا آدمی تھا .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۹۲

[ع : آدم + ی ، لاحقۂ نسبت]

— اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے کنکر ڈھوتا ہے کہاوت .

انسان اپنی غرض کے لیے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے (نوراللغات ، ۱ : ۸۱) .

— اپنے مطلب میں اندھا ہوتا ہے کہاوت .

آدمی کو اپنی غرض حاصل کرنے میں برے بھلے کی تمیز نہیں رہتی (نوراللغات ، ۱ : ۸۱) .

— ان (— اناج) کا کیڑا ہے کہاوت .

انسان بغیر غذا کھائے زندہ نہیں رہ سکتا ، انسانی زندگی کا دار و مدار غذا پر ہے .

تمھیں بیمارے سر کی قسم ، دو نوالے تو اور کھاؤ ، آدمی ان کا کیڑا ہے ، دن بھر ٹخر ٹخر پھرتے ہو .

۱۹۵۴ پیر نابالغ ، ۷۷

— آدمی آنتر کوئی ہیرا کوئی پتھر/کنکر کہاوت .

سب انسان ایک جیسے نہیں کوئی اچھا ہے تو کوئی برا ، برے بھلے سبھی قسم کے انسان ہیں .

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی پتھر ، آدمیوں میں بھی شرف اسی کو ہے جو علم نافع کا جامع ہے .

۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۴۳

ـــ بنانا ف م ؛ محاورہ .

۱. انسانی شکل دینا ، آدمی کی جون میں لانا .

دن بھر تو وہ فاختہ پڑھاتی   شب کو اسے آدمی بناتی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۶

۳. (کاغذ وغیرہ سے) انسانی پیکر بنانا .

کل پتنگ باز نے ایک ناگن بنائی تھی آج ایک آدمی بنایا ہے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۷۷

۲. انسانی اخلاق سکھانا ، مہذب اور شائستہ بنانا .

اتنا ہی اختیار رکھتی ہوتی تو تجھ کو آدمی ہی نہ بنالیتی .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۱۰۷

حیوان کو آدمی بنانا میری قدرت سے باہر ہے .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۹۱

۴. آدمی کی حالت ہیئت درست کرنا ، آدمی کا حلیہ ٹھیک کرنا .

نہلا دھلا کر کپڑے پہنائے ، نئے سر سے آدمی بنایا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۵۲

ـــ بننا ف م ؛ محاورہ .

۱. انسان کی شکل و صورت اختیار کرنا .

دیو آدمی بن کے بن میں آئے   آنے جانے کو گھیر لائے

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۴

۲. اپنے میں انسانی صفات و اخلاق پیدا کرنا ، شائستہ اور مہذب ہونا .

ہوش سنبھالا اور اس قابل ہوئیں کہ ماں باپ کی تربیت سے آدمی بنیں .

۱۸۷۴ مجالس النسا ، ۱ : ۱۰

یہ میں نہیں چاہتا کہ وہ آدمی بنے .

۱۹۶۰ گلکدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۶۰

۳. مال و دولت و ثروت میں ترقی کرنا .

اگر دو چار سال کام چل گیا تو آدمی بن جاؤں گا .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۱۲۸

۴. وحشت ترک کرنا ، بدحواس نہ ہونا (بیشتر امر حاضر کی صورت میں مستعمل) .

لپٹے کیوں جاتے ہو نچلے بیٹھو ، آدمی بنو (نوراللغات ، ۱ : ۸۲) .

ـــ پانی کا بلبلا ہے کہاوت .

زندگی ناپائدار ہے (انشائے ہادی النسا ، ۲۲۱) .

ـــ پر آدمی گرنا محاورہ .

بہت بھیڑ ہونا ، ازدحام ہونا ، ہجوم ہونا .

رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے ، آدمی پر آدمی گرتا ہے .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۱۰۳

خلقت کی یہ کثرت تھی کہ آدمی پر آدمی گر رہا تھا .

۱۹۳۰ حیات صالحہ ، ۲۲

ـــ پر جیسی پڑتی ہے ویسا سہتا ہے مقولہ .

فارسی کے مشہور مصرع : ہر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگزرد (رک) ، کا ترجمہ ، اردو میں مستعمل .

ـــ پن/پنا (ـــ فت پ) امذ .

انسانیت (رک) .

تن میں جیو کوں اپنے آدمی پنے کوں باہر نا لیا یعنی روح کوں نا بوج سکتا .

۱۶۶۳ میراں جی خدا نما ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹

اسے چاہیے کہ آدمی پنے کے جیتے انگ ہیں سو ہر ایک انگ سوں سوائے رضا مندی اس کی اور کچھ کام نہ لے .

۱۷۳۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۴۴

[آدمی + پن/پنا (رک)]

ـــ پیارا نہیں کام پیارا ہوتا ہے فقرہ .

نکمے آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا ، کار گزار اور محنتی آدمی کی سب قدر کرتے ہیں .

نوج ، نکما آدمی بھی کوڑی کا نہیں ، دنیا کی کہاوت کہ آدمی پیارا نہیں کام پیارا ہوتا ہے .

۱۹۵۹ محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۳۲

ـــ پیٹ کا کتا ہے کہاوت .

رزق کی جستجو میں آدمی جگہ جگہ دوڑتا پھرتا ہے اور ہر اہل نا اہل کی اطاعت کرتا ہے ، کھانا دے کر آدمی سے جو چاہے کام کرا لو .

جگ برا کیوں ہے جب کہ دنیا میں   آدمی خود ہے پیٹ کا کتا

۱۹۴۰ منظوم کہاوتیں ، احسن مارہروی ۲۳

ـــ جانے بسے سونا جانے کسے کہاوت .

آدمی کی اچھائی برائی اس کے امتحان سے معلوم ہوتی ہے جس طرح سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر کسے جانے سے معلوم ہو جاتا ہے .

بیٹا آدمی جانے بسے سونا جانے کسے مجھے بہو کی طبیعت سے معلوم ہو گیا کہ نہ یہ خود قرار سے بیٹھیں گی نہ تمہیں زندگی بھر چین سے بیٹھنے دیں گی .

۱۹۰۰ ؟ خورشید بہو ، ۲۱

ـــ خوار (ـــ و معد) صف .

رک : آدم خور .

سپہ دیکھے اپرال بیسار تھا   تمام لوگ او آدمی خوار تھا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۸۲

کہے زاٹی کہ یہ ہیں آدمی خوار   جیا چاہے جو تو مت جا انو پاس

۱۷۶۱ دیوان زاٹی ، ۲۴

بنے آج جو گلہ بان ہیں ہمارے   وہ تھے بھیڑیے آدمی خوار سارے

۱۸۷۹ مسدس حالی ، ۴۶

[آدمی + خوار (رک)]

ـــ خوارہ (ـــ و معد ، فت ر) صف .

رک : آدمی خوار .

اگر چہ سیاہ آدمی خوارہ ہیں   مرے پاس ہو خوار و بیچارہ ہیں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۸۴

[آدمی + خوار (رک) + ہ : ۱ ، زائد]

ــ ذات امذ.

رک: آدمی زاد.

شتابی سوں جا دیکھتا ہوں جو واں نہ تھا آدمی ذات کا واں نشاں
۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر، ۵۷

[آدمی + ذات (رک)]

ــ را آدمیت لازم اسْت فارسی مصرع، اردو میں مستعمل.

آدمی وہی ہے جس میں انسانیت بھی ہو، آدمی کو انسانیت ضرور ہے (نوراللغات، ۱ : ۸۲).

ــ زاد امذ.

رک: آدم زاد.

انکھیاں کھول کر دیکھتا ہوں تو واں
نہ تھا آدمی زاد کا واں نشاں
۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر، ۳۵

اس آدمی کو کوٹے سے مت نکالنا، کیونکہ آدمی زاد بے وفا ہوتے ہیں.
۱۸۰۲ خرد افروز، ۳۰۹

صانع حقیقی نے جہاں کہیں صورت اور سیرت کو کسی آدمی زاد میں خواہ مرد ہو خواہ عورت ایک جگہ جمع کر کے قدرت نمائی کی ہے وہ فطرت کے بہترین نظاروں سے ہے.
۱۹۲۴ اختری بیگم، ۲۷

[آدمی + ف: زاد، زادن (= جننا) سے]

ــ سا پکھیرو کوئی نہیں مقولہ.

انسان اپنی عقل سے اتنی دور دور پہونچتا ہے کہ کوئی پرندہ بھی اتنی دور پرواز نہیں کر سکتا، اس جگہ مستعمل جب کوئی شخص تھوڑے ہی دنوں میں بار بار سفر کر کے مختلف مقامات پر پہنچے (نوراللغات، ۱ : ۸۲).

ــ کا آدمی سے کام نکلتا ہے فقرہ.

ضرورت کے وقت آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہے (نوراللغات، ۱ : ۸۲).

ــ کا بچّہ (ــ فت ب، شد چ بفت) صف.

۱. نہ بہت خوبصورت نہ بہت بد صورت، معمولی شکل و صورت کا، قبول صورت.

صورت کو کیا پوچھتے ہو آدمی کا بچہ ہے.
۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۸۰

میں نے پوچھا کہ شکل و صورت کیسی ہے، بی اماں بولیں ہاں آدمی کا بچہ ہے.
۱۹۲۷ فرحت، مضامین، ۲ : ۱۳۷

۲. سمجھدار، با تمیز؛ طنزاً بیوقوف، احمق (بابائے اردو، لغت کبیر، ۱ : ۱۹۳).

ــ کا جامہ رکھنا محاورہ.

انسانی شکل و صورت میں ہونا، انسان کی جون میں ہونا، انسان ہونا.

ہم لوگ بھی آدمی کا جامہ رکھتے ہیں، ہم کو بھی کوئی وقت آرام کرنے کو چاہیے.
۱۸۹۲ خدائی فوجدار، ۲ : ۱۶۲

ــ کا جنگل (ــ فت ج، غنہ، فت گ) امذ.

لوگوں کا ہجوم، اشخاص کی کثرت.

قیس کے قیس جاتے ہیں لیکن وحشی ہوں آدمی کے جنگل کا
۱۸۱۶ دیوان ناسخ، ۱ : ۱۶

آگے پیچھے، دائیں بائیں، جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا.
۱۹۱۴ سیرۃ النبی، ۲ : ۱۵۰

ــ کا شیطان آدمی ہے کہاوت.

انسان کو انسان بہکاتا ہے، انسان دوسرے کے بار بار بہکانے اور بھسلانے سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا.

غرض آدمی کا شیطان آدمی ہے، ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا.
۱۸۰۲ باغ و بہار، ۲۱

اسی شر کی بدولت ہے یہ مشہور کہ شیطان آدمی کا آدمی ہے
۱۹۳۰ منظوم کہاوتیں، احسن مارہروی، ۱۲

ــ کچھ کھو کے سیکھتا ہے مقولہ.

نقصان اٹھانے کے بعد تجربہ ہوتا ہے.

دم بازیوں کے فقط تھے دھوکے کچھ آدمی سیکھتا ہے کھو کے
۱۸۸۱ مثنوی نیرنگ خیال، ۱۲۶

آدمی کچھ کھو کر سیکھتا ہے چاہیے کہ... اب تو اپنی حرکتوں سے باز آئیں.
۱۹۰۸ صبح زندگی، ۲۰۷

ــ کرنا محاورہ.

رک: آدمی بنانا.

ہو کے وحشی میں رہا یار کی آنکھوں میں مگر
آدمی کر نہ سکی صحبت مردم مجھ کو
۱۸۷۳ کلیات منیر، ۳ : ۲۳۵

ــ کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہے مقولہ.

جب کوئی کسی سے کسی بات میں رجوع کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس جگہ بولتے ہیں یعنی تمہارا انکار نہیں چل سکتا، آدمی کو آدمی سے الخ (نوراللغات، ۱ : ۸۳).

ــ کو ڈھائی گز زمین کافی ہے فقرہ.

بہت بڑی عمارت بنانے یا وسیع اراضی حاصل کرنے کی کوشش اسے فائدہ ہے (نوراللغات، ۱ : ۸۳).

ــ کی جُون میں آنا محاورہ.

رک: آدمی کے جامے میں آنا.

میری رنگت ایسی کھلی، میں بھی مسوں میں ملی، جان دوبارہ پائی، آدمی کی جون میں آئی.
۱۹۰۱ راقم، عقد ثریا، ۱۲۲

ـــ کی دوا آدمی ہے
فقرہ .

آدمی کا جی آدمی سے بہلتا ہے ، کیسا ہی رنج ہو چار آدمیوں میں بیٹھ کر بھول جاتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۷۸) .

ـــ کی دو آنکھیں ایک شَرمائے دُوسری فَرمائے
کہاوت .

تائید اور اظہار رضامندی کے طریقے مختلف ہوتے ہیں .

لڑکی دولھن بننے سے خوش ، لڑکا دولھا پکارے جانے سے راضی ، آدمی کی دو آنکھیں ایک شرمائے دوسری فرمائے .

۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۲۷

ـــ کی شَکْل بنو
فقرہ .

رک: آدمی بننا نمبر ۴ .

اے پری آدمی کی شکل بنو — عشق میں اتنے خود غلط تو نہ ہو

قلق (امیراللغات ، ۱ : ۷۸)

ـــ کی شَکْل ہے
فقرہ .

معمولی صورت ہے ، خوبصورت نہیں ہے .

نقشہ ہے ہوا گول مصور کی بھو کا

ہاں آدمی کی شکل ہے تصویر نہیں ہے

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۳۸

ـــ کی صورت نِکل آنا
محاورہ .

دبلا ہو جانا رہنا .

بدن پر صرف ہڈی چمڑا ہے ، چار دن پیٹ بھر کھانا کھائیں گی یہی آدمی کی صورت نکل آئیں گی .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۸۳

ـــ کی قَدْر مَرے پر ہوتی ہے
فقرہ .

اس وقت کہتے ہیں جب کسی مرے ہوئے آدمی کی کوئی اچھی بات یاد آئے ، مترادف: اچھا آدمی (امیراللغات ، ۱ : ۷۹) .

ـــ کی کَسَوٹی مُعامَلَہ ہے
فقرہ .

آدمی کی اچھائی برائی سابقہ پڑنے سے معلوم ہوتی ہے (مہذب اللغات ، ۲ : ۲۸).

ـــ کے جامے میں آنا
محاورہ .

۱. آدمیت اختیار کرنا ، غصہ فرو کرنا ، حواس درست کرنا .

اب آدمی کے جامے میں آئیے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۸۳

۲. انسان کی شکل صورت اختیار کرنا ، انسان کی جون میں آنا .

قالب ترا انقلاب پائے — جامے میں تو آدمی کے آئے

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۹

ـــ کے کام آدمی آتا ہے
فقرہ .

ایک انسان دوسرے انسان کی مدد کرتا ہے (نوراللغات ، ۱ : ۸۳) .

ـــ کے لِباس میں آنا
محاورہ .

رک: آدمی کے جامے میں آنا .

آدمی کے لباس میں آؤ — ہوش پکڑو حواس میں آؤ

۱۸۷۱ شوق، نواب مرزا (امیراللغات ، ۱ : ۷۸)

ـــ کیا جو آدمی کو نہ پہچانے
فقرہ .

انسان کو اچھے برے کی تمیز کرنا چاہیے ، وہ آدمی ہی نہیں جو آدمی کو نہ پہچانے (مہذب اللغات ، ۲ : ۲۸) .

ـــ کیا جو آدمی کی قَدْر نہ کرے
فقرہ

آدمی کو مردم شناسی ضرور ہے ، اہل ہنر کو دوست رکھنا آدمی کو لازم ہے (نوراللغات ، ۱ : ۸۳) .

ـــ گَری
(ـــ فت ک) امث .

رک: "آدم گری" .

شیبا بحال سگ میں اک عمر صرف کی ہے

مت پوچھ ان نے مجھ سے جو آدمی گری کی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۸۵

ـــ لگانا
محاورہ .

کسی کام کی دیکھ بھال یا کسی معاملے کی کھوج کے لیے اپنے معتبر آدمی متعین کرنا ، اپنے معتمد لوگوں کے ذریعے جستجو کرانا .

میں نے کئی آدمی لگائے — یہ حکم ہے ہر سڑک پہ جائے

۱۹۳۶ جگ بیتی ، ۴۲

ـــ نہ آدَم زاد
فقرہ .

رک: آدم نہ آدم زاد .

گھر واپس آیا تو آدمی نہ آدم زاد ، سناٹا .

۱۸۹۲ ؟ خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۲۲

رات سر پر خدا کی ذات آدمی نہ آدم زاد .

۱۹۱۸ سوکن کا جلاپا ، ۳

ـــ نے کچّا دودھ پیا ہے
کہاوت.

آدمی سہو سے خالی نہیں ، آدمی کی طبیعت میں خامی ہے (جب کسی شخص سے اس کی شان کے خلاف کوئی بات ہو تو اس کی معذرت میں مستعمل) .

نہیں گھٹی میں اس کی پختہ کاری — پیا ہے آدمی نے دودھ کچا

۱۹۲۰ منظوم کہاوتیں ، احسن مارہروی ، ۴۳

ـــ ہو یا آسیب/بُھوت
فقرہ .

اس شخص کے لیے مستعمل جو لپٹا جائے اور پیچھا نہ چھوڑے .

میں بہت لپٹا تو بولا وہ پری — آدمی ہو یا کوئی آسیب ہو

۱۸۹۲ ؟ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۸۳)

ـــ ہو یا بے دال کے بُودَم
فقرہ .

بالکل احمق ہو (ماخوذ: امیراللغات ، ۱ : ۷۹) .

— ہو یا بے نون کے سنگ یا جانور فقرہ.

نہایت بد تمیز ہو (ماخوذ: مہذب اللغات ، ۲ : ۲۹) .

— ہو یا پن شاخہ/چرتیا/چرنچ/ہولٹ فقرہ.

رک : آدمی ہو یا گھن چکر (ماخوذ: مہذب اللغات ، ۲ : ۲۹) .

— ہو یا گھن چکر فقرہ.

بہت پھرنے والے اور رات دن گھومنے والے کے لیے مستعمل (نوراللغات ، ۱ : ۸۳) ؛ خلاف تہذیب بات پر (نیز خلاف عقل بات پر) ناراض ہو کر دوسرے کے لیے مستعمل (ماخوذ : مہذب اللغات ، ۲ : ۲۹) .

— ہے فقرہ.

۱. معمولی حسن رکھتا ہے.

دیکھا جو تجھ کو کہتے ہیں حسرت سے خوبرو
ہم آدمی ہیں اور وہ پری زاد یا نصیب

۱۸۲۶ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۳۷

۲. معمولی صفات کا مالک ہے.

شاہ صاحب فرشتہ تمہارے نزدیک ہونگے میرے نزدیک تو آدمی ہیں.

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۳

آدمیاں گم شدند مُلک خدا خر گرفت فارسی مثل ، اردو میں مستعمل.

(لفظاً) لائق لوگ اٹھ گئے اور دنیا میں گدھوں کی حکومت ہوگئی ، (مراداً) اس مقام پر بولتے ہیں جب کوئی نالائق آدمی صاحب اختیار ہو (نوراللغات ، ۱ : ۸۲) .

آدمیت (مک د ، کس م ، شد ی بفت) امث.

۱. مروت، حسن خلق ، ملنساری، تہذیب ، سلیقہ.

ترا پیار منج پر اہے اے پری   کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۸۹

بھلا کہو تو یہ کون آدمیت ہے کہ مہمان کو اکیلا بٹھا کر ادھر آدھر پڑے پھرے.

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۳۶

ہے ناز اپنی تہذیب پر جن کو اتنا   نہیں آدمیت گئی ان کو چھو بھی

۱۹۲۱ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۸۵

۲. آدمی ہونے کی حالت ، انسانی فطرت.

اس عالم کی آدمیت کے اوپر آگ سٹے باج یک دیس گنوای کیے.

۱۶۶۳ میراں جی خدا نما ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰

اگر غایت یہی تھی ہستی انساں کی فطرت سے
تو باز آیا میں ایسی زیست ایسی آدمیت سے

۱۹۲۶ روح رواں ، ۱۳۰

۳.(i) بلوغ ، شباب.

آدمیت میں قدم رکھتا ہے بچپن ان کا
اپنے سایے سے جھجکتے ہیں پری رو ہو کر

۱۸۹۵ دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰۷

(ii) عقل و شعور.

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۳۸

[آدم + ا ع ، ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت]

— اٹھ جانا محاورہ.

شرافت مروت اخلاق اور انسانیت کا مفقود ہوجانا، (لوگوں کا) بے تمیز ہوجانا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۸۰ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۳) .

— اختیار کرنا ف م.

اچھی خصلتیں سیکھنا (نوراللغات ، ۱ : ۸۳) .

— آنا محاورہ.

صفات انسانی حاصل ہونا.

عشق سے آدمیت آتی ہے   آدمی کو مروت آتی ہے

۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۹۵

— پکڑنا محاورہ.

اخلاق حاصل کرنا ، شرافت اور تہذیب کا برتاو کرنا، (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۸۰) .

— سے گزر جانا محاورہ.

انسانیت شرافت اور تہذیب و اخلاق کی باتیں چھوڑ دینا.

اپنے سودائیوں سے خوب نہیں رو پوشی
آدمیت سے گزرتے ہو چھلاوا ہو کر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۱

تم تو اس شغل کے پیچھے آدمیت سے گزر گئے ہو.

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۸۲

— کے جامے میں آنا محاورہ.

غصے وغیرہ کو ترک کرنا.

پہلے تو غصے سے بھوت بنے ہوئے تھے سمجھانے بجھانے سے آدمیت کے جامے میں آگئے.

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۰

آدمیں (مک د ، ی مع) امذ (قدیم) .

رک : آدمی.

گھوڑے گدھرے آدمیں   پانئیں کیری کیا کمیں

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ، ۶ ، ۲ : ۵۶)

پس کیا کس نے تجھے اے آدمیں   کاذب و منکر بہ بعث و یوم دیں

۱۷۸۰ تفسیر مرتضوی ، ۲۰۱

[آدم (رک) + ف : ین ، لاحقۂ نسبت]

ـــ پَنا امذ (قدیم) .

آدمیت ، آدمی پن .

آدمی کوں آدمیں پنا میانے ہے سواے تن ہے .

۱۶۶۳ میراں جی خدا نما ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۵

[آدمیں + پنا (رک)]

ـــ زاد امذ .

رک : آدمی زاد .

کھیا اس کتیں آدمیں زاد ہوں — کہ آیا ہے کاں نے کھیا کھول توں

۱۶۸۱ جنگ نامہ سیوک ، ۸

آدنیت (کس د ، ی مع) امث .

بنیادی اصول ، حقیقت ، فطری اصول و قاعدہ .

سچ اور جھوٹھ بھی کبھی اکٹھے ہوئے ہیں یہ آدنیت ہے جیسی آدنیت ہے تیسے ہی ہوتا ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۵

[س : آدی आद्य + نیت (= نیت ، لاحقۂ اسمی)]

آدی صف .

رک : آد .

برہما کا نہ آدی ہے نہ انت ہے .

۱۹۲۰ یوگ واشِشٹ ، ۲۵۳

ہنومان جی نے حال اب اپنا بتادیا — آدی سے انت تک کی کتھا سب سنا دیا

۱۹۲۱ سیتا رام ، ۸۲

[س : آدی आद्य]

ـــ بُدھ (- ضم ب) امذ .

(ہندو) اولین مہاتما (بدھ) ، پہلا ہادی و پیشوا .

بڑے جن کا وہی درجہ ہے جو نیپال میں آدی بدھ کا ہے .

۱۹۱۳ تمدن ہند ، ۴۵۱

[س : آدی आद्य (= ابتدائی پہلا ، آغاز) + س : بدھ बुध (دانا)]

ـــ گِرَنتھ (- کس گ ، فت ر ، سک ن) امث .

سکھوں کی مذہبی اور مقدس کتاب (گرو گرنتھ) کی پہلی جلد .

ایک کتاب "آدی گرنتھ" ہے جو پرانی ہندی کا نمونہ ہے .

۱۹۰۳ چراغ دہلی ، ۷

[س : آدی + گرنتھ ग्रन्थ (= بڑی کتاب)]

ـــ مُول (و مع) امذ .

اصل اولین ، علت اولیٰ ، ذات باری تعالیٰ .

وہ آتم تتو ، نرآکار ہے ، نرگن ہے ، دائم ہے

وہ آدی مول ہے اس سے نظام ذات قائم ہے

۱۹۳۶ حرف ناتمام ، ۹۰

[س : آدی + س : مول (رک)]

آدی بادی صف .

جس کی تاثیر بادی ہو .

آدی بادی چیزیں ہرگز نہ دینا .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۸۶

[ا : آدی ، تابع + بادی (رک)]

آدی چَک (فت چ) امذ .

رک : ہاتھی چک .

کھیت میں یہاں جو ، گیہوں . . . ہینگ ، آدی چک ، چقندر وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں .

۱۸۵۹ جام جہاں نما ، ۱ : ۵۲-۵۶

آدیس (ی مج) امذ ؛ امث .

(ہندو) سلام ، آداب ، جوگیوں کے آداب بجا لانے کا خاص طریقہ .

ہم چلتی ہیں پردیس — ہم کرتی ہیں آدیس

۱۵۲۳ دیوان محمود دریائی (ق) ، ۵۰

یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہے — لگا کہنے جوگی جی آدیس ہے

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۱۰۳

جوگی جی ! ہماری آدیس ہے ، تم پر ایسا کیا بجوگ پڑا جو تم نے یہ جوگ لیا .

۱۸۰۲ نثر بے نظیر ، ۱۰۸

[س : آدیش आदेश (= حکم ، فرمان)]

آدِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ .

جمعہ ، جمعے کا دن .

فارق نیک و بد دہر ہے تیرا اے شیخ

ورنہ کچھ فرق نہیں شنبہ و آدینے میں

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۹۷

دست ساقی سے جو میں کچھ جام لینے میں رکا

غیب سے آواز آئی یہ شب آدینہ ہے

۱۸۸۸ گوہر انتخاب ، ۲۳۲

اس برستے ہوئے موسم کی ہر اک ساعت کیف

شب آدینۂ ماہ رمضان ہے ساقی

۱۹۳۳ سیف و سبو ، ۱۲۶

[ف : آذین (= زینت) + ہ ، لاحقۂ نسبت]

آدھ (۱) صف .

آدھا (رک) کی تخفیف ، مرکبات میں مستعمل ، جیسے آدھ پاو ، آدھ سیر ، ایک آدھ وغیرہ .

چاول اور مچھلی سیر سیر بھر اور گھی آدھ سیر .

۱۸۲۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۵

جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونے کے طور پر منگاتے ہیں . . . ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی .

۱۹۲۴ "اودھ پنچ" ، لکھنؤ ، ۹ : ۲۶ ، ۱۱

[س : اردھ अर्ध]

— آنْگ (— فت ا ، غنہ) امذ .

آدھے جسم کا فالج (پلیشس) .

[آدھ + انگ (رک)]

— آنہ امذ .

ایک روپیے کے سولہ حصوں یا آنوں میں سے آدھا ، روپے کے ۶۴ پیسوں میں سے دو پیسے (جس کا رواج بر صغیر میں کوئی بیس برس پہلے تک تھا) .

تمھیں رقیب نے بھیجا کھلا ہوا پرچہ نہ تھا نصیب لفافہ بھی آدھ آنے کا

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۳

اس موضع میں بابو لال بھی آدھ آنے کے حصہ دار تھے .

۱۹۳۶ پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۱۷۷

[آدھ + آنہ (رک)]

— بیچ م ف .

ادھم ؛ اس سرے نہ اس سرے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۵) .

ایک کنارے خوف ہے ایک کنارے آس

آدھ بیچ ایمان ہے تس موں ہمرا باس

۱۶۵۴ گنج شریف ، ۱۴۵

[آدھ + بیچ (رک)]

— پا / پاو صف .

۱. سیر کا آٹھواں حصہ ، دو چھٹانک کے بقدر وزن .

کشمش بھی آدھ پاؤ اور پیاز آدھ پاؤ .

۱۸۳۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۸

جو مریض آتا اس کے نسخے میں آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ سنّا . . . لکھ دیتے .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲۹ : ۳

۲. تھوڑا بہت ، کچھ نہ کچھ .

جو میرے رونے پہ ہنستے ہیں یارب ان کو یہ غم

نصیب اگر نہ ہو سب آدھ پاؤ ہو تو سہی

۱۸۳۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۸۳

[آدھ + پا (پاو کی تخفیف) / پاو (رک)]

— پا (— پاو) آٹا (— چون) چوبارے (— چوپال میں) رسوئی کہاوت .

مقدور کم اور لاف زنی بہت (نجم الامثال ، ۲۱ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۸۲) .

— پون (— و لین) م ف ؛ صف .

تھوڑا بہت ، کچھ نہ کچھ ، آدھا یا پونا .

نظیر اکبرآبادی اور شاید میر و غالب تو کچھ آدھ پون شاعر تھے ، اس لیے کہ انھیں اپنے گرد و پیش کا کچھ نہ کچھ احساس تھا .

۱۹۶۲ میزان ، ۸۱

[آدھ + پون (رک)]

— پنّی ~ ادھ پنی .

(الف) صف .

رک : آدھ پاؤ .

(ب) امث .

دو چھٹانک کا باٹ ، دس تولے کا بٹا .

دو چھٹنکیوں کی ایک آدھ پنی .

۱۸۳۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۲

یہ ٹینی وہ کلنک آدھ پنی اور سیر کا فرق .

۱۹۷۰ غبار کارواں ، ۱۲۹

[آدھ + ا : پنی ، پاو (رک) کی تصغیر]

— جَل گَگْری چَھلْکَت جائے کہاوت .

ناکامل آدمی تھوڑی سی مقدرت میں مغرور ہو جاتا ہے (نجم الامثال ، ۲۶) .

— سیر (— ی مج) صف .

سیر کا نصف حصہ وزن یا باٹ ، $\frac{1}{2}$ سیر ، چالیس تولے کا بٹا یا چیز .

باٹ جو بنگال پریزیڈنسی میں رائج ہیں آدھ سیر = $\frac{1}{2}$ سیر = ۱۶ اونس .

۱۹۲۸ علم الادویہ ، ۱ : ۱۲۱

[آدھ + سیر (رک)]

— سیر آٹا (— ی مج) امذ .

روزی ، رزق ، گزر اوقات کی صورت .

آدھ سیر آٹے کا خدا ہے کفیل پیٹ اس کا ہے عمرو کی زنبیل

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲

اپنے ملازموں میں مجھے جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے سے لگا دیجیے

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۴

مہینوں سے ٹھوکریں کھاتے ہیں آدھ سیر آٹے کی صورت نہیں نکلتی .

۱۹۲۲ نور اللغات ، ۱ : ۸۳

— سیر آٹا لگا دینا محاورہ .

نوکری دلوا دینا ، روزگار مہیا کر دینا .

کہیں میرا بھی آدھ سیر آٹا لگا دیجیے تو بڑی پرورش ہو .

۱۸۸۶ مخزن المحاورات ، ۱۶

— آٹے سے لگ جانا محاورہ .

بسر اوقات کے قابل نوکری یا روزگار ہو جانا (امیر اللغات ، ۱ : ۸۱ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۸۳) .

— سیر آٹے کے سر ہو جانا محاورہ .

رک : آدھ سیر آٹے سے لگ جانا (امیر اللغات ، ۱ : ۸۱ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۸۲) .

— گھَڑی امث .

آدھ گھنٹے کے قریب ، کچھ دیر ، تھوڑا وقت .

نانی کی زبردستی ملنے گئی ، گھڑی آدھ گھڑی بیٹھی اور چل آئی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۹۶

[آدھ + گھڑی (رک)]

آدہ (۲) صف ؛ امذ.

رک : آد (۲) بعض مرکبات میں مستعمل.

— بیادھ (— کس ب ، سک دھ) امذ

بیماری ، دکھ ، مصیبت.

سنسار کے بکار چھوٹ کر بدھ نرمل ہوگی اور پھر آدہ بیادہ . . . کی پیڑا . . . نہ ہوگی.

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۶

[آدہ + س : ویادھ व्याधि]

— بھوتک (— واین ، کس ت) امذ.

جسم کثیف یا جسم کثیف سے متعلق ، مادی.

دکھ تین پرکار کے ہوتے ہیں (۱) ادھیاتمک (۲) آدہ بھوتک (۳) آدہ دیوک.

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۹۵

[آدہ + س : بھوتک भौतिक (= مادی)]

— دیوک (— ی مج ، کس و) امذ.

عقلی ، ذہنی ؛ سماوی ، آسمانی.

گیانی کو ادھیا تمک اور آدہ دیوک اور آدہ بھوتک تاپ کچھ کلیش نہیں دے سکتے.

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲

بیسویں صدی کی مثال کے لیے دیکھیے : آدہ بھوتک.

[س : آدہ + دیوک दैवक (= خدائی ، آسمانی)]

— گرنتھ (— کس گ ، فت ر ، سک ن) امث.

رک : آد گرنتھ.

انھوں نے اکثر احکام متفرقہ بابا نانک کو جمع کر کے جلد اول آدہ گرنتھ یعنی کتاب قدیم مذہب سکھوں کی تالیف کی.

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۸۰۲

[اد + س : گرنتھ (رک)]

آدھا

صف.

۱. برابر کے دو حصوں میں سے ایک حصہ ، ½ ، نصف.

پڑن رقعہ دیا دل جیو کے ہات   کتابت کوں کتے آدھا ملاقات

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۵۵

اسما گئی اور آدھے غرما میں زہر ملا ، آدھے سادے رکھ ، طباق بھر لائی.

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۹۵

ہٹا دو چہرے سے گر دوپٹہ تم اپنے اے لالہ فام آدھا
تو ہو یہ ثابت کہ نکلا ابر سیہ سے ماہ تمام آدھا

۱۹۰۵ دیوان انجم ، ۱۲

۲. نرم ، نازک ، بہت جلد اثر قبول کرنے والا.

پردیسی کا دل آدھا ہوتا ہے.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۲

۳. ناقص.

نبی کے صدقے عبداللہ عاشق   عشق میں سب ہیں آدھے توں ہے سارا

عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۲

[س : اردتھ + अर्ध]

— اندھیرا آدھا اجیالا امذ.

(لفظاً) نصف سیاہ اور نصف سفید ، (مراداً) دو عملی ، دو غلی پالیسی ، مبہم یا غیر واضح بات جس کے دو متضاد مطلب نکلتے ہوں.

صاف بات یہ ہے کہ اس بات کا قطعی فیصلہ ہوچکا ہے کہ میرے اور آپ کے درمیان اب کوئی دوستانہ رسم و راہ باقی نہیں ہے ، میں آدھے اندھیرے اور آدھے اجیالے کو کبھی پسند نہیں کرتا.

۱۹۱۷ وقار الملک ، مکاتیب ، ۲ : ۷۷

— آپ گھر آدھا سب گھر کہاوت.

کسی کے لالچ اور حرص کی بہتات ظاہر کرنے کے لیے مستعمل (امیراللغات ، ۱ : ۸۰ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۳).

— آدھا ہونا محاورہ.

۱. کڑھنا ، افسوس کرنا ، تھوڑا تھوڑا ہونا (مخزن المحاورات، ۱۵).

۲. خفیف ہونا ، شرمندہ ہونا ، محجوب ہونا (نوراللغات، ۱ : ۸۳).

— بجنا محاورہ.

آدھے گھنٹے کی باج ہونا.

ہر خاص و عام کو معلوم ہو جاتا ہے کہ پاو بجا یا آدھا یا پونا.

۱۹۰۵ یادگار دہلی ، ۱۳۳

— پاو صف.

تھوڑا بہت ، قلیل یا کمتر مقدار میں.

میسرا قصہ نہیں غلط سارا
کچھ نہ کچھ وہ تو آدھا پاو ہے ٹھیک

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۶۰

[آدھا + پاو (رک)]

— پونا (— واین) صف.

اونا پونا ، ناقص ، نامکمل ، ادھورا.

آدھے پونے مولوی سے نہ پوچھو ، کسی بڑے مولوی کے پاس جاؤ.

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۹۹

[آدھا + پونا (رک)]

— پیٹ کھانا محاورہ.

بھوک سے کم کھانا ، پیٹ بھر کے نہ کھانا.

سوکھے ٹکڑے آدھے پیٹ کھائے گا مگر جس گھر کا ہے وہیں رہے گا.

۱۸۶۹ اردو کی دوسری کتاب ، آزاد ، ۳۲

ساری کسر بیچاری بیاری پر نکلتی تھی ، اسی کی ایک ذات فاضل تھی ، آدھا ہی پیٹ کھائے جب بھی کسی کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا تھا.

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۸۲

— تہائی (ـ کس ت) صف .

تھوڑا بہت ، کچھ نہ کچھ .

مہاجن کو آدھا تہائی کچھ تو پہنچے آخر ان کے آنسو کس طرح پچھیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۰

[آدھا + تہائی (رک)]

— تیتر آدھا (ـ آدھی) بٹیر مثل .

۱. (i) وہ بات یا کام جو ایک اصول اور ایک انتظام کے تحت نہ ہو ، بے جوڑ ، بے میل ، دو رنگا .

یہ ترجمے اردو انگریزی مخلوط آدھا تیتر آدھا بٹیر مجھ کو سخت بدمزہ معلوم ہوتے ہیں .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۹۷

اس کا لباس آدھا تیتر آدھا بٹیر ہوکر نہ لکھنؤ کا رہتا ہے نہ دہلی کا .

۱۹۲۸ مضامین فرحت ، ۱ : ۱۶۸

(ii) بے سر و پا ، جس کا سر پیر نہ ہو .

بعض تو خوش اسلوب اور سجیلے تھے بعض مضحکہ خیز اور آدھا تیتر آدھا بٹیر یعنی بے سروپا .

۱۸۹۸ روزالیمبرٹ ، ۲۲۳

۲. دوغلا ، جس کی اصل نسل میں کھوٹ اور میل ہو .

حسب نسب میں طرفہ پھیر آدھا تیتر آدھا بٹیر .

۱۸۶۱ فسانۂ عبرت ، ۳۶

— تیہا (ـ ی مج) صف .

۱. (لفظاً) آدھے کا تہائی ، چھٹا حصہ ، (مراداً) بہت کم ، قلیل حصہ ، ادھورا (نوراللغات ، ۱ : ۸۵) .

۲. چیز یا مال و دولت کی بربادی .

اولاد کی بدچلنی سے ساری دولت آدھا تیہا ہوگئی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۰

[آدھا + ا : تیہا ، تہائی سے]

— جھاڑا امذ .

چڑچڑا (خزائن الادویہ ، ۷ : ۲) .

[آدھا + جھاڑ (رک) + ا : لاحقۂ الحاقی]

— دانہ (ـ فت ن) امذ .

بٹائی کا اناج ، فصل کا نصف حصہ .

آدھا دانہ جو رعیتی حصہ ہے قدیں لاچار ہوکر ... کشت کاری چھوڑ دیں تو ملک ویران اور اجاڑ ہو جائے .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۷۷

[آدھا + دانہ (رک)]

— روٹ (ـ و مج) امذ .

نصف روٹی یا بڑی روٹی ، روٹی یا بڑی روٹی کا ٹکڑا .

کسی کے ہاتھ میں گئے کا ٹکڑا کسی کی بغل میں آدھا روٹ ہے .

۱۸۶۱ فسانۂ عبرت ، ۲۸

آپ کی کیا بات ہے اے مس بلیک جو لب نازک ہے آدھا روٹ ہے

۱۹۳۲ ' اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۵ : ۲

[آدھا + روٹ (رک)]

— رہ جانا محاورہ .

۱. دبلا ہونا ، لاغر ہو جانا (اکثر سلب میں مستعمل) .

ٹک ترک عشق کرکے لاغر بہت ہوئے ہم
آدھا نہیں رہا ہے اب جسم رنج فرسا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۵۶

بخار میں لڑکا آدھا رہ گیا .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۵

۲. کم ہوجانا ، گھٹ جانا .

ہمارے اس نقصان کا صدمہ آدھا رہ گیا .

۱۹۱۰ قلپانا ، ۱۷۲

— ساجھا امذ .

برابر کا حصہ ، نصف کی شرکت .

عہدہ دار یہ کہہ کر کہ تمہاری تنخواہیں بہت زیادہ ہیں جبراً ان کی ماہوار تنخواہ میں آدھا ساجھا کر لیتے تھے .

۱۹۱۵ حکومت اورنگ زیب کی اصل تاریخ ، حسن نظامی ، ۲۷

[آدھا + ساجھا (رک)]

— سیسی (کا درد) امذ .

آدھے سر کا درد ، درد شقیقہ .

دوارکا پوری میں گھر گھر تپ ، تجاری ، مرگی . . . آدھا سیسی . . . آدم بیادہ پھیل گئی .

۱۸۰۳ پریم ساگر ، ۱۳۲

اس سے آدھا سیسی کا درد بہت جلد دور ہوجاتا ہے .

۱۹۳۵ گئو دان ، ۱۳۸

[ا : آدھا + سیسی (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

— کرنا محاورہ .

۱. دو برابر حصوں میں تقسیم کردینا ، دو برابر حصوں میں بانٹنا .

دیکھا جسے غصے سے جگر کردیا آدھا
انگلی کے اشارے سے قمر کردیا آدھا

۱۹۱۲ شمیم ، معراج کلام ، ۷

۲. کم کرنا ، گھٹا دینا .

رنج فرقت کو اجل نے آج آدھا کردیا
روح ہے بیتاب لیکن جسم کو آرام ہے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۰

۳. دبلا کردینا ، لاغر کردینا .

رو رو کے کیا یاد جو ہر دم شہ دیں کو
آدھا تپ فرقت نے کیا جسم حزیں کو

۱۹۳۷ کوثر ، مظفر علی خان ، مرثیہ ، ۵

۴. (چیز) برباد کرنا ، ضائع کر دینا (نوراللغات ، ۱ : ۸۵) .

— کلمہ
(—فت ک ، سک ل ، فت م) امذ .

ذرا سی بات ، آدھی بات .

آدھا کلمہ بھی اگر اس کو کسی نے کہا ہو تو قسم لے لو .

۱۹۶۱ باباے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۱

[آدھا + کلمہ (رک)]

— ہوجانا
محاورہ .

آدھا کر دینا (رک) کا لازم .

دیکھیے کیا روز فرقت میں ہو عالم شام تک
دو پہر میں ہاے میرا جسم آدھا ہو گیا

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۹

ازرق کے قلب پر غم فرقت کا تھا ہجوم
بیٹے جو چار مر گئے آدھا ہوا تھا شوم

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۲

آدھار
امذ .

۱. سہارا ، آسرا ، بھروسا .

آدھار دے آدھار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی
منج کو سنبھالنہار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸

اے لطف ترا دو جگ کا آدھار اے تیرے کرم کا جلوہ ہر تھار

۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۱۸۰

تیرے ہی نام کا آدھار تو ہی سانچا پروردگار .

۱۹۶۱ باباے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۲

۲. بنیاد ، اساس ، اصل اصول .

یوگ کے آدھار سے ، آپ کو کیا معلوم نہیں ہے 'کنٹھ کوپے کھشت پیاسا نورق ، دھوق کی بھسمی سے اسنان کرلیتی ہوں .

۱۹۲۱ پدنی پرتاب ، ۱۰

۳. خوراک ، غذا .

جو پیوے نیر نیناں کا اسے کیا کام پانی سوں
جو بھوجن دکھ کا کرتے ہیں اسے آدھار کرنا کیا

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۴۸

تمہارا اگال ہمارا آدھار .

مشہور کہاوت

[س : آدھار आधार (= سہارا ، جس پر تکیہ کیا جائے)]

آدھرم
(فت دھ ، سک ر) امذ .

رک : ادھرم .

آئیں شرن جو اس کی ہو جائے پار بیڑا
مٹ جائے دم میں جہل اور آدھرم کا بکھیڑا

۱۹۳۳ رونق ، کلام رونق ، ۶۱

[س : ادھرم अधर्म]

آدھم آدھ
(فت دھ ، سک م) صف ، م ف .

رک : آدھوں آدھ .

بلا سے اگر آدھم آدھ ہوجائے ، بھائیوں بھائیوں کا یہ جھگڑا تو نہ رہے گا .

۱۹۶۱ باباے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۲

[آدھ (رک) + ا : م ، لاحقۂ اتصال و الحاق + آدھ (رک)]

آدھم ساجھا
(فت دھ ، سک م) امذ .

۱. رک : آدھا ساجھا .

سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان دونوں نے ساجھے کی ہنڈیا پکائی تھی ، یعنی کلّے کی نہاری میں آدھم ساجھا کیا تھا .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۳ : ۱۰

۲. ایک کھیل (جس کی صورت یہ ہوتی کہ لڑکے آپس میں اقرار کرتے ہیں کہ جو چیز ہم کھائیں اس میں سے آدھی تمھیں دیں اور جو تم کھاؤ آدھی ہمیں دو . اس اقرار کے بعد سے ایک دوسرے کو جہاں کوئی کچھ کھاتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے ' آدھم ساجھا ' اور آدھی بانٹ لیتا ہے) (امیراللغات ، ۱ : ۸۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۵) .

[ا : آدھم (= آدھا) + ساجھا (رک)]

آدھوں آدھ
(و مج ، غنہ) صف .

نصفا نصف ، برابر کے دو حصے ، برابر کے دو ٹکڑے ، آدھا آدھا .

کر ترازو کے تول آدھوں آدھ دو بھواں نیں لیا مرا دل بانٹ

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۱۵

ایک ہاتھ کی دیت لے کر آدھوں آدھ بانٹ لیں .

۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۴ : ۱۰۷

دو ہزار درم ہوئے تھے آدھوں آدھ ہم دونوں نے بانٹ لیے .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸

[آدھ (رک) + ا : وں ، لاحقۂ اتصال و الحاق + آدھ (رک)]

آدھی
(الف) صف .

آدھا (رک) کی تانیث .

ہندو ترک سٹ ایک آدھی نگاہ سگل عاشقاں کا کریں گھر سیاہ

۱۶۹۵ دیپک پتنگ ، ۱۳ ب

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا
آدھی اس میں سے مقرر دے فقیروں کے تئیں

۱۸۰۱ گلستان ہندی ، ۲۳

چنو لندن میں جا کر سائمن کی میز کے ریزے
تمھیں آدھی مبارک ہو ہمیں ساری مبارک ہو

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۶۹۷

(ب) امث .

۱. آدھی رات ، آدھی رات کا وقت ، رات کے بارہ یا ساڑھے بارہ بجے کا وقت یا باج .

دس گیارہ بجے رات تک کچہریاں سی بکتی رہیں ، آدھی کا عمل تھا کہ بیگم کی آواز گونجی .

۱۹۳۲ بیلہ میں میلہ ، ۶۷

۲. ایک پیسے کی تین پائی میں سے ہر ایک (جس کا سکہ برصغیر میں کوئی بیس پچیس برس پہلے تک رائج تھا) .

خرچ کی سرکار میں تکلیف تھی ایک آدھی کی بھی کچھ تنصیف دی

۱۸۳۹ مثنوی خزانیہ ، ۱۵

کوڑی کوڑی پر جان دیتے ہیں آدھی آدھی جوڑ کر رکھتے ہیں .

۱۹۳۸ دل کا سنبھالا ، ۹۷

— **بات** امث .

۱. ادھوری یا نا مکمل بات ، ناتمام گفتگو .

تیری لکنت پر فدا سو جان سے دل ہو گیا
تو نے آدھی بات کی میں نیم بسمل ہو گیا

۱۸۸۸ گوہرانتخاب ، امیر ، ۳۰۶

تمہاری عادت ہے کہ آدھی بات کہتے ہو ، آدھی منہ ہی میں رکھتے ہو .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۵

۲. ذرا سی بات ، ایک حرف ، معمولی کلمہ کلام .

اس نے اپنی سہیلیوں میں بھی آدھی بات منہ سے نہیں نکالی .

۱۸۹۹ رویائے صادقہ ، ۵۲

جانتی تھی کہ سمجھانا بجھانا تو درکنار آدھی بات بھی زبان سے نکالوں گی تو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۳۸

۳. بری بات ، ناگوار بات جس سے مخاطب کو صدمہ یا رنج پہونچے ، نازیبا کلمہ .

اگر مرد گھر میں ہوتا تو ارق انداز برق انداز ایک کی بھی مجال نہ تھی کہ آدھی بات کہتا .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۲

مرنے والی کیا نیک بیوی تھی ، کبھی ہم کو آدھی بات نہیں کہی .

۱۹۲۲ اختری بیگم ، ۱۲

— **بات نہ اُٹھنا** محاورہ .

ناگوار بات کی برداشت نہ ہونا .

نہ اٹھے گی کسی کی بات آدھی — تمہارے ناتوان و نیم جاں سے

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۶۱

— **بات نہ پُوچھنا** محاورہ .

التفات نہ کرنا ، متوجہ نہ ہونا .

اسی آرزو میں گئی عمر ساری
پر اس نے نہ پوچھی کبھی بات آدھی

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۱۲۱

— **بات نہ سُننا** محاورہ .

حیثیت کے خلاف بات گوارا نہ کرنا ، شان کے خلاف بات نہ سننا .

سناتا ہے اب مجھ کو معروف لاکھوں
سنی تھی نہ جس کی کبھی بات آدھی

۱۸۲۶ معروف ، د (ق) ، ۱۲۱

وہ لڑکی جس نے آج تک آدھی بات نہ سنی ہو پھوپی کا اعتراض سنتے ہی بے اختیار ہو گئی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۶۳

— **بجنا** محاورہ .

نصف شب ہونا ، آدھی رات کا گھنٹا یا نوبت بجنا .

اور وہ جو لکھ پتی ہے مہاجن جہان میں
آدھی بجے ہے پر وہ ابھی ہے دکان میں

۱۸۹۷ نظم آزاد ، ۳۷

— **بجے** م ف .

نصف شب کا عمل ، آدھی رات کا وقت ، رات کے بارہ بجے .

ہوئے یکجا وہ دونوں ماہ پیکر — رہا آدھی بجے تک دور ساغر

۱۸۶۱ الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۳ : ۲۲۷

دو وقت کا کھانا کھا لیتا ، آدھی بجے سو رہتا .

۱۹۰۹ قصۂ مہر افروز ، ۸۱

[آدھی + بجے ، بجنا (رک) سے]

— **پونی** آدھا پونا (رک) کی تانیث

پاؤں نکالنے کو تھوڑی بہت ، آدھی پونی ، اتنی اتنی غرض کچھ نہ کچھ اصلیت مل جائے .

۱۹۱۰ زیور اسلام ، ۴۶

[آدھی + پونی (رک)]

— **جان کا ہونا** محاورہ .

نازک ہونا ، حساس ہونا .

نواب دق نہ کرو میں آدھی جان کی ہوں کیوں مجھے زہر کھلواؤ گے ، مجھے معاف کرو .

۱۸۸۹ سیر کہسار ، ۱ : ۳۸۱

— **جان کَرنا** محاورہ .

جی ہلکان کرنا ، روح کو تکلیف میں مبتلا کرنا .

اخباری کاغذ اور بھی آدھی جان کیے دیتے تھے .

۱۹۳۳ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۹ : ۳

— **چھوڑکر (— کے) پوری (— ساری) کو دَوڑنا** محاورہ .

بہت طمع کرنا ، حریص ہونا .

گر خدا دیوے قناعت ماہ یک ہفتہ کی طرح
دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ انسان چھوڑکر

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۰۹

— **دنیا آباد آدھی ویران** فقرہ .

پھبتی کے طور پر کانے کے لیے مستعمل (نوراللغات ، ۱ : ۸۵) .

— **ڈھلنا** محاورہ .

آدھی رات گزرنا .

آزاد لکھتے لکھتے ہی آدھی تو ڈھل گئی
اور شمع لالٹین میں ساری پگھل گئی

۱۸۹۷ نظم آزاد ، ۱۱۰

— **ڈھلی** (— فت ڈھ) م ف .

نصف شب ، آدھی رات .

عمل کا وقت آدھی ڈھلی کے بعد سے شروع ہوتا ہے .

۱۹۰۳ مکاشفات آزاد ، ۸

[آدھی + ڈھلی ، ڈھلنا (رک) سے]

ـــ ڈھولی (ـــ و مج) امث .

سو پانوں کی گڈی (نوراللغات ، ۱ : ۸۵) .

ـــ رات امث .

بارہ بجے شب کا وقت .

آدھی رات کو ایک ایسی آندھی آئی کہ بڑی بڑی عمارتیں گر پڑیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۱۰

جس رات کہ آدھی رات گزری کچھ اور ہی واردات گزری

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۶۲

ـــ رات ادھر آدھی رات ادھر فقرہ .

ٹھیک آدھی رات کا وقت (مخزن المحاورات ، ۲۵) .

ـــ رات اور گھر کا پروسنے والا کہاوت .

(لفظاً) آدھی رات کا وقت ہو اور بانٹنے والا اپنا تو پھر کیوں نہ فائدہ ہو ، (مراداً) خوب فائدہ اٹھاؤ ، کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہیں (خاطرخواہ فائدہ اٹھانے کی جگہ مستعمل) (نجم الامثال ، ۳۲) .

ـــ رات بارہ باٹ صف .

۱. پریشان حال ، سراسیمہ ، بھٹکا ہوا ، گم کردہ راہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۷) .

۲. آوارہ ، رات کو آوارہ گردی کرنے والا .

جو آدھی رات بارہ باٹ ہو اسے پارسا کیسے کہیں .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۶

ـــ رات بجنا محاورہ .

نصف شب کا عمل ہونا ، آدھی رات کی نوبت یا گھنٹا بجنا .

خلق خدا پڑی سوتی ہے اور آدھی رات بج رہی ہے .

۱۹۱۰ آزاد ، محمد حسین (لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۶)

ـــ رات کو جماہی آئے شام سے منھ پھیلائے کہاوت .

وقت سے پہلے کسی کام کی تیاری کرنے کے موقع پر مستعمل (خزینۃ الامثال ۳۸ ؛ نجم الامثال ، ۲۲) .

ـــ رتی باون تولہ/لے صف .

نپا تلا ، پورم پور ، صحیح صحیح .

اس آدھی رتی باون تولے کے اکسیری جواب نے مرچوں کی تیزی بڑھا دی .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۳ : ۴

ـــ رہ جانا فامر .

۱. نامکمل رہنا .

میں ابھی تو کہہ رہا ہوں کیوں لگے دینے جواب
پہلے سن لیجے مری تقریر آدھی رہ گئی

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۲۲۱

۲. گھٹ جانا .

یوں نہ جھنجلا کر پکارا تھا کبھی تم نے ہمیں
پہلے سے تو اب مری توقیر آدھی رہ گئی

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۲۲۱

ـــ سیسی (کا درد) (ـــ ی مع) امث .

رک : آدھا سیسی (نوراللغات ، ۱ : ۸۶) .

ـــ صدی (ـــ فت ص) امث .

پورے پچاس برس .

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انھوں نے گنوائی

۱۸۷۹ مسدس حالی ، ۱۳

ـــ (کو) چھوڑ ساری کو جاوے (ـــ دوڑے) آدھی رہے (ـــ ملے) نہ ساری پاوے کہاوت .

جو شخص موجودہ کو چھوڑ کر زیادہ کی طرف جاتا ہے وہ موجودہ کو بھی کھو بیٹھتا ہے ، لالچی ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے .

ایسا نہ ہو کہ دوبارہ انتخاب ہو تو وہی مثل صادق آئے کہ آدھی چھوڑ ساری کو جاوے ، آدھی ملے نہ ساری پاوے .

۱۹۷۳ روزنامہ "جنگ" ، کراچی ، ۴ اگست ، ۵

ـــ کو چھوڑ کر (ـــ کے) پوری (ـــ ساری) کو دوڑنا محاورہ .

موجودہ کو ترک کر کے زیادہ کا لالچ کرنا ، قناعت نہ کرنا .

پا مثل نیمۂ خط پرکار توڑ کے
ساری کو دوڑیے نہیں آدھی کو چھوڑ کے

۱۸۷۸ سخن بے مثال ، ۱۲۲

ـــ کو چھوڑ ساری کو دھاوے (ـــ دھائے) ایسا ڈوبے (کہ) تھاہ نہ پاوے / دھاوے آدھی رہے نہ ساری پاوے / دھاوے (وہ) آدھی بھی ہاتھ نہ آوے کہاوت .

رک : آدھی (کو) چھوڑ ساری کو جاوے الخ (مخزن المحاورات ، ۱۶ ؛ امیراللغات ، ۱ : ۸۲) .

جو کوئی آدھی کو چھوڑ ساری کو دھاوے وہ آدھی بھی ہاتھ نہ آوے ، اگر میں ہرن کے پیچھے نہ جاتا تو کچھوا میرے ہاتھ سے نہ بھاگتا .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۲۸

ـــ کے بیر بھی کوئی اس کے ہاتھ سے نہ کھاوے کہاوت .

کسی سے بہت زیادہ کراہت اور نفرت کے موقع پر اس کی تحقیر کے لیے مستعمل (خزینۃ الامثال ، حسین شاہ ، ۲۰) .

ــ مرغی آدھا (ــ آدھی) بٹیر صف .

دو مسلک رکھنے والا (دریائے لطافت ، ۹۷) .

معارضہ میں ہم کو کیا ملے کہ ایک ملغوبہ ، ایک ایسی یونیورسٹی جو آدھی مرغی اور آدھی بٹیر .

۱۹۱۲ افتتاحی ایڈریس ، ۱۱

ــ نگاہ (ــ کس ن) امث .

کنکھیوں سے دیکھنے کا عمل ، سرسری طور پر دیکھنے کی صورت حال ، دیکھتے ہی نظر ہٹالینے کی کیفیت .

بندہ ترک ست ایک آدھی نگاہ سکل عاشقاں کا کریں گھر سیاہ

۱۶۹۵ دیپک پتنگ ، ورق ۱۳ ب

عاشق کی زندگی ہے اے جان دیدہ و دل
جو پیار سے دیکھیں تو آدھی نگاہ بس ہے

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۵۲

[آدھی + نگاہ (رک)]

آدھی (۲) صف .

رک : آدھ (۲) اکثر مرکبات میں جزو اول کے طور پر مستعمل .

ــ بھوتک امذ .

رک : آدھ بھوتک .

جو منشیہ آدھیا تمک ، آدھی بھوتک اور آدھی دیوک کسی بھی پرکار کے دکھ کے آ پڑنے سے من میں دکھی نہیں ہوتا .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۹۳

[رک : آدھ بھوتک]

ــ دیوک امذ .

رک : آدھ دیوک .

مثال کے لیے دیکھیے : آدھی بھوتک .

آدھے صف .

آدھا (رک) کی مغیرہ صورت ، مرکبات میں مستعمل .

ــ اساڑھ تو بیری کے بھی برسیے مقولہ .

جب اساڑھ میں پانی نہیں برستا تو یہ جملہ کہتے ہیں ، مطلب یہ ہوتا ہے کہ برسات کا موسم خالی جا رہا ہے ، پانی برسنے کی ایسی تمنا ہے کہ دل نہیں گوارا کرتا کہ یہ مصیبت دشمن کو بھی نصیب ہو (نوراللغات ، ۱ : ۸۶) .

ــ بجے م ف .

شب میں ڈیڑھ بجے (نوراللغات ، ۱ : ۸۶) ، ساڑھے بارہ بجے شب (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۱۹۹) .

ان کا معمول تھا کہ رات کو کھانے سے فارغ ہو کر بادشاہ کی غزل کہتے تھے آدھے بجے تک اس سے فراغت ہوتی تھی .

۱۸۹۸ آب حیات ، ۴۶۶

ــ پیٹ (ــ ی مج) صف .

جتنی بھوک ہو اس کا آدھا .

اگر پیٹ بھر کے نہیں تو آدھے پیٹ کھانا ضرور کھایا .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۶

ــ قاضی قدوہ اور آدھے باوا آدم کہاوت .

اس شخص کی بابت کہتے ہیں جو اپنے کو سب سے بڑھ چڑھ کر سمجھے اور بڑے حصے کا مستحق جانے (کہا جاتا ہے کہ ایک قاضی قدوہ نامی کے ستر یا چوراسی بیٹے تھے ، اس لیے مبالغے کے طور پر یہ مثل مشہور ہوگئی کہ آدھے میں کل اولاد آدم اور آدھے میں قاضی قدوہ کی اولاد) (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۸۲) .

انہیں کیوں نہیں دیکھتے جو آدھے قاضی قدوا اور آدھے باوا آدم بنے ہوئے ہیں .

۱۹۲۳ دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۷

ــ کا تہاؤ/تہائی صف .

(لفظاً) نصف کا تیسرا حصہ یعنی کل کا چھٹا حصہ ، (مراداً) تھوڑا سا ، بہت ہی کم .

تمہارا حصہ ہی کیا ہے جس کی اتنی پکار ہے کہیں آدھے کا تہائی تم کو بھی پہنچے گا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۲

آج تک میں نے سنا بھی نہیں کہ کسی کا مال چوری جا کے سب تو کیسا آدھے کا تہائی بھی ملا ہو .

۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۱۵۷

ــ کا تہائی کرنا محاورہ .

کاٹا پھانسی کرنا ، ٹکڑے نوالے کرنا ، برباد کرنا .

خدا جانے ان شامت کی ماریوں نے کیا آدھے کا تہائی کر کے رکھا .

۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۲۹

ــ کا تیہا صف .

رک : آدھا تیہا .

رئیس کے یہاں سارا مال نوکر چکھتے ہیں آدھے کا تیہا سرکار کو ملتا ہے .

۱۸۸۲ طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۶۹

ہر بات کی کریدنی پڑ جاتی ہے اور ہنڈی کی چندی پوچھتی ہیں ، ان کے آگے آدھے کا تیہا حال کہہ کر چل گئی .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۸۵

ــ کا ساجھی برابر کی چوٹ کہاوت .

شریک یا حصہ دار کا حق مساوی ہوتا ہے .

ہم اس سے کیوں دبنے لگے برابر کے شریک ہیں ، سنا نہیں کہ آدھے کا ساجھی برابر کی چوٹ .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۲

— گانو دوالی آدھے گانو پھاگ/ہولی کہاوت .

کسی کیفیت صفت یا رائے میں اختلاف کے موقع پر بولتے ہیں :

آدھے میں ہولی دوالی آدھے گانو میں پھاگ
سچ تو ہے اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ

۱۹۲۲ نامعلوم (نوراللغات ، ۱ : ۸۶)

— ماگھے کملی کاندھے کہاوت .

وقت گزر نے پر چیز کا مصرف جاتا رہتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۸۲) .

— میں ملا موج آدھے میں ساری فوج کہاوت .

رک : آدھے قاضی قدوہ اور آدھے باوا آدم .

انہوں نے آدھے میں ملا موج آدھے میں ساری فوج کے مقولہ پر عمل کر کے آدھے تو خود رکھ لیے ، باقی آدھے سب بچوں میں تقسیم کردیے .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۳

آدھین (ی مع) صف .

ماتحت ، تابع ، زبردست ، نوکر ؛ ممنون .

ایسی جو ناری راجہ کے گھر میں جائیگی تو راجہ اس کے آدھین ہوویگا .

۱۸۰۳ بیتال پچیسی ، ۴۷

منش آواگمن کے چکر سے مکت ہو کر جنم اور مرن کا سکھ دکھ اپنے آدھین بنانے کی شکتی پیدا کر سکتا ہے .

۱۹۲۳ گیتا امرت ، ۱۱

۲. سہارا ، آسرا ، بھروسا .

ہم تمہارے آدھین ہیں .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۷

[س : آدھین अधिन]

آدھینتا (ی مع ، سک ن) امث .

۱. عاجزی ، خاکساری ، فروتنی ، مسکینی .

ہندوؤں پر تعجب آتا ہے کہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے ان کے مذہب میں دیا اور آدھینتا ہے .

۲. عاجزانہ گزارش یا درخواست (کرنا کے ساتھ) (ماخوذ : پلیٹس).

[س : آدھینتا अधिनता]

آدھینتی (ی مع ، سک ن) امث .

رک : آدھینتا نمبر ۲ .

لوگوں سے پوچھا کہ یہاں راجہ سے بھینٹ آدھینتی کیونکر ہوتی ہے .

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۶۹

[ہ : آدھینتی अधिनती]

آدھینی (ی مع) امث .

رک : آدھینتا نمبر ۲ .

وہ بول سن مہاراج ایک میری آدھینی .

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۳۳

[س : آدھین + ا : ی ، لاحقۂ مصدر]

آڈ

(الف) امذ .

رک : ڈوڈا (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۸) .

(ب) امث .

نالی .

اور ناتک (ناک) اس کی ہے سو گویا کندن کی آڈ ہے کہ آنکھیں جو دونوں کام وقت مست ہاتھی ہیں تن کی آڈ ہے .

۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۷

[ہ : آڈ आड]

آڈٹ (کس ڈ) امذ .

حساب کی تنقیح ، جانچ پڑتال ؛ حسابات کی جانچ پڑتال کا محکمہ .

اوقاف کی آمدنی پر آڈٹ . . . کی فیس پانچ روپیہ فیصدی مقرر کی گئی ہے .

۱۹۳۲ مشاہدات ، ۲۸

[انگ : Audit]

آڈر (فت ڈ) امذ .

رک : آرڈر .

صدر نشین نے '' خاموش خاموش '' اور '' آڈر آڈر '' کے سینکڑوں نعرے مارے ، مگر کون سنتا تھا .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۰

ف : دینا ، کرنا ، ہونا .

[انگ : آرڈر Order]

— بک (- ضم ب) امث .

احکام و ہدایات لکھنے کا رجسٹر وغیرہ .

ابھی جا کر بیٹھے ہی تھے کہ مدرسہ کی آڈر بک آئی ، لکھا تھا کہ '' فرحت اللہ کو ہدایت کر دی جائے . . . . '' .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۶

[آڈر + انگ : بک Book]

— لینا محاورہ .

امر مجاز سے کسی کام کا حکم یا اشارہ پانا .

آگے بڑھنے کی جرأت نہ کرتے تھے جب تک کہ یہ گاڑیاں آڈر نہ لیتی تھیں .

۱۹۰۷ نپولین اعظم ، ۲ : ۱۵۲

آڈمبر (فت ڈ ، سک م ، فت ب) امذ .

۱. ظاہری ٹھاٹ باٹ ؛ نمود و نمائش .

گرو جی یہ سنسار کا آڈمبر کیسے اتپن ہوا .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸

شبدوں کا آڈمبر رچ کر
. . . .
سو بستار بنا رکھا تھا

۱۹۵۹ گل نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۳۰۲

۲. سازوں کی آواز ؛ ہاتھی کی چنگھاڑ ؛ شور و غوغا (پلیٹس) .

[س : آڈمبر आडम्बर]

آڈیٹر (ی مع ، فت ٹ) امذ .

محاسب ، حساب کتاب کی جانچ پڑتال کرنے والا .

اس خیال سے کہ اگر گورنمنٹ کا آڈیٹر دیکھنے کو آوے تو دیکھ سکے .
۱۸۹۷ مکتوبات سرسید ، ۲۹۱

بات یہ ہے کہ ہمارے حسابات کے آڈیٹر بڑی سختی کرتے ہیں .
۱۹۳۲ خطوط عبدالحق ، ۶۶

[انگ : Auditor]

آڈیٹوریم (ی مع ، و مج ، کس ر ، فت ی) امذ .

وہ عمارت جو مختلف قسم کے ادبی یا تہذیبی اجتماعات کے لیے مخصوص ہو ، سماعت گاہ .

ایک ورائٹی پروگرام ۱۹ مارچ کو شام کو ۶ بجے آدم جی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا .
۱۹۷۳ روزنامہ 'جنگ' ، کراچی ، ۱۲ مارچ ، ۵

[انگ : Auditorium]

آڈیشن (ی مع ، فت ش) امذ .

آواز کے اچھا یا برا ہونے کا امتحان یا جانچ پڑتال .

ایک دن میں ریڈیو پاکستان اپنی آواز کا آڈیشن دینے گیا .
۱۹۷۲ روزنامہ 'مساوات' ، کراچی ، ۲۹ اپریل ، ۲

[انگ : Audition]

آڈینس (کس ڈ ، فت ی سک ن) امذ : اسم جمع .

سامعین و حاضرین کا مجمع .

لکچر دیتے وقت بڑے آڈینس میں بھی ان کی اسپیچ کا ایک ایک لفظ واضح طور پر سنائی دیتا ہے .
۱۹۱۲ حیات النذیر ، ۱۰۲

[انگ : Audience]

آذار امذ .

رومی و شامی سال کا چھٹا مہینہ (مارچ یا چیت کے مطابق) ، بہار کے مہینے کا نام .

اول روز میں آذار کے ٹڈی اور مکھیاں نکلتی ہیں .
۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۹۲۱

حملہ کرنے والے آذار (مارچ) کے ایام گزرنے تک وہاں قیام کریں .
۱۹۳۰ کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ۹۷

[ف]

آذاری صف .

آذار (رک) سے متعلق .

مٹا ہے نام یہ علت کا دور میں تیرے
سزا ملے جو کہیں ابر کو بھی آذاری
۱۸۷۳ مرآۃ الغیب ، ۳۱

قب : ابر آذاری .

[آذار (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آذان امث .

رک : اذان .

موذن کان میں دیتے تھے آذان ڈہا دیول لگی کرنے نمازاں
۱۶۸۲ عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵۱

آواز موذنوں کے آذان دینے کی کان میں آنے لگی .
۱۸۳۵ حکایت سخن سنج ، ۱۲۲

سب جلد تر شریک صلوۃ و فلاح ہوں
سن لی ہے اب ہر ایک نے آذان کلکتہ
۱۹۱۸ کلام جوہر ، ۶۳

آذر (۱) (فت ذ) امذ .

۱. آتش ، آگ .

ہے ننگ سینہ دل اگر آتش کدہ نہ ہو
ہے عار دل نفس اگر آذر فشاں نہیں
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۸۸

کچھ بیم مکافات جہنم نہیں اوس کو جو ہجر کی یاں سوزش آذر میں رہے گا
۱۹۰۱ راقم ، ک ، ۱۳

۲. ایران کے شمسی سال کا نواں مہینہ جس کی نویں تاریخ کو ایرانی جشن مناتے ہیں اور جس میں آفتاب برج قوس میں ہوتا ہے (تقریباً پوس یا جنوری کے مطابق) .

اونیسویں ماہ آذر روز جمعہ کشتی تیار ہوگئی .
۱۸۳۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۱۵۲

۳. خزاں کا مہینہ (نوراللغات ، ۱ : ۸۷) .

[ف]

ـــ افروز (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) امذ .

ققنس (رک) (جامع اللغات ، ۱ : ۲۶) .

[آذر + ف : افروز (رک)]

ـــ پرست (فت پ ، ر سک س) صف .

رک : آتش پرست ، (نوراللغات ، ۱ : ۸۷) .

اسم کیفیت : آذر پرستی (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۹) .

[آذر + ف : پرستی ، پرستیدن (= پوجنا) سے]

ـــ پیرا (ـــ ی لین) امذ .

آتشکدے میں آگ کا محافظ اور نگران (جامع اللغات ، ۱ : ۲۶) .

[آذر + پیرا ، پیراستن (= سجانا ، درست کرنا) سے]

ـــ روز کی عید امذ .

آذر مہینے کی نویں تاریخ جس میں ایرانی جشن مناتے ہیں .

اس مہینے کی نویں کو آذر روز کی عید کہتے ہیں .
۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۱۲۹

ـــ کدہ (ـــ فت ک ، د) امذ .

رک : آتش کدہ (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۰۹) .

[آذر + ف : کدہ (رک)]

— ماہ امذ .

۱. رک : آذر نمبر ۲ .

آذر ماہ اس کے اول یوم کو ہرمز کہتے ہیں .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۱۲۹

[آذر + ماہ (رک)]

آذر (۲) (فت ذ) .

(الف) امذ .

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد یا چچا کا نام (القرآن ، ۶ : ۷۴) جو بت تراش تھے (تلمیحات میں مستعمل) ؛ قب : آزر جو اس کا صحیح املا ہے .

اگر آذر اس وقت پر ہوتا   تو دیکھ بت تراشی تے دل دھوتا

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۷

خدا ایسا بھی ہوتا ہے بنائیں جس کو خود بندے
سمجھتا تو خلیل اللہ یہ آذر کو سمجھاتے

۱۸۷۲ مرآۃ الغیب ، ۳۰۹

دل جن کا علیل رہے بھی ان کی علیل
باطن میں آذر اور ظاہر میں خلیل

۱۹۳۳ ترانہ ، یگانہ ، ۱۹۹

آذَرْبی (فت ذ ، سک ر) امث .

ایران کے مقام آذربائیجان کی زبان ، آذربائیجان سے منسوب .

چنانچہ انھوں نے آذربی زبان میں سنایا

۱۹۶۸ سہ ماہی 'اردو نامہ'، ۳۱ : ۲۱

[غالباً ف : آذرب ، آذر بائیجان کی تخفیف + ی ، لاحقۂ نسبت]

آذَرْگُون (فت ذ ، سک ر ، و مع) امذ .

رک : آذربون .

انجمن آرائے ناصری میں لکھا ہے کہ آذرگون ایک سرخ رنگ کا پھول ہے .

۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۷ : ۵

[آذر (۱) + ف : گوں (= مثل ، طرح)]

آذری (فت ذ) صف .

۱. آذر (۱) نمبر ۱ و ۲ کی طرف منسوب .

خندۂ برق تیغ میں گرمی مہر تیر ماہ
گریۂ زخم تیر میں جوش سحاب آذری

۱۸۵۲ مومن ، ک ، ۲۳۰

۲. آذر (۲) کی طرف منسوب .

انو میں اتھی خوب یک جون پری   جو اس تھے لجائے رشک بت آذری

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۱۳۷

ایک زن مہ پارہ رشک بتان آذری ... بوٹی بوٹی پھڑکاتی قریب آئی .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۸۲

۳. قدیم ایران میں ساسانیوں کے ابتدائی عہد کی ایک زبان (اردو ادب علیگڑھ ، مارچ ۵۸ ، ۱۰۳ ، حاشیہ) .

[آذر (رک : (۱) و (۲)) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آذَرْبُون (فت ذ ، سک ر ، و مع) امذ .

ایک آتشی رنگ کا پھول اور اس کا درخت ؛ سورج مکھی .

کسی کا رنگ ناری ہے ، مثل آذربون کو ہی کے .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۳۷۲

اُذُقَہ/اَذُوقَہ (ضم مج ذ ، فت ق/و مع ، فت ق) امذ ؛ ~ آزوقہ .

خوراک ، غذا ، کھانے پینے کا سامان ، دانہ پانی .

لٹایوں کیسے سب او آذوقہ پاک   نہ کھانے رہی ان کے لشکر کوں خاک

۱۶۶۵ علی نامہ ، ۲۶۸

ایک آدمی کا آذقہ تو ہر روز اس کوئیں (کنویں) میں پہنچتا ہے .

۱۸۶۴ سیر عشرت ، ۴۳

آذوقہ کی تلاش میں اپنے گوشوں سے نکل پڑتے ہیں .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۹

[ف : آزوقہ < ت : آزوق (= سامان رسد)]

آذین (ی مع) امث .

زینت ، زیبائش .

مبارک اشک خوں اور گرمی ہنگامۂ سودا
یہ پرکالے ہیں آذین دکان ناشکیبائی

۱۹۱۶ نظم طبا طبائی ، ۵

[رک : آیین]

آر (۱) امث .

۱. نوکدار کیل جو بیلوں کو ہنکانے کی پینی یا سانٹے میں لگی ہوتی ہے (نوادرالالفاظ ، ۱۹) .

گویا بیل ہیں کہ آر بھی گھپوؤ اور ساتھ منہ سے بھی ٹٹکاری دو .

۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۱۶۰

میرے لیے اس نے ایک پینی یا آر بنا رکھی ہے جس سے وہ مجھے کچوکے دیتا ہے .

۱۹۳۱ الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۶

اف : چبھونا ، کرنا ، لگانا ، مارنا .

۲. چمڑا سینے کا وہ سوا جس کی نوک پر کٹواں ناکا تاگے کو پہنچا کر دوسری طرف کھینچنے کے لیے بنا ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۸) .

۳. لوہے کی نوک دار کیل جو نرم چیزوں میں سوراخ کرنے کے کام آتی ہے (نوراللغات ، ۱ : ۸۷) .

۴. آرے یا آری کا دانتا ؛ بیڑ (اپ و ، ۱ : ۱۷) .

۵. مرغ کے پنجے کا خار یا کانٹا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۸) .

۶. شکر کے کارخانے یا کولھو میں رس نکالنے کی بلی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۸) .

[س : آرا आरा]

— کرنا ف م .

۱. بیل کی رفتار تیز کرنے کے لیے آر چبھونا (اپ و ، ۵ : ۵۰) .

۲. انگلانا ، تکتکانا ، ٹہوکا دینا ، سست آدمی کو کام کرنے کے لیے ابھارنا اکسانا یا ہوشیار کرنا .

اس سے تو جبھی تک کام ہوتا ہے جب تک کوئی آر کیے جائے .

۱۸۹۶ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۸

۳. دق کرنا ، ستانا .

چلتے بیل کے آر کرتے ہو .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۰

— کھانا محاورہ .

پٹی چبھونے جانے کی اذیت برداشت کرنا ، مانٹے سہنا .

بیل کی چوڑی متواتر آر کھا کھا کر بگڑ جاتی ہے .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۱۰۳

— گھُسیڑنا ف م .

رک : آر کرنا نمبر ۱ (مخزن المحاورات ، ۱۷) .

— لگانا ف م ؛ محاورہ .

۱. رک : آر کرنا : نمبر ۱ و ۲ (مخزن المحاورات ، ۱۷ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۸ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۷)

— مارنا ف م .

۱. رک : آر لگانا (مخزن المحاورات ، ۲۶) .

چلتے بیل کے آر نہ مارو .

۱۸۸۸ لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۱ : ۲۷

آر (۲) امث (قدیم) .

عار (رک) کا غلط املا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۸) .

عجب سخت دل کا اتھا خار او نہ کچھ خاندان پر کیا آر او

۱۶۸۱ جنگ نامہ سیوک ، ۶

نہیں رحم تج دل میں نہیں آر کچ

۱۷۹۶ پدماوت (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

— اُٹھانا محاورہ (عوام) .

شرمندۂ احسان ہونا .

اے دوست صرف تیری اٹھائیں گے نرم گرم
غیروں کی لیکن آر اٹھائی نہ جائے گی

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، سید احمد ، ۱ : ۱۳۹

— مِہر (— کس مج م ، سک ہ) امث .

لحاظ و مروت ، پاس و لحاظ ، توجہ .

ذرا بھی آرمہر نہیں کرتا اور اوسکی سگاوٹ سوں اسے شرم آتی .

۱۸۲۳ انوار سہیل (دکنی) ، ۲۹

[آر + مہر (رک)]

آر (۳) امذ (قدیم) .

قلب ، سینہ .

گیا ہوں سنپٹر خوف کی دھار میں رجا کی نہ ڈوری ہے مجھ آر میں

۱۶۳۸ مرآۃ المحشر ، فراقی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

[س : آرس उरस]

آر (۴) (مد ۱) امث .

رک : آڑ .

کہ محرم اچھے سو حضور اس کے کہار
نہ محرم سوں رکھ سات پردان کی آر

۱۶۸۷ یوسف زلیخا (ق)، ہاشمی بیجاپوری ، ۱۲۶

آر (۵) ظرف .

اس طرف ، اِدھر ، عموماً پار کے ساتھ مستعمل .

یہ تو دریا ہے جادو کا اسرار تم گئے آئے کیونکر آر اور پار

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۱۰

[س : اوار (= طرف)]

— پار

(الف) م ف .

۱. ایک سرے سے دوسرے سرے تک ، ایک سطح سے دوسری مقابل سطح تک ، وار پار ؛ گاہے استعارۃً .

لاگی لاگی کہت ہو لاگی بری بلاے لاگی وادن جانیے جد آر پار ہو جائے

۱۵۱۵ کبیر (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۲)

ہونٹ میں آر پار چھید کر کے لکڑی کی گلی ڈالی تھی .

۱۸۹۲ سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۶۳

۲. اِدھر اُدھر ، دونوں جانب .

دونوں لشکر خندق کے آر پار جم گئے .

۱۹۲۲ محمد کی سرکار ، ۸۶

(ب) امث .

اور چھور ، حد و انتہا .

نہ جانیں بہتے پھریں گے کدھر یہ دشمن و دوست
بڑھا تو دل ہے وہ دریا کہ آر پار نہیں

۱۹۵۷ یگانہ ، گنجینہ ، ۵۲

(ج) امذ .

قریب ، نزدیک ، آس پاس .

یہ بالکل نیے توجہ آپ کے آر پار ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہیں گے .

۱۹۶۲ معصومہ ، ۱۱

(د) صفت .

۱. (چرائے جانے کی وجہ سے) غائب ، گم ، جیسے : کوئی چیز آر پار ہوئی تو تم ذمہ دار ہو گے (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۲۲) .

۲. فیصل ، یکسو ، جیسے : یہ معاملہ آر پار ہوجائے تو میں یہاں سے جاؤں .

اف : کرنا ، ہونا .

[آر + پار (رک)]

ــ کا بھار کا صف (قدیم) .

یہاں کا اور باہر کا ، اپنا پرایا ، دور و نزدیک کا .

ہوا بار سفرا شہر یار کا ملیا لوگ سب آر کا بھار کا

۱۵۶۲ حسن شوقی ، د ، ۱۳۲

ــ کا پار ہونا محاورہ .

آر پار ہونا .

ہوا پیٹ نے آر کا پار او

۱۶۹۸ قصص الانبیا ، قدرتی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

ــ کَرنا نَہ پار کَرنا محاورہ .

آر ہونا نہ پار ہونا (رک) کا تعدیہ ، جیسے : آپ اس معاملے کو آر کرتے ہیں نہ پار .

ــ ہونا نَہ پار ہونا محاورہ .

(نقصان یا نفع پر) خاتمہ نہ ہونا ، (ہار یا جیت کا) فیصلہ نہ ہونا ، ادھر میں لٹکا رہنا .

کانٹے کی کشتی ہو رہی تھی مگر نہ آر ہوتی تھی نہ پار .

۱۹۶۲ گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲

آرا (۱) امذ ؛ ~ آرّہ ، آرہ .

ایک ہلالی شکل کا دندانے دار آہنی اوزار جس کے دونوں سروں پر لکڑی کا دستہ ہوتا ہے اور جس کو دونوں طرف سے دو آدمی پکڑ کر موٹی کڑیاں چیرتے ہیں .

بنگی شاخاں اپر مالی رکھیے آرا غصے سیتے
رکھیے گا سیدھی شاخاں پر اگر آرا تو ہو گا لچ

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۷

فرہاد کے تیشے سوں مجھ ادھکا ہوا ہے غم ترا
ہر آہ دل کوں چیرنے سینے بھتر آرا ہوا

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۳۹

درخت بید مجنوں کاٹتا ہے دشت میں مجنوں
ملا ہے کیا اسے آرا مرے چاک گریباں کا

۱۹۳۸ ظریف ، ک ، ۱ : ۵

۲. پہیے کے گھیرے اور مرکزی حصے کے درمیان لگی ہوئی لکڑی یا لوہے کی سلاخ ، تان ، اسپوک .

گاڑی پر سے کودے اور پہیے کے اندر ہاتھ ڈال کے آرے کو پکڑ لیا . گھوڑا بھڑ کا ، گاڑی ہل نہ سکی .

۱۹۳۶ ہنرمندان اودھ ، ۲۱۵

۳. تنور سے روٹی نکالنے کا آلہ ، لوہے کی سلاخ جس کا سرا چوڑا ہوتا ہے اور جو روٹی کو تنور سے جدا کرتا ہے (نوادر الالفاظ ، ۲۱) .

۴. موچی کی آر ، ستاری ، ستالی ؛ رانپی (پلیٹس) .

[س : ار یا آرا आरा]

ــ پھِرنا ف ل ، محاورہ .

(لفظاً) (جسم) کا چیرا جانا ، (مجازاً) سخت سے سخت اذیت و تکلیف میں مبتلا ہو جانا .

گردن پر آرہ بھی پھر جائے کبھی ارادہ کو تبدیل نہ کریں گے .

۱۹۲۷ انتخاب لاجواب ، ۲۸ مئی ، ۶

ــ چَلانا محاورہ .

آرا چلنا (رک) کا تعدیہ .

حرام کاروں کے سروں پر زندہ آرے چلادے .

۱۹۳۹ افسانہ پدمنی ، ۹۳

ــ چلنا ف ل ، محاورہ .

گل و بوٹے بھی ماٹی میں اٹے ہیں جفا کا ہر طرف چلتا ہے آرا

۱۸۱۷ میر ، ک ، ۱۲۷۲

فرقت میں نکل جائے دم آخر یہ کہاں تک
آرا سا مری جان پہ چلتا ہی رہے گا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۲۱

ــ کَش (ــ فت ک) صف .

۱. آرے سے لکڑی کو چیرنے والا بڑھئی یا مزدور .

آرہ کشو ! یہ کیا لکڑی ہے ؟

۱۸۶۷ اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۸۲

ہزاروں بڑھئی اور آرہ کش لکڑیاں اور کڑی تختہ نکالتے ہیں .

۱۹۲۸ باتوں کی باتیں ، ۱۹

۲. (قدیم زمانے میں) مجرم کا جسم چیرنے کی سزا پر مامور سپاہی ، جلّاد .

آرہ کش ، تسمہ کش ، چشم کش اسباب سیاست لیے ہوئے حاضر ہیں .

۱۹۰۱ طلسم ہوشربا ، ۷ : ۷۲۶

[آرا + ف : کش (رک)]

اسم کیفیت : آرا کشی .

وہ پہلے پتھر کاٹتا تھا اب آرا کشی کرتا ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۲

جو حال پیسنے کی چکی کے کارخانہ کا ہے وہی آرہ کشی ، نہل اور پلاستر کے کارخانوں کا ہے .

۱۹۲۶ معاشیات قومی ، ۳۶۸

[آرہ + ف : کش ، کشیدن (= کھنچنا) سے]

ــ کھینچنا محاورہ .

رک : آرا چلانا .

محو آرائش سر محفل ہے وہ جانانہ آج
دیکھیے کس کس پر آرے کھینچتا ہے شانہ آج

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۷

ــ گَھر (ــ فت گھ) امذ .

(مشین وغیرہ سے) لکڑیاں چیرنے کا کارخانہ ، آرا مشین .

چاٹم میں ایک دخانی آرہ گھر ہے یہاں ایک لال لکڑی کے تختہ کو لارڈ صاحب نے بہت پسند کیا .

۱۸۸۲ تواریخ عجیب ، ۱۶۹

[آرا + گَھر (رک)]

آرا (ع)
امذ ؛ امث .

راے (= صلاح یا نظریہ) کی جمع .

کئی لوگ اقدار کا آراء سے معارضہ کرنے والے ہیں .

۱۸۸۸ تشنیف الاسماع ، ۱۹

اہل الراے ہمیشہ اس کے متعلق مختلف اور متباین آرا پیش کرتے رہے ہیں .

۱۹۳۶ شیرانی مقالات ، ۲۲۱

[ع : (رای) ، واحد : راے]

. . . آرا (ے)
صفت مرکب کا جزو دوم .

(ترکیب میں جزو اول کے ساتھ مل کر) آغاز کرنے والا ، زیب و زینت یا ترتیب دینے والا ، برپا کرنے والا وغیرہ .

رکھن ہار تجھ ناؤں سارا ہوں میں   سراسر ترا مجلس آرا ہوں میں

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۳۸

نظارے کی تاب اپنے نہ لایا نہ یہ دیکھو
دیکھ آئنہ اوس شوخ خود آرا کو غش آیا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۷

زمانہ ہے یہ کس قدر فتنہ آرا   بھلوں کا یہاں ہو تو کیونکر گزارا

۱۹۳۶ جگ بیتی ، ۲۰

[ف : آراستن (= سجانا) سے]

آرا جاری
امث .

بار بار آنا جانا (پلیٹس) .

[رک : آرجار]

آرادَھن
(- فت د م) امذ .

(ہندو) پوجا پاٹ ، کسی دیوتا یا دیوی کی پرستش .

اس سے بچار سنجگت ہوکر آتما کا آرادھن کرو .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷

پریم کے یوگ کا سادھن ہو جو کچھ سادھن ہو
ساتھ سکھیوں کے مہادیو کا آرا دھن ہو

۱۹۲۵ کبار سمبھو ، ۲۱

[س : آرادھن آराधन (= پوجا)]

آرادْھنا (۱)
(سک دھ) امث .

پوجا پاٹ ، عبادت ، بندگی ، پرستش (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۳۹) .

وے . . . انباشی نراکار آتما کی آرادھنا میں لگے رہتے ہیں .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۲۳۲

[رک آرادَھن]

آراسْت کَرنا
ف م .

مجازاً ترتیب دینا .

جو حقیقت کو نہ پہنچ کر . . . دروغ ملمع کو بازاروقاحت میں لاکر دوکان خود فروشی آراست کرے .

۱۸۰۵ جامع الاخلاق ، ۲۸۹

[ف : آراستن (= سجانا ، ترتیب دینا) سے]

آراسْتَگی
(سک س ، ت) امث .

سجانے یا ترتیب دینے کا عمل ، آرائش و زیبائش ، ترتیب و تیاری .

اس زیور خوب سے انسان آراستگی اور زیبائش پاتا ہے .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۷۷

فوجوں کی آراستگی . . . کے فرائض آپ خود انجام دیتے تھے .

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۷

[ف : آراست (رک: آراست کرنا) + گی ، لاحقۂ حاصل مصدر]

آراسْتَہ
(سک س ، فت ت) صف .

۱. سجایا ہوا ، مزین ، اسباب آرائش و زیبائش سے درست ، بنا سنورا .

سہے جس کی صف میں چپ و راستہ   ارسطو قی ہر مرد آراستہ

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۴۳

اس حال کو . . . بہت آراستہ کرکے . . . لکھا ہے .

۱۸۴۷ ترجمۂ تاریخ ابوالفدا، ۲ : ۲۲

تھے معدن جواہر و صد کان علم و فن
آراستہ ہمیں سے تھا ایوان علم و فن

۱۹۳۴ رونق ، کلام رونق ، ۲۲

۲. درست ، لیس ، تیار ، مرتب ، برپا .

آراستہ جو بزم ہوئی دور فلک میں
واں جام بجز گردش ایام نہ آیا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۰

قاتل کے اشتیاق میں خود کاٹتے گلا   آراستہ ہے گور ہماری کفن درست

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۶۷

نہ وہاں مجالس عزا کا قیام ہوتا ہے ، نہ بزم ماتم آراستہ کی جاتی ہے .

۱۹۲۲ مذاکرات نیاز ، ۱۰۲

[ف : آراستن (= سجانا ، ترتیب دینا) سے حالیۂ تمام]

— (و) پیراسْتَہ
صف .

رک: آراستہ .

نہ میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے کو ایسا آراستہ پیراستہ ظاہر کر کے اس کی نگاہوں میں بری جچوں .

۱۸۹۸ روزالیمبرٹ ، ۱۴۱

ہر جہتی کمالات سے اس کی ذات آراستہ و پیراستہ ہے .

۱۹۵۶ مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۲۰۷

[آراستہ + ف: پیراستہ ، پیراستن (سجانا) سے]

آراش
(قدیم) .

رک: آرائش .

تخت اثیک نوا خوب آراش کر   زین العابدین کوں بٹھا اس اپر

۱۶۸۱ جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹۶

آراضی
رک: اراضی (مع تحتی الفاظ) (نورالمنات ، ۱ : ۸۸) .

کس قدر آراضی لاخراج بنام عہدہ داروں کے . . . ہے .

۱۸۲۹ دستورالعمل انگریزی ، ۲۸۴

ہمیشہ تیسویں برس تمام آراضی کی پیمایش ہوتی تھی .

۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۵۶

آرام

(الف) امذ.

۱. قرار ، اطمینان ، سکھ ، چین ، سکون.

رین چندنی میں سائیں سوں پیو و جام
سجن من ہاتھ لینے میں ہے آرام

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۳

تپش دل کے سبب سے ہے مجھے خواہش مرگ
کون ہے جس کو نہ منظور ہو آرام اپنا

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۱۹

در پے رہی کل تک تو بہت گردش ایام
اب بند ہوئی آنکھ تو ہے قبر میں آرام

۱۹۱۲ شمیم ، مرقع عبرت (مرثیہ) ، ۳

۲. راحت ، آسائش ، آسودگی ، لطف.

وہاں . . . نہ بپتا نہ آرام ، نہ کام نہ دھام.

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۶۳

شوق خوباں اڑ گیا حوروں کا جلوہ دیکھ کر
رنج دنیا مٹ گیا آرام عقبیٰ دیکھ کر

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۳۳

ہے پر فضا مقام کہ دریا قریب ہے   آرام ہر طرح کا ہمیں یاں نصیب ہے

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ (ق) ، ۱۱

۳. استراحت ، نیند ، خواب راحت ، لیٹنے کی حالت ، سونا.

بچھا ہے پلنگ آج لب بام کسی کا
تڑپائے گا شب بھر مجھے آرام کسی کا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸

۴. تخفیف مرض ، افاقہ ؛ شفا ، صحت.

اطریفل صغیر سیں آرام کیونکہ ہو
ایسے مرض کا خوب کلاں ہے تجھے علاج

۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۱۱۷

جانبر ہوا نہ جس کو لگا روگ عشق کا
ہم کو مرض بھی ہے تو آرام ہو چکا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۴

آخر مرے غم کا کہیں انجام بھی ہو گا
بیمار ہوں کب سے کبھی آرام بھی ہو گا

۱۹۶۹ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۹

(ب) صف.

ٹھہرا ہوا ، ساکن ، پر سکون ، مطمئن (ذہنی یا مادی طور پر).

تری چھانو تل خلق آرام ہے   ترا ملک تجکوں سر انجام ہے

۱۶۷۹ قصہ ابو شحمہ ، ۷

برپا ہیں بھر سمت حوادث کے تلاطم
دریا مری تقدیر کا آرام نہیں ہے

۱۹۵۱ حسرت موہانی ، ک ، ۲۵۶

[ف]

ـــ اُٹھانا

محاورہ.

سکون و راحت پانا ، لطف حاصل کرنا.

کہ زمانے کا کوئی لطف نہ پایا ہم نے
اور کچھ آرام نہ دنیا کا اٹھایا ہم نے

۱۸۹۷ نظم آزاد ، ۸۴

دل ہی بنیاد مصائب کی ہے   ترک دل کر کے کچھ آرام اٹھا

۱۹۶۲ ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲

ـــ اُڑنا

محاورہ.

چین مٹ جانا ، سکون ختم ہونا.

اڑ گیا اور بھی مرا آرام   حال تغئیر مقتضائے مقام

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۲۳

ـــ آنا

محاورہ.

۱. سکون ملنا ، چین پڑنا ، تڑپ جاتی رہنا.

سراج آنے میں اس جادو نظر کے   شکیب و طاقت و آرام آیا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۶

تا گور کے اوپر وہ گل اندام نہ آیا   ہم خاک کے آسودوں کو آرام نہ آیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۷

نہ پوچھو کس قدر ہو گا عذاب آخرت اس پر
شب غم جس مریض ہجر کو آرام آتا ہے

۱۹۱۴ گلکدہ ، عزیز ، ۱۲۷

۲. افاقہ ہونا ، شفا پانا.

اس بد نصیب لڑکی کو کچھ کچھ آرام آنے لگا.

۱۸۹۸ روز الیمبرٹ ، ۳۳۲

ـــ باغ

بلا اضا ، امذ.

وہ چمن بندی جو عیش و عشرت کے جلسے یا گرمی کے اوقات گزارنے کے لیے کی جائے.

آرام باغ میں ہے وہ گل خواب ناز میں
بلبل خموش ہے حرکت میں صبا نہیں

۱۸۹۶ تجلیات عشق ، اکبر ، ۱۷۷

[آرام + باغ (رک)]

ـــ بَخش

(- فت ب ، سک خ) صف.

جس سے طبیعت سکون پائے ، چین دینے والا ، آسائش پہنچانے والا.

بدن خوشی سیں سماتا نہیں ہے جامے میں
کہ راحت دل و آرام بخش جان آیا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۶۳

[آرام + ف: بخش ، بخشیدن (= بخشنا ، عطا کرنا) سے]

ـــ پال

بلا اضا ، امذ.

ایک قسم کی پالکی جس میں آدمی سفر میں سوتا ہوا جا سکتا ہے ، سکھ پال (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۸).

[آرام + پال (رک)]

ـــ پانا

ف مر.

آسائش ملنا ، چین اور سکھ نصیب ہونا ، دل کو سکون ہونا.

عاشق پیو کے اس باغ میں آوے محفوظ ہووے آرام پاوے.

۱۶۳۵ سب رس ، ۹

سوائے رنج کچھ حاصل نہیں ہے اس خرابے میں
غنیمت جان جو آرام تو نے کوئی دم پایا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۳

کرے سعی ہر چند سارا زمانا   نہیں دل کی قسمت میں آرام پانا

۱۹۳۲ نقوش مانی ، ۱۲۲

ـــ پائی بلا اضا ، امث .

اونچی ایڑی اور چوڑے پنجے کی خوبصورت اور ملایم جوتی .

جوتا خرد نوک کا بیر علی نے اس نوک جھوک کا بنایا کہ جہاں کو پسند آیا آرام پائی جس کے ہاتھ آئی دل نے چین پایا .

۱۸۲۲ فسانۂ عجائب ، ۱۰

زوجہ کی آرام پائی اور شوہر کا سر .

۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۹ : ۶

[آرام + پا (رک) + ا : ۰ ، اتصال + ی ، تانیث]

ـــ پڑنا محاورہ .

چین نصیب ہونا ، سکھ ملنا ، بے قراری دور ہونا .

اک گھڑی کو بھی ٹھہرتے نہیں اب قلب و جگر

دل کو آرام پڑے لینے جو آئیں اکبر

۱۹۶۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ ، ۹

ـــ پسند (- فت پ ، س ، سک ن) صف .

سست ، کاہل ، بیکار پڑا رہنے والا ؛ محنت سے جی چرانے والا ، تن آسان ، عیش کا بندہ .

اے جنوں بادیہ گردی کی کہاں اب طاقت

ہو گئے خانۂ زنجیر میں آرام پسند

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۱۲۲

اسم کیفیت : آرام پسندی ، جیسے : دولت آئی اور آرام پسندی اپنے ساتھ لائی .

[آرام + ف : پسند (رک)]

ـــ پکڑنا محاورہ .

۱. قیام کرنا ، ٹھہرنا ، سستانا .

اس دیو نے ایک جھاڑ کے نیچے آرام پکڑا .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۲۰۷

۲. مصیبت کے دن کٹنے پر چین سے بیٹھنا ، اطمینان کا سانس لینا .

باپ کی جدائی سے آرام نہ پکڑا تھا کہ نوبت تیری جدائی کی پہنچی .

۱۸۳۲ کربل کتھا ، ۵۷

۳. اطمینان ہونا ، تذبذب و تامل دور ہونا .

کوئی حجت اور علامت ہمکو دکھلاؤ تا کہ ہمارا دل آرام پکڑے .

۱۸۲۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۳

ـــ پہنچانا محاورہ .

' آرام پہنچنا ' (رک) کا تعدیہ .

ان کی کیا بات ہے ہمیشہ آپ تکلیف اٹھائی اوروں کو آرام پہنچایا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۸۵

ـــ پہنچنا محاورہ .

۱. تسکین ، تسلی یا تشفی ہونا ، ڈھارس بندھنا ، سکون یا چین ملنا .

اپنی تکلیف سے کسی کو آرام پہنچے تو وہ تکلیف بھی آرام ہے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۸۵

ـــ تکیہ بلا اضا (- فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ .

نرم ٹیک یا سرھانا جس کا سہارا لے کر بیٹھنے سے راحت ملے یا سر رکھ کر لیٹنے سے نیند آجائے ، نرم اور گدگدا تکیہ .

نہ کیوں اس غم میں یاں آٹھوں پہر میں سر بزانو ہوں

ترا زانوں ہے واں آرام تکیہ غیر کافر کا

؟ ابوالمعالی (لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۹)

[آرام + تکیہ (رک)]

ـــ تلخ ہونا ف مر .

سکون و آسائش میں خلل پڑنا ، راحت میں فتور آنا .

شب کو سوویں دن کو کھاویں کچھ جو ہو دل کو قرار

ہو گئے ہیں ہجر میں خواب و خور و آرام تلخ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۵۲

ـــ جاں کس اضا ، صف ؛ امذ .

جسے دیکھ کر روح کو راحت پہنچے ، محبوب ، اولاد (خصوصاً بیٹا) .

جو کرتا آکے یاں آرام وہ آرام جاں اپنا

تو اپنی جان بے آرام کو آرام آجاتا

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۳

جینا کہاں کا جب پسر نوجوان نہیں

بے جان ہے جسم زار کہ آرام جاں نہیں

۱۹۷۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۶۷

[آرام + جاں (رک)]

ـــ جان بلا اضا ، امذ .

ایک قسم کا چھوٹا اور نازک پاندان ، حسن دان ، آرام دان .

ہم نے جو پان مانگا باتوں میں زہر گھولا

اور آگیا جو دشمن آرام جان کھولا

۱۹۰۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۴۷

[آرام + جان (رک)]

ـــ چوکی بلا اضا (- و لین) امث .

رک : آرام کرسی .

سید احمد خاں کے برابر اپنی آرام چوکی سے ہاتھ لگا کر کھڑا ہو گیا .

۱۸۹۷ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۹

جب وہ آرام چوکی پر بیٹھ گئی تو میں نے ایک گلاب کا پھول سینے پر لگانے کو نذر دیا .

۱۹۲۲ خونی راز ، رسوا ، ۱۶

[آرام + ا : چوکی (رک)]

ـــ چھوڑنا ف مر .

راحت و آسائش کو ترک کردینا ، سکون و اطمینان کی زندگی سے ہاتھ اٹھانا .

ہم نے تمہارے واسطے آرام چھوڑ دیا .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۸۸

ـــ خانہ بلا اضا (- فت ن) امذ .

و مکان جو سیاحوں اور دورے پر آئے ہوئے حاکموں کے قیام کرنے یا شب باش ہونے کے لیے مختص ہو ، (انگریزی) ریسٹ ہاؤس (Rest House) .

محمد عادل شاہ کے مقبرے کی مسجد سرکاری آرام خانہ ... بنائی گئی تھی .

۱۹۳۲　اسلامی فن تعمیر ، ۱۱۷

[آرام + خانہ (رک)]

ـــ دان بلا اضا ، امذ .

۱. رک : آرام جان .

آرام دان اٹھا دو تو پان بنا دوں .

۱۸۹۵　فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۱

کلس دار پاندان ایجاد کیے ہو پہلے تو آرام دان کہلاتے تھے مگر اب عموماً حسن دان کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں .

۱۹۲۶　شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۵۰۰

۲. بناؤ سنگار کا سامان رکھنے کا قبہ دار ظرف ، سنگار دان ، حسن دان ، بیوٹی بکس (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۹) .

[آرام + ف : دان (رک)]

ـــ دل کس اضا (- کس د) صف .

رک : آرام جان .

خط و خال اس کا ہے دام دل　　کرے دل کوں او رام آرام دل

۱۶۴۹　خاور نامہ ، ۳۷

نہیں ڈر جذبۂ طاقت گسل کا　　دل آسودہ ہے اس آرام دل کا

۱۸۵۱　مومن ، ک ، ۳۹۲

[آرام + دل (رک)]

ـــ دوست (- و مج ، سک س) صف .

رک : آرام پسند (وضع اصطلاحات ، ۲۷۲) .

[آرام + دوست (رک)]

ـــ دہ (- کس مج د) صف .

جس کے برتنے سے آسائش ملے ، راحت رساں .

نفیس ، آرام دہ کھلے ہوئے مکانات ، جہاں ماں باپ اور بچوں کی فوج کی فوج امن سے ، خوشی سے رہ سکے .

۱۹۲۰　معمار اعظم ، ۱۱۴

[آرام + ف : دہ ، دادن (= دینا) سے]

ـــ دیکھنا محاورہ .

چین سکھ پانا ، آسائش اٹھانا .

نالۂ دل بے اثر تھے اشک بے تاثیر تھے
عشق میں آرام ، میں کس کی بدولت دیکھتا

۱۸۶۰؟　کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۲

ـــ دینا محاورہ .

۱. نجات بخشنا ، بے چینی دور کرنا ، اطمینان و سکون دینا .

دل حق کی طرف ہو کہ حق آرام دویگا
سعادت کی تیرے بات سرانجام دویگا

۱۶۷۲　عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۰

شہر اور اہل شہر کوں تمھارے فتنہ وبلا سے آرام دیا .

۱۷۳۲　کربل کتھا ، ۲۵۵

۲. آرام پہنچانا ، آسائش کا خیال رکھنا ، سہولتیں بہم پہنچانا .

جہاں تک ہوگا میں آپ کے آرام دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑنے کی .

۱۸۹۸　روزالیمبرٹ ، ۲۱۰

خدا بخش نے وہ آرام دیا کہ گھر کو بھول گئے .

۱۹۶۱　بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۵

۳. ٹھہرنے دینا ، قرار دینا .

سدا آوارگی صحرا نوردی　　نہ دے آرام شوق دشت گردی

۱۸۵۱　مومن ، ک ، ۳۹۹

۴. شفا دینا .

دوا کیے جاؤ آرام دینا نہ دینا خدا کے ہاتھ ہے .

۱۹۲۲　نور اللغات ، ۱ : ۸۸

ـــ رساں (- فت ر) صف .

چین دینے والا ، آسائش پہنچانے والا ، سکون بخش .

راحت دہ عاشقان مہجور　　آرام رسان جان رنجور

۱۸۹۲　سرور (امیر اللغات ، ۱ : ۸۶)

ہر وقت خوشی میں کٹتی تھی وہ صبح کہاں وہ شام کہاں
آرام رساں کا ساتھ چھٹا ، کیا پوچھتے ہو آرام کہاں

۱۹۲۷　شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۹۱

اسم کیفیت : آرام رسانی .

اس کا خیال ہمیشہ دوسروں کی آرام رسانی کی طرف متوجہ رہتا ہے .

۱۸۸۰　رسالۂ تہذیب الاخلاق ، ۷۶

[آرام + ف : رساں ، رسیدن (= پہنچانا ، پہنچنا) سے]

ـــ رکھنا محاورہ .

چین سے بیٹھنا ، آرام کرنا (رک) .

ہیں اس کے ہم آغوشی بیتاب نہیں اب ہی
مدت سے بغل میں دل آرام نہیں رکھتا

۱۸۱۰　میر ، ک ، ۱۱۹۰

ہر دم ہمہ تن گرم رو راہ طلب ہیں
آرام کبھی صورت دریا نہیں رکھتے

۱۹۰۶　دیوان تسلیم ، ۲۰۵

ـــ روح کس اضا (- و مع) امذ .

معشوق ؛ اولاد (نور اللغات ، ۱ : ۸۸) .

[آرام + روح (رک)]

ـــ (آرام) سے م ف .

۱. آہستگی سے ، دھیرے دھیرے .

اونٹ کا ناقلہ آرام سے چلتا ہے .

۱۸۶۵　مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱ : ۸۵

جہاں پتھروں سے ٹکرا کر اچھلتا ہے تو ایسا سفید جیسے صابن کا جھاگ اور جہاں کہیں آرام سے بہتا ہے وہاں ہلکا فیروزی اور ایسا شفاف جیسے شیشہ ۔

۱۹۶۷ ماہنامہ ' ماہ نو' ، کراچی ، اپریل

۲. بہ اطمینان ، آسائش کے ساتھ ، با فراغت ، بے فکری سے ۔

اتنا میں کیا عرض کہ فرمائیے حضرت
آرام سے کٹنے کی طرح کوئی بھی یاں ہے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۳

مسہری بہت قیمتی اور اتنی بڑی کہ تین آدمی آرام سے آرام کریں ۔

۱۸۹۴؟ کامنی ، سرشار ، ۲۱۱

— طَلَب (— فت ط ، ل) صف .

آرام پسند ، کاہل ، سست ۔

ہے لکھے خط جو کیا نامہ و پیغام طلب
کاہلی لکھنے کی تھی آپ ہیں آرام طلب

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۲۶

پھوہڑ ہوتی آرام طلب ہوتی تو سمجھاتی بھی ۔

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۵۶

اسم کیفیت : آرام طلبی ۔

اس آرام طلبی کی وجہ سے اون کو نوکری سے جواب دیا ۔

۱۸۴۷ عجائبات فرنگ ، ۹۳

ہم بڑا آدمی بننا چاہتے ہیں تو حرص ۔ ۔ ۔ جھوٹ ، آرام طلبی اور عیش و عشرت سے ہمیشہ کے لیے دست بردار ہو جائیں ۔

۱۹۳۸ حالات سرسید (دیباچہ) ، الف

[آرام + ع : طلب (رک)]

— کا موسم/موسم (— ولین ، فت س / کس س) امذ .

(نباتیات) ایک فصل ختم ہونے کے بعد سے دوسری فصل کے آغاز تک کا وقفہ ، جوش نمو اور پت جھڑ دونوں سے خالی ہونے کا وقت ۔

آرام کا موسم درختوں میں عام ہے ، چاہے وہ سدا بہار ہوں یا خزاں پذیر ۔

۱۹۱۰ تربیت الصحرا ، ۲۷

— کُرسی (— ضم ک ، سک ر ، ی مع) امث .

ایک قسم کی کرسی جس کا تکیہ اس وضع سے بتدریج پیچھے کو جھکا ہوتا ہے کہ آدمی اس پر تقریباً لیٹ سکتا ہے اور جس کے ہتے اتنے دراز اور چوڑے ہوتے ہیں کہ ان پر بآسانی ہاتھ یا پانو پھیلائے جاسکتے ہیں ۔

آرام کرسی سے بستر پر اور بستر سے آرام کرسی پر پہونچا دینا ۔

۱۸۹۸ روزالیمبرٹ ، ۳۳

آرام کرسی پر میں نے بہت بہت پہلو بدلے ۔

۱۹۲۴؟ نواب صاحب کی ڈائری ، ۱۲۶

[آرام + کرسی (رک)]

— کَرنا

محاورہ .

۱. قرار پکڑنا ، سکون پانا ، چین سے رہنا ۔

مجھ عقل کہتی اٹھ معظم کام کر
اور عشق کہتا قادر سے مل آرام کر

۱۶۸۵؟ معظم بیجاپوری ، گفتار عشق و عقل (قدیم اردو ، ۱ : ۲۴۹)

آرام کرو کرم کرو آؤ ہم رام ہوئے نہ رم کرو آؤ

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۸

بتلائے وہ کیا آرام ہے کیا جس نے نہ کبھی آرام کیا

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۲

۲. سستانا ، دم لینا ۔

ذرا آرام کرلو تھکے ہوئے آئے ہو ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۴۱

۳. سونا ، لیٹنا ، استراحت کرنا ۔

آرام کریے میری کہانی بھی ہو چکی
کرنے لگوگے ورنہ عتاب و خطاب اب

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۵۶

۴. ہم صحبت ہونا ۔

مردوا مجھ سے کہے ہے چلو آرام کریں
جس کو آرام وہ سمجھے ہے وہ آرام ہو نوج

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۹۱

۵. صحت بخشنا ، فائدہ پہنچانا ، اچھا کرنا ۔

کس دوا نے آرام کیا ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۴۱

— کَرو / کَریں / کیجیے فقرہ .

ملاقات یا گفتگو ختم کرنے اور رخصت ہوجانے کی خواہش کا ایک مہذب اسلوب بیان ، مترادف : اب تشریف لے جائیے ، مزید زحمت گوارا نہ کیجیے ۔

کھول کر زلف کو کہتے ہیں وہ مجھ سے شب وصل
رات آئی ہے بہت آپ اب آرام کریں

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۲۶۷

— کَہانی امث .

پر لطف قصہ ۔

آرام کہانی ہے نہ یو رام کہانی

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

[آرام + ۱ : کہانی (رک)]

— کھونا محاورہ .

آسائش مٹا دینا ، بے چین کر دینا ۔

رو رو کے کیا ابتر سب کام مرے دل کا
کھویا مری آنکھوں نے آرام مرے دل کا

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۷

آرام اس سخن نے غریبوں کے کھو دیے
زینب تڑپ کے رہ گئی شبیر رو دیے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۶

— کھینچنا محاورہ (قدیم) .

۱. سکون و اطمینان کا لطف حاصل کرنا ، چین پانا ۔

کھینچا نہ میں چمن میں آرام یک نفس کا
صیاد تیری گردن ہے خون اس ہوس کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۱

۲. سستانا ، آرام لینا ۔

آرام لینا ۔ ۔ ۔ اگلے شاعر اس کی جگہ آرام کھینچنا استعمال کرتے تھے ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۴۱

— گاہ بلا اضا ، امث .

۱. سونے کی جگہ ، خواب گاہ .

مکان نحس غیر آرامگاہ یار ہر شب ہے
غضب ہے تیس دن یاں منزل مہ برج عقرب ہے

۱۸۵۸ سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۲۸۸

آرام گاہوں میں ان کی کسی کا شور غل پہنچ سکے بھلا کیا مجال !

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۲۰

۲. رہنے کی جگہ ، مسکن .

آرام گاہ اشک ہے ویران اے جنوں
دامن ہیں تار تار قبائے دریدہ کے

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۸

آیا تھا دور سے جو وہ مرد خدا شناس
آرام گاہ جان پیمبر کی تھی تلاش

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۴

۳. پڑاؤ ، منزل ، ڈاک بنگلا .

یکس کوں او یک دیکھے سارے سپاہ
تمام رات کیتے واں آرام گاہ

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۵۰

کنور سب جو آئے تھے نسبت کی چاہ گئے پھر کے سب اپنی آرام گاہ

۱۷۵۶ قصہ کامروپ و کلا کام ، ۵۹

دریا کے کنارے جا بجا آرام گاہیں ، شکار گاہیں ، کوشکیں بادشاہوں کی بنی ہوئی ہیں .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۲۱

۴. قبر ، مدفن ، روضہ .

کون قصر اور کیسا ایوان جو جناب عالیہ بادشاہ بیگم کا آرام گاہ ہے .

۱۸۶۳ انشائے بہار بے خزاں ، ۶۹

شہر خموشاں والوں کی خموشی جس نے صرف انھیں پر نہیں بلکہ ان کی آرام گاہوں پر بھی ایک حسرتناک بے خودی کا سماں پیدا کردیا ہے .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ / ۱ : ۱۰۴

۵. آں جہانی (مرحوم یا مغفور) کے معنی میں استعمال کی جانے والی صفت کا جزو دوم ، جیسے : جنت آرام گاہ ، خلد آرام گاہ ، عرش آرام گاہ .

عرش آرام گاہ . . . خطاب اکبر شاہ ثانی کا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۴۱

حکومت انگلشیہ کے تدبر نے نواب سید غلام محمد خاں بہادر کے خلف الرشید نواب سید محمد سعید خاں بہادر جنت آرام گاہ کو اس وراثت آبائی کا حق دار قرار دیا .

۱۹۳۷ تقریب (مکاتیب غالب) ، و

[آرام + ف : گاہ (رک)]

— گزیں بلا اضا (— ضم گ ، ی مع) صف .

رک : آرام گیر (وضع اصطلاحات ، ۱۱۶) .

[آرام + ف : گزیں ، گزیدن (= اختیار کرنا ، ؛ چننا) سے]

— گوش بلا اضا (— ومج) صف

کان کی صفائی کرنے والا ، کن میلیا .

ذکر عبدالرزاق آرام گوش ملازم نو ساکن بنگالہ .

۱۸۵۹ حزن اختر ، واجد علی شاہ ، ۵۱

بہت سے لوگ رفاقت کے لیے تیار تھے مگر صرف . . عبدالرزاق آرام گوش اور . . . کل تینتیس زن و مرد ہمراہ تھے .

۱۹۲۱ مقدمۂ حزن اختر ، شرر لکھنوی ، ۱۸

[آرام + گوش (رک)]

— گہ (— فت مج گ) امث .

رک : آرامگاہ جس کی یہ تخفیف ہے .

آخر ہے وہی خاک میں آرام گہ اے شیخ
کس کام جو اڑتا ہے تو جوں تیر ہوا پر

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۵۵

بیتاب آرام گہ تک آئی ہم خواب کی آنکھ بند پائی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۳۶

— گیر صف .

قیام پذیر ، متمکن ، مقیم .

سر دامن کوہ طوس دلیر ہوا لے کے لشکر کو آرام گیر

۱۸۱۰ شمشیر خانی ، منشی ، ۳۰۶

پھر کیف خواستہ و ناخواستہ اسی بنچ پر جا کے ڈٹ گئے جس پر مطلوب ، آرام گیر تھا .

۱۹۲۸ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۱ : ۱۰

[آرام + ف : گیر ، گرفتن (= لینا ، پکڑنا) سے]

— لینا محاورہ .

۱. رک : آرام کرنا .

سحر تک شام سے تجھ بن یہی حالت رکھی دل نے
نہ مجھ کو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۷

ایک ہفتہ آرام لینے کے بعد حمام جائیو .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۰

۲. سکون و قرار ختم کر دینا ، راحت و آسائش مٹا دینا .

جو آیا مست ساقی جام لے کر گیا یک بارگی آرام لے کر

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۸۹

تم نے تو نہیں خیر یہ فرمائیے بارے
پھر کن نے لیا راحت و آرام ہمارا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۲

— ملنا محاورہ .

راحت نصیب ہونا ، چین حاصل ہونا .

تم جو کہتے ہو یہ باور نہیں ہوتا مجھ کو
اس تسلی سے تو ملتا نہیں آرام مجھے

۱۹۱۹ نقوش مانی ، ۸۲

— میں م ف .

۱. استراحت و خواب میں ، خواب گاہ میں .

در جلاد پہ دی جا کے جو دستک میں نے
موت بولی کہ ٹھہر وہ ابھی آرام میں ہے

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۲ : ۲۵۹

جی ہاں آج تو سلامتی سے ابھی تک آرام میں ہیں ۔
۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۵

۲. راحت سے ، آسائش سے ، اچھی حالت میں (نوراللغات ، ۱ : ۸۹) .

ــ میں لانا محاورہ (قدیم) .

حرکت کرنے سے روکنا ، بے قرار کو قرار بخشنا .

یہ بول کو جیب کو بہت سراپا پور اسے آرام میں لایا .
۱۸۲۲ انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

ــ والا صف .

رک: آرام طلب (پلیٹس) .

[آرام + والا (رک)]

ــ والی

امث ؛ صف .

بیوی ، جورو ، سکھ پہنچانے والی .

آرام تو آرام والی کے ساتھ گیا ، اب تو پڑ رہنا ہے .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۴۲

ایسی آرام والی ماما مل گئی تھی کہ بغیر کہیے سب کام ہوئے جاتے تھے .
۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۱۷

[آرام + والی (رک)]

ــ و آسائش (ـ و مج ، کس ء) امذ .

عیش و عشرت ، سکون و اطمینان ، راحت و لطف ، فراغت و خوشحالی .

پھر اون سب آفتوں کے جھیلنے کے بعد اس آرام و آسایش سے اپنی زندگانی بسر کی .
۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۱۲۳

لائے ہیں بیوی اپنے آرام و آسایش کے لیے اور زبردستی کا احسان دھرتے ہیں بیٹی کے سر .
۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۸۸

[آرام + و ، عطف + ف : آسائش (رک)]

ــ ہونا

محاورہ .

۱. آرام کرنا (رک) کا لازم .

اطریفل صغیرسیں آرام کیونکہ ہو
ایسے مرض کا خوب کلاں ہے تجھے علاج
۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۱۱۷

خو ہوگئی ہجراں میں تڑپنے کی شب وصل
گو چین ہو ان کو مجھے آرام نہ ہوگا
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۴۲

آتشکی امراض بغیر اوس کے خاص علاج کے آرام نہیں ہوتے .
۱۹۱۲ کلیات علم طب ، ۲ : ۲۳۰

۲. امن و امان قائم ہونا ، (بدامنی کے بعد) سکون ہونا .

ڈاکوں سے وہ مقام جو بدنام ہو گیا
چوکی پولس کی ڈال دی آرام ہو گیا
۱۹۳۶ جگ بیتی ، ۲۹

آرام (۲) امذ .

باغ ، سیر گاہ : خوشی کی جگہ ؛ درختوں کا جھنڈ ، رہنا ، آرام کرنے یا ٹھہرنے کا مقام (پلیٹس) (اکثر ترکیبات میں مستعمل) .

سنگھ آراموں (یعنی بدھ متی خانقاہوں) کی تعمیر میں غیر معمولی ہنر دکھایا جاتا ہے .
۱۹۵۱ تاریخ تمدن ہند ، ۲۹۶

[س : آرَم आराम]

. . . آرام

صفت کا جزو دوم ، مترادف: آرام دینے والا ، سکون بخشنے والا .

کسمسا کر مجھے بے چین ابھی سے نہ کرو
رات تو ہونے دو اے یار دل آرام تمام
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۲۴

دل آرام .
۱۹۲۱ وضع اصطلاحات ، ۵۶

[رک: آرام]

آرامائی امث .

رک : آرامی .

اس میں آریائی زبان کے متعدد الفاظ پائے جاتے ہیں کیونکہ ہخامنشی بادشاہوں کی سرکاری زبان آرامائی تھی .
۱۹۳۲ آریائی زبانیں ، ۷۰

[انگ : Aramic]

آرامِش (کس م) امث .

رک: آرام .

صبر و آرامش و ثبات چلے آپ سے دونوں ساتھ سات چلے
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۲۱

میں ہوں وہ نقطہ کہ ہے منشأ دورِ پرکار
میں ہوں وہ خطہ جو ہے محور آرامش و دم
۱۹۳۱ رسوا ، مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ۱۳۳

[ف : آرام (رک) + ش ، لاحقۂ مصدری]

آرامی (۱) امث .

قدیم بابل و نینوا (عراق و عرب) کی زبان کا نام جو بعد تبدیلی کلدانی کہلائی ، اور جس نے پھر سریانی کی شکل اختیار کی .

یہاں (بابل و نینوا) کی زبان نے مختلف دوروں میں مختلف نام پائے یعنی آرامی پھر کلدانی پھر سریانی .
۱۸۹۸ مقالات شبلی ، ۶ : ۹۸

آرامی رسم الخط نے جن تحریروں کو جنم دیا ، ان میں عبرانی . . . قابل ذکر ہیں .
۱۹۶۲ زبان کا مطالعہ ، ۱۸۳

[آرامائی (رک)]

آرامی (۲) امث (قدیم) .

رک : آرام (مرض یا تکلیف کے بعد) .

اور شروع علاج میں کامل آرامی اور درستی ہونا ضرور ہے .
۱۸۶۰ نسخۂ عمل طب ، ۱۲۷

[آرام (رک) + ی ، زائد]

آرامیت (کس م ، فت ی) امث .

آرام (رک) سے اسم کیفیت .

طبیب بعد تولد کے جچا بچھونے پر آرام پانی تک گھر میں رہنا اور جانے کے وقت پر جچا کو آرامیت اور خاطر جمعی دینے . . . خوب تاکید کرنا .

۱۸۴۸ اصول فن قبالت ، ۱۶۵

[آرام + یت (رک)]

آرامیدہ (ی مع ، فت د) صف .

رک: آرمیدہ (پلیٹس) .

آرائش (کس ء) امث .

۱.(i) سجاوٹ ، زیبائش ، آراستگی ، بناوسنگھار .

ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کون بڑی کرتا ہے تو اول جابجا آرائش کرتا ہے .

۱۵۰۰؟ معراج العاشقین ۲۳

عورتوں کی طرح آرایش نہ کر .

۱۸۴۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۹

شاہی خواب گاہ کی آرائش کا کیا کہنا ، چپہ چپہ بہشت کا نمونہ تھا .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۶۱

(ii) سجاوٹ اور چراغاں وغیرہ کا سامان .

جان بخش باغ سے لے کر حسن آباد شہر کے قلعہ کے دیوان عام تک جو دو رستہ آرائش تھی سو شب روشن ہوتی ہے .

۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۷

شب مظلم میں بھر زیبائش دل کے داغوں کی سب تھی آرائش

۱۹۲۸ ہلال (نسیم حسن) ، مثنوی شام غریباں ، ۴

۲. کاغذ ، پنی اور ابرک کی ٹٹیاں درخت تخت اور پھل پھول وغیرہ (جنھیں گملوں میں سجاتے اور تخت پر رکھ کر جلوس ، برات یا ساچق میں زیبائش کے لیے لے جاتے ہیں) ، سوگی ، باغ بہاری ، باگ باڑی .

عجائب دیکھت آرائش تری مجلس کی تجھ شہ پر
اچھال پھول تاریاں کے فلک چنگیریاں پکڑے

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۸۷

آرائش ایسی اور وہ گلہائے رنگ رنگ
ادنیٰ سا جن میں غنچۂ نیلوفر آسماں

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۳۴۲

ان کے تعزیے میں کوئی ندرت تو نہ ہوتی ، آرائش والوں سے بنوالیتے معمولی کھپچیوں اور پنی کا .

۱۹۲۳ دل کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۹

۳. (مجازاً) ترتیب ، تنظیم کار .

توں کو رسم و آرائش کارزار تلیں لیاتوں لشکر بپائے حصار

۱۸۴۹ خاور نامہ ، ۱۶۵

کمال ہی سے ہے دنیا میں گرم بازاری
متاع شرط ہے آرائش دکاں کے لیے

۱۹۲۰ دیوان صفی ، ۱۳۸

اف : کرنا ، ہونا .

[ف : آراستن (= سجانا) سے]

ــ پسند (ــ فت پ ، س ، سک ن) صف .

بناو سنگھار کا شوقین .

دیکھ کر آئینہ کہتا ہے وہ آرائش پسند
طرہ کے قابل ہے سر گردن ہے لائق ہار کے

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۰۴

[آرائش + پسند (رک)]

ــ دینا محاورہ .

سجانا ، آراستہ کرنا .

دے کے آرائش اس کو سر تاپا ایک جلوہ دکھایا قدرت کا

۱۸۲۱ زینت الخیل ، ۲

ــ کا تخت امذ .

کھپچیوں سے بنا ہوا کاغذ ابرک وغیرہ کا تخت جس پر چراغاں کا سامان سجا ہوتا ہے .

آرائش کے تختوں اوپر بیاہوں میں ہوں شمع و چراغ
اس کے بدلے یاں ہر ایک کی چھاتی پر ہیں لاکھوں داغ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۴

یہاں شہر میں لوگوں کا قاعدہ ہے کہ آرائش چوروں و شہدوں کے سپرد کر دیتے ہیں پھر ممکن نہیں کہ آرائش کے تخت لٹ سکیں .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۹

ــ کا چمن امذ .

وہ بوٹے پھول پھل پتیاں جو آرائش میں کاغذ ابرک اور پنی وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں .

کیا تاراج یوں پیری نے حسن نوجوانی کو
بوقت صبح آرائش کا ہووے جوں چمن اجڑا

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۲۳

ــ لُٹنا ف ل .

باغ بہاری کا لوٹا جانا (جلوس یا برات وغیرہ کے منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد رسم ہے کہ آرائش یا سوگی کا سامان براتی اور تماشائی لوٹ لیتے ہیں).

اتنے میں آرائش لٹنے لگی ہلڑ ہوگیا .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶

جلوس گلی میں داخل ہوگیا ، آرائش لٹنے لگی .

۱۹۴۴ یہ دلی ہے ، ۱۵۹

ــ لُوٹنا ف م .

آرائش لٹنا (رک) کا متعدی .

آرائش شادی کے بدل گھر کو یہ لوٹا
چھوڑا کسی سمدھن کے نہ پھر رخت بدن کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴

جب برات دلہن کے گھر پر پہونچتی ہے تو براتی یا اور تماشائی آرائش کو لوٹ لیتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۸۸

وہ ہے کا حجلہ لٹا عترت کی بربادی کے بعد
جیسے لوٹی جائے آرائش کہیں شادی کے بعد

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۳۷

آرائشی (کس مج ء) صف .

آرائش (رک) سے منسوب .
بہت سے پودے آرائشی اغراض کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں .
۱۹۶۲ مبادی نباتیات ، ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر ، ۲۰۳
[آرائش + ف : ی، لاحقۂ نسبت]

... آرائی اسم کیفیت ترکیبی کا جزو دوم.
... آرا (رک) کا اسم کیفیت .
نہ کبھی حور میں ہوگی نہ پری میں ہوگی
یہ دل آرائی یہ گفتار یہ چتون یہ نظر
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۷
شہیدان وفا کا بخت جاگا کثرت گل سے
ستمگاروں کو پھر آیا خیال مشہد آرائی
۱۹۳۵ عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲

آربَل (سک ر ، فت ب) امث .
عمر : زندگی ، حیات (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۲) .
[س : آیوس بل आयसबल]

آرَت (۱) (فت ر) امذ (قدیم) .
رک : آرتی .
حوراں طبق سو نور کے لیایاں ہیں چاؤ سوں
آرت ستارے سور چندا کرنے تج اوپر
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳

آرَت (۲) (— فت ر) امذ (قدیم) .
معنی ، مطلب ، ارتھ .
دو آرت سبد جس کوت میں نہونے دو آرت سبد باج ریجھیے نہ کوئے
۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۱۲۳
[رک : ارتھ]

آرت (سک ر)
(الف) امذ .
درد ، دکھ ، رنج ، غم .
اوآواز تھا آرت سیلہ نپٹ دلاں اس کے سننے سوں جاتے تھے کٹ
۱۷۷۱ پشت بہشت ، ۵ : ۶۶
(ب) صف .
دکھی ، رنجیدہ ، مصیبت زدہ ، زخمی ، چنچل (پلیٹس) .
[س : آرت आर्त]

آرتا (سک ر) امذ .
ہندوؤں کی بیاہ شادی کی ایک رسم (جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب دولھا دلھن کے ہاں پہنچتا ہے تو اس کے سامنے دلھن کے رشتہ دار (بہن ، بھاوج ، خالہ وغیرہ) ایک پیتل یا کانسی کی تھالی میں ایک چومکھا چراغ اور چاول وغیرہ لاتی اور اسے دولھا کے چہرے کے چاروں طرف پھراتی اور گاتی ہیں) ؛ آرتا میں گایا جانے والا گیت .
وہاں دولت رام کی بہن خوش حالو نے اس کا آرتا کیا .
۱۸۶۸ رسوم ہند ، ۱۲۶
جن کا کریں سہیلی آرتا لے لے تھال پرات
مشہور گیت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۲)
[س : آراترک आरात्रिक]

آرتنگ (سک ر ، فت ت ، غنہ) امذ .
نقاشوں کے کام کرنے کا مسطح تختہ یا موٹے مقوے کا پٹھا (بابائے اردو ، لغت کبیر ۱ : ۲۲۵) .
[غالباً مقامی]

آرتی (سک ر) امث ؛ آرتھی .
۱. (ہندو) دیوتاؤں کی پوجا کا ایک طریقہ (جس کی صورت یہ ہے کہ پجاری مندروں میں پیتل کے پنج شاخے کی ساری بتیاں روشن کر کے دیوتا کی مورت کے سر کے گرد پھراتا ہے باجے اور گھڑیال کی گونج میں پجاری اور حاضرین بھجن گاتے جاتے ہیں) .
کرے جم تجھ اپرال اے جگ پتی گھیر کا طبق لے چندر آرتی
۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، ۲۱
آرتی کی کہیں مچی ٹھن ٹھن کہیں گھنٹوں کی ہو رہی چھن چھن
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۸۰
ہمہ وقت بھجن ، رامائن ، اشنان ، آرتی اور پوجا پاٹھ کا اہتمام رہتا .
۱۹۵۶ آشفتہ بیانی میری ، ۳۰
۲. (ہندو) شادی میں دولھا کے گرد اور محبت یا عقیدت میں محبوب یا کسی مقدس ہستی یا محترم چیز کے چاروں طرف چراغوں کی تھالی یا نچھاور وغیرہ پھرانے کا دستور .
محبت آرتی یوں وارنے جیوں ڈھال
سو موتی ڈھال دریا کاں جھمکایا برس گانٹھ
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۷
بھرے ہیں موتیوں سے تھال آرتی کے لیے
کھڑی ہیں در پہ حسینان گلعذار اودھ
۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۱۱
۳. وہ بھجن اور گھڑیال جو آرتی کے وقت گایا اور بجایا جائے .
فقیر آرتی گانے کے بعد پیٹ کے بل لیٹ گیا .
۱۸۶۸ رسوم ہند ، ۴۷
موجودہ منازعات کا حقیقی سبب شدھی سنگھٹن آرتی اذان گوکشی وغیرہ نہیں ہیں .
۱۹۲۴ خطبہ ، ظفر علی خاں ، ۶
۴. آرتی کا ساز و سامان ، بھینٹ ، نذر .
کنک تھال میں نورتن آرتی او بھی پورے شاہ پروارتی
۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۱۲۹
[ہ : آرتی आरती]

— اُتارنا ف م .
۱. آرتی (رک) کی رسم ادا کرنا .
اوتری گلشن میں جب سواری سورج نے آرتی اتاری
۱۹۱۵ گلدستۂ پنج ، جوالا پرشاد برق ، ۱۵۶

— تھال/تھالا امذ .

آرتی کا سامان رکھنے کی تھالی یا تھال .

یہاں لاتعداد آرتی تھالے بھی ملے ہیں جو تین انچ سے لے کر دو فٹ تک اونچے ہیں .

۱۹۵۹ وادیِ سندھ کی تہذیب ، ۸۷

[آرتی (رک) + تھال/تھالا (رک)]

— جگانا محاورہ .

آرتی کے بھجن یا گیت گانا .

جوہی کے گجروں میں لپٹی کنول کے پھولوں ایسے پیروں والی راجکماریاں لکشمی کے آگے جنم جنم کی آرتی جگاتی تھیں .

۱۹۲۷ میرے بھی صنم خانے ، ۲۷

— کرنا محاورہ .

۱. آرتی کی رسم بجا لانا ، آرتی اتارنا .

کرتے ہیں جیواں پیار تھے تم پر تھے رضواں آرتی
زہرا سوں نس دن وارتے چند سور ثریا یا علی

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷

وہ اس وقت ہر روز جلوت میں بیٹھیں
کریں آرتی اور خلوت میں بیٹھیں

۱۹۰۹ مظہرالمعرفت ، ۸۶

۲. خوشامد کرنا .

مرد اس کی محبت کے خاطر ہزاروں آرتیاں کرتا .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیلی ، ۲۷۰

— کے وقت سو گئے مال بھوگ کے وقت جاگ اٹھے کہاوت .

اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہو جائے اور محنت یا کام کے وقت کنانی کاٹ جائے ، کام چور نوالے حاضر (امیراللغات ، ۱ : ۸۹) .

— نوارنا محاورہ .

آرتی اتارنا ، آرتی کرنا .

سہاگاں بھاگ پھل مستک کھلے ہیں سہیلیاں آرتی تارے نوارے

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۱

— ہونا محاورہ .

آرتی کرنا (رک) کا لازم .

چندنی میں جب چھند سوں لنکے تو چندا جائے چھپ
آرتی ہونے تج اوپر آتے ہیں تارے گگن

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۰

معلوم ہوتا ہے کہ ساتوں ادھیائے پورے ہوگئے ، آرتی ہو رہی ہے .

۱۹۳۵ گئودان ، ۳۰۷

آرتیاں سوں لانا

محاورہ .

عقیدت سے لانا .

اس کا مرید تھا سو اوسے اپنے گھر کو بہوت آرتیاں سوں لے کر آیا .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیلی ، (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

آرتیاں کرنا

محاورہ (قدیم) .

آرتی اتارنا ، خوشامد کرنا .

محلے کے گھونساں کو سب یے احوال معلوم ہوا تو اوس کی آرتیاں کرنے لگے .

۱۸۲۴ انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت ، ۳)

آرتیسی کنواں

(ی مع ، ضم ک مغ) .

رک : ارتوازی کنواں .

البیرونی نے قدرتی چشموں اور آرتیسی کنووں کے عمل کی توجیہ صحیح سائنٹفک اصولوں سے کی .

۱۹۲۵ طبیعیات کی داستان ، ۱۰ : ۶۲

آرتھ

(سک ر) .

رک : آرتی (مع تحتی الفاظ) .

سری کرشن جی کے پاؤں پکڑ لیے . . . پھر بھگتی بھاؤ سے ان کی پوجا کی ، آرتھ لیا اور چندن کا تلک لگانے کو آگے بڑھی .

۱۹۱۷ کرشن بیتی ، ۱۸۰

آرتھا ڈاکس

(سک ر ، ک) صف .

راسخ العقیدہ ، عقیدے رسم رواج یا خیال کا پکا ، کٹر .

ایک پرانے خیال کا آرتھا ڈاکس ہندو (جس پرانی تہذیب کا اثر نہیں پڑا) ہندوستان کی سیر کی غرض سے ریل پر سوار ہوتا ہے .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱۰ : ۱۵۱

[انگریزی ارتھوڈوکس : Orthodox]

آرتھک

(سک ر ، کس تھ) صف .

مالی ، اقتصادی .

ہندوستان کی آرتھک دشا کو جانچنے کے لیے ہندوستان کی ریلوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے .

۱۹۲۳ ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۶۶

[س : ارتھ अर्थ]

آرتھی (۱)

(سک ر) امث .

رک : آرتی .

اذان و نماز کے وقت سنکھ بجانے اور آرتھی کرنے والا دیکھنے میں ہندو سہی مگر دراصل مسلمان ہے .

۱۹۲۲ شہید مغرب ، ۵۳

آرتھی (۲)

(سک ر) صف .

رک : آڑتی .

گماشتے اور آرتھیوں کو تاکیدی حکم بھیجے گئے .

۱۹۰۶ مرآت احمدی ، ۱۳۲

آرٹ
(سک ر) امذ .

۱. علم و فن (سائنس کے بالمقابل) ، فن لطیف (شاعری ، موسیقی ، مصوری ، اداکاری ، بت تراشی وغیرہ) .

کیا عجب کہ آئندہ نسلیں مجھے شاعر تصور نہ کریں ، اس واسطے کہ آرٹ (فن) غایت درجہ کی جانکاہی چاہتا ہے .

۱۹۱۹ اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۸

۲. صنعت ، دستکاری ، پیشہ ورانہ ہنر .

پرانی حرفتیں اور دستکاریاں ہمیشہ کے لیے معدوم ہو رہی ہیں کوئی قومی آرٹ قائم نہیں رہ سکتا .

۱۹۰۰ یادگار دہلی ، ۲۲۶

۳. چالاکی ، ہشیاری ، ہاتھ کی صفائی (برے معنی میں) .

مصنف تاریکی کو روشنی ، عیب کو ہنر . . . کر کے پیش کرنے کے آرٹ سے ناواقف ہے .

۱۹۲۳ مضامین عبدالماجد ، ۷۰

[انگ : Art]

ـــ ایڈیٹر
صف .

(ادارت) مضامین اور ان کی سرخیوں وغیرہ کو دیدہ زیبی سے ترتیب دینے کا کام انجام دینے والا ، مدیر .

آرٹ ایڈیٹر متعلقہ ایڈیٹروں کی ہدایات یا مشوروں کی روشنی میں مواد کو صفحے پر خوبصورتی سے ترتیب دے دیتے ہیں .

۱۹۶۹ فن ادارات ، ۲۰۲

[آرٹ + ایڈیٹر (رک)]

ـــ برائے آرٹ
فقرہ .

رک : ادب برائے ادب .

آج کل ' آرٹ برائے آرٹ ' کا مجرمانہ رویہ مصوروں کا مسلک ہے .

۱۹۶۱ ہندوستانی مصوری کا ارتقا ، ۱۲۰

ـــ پیپر
(ـــ ی مج ، فت پ) امذ .

ایک قسم کا دو طرفہ چکنا اور چمکدار کاغذ جو معمولی کاغذ سے زیادہ دبیز ہوتا ہے (بیشتر تصاویر کی طباعت اور گرد پوش کے کام میں لایا جاتا ہے) .

مثنوی میں آرٹ پیپر صرف کیا گیا ہے .

۱۹۳۰ 'اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۹ : ۳

[آرٹ + انگ : Paper]

ـــ کاغذ
(ـــ فت غ) امذ .

کاغذ کی گرانی اور آرٹ کاغذ کی نایابی سے بھی ایسی کتاب کا جس میں زیادہ تر نقشے کے بلاک ہوں اس وقت چھپنا مشکل تو کیا بلکہ ناممکن ہے .

۱۹۴۲ کرہٹ کی قسمیں ، ۸۲

[آرٹ + کاغذ (رک)]

ـــ گیلری
(ـــ ی لین ، سک ل) امث .

وہ عمارت یا عمارت کا وہ حصہ جو تصویروں کی نمائش کے لیے مخصوص ہو جہاں نفائس کے نمونے سجائے جائیں ، نگار خانہ .

مصور نے اپنی آرٹ گیلری کی بے پناہ وسعتوں میں سے ایک تصویر ہمارے سامنے پیش کردی تھی .

۱۹۷۷ کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۱۵

[آرٹ + گیلری (رک)]

آرٹس
(سک ر ، ٹ) امذ ؛ ج .

۱. آرٹ (رک) کی جمع .

ہندوستان کے اپنے آرٹس بہت عمدہ ہیں .

۱۹۰۳ چراغ دہلی ، ۲۷۱

۲. (درسیات) سائنسی مضامین کے علاوہ دیگر مضامین .

امتحان فرسٹ ایر آرٹس میں کالجہائے پنجاب نے نمایاں کامیابی اختیار کی .

۱۸۷۷ 'کوہ نور ، لاہور ، جنوری ، ۱۲

مدرسۃ العلوم . . . سائنس اور آرٹس کی اعلیٰ تعلیم میں . . . الہ آباد یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہو گیا .

۱۹۳۸ حالات سرسید ، ۵۲

[انگ : Arts]

ـــ کونسل
(ـــ و لین ، سک ن ، کس س) امث .

فنون لطیفہ کی ترویج و حوصلہ افزائی کرنے والا ادارہ .

آرٹس کونسل نے ایک خصوصی پروگرام ' وطن کا سپاہی ' پیش کیا .

۱۹۶۹ فن ادارت ، ۸۰

[آرٹ + کونسل (رک)]

آرٹسٹ
(سک ر ، کس ٹ ، سک س) صف .

آرٹ (رک) کے کسی شعبے میں دسترس یا مہارت رکھنے والا .

ادیب و انشاپرداز اور آرٹسٹ . . . اپنے محیط و ماحول کے علاوہ زندگی بسر نہیں کرسکتے .

۱۹۴۴ ایرانی افسانے ، ۱۶۶

[انگ : ارٹسٹ Artist]

آرٹسٹک
(سک ر ، کس ٹ ، سک س ، کس ٹ) صف .

آرٹ سے متعلق یا منسوب : فنی ، فنکارانہ ، ہنرمندانہ .

ہندوستان کی بہت سی دوکانوں گھروں میں ایسی آرٹسٹکٹ [آرٹسٹک] اور کاریگری کی چیزیں مل سکتی ہیں ، جو اپنا ثانی نہیں رکھتیں .

۱۹۰۳ چراغ دہلی ، ۲۷۶

[انگ : Artistic]

آرٹیکل
(سک ر ، کس ٹ ، ک) امذ ؛ ~ آرٹکل .

۱. مضمون یا مقالہ جو کسی خاص موضوع پر لکھا جائے .

کوئی آرٹیکل لکھنا ، کوئی ایس سے (مضمون) تصنیف کرنا تھا .

۱۸۶۹ مسافران لندن ، ۱۷۸

نہایت بے باکی و سخت زبانی کے ساتھ اخبار میں آرٹکل پر آرٹکل نکل رہے تھے .

۱۹۵۸ شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۸۵

۲. کسی مجموعۂ قانون کی دفعہ یا ضمنی پیرا .

عہد نامہ کا باسٹھواں آرٹیکل . . . یوں شروع ہوتا ہے .

۱۸۹۳ بست سالہ عہد حکومت ، ۵۳

[انگ : Article]

آرٹی چوک (سک ر ، و مج) امذ .

ایک قسم کی ترکاری ، ہاتھی چک .

آرٹی چوک موسم سرما میں تیار ہوتا ہے .

۱۹۱۶ خانہ داری (معیشت)، ۲۲۷

[انگ : Artichoke]

آرٹیفشل (سک ر ، ی مع ، کس ف ، فت ش) صف .

بناوٹی ، مصنوعی ، اصل کی نقل .

گل داؤدی کے بڑے بڑے آرٹیفشل پھول . . . ہیں .

۱۹۲۶ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۳ : ۵

[انگ : Artificial]

آرٹیکل (سک ر ، ی مع ، کس ک) امذ .

رک : آرٹکل .

اخباروں میں آرٹیکل پر آرٹیکل لکھے جاتے ہیں .

۱۸۸۳ مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۰۰

اس کے لیے اخباروں میں آرٹیکل لکھے جائیں .

لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۱ : ۲۵

اخبار والے کج فہم خوشامدیوں نے بڑے بڑے آرٹیکل لکھنے شروع کیے .

۱۹۲۷ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۹

آرج (سک ر) صف .

شریف ، مہذب ، اچھے خاندان کا عالی نسب (آریہ) .

آرج کا اس کو لقب دینا مناسب ہی نہیں
ایسی ہستی قابل تعظیم ہوتی ہی نہیں

۱۹۵۰ دھمپد (ترجمہ)، ۱۰۷

[س : آریہ आर्य]

آرجار (سک ر) امث .

آمد و رفت ، آنا جانا ، گھڑی آنا گھڑی جانا ، پھرا پھیری .

یہ کیا آر جار لگا رکھی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۳

جب تک ہندوستان اور پاکستان میں روپیے کی آرجار رہی میرٹھ سے ۲۰۰ روپیہ آتا رہا .

۱۹۶۲ گنجینۂ گوہر ، ۲۳۶

[آنا + جانا (رک) سے]

آرجان (سک ر) صف ، مث .

خواہش نفسانی پر غالب آنے والی ؛ جین مت کی تارک الدنیا عورت جو سپوڑوں کی طرح منہ باندھے رہتی ہے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۳) .

[پ : آرجن आरजां]

آرچ بشپ (سک ر ، چ ، کس ب ، فت ش) امذ .

لاٹ پادری ، اسقف اعظم ، سب سے بڑا پادری .

اسی گرجا کے بڑے پادری کا لقب آرچ بشپ آف کنٹربری ہے اور کلیسائے انگلستان . . . کا اعلیٰ عہدہ دار وہی ہے .

۱۹۳۲ جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۰۸

[انگ : Arch-Bishop]

آرچر (سک ر ، فت چ) امث .

ایک قسم کی چھوٹی مچھلی جو ساحلی نباتات پر بیٹھے ہوئے پتنگوں وغیرہ کو منہ میں پانی بھر کر مارتی ہے اور جب وہ سطح پر گرتے ہیں تو انہیں کھا لیتی ہے (حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۴۴) .

[انگ : آرچر Archer (= تیر انداز)]

آرچک (سک ر ، فت چ) امث .

تان کی ایک قسم جس میں ایک سُر دو دفعہ آتا ہے جیسے : سا سا (نغمات الہند ، ۱۹) .

[؟]

آرد/آرد (فت ر / سک ر) امذ .

رک : آٹا .

اشتر کئی جاتے تھے ادھر سے پر آرد و روغن و شکر سے

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۷

غذا دیکھیں علی کی فتح خیبر دیکھنے والے
حصیر فقر ہے اور آرد جو کے نوالے ہیں

۱۹۱۴ عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۰

— بیز (-- ی مج) امث .

چھلنی (وضع اصطلاحات ، ۲۷) .

[آرد + ف : بیز ، بیختن (= چھاننا) سے]

— سائی امث .

آٹا پیسنا .

اس قدر کھاتا ہے کہ تمام دن آرد سائی اور روٹی بنانے میں گزرتا ہے .

۱۸۵۵ بھگت مال ، ۹۳

[آرد + سائے ، سائیدن (پیسنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— کرنا ف م .

سفوف بنانا ، پیسنا .

سنگ ریزہ اور سنگ تلعی کو آرد کرکے . . . ایسے سانچے میں چھوڑتے ہیں جو کہ آگ پر خوب گرم ہو رہا ہو .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۹۹

آرْدَل (سک ر، فت د) امث.

رک: اردلی.

جو ہر چند مردمان ہمراہی نو بہار اپنی آردل میں لے کر روانہ ہوا.

۱۸۹۱ بوستان خیال، ۸ : ۱۵۹

آرْدی ہار (سک ر) امذ.

موتیوں کا بارہ لڑا بنا ہوا ہار (ا پ و، ۴ : ۱۲).

[؟]

آرْڈَر (سک ر، فت ڈ) امذ.

۱. حکم.

خدا غارت کرے اس کالے آرڈر کو.

۱۹۲۸ 'اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۳، ۶ : ۵

ہم ہر آرڈر کی تعمیل کے پابند نہیں.

۱۹۴۴ افسانچے، ۶۷

اف : دینا، کرنا.

۲. کسی سامان کی تیاری یا فراہمی کی فرمائش (جو کسی تاجر یا کارخانے دار وغیرہ کو دی جائے).

آرڈر اک بھیج دیجے ٹاٹا مل کو جان جاں
آپ کے عشاق کو فولاد کا دل چاہیے

۱۸۹۹ دیوانجی، ۱ : ۱۳۰

ایک روز سکندرآباد جا، ایلن اینڈ کمپنی کو کئی ہزار کے فرنیچر کا آرڈر دے دیا.

؟۱۹۴۴ نواب صاحب کی ڈائری، ۴۷

اف : بھیجنا، دینا، کرنا.

۳. ترتیب، جیسے : چیزیں آرڈر سے رکھی رہنی چاہییں.

۴. تنظیم، نظام، (مجازاً) امن.

آرڈر قائم کرنے کا خیال تھا اور اب تک ہے.

۱۹۱۱ اقبال نامہ، ۲ : ۳۶

[Order : انگ]

ـــ بُک (ـــ ضم ب) امث.

احکام لکھنے کا رجسٹر؛ وہ کتاب جس میں خریدار وہ چیزیں لکھ دے جو وہ خریدنا چاہتا ہے (جامع اللغات، ۱ : ۲۹).

[انگ : آرڈر + بُک Book]

ـــ چِک/چیک (ـــ کس مج/ی مج) امذ.

وہ چک جس کی رقم وصول کرتے وقت اس شخص کے دستخط کی شناخت ضروری ہو جس کے نام وہ جاری ہوا ہے.

یہ رقم راست بیمہ کنندہ کو کراس یا آرڈر چک یا منی آرڈر کے ذریعہ ادا کی جائے گی.

۱۹۶۴ بیمۂ حیات، ۲۵۹

[آرڈر + چیک (رک)]

آرْڈَرْلی (سک ر، فت ڈ، سک ر) امث.

رک : اردلی.

انھوں نے ایک عسکری میری آرڈرلی میں مقرر کردیا.

۱۹۲۳ سفر حج، ۸۲

[Orderly : انگ]

ـــ رُوم (ـــ و مع) امذ.

افسر کا کمرہ جہاں ماتحتوں کی شکایات سنی جائیں.

آرڈرلی روم ہوتا یعنی ماتحتوں کی شکایات اور فریادیں سننے کے لیے دربار لگتا.

۱۹۶۸ بجنگ آمد، ۱۲۶

[Orderly Room : انگ]

آرْڈِنَرِی (سک ر، کس ڈ، فت ن) صف.

معمولی، اہم؛ رسمی، غیر ارجنٹ یا خاص کی ضد.

ارجنٹ کی کیا ضرورت ہے، آرڈنری تار دے دو.

۱۹۵۸ مہذب اللغات، ۲ : ۳۴

[Ordinary : انگ]

آرْڈِینَنْس (سک ر، ی مع، کس مج ن، سک ن) امذ.

(قانون) وہ تحریری حکم جو صدر مملکت یا وزیر اعظم کی طرف سے بغیر منظوری مقننہ نافذ ہو.

کیا ہے پیر مغاں نے یہ جاری آرڈیننس
گناہگار ہیں وہ سب جو بادہ خوار نہیں

۱۸۹۹ دیوانجی ۱ : ۲۸

سب کو یہ خط دکھایا... ایک نے کہا باجلاس کونسل لکھا ہوا آرڈیننس ہے.

۱۹۳۷ دنیائے تبسم، ۶۴

[Ordinance : انگ]

آرْزُو (سک ر، و مع) امث.

۱. تمنا، ارمان، اشتیاق.

مجھے آرزو متی ہر جاوے انن کا سو دیدار چک پاوے

۱۹۶۴ پرت نامہ (اردو ادب، جون ۵۷، ۱۰۰)

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بیتاب گفتگو کرتے

۱۸۴۶ آتش، ک، ۱۴۷

ورقہ نے آرزو ظاہر کی کہ کاش میں آپ کی ہجرت تک رہتا.

۱۹۲۳ سیرۃ النبی، ۳ : ۵۶۷

۲. منت سماجت، التجا، خوشامد درآمد.

لوگ آنکھوں پر بٹھاتے ہیں مجھے آرزوؤں سے بلاتے ہیں مجھے

۱۸۹۶ مثنوی امید و بیم، ۷

۳. (تصوف) تھوڑی آگاہی کے ساتھ اپنی اصل کی طرف میل کرنا (مصباح التعرف لارباب التصوف، ۳۲).

ـــ بَر آنا محاورہ.

حسرت نکلنا، مراد پوری ہونا.

جس واسطے مزاج عالی مکدر ہورہا ہے وہ آرزو برآوے.

۱۸۰۲ باغ و بہار، ۱۲

ہائے عشق کے کوچے میں کس کا خیال پورا ہوا ہے کس کی آرزو برآئی ہے.

۱۹۱۸ چٹکیاں اور گدگدیاں، ۱۰۱

ـــ بَر لانا
آرزو بر آنا (رک) کا تعدیہ .

پیاسی مرے لہو کی وہ رہتی ہے دمبدم
بر لائیے کبھی تو میاں آرزوے تیغ
۱۷۸۲ درد ، د ، ۴۳

مشتاق دید سیکڑوں آئے چلے گئے برلائے تم نہ ایک بھی مائل کی آرزو
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۱

مطلب بیان کرکہ یہ بیکس دعا کرے بر لائیں آرزو تری ، مولا خدا کرے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ۱۹

ـــ بڑھانا
ف م .

تمنا اور اشتیاق میں اضافہ کرنا ، اشتعالک دینا .

کیا بتاؤں نفع و نقصان ہوائے برشگال
آرزوے سے بڑھاتی ہے ہوا برسات کی
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۰۲

ـــ بھَرا
(- فت بھ) صف .

۱. جو دل میں ارمان نکلنے کی امنگیں لے کر اٹھ گیا ہو ، ناشاد و نامراد .

آتی ہے خاک جادۂ ہستی سے بوے گل
کس آرزو بھرے کی تمنا نکل گئی
۱۹۲۱ فانی ، ک ، ۲۱۳

۲. جس مرنے والے سے بہت سے ارمان وابستہ ہوں .

میرے نوشاہ تری جرات و ہمت کے نثار
میرے ارمان بھرے میں تری صورت کے نثار
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۱۲۹

[ارمان + بھرا (رک)]

ـــ بھرنا
محاورہ .

تمنا پوری ہونا ، حسرت نکلنا .

میری آرزوئیں سب بھر چکیں ایک باقی ہے سو وہ تادم مرگ نہ جائے گی .
۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۱۸۰

ـــ پر پانی پھیرنا
محاورہ .

مایوس کرنا .

تمنا ہے بچشم مہربانی نہ پھیرو آرزو پر میری پانی
۱۸۶۱ الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۲۹

ـــ پسند
(-فت پ ، س ، سک ن) صف .

(لفظاً) تمنا کو پسند کرنے والا ، (مراداً) تمنا میں مبتلا ، تمنا کی کیفیت سے لطف لینے والا ، مراد اندیشی سے محظوظ ہونے والا .

باغ امید اس وقت کچھ ایسی بہار پر معلوم ہوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اٹھا .
۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱/۱ : ۵۲

[آرزو + پسند (رک)]

ـــ پُوری کرنا
محاورہ .

رک : آرزو بر لانا .

حسرت ہے اس کو نکلے نہ بسمل کی آرزو
پوری کرے خدا مرے قاتل کی آرزو
۱۸۸۴ آفتاب داغ ، ۹۷

یہ قلعہ پر جا کر آئینے میں صورت دیکھ کر اپنی آرزو پوری کرکے چلا آیا .
۱۹۳۹ افسانۂ پدمنی ، ۱۳۷

ـــ پُوری ہونا
محاورہ .

رک : آرزو بر آنا .

اے داغ آئے پھر گئے وہ اس کو کیا کریں
پوری جو نامراد تری آرزو نہ ہو
۱۸۸۴ آفتاب داغ ، ۲۷

لاؤں دلہن جو بیاہ کے یوسف جمال کی
پوری ہو آرزو مری اٹھارہ سال کی
۱۹۶۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ ، ۹

ـــ خاک میں ملانا
محاورہ .

مایوس کرنا .

اے فلک پتھر پڑیں تجھ پر غضب تونے کیا
خاک میں کیسی ملادی کوہکن کی آرزو
۱۸۵۴ صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۱

منہ موڑ کر جو ماں سے چلے میرے ماہرو
کیا خاک میں ملاؤگے دکھیا کی آرزو
۱۹۳۰ عروج ، مرثیہ (ق) ، ۳۱

ـــ خاک میں مِلنا
محاورہ .

رک : آرزو خاک میں ملانا جس کا یہ لازم ہے .

کیا آرزوئیں خاک میں اپنی مل نہ یاں
کس رو سے اب فلک سے میں کچھ آرزو کروں
۱۷۹۳ قائم ، د ، ۱۰۷

ہے یقیں یہ کہ خاک ہی میں ملے آرزوے وصال سیمیں بر
۱۸۵۱ مومن ، ک ۱۹۳

ـــ خاک ہونا
محاورہ .

رک : آرزو خاک میں ملنا .

سرمہ سا چشم تابناک ہوئی آرزوے نظارہ خاک ہوئی
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۴۲

ـــ دل کی دل (ہی) میں رہ جانا
محاورہ .

ارمان نہ نکلنا ، حسرت پوری نہ ہونا ، مدعا حاصل نہ ہونا .

دم نہ نکلا کسی کے زانو پر رہ گئی دل کی آرزو دل میں
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۵۳

— دھرنا محاورہ (قدیم) .

تمنا کرنا ، چاہنا ، آرزو مند ہونا .

ملایک آرزو دھرتے ہیں اس باغ میں آنے ، حوراں ترستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرہ لانے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۶۵

— رکھنا محاورہ .

رک : آرزو دھرنا .

سفر کے جانے کی کیونکر تمہیں اجازت دیں
کبھو یہ اوس سے جو رکھتا ہو آرزوے فراق

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۸۷

— رہ جانا محاورہ .

ارماں نہ نکلنا ، مدعا حاصل نہ ہونا ، مراد پوری نہ ہونا .

آرزو رہ گئی اس کوچے میں پامالی کی
دھوم ہی دھوم فقط چرخ جفا کار کی تھی

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۶۹

— ساتھ لے جانا محاورہ ،

مرتے دم تک ارمان نہ نکلنا ، زندگی بھر مراد پوری نہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات ، ۲ : ۳۵) .

— عیب نہیں مقولہ .

کسی شے کی خواہش کرنے میں کوئی حرج نہیں ، کسی شے کا شائق اور متمنی ہونا کوئی برائی کی بات نہیں (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۲) .

— کا خون ہونا محاورہ .

مایوس ہونا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۹۰ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۳۵) .

— کرنا ف م .

۱. تمنا اور خواہش کرنا .

ترے ملاپ میں دونوں جہان کی عشرت ہے
جو تو ملے تو کسی شے کی آرزو نہ کریں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۱

۲. منت اور التجا کرنا .

دیدار عام کیجیے پردہ اٹھائیے تا چند بندہ ہائے خدا آرزو کریں

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۱۷

— کش (= فت ک) صف .

خواہشمند ، متمنی (پلیٹس) .

[آرزو + ف : کش ، کشیدن (= کھینچنا) سے]

— گور میں لے جانا

رک : آرزو ساتھ لے جانا .

ایسا جانتا کہ آرزو گور میں لے جاؤں گا تو آرزو نہ کرتا .

۱۸۶۹ غالب ، عود ہندی (امیراللغات ، ۱ : ۹۰) .

— کو پہنچنا محاورہ .

مراد برآنا .

میں کہا اے نفس میں پہنچا ابھی آرزو کو تو نہ پہنچے گا کبھی

۱۶۹۱ ریاض العارفین ، ۲۳

— گاہ امث .

(لفظاً) امید کرنے کی جگہ ، (مراداً) دنیا (جامع اللغات ، ۱ : ۲۹) .

[آرزو + گاہ (رک)]

— لے جانا محاورہ .

رک : آرزو ساتھ لے جانا .

اور کیا دنیا سے ہم بیگانہ خو لے جائینگے
ایک ترک آرزو کی آرزو لے جائینگے

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۲۷۱

— لینا ف م .

ذوق تمنا حاصل کرنا .

کھلا نہ روز مقدر بتوں کا عقدۂ حسن
خدا سے دید کی زاہد بھی آرزو لیتے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۰۱

— ماد صف (قدیم)

رک : آرزو مند .

عالم اے دیکھن کوں آرزو ماد ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۸۱

[آرزو + ماد ، مند (رک) کی تخریب]

— مٹانا ف م .

امید کھونا ، امید کے خلاف کرنا ، شوق کو خاک میں ملانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۲) .

— مٹنا ف ل .

یاس ہونا ، تمنا کا باقی نہ رہنا .

دل اڑا لے گئے جو تیر ستم آرزو مٹ گئی ہماری آج

ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۹۱) .

• حباب آہستہ آہستہ ابھر کر بیٹھ جاتے ہیں
کہ جیسے آرزو مٹ جائے قلب زار سے اٹھ کر

۱۹۳۶ موسی دوراں ، ۲۰

— مرنا محاورہ .

رک : آرزو مٹنا .

وصال کی شب گزر گئی ہے جو آرزو تھی وہ مر گئی ہے
ابھیں تو ہچکی لگی ہوئی ہے وہ فکر میں ہیں کہ گھر کو چلیے

؟ شرف (نوراللغات ، ۱ : ۹۱)

ــــ مِلنا محاورہ .

دلی خواہش یا تمنا کا حسبِ مراد حاصل ہونا .

اے حاتم بابا تیرے سر کے بدلے دل کی آرزو ملتی ہے اگر تو اپنا سر دے گا تو یہ فقیر مدعا اپنا دلخواہ پائے گا .

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۲۳۰

رندوں کو بزم ہُو جو بصد جستجو ملی
مطب ملا مراد ملی آرزو ملی

۱۹۲۱ مراثی نسیم ، ۳ : ۹۹

ــــ مِنّت کَرنا محاورہ .

خوشامد کرنا ، خوشامد درآمد کر کے کچھ مانگنا .

فوراً کام شروع ہو گیا . . . مزدور نکل آئے پیسے نکل آئے ، کسی سے آرزو منت نہ کرنا پڑی .

۱۹۳۲ میدانِ عمل ، ۱۹۷

ــــ مَنْد بلا اضا (ــ فت م ، سک ن) صف .

تمنا رکھنے والا ، خواہش مند ، حسرت کرنے والا .

اچھے آرزو مند ناری کا ہو کھپے عشق علت منجے ہے نکو

؟۱۵۲۳ بھوگ بل (ق) ، قریشی ، ۶۶

صرف مشتاق ہیں اک تیری ملاقات کے ہم
آرزو مند نہیں اور کسی بات کے ہم

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۱۲۳

دولت کے جویا ، تعلیم کے خواہاں ، سلیقہ کے آرزو مند ، ان کو کیا غرض پڑی تھی .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۳۹

اسم کیفیت : آرزو مندی .

تجھ سے مستغنی ہوئی ہے آرزو مندی مری
کنج تنہائی ہے میں ہوں اور تری تصویر ہے

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۸۲

[ف : آرزو (رک) + مند ، لاحقۂ صفت]

ــــ نِکالنا محاورہ ،

۱. ارمان پورا کرنا .

اگر تو اپنی مہربانی سے رخصت کرے تو میں اس کے پاس جاؤں اور آرزو اپنے دل کی نکالوں .

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۹۹

نکالنا نہیں اے عشق آرزو میری
اسے بھی جان ہی کیا جانتا ہے تو میری

۱۹۰۳ دیوان جلال ، نظم نگارین ، ۱۲۶

۲. کسی کا مقصد بر لانا ، جیسے : جو کوئی کسی کی آرزو نکالے خدا اس کی بھی مراد پوری کرے (بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۲۲۸) .

ــــ نِکَلنا محاورہ .

رک : آرزو نکلنا جس کا یہ لازم ہے .

اگر ناراض کر کے دل دیا اس کو تو کیا حاصل
نہ اس کی آرزو نکلی نہ اپنا مدعا نکلا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۱

حریمِ ناز سے چیں بر جبیں جو تو نکلے
گلے سے تیغ ملے دل کی آرزو نکلے

۱۹۶۷ حکیم اشرف دہلوی ، د (ق) ، ۹۸

آرَس (فت ر) امذ .

سستی ، کاہلی (پلیٹس) .

[رک : آلس]

آرُس (ضم ر) امث (قدیم) .

دلھن ، عروس .

کہیں سو نوشہ ہوکر آؤں کہیں سو آرس آپ کہاؤں

۱۵۶۵ شاہ علی جیو گام ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۲۹

تب آرس سلکھن کے ماں باپ سنگ
کہیا یوں سو خلوت میں ہو اسے درنگ

۱۶۵۷ گلشنِ عشق ، نصرتی ، ۱۷۱

[س : آرس उरस]

آرْس (سک ر) امث (قدیم) .

رک : آرسی (= آئینہ) .

جوں کی آرس دکتا مکھ عین نظر میں دستاسوک

؟۱۶۲۰ کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۲ : ۲۱۵)

آرْسا (سک ر) امذ (قدیم) .

آئینہ ، (مجازاً) مظہر .

دیکھ غواص تج مثال کے و و آرسا تج مثال کاچ پیا

؟۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۱۱۲

[آرس (رک) + ا ، الحاقی یا زائد]

آرَسْتَہ (فت ر ، سک س ، فت ت) صف .

آراستہ (رک) کی تخفیف ، نظم میں مستعمل .

دنیا کا چمن یارو ہے خوب یہ آرستہ
سرسبز رہے اس کا ہر سبزہ یہ پیوستہ

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۶

آرْسی (۱) (سک ر ، ی مع) امث .

۱. ہاتھ کے انگوٹھے میں پہننے کا ایک انگشتری نما زنانہ زیور جس میں نگینے کی جگہ منھ دیکھنے کا شیشہ جڑا ہوتا ہے .

لیئے ہاتھ میں چندر کی آرسی کاڑے مانگ جیوں کہکشاں سار کی

۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۵۷

کبھی جو چہرہ اپنا آرسی میں ہاتھ کی دیکھا
تو وہ مخمور سمجھا ماہ کنعاں چاہ کنعاں میں

۱۸۴۵ کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۶۰

آنکھوں کے سامنے یوں صورت تری چرائے
دیدہ بہت بڑا ہے چھوٹی سی آرسی کا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۰

٢. آئینہ .
(بطور ایہام) :

فارسی بولی آئینہ ترکی سوچی پانی نا
ہندی بولتے آرسی آئے منہ دیکھو جو اسے بتائے

١٣٢٤ امیر خسرو (آب حیات ، ٧٢)

کہاں مجنوں کہاں لیلیٰ ذرا صورت تو دیکھ اپنی
جو ہو صاف آرسی دل کی انا لیلیٰ انا لیلیٰ

١٩٢٨ مرقع لیلیٰ مجنوں ، ١١٩

[س : آدرشکا आदर्शिका]

— بھَوَن (- فت بھ ، و) امذ .

شیش محل .

تب رانی کیتکی سی دولھن کو اوسی آرسی بھون میں بٹھا کر دولھا کو بلا بھیجا .

١٨٠٣ رانی کیتکی ، ٦٠

[آرسی + بھون (رک)]

— تو دیکھو فقرہ .

(طنز) اپنی صورت تو دیکھو کہ اس قابل ہے بھی یا نہیں ، لیاقت تو پیدا کرو ، یہ منہ اور مسور کی دال ، اس موقع پر مستعمل جب کوئی شخص اپنی حیثیت سے بڑھ کر ادعا کرے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٣٦ ؛ نوراللغات ، ١ : ٩١) .

٢. دوست سے فرط محبت اور خوش اختلاطی میں ظرافۃً کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٢٦) .

— تو ہاتھ میں لو فقرہ .

رک : آرسی تو دیکھو (دریائے لطافت ، ٨٠) .

— ٹوٹ گئی فقرہ (طنزیہ) .

جب کوئی بد صورت عورت حسن کا دعویٰ کرے یا اپنے حسن پر اترائے تو کہتے ہیں اس کی آرسی ٹوٹ گئی یعنی اپنی صورت نہیں دیکھتی کہ کیسی ہے (نوراللغات ، ١ : ٩١) .

— دھام امذ .

شیش محل .

بیچوں بیچ اون سب گھروں کے ایک آرسی دھام بنایا تھا .

١٨٠٣ رانی کیتکی ، ٦٠

[آرسی + س : دھام]

— مُصْحَف (- ضم م ، سک ص ، فت ح) امذ .

شادی میں جلوے کی رسم (اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب برات دلھن کے گھر پہنچتی ہے تو رخصتی سے پہلے دولھا دلھن کو سر جوڑکر اور سرخ دوپٹا یا دوشالہ ان کے سر پر ڈال کر آمنے سامنے بٹھاتے ہیں . بیچ میں تکیے پر آئینہ اور قرآن پاک سورۂ اخلاص کے مقام پر کھول کر اس طرح رکھتے ہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی شکل آئینے میں نظر آسکے . اب دلھن والیاں دولھا سے کہتی ہیں : میاں اپنی زبان سے کہوکہ بیوی ! آنکھیں کھولو ! میں تمھارا غلام . اس طرح دلھن اصرار کے بعد آنکھیں کھولتی ہے اور دونوں آئینے میں ایک دوسرے کی صورت دیکھتے ہیں ؛ ساتھ ہی قرآن پاک پر بھی نظر پڑتی ہے) .

بابل بساطیوں کے نگر کا تو راو ہے
نوشہ مرے کو آرسی مصحف کا چاو ہے

١٧٨٠ سودا ، ک ، ١ : ٢٠٥

بکاولی بھی بھنوں کی طرح بہرام کے ساتھ گئی . . . پھر آرسی مصحف دکھایا .

١٨٠٣ گل بکاولی ، نہال چند ، ٨٧

دولھا آرسی مصحف کے لیے گھر میں آیا .

١٩٦١ ہالہ ، ٨٢

[ا : آرسی (رک) + ع : مصحف (رک)]

— مُصْحَف دکھانا ف م .

آرسی مصحف کی رسم ادا کرنا .

مشاطہ نے دولھن کا آنچل دولھا کے سر پر ڈال کر آرسی مصحف دکھایا .

١٨٦٦ جادۂ تسخیر ، ١٥٧

بادشاہ نے بلا کر مسند پر بٹھایا ، عروس بھی آکر بیٹھی ، ایک دوشالہ اوپر ڈال دیا ، آرسی مصحف دکھانے لگے .

١٩٠٠ طلسم نوخیز جمشیدی ، ١ : ٢٧

— مُصْحَف دیکھنا ف م .

آرسی مصحف دکھانا (رک) کا لازم .

واسطے دیکھنے کے آرسی مصحف جس دم
بیاہ کی رات رکھا تخت پہ نوشہ نے قدم

١٧٨٠ سودا ، ک ، ٢ : ١٩٧

وصل کی رات کہوں آرسی مصحف دیکھا
متصل رخ کے جو آئینۂ زانو ہو جائے

١٨٤٢ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ١٤٦

— میں منھ تو دیکھو فقرہ .

رک : آرسی تو دیکھو (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٢٦) .

آر سی ڈی (سک ر) امث .

ایران اور ترکی کی حکومتوں کی متحدہ تنظیم جو باہمی تعاون برائے ترقی کے لیے قائم کی گئی .

آر سی ڈی کا مقصد پاکستان ایران ترکی میں اقتصادی اور ثقافتی تعاون ہے .

١٩٦٦ جنگ ، روزنامہ ، ٣٠ ، ١٧٧ : ٦

[انگ : (Regional Co-operation for Development)
ریجنل فار ڈیولپمنٹ کوآپریشن کی تخفیف]

آرسینک (سک ر ، ی مج ، کس ن) امذ .

سنکھیا ، سم الفار .

اس پتھر کو توڑتے اور بھونتے ہیں تاکہ گندھک اور آرسینک . . . خارج ہوجائیں .

١٩٢٨ اشیائے تعمیر ، ١٣٦

[انگ : Arsenic]

آرقا (سک ر) امذ.

ایک خاص قسم کی گھاس جو مویشیوں کے چارے کے لیے موسم گرما میں بوئی جاتی اور گھوڑوں کو خاص طور سے کھلائی جاتی ہے (اپ و، ۵: ۸۶).

[س : آرک आरक]

آرک (سک ر) امث.

محراب، قوس.

ایک طرف سے دوسری طرف تک ایک آرک بنائی گئی ہے.

۱۹۰۶ پریکٹیکل انجینیرز پینڈبک، ۲ : ۱۲۲

[انگ : Arch]

ــــ لیمپ (ــ ی لین، سک م) امذ.

وہ برقی چراغ جس کے دونوں کناروں سے روشنی نکل کر محراب کی شکل اختیار کر لے.

اس پر آرک لیمپ کی تیز روشنی ڈالی جاتی ہے.

۱۹۶۹ فن ادارت، ۲۶۷

[انگ : ARC Lamp]

آرک بشپ (سک ر، کس ب، فت ش) امذ.

رک : آرچ بشپ.

بیان کرتا ہے کنٹر بری کا آرک بشپ   جو ایک پیر طریقت ہے قوم و ملت کا

۱۹۳۸ کلیات عریاں، ۴

[انگ : Arch Bishop]

آرک جارک (فت ر، سک ک، فت ر) م ف.

رک : آرجار.

تماشہ کیا ؟ بھیڑ، شور اور آمد و رفت جسے ' آرک جارک ' کہتے تھے، یعنی آمد و رفت، آنا جانا.

۱۹۷۴ پھر نظر میں پھول مہکے، ۵۱

آرکڈ (سک ر، کس ک) امث.

ثعلب مصری یا اسی قبیل کی کوئی دوسری بوٹی.

آرکڈ . . . میں تمام جڑیں اتفاقی ہوتی ہیں.

۱۹۳۸ عملی نباتیات، ۱۶

[انگ : Orchid]

آرکسٹرا (سک ر، فت مج ک، سک س، ٹ) امذ؛ ~ آرکیسٹرا.

سازندوں کا طائفہ؛ سرودگاہ، نیم مدور رقص گاہ.

خاص طور سے گرجاؤں سے آرکسٹرا تو بہت موثر قسم کی آلاتی موسیقی پیش کرتے رہے ہیں.

۱۹۶۵ موسیقی، ۱۶

[انگ : Orchestra]

آرکیالوجسٹ (سک ر، فت ک، و مج، کس ج، سک س) .

ماہر آثار قدیمہ.

ڈاکٹر ہینس کریمر نے اپنا مسودہ نکال کر پروفیشنل آرکیالوجسٹوں کے انداز میں اپنے فرنچ ساتھی سے کہا.

۱۹۵۶ آگ کا دریا، ۶۸۷

[انگ : Archaeologist]

آرکیالوجیکل (سک ر، فت مج ک، و مج، ی مع، فت ک) صف.

آثار قدیمہ سے متعلق، اثری.

سرکاری آرکیالوجیکل رپورٹ . . . میں لکھا ہے.

۱۹۲۶ پنجاب میں اردو، ۱۵۱

[انگ : Archaeological]

آرکی ٹائپ (سک ر، کس ء) امذ.

۱. (لفظاً) نقش اول، بنیادی سانچہ، (نفسیات) عمل تخلیق میں وہ لا شعور کا بنیادی سانچہ جو شعور میں علامتی صورت اختیار کرلیتا ہے.

آرکی ٹائپ سلبی اور ایجابی دونوں حیثیتوں میں افسانوی ادب میں جلوہ پذیر ہوتا ہے.

۱۹۷۲ ماہنامہ 'اوراق، اکتوبر، نومبر، ۲۲۵

[انگ : Archetype]

آرکی ٹیکٹ (سک ر، ی لین، سک ک) صف.

عمارت کی تعمیر کا خاکہ تجویز کرنے والا انجینیر، میر عمارت.

نقشۂ تعمیرات آرکی ٹیکٹ . . . نے تیار کیا ہے.

۱۹۶۶ روزنامہ ' جنگ ' کراچی، ۲۰، ۱۸۵ : ۳

[انگ : Architect]

آرکیڈ (سک ر، ی لین) امذ.

چھتا، چھت دار راستہ، محراب دار.

اس گرجے کے پہلو میں ایک بہت بلند خوش نما آرکیڈ ہے.

۱۹۷۱ تحدیث نعمت، ۶۷

[انگ : Arcade]

آرکین (سک ر، کس مج ک، فت ی) صف.

قدیم ترین دور سے متعلق.

اصطلاح آرکین (قدیمہ) . . . ان احجار کے لیے مختص کی جاتی جو قدیم ترین بالیقین رسوب کے تحت واقع ہوتے ہیں.

۱۹۳۱ خلاصۂ طبقات الارض ہند، ۵

[انگ : Archaean]

آرگلی (سک ر، فت گ) امث.

جنگلی بھیڑ.

اس کی غذا کی فہرست میں بالعموم چھوٹے چھوٹے چرند مثل خرگوش، مشک کا ہرن، شاپو، آرگلی، جنگلی بکرا . . . وغیرہ شامل ہیں .

۱۹۳۲ قطب یار جنگ، شکار، ۲: ۳۶۷

[انگ : Argali]

آرگَن (۱)

(سک ر، فت گ) امذ .

۱. رک : ارغنون، ارگن .

انہی کے نوادر و غرائب میں اول ارغنون (آرگن) ہندوستان میں آیا .

۱۸۸۳ دربار اکبری، ۸۳

۲. عضو، جسم کا کوئی حصہ .

سیلز اور ان کا مجموعہ مل کر کسی آرگن (عضو) کو بناتے ہیں .

۱۹۳۲ ماہنامہ ' ہمدرد صحت'، دہلی، جولائی، ۲۶۵

۳. ترجمان .

شعر بجائے اس کے کہ خود شاعر کے جذبات کا آئینہ ہو وہ قدما کے خیالات کا آرگن بن گیا .

۱۸۹۳ مقدمۂ شعر و شاعری، حالی، ۴۳

اس طرح سے 'زمانہ' انجمن ترقی اردو کا ایک باقاعدہ آرگن ہو جائے گا .

۱۹۰۶ مکتوب منشی دیا نراین نگم (تاریخ نثر اردو، ۱ : ۶۰۳)

۴. مجلہ، رسالہ، اخبار .

ادب جدید کے حامیوں کی انجمن بنائیے اور اس کے آرگن شائع کیجیے .

۱۹۴۳ ادب اور انقلاب، ۱۰۵

[انگ : Organ]

آرگَن (۲)

(سک ر، فت گ) امذ .

ایک گیس جو ہوا کی ترکیب میں شامل ہے .

یہ معلوم ہوا کہ ایک نیا گیس جسے آرگن کہتے ہیں ہوا میں مخلوط ہے .

۱۹۱۰ ماہ نامہ ' ادیب'، ستمبر، ۱۰۲

[انگ : Argon]

آرگنائیزر

(سک ر، گ، ی مع، فت ز) صف .

مقرر اصول کے تحت کسی جماعت یا منصوبے وغیرہ کو منظم کرنے اور ترتیب دینے والا .

ہمیں ایک . . . ایسی لڑکی کی زندگی کی عکاسی کرنا ہے جو کسی ایسی فیکٹری میں ملازمت کرتی ہے جس کی آرگنائزر یا مالکہ عورت ہے .

۱۹۶۶ روزنامہ 'جنگ'، ۳۰، ۱۸۲ : ۵

[انگ : Organizer]

آرگنائیزیشن

(سک ر، گ، ی مع، ی مج، فت ش) امذ : امث .

نظم و ترتیب، تنظیم .

اب عام آرگنائزیشن کی ضرورت ہے .

۱۹۱۱ مکاتیب شبلی، ۱ : ۲۴۴

۲. منظم جماعت، مقرر اصول اور مقاصد کے تحت کسی کام کو انجام دینے والی انجمن .

اس کے آرگنائزیشن کا وسیع سلسلہ تمام ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے .

۱۹۱۲ مقالات شبلی، ۸ : ۱۶۲

[انگ : Organization]

آرگوڑا

(سک ر، و مج) امذ .

رک : آڑ گوڑا (اپ و، ۵ : ۸۷) .

آرگوناٹ

(سک ر، و مج) امث .

ایک دریائی جانور، گھونگا .

آرگوناٹ سمندر کے تلے اپنے بازووں سے پیروں کا کام لے کر رینگتی ہے .

۱۸۹۲ ماہنامہ 'حسن'، ۵، ۲ : ۵

[انگ : Argonaut]

آرگھ

(سک ر) امذ .

(ہندو) برادۂ صندل پھول اور سبزی وغیرہ جو بزرگوں کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں .

اے بدھشٹر سب سامان مکمل ہوچکا، اب . . . سب سے پہلے تو اس شخص کے سامنے آرگھ پیش کر جو اس تمام جلسہ میں سب سے زیادہ عزت کا مستحق ہو .

۱۹۱۷ کرشن بیتی، ۱۰۷

[س : آرگھ अर्घ]

آرم (۱)

(سک ر / سک م) صف .

ہتھیار بند، مسلح (ترکیب میں مستعمل) .

آرم پولیس کے سرخ صافوں پر لالہ کا چمن نثار ہوا .

۱۹۲۴ ' اودھ پنچ'، لکھنؤ، ۹، ۳۹ : ۴

[انگ : Armed]

آرم (۲)

(سک ر) امذ .

(لفظاً) بازو، (انجنیری) بازو نما پرزہ (خواہ وہ بازو ہو یا ساق) .

پانی اس وہیل کے نیچے کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے اور یہ پانی آرموں کے سنٹر کے درمیان سے داخل ہوتا ہے .

۱۹۰۶ پریکٹیکل انجینیر، ۲ : ۳۱

[انگ : Arm]

آرمان

(سک ر) امذ (قدیم) .

رک : ارمان .

دل میں سو آرمان رکھتا ہوں   پیارے آخر میں جان رکھتا ہوں

۱۷۹۳ اثر (سید محمد)، د، ۲۱

آرمبھ

(فت ر، سک م) امذ .

آغاز، ابتدا، شروع .

راجا نے جگیہ کا آرمبھ (آغاز) کیا .
۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۴
اس نے . . . سنانا آرمبھ کیا .
۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۲
[س : आरम्भ آرمبھ]

آرمی (۱) (سک ر) امث .
فوج ، سپاہ ، لشکر .
آرمی کنٹرولر نے پرسوں یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ . . . آپ کشمیر جانے کا عزم کرلیں .
۱۹۳۷ اقبال نامہ ، ۱ : ۲۲۳
[انگ : Army]

آرمیچر (سک ر ، ی مج ، فت چ) امذ .
نرم لوہے کے ٹکڑے جو کسی مقناطیس کے قطبین سے ملا کر رکھے جاتے ہیں اور اس کی قوت کو زیادہ کرتے ہیں ، (برقیات) نرم تاروں کی لچھےدار بندش جو مقناطیس کے قطبوں کے درمیان رکھی جاتی ہے .
لچھا یا لچھوں کا نظام آرمیچر کہلاتا ہے .
۱۸۲۲ طبیعیات عملی ، ۲ : ۲۷۱
[انگ : Armature]

آرمیدگاں (سک ر ، ی مع ، فت د) صف ؛ ج ،
آرمیدہ (رک) کی جمع .
اب زیر خاک رہنا مشکل ہے کشتگاں کا
آرام کھوچلا تو ان آرمیدگاں کا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱ : ۱۶۱

آرمیدگی (سک ر ، ی مع ، فت د ؛ سک د) امث .
۱. آرام ، اطمینان ، سکون ، پریشانی یا حرکت کی ضد .
پریشانی دل و دماغ اور تشتت خاطر فاتر کا عذر کیا اور کہا کہ آرمیدگی ظاہر پر دھوکا نہ کھاؤ .
۱۸۵۹ مرآۃ گیتی نما ، ۷
[ف : آرمید ، آرمیدن (= آرام کرنا یا پانا) سے + گی ، لاحقۂ کیفیت]

آرمیدہ (سک ر ، ی مع ، فت د) صف .
آرام نصیب ، جس کو آرام میسر ہو ، آرام پائے ہوئے .
گر تو نہ ہو تو پھر کسی کافر کا دل لگے — دوزخ میں آرمیدہ ارم سے رمیدہ ہوں
۱۸۶۸ گلزار داغ ، ۱۲۸
میخانۂ حیات میں کیا آرمیدہ ہوں — بزم ازل کا ساغر راحت چشیدہ ہوں
۱۹۳۶ طیور آوارہ ، ۸۲
[ف : آرمیدن (= آرام کرنا ، یا پانا) سے حالیۂ تمام]

آرمینی (سک ر ، ی مع) صف .
رک : آرمنی .
اے عربستانی و کردستانی ، ... آرمینی ، ... اورنگ آبادی ! آز بہادر و پکڑو .
۱۷۰۳ ؛ جنگ نامہ بھنگی و پوستی (؛ اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۴)
ایک آرمینی تاجر کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں .
۱۹۲۷ آخری چٹان ، ۵۵

آرمینیائی (سک ر ، ی مع ، سک ن) امث .
رک : آرمنی .
ہند یوروپی (دھ) کی آرمینیائی جیسی میں (تھ) ہوگئی .
۱۹۲۲ آریائی زبانیں ، ۶۳
[انگ : Armenian]

آرن (فت ر) امث .
آرا (رک) کی تصغیر (ا پ و ، ۵ : ۱۰۴) .

آرنا (سک ر) ف م .
آرا چلانا ، آر لگانا .
سارق ہی کے فرق کو نہ خالی آرو — گھر کے مالک کو بھی جھنجھوڑو یا رو
۱۹۶۷ نجوم و جواہر ، ۵۱
[آر (رک) + ا : نا ، علامت مصدر]

آرنبھ (فت ر ، مغ) امث .
رک : آرمبھ .
ایک دن راجہ نے ہون کا آرنبھ کیا .
۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۳۴

آرنج (۱) (فت ر ، سک ن) امذ .
ہاتھ کے برابر ، ہاتھ بھر ، تقریباً نصف گز .
ایک جوان پر ہیبت دیو صلابت ساٹھ آرنج کا قد و قامت .
۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۳ : ۳۹۴
قد اس کا بیاسی آرنج کا ہوگیا تھا .
۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۱/۵ : ۱۶۸
[ف : (= کہنی سے کلائی تک نیز کندھے سے کہنی تک)]

آرنج (۲) (فت ر ، سک ن) امذ ؛ امث ~ آرینج .
نارنگی (خزائن الادویہ ، ۷ : ۶) .
[انگ : Orange]

— پیکو (- ی مع ، و مج) امث .
چائے کی ایک عمدہ قسم کا نام .
مختلف چاؤں میں عموماً آرنج پیکو چاء . . . پسند کی جاتی ہے .
۱۹۰۶ نعمت خانہ ، ۱۲۵
[انگ : Orange Pekoe]

آرِندہ (کس ر ، سک ن ، فت د) صف .

لانے والا .

آرندہ جبرئیل ہو ریزندہ مصطفیٰ
ہاتھ اس کے دھوئے جائیں جو ہو کل کا پیشوا

١٨٧٥ مونس ، مراثی ، ١ : ٥

[ف : آوردن (= لانا) سے]

آرُوس (و مع) امث (قدیم) .

دلہن ، عروس .

دنیا آروس انند بالیاں سوں عشرت سے پلاتی ہے
سہیلا شاہ کا الحان سوں زہرہ گانیا سر تھے

١٦١١ قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٩٢

[عروس (رک) کا بگاڑ]

آرُوسانی (و مع) صف .

آروس (رک) سے منسوب .

اومنگاں سوں بسنت آیا نورانی کریاں کسوت سکیاں سب آروسانی

١٦١١ قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٣٨

[آروس (رک) + : انی ، لاحقۂ نسبت]

آرُوغ (و مع) امذ .

پیٹ کی ہوا جو منھ سے عموماً ہلکی سی آواز کے ساتھ خارج ہو ، ڈکار .

تو لاکھ ڈکار لیوے جھوٹی لیکن تسکین کرتی نہیں ہے کاذب آروغ

١٨٣٩ مکاشفات الاسرار ، ٨٠

با مزہ ہے یہ عنایت حضرت سجاد کی
لذتیں اب لونگا آروغ رساول زاد کی

١٩٢١ اکبر ، ک ، ٢ : ٥١

[ف]

آرُوندھنا (و مع مغ) ف م .

گلا دبا کر مار ڈالنا ، سانس بند کر کے مارنا (جامع اللغات ، ١ : ٣٠) .

[س : اروُدھن आरोधन]

آروہ (و مج) امذ .

(لفظاً) اٹھنا ، اوپر اٹھنا ، (موسیقی) سرگم کا ترتیب وار اوپر تک جانا .
اگر " سا " سے لے کر سلسلہ وار " نی " تک اوپر جائیں اس کو آروہ کہیں گے .

١٩٢٦ نغمات الہند ، ١٣

[س : اروہن आरोहण]

آروہی (و مج) امذ .

(موسیقی) کسی راگ کے سروں کی صعودی حالت .
آروہی میں رکھب اور اروہی میں دھیوت درج ہے .

١٩٦١ ہماری موسیقی ، ٢٧

[رک آروہ]

ـــ اَلَنْکار (ـــ فت ا ، ل ، سک ن) امث .

(موسیقی) نیچے سر سے اوپر کے سر تک جانا ، یعنی مدھ سر سے ٹیپ کے سر تک پہنچنا (نغمات الہند ، ٢١) .

[آروہی ، النکار رک]

آرَہ (فت ر) امذ .

رک : آرا .

بھنواں طاق دیپک کی سارے دسیں دلاں چیر نے جفت آرے دسیں

١٦٥٧ گلشن عشق ، نصرتی ، ٧١

شاید اب کے سال ہوئے وصل گل باد مراد
آہ کے آرے سیں نخل دل قلم ہونے لگا

١٧٣٩ کلیات سراج ، ١٥٧

کوئی سولی دیا گیا ، کوئی آرہ سے چیرا گیا .

١٨٩٩ حیات جاوید ، ٢ : ٢٨

آرہ زکریا کے کلیجے پہ چلایا عیسیٰ سے مسیحا کو بھی بیمار بنایا

١٩٣١ مراثی نسیم ، ١ : ٣٦

ـــ شَکْل (فت ش ، سک ک) صف .

دندانے دار .

حشروں میں محاسوں کی کئی شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو باعتبار صورت شوکیائی . . . شانائی . . . ، آرہ شکل . . . ، گزری . . . کہا جا سکتا ہے .

١٩٦٧ بنیادی حشریات ، ٣٠

[(آرہ + شکل (رک)]

ـــ گَھر (ـــ فت گھ) امذ .

وہ کارخانہ جہاں آرے کی مشینیں نصب ہوں .
چاٹم میں ایک دخانی آرہ گھر ہے یہاں ایک لال لکڑی کے تختے کو لاڈ صاحب نے بہت پسند کیا .

١٨٨٠ تواریخ عجیب ، ١٦٩

[آرہ + گھر (رک)]

ـــ مَکّھی (ـــ فت م ، شد کھ بکس) امث .

ایک قسم کی مکھی جس کی سونڈ دندانے دار ہوتی ہے اور جو درختوں کو نقصان پہنچاتی ہے ، (انگریزی) Sawfly .
اس قبیلہ میں کیڑے مکوڑے ، چیونٹے ، شہد کی مکھیاں ، بھڑیں اور آرہ مکھیاں وغیرہ شامل ہیں .

١٩٦٢ حشرات الارض اور وھیل ، ١٥٧

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف .

دندانے دار .
یہ سانچہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک آرہ نما . . . دوسرا رولر .

١٨٩١ رسالہ " حسن " ، دکن ، مئی ، ٥٢

راستہ ایک واحد قدم کی بجائے آرہ نما ہوگا جس میں کئی دندانے ہوں گے .

١٩٤٨ حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ٨٩٢

[آرہ + نما ، نمودن (= دکھانا ، دکھائی دینا) سے]

آری (۱) امث .

۱. رک : آرا جس کی یہ تصغیر ہے .

دکھ سینے میں جیوں آری تھی خود بسری پیو کی پیاری تھی

۱۷۶۸ برہنی (ق) (کذا) ، قربلی ، ۵۰ الف

ہرا بھرا درخت . . . کلہاڑی سے کاٹا گیا ، آری سے چیرا گیا .

۱۹۱۲ سی پارۂ دل ۱ : ۷۹

۲. آر (رک) کا اسم تصغیر (اپ و ، ۵ : ۳۷) .

۳. جوتا سینے کا ایک اوزار (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر لکھنوی ، ۶۳) .

۴. نیچے کی نے اور نلی کو اندر سے صاف کرنے یا کھولنے کا آردار گز یا کانٹے دار سلاخ (اپ و ، ۷ : ۹۵) .

[آر (رک) + ا : ی ، لاحقۂ تصغیر]

ـــ چلنا محاورہ .

رک : آرا چلنا .

قد جاناں دیکھ کر کٹ کٹ گئے سرو چمن
بال قمری سے چلی آری سر شمشاد پر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۴

ـــ دانت صف .

دندانے دار یا آری نما کھانچا .

ایک آری دانت چھت قینچی کا . . . فصل ۲۰ فٹ ہے .

۱۹۲۱ تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۲۲۳

[آری + دانت (رک)]

ـــ کے نیچے رہنا محاورہ .

سختیاں جھیلنا .

گھٹتے ہیں زیر خاک بھی ہم بخت پست سے
آری کے نیچے رہتے ہیں جادوں سے راہ کے

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۲۲۳

آری (۲) م ف .

عاجز ، تنگ ، زچ .

ایسی طرح سے فدوی آری ہوا ہے ہم سے
گر دل کو اس کے دیکھو تو ہو رہا ہے برما

۱۷۷۴ فدوی لاہوری ، انتخاب ، ۷

کثرت ضرب سے تلواریں آری آگئیں .

۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۱

حسام شاہ سے ہر اک حسام آری ہے
عدو بھی پیار سے منہ چوم لیں وہ پیاری ہے

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ (ق) ، ۱۷

اف : آنا ، کرنا ، ہونا .

[عاری (رک) کا عوامی املا]

ـــ بھرت (- فت بھ ، ر) امث .

زردوزی ، کپڑے پر زری کی کڑھت کی صنعت (اپ و ، ۲ : ۲۰۶) .

[آری + بھرت (رک)]

آری (۳) امذ .

دوست ، یار ، مددگار .

میرے آری ! میں تیری دلدادہ ہوں .

۱۹۶۴ عکس لطیف ، ۱۱۷

[رک : آڑی]

آری (۴) امث .

۱. دریا کے کنارے ، پشتہ ، ساحل (پلیٹس) .

۲. دو کھیتوں کے درمیان کی مینڈ (پلیٹس) .

۳. ایک قسم کی جھاڑی .

جھاڑی . . . جیسا کہ آری ، بلنتا ، اور آکولہ وغیرہ .

۱۹۰۲ علم الصحرا ، ۱۰

[س : آورک आवरक]

ـــ بند (فت ب ، سک ن) امذ .

ایک درخت کی شاخ کو چھیل کر دوسرے درخت کے چھلے ہوئے تنے کے ساتھ جوڑنے اور باندھنے کا عمل ، قلم کی بندش ، پیوند .

آری بند کے لیے جو سب سے زیادہ خاص ہدایت ہے وہ صرف یہی کہ عمل کے وقت کسی طرح اسٹاک کی لکڑی یا چھال کوفتہ اور خستہ نہ ہو جائے .

۱۹۳۰ شفتالو ، ۳۶

[آری + بند (رک)]

آرے (۱) (ی مج) م ف .

۱. (i) کلمۂ ایجاب ، ہاں ، بے شک .

دل رشک سیں ہمارا ہو ہے دوتیم پیارے
کرتے ہو بوالہوس کی جب عرض سن کے آرے

۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) ، (ق) ، ۸۸

گھر بار سب اٹھادیں تن پروری کے پیچھے
دینے کے نام خالی آرے ہیں اور بلے ہیں

۱۹۰۳ مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۸

۲. (ii) کلمۂ استثنا یا استدراک ، لیکن ، مگر ، بلکہ ، البتہ .

نہ عین داخلی و غیر خارجی آرے
طلسم بوالعجب سیمیا گری ہوں میں

۱۸۰۹ شاہ کمال ، د ، ۲۱۲

[ف]

ـــ آرے ہونا ف م .

ہاں ہوں ہونا ، صرف تذکرے تک بات رہنا ، زبانی جمع خرچ ہونا .

چنانچہ انہیں انعام نہ مل سکا اور میٹنگ کے اندر کی بات آرے آرے ہو گئی .

۱۹۷۳ ماہنامہ اوراق ، لاہور ، مارچ اپریل ، ۲۷۲

— بلے (— فت ب) امذ .

ہاں ہوں ؛ حیلہ بہانا ، ٹال مٹول .

اور زیادہ نیش زنی کر کے زخم تازہ پر نمک ملامت کا چھڑک کے خیر آرے بلے کر کے رخصت ہوا .

۱۸۳۹ تواریخ راسلس شہزادہ حبش ک ، ۱۰۵

اتنی کہاں ہے اور جو ہو بھی مجال شوق

وہ ٹال دینگے آرے بلے میں سوال شوق

۱۹۲۳ کلیات حسرت موہانی ، ۱۹۹

اف : کرنا ، ہونا .

[آرے + ف : بلے (= ہاں)]

— بلے بتانا محاورہ .

حیلے حوالے کرنا ، ٹالنا .

بار بار مرزا یادگار ناصر مرزا پاس آدمی بھیجکر بلایا ، مگر مرزا نے آرے بلے بتلائے اور نہ آیا .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۵

— و بلے (— فت ، و ، فت ب) امذ .

رک : آرے بلے .

اے وعدہ غلط تو نہیں آنے کا پھر ایدھر

سمجھیں ہیں ترا خوب یہ آرے و بلے ہم

۱۸۰۱ دیوان جوشش ، ۹۳

[آرے + ف : و ، حرف عطف + بلے (= ہاں)]

— و نعم (— فت و ، ن ، ع) امذ .

رک : آرے و بلے .

اک دن بھی نہ کی تو نے وعدہ پہ وفا ظالم

ہر وقت تجھے کرتے آرے و نعم گزرا

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۳۴

[آرے + ف : و ، حرف عطف + ع : نعم (= ہاں)]

آرے (۲) ظرف .

رک : آر (۳) .

چندا ماموں آرے آئے مارے آئے ندیا کنارے آئے

۱۹۰۲ خواب راحت ، بڑی بیگم ، ۸

[آر + ا : ے ، زائد]

آرے (۳) امذ .

رک : آرا (۱) ، جس کی یہ جمع یا محرفہ شکل اور ترکیبات میں مستعمل ہے .

— سر پر چل گئے تو بھی مدار ہی مدار کہاوت .

تکالیف و مصائب برداشت کرنے پر بھی اپنے ارادے اور عقیدے سے باز نہیں آنے (نجم الامثال ، ۲۲۰ ؛ قصص الامثال ، ۱۸) .

آریا (۱) (سک ر) امذ ؛ ~ آریہ .

رک : آریہ .

آریا (۲) (سک ر) امث ؛ امذ .

ایک ترکاری کا نام جو کھیرے اور ککڑی سے مشابہ اور بھادوں کے مہینے میں پیدا ہوتی ہے (نور اللغات ، ۱ : ۹۲ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵) .

آریا کو زیادہ تر ککڑی کھیرے کے مانند کھاتے ہیں .

۱۹۲۹ کتاب الادویہ ، ۲ : ۷

[ہ : آریا आरिया]

آریاوی (سک ر) صف ؛ ~ آریائی .

آریا (۱) رک : سے منسوب .

انھیں پراکرت بولیوں سے ہندوستان کی موجودہ آریاوی زبانیں پیدا ہوئیں .

۱۹۳۱ مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۱۶۶

[آریا (۱) (رک) + ع : وی ، لاحقۂ نسبت]

آریائی (سک ر) صف .

رک : آریاوی .

تیسری قسم کے تحت آریائی زبانیں آتی ہیں .

۱۹۳۵ خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۶۵

آریت (سک ر ، فت ی) امث .

آریا دھرم یا مذہب .

آریت ، مسیحیت اور دوسرے مذاہب سے پہلے ہی سے دل ہٹا ہوا تھا .

۱۹۲۳ مضامین عبدالماجد ، ۱۸

[آریہ (رک) + ا : ت ، لاحقۂ کیفیت (بعد حذف ہ)]

آریٹری (ی لین ، سک ٹ) امث .

خطابت .

آریٹری کے دکھائے وہ ڈھنگ ساری محفل میں جم گیا رنگ

۱۹۰۳ سرشار (سرشار ایک مطالعہ ، ۲۴۷)

[انگ : Oratory]

آریکہ (ی مع ، فت ک) امذ .

دماغی جھلی (ام جافیہ) میں جولوں کے قریب کا چھوٹا لحمی ابھار .

آریکہ کی چوٹی پر میان حلمی خلیے تعداد میں بڑھ جاتے ہیں .

۱۹۳۲ تشریح عصبیات ، ۱۵۷

[رک : اریکہ نمبر ۲]

آرین (سک ر ، فت ی) صف .

آریا قوم یا زبان سے منسوب .

مجبوری کی وجہ یہ ہے کہ آرین ہسٹری سے ہمیں بہت کم واقفیت ہے .

۱۸۸۷ مضامین شرر ، ۳/۱ : ۲

[انگ : Aryan]

آریں آریں (ی مع ، غنہ ، ی مع) امث .

تاروں کی جھنجھناہٹ یا تاروں پر کسی چیز کی رگڑ سے پیدا ہونے والی متوازی و سادہ آواز .

وہ آڑی ترچھی پھوار یں ، وہ ستاروں کی آریں آریں وہ ہوا کی گھوم .

۱۹۷۰ بادوں کی برات ، ۸۰

[حکایت صوت]

آریودراوڑی (سک ر ، و مج ، کس د ، فت و) صف .

وہ نسل جو آریوں اور دراوڑوں کے اختلاط سے وجود میں آئی .

پاکستان کے جنوب و مشرق میں راجپوتانے اور وادی گنگ و جمن کے باشندے . . . جنھیں علمائے نسلیات آریو دراوڑی کے نام سے یاد کرتے ہیں .

۱۹۵۳ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۶۰

[انگ : Aryo-Dravidian]

آریوسی (سک ر ، و مع) صف .

اسکندریہ کے منتظم پادری آریوس (ولادت ۲۸۰ عیسوی) سے منسوب ؛ آریوس کے عقیدے سے متعلق .

پہلی اسقفیت کے زیر اثر قوطی من حیث القوم آریوسی فرقے میں شامل ہوگئے اور رہے .

۱۹۵۹ مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۲/۱ : ۷۳۲

[آریوس ، علَم + ۱ : ی ، لاحقۂ نسبت]

آریوسیت (سک ر ، و مع ، کس س ، فت ی) امث .

آریوسی عقیدہ جس نے مسیحی تثلیث اور توحید میں تطابق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ؛ اس عقیدے سے متعلق علم یا تحریک .

جب قسطنطین کا انتقال ہوگیا تو آریوسیت نے کچھ عرصے کے لیے پھر راسخ العقیدگی کا درجہ حاصل کرلیا .

۱۹۵۹ مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۲/۱ ، ۷۳۲

[آریوسی (رک) + ۱ : ت ، لاحقۂ اسمیت]

آریوی (سک ر ، فت ی) صف .

آریا (رک) سے منسوب .

ان آریوی زبانوں کے خط میں بہت ہی مفید امر یہ ہے .

۱۸۹۷ تمدن عرب ، ۶۱

[آریہ (رک) + ۱ : وی ، لاحقۂ نسبت (بعد حذف ہ)]

آریہ (۱) (سک ر ، فت ی) ~ آریا .

(الف) امذ .

۱ . ایرین ، وسط ایشیا کی ایک قدیم قوم جو وہاں سے اٹھ کر ہند اور یورپ میں پھیل گئی .

باشندگان ہند توم آریہ کا یہ دستور قرار پایا تھا .

۱۸۸۵ تہذیب الخصائل ، ۲۵۹

آریہ جب ہندوستان میں داخل ہوئے تو پہلے پنجاب میں ان کا قیام ہوا .

۱۹۵۶ زبان اور علم زبان ، ۳۷

۲ . آریہ قوم کی زبان یا بولی (بیشتر بھاشا وغیرہ کے ساتھ) .

کہتے ہیں ژند یونانی انگریزی زبانوں کو آریا سے علاقہ ہے اور اکثر زبانوں میں آریا کے لفظ پائے جاتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۲

سوامی دیانند سرسوتی نے آریہ ورت نام کی نسبت سے اسے آریہ بھاشا کے نام سے بھی یاد کیا ہے .

۱۹۶۱ تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۴۲

۳ . ہندوؤں کا ایک مذہبی فرقہ جس کے بانی سوامی دیانند سرسوتی مانے جاتے ہیں ؛ ہندو .

وہ مسلماں ہے کبھی ہندو کبھی ہے آریہ
کال کے بگڑے کا کیا بگڑا ہے ایماں آج کل

۱۸۸۹ دیوان عنایت و سفلی ، ۴۸

شمالی ہند میں تو ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ آریہ قرض خواہوں اور زمینداروں نے غریب مسلمان مقروضوں اور کاشتکاروں کو ارتداد پر مجبور کیا ہے .

۱۹۲۸ ماہنامہ ' معارف ' مئی ، ۳۲۷

(ب) صف .

شریف ، معزز ، نیک (آدمی) .

آریہ کے لغوی معنی ہیں نیک شریف برادری والے ، یہ دراصل کسی نسل کا نام نہیں ہے .

۱۹۵۱ تاریخ تمدن ہند ، ۵۵

[س : آریک आर्य + क]

ــــ پُرش (ــ ضم پ ، ر) امذ .

آریہ قوم کا فرد ، آریہ لوک .

ان آریہ پرشوں کو خدارا کوئی سمجھائے
خود ان کے منوجی کی کتھا اور ہی کچھ ہے

۱۹۳۱ بہارستان ، ۱۶۸

[آریہ + پرش (رک)]

ــــ سَماج (ــ فت س) امذ .

آریہ مذہب یا فرقے کی تحریک ؛ اس فرقے کے ماننے والوں کی جماعت .

کل صاحبان ہنود کے لیے آریہ سماج کے قایم ہونے کی خبر نہایت فرحت انگیز ہوگی .

۱۸۷۷ ماہنامہ ' کوہ نور ' لاہور ، فروری ، ۲۳

اگر ہمارا قیاس غلط نہ ہو تو آریہ سماج اور سناتن دھرمیوں کے جلسوں میں بھی . . . نظمیں پڑھے جانے کا دستور نہیں ہے .

۱۹۱۲ حالی ، مکاتیب حالی ، ۵۱

[آریہ + سماج (رک)]

ــــ سَماجی (ــ فت س) صف .

آریہ سماج (رک) سے منسوب : آریہ سماج کا پیرو .

آریہ سماجی ہندو تشدد پر ایمان رکھنے والا ہندو . . . سب ایک ہوچکے ہیں .

۱۹۲۹ خاک و خون ، ۲۳۹

[آریہ سماج (رک) + ۱ : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ مِہر (ــ کس م ، سک ہ) امذ .

شہنشاہ ایران کا ملی لقب .

ایک چھوٹے سے پیمانے پر ہمارے صدر محترم کی کوشش اور شہنشاہ آریہ مہر اور صدر ترکی کی شرکت سے . . . اشتراک عمل کا ایک خاکہ بنا ہے .

۱۹۶۶ روزنامہ 'جنگ' ، ۳۱ اکتوبر ، ۱۰

[آریہ + مہر (= سورج)]

ـــ وَرْت (ــ فت و ، سک ر) امذ .

ہندوستان کی سرزمین جہاں قدیم آریہ قوم کی بڑی جمعیت وسط ایشیا سے اٹھ کر وقتاً فوقتاً سکونت پذیر ہوتی رہی ، بھارت ورش .

ہندوستان میں ایک حصہ آریا ورت یعنی آریا کا ملک کہلاتا ہے .

۱۸۸۴ قصص ہند ، ۱ : ۲

مٹ گئی جہل کی شب صبح کا تارا چمکا
آریہ ورت کی قسمت کا ستارا چمکا

۱۹۶۶ چکبست ، صبح وطن ، ۱۵۸

[آریہ + س : آوَرْت आवर्त (= ملک ، دیش)]

آڑ

(الف) امث ؛ امذ (قدیم) .

۱. اوٹ ، اولٹ ، پردہ ، وہ چیز جس کے پیچھے چھپ رہیں .

پچھتاوا بہوت آوے انپڑاے نیں سو تمنا
شک کر وداع کتی چپ پردے کی آڑ سوں میں

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۱۵۱

جوں سپاہی مورچے کی آڑ میں کرتا ہے چوٹ
یوں تمہارے وار کرتے نین ہیں مژگاں کی اوٹ

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۱۳

پرندوں کو انڈے دینے کے لیے تنہائی کی اور آڑ کی جگہ درکار ہوتی ہے .

۱۹۲۲ پرندوں کی تجارت ، ۱۲

اف : کرنا ، ہونا .

۲. حیلہ ، بہانہ ، (جو اصلیت کو چھپانے کے لیے ہو) .

اصلاح باطن کی آڑ میں شرع ظاہر کو بالائے طاق رکھ دیا .

۱۸۹۹ رویائے صادقہ ، ۱۵۹

جس قدر گنجائش فریب اور دغابازی کی مذہب کی آڑ میں ہے کسی شعبۂ زندگی میں نہیں .

۱۹۴۲ انور ، ۱۹۲

۳. حفاظت ، پناہ ، پشت پناہی ، مدد .

اس کے پاس خاصے کے غلاموں اور نوکروں کا جتھا خوب تھا انہی کی آڑ میں جان بچا کر مقام غزنی میں . . . جا پہنچا .

۱۸۸۴ قصص ہند ، ۲ : ۲

جو لوگ واقعی . . . دوست پرور ہوتے ہیں . . . ان کے پس ماندوں کو آڑ دینے والوں کی کمی نہیں .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۷۷

۴. ٹیک ، تکیہ ؛ ٹیکن .

سرصرصر نے کچھ بیٹھ کے نیچے آڑ لگا دی کہ تکیہ لگا کر یہ مجروح بیٹھا .

۱۸۹۰ طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰

غرض جو چکرایا تو دیوار کی آڑ لگا کر بیٹھ گئی .

۱۹۲۶ شرر ، فلورا فلورنڈا ، ۱۶۱

۵. (i) رکاوٹ ، سدراہ ، حائل .

بہت واں سے نزدیک تر تھا پہاڑ فقط بیچ میں ایک جنگل تھا آڑ

۱۸۴۷ مثنوی صیدیہ ، ۱۱۶

(ii) حد فاصل .

جنتیوں اور دوزخیوں کے بیچ میں ایک آڑ . . . ہوگی .

۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۲۴۸

۶. ضمانت یا کفالت .

اس قصبے میں جن حضرات اسلام کی جائداد پر یہ نوبت جائداد کے ضائع ہونے کی ، بیع ، رہن ، آڑ سے آئی ہے وہ میرے ہی قرابت دار ہیں .

۱۹۰۲ ماہ نامہ 'عصر جدید' ، جون ، ۲۴۳

۷. شرم ، حجاب .

گلے سے لگ جاؤ آکے صاحب مرے تمہارے بگاڑ کیا ہے
کہاں کی ٹٹی پہاڑ کیسا بتاؤ صاحب یہ آڑ کیا ہے

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۸۴۸

دو بدو کہنے سننے سے ذرا سی آڑ اور تھوڑا سا لحاظ جو باقی ہے وہ بھی اٹھ جائے گا .

۱۹۲۰ لخت جگر ، ۱ : ۲۰۶

۸. ٹیڑھ ، کجی ، ترچھاپن .

عمارت میں آڑ آتی ہے تو آئے چھت میں رخنہ پڑتا ہے پڑے .

۱۹۶۸ فنون ، اپریل ، ۲۶

۹. (ہندو) کاجل کی ترچھی لکیر جو ہندو عورتیں اپنے ماتھے پر بندی کے نیچے کھینچتی ہیں .

اینگر کی دے ہوں لال ٹکلیا اور دے ہوں کاری آڑواہی رسیا بسے

۱۸۹۵ (پوربی گنواری) (فرہنگ آصفیہ ۱ : ۱۵۰)

۱۰. ایک قسم کے بوائے ہوئے اناج (ترکاری وغیرہ) میں دوسرے قسم کے اناج (یا ترکاری وغیرہ) کی آڑی پٹی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۰) .

۱۱. (برتن سازی) برتن کے کور کنارے سیدھے کرنے اور گڑھے گوموڑے نکالنے کا (ٹھٹھیرے کا) ہتھوڑا جو چونچ کی شکل کا ہوتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۶) .

۱۲. (موسیقی) ہاتھی دانت یا کسی اور چیز کی چھوٹی سی تختی جو سارنگی کے نچلے سرے (طبلی) کے اوپر تانت کے تاروں کو طبلی کی سطح سے ذرا اوپر اٹھائے رکھنے کے لیے لگی رہتی ہے اس کے اوپر تانت کے تار کھنچے ہوتے ہیں جس سے تار کی جھنکار صاف رہتی ہے ، تاردان ، ٹیک ، گھوڑی (ا پ و ، ۴ : ۱۰۰) .

۱۳. (موسیقی) طبلہ کی تال میں لے کی ایک قسم جس میں کال اور ماترے گنے جاتے ہیں (نغمات الہند ، ۸۴) .

لے کواڑ ہو جاتی ہے ، یہ لے آڑ سے آسان ہے .

۱۹۲۷ نغمات الہند ، ۹۱

۱۴. (لوہاری) جھا ، لوہار کی بھٹی کے منھ کا پٹ جو اندر کی تپش کو روکتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۱) .

۱۵. (i) (بانک بنوٹ) حریف کی ضرب یا گرفت سے بچنے کے لیے پینترا بدل کر ہتھیار کو اس کے سامنے کر دینے کا عمل تاکہ اس کا وار خالی جائے یا رک جائے ، اڑنگا (ا پ و ، ۸ : ۲۷) .

(ii) (بانک بنوٹ) مخاصم کی کلائی کے نیچے سے لکڑی لے جا کر روکنے کا عمل (حربۂ احمدیہ ، ۲)

۱۶. (معماری) باڑ کی کھڑی لکڑی کا جھوک روکنے اور سہارنے والی ترچھی بندھی ہوئی لکڑی ، اڑنگا (ا پ و ، ۱ : ۹۰) .

۱۷. ڈھلان پر کھڑی ہوئی گاڑی کے پہیے کے نیچے لگانے کی روک جس سے گاڑی اپنی جگہ قائم رہے اور آگے یا پیچھے نہ ہٹے (ا پ و ، ۵ : ۱۰۴) .

۱۸. کھیت کی حد بندی کی منڈیر ، مینڈ (ا پ و ، ۶ : ۲) .
۱۹. وہ لکڑی جو کواڑوں کو کھلنے سے روکنے کے لیے اِس پشت ہوتی ہے ، دروازے کی لکڑی (ا پ و ، ۱ : ۲۲) .
(ب) صف .
۱. پشت پناہ ، مدد گار .
حسن کا آئینہ دار ہر ایک کام میں اس کا آڑ تھا .
۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲۱
جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کیس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۱
مصیبت تو اسے ہے جس کی کوئی آڑ نہیں .
۱۹۳۵ گئودان ، ۲۰۸
۲. ضامن ، کفیل ، جیسے : روپیہ تو قرض مل جائے گا لیکن کسی کو آڑ دینا پڑے گا .
(ج) م ف .
۱. وقفے سے (وقت کا) فاصلہ دے کر .
تھوڑے ہفتوں تک تین تین روز آڑ نمک کے جلاب دینا .
۱۸۴۸ اصول فن قبالت ، ۲۹
تراش روزانہ واقع نہ ہو ، بلکہ ایک دن آڑ .
۱۹۰۷ فلاحۃ النخل ، ۲۴۳
۲. بچنے یا چھپنے کے لیے ، پوشیدہ ہوجانے کی غرض سے .
اتنا سنا کہ کہیں دھگڑے کے پاس پکڑی گئیں او بی بی یہ شہزادیاں ہیں جن کو محل کیا کوئی کونا آڑ بھی نصیب نہیں .
۱۸۸۴ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۷
[س : آورٹ आ + वरण]

ــ آنا
محاورہ .
رک : آڑے آنا .
کہ آڑ آوینگا تیرے ایک اسود کہ پانی لینے سے ہوینگا ترا سد
۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۱۴۳

ــ باندھنا
ف م .
پردہ ڈالنا (نور اللغات ، ۱ : ۹۲) .

ــ بنانا
محاورہ .
بہانہ ڈھونڈنا ، حیلہ قرار دینا .
لیڈر کا کام محض اس قدر ہوتا ہے کہ . . . خود غرضیوں کے لیے آڑ بنائے .
فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۵

ــ بند
(فت ب ، سک ن) امذ .
۱. لنگوٹ ، کاچھا ، لنگر .
۲. دھوتی کا سرا جو آگے سے ٹانگوں کے بیچ میں سے نکال کر پیچھے کر کے لپیٹ میں اڑس لیا جاتا ہے ، لانگ (ا پ و ، ۲ : ۱۱۷) .
[آڑ + بند (رک)]

ــ بننا
ف م .
آڑ بنانا (رک) کا لازم .
قدم قدم پر ناساز گار ماحول آڑ بنتا رہا .
۱۹۷۴ جہان دانش ، ۲۳

ــ پاڑ
امث .
برائے نام ذمہ داری اور اعتبار .
ضامن ڈھونڈنے کون جاتا یار لوگوں نے کچھ آڑ پاڑ کر کے کام نکال لیا .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۹۳
تھوڑا سا اعتماد قائم کر کے آڑ پاڑ کر کے کام نکال لو .
۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۹۲
[آڑ + ا : پاڑ ، تابع]

ــ پردہ
(ـ فت پ ، سک ر ، فت د) امذ .
رک : اڑ پردہ (ا پ و ، ۵ : ۱۰۶) .
[آڑ + پردہ (رک)]

ــ پڑنا
محاورہ .
جھک جانا .
پڑے آو کر آڑ جوسی جیتے منہا پڈتان پور مجوسی جیتے
۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۷۷

ــ پکڑنا
محاورہ .
۱. پناہ لینا ، چھپ جانا .
ترک لوگ محفوظ جگہوں میں دشمنوں کی آڑ پکڑے ہوئے تھے .
۱۸۹۰ حسن انجلینا ، شرر ، ۷۰
آڑ پکڑ کر کھڑے ہوئے ایسے مقام پر جہاں سے تقریر سنائی دے .
۱۹۰۴ آفتاب شجاعت ، ۳ : ۱۷۴
۲. سہارا لینا ، ٹیک لگانا .
دونوں دوست درختوں ٹیلوں کی آڑ پکڑ کر مکان کے اندر پہنچے .
۱۹۳۳ ید قدرت ، ۳۶
۳. بہانہ بنانا .
نیک و بد کے تو آپ مالک ہیں آڑ ناحق مری پکڑتے ہیں
۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۲۰۷
دوسری جگہ وہ اسی مذہب کی آڑ پکڑ کر دارالحرب میں سود بھی لینے لگے .
۱۹۴۰ مضامین رشید ، ۲۱۸

ــ پھانس
(ـ مغ) امث .
رک : آڑ پاڑ (نور اللغات ، ۱ : ۹۲) .
[آڑ + پھانس (رک)]

ــ تلا
(ـ فت ت) امذ .
۱. (عمارت) دو پلیا چھپر یا کھپریل کی درمیانی روک یعنی مگری کی بلی جس پر دونوں طرف کے چڑھاؤ لگے رہتے ہیں ، دھرن (ا پ و ، ۱ : ۸) .
[آڑ + تلا (رک)]

ــ توڑ
(ـ و مج) امث .
(بانک بنوٹ) آڑ (رک) کے ساتھ جوابی حملہ کرنے کا طریقہ ، جارحانہ و مدافعانہ عمل (ا پ و ، ۸ : ۳۷) .
[آڑ + توڑ (رک)]

— **توڑنا** محاورہ .

حجاب اٹھانا ، پردہ باقی نہ رکھنا یا اٹھا دینا .

کچھ منہ سے پھوٹیے تو سہی پھر نہیں کہ ہاں
آپس میں ہے حجاب کی جو آڑ توڑیے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۶۹

— **ڈَنڈا** (— فت ڈ ، سک ن) امذ .

وہ لکڑی جو دروازے کے پٹوں کو اندر سے بند رکھنے کے لیے لگائی جاتی ہے اور پاکھیے میں اس کا گھر بنا ہوتا ہے ، اڑڈنڈا (اپ و ، ۱ : ۲۲) .
[آڑ + ڈنڈا (رک)]

— **ڈھونڈنا** محاورہ .

پناہ چاہنا .

دن کو تو میرے نالہ سوزاں بلند ہوں
ڈھونڈے فلک پہ مہر فلک ابر ترک آڑ

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۸۹

— **کَباڑ** (—فت ک) امذ .

الا بلا ، کاٹ کباڑ ، کوڑا کرکٹ .

پہروں کانچ کے ٹکڑے ، تیج ، میدہ لکڑی ، مروڑ پھلی اور نہ جانے کیا کیا آڑ کباڑ کوٹتے چھانتے رہتے .

۱۹۷۳ جہان دانش ، ۶۱
[آڑ + کباڑ (رک)]

— **کرنا** محاورہ .

ضمانت میں دینا ، رہن کرنا .

میں نے دلی لالہ کے پاس مونچھ کا ایک بال آڑ کرکے دس روپئے ادھار لیے تھے .

۱۹۵۴ اپنی موج میں ، آوارہ ، ۶۳

۲. پناہ لینا .

کرنا سپر کی آڑ شجاعت سے دور ہے روکے جو وار تیغ کا منہ پر وہ سور ہے

۱۸۳۲ رند ، ۱ : ۱۴۵

— **کِواڑ** (کس ک) امث ؛ ~ آڑ کیواڑ .

(موسیقی) طبلے کی تال میں آڑ (رک : نمبر ۱۳) اور کیواڑ (رک) کو ملا کر برتی جانے والی ایک تال جس میں سم آگے پیچھے آتا ہے لیکن اس کی لے آڑی ترچھی ہوتی ہے (ماخوذ : تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۴) .

دو استھائیوں پر تو وہ آڑ کیواڑ سے آئے کہ چھکے چھوٹنے لگے .

۱۹۵۴ اپنی موج میں ، ۱۱۹
[آڑ + کواڑ (رک)]

— **گَڑا** (—فت گ) امذ .

۱. کرائے کی گاڑیوں کے کھڑا ہونے کا مقررہ مقام جہاں وہ سب طرف سے آکر جمع ہوتی اور کرائے پر دی جاتی ہیں ، اڈا (اپ و ، ۵ : ۱۰۵) .
۲. بائسکل کی گدی کے نیچے کی آہنی کنگھی جس پر گدی کسی جاتی ہے (اپ و ، ۱ : ۱۰۲) .

[آڑ + گڑا ، گڑنا (رک) سے]

— **گُوڑ** (—و مع) امذ ؛ ~ آڑا گوڑا .

۱. کوڑا کرکٹ ، خس و خاشاک (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۲) .
۲. (کھیل) گیڑیوں کے کھیل میں وہ بڑی اور وزنی گیڑی جو نشانہ لگانے کے لیے کھیل کے میدان میں بیچوں بیچ رکھ دی جاتی ہے (اپ و ، ۸ : ۹۳) .
۳. (کھٹ بنا) موٹی رسی کا مضبوط بند جو پلنگ کے دو مخالف پایوں کے درمیان کان (کھونٹ) نکلنے کی روک کے لیے باندھا جائے (اپ و ، ۱ : ۱۷۷) .
[آڑ + گوڑا (رک)]

— **گوڑ** (—و مج) امث .

۱. کاروباری لوگوں کا باہمی لین دین ، کھاتہ داری ، تبادلہ رقم (اپ و ، ۷ : ۲۲) ، (مجازاً) خاطر تواضع .
اف : کرنا ، ہونا .
[آڑ + گوڑ (رک)]

— **گوڑا** (— و مج) امذ .

بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا یا گلے اور اگلی ٹانگ کی ران میں بندھا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جو اسے تیز رفتاری یا بھاگنے سے روکتا ہے ، آنکڑا ، لنگر (اپ و ، ۵ : ۸۷) .
[آڑ + گوڑا गोडा (= پیر ، ٹانگ ، گھٹنا)]

— **لگانا** ف م .

ٹیک لگانا .

لیں ہاتھ میں عصا کیا جب ہو کمر شکستہ
کیا آڑ ہم لگائیں ٹوٹے ہوئے شجر میں

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۴

— **لینا** محاورہ

پناہ لینا ، سہارا لینا .

تاریکی شب کی آڑ لے کر داخل ہوئے خوابگہ کے اندر

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۶۵

مردوں کے واسطے ہے یہ ٹیکا کلنک کا
گھونگٹ ہو عورتوں کا جو لوں میں سپر کی آڑ

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۸۸

— **میں آنا** محاورہ .

۱. بیچ میں پڑنا ، جیسے : جو چیز آڑ میں آئی سیلاب اسے بہا لے گیا .
۲. ضامن ہونا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۰) .

— **ہونا** ف م .

۱. حجاب ہونا ، حائل ہونا ، اوٹ ہونا .

دیدۂ شوق بنادے ابھی رخنے صدہا
درمیاں میں ہو مرے اس کے اگر آڑ پہاڑ

۱۸۷۰ چمنستان جوش ، ۵۹

۲. بہانہ ہونا .

یہ عقیدہ بھی ایک آڑ تھی ورنہ جس شخص کو نماز سے مطلب نہ روزے سے واسطہ اس کا عقیدہ کیا .

۱۹۳۶ گرداب حیات ، راشدالخیری ، ۱۲

آڑا
صف .

۱. ٹیڑھا ، ترچھا ، اریب ، سیدھے رخ کے خلاف .

بچ نیر کوی نا آئے کر کوی آگ بھرنا جائے کر
بازی سو پلکاں لائے کر سو کا کرے آڑا اڑا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۸۵

چلن سے کیونکر کجوں کے نہ ہو کجی کا ظہور
ظفر جو پاؤں ہوں ٹیڑھے تو نقش پا آڑے

۱۸۵۲ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۸

بانی کے شوق اور اپنے پیچ میں آپ بل کھا کر سرا ایسا آڑا ہو جاتا ہے کہ نوک سوراخ پر سے سرک جاتی ہے .

۱۹۰۳ مکاشفات آزاد ، ۳۳

۲. (مجازاً) جو اصول یا معمول کے خلاف ہو (کام یا بات) ، بے تکا ، الٹا سیدھا .

آڑے ہیں گن اس کے بلکہ تیڑے   رک سب سوں چھڑا اپس کے نیڑے

۱۷۰۰ من لگن ، ۴۰

دیے جواب جو اس نے نہ قاصدا آڑے
کچھ آ گیا ترا شاید لیا دبا آڑے

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۸

اپنوں سے بھی چلتا تھا ستمگر جو آڑا
شمشیر نے منہ ایک طمانچے میں بگاڑا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۴

۳. بقیشی تار کا ڈورا جس کے جامے شادی بیاہ میں بنتے ہیں (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۰) .

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۴

۵. عرضاً، پٹ، لیٹوان، پنواہ دائیں سے بائیں کو، طولاً اور کھڑا کے خلاف.

دھاگوں کے ایک جتھہ کو جو دو دھاروں کا ہوتا ہے ، آڑے یعنی عرض میں . . . ڈالتے ہیں .

۱۸۹۱ رسالۂ حسن ، مئی ، ۵۶

یہ تمام افعال ان ریشوں کے ذریعہ انجام پاتے ہیں جو معدہ میں آڑے ، لمبے اور چوڑے طور پر مخصوص ترکیب سے واقع ہیں .

۱۹۳۶ ترجمۂ شرح اسباب ، ۲ : ۲۸۲

[س : آ + ور + ک आ + वर + क]

— اتارنا
محاورہ .

۱. کپڑے کو ترچھا پھاڑنا (نوراللغات ، ۱ : ۹۲) .

۲. زوردار پتنگ کو ہوا کے رخ سے بچا کر نیچے لانا (امیراللغات ، ۱ : ۹۳) .

— آڑا
صف : م ف .

۱. آڑا (رک) کی تکرار ، جیسے : نواڑ کی بناوٹ کے برخلاف ان سے چارپائی کو آڑا بنا جاتا ہے .

۲. ایک دوسرے کو کاٹتا ہوا، متقاطع.

دونوں (ہاتھ) آڑے آڑے کر کے سینے پر رکھ لیے .

۱۸۸۷ مقدس نازنین ، ۲۸

۳. آڑا ترچھا ، کشیدہ ، برہم .

بلو لے موں پہ آڑا ہور کرے ہر بات آڑی نت
رہتی ہے آڑی آڑی اور بھنوؤں کی تان چپ رس رس

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۸۷

— آنا
محاورہ (قدیم) .

رک : آڑے آنا .

کفر اسے کہتے ہیں خدا کے اور بندے کے میانے آڑا آتا ہے .

۱۶۶۳ میراں جی خدانما، ترجمۂ شرح تمہیدات ہمدانی ، ۸۷

مہ ای گئے تھے ہجر کی شب لیک بچ گئے
کیا جانے کب کا آ گیا آڑا لیا دیا

۱۸۲۵ معروف (لغت کبیر ، ۱ : ۲۴۰)

— پاجامہ
(- فت م) امذ .

تنگ موری کا چوڑی دار پاجامہ جو آڑی تراش کا ہوتا ہے .

سفید شروانی خوب پھنسا ہوا آڑا پاجامہ پاوں میں سیاہ انگریزی منڈا .

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۲۸

[آڑا + ف : پاجامہ (رک)]

— پڑنا
محاورہ .

۱. الٹ جانا ، اوندھا ہو جانا ، گر جانا ، جھک جانا .

یہ دل دیوانہ آہوں کے تراقے جب جڑے
ہوئے زمین کا شق جگر اور آسمان آڑا پڑے

۱۸۶۱ مہر علی مہر ، از چمنستان شعرا ، ۳۷۲

۲. بیچ میں آنا ، درمیان آنا ، حائل ہونا .

سو در حال آڑے پڑی آکے شام   گیا روز کا جگ سوں غوغا تمام

۱۶۴۰ تحفۂ عاشق ، وجدی (دکنی اردو لغت ، ۴)

دوسرا بیٹا اڑ واڑ پور آڑا پڑ کر بولنے لگیا .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیلی (دکنی اردو لغت ، ۳)

— ترچھا
(- کس ت ، سک ر) ، صف : م ف .

محرف : آڑے ترچھے .

ٹیڑھا بانکا ، کج مج ، موڑ کھاتا ، لہراتا ، بل کھاتا ، بچتا بچاتا ، کنیاں بتاتا .

اپنے جسم کو آڑا ترچھا کر کے ایسے زاویے اختیار کرنا پڑیں گے کہ ایک طرف شانہ رگڑ رہا ہے تو دوسری طرف توند معرض خطر میں ہے .

۱۹۳۷ دنیائے تبسم ، ۲۱

— ترچھا آنا
محاورہ .

آوازہ کسنا ، برا بھلا کہنا ، پھبتی اڑانا .

اوروں سے مذاق کرتے کرتے میری طرف بھی آڑے ترچھے آنے لگے .

۱۹۰۳ آفتاب شجاعت ، ۲ : ۲۳۶

— ترچھا رہنا
محاورہ .

رک : آڑا ترچھا ہونا .

مرے کو کا سے آڑی ترچھی تو رہتی ہے اے انا
تجھے بیر اوستے ہے ہر بات میں تیری جھمیلا ہے

۱۸۳۰ امتحان رنگین ، ۲۲

ـــ ترْچھا کرنا محاورہ .

لگے ہاتھوں لینا ، (کسی پر) غصہ کرنا .

عشق پیچاں کو کیا ہم نے جو آڑا ترچھا
سرو کو یار نے گلشن میں بنایا سیدھا

۱۸۷۰　　دیوانِ مہر ، الماس درخشاں ، ۱۹

ـــ ترْچھا ہونا محاورہ .

غصے سے بگڑنا ، برہم ہونا .

سیٹھ جی اتنے آڑے ترچھے نہ ہو　　واجبی نین سکھ کا مول کرو

۱۸۷۳　　طلسم الفت (قلق) (امیراللغات ، ۱ : ۹۳)

ـــ چڑھانا محاورہ .

(پتنگ بازی) حریف کے پتنگ پر اپنے پتنگ کو ترچھا لے جانا (امیراللغات ، ۱ : ۹۳) .

ـــ چوتالہ (و لین ، فت ل) امذ .

(موسیقی) طبلے کی تالوں میں سے ایک تال ، جس میں لے کے چودہ ماترے اور تال کے سات ماترے ہوتے ہیں (تیتالہ تال کی خالی یعنی کال پر ماترے گننے سے یہ تال بنتی ہے) (نغمات الہند ، ۹۱) .

کہیں آڑا چوتالہ اور خمسہ ہو　　فرودست ذو بحر کو بھی گنو

۱۸۵۹　　حزن اختر ، ۱۰۶

آڑا چوتالہ اور آیواڑ کی لے کو سن کر فرغانہ والی ڈومنیاں دنگ ہو گئیں .

۱۹۲۰　　چار چاند ، ۱۲۵

[آڑا + چوتالہ (رک)]

ـــ چوڑا (ـــ و لین) صف ؛ م ف . (قدیم)

لمبان اور چوڑان میں ، طولاً و عرضاً .

او ڈونگر کا سر قلعۂ سخت تھا　　آڑا چوڑا سب مل کے یک لخت تھا

۱۶۴۹　　خاور نامہ ، ۳۸۲

کہتے ہیں زمین بہت بڑی ہے　　آڑی چوڑی بچھی پڑی ہے

۱۸۷۴　　جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۵۰

[آڑا + چوڑا (رک)]

ـــ چوڑا ہونا محاورہ .

آپے سے گزرنا ، جامے سے باہر ہونا ؛ شیخی بگھارنا ؛ دون کی ہانکنا ، جیسے : م : پیچھے تو ہر کوئی آڑا چوڑا ہوتا ہے ، سامنے بڑھ کر بات کرو تو حقیقت کھلے .

ـــ چھوڑ پاڑا فقرہ .

بے معنی اور مہمل بات (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۰) .

ـــ دستی شکَنْجہ (فت د ، سک س ، کس ش ، فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ .

گھاس کے گٹھے باندھنے کی لکڑی کی دو خانے والی مشین .

آڑے دستی شکنجوں میں سے سادہ نمونہ وہ ہے جو نقشہ . . . میں بتلایا گیا ہے .

۱۹۰۷　　مصرف جنگلات ، ۲۹۹

ـــ سِیدھا (ـــ ی مع) صف ؛ م ف .

الٹا سیدھا ، بے تکا ، بے ڈھنگا ، غلط سلط ، جیسے : پلنگ ہم سے آڑا سیدھا جیسا بنا جا سکتا تھا بن دیا .

[آڑا + سیدھا (رک)]

ـــ کَپْڑا (ـــ فت ک ، سک پ) امذ .

مقیشی تار کا ڈوریا جس کے جامے شادی بیاہ میں بنتے ہیں (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۱) .

[آڑا + کپڑا (رک)]

ـــ کِھینْچ جانا محاورہ .

(پتنگ بازی) پتنگ کو حریف کے پتنگ کے اوپر سے یا نیچے سے لے جانا اور مخالف سمت میں کھینچنا (امیراللغات ، ۱ : ۹۳) .

ـــ گُوڑا (ـــ و مع) امذ .

رک : آڑ گوڑ ؛ فضلہ ، کوڑا کرکٹ (پلیٹس) .

ـــ گوڑا (ـــ و مج) امذ .

رک : آڑ گوڑ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۳) .

ـــ گوڑی (ـــ و مج) امث .

۱. رک آڑ گوڑ .

۲. (کشتی) حریف کی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر اس کا پانو زمین سے اکھاڑ دینے کا عمل (امیراللغات ، ۱ : ۹۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۲) .

ـــ گوڑی چڑھانا/دینا/لگانا/مارْنا محاورہ .

آڑا گوڑی کا پیچ کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۹۴) .

ـــ لگا لینا محاورہ .

(پتنگ بازی) کسی طرف زیادہ جھکے ہوئے پتنگ کو ڈور دے کر روکنا اور ہوا کی تھم پر لے آنا (امیراللغات ، ۱ : ۹۴) .

ـــ لگْنا محاورہ .

۱. حائل ہونا .

سو آڑے لگیا ایک آ کر پہاڑ .

۱۷۴۰　　تحفۂ عاشق ، وجدی (دکنی اردو لغت ، ۲۶)

۲. (پتنگ بازی) پتنگ کا آڑا اڑنا (امیراللغات ، ۱ : ۹۴) .

ـــ مانْگنا محاورہ .

(پتنگ بازی) پتنگ کا دائیں یا بائیں کسی رخ دب کر اڑنا (امیراللغات ، ۱ : ۹۴) .

ــ وقت (ــ فت و ، سک ق) امذ .

مصیبت اور تکلیف کے دن ، مشکلات کا موقع ، (کسی شے کی) سخت ضرورت کا زمانہ .

رو عقل آڑے وقت پر کام آتی .

۱۶۳۵ سب رس ، ۵۹

پیروی کرنے کو یہ جاتے ہیں آڑے وقت میں
فی سبیل اللہ کام آتے ہیں آڑے وقت میں

۱۸۹۹ دیوانجی ، ۳ : ۲۷۲

محرم میں چھری اور نیمچے سے کھیلنے والے
اس آڑے وقت میں کیا سعی کچھ فرما نہیں سکتے

۱۹۲۷ شعر انقلاب ، ۳۵

[آڑا + وقت (رک)]

ــ ہونا محاورہ .

۱. خفا ہونا ، ناراض ہونا ، برہم ہونا ، برگشتہ ہونا .

ہمن سیتی آڑے ہوئے جان بوج سنگھاتیاں سوں پیالے پیتے دم بدم

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹

اگر نصیب ہیں سیدھے تو ڈر نہیں ہم کو
بلا سے ہم سے وہ ہوں ٹیڑھے ترچھے یا آڑے

۱۸۵۲ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۸

۲. روکنا ، منع کرنا ، حائل ہونا ، مزاحم ہونا .

توں بھی جا کر آڑا ہو دونھو مل کر اس کونڈو

۱۵۰۳ نوسرہار ، ۲۶ الف

منگی جون او جانے سو آڑا ہو دن نجانے دبا سو رہی پھیر ان

۱۶۳۹ طوطی نامہ (غواصی) ، ۱۲۷

آڑت (فت ڑ) امث : ~ آڑتھ .

رک : آڑھت .

آڑتیے کو تک دار بھی کہتے ہیں کیوں کہ آڑت پر آئے ہوئے مال کا تولنا ، تلوانا بھی اس کے ذمے اور نگرانی میں ہوتا ہے .

۱۹۲۳ اپ و ، ۷ : ۷۳

آڑتی/آڑتیا/آڑتیہ (سک ڑ / کس مع ت / فت ی) امذ .

رک : آڑھتی .

ہم نے اپنے آڑتیہ کو مال دبا تھا وہ منڈی میں پکڑا گیا .

۱۹۳۱ ؟ روح لطافت ، ۱۲۰

آڑتھ (فت ڑ) امث .

رک : آڑھت .

ہم کو چاہیے کہ دوسرے ملک میں آڑتھ اور کمپنیاں قائم کریں .

۱۸۸۴ مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۵۷

آڑکا (سک ڑ) امذ .

(پارچہ بافی) وہ چوبی ڈنڈا جو دری کے تانے کی بلی کا کھنچاو محکم کرانے والی رسی کے بند میں اینٹ دینے کے لیے لگایا جاتا ہے (اپ و ، ۲ : ۱۰۲) .

[آڑا (رک) + ا : کا ، لاحقۂ نسبتی]

آڑنا (سک ڑ) ف م .

روکنا ؛ سہارا دینا ؛ پناہ دینا ، بچانا (پلیٹس) .

[آڑ (رک) + ۱ : نا ، علامت مصدر]

آڑنی (سک ڑ) امث .

وہ گنکا جو دروازے کے ہٹ یا پٹوں کو کھلا رکھنے اور ہوا وغیرہ سے بند نہ ہونے کی غرض سے لگایا جاتا ہے یہ چوکھٹ اور کھلے ہوئے کواڑ کے درمیان لگا ہوتا ہے (اپ و ، ۱ : ۲۳) .

[آڑ (رک) + ا : نی ، لاحقۂ تانیث]

آڑو (و مع) امذ .

ایک درخت اور اس کا پھل جو امرود کی طرح کا یا چکنی نما ہوتا ہے اور جس کی کھال پر ہلکے ہلکے روئیں ہوتے ہیں .

آڑو میوہ نزدیک بہ شفتالو و درختش نیز مثل درخت شفتالو است .

۱۷۵۱ نوادر الالفاظ ، ۱۸

خوانوں میں رنگترے سنگترے آڑو کو لے ان سب پر کھانچے رکھے گئے .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۹

عسل مہیا کرنے والے پودے . . . آڑو . . . لوکاٹ وغیرہ

۱۹۶۶ چارے ، ۵۲۲

[س : आड़ू : آڑو]

آڑ واڑ ہونا محاورہ .

آڑے آنا ، حائل ہونا ، حمایتی ہونا .

لانڈ کا اوس کے تئیں آڑ واڑ ہو کر بولیا .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیلی (ق) ، ۱۱۷

آڑی (۱) صف .

۱. رک : آڑا جس کی یہ تانیث ہے .

پلولے موں پہ آڑا ہور کرے ہر بات آڑی نت
رہتی ہے آڑی آڑی اور بھنوؤں کی تان چپ رس رس

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۸۷

ایک شیشے کی نلی یا لاکھ کی بتی آڑی رکھنے سے وہ ہر طرف گھوم سکے .

۱۸۷۳ اخبار مفید عام ، آگرہ ، ۱۵ جولائی ، ۳

اس میں ٹانگ کی حرکت آڑی . . . یا عرضی طور پر ممکن ہے .

۱۹۶۷ بنیادی حشریات ، ۳۸

۲. فن بانک کے ایک داؤں کا نام (اپ و ، ۸ : ۹۳) .

ــ آنا محاورہ

۱. رک : آڑے آنا .

گودڑی کھنی اگر ہے تجھ کنے وو بھی آڑی آئے تیرے رہ منے

۱۷۳۳ پنچھی نامہ ، ۳۸

۲. آوازہ کسنا ، دوسروں پر بات رکھ کر برا بھلا کہنا ، ہنسی اڑانا .

بہت سی آڑیاں آتے ہیں حضرت واعظ
چلا بھنا کوئی ہم سا نہ آڑی آجائے

۱۸۶۸ حزیں دہلوی ، د (ق) ، ۱۰۹

نوزائیدہ شعرا پرانے شاعروں پر آڑی آتے ہیں .

۱۹۲۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۵ : ۳

۳. ڈھول ڈھپا کرنا (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۹۲) .

— بادی امث .

برتن کو جلا کرنے کا ٹیڑھے منھ کا فولادی قلم (اپ ر ۳ : ۴۹) .

[آڑی + بادی (رک)]

— بنانا ف مر .

سونے یا چاندی کا ورق بنانے کے لیے سوا انچ لمبی پون انچ چوڑی کاغذ ایسی پتلی پٹی کو حسب ضرورت درست کرنا اور اس کے ٹکڑے کاٹنا (اپ ر ، ۳ : ۲۲) .

— بیل (- ی مج) امث .

ترچھی پٹری کی بیل ، مخروطات کی ضد (امیراللغات ، ۱ : ۹۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۳) .

[آڑی + بیل (رک)]

— پٹی (- فت پ ، شد ٹ) امث .

دیسی کواڑ کا کمر پٹا، کواڑ کے پچھلے رخ پر تختوں کے عرض میں مضبوطی کے لیے حسب ضرورت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر جڑے ہوئے ڈنڈے ، پشتی وان.

بچ بیٹی کواڑ کے ر وکاری چوکٹھے کی آڑی پٹی یا پٹیاں ، ادھینی .

۱۹۳۹ اپ و ، ۱ : ۲۲

[آڑی + پٹی (رک)]

— تراش (- فت ت) امث .

۱. (جنگلات) درخت یا لکڑی کو ریشوں کے آڑے رخ میں کاٹنے کا عمل ، کھڑی تراش کے بالمقابل .

آڑی تراش کے آروں کا طول . . . موزوں ہے .

۱۹۰۷ مصرف جنگلات ، ۱۹۲

۲. (انجینیری) زمین کی مثلثی کٹائی یا کھدائی یا مثلثی پشتہ یا بھرائی.

ڈھال کا عرض دریافت کرنے کے لیے جن معطیات کی ضرورت ہوتی ہے ، ان سے آڑی تراش کے رقبہ کا بھی حساب لگا سکتے ہیں .

۱۹۲۲ مٹی کا کام ، ۱۸

[آڑی + تراش (رک)]

— ترچھی (- کس ت ، سک ر) صف .

۱. آڑا ترچھا (رک) کی تانیث .

اپنے دل کا آج پھوڑنا منظور ہے

آڑی ترچھی اس پری کو برملا کہنے کو ہیں

۱۹۱۱ بہارستان خیال ، ۷۰

۲. جو طرفہ ، ہر طرف سے .

گالیوں کی بوچھار آڑی ترچھی پڑنے لگی .

۱۹۲۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۸ : ۴

— ترچھی لانا محاورہ .

رک : آڑی آنا نمبر ۲ .

شعرا ان پر چاہے جیسی آڑی ترچھی لائیں . . . مگر انھیں پروا نہیں

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۲/۱ : ۱۹۵

— کاٹنا محاورہ .

کنی کاٹنا ، نظر بچانا ، کترانا ، آنکھ بچانا .

میں نے چاہا کہ آڑی کاٹ کے نکل جاؤں .

؟ نرالی اردو ، ۶۹

— کرنا محاورہ .

(زرگری) ورق کا رخ بدل کر یعنی طولاً کو ٹنے کے بعد عرضاً کوٹنا (فرہنگ آصفیہ ۱ : ۱۵۳) .

— گوٹ (- و مج) امث .

اوبِ تراش کی گوٹ (امیراللغات ، ۱ : ۹۲) .

[آڑی + گوٹ (رک)]

— مار صف

رک : آڑی مار .

تمام اشخاص ضرر رساں اور بد وضع کے نام جو کسی رجسٹر ضابطہ میں درج نہیں ہیں . مثلاً : چور، نقب زن ، قمار باز، پٹہ باز ، چوسر باز آڑی مار ، دغا باز .

۱۸۹۳ آئینۂ سراغ رسانی ، ۶۳

تم بڑے چالاک اور آڑی مار ہو گئے ہو .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۲۷۵

[آڑی + مار (رک)]

— مُشکل/مصیبت (- ضم م ، سک ش ، کس ک / ضم م ، ی مع ، فت ب) امث.

سخت مصیبت .

ہاں جو کچھ اپنے ہاتھ سے اٹھا کر خدا کی راہ میں دیا تھا وہی اس آڑی مشکل میں کام آتا ہے .

۱۹۳۵ بیگمات شاہان اودھ ، ۴۲

[آڑی + مشکل / مصیبت (رک)]

— مانگ (- مغ) صف .

وہ مانگ جو سر کے بیچوں بیچ سے دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر نکالی جائے .

احسان آڑی مانگ نکالے کف کے بٹن لگا رہا تھا .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ۸۶

[آڑی + مانگ (رک)]

— ہیکل (- ی لین ، فت ک) امث .

ایک زیور کا نام جو گلے میں ڈال کر بدھی کی طرح پہنا جاتا ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۹۲) .

آڑی ہیکل تو گلے میں کبھی ڈالی کب تھی

تم نے یہ شوخی یہ طراری نکالی کب تھی

۱۸۶۸ واسوخت شوق، نواب مرزا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۲۶)

[آڑی + ہیکل (رک)]

ــــ ہونا محاورہ .

رک : آڑا ہونا .

اکیل رات کوں آکر انے ملناچ گھٹ کئے ہے
سیدھی ہو ہاشمی تجھ سوں جو کوئی دھن لڑکے آڑی ہے

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۲۹۷

گونج ذرا مڑگئی کہ خود آڑی ہوگئی .

۱۸۸۱ صورت الخیال ، ۲ : ۷۱

آڑی (۲) صف .

۱. مددگار ، محافظ ؛ سہارا دینے والا ؛ حصہ دار ، ساجھی (پلیٹس) .
۲. کھیل میں اپنی پارٹی کا شریک کھلاڑی .

میرے میرے آڑیو ادھر آؤ .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۹۴

لیجیے آڑی تو بٹ گئے اور دو مقابل فریق بن گئے .

۱۹۴۴ یہ دلی ہے ، ۲۲

[آڑ + ا : ی ، لاحقۂ صفت]

آڑی (۳) امث .

راگ کی ایک قسم ، ایک لے (پلیٹس) .

سوال : آڑی لے کس کو کہتے ہیں ؟ جواب : ضرب کی خالی جگہ کو سم مقرر کردیا جائے .

۱۹۲۷ نغمات الہند ، ۸۴

آڑے

آڑا (رک) کی مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل .

ــــ آنا محاورہ .

۱. درمیان میں آنا ، حائل ہونا ، مانع ہونا ، رکاوٹ ڈالنا .

ہم نہ جانے پائے باہر آپ سے وہ ہی آڑے آگیا جیدھر چلے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۸۷

شیشہ آلات کا ٹوکرا آڑے آیا دکان سے اوڑ کے زمین پر گرا جھنکار کان میں آئی .

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۱۵۲

پروانے کر چکے تھے سر انجام خود کشی
فانوس آڑے آگیا تقدیر دیکھنا

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۸۵

۲. حمایت لینا ، سپر بن جانا ، مدد کرنا .

زن و فرزند سب دشمن ہیں جی کے نہیں آتا کوئی آڑے کسی کے

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۳

بت پرستوں سے کبھو پوچھ رہے ہو کس کو
کبھی مشکل میں بھی آڑے یہ صنم آتے ہیں

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۸

بھلا ممکن تھا کہ کسی شخص پر برا وقت پڑے اور دادا جان اس کے آڑے نہ آجائیں .

۱۹۴۷ فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۶۱

ــــ پَٹ (ـــ فت پ) امذ .

(اکھاڑا) کشتی کا ایک پینترا : جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ظفر کو چاہیے کہ حریف کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کو جھٹکا دے کر چھوڑ دے اور فوراً داہنے ہاتھ سے پورے زور سے بائیں ران اور بائیں ہاتھ سے داہنی ران پکڑ کر اور اپنا سر حریف کی داہنی ران اور پسلی کے قریب سینہ کا زور دیتا ہوا اپنی بائیں طرف کھینچ کر چت کر دے (رموز فن کشتی ، ۱ : ۵۱) .

[آڑے + پٹ (رک)]

ــــ ہات (ـــ ہاتھ / ہاتھوں) لینا محاورہ .

قول یا فعل سے شرمندہ یا مغلوب کرنا ؛ قائل معقول کرنا ، لتاڑنا .

کیا جانیے کہ کس کے دل کا لہو پیا ہے
کنگھی نے آڑے ہاتھوں کیا زلف کو لیا ہے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۵

پھبتیاں ان پہ اب کہوں تو ذرا آڑے ہاتھوں اب ان کو لوں تو ذرا

۱۸۴۶ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۴۲

میرے بھی زبان ہے وہ آڑے ہاتھ لوں گی کہ ساس بھی یاد کرے .

۱۹۳۳ گھر گرہستی ، ۲۴۷

ــــ ہونا محاورہ .

رک : آڑے آنا ؛ ناراض ہونا .

ہمن سیتی آڑے ہوے جان بوج سنگھاتیاں سوں پیالے پیئے دم بدم

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۶۹

درد دل پر یہ کون تھا مانع شرم آڑے ہوئی حیا مانع

۱۸۸۷ اختر (نوراللغات ، ۱ : ۹۳)

آڑیاں آنا (سک ڑ ، غنہ) محاورہ .

رک : آڑی آنا .

بانکوں پہ جو آڑیاں ہے آتا ترچھوں کو ہے ٹیڑھیاں سناتا

۱۸۹۹ شاد لکھنوی ، مثنوی عبد مذہب ، ۲

آپس میں رمز کنایے کی باتیں ہوتیں اور سب ان پر آڑیاں آتے .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ : ۲ ، ۷۴۸

آڑی باڑی امث (قدیم) .

ترچھی .

کی خوں تنھی اتریا ہے موں انکھیاں گیاں ڈرگاں میں
یوں کم کے آڑی باڑی کیاں کرتیاں بھنوارا کاہیکوں

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۱۳۹

[آڑی (۱) (رک) + باڑی (تابع)]

آڑھ (۱) امث .

رک : آڑ (خصوصاً) کفالت ، ضمانت .

اس قصبے میں جن حضرات اسلام کی جائداد پر یہ نوبت جائداد کے ضائع ہونے کی بیع رہن آڑھ سے آئی ہے وہ میرے ہی قرابت دار ہیں .

۱۹۲۰ ماہنامہ ، عصر جدید ، جون ، ۲۴۳

آڑھ (۲) امث .

ایک قسم کی سمندری مچھلی ، ملیٹ (پلیٹس) .

[आढ़ : ۰]

آڑھت (۱)
(فت ڑھ) امث .

آڑ یا پناہ ، پناہ گاہ .

ڈھونڈھتی پھرتی تھی گلشن میں بھی آڑھت ہردم
کیسی بے چین ہوا کرتی تھی عاشق سے نظر

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۹۵۲

[آڑھ (۱) (رک) + ا : ت ، لاحقۂ کیفیت]

آڑھت (۲)
(فت ڑھ) امث : ~ آڑت ، آڑتھ .

۱. دوکان کوٹھی یا جگہ وغیرہ جس پر لوگوں کا مال بکنے کے لیے آنے اور دوکاندار کو بیچنے کا حق المحنت دیا جائے ، گنج ، تھوک کی دکان ، ایجنسی ، کمیشن یا دستوری پر خرید و فروخت کا کاروبار .

وہ صاف معاملہ بیوپاری جس کی آڑھت کا کوئی باقی دار نہیں .

۱۸۸۷ خیالات آزاد ، ۵۰

بدلو تھے نو قصائی مگر اب صرف چمڑے اور سینگ کی آڑھت کرتے تھے .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۲

۲. معاملہ طے کرانے اور مال بکوانے کا معاوضہ ، دلالی ، کمیشن ، دستوری جیسے : مہاجن کو سامان کی قیمت دلاتے وقت دو روپیہ سیکڑا آڑھت کا کاٹ لینا (ماخوذ : پلیٹس) .

۳. خرید و فروخت کا رابطہ ، لین دین .

اس تدبیر میں تھا کہ دو چار دن بعد کہیں آڑھت پیدا کر کے کسی مہاجن کے ہاتھ ان بتوں کو بیچتے .

۱۸۴۵ حکایات سخن سنج ، ۵۲

[س : ارتھ अर्थ ؟]

ــ لگانا
محاورہ .

تجارتی مال کی خرید و فروخت کے لیے کسی تاجر یا کوٹھی دار کا توسط اختیار کرنا (اپ و ، ۷ : ۳۰) .

آڑھتی / آڑھتیا / آڑھتیا
(سک ڑ ھ / فت ڑ ھ ، سک ت / سک ڑ ھ ، کس ت) امذ .

آڑھت (رک) کاروبار کرنے والا ، وہ شخص جس کے یہاں آڑھت ہو ، تھوک فروش ؛ دلال ، کمیشن ایجنٹ .

قربانی ہوتی ، کھال میرے پاس آتی ، صدقے کا میں آڑھتیا ہوتا .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۱۷۱

مال . . . ایجنٹوں اور آڑھتیوں کی معرفت آتا ہے .

۱۹۲۰ انتخاب لاجواب ، ۲۲ ستمبر ، ۱۳

[آڑھت + ا : ی / یا / یا ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

آز
امث ؛ امذ .

لالچ ، خواہش ، حرص ، ہوس .

آپ کو ہے حرص تخت و تاج کی آز ہے ملک و خراج و باج کی

۱۷۷۴ رموز العارفین ، ۱۷۳

روتا ہوں حسین ابن علی کے غم میں ہیں عیش جہاں کے آز اس ماتم میں

۱۸۵۱ کلیات مومن ، ۲۰۰

یہ سلسلہ غم دوراں کا ہے ابد پیوند
سکون دل کا جو چاہے وہ ترک آز کرے

۱۹۳۷ نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۷۴

[ف]

ــ مند
(ــ فت م ، سک ن) صف .

لالچی ، حریص (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۲) .

اسم کیفیت : آزمندی .

منصور شاہ . . . ہمیشہ جاہ طلبی و آزمندی سے محاسبات دیوانی میں خردہ گیری و سخت گیری کرتا .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۲۱

[آز + مند (رک)]

آزاد
صف (گاہے بطور اسم مستعمل) .

۱. (سماجی ، اخلاق ، مذہبی اور ہر قسم کے رسم و رواج کی) پابندیوں سے الگ تھلگ ، رسوم و قیود سے بری .

حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲

قید مذہب واقعی اک روگ ہے آدمی کو چاہیے آزاد ہو

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۰

مدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام

۱۹۳۶ ضرب کلیم ، ۸۱

۲. عام دستور یا اصول سے مستثنیٰ ، خارج ، بالاتر یا مبرا .

نا چال کو چیونٹی کی ہے ناد کر تار تو کان لے ہے آزاد

۱۷۰۰ من لگن ، ۵۶

کسی جرم کے سبب سزا کے مستوجب نہ ہونے ٹیکس سے آزاد تھے .

۱۸۹۱ ماہ نامہ 'حسن' ، ۲ ، ستمبر ، ۴۷

جب تک کورٹ ڈی جی کے باشندے چنگی اور دیگر محصولات سے آزاد رہینگے یہ تعلقہ ترقی نہیں کرسکتا .

۱۹۵۸ سہ روزہ 'مراد' ، ۹ اکتوبر ، ۲

۳. بے فکر ، بے غم ، بے نیاز .

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۷۷

نہ جراحات سے ڈر اس کو نہ غم سے ناشاد
حر ہے نام اس کا یہ بندوں میں ہے شہ کے آزاد

۱۹۳۸ جلیل (فرزند حسن) ، مرثیہ (ق) ، ۲۳

۴. بیباک ، نڈر ، منہ پھٹ .

حرمت خدا ہی دیں کی رکھیے آج بحشے
جاتا ہے شیخ سوز سے آزاد کی طرف

۱۷۹۸ سوز ، د ، ۵۰

میرے نالے نے ستائی ہے کبھی کس کس کو
منہ فرشتوں پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۵۲

معلوم ہوتا ہے کہ شاہ شجاع کی آزاد پسندی نے میخواروں کو بہت آزاد کردیا تھا .

۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۲ : ۲۱۸

۵. دخل اندازی سے پاک ، جو بلا شرکت غیرے ہو .

اب یہ علاقے یہاں کے تمام مسلمانوں کی آزاد ملکیت ہیں .

۱۸۷۳ اخبار 'مفید عام ، آگرہ ، ۷ جنوری ، ۳

زمین کو قابل زراعت بنانے والی کلوں پر کسانوں کا آزاد قبضہ ہوگا .

۱۹۲۱ آزاد سماج ، ۶۰

۶. تعلقات اور لوازمات دنیوی سے بے تعلق ، تارک‌الدنیا .

اے سالک آزاد ہوا تو توں بندہ خدا کا ہورہے گا .

۱۶۶۳ میراں جی خدا نما ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۲

بے تعلق بن بھی آخر قید ہے قید پائی خاطر آزاد میں

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۵۹

سرمست گوشہ نشینی کے باوجود بالکل آزاد بھی نہ تھے نواب خیر پور کے یاد کرنے پر ان کی عیادت کے لیے گئے .

۱۹۵۳ ہفت روزہ 'کلیم ، سکھر ، ۹ مئی ، ۳

۷. جس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہو ، بے روک ٹوک جاری .

آج خدا کے فضل سے یہ لکھتا ہوں کہ . . . اب ڈاک آزاد ہے .

۱۹۱۵ خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۶۳

۸. محفوظ ، اندیشہ و فکر سے فارغ .

جو اس ہول محشر سوں کر توں آزاد توں فریاد رس ہووے عالم کا داد

۱۷۱۵ قصۂ خواجہ منصور حلاج (ق) ، ۱۲۴

آزاد ہے عذاب دو عالم سے شیفتہ جو ہے اسیر سلسلۂ تابدار کا

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۸

رہتی ہے تازہ ہر دم دل میں تری محبت
آزاد ہر خزاں سے نکلا نہال تیرا

۱۹۵۳ کلیات ناز ، ۳۲

۹. وہ مرد یا عورت جو (قدیم رسم کے مطابق) غلام یا کنیز نہ ہو ، جس نے غلامی سے نجات پالی ہو .

چونکہ بیع دلیل تملیک تھی اور حضرت یوسف آزاد تھے بیع آزاد جائز نہ تھی .

۱۸۲۵ احوال‌الانبیا ، ۱ : ۲۳۲

حر کے عقب میں عازم دشت وغا بھی ہے
آزاد بھی ہے سرو ریاض وفا بھی ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۵

۱۰. جو محبوس اور قیدی نہ ہو ، قید سے رہائی یافتہ ، رہا ، رستگار .

پری دندی کے بند تے آزاد ہو دعا کی شہنشاہ کوں شاد ہو

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۶

ان کے آزاد کیے ہو وے جو آزاد کوئی
تو یہ صیاد ابھی ہمسوں کو آزاد کریں

۱۷۷۴ اثر (سید محمد میر) ، د ، ۲۰

جیل جانے کے پہلے بچہ تھا آزاد ہوا تو بوڑھا ہوکر .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۱۵۷

۱۱. خود مختار (شخص یا جماعت) ، جو اپنے ارادے یا فعل میں غیر کا پابند نہ ہو .

آزاد ریاست .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۶

آباد تھے پہلے مگر اس وقت ہیں برباد
کیا جرم کسی کا کہ ہیں خود فاعل آزاد

۱۹۴۸ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۰۷

۱۲. کفنی پوش فقیر جو ماتھے پر الف کھینچتے اور چار ابرو کا صفایا کراتے ہیں (یہ نہایت گستاخ اور منہ پھٹ ہوتے ہیں) .

چمن میں سو جیوں سرو و شمشاد ہیں فقیروں منے یونچہ آزاد ہیں

۱۶۸۵ معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۷)

نہیں اس شہر میں کوئی جو آزادوں کا طالب ہو
ادا سا کیجے اے وحشت بس اس نگری سے رم کیجے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۳۴

داراشکوہ . . . شروع میں حضرت میاں میر (لاہوری) کے سامنے زانوے ادب تہ کرکے بیٹھا تھا . پھر مجذوب سرمد اور جوگی لال داس جیسے آزادوں کا معتقد ہوا .

۱۹۵۳ تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۲۹

۱۳. جو اپنی ہی قوم کا محکوم یا رعیت ہو ، جس پر کسی غیر قوم کی حکومت نہ ہو .

ملک ہیں اتفاق سے آزاد شہر ہیں اتفاق سے آباد

۱۸۷۴ مثنویات حالی ، حب وطن ، ۸۲

آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات

۱۹۳۶ ضرب کلیم ، ۷۷

۱۴. درست ، مستقیم ، بیشتر سروسہی کے درخت کی صفت میں مستعمل جس کا قامت سیدھا اور دراز ہوتا ہے اور جس پر بہار یا خزاں اثر انداز نہیں ہوتی .

ہوا بازار گل کا دیکھ تجھ رخسار کو مندا
جو دیکھے تجھ قد آزاد کو طوبیٰ تو ہو بندا

۱۷۴۱ ناجی (محمد شاکر) (مخزن نکات ، ۴۷)

سرو آزاد سے ہیں شرمندہ سرنگوں ہیں جو بار دار درخت

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۲

اس کی قامت سے ہوا ہے سامنا شمشاد کا
یہ نیا ہے معرکہ آزاد سے آزاد کا

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۰

۱۵. شخص مجرد جس کے جورو یا اولاد نہ ہو (امیراللغات ، ۱ : ۹۵ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۴) .

۱۶. جو ہر قسم کی جنبہ داری یا دباو سے دور ہو ، منصفانہ ، بے لوث .

تنقید فلسفے کے دائرے میں داخل ہوتی ہے اور ایک بلند اور آزاد ادبی مقام حاصل کرتی ہے .

۱۹۹۵ تنقیدی نظریات ، ۸

۱۷. حریت پسند ، روشن خیال ، جدید تہذیب سے متاثر ، رجعت پسند کی ضد ، جیسے آزاد خیال (رک) .

۱۸. بے شرم ، بے حیا ، بے ادب ، بے لحاظ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۵) .

۱۹. بے سروسامان ، بے برگ و نوا .

میں آنکھیں بچھاؤں وہ شہ حسن گر آئے
درویش ہوں آزاد ہوں بستر تو نہیں ہے

۱۸۵۴ دفتر فصاحت ، وزیر ، ۲۱۹

[ف]

ـــ بندرگاہ (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د ، سک ر) امذ .

وہ بندرگاہ جہاں تجارتی مال پر کسی قسم کی ڈیوٹی عائد نہ ہو .

یہ شہر آزاد بندرگاہ ہونے کی وجہ سے درآمد و برآمد کا اہم مرکز ہے .

۱۹۷۵ ایشیا کے مشہور شہر ، ۲ : ۴۲

[آزاد + بندرگاہ (رک)]

ـــ تجارت (- کسر ت ، فت ر) امث .

وہ تجارت جس میں درآمد روکنے یا ملکی صنعت کو دیگر ممالک کے مقابلے سے محفوظ رکھنے کے لیے محصول نہ لگایا جائے .

تجارت خارجہ کی بھی دو مشہور عالم قسم ہیں آزاد تجارت اور مامون تجارت .

۱۹۱۷ علم المعیشت ، ۵۰۱

[آزاد + تجارت (رک)]

ـــ رو (- ولین) صف ؛ ~ آزادہ رو .

۱. پابندیوں سے بری ، آزاد منش (رک) .

آزادہ رو ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہر گز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۵

علاوہ اس کے آدمی تھے صاف گو اور آزاد رو ، جو دل میں تھا وہ زبان پر .

۱۹۳۱ مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۹۸

۲. (سالوتری) وہ گھوڑا جو اڑیل نہ ہو ، جو چلنے میں کسی قسم کی حیل حجت نہ کرے .

بے عیب عمدہ گھوڑے میں یہ علامتیں ہونا چاہئیں . . . از بس خوبصورت اور آزاد رو ، پیٹھ ہموار .

۱۸۷۲ رسالۂ سالوتر ، ۱ : ۱۹

اسم کیفیت : آزاد روی ؛ ~ آزادہ روی .

مسلمانوں کی روشن ضمیری آزاد روی دلیری اور فراخ حوصلگی کے بہت سے ایسے کارنامے آجائیں گے جس کے لیے کوئی جدا تاریخ نہیں لکھی جاسکتی تھی .

۱۹۰۲ علم الکلام ، ۱ : ۴

[آزاد + ف : رو ، رفتن (= چلنا ، جانا) سے]

ـــ رہنا
ف م .

بے قید یا بے تعلق رہنا ، بچا رہنا ، الگ تھلگ رہنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۲) .

ـــ طبع (- فت ط ، سک ب) صف .

۱. تکلفات سے دور ، جس کی طبیعت اور فطرت پر کسی قسم کی رسوم و مذہب وغیرہ کی پابندی بارہو ؛ بے تعصب .

آزاد طبع لوگ ہیں اللہ کے فقیر
منصب سے کچھ غرض ہے نہ مطلب ہے مال سے

؟ ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۹۶)

[آزاد + طبع (رک)]

ـــ فن (- فت ف) صف .

جس کے فن پر کسی قسم کی پابندی اور قدغن نہ ہو . (وضع اصطلاحات ، ۲۷۶) .

[آزاد + فن (رک)]

ـــ قلم (- فت ق ، ل) صف .

وہ اہل قلم جس کے لکھنے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہو ، بلا جھجک اور غیر جانبداری سے لکھنے والا . (وضع اصطلاحات ، ۲۷۷) .

[آزاد + قلم (رک)]

ـــ کا الف (- فت ا ، کس ل) امذ .

وہ سیدھی لکیر جو آزاد فقیر اپنے ماتھے پر کھینچتے اور اس کو اللہ کا الف جانتے ہیں .

مل نہیں چلتے ہیں کج طبعوں سے ہرگز راستباز
جبین پیشانی سے باہر ہے الف آزاد کا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۹

ـــ کا سونٹا (- و مج مغ) امذ .

(لفظاً) آزاد فقیر کا ڈنڈا (جس کی زد مخصوص نہیں ہوتی اور آزاد جدھر چاہے اسے چلا دیتا ہے) ، (مراداً) وہ شخص جو کہیں نہ دبے ، اکھڑ یا منہ پھٹ جو کسی موقع پر نہ چوکے .

جیسے گنوار کا لٹھ ویسے ہی آزاد کا سونٹا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۶

ـــ کا قشقہ (- فت ق ، سک ش ؛ فت ق) امذ .

رک : آزاد کا الف (امیراللغات ، ۱ : ۹۶) .

ـــ کرنا
ف م .

۱. غلامی یا قید سے رہا کرنا ، بکھیڑوں سے خلاصی دینا .

بال و پر توڑ کے صیاد کرے ہے آزاد
آہ بے رحم یہ کس کام کی آزادی ہے

۱۷۹۴ سوز ، د ، ۳۱۷

ثویبہ نے دودھ پلایا جس کو ابولہب نے حضرت کے پیدا ہونے کی خوشخبری دینے پر خوش ہو کر آزاد کیا تھا .

۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۱۲

خدمت سے با وفا نے جو دل شاد کردیا یہ حریت پسند تھیں آزاد کردیا

۱۹۶۸ مراثی نسیم ، ۲ : ۲۱۹

۲. ملازمت یا خدمت سے سبکدوش کرنا .

در نوں مہمل ہیں صنوبر بھی محل سے نکلے
ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۶

ـــ لوگ (- و مج) امذ .

۱. آزاد فقیروں کا گروہ (رک : آزاد نمبر ۱۲) .

ہولی میں جوگن ایسی بنی وہ کہ جس کو دیکھ
آزاد لوگ بھول گئے اپنی چال ڈال

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۰۰

۲. بے پروا ، بے تکلف .

ہم آزاد لوگ ہیں ، جہاں شام ہوئی وہیں ڈیرا ہو گیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۷

[آزاد + لوگ (رک)]

ــــ مَرد (– فت م ، سک ر) امذ .

بے قید ، یک رنگ ، بے لوث ، قیود رسم و رواج سے بری ، وارستہ .

یہ نعش بے کفن اسد خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۵۵
[آزاد + مرد (رک)]

ــــ مِزاج (– کس م) صف .

رک : آزاد طبع .

اسم کیفیت : آزاد مزاجی (وضع اصطلاحات ، ۲۷۹) .
[آزاد + مزاج (رک)]

ــــ مَشرَب (– فت م ، سک ش ، فت ر) صف .

۱. جس کا کسی مذہب و مسلک سے تعلق نہ ہو ، غیر متعصب ، رسوم و قیود کی پابندی نہ کرنے والا .

یہاں پکاسو نے پانچ سال ایک آزاد مشرب (بوہیمین) کی طرح گزارے .

۱۹۶۶ ماہ نامہ ، ماہ نو ، نومبر ، ۵۷
[آزاد + مشرب (رک)]

ــــ مُعاشَرہ (– ضم م ، سک ش ، فت ر) امذ .

سماج کا وہ طبقہ جو قدیم رسوم و قیود کا پابند نہ ہو اور جس نے اپنی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے خود اصول و ضوابط بنائے ہوں ، وہ طبقہ جس نے خلاف عقل و فطرت رسومات کو ختم کر دیا ہو (اصطلاحات نفسیات ، ۱۱۸) .
[آزاد + معاشرہ (رک)]

ــــ مَنِش (– فت م ، کس ن) صف .

رک: آزاد طبع .

اس سفر میں تنہائی کا لطف ہے پیادہ پائی کا مزہ ہے آزاد منش کو تعلقات سے کیا غرض ہے سر و سامان کو سامان کی حاجت کیا ہے .

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۸۹

بہت سے عاقل لوگ ایسے گزرے ہیں کہ وہ بڑے آزاد منش تھے .

۱۹۶۰ ماسٹر رام چندر اور اردو نثر کے ارتقا میں ان کا حصہ ، ۱۲۲
[آزاد + ف : منش (رک)]

ــــ نامَہ (– فت م) امذ .

آزادی کی دستاویز ، رہائی کا پروانہ ، رہائی کی سند یا سارٹیفیکیٹ .

تن پر ازل سے ٹھیک شہادت کا جامہ تھا
تلوار تھی کہ ہاتھ میں آزادنامہ تھا

۱۸۸۵ عشق ، مراثی ، ۲۸۰
[آزاد + نامہ (رک)]

ــــ نَظْم (– فت ن ، سک ظ) امث .

(شاعری) وہ شعر پارہ جس کے مصرعوں میں ردیف و قوافی کی پابندی نہ ہو اور جس کے مصرعوں میں ارکان کی تعداد عروضی قواعد کے برخلاف مختلف ہو .

آزاد نظم کی بنیاد ایک ہی بحر پر ہوتی ہے مگر بحر کے ارکان کی تقسیم شاعر کی صواب دید پر ہوتی ہے .

۱۹۷۶ اصناف ادب ، ۱۰۱
[آزاد + نظم (رک)]

ــــ وار امذ .

موسیقی کی ایک دھن (وضع اصطلاحات ، ۱۲۹ ، ۲۲۲) .
[آزاد + وار (رک)]

ــــ وَضْع (– فت و ، سک ض) امث .

جس کی طبیعت اور مزاج میں وارستگی ہو ، آزاد منش (رک) (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۹۷ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۲) .
[آزاد + وضع (رک)]

ــــ ہونا ف ل .

آزاد کرنا (رک) کا لازم .

او حیدر کئے آیا جوں باد ہو خبر لیا یا جھگڑے کی آزاد ہو

خاور نامہ ، ۱۷۳

قید ہستی تک ہیں تیرے دام گیسو میں اسیر
تن سے سر آزاد ہو جائے تو ہوں آزاد ہم

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷

آزادانَہ (فت ن) صف ؛ م ف .

آزاد (رک) کی طرح ، کسی بھی قسم کی قید اور پابندی کے بغیر .

آپ میری آزادانہ رایوں اور باتوں کے چھپنے سے اپنی سوسائٹی کا کچھ نقصان نہیں سمجھتے .

۱۸۶۹ مسافران لندن ، ۱۸۲

کیا آر یہ بھٹ نے آزادانہ یہ رائے قائم کی یعنی ارسٹا کورس سے متاثر ہوئے بغیر .

۱۹۵۹ مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱/۲ : ۸۷۳
[آزاد (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

ــــ تِجارَت (– کس ت ، فت ر) امث .

رک: آزاد تجارت .

آزادانہ تجارت کا حامی .

۱۹۳۷ انگلش اردو ڈکشنری (عبدالحق) ، ۲۲۶
[آزادانہ + تجارت (رک)]

ــــ رائے امث .

وہ رائے جو اپنے نزدیک ٹھیک ہو اور اس میں کسی کی جنبہ داری نہ ہو ، بے تعصب مشورہ یا خیال (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۹۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۲) .
[آزادانہ + رائے (رک)]

ــــ وَضْع (– فت و ، سک ض) امث .

۱. رندانہ اور اوباشانہ طور طریقہ یا لباس .

یہ آزادانہ وضع آپ نے رندوں کی صحبت سے اڑائی ہے ۔
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۶
۲. دنیا داروں سے الگ تھلگ : عوام سے مختلف (ماخوذ : نوراللغات ۱ : ۹۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۲۲) ۔
[آزادانہ + وضع (رک)]

آزادگان / آزادْگان
(فت د / سک و) امذ ؛ ج ۔

آزاد (رک) کی جمع ۔

آزادگاں کا اور ہی مشرب ہے مصحفی
درویش وہ نہیں جو غم نیست ہست کھائے

۱۸۳۲ مصحفی (سہ ماہی تحریر ، دہلی ، ۱ : ۱۲۵)

بپا ہے رقص عناصر سر سپہر بریں
دھنسے ہیں جیل میں آزادگاں بروئے زمیں !

۱۹۷۳ پرواز عقاب ، ۱۲
[آزاد (رک) + ف : گاں ، لاحقۂ جمع]

آزادگی / آزادْگی
(فت د / سک د) ۔

(الف) امث ۔
رک : آزادی ۔
میں آنے کروں گا شتابندگی جو آزادگی پاؤں از بندگی
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۵۴۱

آزادگی پہ چھوڑ قفس ہم نہ جاسکے
حسن سلوک ضعف سے صحن چمن تلک

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۰
سیاسی مصلحت یا ذاتی کدورت اور آزادگی سے باز نہیں رکھ سکتی تھی ۔
۱۹۲۵ تاریخ یورپ جدید ، ۱۶
(ب) م ف ۔
۲. آزادی سے (قدیم) ۔
کیا جانتا ہوں کہ آزادگی پانو رکوں ان پر اس تن میں سو ہے اسے عالم انسانی کہتے ۔
۱۶۶۳ میراں جی خدا نما ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۳
[آزاد (رک) + ف : گی ، لاحقۂ کیفیت]

آزادَہ
(فت د) ۔

(الف) صف ۔
رک : آزاد ۔

آزادۂ دو جگ ہو کر خوف ورجا کوں چھوڑ
سٹ کوششاں تمام ہوں نہ کوش رات دیس

۱۶۷۹ دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۴۱ الف
خواہ بندہ ہو خواہ آزادہ موت کا ہے ہر ایک آمادہ
۱۸۴۴ مفید الاجسام ، ۴
وہی آزادہ و خودبیں ہو سکتا ہے جس کی خودی بیدار ہو ۔
۱۹۶۵ مقام غالب ، ۱۵۱
(ب) م ف ۔
رک : آزادانہ ۔
گیا جب ادھر کو تو بس راہ میں گرا شاہ آزادہ اس چاہ میں
۱۸۱۰ شمشیر خانی ، منشی ، ۲۱
[آزاد (رک) + ف : ہ ، الحاق]

ـــ دِل
(ـ کس د) صف ۔

فارغ البال (وضع اصطلاحات ، ۲۷۲) ۔
[آزادہ + دل (رک)]

ـــ رَو
(و لین) صف ۔

رک : آزادرو ۔

آزادرو ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۵

وہ آزادرو ہے کہ رکتی نہیں تو
وہ سر ہے درشہ پہ جھکتی نہیں تو

۱۹۱۰ سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۱۰
اسم کیفیت : آزادہ روی ۔
مجھے اپنے فرائض کے سر انجام میں آزادہ روی کا موقع مل گیا ۔
۱۹۰۱ سیتا ، ۱ : ۳۴۳
[آزادہ + ف : رو ، رفتن (= چلنا ، جانا) سے]

ـــ سَیر
(ـی لین) امث ۔

ذہن میں خیالات وغیرہ کے بھٹکنے یا ادھر ادھر گھومنے کی کیفیت ، ذہنی آوارگی ، انتشار ذہنی (اصطلاحات نفسیات ، ۱۱۷) ۔
[آزادہ + سیر (رک)]

ـــ کیش
(ـی مج) صف ۔

رک : آزاد مشرب ۔
میں آزادہ کیش ہوں ۔
۱۸۶۵ خطوط غالب ، ۵۸۹
[آزادہ + کیش (رک)]

ـــ مِزاج
(ـ کس م) صف ۔

جس کی طبیعت میں سادگی بے تکلفی یا بے پروائی یا لا ابالی پن ہو (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۹۵) ۔
اسم کیفیت : آزادہ مزاجی ۔
اس آزادہ مزاجی کی بھی کوئی حد ہے کہ گھر لٹ رہا اور تم خبر نہیں لیتے ۔
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۷
[آزادہ + مزاج (رک)]

آزادی
امث ۔

رک : آزاد جس کا یہ اسم کیفیت ہے ۔

اور تو سب خواہشوں سے ہےگی آزادی مجھے
رہ گئی ہے ایک ملنے کی تیرے شادی مجھے

۱۷۹۴ اثر (خواجہ محمد میر) ، د ، ۶۵

دے مبارکباد آزادی اسیروں کو اجل
پانو سے زنجیر نکلی سر پہ جلاد آگیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۲

دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دود

۱۹۳۶ ضرب کلیم ، ۲۳

[آزاد (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ کا پروانہ / خط / فرمان / کاغذ / نوشتہ (ـــ فت پ ، سک ر ، فت ن/فت خ/فت ف ، سک ر/فت غ/فت ن ، کس و ، سک ش ، فت ت) امذ .

رہائی کی سند ، آزادی نامہ (اکثر ترکیب میں مستعمل) (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۹۸ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۲) .

مژدۂ قتل ہے اس عہد شکن کا کاغذ ہے مری روح کو آزادی تن کا کاغذ

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۰۵

ـــ کی سند امث .

رک : آزادی کا پروانہ .

آزادی کا نوشتہ اور سند بھی کہتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۸

ـــ نامہ (ـــ فت م) امذ .

رک : آزادی کا پروانہ .

آزادی نامہ ۶۵ع سے ۶۷ع تک ملتوی رہا مگر دسمبر ۶۷ع سے نفاذ ہوا .

۱۸۸۸ ماہنامہ احسن ، حیدر آباد ، ستمبر ، ۵۸

[آزادی + نامہ (رک)]

آزار امذ ؛ امث .

۱. ایذا ، تکلیف ، رنج ، دکھ دینا .

کینہ آیا اس کے اگر پیش ازیں گرز کیتا از خشم و آزار وکیں

۱۶۴۹ خاورنامہ ، ۶۱۵

آرام کے ہم اپنے اتنے نہیں ہیں غرضی
آزار ہی بھلا ہے جو ہے تمھاری مرضی

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (۱) (ق) ، ۸۹

مرض عصیاں کا وہ کھوٹی ہے آزارتلاش اس میں
بھلا پھر کیمیا خاک شفا سے خاک بہتر ہے

۱۹۳۱ محب ، مراثی ، ۱۹۹

۲. مرض ، بیماری ، روگ ، عارضہ .

خدا کے واسطے میں تجکو اک دارو بتاتا ہوں
اگر آزار ہے دق کا تو پی افگور کا کاڑھا

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (۱) (ق) ، ۹۰

سم کھا کے سوئے درد دل زار کم ہوا
بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲

بظاہر مٹ چکا ہے عشق کا آزار لیکن پھر
طبیعت ہر گھڑی رہ رہ کے کیوں غمگین ہوتی ہے

۱۹۲۷ میخانۂ الہام ، ۳۸۱

۳. جنجال ، بکھیڑا ، وبال جان .

دنیا کا پھول آپچیا ہے جفا سوں پنہ میں رکھ خدایا منج اس آزار

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ک ، ۲ : ۱۱۸

خواہ تم ہو خواہ اور کوئی ہو وہ آزار سب کے ساتھ لگے ہوئے ہیں .

۱۸۷۴ مجالس النسا ، ۱ : ۶۷

دل کہا کرتے ہیں جس چیز کو دنیا والے
ایک آزار ہے ہر وقت مری جان کے ساتھ

۱۹۲۸ آئینۂ حیرت ، ۲

۴. آسیب ، بھوت پریت ، جن و پری کا اثر یا سایہ .

یقیں میرے مرنے کا آیا نہ ان کو کہا ہو گیا ہے کچھ آزار دیکھو

۱۸۱۴ مہجور (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۶)

۵. خرابی ، بگاڑ ، جیسے : خدا جانے اس گھڑی میں کیا آزار ہے کہ چلتے چلتے رک جاتی ہے .

. . . آزار صفت مرکب کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم کے ساتھ مل کر) ستانے والا ، دکھ دینے والا .

کیا جانے کیا اٹھائے تھے آزار میں مزے
جو دل کو میرے پھر ہے دل آزار کی طلب

۱۷۸۲ دیوان محبت ، ۳۲

آبلوں کو دیکھ کر عبرت کرو اے ظالمو
اشک خونیں روتی ہیں آنکھیں غریب آزار کی

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۸

دل آزار ، مردم آزار (وضع اصطلاحات ، ۵۶) .

اسم کیفیت : . . . آزاری .

دل آزاری ، مردم آزاری (وضع اصطلاحات ، ۵۶) .

[ف : آزار ، آزردن (= ستانا ، رنج دینا) سے]

ـــ اٹھانا محاورہ .

صدمہ برداشت کرنا ، دکھ درد جھیلنا ، تکلیف سہنا .

ایسے آزار اٹھانے کا ہمیں کب تھا دماغ
کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۹۵

کیا کیا نہ رہ شام میں آزار اٹھایا روتی کبھی بابا کو تو خولی نے ستایا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ سوزخوانی (ق) ، ۹

ـــ آنا محاورہ .

۱. تکلیف یا رنج پہنچانا ، مصیبت نازل ہونا .

دوستو دل کہیں زنہار نہ آنے پائے
دل کے ہاتھوں کوئی آزار نہ آنے پائے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۶۳

۲. (کسی عمل وغیرہ میں) خلل پڑنا ، کسی بات یا کام پر آنچ آنا .

دے جام در پہ جم گئے میخوار ساقیا
لیکن وضو پہ آئے نہ آزار ساقیا

۱۸۹۳ ریاض شمیم ، ۱ : ۴

ـــ پانا محاورہ .

رک : آزار اٹھانا .

غیروں ہی کے ہاتھوں میں رہے دست نگاریں
کب ہم نے تیرے ہاتھ سے آزار نہ پایا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۷

نہ کھایا تھا کبھی خون جگر ہم نے مگر کھایا
نہ پایا تھا کبھی آزار الفت میں مگر پایا

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۹۵) .

ــ پڑنا محاورہ

مرض عارض ہونا ، روگ لگنا .

پڑا وہ بے کلی کا دل میں آزار نظر میں گل چمن کے صورت خار

۱۸۶۲ طلسم شاہاں ، ۶۷

ــ پسند (ــ فت پ ، س ، سک ن) صف .

دکھ یا تکلیف دے کر یا جھیل کر لذت محسوس کرنے والا .

رحم کچھ عیب ہے جس سے کہ خفا ہوتے ہو

یہ خوشی ہے جو کہیں دلبر آزار پسند

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹

[آزار + پسند (رک)]

ــ پہنچانا محاورہ .

دکھ دینا ، ستانا .

شمرانہ و غاشیۂ ملعونہ ملکۂ صبح روشن گہر کی شکل سے مجھ کو انواع و اقسام کے آزار پہونچاتی تھیں .

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۹ : ۸۰

ــ پہنچنا محاورہ .

آزار پہنچانا (رک) کا لازم .

محلوں کی سواریوں میں زنہار پہنچے نہ کسی کو رنج و آزار

۱۸۸۱ اسیر (امیراللغات ، ۱ : ۹۹)

ــ پھیلنا ف ل .

کسی بیماری کا عام ہونا ، وبا میں لوگوں کا مبتلا ہونا .

جو ہے سو آہ عشق کا بیمار ہے دلا

پھیلا ہے بسے طرح سے یہ آزار آج کل

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۸۶

ــ دہ (ــ کس مج د) صف .

تکلیف پہنچانے والا ، ستانے والا ، دکھ دینے والا .

ریگستانی حصوں میں باد سموم آزاردہ ہوتی ہے .

۱۸۹۷ کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۲

اب میں اپنے وطن میں آگیا تھا اور ضرورت تھی کہ آزاردہ سفر کے بعد چند روز کے لیے ستانے کا موقع پاؤں .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۶۵۴

اسم کیفیت : آزاردہی .

یہ نازنین بھی . . . میری آزاردہی اور ایذا رسانی کے درپے ہوگئی .

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۹ : ۸۰

غالباً انھیں کی شکایت پر قسطنطین اعظم اس مظلوم فرقے کی آزاردہی پر آمادہ ہوگیا .

۱۹۱۷ مسیح اور مسیحیت ، ۲ : ۱۴۴

[آزار + ف : دہ ، دادن (= دینا) سے]

ــ دہندہ (ــ کس مج د ، کس ہ ، سک ن ، فت د) صف .

رک : آزاردہ .

آج سے مجھے کوئی مصور فطرت نہ کہنا میں ایک آزار دہندہ فطرت کی تصویر کشی سے ہاتھ اٹھاتا ہوں .

۱۹۱۸ چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۳

[آزار + ف : دہ ، دادن (= دینا) سے + ندہ ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

ــ رساں (ــ فت ر) صف .

تکلیف پہنچانے والا ، ستانے والا ، رنج و غم میں مبتلا کرنے والا .

لازم ہے مرض میں تمھیں ہم لے کے نہ جائیں

آزار رساں ہوتی ہیں جنگل کی ہوائیں

۱۹۶۰ اطہر ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۲۳

اسم کیفیت : آزار رسانی .

یہ دونوں اخیر طریقے آزار رسانی کے برتے گئے تھے .

۱۸۹۲ میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۱۱۴

[آزار + ف : رساں ، رسانیدن (= پہنچانا) سے]

ــ کھانا محاورہ .

مصیبت اٹھانا ، تکلیف سہنا ، دکھ جھیلنا .

توں تو صحی ہے لشکری کر نفس گھوڑا مارتوں

ہوے نرم نہ تجھ او چڑے بس کھائے گا آزار توں

۱۶۲۴ سید شہباز حسینی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۶)

آزارنا

(سک ر) ف م (قدیم) .

ستانا ، دکھ پہنچانا ، تکلیف دینا .

نہ آزار سوں گر توں آزاریا ہے نہ کس مار سوں گرچہ توں ماریا ہے

۱۶۴۹ خاور نامہ ۶۷۸

[آزار (رک) + ا : نا ، علامت مصدر]

آزاری

(الف) صف .

روگی ، مریض ، بیمار .

بید آزاری کی دوا کرتا ہے نہ مردے کی .

۱۸۰۱ مادھونل اور کام کندلا ، ۲۷

خود اپنا مسیحا ہے الفت میں وہ آزاری

جس نے سم قاتل کو اک تلخ دوا جانا

۱۹۲۶ فغان آرزو ، ۵۷

[آزار + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

(ب) امث .

۱. ایذا رسانی ، ستانا ، ظلم و جور کرنا ، دکھ پہنچانا .

لکھوکھا روپے کے اسلحہ و گولہ بارود خرید کرتے اور بنی نوع کی آزاری کے درپے ہوتے ہیں .

۱۹۰۷ (مخزن ، مارچ ، ۴۹

۲. دکھ ، تکلیف ، بیماری ، علالت ، روگ (بیماری کے ساتھ مستعمل) .

بیماری آزاری تو چل ہی جاتی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۹۹

. . . آزاری مرکب اسم کیفیت کا جزو دوم .

(ترکیب میں جزو اول کے ساتھ مل کر) ستانا ، دکھ دینا .

ہم تم سے چشم رکھتے تھے دل داریاں بہت
سو التفات کم ہے دل آزاریاں بہت
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۸
ظلم اور دغابازی اور مردم آزاری اور بدکرداری سب مذہبوں میں منع ہے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۳
[آزار (رک) + ا : ی ، لاحقۂ کیفیت]

— کرنا
محاورہ .
ستانا ؛ ظلم و جور کرنا .
کوئی اگر پر درد تیرے پاس آ زاری کرے
تجھے غم خواری نہ ہووے پن اور آزاری کرے
۱۷۶۱ مہر ، علی مہر (چمنستان شعرا ، ۲۰۳)

آزر
(فت ز) امذ .
رک : آذر (۲) .
طاق کسریٰ کو انھیں ابرووں نے دی ہے شکست
بتلیاں وہ ہیں جنھوں نے بت آزر توڑا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۰
ہے ممنون آزر خود ان کی نمود   تھی سوز جاں سے وہم پخلقون
۱۹۶۹ رموز میر مغنی ، عبدالعزیز خالد ، ۵۹

آزردگان
(ضم ز ، سک ر ، فت د) صف .
آزردہ (رک) کی جمع (اکثر ترکیب میں مستعمل) .
لب خشک در تشنگی مردگاں کا   زیارتکدہ ہوں دل آزردگاں کا
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۴۸
[ف : آزردہ ، آزردن (= ستانا) سے + گان ، لاحقۂ جمع]

آزردگی
(ضم ز ، سک ر ، سک نیز فت د) امث .
۱. (ایک دوسرے سے) رنجش ، خفگی ، ناراضگی .
ساجھا مت کرے ، کیونکہ ساجھا (کرنان) آخر کوں آزردگی لیاوتا ہے .
؟ ۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۴
میں سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہوں
یعنی سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۵۲
پھر یہ آزردگی غیر سبب کیا معنی ؟
اپنے شیداؤں پہ یہ چشم غضب کیا معنی ؟
۱۹۱۱ بانگ درا ، ۱۸۳
۲. رنج ، ملال .
او برسایا قہیے ابر اتنے سنگ   جو آزردگی لیائے مردان جنگ
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۲۶
نالہ کرنے کو بیاباں میں نکل جاتا ہوں
پاس آزردگئ اہل دیار آتا ہے
۱۸۹۱ تعشق ، گلزار تعشق ، ۲۷
ان کی آزردگی کا خیال میرے دل میں نہ ہوتا تو میں یقیناً اس عزت افزائی سے معذرت کے ساتھ انکار کردیتا .
۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۳ : ۲
[آزردہ (رک) + ف : گ ، لاحقۂ کیفیت]

آزردن
(ضم ز ، سک ر ، فت د) امذ .
ستانا ، دکھ پہنچانا (عموماً ترکیب میں مستعمل) .
توڑنا دیر و حرم تک بھی نہ چنداں ہے گناہ
اپنے مذہب میں ہے کچھ کفر تو آزردن دل
۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱ : ۱۱۲
[ف : آزردن]

— دل دوستاں جہل است و کفارۂ یمین سہل
کس اضا ، فارسی مقولہ ، اردو میں مستعمل
قسم کا کفارہ ادا کرنا پھر بھی آسان ہے مگر دوستوں کے دل کو ستانا بڑی جہالت کی بات ہے .
ناچار میں نے بحکم " آزردن دل دوستاں جہل است و کفارۂ یمین سہل " اس جوکھم کو اپنے سر لیا .
۱۸۹۳ نشتر ، سجاد حسین ، ۳

آزردہ
(ضم ز ، سک ر ، فت د) صف .
۱. خفا ، ناراض .
کہو پیارے نہ ہوں ہم کس طرح اب تم سیں آزردا
ہوئے ہو جان اوروں کے ہمن کوں چھوڑ کر مردا
۱۷۱۸ آبرو ، د (۱) ۶
رہے اس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے
تکلف بر طرف تھا ایک انداز جنوں وہ بھی
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۲
اب پاس کے پتلوں کو نہیں آس خدا سے
لب آہ سے برہم دل آزردہ دعا سے
۱۹۲۰ بیخود ، ک ، ۱۰۱
۲. رنجیدہ ، افسردہ ، اداس .
خلق آزردہ ہوا ، دل پژمردہ ہوا .
۱۶۳۵ سب رس ، ۲۷
تیں چھپاوتی ہے ، تو ہیں معلوم ہوا مجھ سے تفاوت رکھتی ہے ، تو اخلاص کاہے کا رہا . یہ بات کہہ کے اور آزردہ ہو کے گل رخ بیٹھ رہتی ہے .
۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۰
پھر کچھ آزردہ ہوتے ہوئے کہا سرکار آپ لوگ دولت والے ہو پڑھے لکھے ہو اس لیے مجھے بیوقوف بنا سکتے ہو .
۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۸
اف : کرنا ، ہونا .
[ف : آزردہ ، آزردن (= ستانا) سے]

— خاطر
(— کس ط) صف .
رنجیدہ ، غمگین ، ملول ، مایوس ؛ ناراض .
دمنہ نے دیکھا کہ بادشاہ آزردہ خاطر ہے اور میری سیاست کا ارادہ رکھتا ہے .
۱۸۰۲ خرد افروز ، ۱۲۰
صرف میرے آئندہ سربلند ہونے اور ایک عظمت کے خیال حاصل کرنے نے میرے باپ کو میری مفارقت پر آزردہ خاطر نہ ہونے دیا .
۱۸۹۱ قصہ حاجی بابا اصفہانی ، حیرت ، ۲

فغاں ہے شیوۂ آزردہ خاطراں اے دل
اثر نہیں نہ سہی چپ تری زباں کیوں ہو

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۲۱۸

اسم کیفیت : آزردہ خاطری .

سہواً اگر ہوئی ہو کچھ آزردہ خاطری
بخشو مجھے کہ موت ہے نزدیک اب مری

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۸

[آزردہ + خاطر (رک)]

— دِل

(ـِ کس د) صف .

رک : آزردہ خاطر .

کیا جانے اس کو مرغ سحر خواں نے کیا کہا
آزردہ دل چمن سے جو باد صبا گئی

۱۸۲۲ مصحفی ، انتخاب رامپور ، ۲۰۹

اسم کیفیت : آزردہ دلی (وضع اصطلاحات ، ۲۷۱) .

[آزردہ + دل (رک)]

— دِل آزردہ کند انجمنے را

فارسی مصرع ، اردو میں مستعمل .

کسی مجمع میں ایک رنجیدہ دل یا دکھ میں مبتلا شخص شریک ہو تو پورے مجمع پر اس رنج کا اثر پڑتا ہے (ماخوذ : خزینۃ الامثال ، حسین شاہ ، ۲۳) .

آزَرْم

(فت ز ، سک ر) امث

۱. نرمی ، مہربانی ؛ صلح وآشتی .

نگہ راکھ اس تھار آزرم کوں
منجے چھوڑ ہور رکھ مری شرم کوں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۰۷

نہ دل میں آزرم نہ آنکھ میں حیا و شرم .

۱۸۶۱ خطوط غالب ، ۲۹۲

مجسم امن و امان و امانت و ایماں
ہمہ سکینت و آزرم و خیر و مہر و کرم

۱۹۶۶ منحمنا ، ۳۱

۲. شرم ، حیا ؛ لحاظ ، پاس .

غلام کی آرزو یہ تھی کہ ... پردہ ادب و آزرم کو درمیان سے نہ اٹھاؤں .

۱۸۹۷ کارنامۂ جہانگیری ، ۱۷۵

وہ سماں ہے کہ خزاں دیکھ کے کرلے آزرم
گل سے گلچیں کو تو صیاد کو بلبل سے ہے شرم

۱۹۱۷ رشید ، گلزار ، ۹۹

[ف]

آزَری

(فت ز) ، صف ؛ ~ آذری .

آزر (رک) سے منسوب .

کبھی صنم کدۂ آزری میں ابراہیم چراغ دل نہ دامن لیے ہوئے ہیں مقیم

۱۹۳۱ نقوش مانی ، ۱۶۲

[آزر (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

... آزما

(سک ز) صفت مرکب کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم کا) تجربہ یا امتحان کرنے والا ، آزمانے والا .

ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں تو ہی جب خنجر آزما نہوا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۶۲

امیدیں خاک میں مل مل گئیں تیرے تغافل میں
کوئی کیوں کر حریف وعدۂ صبر آزما ہوتا

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۲۴

[ف : آزما ، آزمو دن (= آزمانا) سے]

آزما دیکھا

فقرہ .

جانچ لیا ، پرکھ چکے (نوراللغات ، ۱ : ۹۷) .

عزیزوں میں نہیں مطلق محبت آزما دیکھا
فقط اک رشتۂ الفت ہی مستحکم نکلتا ہے

۱۸۷۸ کلیات صفدر ، ۳۶۵

آزمانا

(سک ز) ، ف م ؛ ~ آزماونا (قدیم) .

۱. جانچنا ، پرکھنا ، امتحان کرنا .

او بولیا بندہ خوب ہے تو ککر تجھے آزمایا بلا کر بہتر

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۷۲

دل گیا جی بھی اب ٹھکانے لگا تس پہ بھی باقی آزمانا ہے

۱۷۹۴ اثر (خواجہ محمد میر) ، د ، ۳۲

ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا .

۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳

[ا : آزما + نا ، علامت مصدر]

آزماونا

(سک ز ، و) امد (قدیم) .

رک : آزمانا .

یہاں نصیب کیا آزماونا کہ اک جالن ہارے و آپیں جلنہارا .

۱۵۸۲ کلمۃ الحقائق ، ۷۹

آزمائِش

(سک ز ، کس ء) امث .

امتحان ، جانچ ، پرکھ ، وہ فعل جو تجربہ کرنے کے لیے ہو .

اپس بخت کوں آزمائش کریں گھڑی ایک آکر کشاکش کریں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۰

ایک شخص نے ایک بورا پانچ سو من گندم کا اس میں آزمائش کے لیے ڈالا .

۱۸۷۳ مطلع العجائب ، ۲۲۰

ان " آزمائشوں " (Tests) سے مدد ملے گی جو گزشتہ سالوں میں ماہرین فن نے ترتیب دی ہیں .

۱۹۳۵ اصول تعلیم ، ۱۴۶

اف : کرنا ، ہونا .

[ف : آزمو دن (= امتحان لینا ، جانچنا) سے حاصل مصدر]

— میں آنا

محاورہ .

جانچا جانا ، پرکھا جانا ، تجربے یا امتحان کے بعد معلوم ہونا .

یہاں تک گردش طالع تو آئی آزمائش میں
خط تقدیر بھی میری جبیں پر نقش باطل ہے

۱۷۷۲ فغاں ، انتخاب ، ۱۲۷

ــ میں ٹھہرنا محاورہ .

امتحان میں پورا اترنا .

آزمائش میں ٹھہرنے کا سہارا ہوگیا نیر قاتل کا ظفرتکیہ ہمارا ہوگیا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۴

آزمائشی (سک ز ، کس ء) صف .

آزمائش (رک) سے منسوب ، جیسے : آزمائشی مہم میں فیل ہوگئے اس لیے تقرر نہ ہوسکا .

[آزمائش (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آزمودگان (سک ز ، و مع ، فت د) صف .

آزمودہ (رک) کی جمع .

جز درد و بلاو محنت و غم مت پوچھ غم آزمودگاں سے
۱۷۹۴ اثر ، د ، ۴۵

[آزمودہ (رک) + ف : گان ، لاحقۂ جمع]

آزمودہ (سک ز ، و مع ، فت د) صف .

جانچا ہوا ، پرکھا ہوا ، تجربے میں آیا ہوا ، مجرب .

بے اثر نالے کا لب پر روز لانا کیا ضرور
آزمودہ جو ہے اس کو آزمانا کیا ضرور
۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ۳ : ۱۴۶

آدھی رات . . . حضور قلب کے لیے وقت مناسب ہے جس کو مقبولیت دعا میں مدخل عظیم ہے اور یہ آزمودہ بات ہے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۴۹

. . . آزمودہ (. . . سک ز ، و مع ، فت د) صفت مرکب کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم کے ساتھ) آزمایا ہوا ، جیسے غم آزمودہ (رک : آزمودگان) .

نا آزمودہ غم کی جبیں چومتی ہوئی اٹھتی ہوئی لرزتی ہوئی جھومتی ہوئی
۱۹۳۳ سیف و سبو ، ۸۳

[ف : آزمودن (= جانچنا) سے]

ــ را آزمودن جہل است فارسی مقولہ ، اردو میں مستعمل .

آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت ہے ، کسی کو ایک دفعہ آزما کر پھر آزمانا جہالت ہے .

میں یہ مثل عرض کرتی ہوں کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست کئی بار یہ اتفاق ہو چکا ہے کہ وہ آیا اور مکر کر کے چلا گیا .
۱۸۸۴ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۴۴

لیکن اتنی بات ہے کہ آزمودہ را آزمودن جہل است جب ایک دفعہ . . . ہنگامہ برپا ہو چکا ہے تو پھر اسے بحال کرنا . . . محل نظر ہے .
۱۹۷۶ ' نوائے وقت ' ، لاہور ، ۲۸ جون ، ۴

ــ کار صف .

۱. جو اپنے کام کا تجربہ رکھتا ہو ، ماہر فن ، تجربہ کار ، کاردان ؛ جہاندیدہ ، ہوشیار .

ساتھ کچھ آزمودہ کار کریں تا وہ آگاہ کارزار کریں
۱۸۸۰ قلق لکھنوی (امیرالمعات ، ۱ : ۱۰۰)

وہ ہیں کمسن نازک اندام آپ ٹھہرے آزمودہ کار مرد میدان .
۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۱۰۵

۲. وہ سپاہی جو لڑائیوں میں حصہ لے چکا ہو اور ان کی اونچ نیچ سے واقف ہو (ماخوذ : انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۲۱۱) .

[آزمودہ + کار (رک)]

ــ لینا محاورہ .

۱. عندیہ لینا ، منشا دریافت کرنا ، ٹوہ لینا ، بھید نکالنا .

وہ تو امید کا آزمودہ لینے کے لیے دم دے رہی تھی .
۱۹۶۲ آنت کا ٹکڑا ، ۲۰۶

۲. امتحان لینا ، جانچنا .

میاں تم ہمارا آزمودہ لینے آئے ہو .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۸

آزمون (سک ز ، و مع) امذ .

رک : آزمائش .

صاحبان عالیشان انگریز نے جو خداوند عقل اور فرہنگ و دانایان فرنگ کے درمیان ساتھ مزید تجربے اور آزمون کے ممتاز ہیں .
۱۸۴۷ حملات حیدری ، ۲۲

[ف]

آزو بازو (و مع ، و مع) م ف .

ادھر آدھر ، دائیں بائیں ، ارد گرد ، آس پاس .

اس کے آزو بازو دونوں سکھیاں ہیں .
۱۹۳۸ شکنتلا ، ۱۵۵

[۱ : آزو ، تابع + ف : بازو (رک)]

آزوقہ (و مع ، فت ق) امذ .

رک : آذوقہ .

ایک نے ان یاروں میں سے کہا ، چند روز اس شہر میں بسر کریں اور محتاج آزوقے کے نہ ہوں .
۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۲۹۴

اس جانبازی کے طریقے سے اس کا آزوقہ ہے .
۱۹۱۴ محل خانۂ شاہی ، ۸۶

آزی صف .

آز (رک) سے منسوب ، حریص .

کمال الدین عاصی ہے جناب پاک میں تیری
محمد کی شفاعت اور خدا کی دید کا آزی
۱۸۰۹ شاہ کمال ، د ، ۳۲۰

[آز (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آژنگ (فت ژ ، غنہ) امث .

جھری جو غصے یا بڑھاپے میں جسم پر پڑ جاتی ہے ، شکن .

تمام صرف ہوئے چیں جو موج ساغر میں
تہ خم ہے زلف میں نے جبہ بغل میں آڑنگ

۱۸۷۷ گلستان نازک خیالی ، ۳۱۵

ہوتی ہے روح پیر دل تنگ   قالب سے زیادہ تر پر آڑنگ

۱۹۳۸ تنظیم الحیات ، ۵۰

[ف]

آس (۱) امث ؛ امذ (قدیم) .

۱. توقع ، امید .

عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس   ولے تیری بخشش کی ہے بہوت آس

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۵

آخر امید ہی سے چارہ حرماں ہوگا   مرگ کی آس پہ جیتا شب ہجراں ہوگا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۵۲

آج . . . مجھے زندگی کی آس ہوتی ہے .

۱۹۲۰ عزیزۂ مصر ، ۱۶۳

۲. (i) آسرا ، سہارا ، پناہ ، مدد ، حمایت .

تو جلاوے تو جیوں تو ہی جو مارے تو مروں
تجھ سوا مجھ کو تو دارین میں کچھ آس نہیں

۱۸۱۸ اظفری ، د ، ۳

یہی تو ایک ہے بازو شہ مدینہ کا   حرم کی آس ہے اور آسرا سکینہ کا

۱۹۷۱ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۳

(ii) لاگ جس کی مدد یا لگاو سے کوئی کام انجام پائے .

بغیر پٹ بغیر آس ، پیتل کوں کر دکھلاؤں گا سنے تی خاص .

۱۶۳۵ سب رس ، ۷۰

۳. تمنا ، خواہش .

سراپا وہ بنی الماس کی ہے   اسی کی میں نے صاحب آس کی ہے

۱۸۶۱ الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۲۷۲

اف : کرنا ، ہونا .

۴. حمل ، لڑکے بالے کی امید .

کیوں بیگم صاحبہ صاحبزادی کی شادی کو تو برس روز سے زیادہ ہوا اللہ رکھے کچھ آس ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰۱

۵. بال بچے ، آل اولاد ، ذریات .

اپنی آس کے سر پر ہاتھ رکھ جا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

۶. آواز سنگت والوں کا آ آ کر کے گویّے یا سوزخوان کو سہارا دینے کا عمل ؛ ستار ، سارنگی یا بانسری وغیرہ کے ساتھ ضمنی ساز کی سہارا دینے والی آواز تاکہ تسلسل ، لے یا رنگ قایم رہے .

عنادل جو ہوتے ہیں نغمہ سرا   انھیں آس دیتی ہے موج صبا

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۵۷

۷. (کاریگر) ٹیک ، ٹیکن ، ٹکاؤ ، اڑواڑ ، سہارا ، پشتہ .

کڑی میں آس لگا کر چشمے کی اینٹیں نکال ڈالو .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰۱

۸. اعتبار ، اعتماد ، بھروسا .

باسی پھولوں میں باس کیا   دور گئے کی آس کیا

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

[س : آشا आशा]

ـــ اَولاد (ـــ و لین) امث .

رک : آس نمبر ۵ .

کوئی آس اولاد سامنے نہیں .

۱۹۲۹ بہار عیش ، ۵۰

۲. مراد ، نصیب ، دولت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹) .

[آس + اولاد (رک)]

ـــ اَولاد پر پڑے / اَولاد کے آگے آئے / پائے محاورہ .

(کوسنا) بال بچوں کو تکلیف و آزار پہنچے .

اپنی آس اولاد کے آگے پائے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

ـــ اَولاد والی (ـــ و لین) صف ، مث .

(لفظاً) بال بچوں والی ، مال و فرزند والی ، (مراداً) صاحب نصیب بیوی ، خوش قسمت و فارغ البال بیوی .

آس اولاد والی ہو کر جھوٹ مت بولو .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

ـــ باندھنا محاورہ .

امیدوار ہونا ، توقع کرنا ، آسرا لگانا .

آس والوں کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ
آس باندھے ہوئے بیٹھے ہیں یہ تیرے در پر

۱۸۹۲ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۹۷)

بڑھتی ہیں بے چینیاں جب آس باندھو چین کی
پھول چن لیتی ہے اور کانٹے بچھا جاتی ہے نیند

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۵۳

ـــ بجھانا محاورہ .

امید خواہش یا توقع پوری کرنا .

لے آ گئے اور دردہ کے راس کو   بجھاؤں ترے دل کی اس آس کو

۱۸۰۲ بہار دانش ، ۳۱

ـــ بِرانی (ـــ بگانی یا بیگانی) جو تکے وہ جیوت ہی مرجائے / وہ تکے جو جیوت ہی مرجائے کہاوت .

پرایا بھروسا کرنے میں سراسر نقصان ہے یا زندہ درگور ہونا ہے (نجم الامثال ، ۲۲۰) .

ـــ بر آنا ف م .

امید پوری ہونا ، دل کی تمنا نکلنا .

شراب لالہ رنگ سوں بھر کے دے (کذا)
امیں کون دیکھے بر آوے سبی آس

۱۶۹۷ یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۱۶۶

ـــ بندھانا محاورہ .

ہمت بڑھانا ، جرأت دلانا ، حوصلہ بخشنا .

مری آس حرماں بندھایا کرے، تمنا کی حسرت نہ آیا کرے
۱۸۵۱ مومن، ک، ۲۳۲

پانی کی سدھارے تھے مجھے آس بندھا کے
رخ بھی نہ کیا خیمے کا پھر خیمے سے جا کے
۱۹۳۱ مرثیۂ بزم اکبر آبادی، ۱۲

— بندھنا

محاورہ.

آس بندھانا (رک) کا لازم.

مرض عشق سے بچتے ہی نہ دیکھا کوئی
کیا تری آس ہمیں اے دل بیمار بندھے
۱۸۶۰ کیف، آئینہ ناظرین، ۲۱۴

تھمے جو آنسو، رکی نہ ہچکی بندھی ہوئی آس اور ٹوٹی
مہین سا سانس کا یہ ڈورا اور اس پہ ایسے کرارے جھٹکے
۱۹۳۸ سریلی بانسری، ۱۱۸

— بھرنا

محاورہ.

۱. (دل یا نیت کا) سیر ہونا، خواہش پوری ہونا، رغبت باقی نہ رہنا.
جتنا جی چھتا ہے اتنا آس بھر کر کھا لینا.
۱۷۶۵ انوار سہیل (دکنی اردو کی لغت، ۴)

— پجانا

محاورہ.

تمنا پوری کرنا، مراد بر لانا.

نت ہر بھج ہر بھج رے بابا جو ہر سے دھیان لگاتے ہیں
وہ ہر کی آسا رکھتے ہیں ہر ان کی آس پجاتے ہیں
۱۸۳۰ نظیر، ک، ۲: ۲۲۲

— پجنا

محاورہ.

توقع، امید یا خواہش پوری ہونا، امید بر آنا.

لالچ ہو ایسو بھلو جا سو پچے آس
؟ سبھا بلاس (فرہنگ آصفیہ، ۱: ۱۵۹)

— پرانا

محاورہ؛ ~ آس پورانا (قدیم).

امید بر لانا، مراد بھرنا، خواہش پوری کرنا.

تج بن کوئی نہ مار جواوے، تج بن کوئی نہ آس پورا وے
عالم اوپر بایا بھنا کرے حکم سوں جیسا بھاوے
۱۴۹۶ شمس العشاق (خوش نامہ، (قدیم اردو، عبدالحق، ۱۲)

— پرائی جو تکے وہ جیتا ہی مر جائے

کہاوت.

رک: آس بگانی الخ (امیر اللغات، ۱: ۱۰۱).

— پرنا

محاورہ.

رک: آس پجنا.

جیسی سیوا کرے تیسی آس پرے.
فرہنگ آصفیہ، ۱: ۱۵۹

— پرونا

محاورہ (قدیم).

رک: آس پرانا.

کہو کوئی بی دیکھیا جو داتار پاس، منگیا ہوئے پہ ان نیں پرویا ہے آس
۱۶۵۷ گلشن عشق، نصرتی، ۶۱

— پڑنا

محاورہ (قدیم).

سہارا ہونا، ایکا ہونا.

بل کے دل میں بادشاہ کے چھوٹے جھائے کی آس ایسی پڑ گئی تھی.
۱۷۶۵ انوار سہیل، ہاشمی بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت، ۴)

— پکڑنا

محاورہ (قدیم).

۱. امید قایم کرنا، آسرا لگانا، توقع رکھنا.

صباح اٹھ معاوے پاس، آیا من میں پکڑ آس
۱۵۰۳ نو سر ہار (اردو ادب، ۶، ۲: ۶۲)

کہ پکڑ یا ہوں یاں آس ہو شرمسار، کہ اپنے کرم سوں بخش منج غفار
۱۶۳۸ چندر بدن و مہیار، ۷۷

۲. ہمت و جرأت سے کام لینا، حوصلہ کرنا.
دل بہت پکڑ کر آس کچھ کم ایک ماس، اس چاہ میں اس نالے اس آہ میں گرفتار تھا.
۱۶۳۵ سب رس، ۲۰۰

— پوجنا

محاورہ.

رک: آس پجنا (جامع اللغات، ۱: ۳۳).

— پورنا

رک: آس پوری ہونا (جامع اللغات ۱: ۳۲).

آس پورن کرنا

محاورہ.

رک: آس پرانا.

میری پورن کر دے آس میں جوڑوں تجھ کو ہاتھ (فرہنگ آصفیہ، ۱: ۱۵۹).

— پوری کرنا

محاورہ.

امید بر لانا.

گود جلدی بھرے خدا تیری، آس پوری کرے خدا تیری
۱۸۲۲ مصحفی (امیر اللغات، ۱: ۱۰۱)

ہو بہو جد سے مشابہ جو وہ فرزند ملا
آس پوری ہوئی زینب کی وہ دلبند ملا
۱۹۶۱ مرثیۂ منظور رائے پوری ۹

— پوری ہونا

محاورہ.

آس پوری کرنا (رک) کا لازم.

کنیا تھی غرضکہ راس آس کی پوری نہ ہوئی وہ آس آس کی
۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۵

آس پوری ہوئی جب حضرت شبیر ملے
ایسی ہر بندۂ آرزو کو تقدیر ملے
۱۹۵۱ کلام حسن ، میر غلام حسن (خیرپور) ۶۵

— پھرانا محاورہ (قدیم).

امید کرنا ، توقع رکھنا.
گھر گھر نکو پھرا آس ، اپنے پور اپنی بھوک پیاس .
۱۶۳۵ شاہ ابوالحسن ، سکھ انجن (دکنی اردو کی لغت ، ۲)

— پھرنا محاورہ (قدیم).

امید پوری ہونا ، توقع بر آنا ، خواہش پوری ہونا .
دل کی دل میں پھری تھی آس ، اس یاقوت کی انگشتری تی آنے لگی آب حیات کی پاس .
۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲۶

— پھوڑنا محاورہ (قدیم).

رک : آس توڑنا .
پھوڑیا آس مطلق نہ دیکھیا دوا .
۱۵۰۳ اشرف ، لازم المبتدی (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

— تجنا

محاورہ .

امید چھوڑ دینا ، مایوس ہوجانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹)

— تڑانا

محاورہ .

آس توڑنا (رک) سے تعدیہ .
ایکن راکھے آس تڑاو .
۱۵۰۳ نو سر ہار (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

— تکنا

محاورہ .

انتظار کرنا ، راہ دیکھنا ؛ امیدوار ہونا ، آسرا لگانا .
آس پرائی وہ تکے جو جیوت ہی مر جائے .
مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹)
یہی آس تک کر میں تیرے دوارے پر آیا ہوں .
۱۸۰۲ بیتال پچیسی ، ۲۵

آس تمہاری تک رہی آئے تم گیند لین
رہو ہمارے محل تو آج اڑاؤ چین
روپ بسنت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹)

۲. بیکار بیٹھنا ، ہاتھ پر ہاتھ رکھے رہنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹).

— توڑنا

محاورہ .

۱. مایوس کرنا ، ناامید کردینا ، حوصلہ پست کردینا .
کبھیں بند ہونے کے جب توڑ آس اے کر خدا وحدہٗ سیں قراس
۱۷۶۹ آخر گشت (ق) ، ۲۸

ہر آن توڑتا ہے مری آس بار بار
اس درد و غم کو آہ میں کس سے کہوں پکار
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۰

اے بے خبر نہ ہوں کسی بے کس کی آس توڑ
دنیائے شوق ہے دل امید وار میں
۱۹۱۲ گلکدۂ عزیز ، ۶۷

۲. ہمت ہارنا ، جی چھوڑ دینا ، حوصلہ پست کرلینا .
چھا گئی باغ مضامین پہ گھٹا بن کے بہار
آس توڑے ہوئے بیٹھے تھے طبیعت والے
۱۸۸۸ اختر شہنشاہی ، ۶۹

مسلمان پہلے ہی سے آس توڑ بیٹھے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۳

— ٹوٹنا

محاورہ .

۱. مایوس ہونا ، نا امید ہو جانا ، آسرا نہ رہنا .
کسی کی دوا سیں نہووے شفا
سبھی طرف سیں آس تجھ ٹوٹ جا
۱۷۶۹ آخر گشت (ق) ، ۱۰۱

کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۶۱

دم ٹوٹنے سے بڑھ کے ہے کچھ آس ٹوٹنا
مر جاؤں گا گئے تم اکیلا جو چھوڑ کے
۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۲۳

— چھوٹنا

محاورہ .

نا امید ہوجانا ، مایوس ہونا ، نراس ہونا .
ہمیں تو اس کی زندگی کی آس چھوٹ گئی تھی خدا نے بچالیا .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

مرا وقار ہو بالکل یہ آس چھوٹ گئی
تمہاری طرح سے میری کمر بھی ٹوٹ گئی
۱۹۵۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۹۰

— چھوڑنا

محاورہ .

آس چھوٹنا (رک) کا تعدیہ .
تو سب چھوڑیں میری آس جنتوں بھیجیا تجھ منجہ پاس
۱۵۰۳ نو سرہار ، (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۳)

توڑی بال اپنے چھوڑی آس آن بھی روق گئی مرد کے پاس آن
۱۶۲۹ خاور نامہ ، ۳۶

مری آبرو کا ہے گر تجھ کو پاس مگر سچ بتا جھوٹ کی چھوڑ آس
۱۸۹۲ مثنوی اعجاز رقم ، ۱۱۶

— دینا

محاورہ .

۱. امید بندھانا ، ڈھارس بندھانا ، ہمت دلانا .
تیرے وصل کا میں جو دیتا نہ آس تو یک تل میں مرتی سو دھن بھر اُساس
قطب مشتری ، ۸۸

رہنما مشعل راہ تھی جس کے پاس
اٹھ گیا دے کے اک تازہ منزل کی آس
۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۱۷۹

۲. مراد پوری کرنا ، امید برلانا ، گود بھرنا .

خدا آس تیری تجے اب دیا   کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا

۱۶۰۹   قطب مشتری ، ۶۷

۳. گویے یا سازندے کو آ آ کر کے یا ساز کی آواز سے اصل راگ یا گانے میں مدد پہنچانا ، ساتھ لگنا ، سہارا دینا .

مینڈک اپنا بے تکا راگ گا رہے تھے ، جھینگر آس دے رہے تھے .

۱۸۹۹   امراؤ جان ادا ، ۱۷۷

ـــ دھرنا

محاورہ (قدیم) .

امید وار ہونا ، بھروسا رکھنا ، امید کرنا .

دھریں آس سب تیری درگاہ کی   کریں بندگی سب تج اللہ کی

۱۶۳۹   طوطی نامہ ، غواصی ، ۱

ـــ رکھنا

محاورہ .

امید قائم کرنا ، امیدوار رہنا .

ہنر مند اچھے طفل جوں ماں کے پاس

ترے پیار کا دل میں رکھتا ہے آس

۱۶۲۵   قصۂ بے نظیر ، ۲۲

سدا عصمت کو اپنی پاس رکھنا   مرے ملنے کی دل میں آس رکھنا

۱۷۹۷   عشق نامہ ، فگار ، ۲۷

کہیے امید کس سے رکھیں اور کس سے آس

ہم کو تو اب حصول سعادت سے بھی ہے یاس

۱۸۷۴   انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۲

۲. بھروسا کرنا .

کیا تری شان ہے قرباں ہوں اے عفو کریم

آس رکھتا ہے ہر اک فاسق و زانی تیری

۱۸۴۶   آتش ، ک ، ۱۴۶

ـــ رہنا

محاورہ .

آس رکھنا (رک) کا لازم .

دل کوں میرے کر کے لٹو پھر گئے تم اس طرح

کھیل لڑکوں کا کیا تم نیں رہی کیا آس کہو

۱۷۱۸   دیوان آبرو ، (ا) (ق) ، ۳۶

جب تک کچھ بھی بچ جانے کی آس رہتی ہے تب تک علاج سے ہاتھ نہیں کھینچا جاتا .

۱۸۹۱   امیراللغات ، ۱ : ۱۰۱

ـــ سے ہونا

محاورہ .

حاملہ ہونا ، حمل سے ہونا .

کہو بہن تمہاری بہو آس سے ہے .

۱۸۹۱   امیراللغات ، ۱ : ۱۰۱

ـــ کاٹی

صف (قدیم) .

نامراد .

تیری آس چھوڑے پچھیں تیرا مال کیا جانے کس سوں کھاتی عورت آس کاٹی .

۱۴۹۶   میراں جی شمس العشاق ، سب رس (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

اتا تمنا سوں کیا کوں ماں مجھے کہتے شرم آتی

چھپے مہینے کے بہتر پیڑو کوں پاڑی آس کاٹی نے

۱۶۹۷   ہاشمی ، د ، ۲۹۶

[آس + (۱) : کاٹی ، کاٹنا (رک) سے]

ـــ کا نام دنیا ہے

کہاوت .

امید کے بھروسے پر دنیا کا کاروبار چلتا ہے .

نہ کیوں قائم امید پر ہو جہاں   مثل ہے کہ دنیا ہے نام آس کا

۱۹۲۰   منظوم کہاوتیں ، احسن مارہروی ، ۲۲

قب : دنیا بہ امید قائم .

ـــ کرنا

ف م ؛ محاورہ .

۱. چاہنا ، خواہش کرنا .

سراپا وہ بنی الماس کی ہے   اسی کی میں نے صاحب آس کی ہے

۱۷۲۷   الف لیلہ منظوم ، ۳ : ۲۷

۲. امید باندھنا ، بھروسا کرنا .

گناہگاروں کی عذر خواہی ہمارے صاحب قبول کیجیے

کرم تمہارے کی آس کر کے یہ عرض رکھتے ہیں مان لیجے

۱۷۱۸   آبرو ، د (ا) (ق) ، ۶۲

۳. خوشی منانا .

ہم تو تمہارے آنے کی آس کر رہے تھے .

۱۸۹۵   فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۹

۴. خوشامد کرنا ، چاپلوسی کرنا ، گن گانا ، تعریف کرنا .

جا ہے تیں کچھ پائیے کریئے تا کی آس .

مشہور کہاوت

منگاتی جو لوگاں اتھے آس کر   بکیلا منجے مٹ کے گئے نھاس کر

۱۶۰۹   قطب مشتری ، ۵۶

ـــ کرے تو پاس آوے

کہاوت .

جب کچھ عوض یا امید ہو تو اطاعت کرے (محاورات ہند ، ۸) .

ـــ لگانا

محاورہ .

۱. امید قایم کرنا ، آسرا باندھنا ، توقع رکھنا .

خدا وندا جو تیری رحمت کی آس لگائے ہے .

۱۸۸۷   خیابان آفرینش ، ۱۸

لگا کر آرزو بھی آس آیا ہے ترے در پر

نجات آخرت کا اس کو بھی پروانہ مل جائے

۱۹۵۱   آرزو لکھنوی ، ساز حیات ، ۳۷

۲. (موسیقی) گانے میں گویے کو یا ساز میں کسی اور ساز وغیرہ میں سہارا دینا ، جیسے : میاں گائیں مصاحب آس لگائیں (مشہور فقرہ) .

۳. ٹیکن سے سہارا لینا ، آڑواڑ دینا (ماخوذ: نوراللغات ، ۱ : ۹۸).

ـــ لگنا

محاورہ .

۱. امید قایم ہونا ، آسرا بندھنا ، توقع ہونا .

وہ ہوں لاگی جس کی آس

۱۵۰۳   نوسر ہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۸۸)

وصل خاطر خواہ تو معلوم تھا میرے تئیں
آس دل کو لگ رہی تھی جب تلک تھا میں جدا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۲۳

یہاں سوائے خدا کون اب ہمارا ہے لگی ہے آس اسی سے وہی سہارا ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۹

۲. حمل ہونا ، گربھ ہونا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۰) .

ــ مراد (ــ ضم م) امث .

آل اولاد (نوراللغات ، ۱ : ۹۸) .

[آس + مراد (رک)]

ــ مراد کا صف ، مذ ؛ مث : ــ کی .

۱. منتوں مرادوں والا ، جو اللہ آمین سے پیدا ہوا ہو ، پالا پوسا ؛ پیارا ، جیسے : آس مراد کا اکلوتا بیٹا .

۲. آرزوں سے بھرا ہوا ، خوش بختی یا خوش نصیبی سے متعلق ؛ ارمانوں کا ، امنگوں کا .

وہ آس مراد کا موسم اور اس دولہا کا طرۂ الماس اور لعل کا عالم .

۱۸۱۸ انشا ، سلک گوہر ، ۳۶

ــ مراد کے آگے آنا محاورہ .

(کوسنا) رک : آس اولاد کے آگے آنا .
ہم کسی کا برا چیتیں تو ہماری آس مراد کے آگے آئے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲

ــ مراد والا صف ، مذ ؛ مث : ــ والی ؛ ~ آس و مراد والا .

۱. رک : آس مراد کا .

جیتے رہیں سبھوں کے آس و مراد والے
کیا عیش لوٹتے ہیں معصوم بھولے بھالے

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۶

۲. صاحب اولاد (نوراللغات ، ۱ : ۹۸) .

ــ مرادوں کا مانا صف ، مذ ؛ مث : ــ کی مانی .

رک : آس مراد کا .

ماں باپ کی پیاری ناز بھری آنکھوں آگے ہر دن پھرتی
نت رہتی ہاتھوں چھاؤں میں اور مانی آس مرادوں کی

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲۲۹

ــ مرنا محاورہ .

رک : آس ٹوٹنا .
آس مرنے (ٹوٹنے) پر بھی انسان کو مجبوری جینا پڑتا ہے .

۱۹۶۱ فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۱

ــ مند (ــ فت م ، سک ن) ، صف (قدیم) .

امیدوار .

فراساں کوں کرتا ہے تو آس مند

۱۶۳۸ مرآۃ الحشر ، فراقی (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

[آس + ف : مند لاحقۂ صفت]

ــ والا صف .

آرزو مند ، خواہشمند ؛ کرم پر نظر رکھنے والا .

آس والوں کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ
آس باندھے ہوئے بیٹھے ہیں یہ تیرے در پر

۱۸۹۲ مسرور (لغت کبیر ، ۱ : ۲۸)

[آس + ا : والا ، لاحقۂ صفت]

ــ ونتا (ــ فت و ، سک ن) ، صف ، مذ ؛ مث : ــ ونتی) .

امیدوار .
تمہارے جھانسے کا آس ونتا رہوں گا .

۱۸۲۴ انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

[آس + ہ : ونتا ، لاحقۂ صفت]

ــ ہونا ف ل ؛ محاورہ .

۱. امید ہونا ، بھروسا ہونا ، سہارا ہونا (بیشتر ’کی‘ یا ’سے‘ کے ساتھ مستعمل) .

وہ دارو پلا دل کو جو راس ہو کہ جینے کی بیمار کو آس ہو

۱۷۸۴ سحرالبیان ، میر حسن ، ۱۰۱

اس خواہر غمگیں کو فقط آپ کی ہے آس
بعد آپ کے کوئی نہیں کرنے کا مرا پاس

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۶۲

جرات میں بھی ہمت میں بھی ہے حیدر ثانی
عباس سے ہے آس وہی لائے گا پانی

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۱۲

آس (۲) امذ .

ایک درخت کا نام جس کا پھل کالی مرچ سے قدرے بڑا ہوتا ہے اور جس کا شگوفہ اتنا خوشبودار ہوتا ہے کہ سونگھنے والے کو نیند آنے لگتی ہے (پھل کا رنگ کالا ، مزا پھکا ، بیج میں سات آٹھ چکنے بیج . اس کے پھل اور پتے بطور دوا مستعمل) ، مورد .

القصر کے سامنے بڑے بڑے باغ تھے جن میں کہیں تو میوے کے درخت تھے اور کہیں آس .

۱۸۹۷ تمدن عرب ، ۲۶۳

چلے آس کے پیڑ میں جیسے پانی ہمارے بدن میں یونہی چل رہا ہے

۱۹۶۲ فارقلیط ، ۱۲۹

[ع]

آس (۳) امث .

رک : آسا جس کی یہ تخفیف ہے .

رزق پہنچائے گا رازق کہیں اب بیٹھ رہیں
باندھکر صورت دست آس شکم پر پتھر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۹

ــ کرنا محاورہ .

پیسنا ، باریک کرنا .

لے کے انگشتری کا وہ الماس پھانک بیٹھی کھرل میں کر کے آس

۱۸۹۹ شاد ، شیخ بدھ جان (لغت کبیر ، ۲۷۲)

آس (۴) م ف .

پاس (رک) کا تابع اور مرکبات میں مستعمل .

ـــ پاس

(الف) م ف .

۱. ارد گرد ، ادھر اُدھر ، گرد و پیش ، قریب نزدیک .

کھن کے لگن ، شمع چاند ، تارے پتنگ کے نمن
اڑتے ہیں آس پاس عشق تھے بے اختیار

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۹

اگر پھٹکری اور گندھک کو چراغ میں بتی کے آس پاس چھڑک دیجیے تو کیسی ہی ہوا چلے چراغ گل نہ ہوگا .

۱۸۶۲ باغ و بہار ، ۱۶

اعضائے جسم کی تشریح تو اس قدر بے جھجک ہوکر بیان فرماتی ہیں کہ شرم و حیا کہیں آس پاس بھی نہیں ہوتی .

۱۹۲۳ مضامین عبدالماجد دریا بادی ، ۵۷

(ب) امذ .

ہمسایہ ، پڑوس ، ہمراہی ، ساتھی .

آپ بھی ڈوبیے اور آس پاس کو بھی لیے ڈوبیے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۲

[آس + پاس (رک)]

ـــ پاس برسے دلی پڑی ترسے کہاوت .

غیر فائدہ اٹھائیں اور حقدار محروم رہیں ، دو سروں کو فیض پہنچے اور اپنے منہ تکیں (امیراللغات ۱ : ۱۰۳ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۸۷) .

ـــ پاس پھرنا محاورہ .

۱. چکر کاٹنا ، طواف کرنا ، صدقے ہونا .

زلیخا جو پھرتی تھی یوسف کے آس پاس ، سو اس باغ کے پھول کی پائی تھی باس .

۱۶۳۵ سب رس ، ۶۵

کافر ہے کون ہم میں سے مومن پھرے ہے تو
کعبے کے آس پاس تو میں دل کے آس پاس

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۹۵

سات بار آپ میرے آس پاس پھریے کہ آپ کا حج یہی ہے .

۱۹۲۴ تذکرۃ الاولیا ، ۱۶۹

۲. زیادہ قریب نہ پھٹکنا ، دور رہنا ، الگ الگ رہنا .

دور سے جلتے ہیں پر جبریل عقل کل آس پاس پھرتی ہے

۱۹۲۵ نادان دہلوی ، ق

ـــ پاس لگنا محاورہ .

ذرا فاصلے سے رہنا ، آگے پیچھے رہنا ؛ دیکھ بھال کرنا یا کسی کی تاک اور نگرانی میں رہنا .

دو گیدڑ دوتک و کرتک نام . . . آس پاس اس کے لگے رہتے تھے .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۵۱

ـــ پاسی صف (قدیم) .

آس پاس رہنے والا .

ملیا گرد یوں کر قبیلہ ہجوم سپورن کے جوں آس پاسی نجوم

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۸۲

[آس پاس (رک) + ا : ی ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

ـــ پڑوس (ــ فت پ ، و مج) امذ .

رک : آس پاس .

آس پڑوس میں ایک بھی تو ایسی نہ تھی جو موئے میں پہلی نہ رہتی ہو .

۱۹۵۲ نمک پارے ، ۱۴۰

[آس + پڑوس (رک)]

ـــ پیس (ــ ی مج) (قدیم) .

رک : آس پاس .

میرے دل میں چیتا آتا ہے کہ جہاں کے آس پیس پھر کر تماشا دیکھوں .

۱۷۶۵ انوار سہیلی ، (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

آس (۵) امث .

آسا نمبر ۲ کی تخفیف ، ترکیبات میں مستعمل .

ـــ بی بی کی ٹکیاں

وہ میٹھی ٹکیاں جن پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نیاز دلائی جاتی ہے (نوراللغات ، ۱ : ۱۷) ؛ یہ نیاز اکثر بیساکھ کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۳) .

آسا (۱) ؛ ~ آشا .

(الف) امث .

امید ، آرزو ، خواہش ؛ بھروسا .

مایا مرے نہ من مرے مر مر گئے سریر
آسا ترشنا نا مرے کہہ گئے داس کبیر

۱۵۱۸ کبیر (مشہور)

آج منہ اندھیرے اسی آسا پر اپنی لو میں اس مسجد کی طرف چلا آیا تھا .

۱۸۲۲ میر عشرت ، ۱۳۸

پانچ بیگھے رہی ہے لیکن بیس من کی بھی آسا نہیں ہے .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹

۲. انتظار .

شربت وصل کا ہے دل پیاسا آ شتابی کہ تیری ہے آسا

۱۸۰۵ کلیات صاحب ، ۱۸۲

۳. ڈھارس .

جو یوسف قید خانے میں رہا جا ہوئی سب قیدیوں کے دل کو آسا

۱۷۹۷ عشق نامہ ، ۱۲۹

فق : باندھنا ، بندھنا ، کرنا ، ہونا .

۴. (موسیقی) ایک راگنی کا نام جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے .

ان راگوں میں دیس ، جوگ ، آسا اور بھیروں وغیرہ راگ میرے لیے بہت خوشی کا باعث تھے .

۱۸۵۷ ناقابل فراموش ، ۵۸۵

(ب) صف ، مذ .

۱. آسرا ، سہارا ، جس سے امید لگائی جائے .

روایت ہے کہ ہو طالب ہو پیاسا — کہا سرور کون اے دو جگ کے آسا

۱۷۹۱ — ہشت بہشت ، ۱۱۰

۲. آس کیا ہوا ، بھروسے کا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۰) .

[رک : آس]

ـــ بھروسا (ـــ فت بھ ، و مج) ، امذ .

رک : آسا .

آس سے بسدیو کی جو اور استریاں تھیں ... متھرا سے گوکل میں آئیں جہاں بسدیو جی کے پرم متر نندجی رہتے تھے . انہوں نے ات ہت سے آسا بھروسا دے رکھا وے آنند سے رہنے لگیں .

۱۸۰۳ — پریم ساگر ، ۱۳

اف : دینا ، کرنا ، ہونا .

[آسا + بھروسا (رک)]

ـــ جیے نراسا مرے کہاوت .

امیدوار امید کے آسرے پر جیتا ہے اور مایوس مرتا ہے .

خجستہ نے کہا اے طوطے تیرے منہ میں گھی شکر میں واری وہ کیوں کر مجھ سے ملے گا سچ کہ مثل مشہور ہے آسا جیے نراسا مرے .

۱۸۰۱ — طوطا کہانی ، ۴۱

ـــ چھوڑنا محاورہ .

رک : آس چھوڑنا .

دنیا ہے ساعت کا باسا — اس جینے کا چھوڑدو آسا

۱۸۵۱ — مثنوی مورک سمجھاوے (دہلی اخبار ، مارچ ، ۱۸۵۱ : ۵)

ـــ دلاسا (ـــ کس د) امذ .

تسلی تشفی ، اطمینان ، ڈھارس .

سکھ دیوجی راجہ پریچھت سے کہنے لگے کہ مہاراج ... بلرام جی سب کو یوں آسادلاسا دیتے تھے .

۱۸۰۳ — پریم ساگر ، ۳۲

اف : دینا ، کرنا ، ہونا .

[آسا + دلاسا (رک)]

ـــ لگانا محاورہ .

رک : آس لگانا .

لگایا جو کوئی نت الا اللہ کا آسا — اوسی میں سرس ہے تجھا دیک ماسا

۱۵۵۱ — دیوان الا اللہ شطاری ، ۱

شاد کو بھی نجف میں بلواؤ — کہ لگائے ہے بوتراب آسا

۱۸۹۹ — شاد لکھنوی (لغت کبیر اردو ، ۱ : ۸۶)

ـــ لگنا محاورہ .

رک : آس لگنا .

کہیں سے آملو تو مجھ سے پیارے جو میرے دل کو ٹک آوے چیناں
تمہاری آسا لگی ہے نسدن تمہارے درشن کو ترسیں نیناں

۱۸۳۰ — نظیر ، ک ، ۲۳۳

ـــ مرے نراسا جیے کہاوت .

امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ ہوتی ہے اس سے تو ناامید اچھا کہ اس کو صدمۂ انتظار نہیں اٹھانا پڑتا (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲) .

ـــ منانا محاورہ .

امید و توقع اور انتظار میں رہنا یا بسر کرنا .

یہاں تو یہ سال آیندہ کی آسا منانے لگے ، اب اس جہاز کا احوال سننے کے قابل ہے .

۱۸۹۲ — الف لیلہ ، حیرت ، ۲ : ۵۱

ـــ رکھنا محاورہ .

رک : آس رکھنا .

نت ہر بھج ہر بھج رے بابا جو ہر سے دھیان لگاتے ہیں
وہ ہر کی آسا رکھتے ہیں ہر آن کی آس پجاتے ہیں

۱۸۳۰ — نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۴

آسا (۲) امث .

ایک پاک بی بی جن کے نام سے عورتیں منت مانتی ہیں (بعض مسن عورتوں سے معلوم ہوا کہ اصل میں یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے ، جو عائشہ سے بدل کر آسا ہوگیا ہے، لیکن لکھنؤ میں اکثر حضرات حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے مراد لیتے ہیں) (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲) .

[علم]

ـــ کا کاسہ (ـــ فت س) امذ .

یہ ایک منت ہے مراد پوری ہونے پر لکھنؤ میں اکثر عورتیں جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا کے نام کا کاسہ بھر کر نذر دلواتی ہیں اور پرہیزگار سیدانیوں کو کھلاتی ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۹۸) .

ـــ کے گلگلے (ـــ ضم گ ، سک ل ، ضم گ) امذ .

عورتوں کی رسم ہے کہ منت پوری ہونے کے بعد بی بی آسا کے نام کے گلگلے پکاتی ہیں اور سیدانیوں کو کھلاتی ہیں (عورتوں میں مشہور ہے کہ اگر حالت نجاست میں کوئی عورت وہ گلگلے کھالے یا چھولے تو اس کے حق میں برا ہوتا ہے اور مردوں کا کھانا بہت ممنوع جانتی ہیں) (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲) .

کھا گئے گلگلے یہ آسا کے — ٹوٹیں ٹانگیں جو چوبدار گرے

۱۸۷۹ — جان صاحب ، د ، ۱۸۹

ـــ کے نام کا چھلا اٹھا رکھنا/اٹھانا رسم .

منت ماننے کا یہ ایک طریقہ ہے (بعض عورتوں کا اعتقاد ہے کہ بی بی آسا کے نام کا چھلا پانی میں غوطہ دے کر اٹھا رکھنے سے بگڑی ہوئی بات بن جاتی ہے اور مراد برآتی ہے ، بعد حصول مراد اس چھلے کی چاندی بیچ کر اس کے داموں سے شیرینی منگا کر نیاز دلوادیتی ہیں) (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۲) .

نکلی ہے کھوٹ شیخ کی گر فال میں ہوا
چھلا اٹھاؤ دھو کے بی آسا کے نام کا

۱۸۷۹ — جان صاحب ، د ، ۱۱۲

آسا (۳) حرف تشبیہ .

مثل ، مانند ، جیسا .

تیرے لب ہیں بہ رنگ حوض کوثر مخزن خوبی !
یہ خال عنبریں تس پر بلال آسا کھڑا دستا
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۰

بدر آسا علی تمام ہے نور ذات پاک اس کی ہے علیم صدور
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵۷

اے زمیں ہیں دفن تجھ میں نوجوانان فرانس !
برق آسا کوندتی تھی جن کی تیغ آبدار !
۱۹۲۱ صبح بہار ، ۲۷

[ف]

... آسا صفت مرکب کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم سے ملا کر) آرام دینے والا ، سکون پہنچانے والا .

دلکش ہے دل آسا ہے کشاکش بھی وہی ہے
ہاں زلف کی مانند نہیں دل شکن آغوش
۱۸۹۵ دیوان زکی ، ۸۱

دیکھ کر دل میں تری تصویر روح آسا کو میں
بھول جاتا ہوں غم دنیا و مافیہا کو میں
۱۹۰۵ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۵۹۶

[ف : آسا ، آسودن (= آرام پہنچانا) سے]

آسار امذ .

رک : آثار (= دیوار کی چوڑان) .

آسار پر بیٹھ کر راجوں کو کام نہیں کرنا چاہیے بلکہ دونوں طرف پاؤ باندھ کر بیٹھنا چاہیے .
۱۹۱۳ انجینیرنگ بک ، ۲۸

آساڑھ امذ .

رک : اساڑھ (پلیٹس) .

آسامی (۱) امث .

رک : اسامی .

پڑتی ہر رہرو الفت پہ نہیں اس کی نگاہ
ڈھونڈتا ہے کوئی آسامی وہ رہزن اونچی
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۲

فرض کیجئے کہ کوئی شخص ریڈیو کے کارندے کی آسامی کے لیے درخواست دے رہا ہے .
۱۹۴۹ نفسیات کی بنیادیں ، ۲۹۸

ـــ باز صف .

بار بار ، دوستوں کی گرہ کاٹنے والا ، ٹھگیا ، خود غرض ، کون گیرا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۱) .

اسم کیفیت : آسامی بازی .

جوا کھیلنا ، آسامی بازی کرنا ، غرض بدمعاشوں کی کوئی حرکت ایسی نہ تھی جو وہ نہ کرتا ہو .
۱۹۲۳ خدائی راج ، ۱۷

[آسامی + باز (رک)]

ـــ بنانا محاورہ .

رک : اسامی بنانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۱) .

ـــ پاہی (ـــ چاہی) کاشت امذ .

برابر کے یا پاس کے گاؤں کا کسان یا کسان کا کسان ، مانحت کاشتکار ، شکمی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۱ ؛ پلیٹس) .

[آسامی + پاہی (رک) (ـــ چاہی) (رک) + کاشت (رک)]

ـــ جمعبندی (ـــ فت ج ، م ، سک ع ، فت ب ، سک ن) امث .

بندوبست جس میں ہر ایک سے علیحدہ مالگذاری وصول کی جائے (پلیٹس) .

[آسامی + جمع (رک) + بندی (رک)]

ـــ چھپر بند کس صف (ـــ فت چھ ، پ ، سک ر ، فت ب ، سک ن) امذ ؛ امث .

کاشتکار جو وہیں رہتا ہو جہاں کاشت کرے (پلیٹس) .

[آسامی + چھپر (رک) + بند (رک)]

ـــ شکمی کس صف (ـــ کس ش ، سک ک) امث .

آسامی پاہی (رک) ؛ کسی ہٹی کا شریک ، ہٹی دار (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۱ ؛ پلیٹس) .

[آسامی + شکم (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آسامی (۲)

(الف) صف .

بھارت کے صوبۂ آسام سے منسوب ؛ آسام کا رہنے والا ، آسام کا سامان .

ایک آسامی فیل‌بان نے جو بہ مقدار دو یا تین ہاتھیوں کے فاصلے کے آگے تھا پلٹ کر خفگی کے لہجے میں کہا .
۱۹۰۱ جنگل میں منگل ، ۳۱۳

(ب) امث .

آسام میں بولی جانے والی زبان .

آسامی کی قابل ذکر نوعیت (یہ) ہے کہ اس میں ہند آریائی ابتدائی (س) کی (خ) ہوگئی ہے مثلاً (خات) اسات، سنسکرت (سپت) .
۱۹۴۲ آریائی زبانیں ، ۵۹

[آسام ، علم + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آسان (۱)

(الف) صف .

۱. سہل ، جو کٹھن نہ ہو ، جو مشکل نہ ہو ، جو امکان میں ہو ، دشوار کی ضد .

نظم لکھی سب موزوں آں یوں سب ہندوی کر آساں
۱۵۰۳ نو سرہار (اردو ادب ، علیگڑھ ، ۲، ۶ : ۲ : ۵۱)

نہ ملو یا ملو غرض ہر طرح تمکو آسان مجکو مشکل ہے
۱۷۹۲ اثر ، د ، ۲۹

آپ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں جو آسان ہوتی اس کو اختیار فرماتے .
۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۸۷

اف : کرنا ، ہونا .

(ب) م ف .

آسانی کے ساتھ ، بغیر کسی دشواری کے ، بلا تکلف و تامل .

جیون میں لکھیا کھول آسان

نو سرہار (اردو ادب ، علیگڑھ ، ٦ ، ٢ : ٦٠)

توں جاوے گا آسان واں اندروں وہاں تھے بھی مشکل ہے آناں بروں

۱٦۳۹ خاور نامہ ، ۲٧٠

[ف]

— پڑنا محاورہ .

سہل معلوم ہونا ، دشوار نہ رہنا .

نیت اپنے دماغ کے علاج کی کرے تاکہ . . . امور دینی کا سمجھنا اور ان میں فکر کرنا آسان پڑے .

۱۸٦۵ مذاق العارفین ، ۲ : ۲۸٧

آسان (۲)

امذ (قدیم) .

رک : آسن .

دو چوراسی آسان کا بھوگ بل

۱۵۲۳ بھوگ بل ، قریشی بیدری (دکنی اردو کی لغت ، ۴)

آسان (۳)

قدیم .

آس (= امید) کی جمع .

پلکاں کے بال بھالا نا مارو میرے تن پر

آسان اساساں تھے دل میرا لیا حوادث

۱٦۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ٦٠

... آسان

ترکیب میں جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم سے مل کر) سہل کرنے والا ، دشواری کو دور کرنے والا ، آسانی اختیار کرنے والا ، جیسے : تن آسان (رک) .

آسانگی

(سک ن) امث (قدیم) .

آسانی ، سہولت .

سواس میں سہنسکرت کا ہے مراد کیا اس نے آسانگی کا سواد

۱٦۲۵ قصہ بے نظیر ، ۲٦

[آسان (۱) (رک) + ف : گی ، لاحقۂ کیفیت]

آسانی

(الف) امث .

۱. آسان ہونے کی حالت ، سہولت ، سہج پن ، امکان ، دشواری کی ضد .

کئے بہوت کوشش بہ نیروئے بخت آپر آیا آسانی سوں کام سخت

۱٦۳۹ خاور نامہ ، ٦۰۹

زمانے میں نہیں کھلتا ہے کاربستہ حیران ہوں

گرہ غنچوں کی کھولے ہے صبا کیونکر بہ آسانی

۱٧۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۳

بکری اتنی آسانی سے آزادانہ چہل قدمی سے دست بردار ہونا نہ چاہتی تھی .

۱۹۳٦ پریم چند ، واردات ، ۱۵۲

(ب) م ف (قدیم) .

سہولت کے ساتھ ، بغیر کسی دشواری کے ، (مجازاً) بہت جلد .

دلاسا دے وزیر آ کر کہا شہ سے بچن نا گا

عجب کیا مکر و افسوں تے ہووے یو کام آسانی

۱٦٦۵ پھول بن ، ٧٠

[آسان + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

... آسانی

اسم کیفیت مرکب کا جزو دوم .

(جز و اول کے مفہوم سے مل کر) آسان اور آرام دہ بات اختیار کرنا ، سہولت کی طرف جانا .

وائے واں بھی شور محشر نے نہ دم لینے دیا

لے گیا تھا گور میں ذوق تن آسانی مجھے

غالب ، د ، ۲۳۲

[رک : آسانی]

آسانیت

(کس ن ، فت ی) امث .

رک : آسانی .

تولد کے وقت بچے کا سر آسانیت سے نکلتا ہے .

۱۸۲۸ اصول فن قبالت ، ۱۴

[آسان (۱) (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت + ع : ت ، لاحقۂ کیفیت]

آساوری

(فت و) .

(الف) امث .

۱. (قدیم) سسرال .

جا پیو کے کودنا اچھلنا آساوری میں سنبال چلنا

۱٧۰۰ من لگن ، ٦۱

۲. (موسیقی) رک : اساوری .

دیوا عشق روشن ہوا تج نین کے رےشاب سوں

ساتوں سران گا کرسکے آلاپتی آساوری

۱٦۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲

بولا یہ آساوری سے ماروا لفظ آسائش بود برما روا

۱۸۳٧ مثنوی بہاریہ ، ۹

بعض لوگ رات کو آساوری گا دیتے ہیں .

۱۹۲۵ پرواز ، ۱۵

(ب) امذ .

۱. ایک قسم کا ریشمی بنارسی کپڑا جس میں لال زرد اور سبز پٹریاں ہوتی ہیں اور جو طول میں روپہلے تاروں سے بنا ہوتا ہے .

تیرا یہ سینہ بند آساوری کا کیا ہے میرے سینہ میں شرر بند

۱۸۴۹ دیوان ندرت ، ۹۰

۲. ایک قسم کا کبوتر (پلیٹس) .

[رک : آساوری]

آسائش

(کس ء) امث : ~ آسایش .

۱. راحت ، آرام ، سکھ ، چین ، سکون .

منجے پیو یاد تھے آسائش و سکھ دل میں بھریا

عیش کا وقت رہے غم کا جنس رائے جائے

۱٦۱۱ قلی قطب شاہ ، ۲ : ۲۹٦

ہوئے اک دم زدن میں جملہ بے ہوش
ہوئی ہستی کی آسائش فراموش

۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۱۶۳

مکان تھا بہت وسیع مگر مکینوں کی آسائش کے لیے اتنا موزوں نہ تھا .

۱۹۳۲ میدان عمل ، ۱۳

۲. فارغ البالی ، فراغت ، بے فکری .

کچھ دنوں الور میں انھوں نے عزت اور آسائش سے بسر کی .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۱۸۴

[ف : آسائش ، آسودن (= آرام پانا) سے]

— اٹھانا محاورہ .

آرام پانا ، چین کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۳ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۴۴) .

— دینا محاورہ .

آرام پہنچانا ، سکھ چین پہنچانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۳ ، مہذب اللغات ، ۲ : ۴۴) .

— طَلَب (ـــ فت ط ، ل) صف .

(لفظاً) آرام کا طالب ، (مراداً) کاہل ، کام چور ، سست .

غضب ہے منزل ہستی میں آسائش طلب ہونا
ہجوم خواب سے رہروئے نے آخر خلل پایا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۵

[آسائش + طلب (رک)]

— کَرنا ف م ؛ محاورہ .

استراحت کرنا ، جسم اور دماغ کو آرام پہنچانے کے لیے لیٹنا ، سونا ، سفر میں تھکن دور کرنے کے لیے ٹھہرنا ، پڑاؤ کرنا .

سرانے ہات دیا ہے پھولاں پر آسائش کیا ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۰۶

بعضے اہل فوج نے تو آسائش کی اور بعضے غسل و طہارت میں مصروف ہوئے .

۱۸۷۳ فسانۂ معقول ، ۲۱۲

— کیجیے فقرہ .

(مراداً) رخصت ہو جیے .

اب کچھ کام نہیں آپ آسائش کیجیے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰۳

آسائِشی (کس مج ء) .

(الف) امث (قدیم) .

رک : آسائش .

نہ کوئی دوست ہو دیوے آسائشی   نہ دشمن تھے امید بخشائشی

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۵۰۶

[آسائش (رک) + ا : ی ، الحاقی یا زائد]

(ب) صف .

آرام و راحت کا ، پوری ضروریات رکھنے والا ، جیسے : میرا سب آسائشی سامان اس سفر میں کھو گیا .

[آسائش (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آستان (سک س) ، امذ ؛ امث ؛ ~ آستانہ .

۱. چوکھٹ ، دہلی ، دروازہ .

خرد کا اوڑیا مرغ یوں کھول پر   جو اس آستان بلند کے اپر

۱۶۴۵ قصۂ بے نظیر ، ۷۸

سمجھ کا پھیر ہے دیر و حرم سے درگزرے
ہمارے سجدے کو وہ آستان اچھی ہے

۱۸۹۹ نظام ، ک ، ۳۹۰

دامن صحرا میں چل کر یوں گزارا چاہیے
سر میں ہو بیتاب سودا آستاں کوئی نہ ہو

۱۹۲۱ صبح بہار ، ۴۷

۲. (i) بارگاہ ، دربار .

منگل کے دن ہر فرقے کے لوگ آستان خلافت میں جمع ہوتے تھے .

۱۹۰۲ علم الکلام ، ۱ : ۴۳

(ii) مکان .

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۰

جو عرش پر گیا تھا وہ اس گھر میں ہے مقیم
اونچا ہے آسمان سے بھی آستان دل

۱۹۱۹ در شہوار ، بیخود ، ۴۳

۳. بزرگان دین یا اولیاء اللہ کا مزار یا اس کا احاطہ وغیرہ ، درگاہ .

یا خدا زیست میں فردوس کا گلزار دکھا
آستان شہدا کا مجھے دیدار دکھا

۱۸۸۷ مرثیۂ شمیم (ق) ، ۱۰

مدفون جو یہاں ہیں بے شبہ جنتی ہیں
ٹکڑا بہشت کا ہے خود آستان خواجہ

۱۹۲۵ نادان (لغت کبیر اردو ، ۱ : ۲۸۷)

[ف : آستان ، قب : س : ستان स्थान]

— بوس (ـــ و مج) صف .

۱. چوکھٹ چومنے والا ، در پر حاضری دینے والا ؛ معتقد ، عقیدت مند (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۴) .

۲. خادم ، غلام ، دربان .

میں ان کے در کا مدت سے آستان بوس ہوں .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۴۵

اسم کیفیت : آستان بوسی .

بظاہر شرف آستان بوسی سے محروم تھا .

۱۸۰۲ خرد افروز ، ۸۳

[آستان + ف : بوس ، بوسیدن (= چومنا) سے]

— بوس ہونا محاورہ .

امرا و حکام یا اکابر فقرا کے دروازے خواہ مزار پر حاضری دینا .

اس کرامت کا سبب پہلے نہ زنہار کھلا
آستاں بوس ہوا جب تو یہ اسرار کھلا

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ (ق) ، ۷

... **آستان** (سک س) صفت مرکب کا جزو دوم.
(جزو اول سے مل کر) جس کا آستان جزو اول کے مفہوم کے مساوی ہے، یا کسی صفت میں اس کی مثل ہے، جس کا مکان وہ ہے جو جزو اول میں بیان ہوا.
کیا وہ عرش آستان دکھائی دے — آسماں کی ہے دور بیں میں خاک
۱۸۹۹ شاد لکھنوی، ۹۷
[رک: آستان]

ــ پکڑنا محاورہ. (قدیم).
کسی آستان کا ہو رہنا.
ابا قطب جہاں بے مثل راجہ بھوج ہے کہ توں
جہاں لگ بھوگ ہیں ہور بھاگ تیرا آستان پکڑے
کلیات غواصی، ۷۷

ــ چومنا محاورہ.
رک: آستاں بوس ہونا (امیراللغات، ۱: ۱۰۴؛ نوراللغات، ۱: ۹۹).

آستانہ (سک س، فت ن) امذ.
۱. رک: آستان.
ولے لطف سوں مج طرف دیکھ پھر — رکھیا ہوں ترے آستانے پو سر
۱۶۳۹ طوطی نامہ، غواصی، ۳۰
قضارا ایک درویش ریاضت کیش کے آستانے پر جا نکلا.
۱۸۰۵ آرائش محفل، افسوس، ۳۷۹
آپ اسی جنگل میں رہتے تھے اور جہاں آپ مدفون ہیں یہی آپ کا آستانہ تھا.
۱۹۲۲ انشائے بشیر، ۲۰۱
۲. موضع، گانو، جاگیر (فرہنگ عثمانیہ، ۲۱).

آستانہ بوس (- و مج) صف.
رک: آستان بوس.
اسی (آستان بوس) معنی میں آستانہ بوس بھی کہتے ہیں اور یہ انکسار کے موقع پر بولا جاتا ہے.
۱۹۵۸ مہذب اللغات، ۲: ۴۵
اسم کیفیت: آستانہ بوسی.
تم جو کچھ اسباب لائق بادشاہوں کی سرکار کے ہو ساتھ لے کر چلو اور سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کرو.
۱۸۰۲ باغ و بہار، ۱۹۹

ــ جمانا محاورہ.
اڈا بنانا، جم کر بیٹھنا، قبضہ کرنا (کسی پر) چھا جانا.
(اے ابلیس) تجھکو اور تیری ذریت کو یہ قدرت و طاقت بخشوں گا کہ رگ و پوست بنی آدم میں مثل خون در آویں اور ان کے قلوب پر اپنا آستانہ جماویں.
۱۸۳۵ احوال الانبیا، ۱: ۱۰۳

ــ روب (- و مج) صف.
کسی امیر کے دربار میں حاضری دینے والا، خادم بارگاہ؛ کسی فقیر خدا رسیدہ کی درگاہ میں ارادتمندی سے جانے والا، معتقد، مرید، جیسے: بندہ تو روضۂ اقدس کا ایک ادنیٰ آستانہ روب ہے.
اسم کیفیت: آستانہ روبی.
آفتاب جاروب شعاع سے ہر سحر اس کے در کی آستانہ روبی اس امید پر کرے کہ دامن اس کا عکس رخسار سے پر از انوار کرے.
۱۸۸۸ طلسم ہوشربا، ۳: ۲۷۸
[آستانہ + روب، رفتن (= جھاڑو دینا، جھاڑنا پونچھنا) سے]

آستاوا (سک س) امذ: ~ آشتاوہ، آشتاوا (عوام).
رک: آفتابہ (پلیٹس).
[ف]

آستائی (سک س) امث.
گانے کا ابتدائی ٹکڑا خواہ وہ ایک مصرع کے طور پر ہو یا دو مصرعوں کے طور پر، انترہ کی ضد؛ (متاخرین کے نزدیک) خیال.
سانچے کے ڈھلے انترے آستائی کسی نے بنائے ہیں.
۱۸۶۱ فسانۂ عبرت، ۸۵
کسی بنانے والے کے انترے میں چار پانچ فقرے ہیں تو آستائی کے بیس بول ہیں.
۱۹۵۸ لکھنؤ کا شاہی اسٹیج، ۱۸
۲. (مجازاً) ہر بات کا ابتدائی حصہ.
ارے نگوڑے مرزا نماز کی آستائی تو مجھے یاد ہے انترہ بھول گئی بتا الحمد کے بعد کیا پڑھوں.
۱۹۲۸ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۳، ۱۲: ۹
[س: ستھای स्थायी]

ــ برن (- فت ب، ر) امذ.
(موسیقی) کسی سر سے ابتدا کر کے آہستہ آہستہ پھر اسی سر پر آجانے کا عمل جس میں آروہی اور روہی دونوں ہوتی ہیں (نغمات الہند، ۲۱).
[آستائی + برن (رک)]

ــ بھرنا ف م.
(موسیقی) گانے کا ابتدائی سر ادا کرنا.
آستائی تو ایسی بھرتے تھے کہ واہ جی واہ.
۱۸۸۷ جام سرشار، ۲۲۱

آستر (۱) (سک س، فت ت) امذ.
رک: استر، ابرے کی ضد.
ہو بید پران سیاستر گیان — ابرا اچھو بھرتی آستر گیان
۱۷۰۰ من لگن، ۵۱
اور جانکندنی کا درد پیٹ کی کسو نہ کسو جاے میں یا اس کے تمام آستر میں ہووےگا.
۱۸۴۸ اصول فن قبالت، ۱۹۰
پورا نہیں ظاہر پہ قیاس باطن — دلق اطلس کا آستر بھی دیکھو
۱۹۲۷ رباعیات امجد، ۲: ۷۲

آستر (۲) (سک س ، فت ت) امذ .

خچر ، (رک) اُستر .

بره کی بر میں تیر بن چلانے طاقت آستر کہاں ہے کو

۱۶۱۷ بحری ، ک ، ۱۸۸

[ف : اشتر (رک)]

آستک (سک س ، کس ت) صف .

مذہبی ، پاکباز ، پارسا ، ناستک کی ضد .

آستک لوگ پراکرت اصولوں کی پابندی سے گریز کرنے کا کبھی حق نہیں رکھتے ہیں .

۱۹۳۳ گیتا امرت ، ۱۱۲

[س : آستک आस्तिक]

آستے (سک س ، ی مج) م ف (قدیم) .

آہستہ (رک) کا تلفظ (اکثر تکرار کے ساتھ مستعمل) .

ہور اس دم آستے کچھ بول مولا کہا وہی شخص کو گھر میں بلالا

۱۶۹۱ ہشت بہشت ، ۱۳۳

آستے آستے ایک منزل میں اترا تو ایک شخص سرخ رنگ نیلے دیدے کا وہاں نظر آیا .

۱۸۲۲ سیر عشرت ، ۹۰

آستین (سک س ، ی مع) امث .

کرتے یا شیروانی وغیرہ کا وہ حصہ جس میں بازو رہتی ہے .

اس کی آستین میں پیکے تھے .

۱۴۲۱ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)

نہیں جلاد کی کچھ آستیں سرخ شہیدوں کے لہو سے ہے زمیں سرخ

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۶

گزری ہے عمر بیخود روتے لہو کے آنسو
فرد عمل کا دھوکا ہو کیوں نہ آستیں پر

۱۹۲۰ بیخود موہانی ، ک ، ۲۸

[ف]

— الٹنا

محاورہ .

۱. کسی کام کے لیے آمادہ (خصوصاً ذبح یا قتل پر) .

آستیں تو لگا الٹنے دیکھ دل امیدوار ہو تیار

۱۷۹۸ سوز ، د (ق) ، ۱۱۸

منظور عاشقوں کا اگر امتحان ہے
پھر دیر کیا ہے میاں سے لے آستیں الٹ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۷۷

اے زہے شان بچائے نظر بد سے خدا آستیں قتل پہ آئے ہو مری جان الٹے

۱۹۳۵ عیان ، د ، ۱۲۹

۲. جنگ کے لیے مستعد ہو کر آگے بڑھنا ، مقابل آنا .

سینہ زمیں کا رخش کی ٹھوکر سے پھٹ نہ جائے
الٹی ہے آستیں کہیں دنیا الٹ نہ جائے

۱۸۹۳ ریاض شمیم ، ۱ : ۸۶

بگڑے تو ظالموں کا مقدر الٹ دیا الٹی جو آستیں در خیبر الٹ دیا

۱۹۳۸ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۵۷

— پکڑنا

محاورہ .

۱. دست و گریباں ہونا ، دار و گیر کرنا ، لڑنا .

لڑائی آنکھ جو دیکھا چمن میں نرگس سے
صبا نے برگ ہزارا کی آستیں پکڑی

۱۸۳۰ شاہ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۴)

۲. کسی کام سے روکنا ، باز رکھنا .

ہم اٹھے جھاڑ کے دامن تو اس نے مستی میں
عجب ادا سے کہا آستیں پکڑ کر بیٹھ

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۹

آستیں تھام کے دولہا سے یہ کہتی تھی دلہن
اب جیے کس کے سہارے پہ یہ آوارہ وطن

۱۹۱۷ پیارے صاحب رشید ، مرثیہ (ق) ، ۲۷

— جھاڑنا

محاورہ .

۱. جو کچھ پاس ہے نکال کر دے ڈالنا ، سب کا سب بخش دینا ، اپنا ہاتھ خالی کرلینا ؛ (کنایۃً) نوازنا .

ہے مجھے اے ابر دریا بار اتنا تو یقیں
تجھ سے نکلیں گے کئی جھاڑوں گا میں جب آستیں

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱۱۶

چار حد سے ساتھ لے جاتا نہیں ہے کوئی مال
جھاڑ کر اٹھتا ہے یاں ہر شش ہزاری آستیں

۱۸۶۶ گلدستۂ امامت ، اسیر ، ۷۶

صاحبقران اعظم نے سر اس کا سینے سے لگایا اور آستین مرحمت پشت پر جھاڑی .

۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۵ : ۱ : ۳۵۸

۲. ترک کرنا (نوراللغات ، ۱ : ۹۹) .

— جھٹکنا

محاورہ .

۱. رک : آستین جھاڑنا .

آستین اپنی جھٹکتا ہے جو گلشن پہ سحاب
یہ نزول کرم و رحمت بہمن دیکھو

۱۹۶۲ ہفت کشور ، ۲۲

۲. پیچھا چھڑانا .

گیا ان جھٹک آستیں جور سوں
نہ دور اس کا میں ہات سوں چھوڑ سوں

۱۶۹۵ دیپک پتنگ (ق) ، عشرتی ، ۱۰۶ ب

— چڑھانا

۱. رک : آستین الٹنا .

ولی مصرع فراق کا پڑھوں تب ، جب کہ وو ظالم
کمر سوں کھینچتا خنجر ، چڑھاتا آستیں آوے

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۰۱

خاوند کے روبرو آستین بھی نہ چڑھاوے .

۱۸۵۶ فوائدالصبیان ، ۲۰

چڑھا کر آستین عباس جب آگے بڑھے رن میں
پڑیں فوجیں ، گھٹا دریا ، فلک لرزا ، زمیں سرکی
۱۹۵۱ آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۱ : ۱۰۵

۲. کسی لباس کے مونڈھے سے آستین ملا کر سینا .
اچکن سب تیار ہے فقط آستینیں چڑھانا باقی ہیں .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۰۵

ـــ چڑھنا محاورہ .

آستین چڑھانا (رک) کا لازم .
غیر آ دامن پہ لپٹے آستیں ہم پر چڑھی
منڈکری ہم مار کچھ منہ سے نہ بولے پڑ گئے
۱۸۱۸ اظفری ، د ، ۲۲
آستینیں چڑھ گئیں
۱۹۳۱ رسوا ، امراؤ جان ادا ، ۳۸

ـــ چننا محاورہ .

آستین میں برابر برابر شکنیں ڈالنا .
موج طوفاں خیز اس کو دیکھ کر کہتی ہے خلق
اس نے پہنی ہے قبا کی اپنے چن کر آستین
۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۹
جامہ ہستی کی آستینیں گاذر قدرت نے وقت سے پہلے چن دی ہیں .
۱۹۲۵ معاشرت ، ظفر علی خاں ، ۱۷

ـــ رومال کرنا محاورہ .

رک : آستین چڑھانا .
نقابدار . . . آستین رومال کیے ہوئے بجرأت و شوکت سہراب بن تہمتما کو للکار رہا ہے .
۱۹۰۱ قمر ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۰۶۲

ـــ سے آنکھیں پوچھنا ف م .

آستین سے آنسوؤں کو خشک کرنا (امیر اللغات ، ۱ : ۱۰۵ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۵) .

ـــ سے چراغ بجھانا ف م .

آستین کی ہوا سے جلتے چراغ کو گل کرنا .
پرے اے نسیم سحر پرے نہ ذلیل ہو کہ صبا ابھی
بہت آستیں سے بجھا رہی نہ بجھا ولے یہ چراغ دل
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۸۲
باطل کا کیا مقابلہ شمع یقین سے بجھتا ہے یہ چراغ کہیں آستین سے
۱۹۵۹ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۱۱

ـــ کا چاک امذ .

کف دار آستین کی وہ درز جو کلائی کی طرف کھلی رہتی ہے اور اس میں بٹن وغیرہ لگائے جاتے ہیں .
جہاں میں جتنے ہیں ماہ پیکر وہ تیرے وحشی ہیں اے گل تر
نہ ہو جو تجھکو یہ بات باور دلیل ہے چاک آستیں کا
۱۸۵۴ امیر ، گلستان سخن ، ۲۷
حملہ کیا الٹ کے جو چاک آستین کے
جھک کر سرے فلک نے دبائے زمین کے
۱۹۳۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۰۱

ـــ کا سانپ امذ .

وہ شخص جو بظاہر ملا ہوا اور باطن میں دشمن ہو ، بغلی گھونسا .
کھلا رہا ہے ترے زلف عنبریں کا سانپ
ہوا ہے ہاتھ میں میرے یہ آستیں کا سانپ
۱۸۲۶ معروف ، د ، ۴۵
دوستی دشمن جتاتا ہے مجھے آستیں کے سانپ سے ڈرتا ہوں میں
۱۹۰۵ یاد گار داغ ، ۱۶۰
اف : بننا ، ہونا .

ـــ کا کف امذ .

وہ الٹ کر سیا ہوا دوہرا کپڑا جو آستین کے سرے پر ہوتا ہے اور اس میں بٹن لگاتے ہیں (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۰۶) .

ـــ کا کوس (ـــ و مج) امذ .

کلائی بھر کا بے میل کپڑا جو آستین میں فیشن کے طور پر سلوایا جاتا ہے (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۰۶) .

ـــ کسنا محاورہ .

آستین کسی ہونا ، آستین کا بازووں پر چست ہونا .
کسی ہے کہنیوں تک آستیں چولی مسکتی ہے
ہے تس پر لٹ پٹا بٹھیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
۱۸۲۸ تاباں ، د ، ۱۰

ـــ کی چین (ـــ ی مع) امث .

وہ چنٹ جو جامہ چین آستین میں ڈالتے ہیں (ماخوذ : نور اللغات ، ۱ : ۱۰۰) .

ـــ کے پھول امذ .

بیل بوٹے وغیرہ کے وہ نقش و نگار جو جامہ چین آستین میں بناتے ہیں .
دکھ کر جو ہاتھ فاتحہ پڑھتے ہیں جامہ زیب
کیا قبر پر چڑھائینگے یہ آستیں کے پھول
۱۸۵۴ امیر ، ریاض مصنف ، ۲۲۱

ـــ کھینچنا محاورہ .

۱. پردے کی طرح آستین کو حائل کرنا ، آستین سے چھپانا (منھ وغیرہ کے ساتھ مستعمل) .
جب کہ الٹی ہم نے تکرار نظر پر آستین
کھینچ لی اس نے رخ رشک قمر پر آستین
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۱ : ۲۵
۲. دستگیری کرنا .
کوئی وحشت میں نہیں ہے دستگیر آستیں اے خار دامنگیر کھینچ
۱۸۴۳ کلیات منیر ، ۲ : ۲۵۳

ـــ میں چُھری رَکْھنا ف م ، محاورہ .

دشمن پر حملہ کرنے کے لیے تیار رہنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۰۰) .

ـــ میں چُھری رہْنا ف م ، محاورہ .

آستین میں چھری رکھنا (رک) کا لازم .

شب وصال مرے حق میں ہوگئی شب جنگ
بغل میں تیغ چھری اس کی آستیں میں رہی

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۲ : ۲۱۷

کس سے ڈریں گے ہم سپہ روم و چین میں
رہتی ہے یاں ہمیشہ چھری آستین میں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

ـــ میں سانْپ (ـــ افْعی) پالْنا/رَکْھنا محاورہ .

دشمن کے ساتھ سلوک کرنا ، اپنے بد خواہ کو اپنے ساتھ رکھنا .

یے (یہ) تمھاری جان کے دشمن ہیں ، تم نے سانپ آستین میں پالے ہیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۵۵

سودائے زلف میں ہیں اب زندگی کے لالے
میری طرح نہ کوئی سانپ آستیں میں پالے

۱۹۳۵ ناز ، کلیات ناز ، ۱۵۰

ـــ نِکَلْنا محاورہ .

آستین کا ادھڑ جانا یا پھٹنا .

نکل کر تم مری آغوش سے اس حال کو پہنچے
کہیں سے چل دیا دامن کہیں سے آستیں نکلی

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۰۵

آسْتِینوں دار (سک س ، ی مع ، و مج ، غنہ) صف .

لمبی یا جوڑی آستینوں والا ، آستینوں کا .

کرتی شبنم کی آستینوں دار ململجے پن پہ اس کے زور بہار

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۶)

[ا : آستینوں ، آستین(رک) کی جمع + ف : دار ، داشتن (رکھنا) سے]

آسْتَھم (سک س ، فت تھ) امذ .

۱. (سنگ تراشی) ستون ، تھم ، کھم (اپ و ، ۱ : ۲۸) .

۲. (بنّدھائی) کسی چیز کے سہارے کی تھونی یا ٹیک (اپ و ، ۱ : ۹۱) .

[س : ستمبھ स्तम्भ]

آسْٹِرِک (سک س ، کس ٹ ، ر) امث .

ہندوستان کی ایک قدیم قوم جو دراوڑوں سے پہلے آباد تھی .

تیسری نسل کے لوگ آسٹرک نام سے موسوم کیے جاتے ہیں .

۱۹۶۱ قین ہندوستانی زبانیں ، ۵۰

[Austric : انگ]

آسْٹْرو ٹْرف (سک س ، ٹ ، و مج ، فت ٹ ، سک ر) امث .

مصنوعی گھاس ، کیمیائی عمل سے بنائی ہوئی گھاس .

مستقبل میں ہاکی کے تمام ٹورنامنٹ آسٹرو ٹرف پر ہی ہوں گے .

۱۹۷۶ روز نامہ جنگ ، کراچی ، ۶ اگست ، ۳

[Austro : انگ]

آسْٹِرِیائی (سک س ، کس ٹ ، سک ر) صف .

ملک آسٹریا کا رہنے والا یا اُس سے منسوب .

ایک آسٹریائی ماہر طبیعیات . . . نے پیشین گوئی کی .

۱۹۶۹ جدید سائنس کی کمرانیاں ، ۱۳۲

[انگ : آسٹریا + ا : ئی ، لاحقۂ نسبت]

آسْٹْرِیلِین (سک س ، سک ٹ ، ی مج ، سک ل ، فت ی) صف .

ملک آسٹریلیا سے منسوب یا آسٹریلیا کا باشندہ .

ہر ملک کے باشندوں سے ملتا جلتا . . فرانسیسی ، آسٹریلین ، جرمن ، آسٹرین ، بلگیرین . . . عربی وغیرہ وغیرہ .

۱۹۳۹ متحدہ قومیت اور اسلام ، ۷

[Australian : انگ]

آسْٹِرْیَن (سک س ، کس ٹ ، سک ر ، فت ی) صف .

ملک آسٹریا کا رہنے والا یا اس سے منسوب .

مثال کے لیے دیکھیے : آسٹریلین کی مثال .

[Austrian : انگ]

آسْٹھی (سک س) امث .

(چھپر بندی) چھپر یا کھپریل کے ٹھاٹ کی بغلیوں کو سنبھالنے والی لکڑی یا دیوار کا ڈھلواں پاکھا (اپ و ، ۱ : ۸) .

اف : بنانا ، بھرنا .

[غالباً س : سنتھ संस्था (= جمع کرنا ، باندھنا)]

آسُر (۱) (ضم س) امذ ؛ = آسُر .

جن ، عفریت ، دیو ، بھوت ، شیطان (پلیٹس) .

[رک : آسُر]

آسُر (۲) (ضم س) امذ .

(ہندو) شادی کا وہ طریقہ جس میں دولھا دلھن کو اس کے باپ یا سرپرستوں سے خریدتا ہے (پلیٹس) .

[س : آسُر आसुर]

آسْرا (سک س) .

(الف) امذ .

۱. سہارا ، بھروسا .

کہ تیرے آسرے میں آسرا نیں　　جو دیکھا تج بغیر نیں آسرا نیں

؟　کفن چور (ق) ، ضعیفی ، ۱۶

یہاں بیم کے دریا میں گردان ہے کشتئ عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

۱۸۰۷　ولی ، ک ، ۲۱

تری امت کو ہے دونوں جہاں میں تقویت تجھ سے
یہاں بھی آسرا تیرا وہاں بھی آسرا تیرا

۱۹۲۵　نذر پیغمبر ، ۱۳

۲. پناہ ، پناہ گاہ ، جائے پناہ .

کہیں سے مجھ کو تمھارے سامنے زور ہوتا یا جابیٹھتا کسی محکم آسرے میں .

۱۷۹۰　ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۲۱۵

جو کہ اپنے آسرے میں ہو اگر ان میں جس کسو سے کھوٹا کام ہو تو ان کے واسطے لکھا ہے کہ دیس نکالا دیجیے .

۱۸۰۲　بیتال پچیسی ، ۱۳

گھیرے ہے ہر طرف سے قضا ، راستا نہیں
جا کر کہاں چھپیں کہ کوئی آسرا نہیں

۱۹۵۴　مراثی نسیم ، ۳ : ۷۱

۳. وسیلہ ، ذریعہ ، وہ چیز یا بات جس کے واسطے یا سہارے سے کوئی کام انجام پائے .

رسی کے آسرے قلعے پر چڑھ شاہ کی خواب گاہ میں آیا .

۱۸۲۴　سیر عشرت ، ۲۷

اپنی روزی کا آسرا فروخت یا رہن کر کے ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں .

۱۹۱۴　حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۶

۴. توقع ، امید .

وقت آخر میں نہیں ہے کوئی میرا آسرا
شرم عصیاں رہ گیا ہے ایک تیرا آسرا

۱۸۸۸　گوہر انتخاب ، امیر ، ۳۰۱

خیر آسرے ہی پر اب تو زندگی رہی
دل بہلنے کے لیے ایک کھیل ہی سہی

۱۹۲۵　شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۹ .

۵. ٹیک ، اڑھکن ، روک .

کمہار نے جلدی اپنے ہاتھ کے آسرے پر تھام لیا .

۱۸۰۳　اخلاق ہندی ، ۱۲۰

۶. پردہ جس کے پیچھے چھپ سکیں ، آڑ ، اوٹ .

چھپیا جاکے روضے کیرا ٹیک نہار　　بلوں آسرے تھے اوٹھیا یوں پکار

۱۶۳۹　طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۱

قبلے کی طرف منھ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا جھاڑے کو نہیں بیٹھنا ٹٹی یا دیوار کی آڑ یا اور کچھ چیز کے آسرے میں بیٹھنا .

۱۸۳۴　تعلیم نامہ ، ۱ : ۱۸

ہوا کا موسم ہو تو بھٹے کے ہوا کے رخ پر آسرا کر دیتے ہیں .

۱۹۴۸　اشیائے تعمیر ، ۵۹

اف : کرنا ، ہونا .

(ب) صف .

مددگار ، سہارا دینے والا .

یوں مونھ کو موڑنا تو طریق وفا نہیں
صدقے گئی مرا تو کوئی آسرا نہیں

۱۸۷۴　انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۶

قاسم ہیں اب نہ اکبر و عباس باوفا
کس کو پکاروں کوئی نہیں میرا آسرا

۱۹۱۲　شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۲۳

[س : آشری : आश्रय]

— اٹھنا

محاورہ .

امید نہ رہنا ، توقعات منقطع ہو جانا .

اسباب کا آسرا ہے جب اٹھ جاتا　　واں تیرے سوا کوئی نہیں یاد آتا

۱۸۹۲　دیوان حالی ، ۱۲۴

— باندھنا

محاورہ .

امداد کا بھروسا کرنا ، توقع رکھنا ، سہارا ڈھونڈھنا .

سوا تیرے نہیں ہم کو سہارا دین و دنیا میں
ترے دروازے پر بیٹھے ہیں تیرا آسرا باندھے

۱۸۹۲　مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۰) .

بیڑا ہو پار کیا بھلا باندھا ہے اس سے آسرا
کھول کے ناو لے چلے دھارے پہ لاکے چھوڑ دے

۱۹۳۸　سریلی بانسری ، ۱۱۲

— بندھنا

محاورہ .

امید یا سہارا ہو جانا .

میں اس پہ سیکڑوں خوشیاں نثار کر ڈالوں
جو تیرے غم میں بندھا ہے وہ آسرا ہے لذیذ

۱۹۲۷　نوائے دل ، ۸۶

— پانا

محاورہ .

سہارا ملنا .

معرفت قرابت کے لوگ جو ہنوز شہر کے باہر خانہ بدوش پڑے تھے آسرا پاکر کچھ تو سنتے کے ساتھ ہی لوٹ آئے اور کچھ لوٹنے کے سامان کرنے لگے .

۱۸۸۸　ابن الوقت ، ۴۹

— تکنا

محاورہ .

سہارا ڈھونڈھنا .

بت بنا ایک قرینہ ہے وہ دیکھو اشرف
آسرا تکتے ہو ناحق بت ہرجائی کا

؟　اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۰)

میں ہوں خدا کی راہ میں خود زندگی سے سیر
تکتے ہیں آسرا بھی کسی کا کہیں دلیر

۱۹۰۹　مراثی نسیم ، ۳ : ۱۳

— توڑنا

محاورہ .

مایوس کرنا ، نا امید بنانا .

جوڑ میں آنہ جائیے گا کہیں　　توڑیے گا نہ آسرا دل کا

۱۸۷۰　دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۸

آرزو توڑا ہے جس نے آسرا　　پھر بھروسا کر اسی پر جی نہ چھوڑ

۱۹۳۸　سریلی بانسری ، ۵۶

ـــ ٹوٹنا محاورہ .

آسرا توڑنا (رک) کا لازم .

ایسا جواب ملا کہ بس چھوٹ گیا آسرا ٹوٹ گیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۰۷

چمن شباب پسر کا خزاں نے جب لوٹا
تمھاری طرح سے میرا بھی آسرا ٹوٹا

۱۹۶۵ اطہر ، گلدستہ اطہر ، ۲ : ۲۹

ـــ جمانا محاورہ .

بھروسا کرنا ، اعتبار کرنا ، امید باندھنا ، انتظار کرنا .

خلقت ولایتی گھوڑیوں ، گولوں اور نقاروں پر آسرا جمائے بیٹھی رہتی ہے .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۲۹

ـــ چھوڑنا محاورہ .

نا امید ہو جانا .

آسرا سب کا چھوڑ دے اکبر وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلا

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۲۲۸

ـــ دینا

۱. امید دلانا .

جب کام کرنا نہیں ہے تو آسرا دینے سے کیا حاصل .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۰۷

جھپکی تھی جس سے آنکھ وہ بجلی بھی اب نہیں
ترسانا ہی تھا تم کو تو کیوں آسرا دیا

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۲۲

۲. مدد کرنا ، سہارا دینا .

دیوے آسرا کوئی نہ اس وقت آ، علم تجھ سوں عالم کی تب ہوئے پناہ

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۲۱

ـــ ڈھونڈھنا محاورہ .

سہارا یا مدد گار کی جستجو کرنا .

آسرا ڈھونڈھ کے ہم لوگ نہیں لڑتے ہیں
جو بہادر ہیں وہ دو مل کے کہیں لڑتے ہیں

۱۸۳۱ مراثی دلگیر ، ۲۶۸

ـــ رکھنا محاورہ .

(کسی پر) بھروسا کرنا ، امید کرنا .

سمور وقاقم و سنجاب ہے سرما میں منعم کو
رکھیں ہیں آسرا غربا ئے لنج ولنگ آتش کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲

اہل دنیا خوش ہیں یا ناخوش ہمیں پروا نہیں
آسرا رکھتا ہے یہ بندہ خدا کی ذات کا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۷

ـــ رہنا محاورہ .

آسرا رکھنا (رک) کا لازم .

ہے تمھاری ذات والا منبع لطف و عطا
کیا نظیر اک اور بھی سب کی مدد کا آسرا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱

اب اردو کو صرف ایک دولت آصفیہ کا آسرا رہ گیا ہے .

۱۹۳۵ چند ہمعصر ، ۹۷

ـــ کرنا ف م ، محاورہ .

۱. کسی پر بھروسا یا تکیہ کرنا ، کسی سے امید رکھنا .

تو ہمیں یاں چھوڑ کے جاتا ہے تنہا یا نصیب
آسرا کس کا رکھیں ہم وادریغا یا نصیب

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۸

ہم اگر لذت بوس وکنار سے دست بردار ہو کے صرف ایک نظر دیکھنے کا آسرا کریں تو یہ بھی ممکن نہیں .

۱۹۲۸ خونی جورو ، رسوا ، ۱۵

۲. کسی چیز کی آڑ کرنا ، کسی شے کو اوٹ بنانا ، کسی پردے وغیرہ کے پیچھے چھپنا .

ایک جگہ پر وہیں کے پھاوڑے کدالوں اور ٹوکروں کو آسرا کرکے اس کے سایے میں آرام لینے کی غرض سے سو رہا .

۱۹۰۱ ارمغان سلطانی ۱۴۲

ـــ لگانا محاورہ .

امید باندھنا ، توقع رکھنا .

تم اہل بزم میں سے ایک کو تو بوسہ دو
فقیر بیٹھے ہیں سب آسرا لگائے ہوئے

۱۸۹۵ خزینۂ خیال ، ۲۲۲

میں چپ آسرا لگائے اور اسے یہی بہانہ
کہ یہ کچھ تو منہ سے کہتا جو امیدوار ہوتا

۱۹۵۱ آرزو ، ساز حیات ، ۲

ـــ لینا محاورہ .

مدد کی امید رکھنا ، سہارا ڈھونڈھنا ، پناہ میں آنا .

ہو مبتلا تیرے او پر پچ شش جہت نے میں گرز
سٹ آسرا کونین کا لیتا نر ادھاری محض

۱۶۷۹ دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۶ ب

سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے پر کوئی
آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہیں

۱۸۳۴ دیوان رند ، ۱ : ۸۹

یہ آئینۂ کردار بنانے وقت وہ اپنے حافظے کا آسرا لیتا ہے .

۱۹۶۳ تجزیۂ نفس ، ۱۸۳

آسْرباد (کس س ، سک ر) امث : ~ آسیرباد ، اسیرباد ، آشیرباد .

رک : اسیرباد (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۶) .

آسْرم (سک س ، فتار) امذ .

رک : آشرم .

رکھیشر اس کو اپنے آسرم میں لے آئے .

۱۸۵۵ بھگت مال ، ۲۲۳

آسرو (سک س ، و مع) صف.

رنج و غم ، دکھ تکلیف ؛ عیب ، برائی ؛ خواہشات نفسانی ، شیاطین .

ہو گئے ہیں آسرو جس کے فنا جو نہیں فکر جہاں میں مبتلا

۱۹۵۰ دھم پد (ترجمہ) ، ۲۵

[غالباً س : اشریہ : आश्रय]

آسری (۱) (ضم س) صف.

۱. آسر (۱) (رک) سے منسوب (پلیٹس).

— مایا امث.

ابلیسی حرکات ، سفلیات (پلیٹس).

[س : آسری आसर + ईय (= متعلق بہ ارواح خبیثہ) + مایا (رک)]

آسکت (سک س ، فت ک) امث.

آلکس ، سستی ، کاہلی (امیراللغات ، ۱ : ۱۰۶).

[س : آشکت अ+शक्ति]

آسکتانا (سک س ، فت ک) ف ل.

کاہلی کرنا ، الکسانا ، سستی دکھانا ، متھاہن کرنا.

نسدن کھانا کام کرن کو آسکتانا.

مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۷)

[آسکت (رک) + آنا ، علامت مصدری]

آسکتی (سک س ، فت ک) صف.

کاہل ، سست ، متھا ، احدی ، آلکسیا.

رام بھجن (— نام) کو آسکتی اور بھوجن کو تیار.

مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۷).

[آسکت (رک) + ا ؛ ی ، لاحقۂ صفت]

— گرا کنویں میں کہے ابھی کون اٹھے/کہے یہیں بھلے

کہاوت.

(طنزاً) سست اور کاہل آدمی کو ملامت کرنے کے موقع پر مستعمل (امیراللغات ۱ : ۱۰۷).

آسمان (سک س) امذ.

۱. خلا یا فضائے بسیط میں وہ نیلگوں حد نظر جو گنبد کی طرح چاروں طرف سے زمین کا احاطہ کیے ہوئے دکھائی دیتا ہے ، آکاش ، چرخ ، سپہر ، فلک ، سما (قدیم فلسفی اسے ایک جسم ناقابل خرق و التیام مانتے تھے اور تلے اوپر سات آسمانوں کے قائل تھے ، ان کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ گردش کرتا ہے اور روز و شب اور تمام نیک و بد اس کی گردش سے رونما ہوتے ہیں).

سات طبق آسمان پور عرش و کرسی پونو مقام ہیں.

۱۴۲۱ بندہ نواز ، شکار نامہ (ق) ، ۳

کروں نہ شکر جفاہائے آسماں کیونکر
مری خرابی میں ان نے نہ کی کبھو تقصیر

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۹۱

وہ نیمچوں کے کرشمے کہ نیم جاں کردیں
زمیں کو چرخ میں لائیں تو آسماں کردیں

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۹۲

۲. عالم بالا ، عرش و کرسی ، ملاء اعلیٰ ، بہشت ، سورگ ، اندر لوک ، جنت.

آسمان کے فرشتیاں کا تماشا دیکھ کر جبروت کی منزل سوں ممتنع کے شہر کو پہونچے.

۱۵۰۰ ؟ معراج العاشقین ، ۲۳

حوروں کے ہوش اڑتے ہیں پریوں کی شان پر
نیلم پری ہے نام مرا آسمان پر

۱۸۵۳ اندر سبھا ، امانت ، ۱۲۰

اس وقت چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ایسی نہ تھی جس کی اصل آسمان سے نہ بتائی جاتی ہو.

۱۹۲۳ افلاطون اور کلوپیٹرا ، ۲۲۰

۳. افق ، مطلع ، جیسے : آسمان پر چاند نکلا سب نے دیکھا (مشہور کہاوت).

کہیں تین چار بجے جا کر آسمان صاف ہوا.

۱۸۹۰ جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲

۴. گھٹا ، بادل ، ابر.

ماشاءاللہ آج کس قدر اولے آسمان سے گرے ہیں.

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۱۸

میری پیدائش کے وقت آسمان گرجا.

۱۹۱۶ خطوط محمد علی ، ۱۱۲

۵. بارش ، برسات.

آسمان تین برس چھ مہینے بند تھا یہاں تک ... بڑا کال پڑا.

۱۸۱۹ کتاب مقدس ، ۸۵۲

۶. (مجازاً) بلندی ، بہت بلندی.

لنگڑی کوا آسمان پر گھونسلا.

مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۷).

کچھ بھی مناسبت ہے یاں عجز واں تکبر
وے آسمان پر ہیں ہم ہیں ناتواں زمیں پر

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۰

۷. شمسی مہینے کی ستائیسویں تاریخ کا مؤکل (جامع اللغات ، ۱ : ۳۵).

۸. تصویر کا پس منظر (اپ و ، ۲ : ۱۶۸).

[ف : آس ، آسیا (= چکی) کی تخفیف + مان (= مشابہ)]

— اور زمین ایک کردینا محاورۃ؛ ~ زمین اور آسمان ایک کردینا.

ہلچل ڈال دینا ، تہلکہ مچادینا ، بہت شور کرنا.

آسماں اور زمیں ایک نہ کردوں پیارے
تیری فرقت میں تو محشر ہی مرا نام نہیں

؟ محشر دہلوی (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶)

— اور زمین کا فرق امذ.

(دو چیزوں میں) بہت بڑا بل ، بہت زیادہ تفاوت یا اختلاف.

یہ تو معلوم ہوگیا کہ فرق معمولی نہیں آسمان اور زمین کا ہے.

۱۹۲۱ گرداب حیات ، ۷

— برابر صف .

بہت اونچا ، نہایت بلند ، جیسے : آسمان برابر دیوار گر پڑی .

[آسمان + برابر (رک)]

— بنانا محاورہ .

مبالغہ کرنا بہت بڑھادینا ، پست کو بلند اور ادنیٰ کو اعلیٰ کرکے دکھانا ، مرتبہ بہت بلند کردینا ، بہت ترقی یا عروج دینا .

ہمت عالی تو دی یارب مگر زر چاہیے
آسمان مجھ کو بنایا ہے تو اختر چاہیے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۴۵

نانا کی تربیت کا اگر معجزہ دکھائیں
ذرے کو مہر خاک کو ہم آسمان بنائیں

۱۹۶۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ (ق) ، ۱۳

— پر اٹھانا محاورہ .

بہت شور و غل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ('کو' کے ساتھ مستعمل) .

اونٹ میں اور اس میں لڑائی ہونے لگی اور ساربانوں نے سرابھر کو آسمان پر اٹھالیا .

۱۸۹۲ ؟ خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵

— پر اڑانا محاورہ .

حد سے زیادہ تعریف کرنا ، خوشامد میں شیخی باز کی تائید کرنا اور اس کی ہمت افزائی کرنا ، بہت بڑھانا ، مغرور و متکبر بنا دینا ('کو' کے ساتھ) .

وہ اپنے خیمے میں بیٹھے فرزندی کے دعووں سے بلند پروازیاں کرتے ہیں ، اور خوشامدی ہم جنس اور انہیں آسمان پر اڑاتے ہیں .

۱۸۸۴ دربار اکبری ، ۱۵

— پر اڑنا محاورہ .

۱. اپنی حد سے بڑھ کر چلنا ، شیخی مارنا ، ڈینگیں ہانکنا ، اترانا ، غرور میں بھرجانا .

تم تو ابھی سے آسمان پر اڑنے لگے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۸

— پر بٹھانا محاورہ .

اوج دینا ، عزت یا مرتبہ بلند کرنا .

ساری دلی استادوں سے بھری پڑی تھی ، استاد ذوق کو آسمان پر بٹھانا آسان نہ تھا .

۱۹۲۸ مضامین فرحت ، ۲ : ۱۶۷

— پر پہنچانا محاورہ .

رک : آسمان پر بٹھانا .

آسمان پر حسن نے پہونچا دیا دلدار کو
دھوپ سایہ کو کیا سورج کیا رخسار کو

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۳۲

راجہ نے تعریفوں کے پل باندھ دیے اور اس مصور کو جس نے اس کی تصویر بنائی تھی آسمان پر پہنچا دیا .

۱۹۳۹ ناٹک کتھا ، ۸۵

— پر پہنچنا محاورہ .

عروج حاصل ہونا ، سر بلند ہونا ، بلند ہونا (جامع اللغات ، ۱ : ۳۵) .

— پر پیر ہونا محاورہ .

مارے غرور کے زمین پر پانو نہ رکھنا ، مغرور ہونا .

کھاتے ہی دو تر نوالے آسمان پر پیر ہے
آسمان کیا پھر تو خاصے لامکاں کی سیر ہے

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹

— پر تھگلی لگانا محاورہ .

رک : آسمان میں تھگلی لگانا .

یہ شاخ طوبیٰ پر نشیمن بنانے والی اور آسمان پر تھگلی لگانے والی ابابیلیں دانہ چگنے ہمارے گھر کیوں آنے لگیں .

۱۸۹۵ انتخاب فتنہ ، ۵۲

— پر تھوکنا محاورہ .

۱. ایسا کام کرنا جس سے الٹا اپنے تئیں نقصان پہنچے ، یا ندامت حاصل ہو ، بیجا حرکت کرنا ، بےہودہ اور بےفائدہ کام کرنا .

آسمان پر تھوکو نہ منہ پر آئے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۸

۲. بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا ، دوسروں کو نام رکھنا .

ایک جان اور بوجھ کر تو چوک مت
مونھ اوٹھاکر آسمان پر تھوک مت

۱۸۱۴ ایجاد رنگین ، ۵۱

— پر ٹوپی پھینکنا محاورہ .

بہت خوش ہونا ، فخر کرنا ، (فارسی 'کلاہ بر آسمان افگندن یا انداختن' سے ماخوذ) (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۱) .

— پر چاند نکلا سب نے دیکھا کہاوت .

اس موقع پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ، اس بات سے سب واقف ہیں ، اس امر کو چھپایا نہیں جاسکتا .

جان زہرا کے شرف بتلاؤں کیا دوستو
آسمان پر چاند نکلا سب نے دیکھا دوستو

۱۹۶۲ سورج کی زبان سے واقعات کربلا ، ۱۳

— پر چڑھانا محاورہ

۱. بہت عزت دینا ، بہت مشہور کردینا .

لکھنؤ کے چھاپاخانے نے جس کا دیوان چھاپا اس کو آسمان پر چڑھا دیا .

۱۸۶۹ غالب ، خطوط غالب ، ۷

بالائے بام غیر ہے میں آستان پر چاہیں جسے چڑھائیں حضور آسمان پر

۱۹۳۲ ریاض رضوان ، ۱۳۸

۲. (i) بہت تعریف کرنا ، تعریف میں مبالغہ کرنا .

یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی تاریخ اب ہندوستان کے ہاتھ میں نہیں آئی کہ جس کو وہ چاہیں آسمان پر چڑھائیں اور جس کو چاہیں تحت الثریٰ تک پہنچا دیں .

۱۸۷۵ مقالات حالی ، ۲ : ۱۲۹

کسی ایک صداقت میں مبالغہ کیا جاتا ہے اور اسے آسمان پر چڑھا دیا جاتا ہے .

۱۹۱۰ مقدمۂ معرکۂ مذہب و سائنس ، ۹۱

(ii) کسی چیز کی سابق حیثیت اور قدر و قیمت میں بہت اضافہ کردینا .

لوگ فاقوں مرتے ہیں . . . مال گزاری کا پلہ آسمان پر چڑھا دیا ہے .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۹

ـــ پر چڑھنا محاورہ .

آسمان پر چڑھانا (رک) کا لازم .

وہ کہتا تھا جو میں ہوں سو ہے کون ؟ آسمان پر چڑھ گیا .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۶۲

ـــ پر چڑھا کے اتارنا محاورہ .

عزت بڑھا کے گھٹانا (امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۲ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۱۰۱) .

ـــ پر خاک اڑانا محاورہ .

رک : آسمان پر تھوکنا .

جو کئی آسمان پر اوڑاتا ہے خاک وہی خاک سر پر ہو بے شک ہلاک

۱۶۳۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۸۶

ـــ پر دماغ پہنچانا محاورہ .

اترانا ، غرور کرنا ، فخر کرنا .

تو نکہت چمن ہے نہ ہو بدماغ اگر
پہنچائیں آسمان پر اپنا دماغ باغ

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۸۹

ـــ پر دماغ پہنچنا محاورہ .

آسمان پر دماغ پہنچانا (رک) کا لازم .

آسمان پر کیوں نہ پہنچے ہم فقیروں کا دماغ
کاسۂ سائل بنا ہر ایک در پر آفتاب

۱۸۶۱ کلیات اختر ، ۲۸۹

نعت نبیؐ جو ہے جاری زبان پر پہنچا ہے اب دماغ مرا آسمان پر

۱۹۵۱ مسدس نعتیہ ، نسیم امروہوی ، ۸

ـــ پر دماغ چڑھانا محاورہ .

۱. مغرور یا متکبر بنانا ، حد سے زیادہ بڑھانا .

خوشامدیوں نے ان کا دماغ آسمان پر چڑھا دیا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۲

۲. فخر و مباہات کرنا ، شیخی مارنا ، ناز کرنا .

میرے نالے سن کے چڑھ آیا وہ ظالم بام پر
آسمان پر اب دماغ اپنا چڑھایا چاہیے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۳

ـــ پر دماغ چڑھنا محاورہ .

آسمان پر دماغ چڑھانا (رک) کا لازم .

کیوں آسمان پر نہ چڑھے مغز کا دماغ
کھانے کو ہڈیاں سگ کوے بتاں جھکا

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۳

ـــ پر دماغ رہنا محاورہ .

دماغ دار ہونا ، مغرور ہونا ، اترانا .

آسمان پر ان دنوں رہنے لگا تیرا دماغ
چاہیے رنگ شفق ظالم تری تصویر کو

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸

ـــ پر دماغ ہونا محاورہ .

۱. مغرور و متکبر ہونا ، خود کو بہت بڑا سمجھنا ، زمین پر پانو نہ رکھنا .

پوچھیے اپنی تیغ ابرو سے ہماری سرگزشت
سو یہ کب ہوا آسمان پر ہے دماغ اس ماہ کا

۱۷۹۲ محب ، د (ق) ، ۱۰

جب سے اس مہ جبیں کے عاشق ہیں آسمان پر دماغ ہے اپنا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۵۱

میں نے مانا کہ تم نہیں بے مہر آسمان پر دماغ ہے کس کا

۱۹۰۷ راسخ ، د ، ۲۸

۲. فخر کرنا .

تمہارے خاک بسر کا ہے آسمان پہ دماغ
فروغ داغ سے دل برج آفتاب بنا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۴۳

برق آتش بار کا اب آسمان پر ہے دماغ
پھونک کر میرے نشیمن کو بنی ہے شب چراغ

۱۹۰۷ راسخ ، د ، ۱۳۲

ـــ پر سر پہنچنا محاورہ .

سرفرازی حاصل ہونا .

کروں سجدے جو تیری چوکھٹ پر پہنچے سر آسمان پر میرا

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۹۷

ـــ پر قدم رکھنا محاورہ .

غرور کرنا ، دماغ دار ہونا (پلیٹس) .

ـــ پر کھینچنا محاورہ .

غرور کرنا ، گھمنڈ کرنا ، ناز کرنا .

کیا آسمان پہ کھینچے کوئی میر آپ کو
جانا جہاں سے سب کو مسلم ہے زیر خاک

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۷

— پر لے اُڑنا محاورہ .

۱. کسی نشہ اور چیز کا بیخود بنا دینا .
ایک ساغر میں ہوگئے بے خود   لے اڑی ہم کو آسمان پہ شراب
? ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۴)
۲. مغرور کر دینا (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۲).

— پر ہونا محاورہ.

۱. بلند مرتبہ و عالی مقام ہونا ، غرور و نخوت میں سرمست و بے خود ہونا .
کچھ بھی مناسبت ہے یاں عجز واں تکبر
وے آسمان پر ہیں میں ناتواں زمیں پر
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۰
ہم تو غبار ہو کر چڑھتے ہیں آسمان پر
اب خاک میں ملیں وہ جو آسمان پر ہیں
۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، بے نظیر ، ۱۱۸
۲. پہنچ اور رسائی سے باہر ہونا ، بہت اونچا ہونا .
چھینکا تو آسمان پر ہے ہاتھ کیوں کر پہنچیے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۱۴

— پری امث .

(عو) جناب فاطمہ (بنت رسول صلعم) کی خدمت کے لیے خداوند عالم کی طرف سے بھیجی ہوئی کنیزوں میں سے ایک کنیز کا نام (دریاے لطافت ، ۱۰۲).
[آسمان + پری (رک)]

— پیما (— ی لین) صف .

فضا میں دور تک اڑنے والا ، اونچی پرواز کرنے والا ، اڑنے والا (وضع اصطلاحات ، ۷۷).
[آسمان + ف : پیما ، پیمودن (= ناپنا) سے]

— پھاڑ کر تھگلی لگانا محاورہ .

۱. دشوار یا ناممکن کام کر دکھانا ، عجیب و غریب یا انوکھے کام کرنا ، جہاں کسی کی رسائی نہ ہو وہاں پہنچ جانا .
اگر فرمائیے تو . . . ورق آفتاب سے سونا اتار لائیں آسمان پھاڑ کر تھگلی لگانا ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے .
۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۱۶
۲. کمال چالاکی یا عیاری کرنا ، عیاری اور مکاری میں طاق ہونا .
اگر میاں زمین میں گھس کے پتال کی خبر لانے والا تو چور و آسمان پھاڑ کے تھگلی لگانے والی .
۱۹۲۴ اختری بیگم ، ۱۵۴

— پھٹ پڑنا محاورہ .

سخت مصیبت نازل ہونا ، حادثے سے تباہ و برباد ہو جانا .
شہزادہ پر تو آسمان گویا پھٹ پڑا جس طرح کہ صدر کتاب میں ذکر ہوا .
۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۶ : ۱۲۰
اے آسمان پھٹ نہیں پڑتا تو کس لیے
دنیاے دون دین پہ ہے چیرہ دست آج
۱۹۱۵ فردوس تخیل ، ۱۱۱

— پھٹ پڑے بد دعا .

غارت ہو جائے ، تباہ ہو جائے .
وہ ہوئے مہرباں دشمن پر   پھٹ پڑے آسمان دشمن پر
۱۹۰۵ داغ ، یادگار داغ ، ۲۷

— پھٹنا محاورہ .

رک : آسمان پھٹ پڑنا .
مجھ سے کیا واقعی ہوا چارا   آسمان جو پھٹے تو کیا چارا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۱۱
آسمان پھٹنا . . . صاحب امیراللغات نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ اگلا ہے اب آسمان پھٹ پڑنا ہی بولتے ہیں ؛ بالکل صحیح لکھا ہے .
۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۲۹

— تاکنا محاورہ.

۱. رک : آسمان جھانکنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹).

— تُت پڑنا (— ضم ت ، سک ث) محاورہ (قدیم).

رک : آسمان ٹوٹ پڑنا .
کبھی تب کہ تو کیا کرے اے جواں   مرے سر اوپر تت پڑیا آسماں
۱۶۸۲ رضوان شاہ و روح افزا ، ۵۱

— تک جانا محاورہ .

تعلی کی لینا ، حد سے بڑھنا .
پیر جی ابھی تو آسمان ہی تک جاتے ہیں تھوڑے دنوں میں عرش معلی پر بھی جانے لگیں گے .
امیراللغات ، ۱ : ۱۱۵

— تک پہنچانا محاورہ .

بلند کرنا ، عروج دینا ؛ عزت دینا .
اعجاز قرآنی نے لوگوں کو حضیض خاک سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا .
۱۹۱۲ شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۴

— تھرانا محاورہ .

۱. کوئی ظلم عظیم دیکھ کر کائنات کانپ اٹھنا .
سینے پہ فاطمہ کے جگر کے لگی سناں   کانپے طبق زمین کے تھرایا آسماں
۱۹۷۷ عزم جونپوری ، مرثیہ ، ۱۹
۲. کوئی بہت بڑا واقعہ یا حادثہ رونما ہونے کی وجہ سے دنیا میں تہلکہ مچ جانا .
دہائی کی صدا آنے لگی ، آسمان تھرایا زمین چکر کھانے لگی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۱۵
۳. مظلوم و بیکس کی فریاد سے کائنات کا متاثر ہونا .
زیر خنجر جب ترے مذبوح نے نالہ کیا
کانپ کانپ اٹھیں زمینیں آسماں تھرا گئے
۱۸۹۷ دیوان غافل ، ۱۰۸

آسمان تھرائے گا ظالم مری فریاد سے

۱۹۶۰ مہذب اللغات ، ۲ : ۴۹

۴. دلیری اور شجاعت کی دھاک بندھنا .

تھے غیظ میں جو بازوئے سلطان انس و جان
تھرا رہا تھا شیر کی ہیبت سے آسمان

۱۸۹۴ مرثیۂ شمیم (ق) ، ۶

— ٹوٹ پڑنا

محاورہ .

سخت مصیبت آنا ، تباہ و برباد ہو جانا ، غضب بادشاہی نازل ہونا .

اون لاگیا یوں سر کوٹ جانوں آسمان پڑیا ٹوٹ

۱۵۰۳ نوسرہار ، ۳۰ الف

کڑی تختہ پر ایک چھوٹ پڑا ناگہاں آسمان ٹوٹ پڑا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۱۳

ماں کا مرنا تھا گویا ان کے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۱۰

— ٹوٹ کر (— کے) پڑنا محاورہ (قدیم) .

رک : آسمان ٹوٹ پڑنا .

حسن پر اللہ ھارا ہوا سب جہان حسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسمان

۱۶۳۵ سب رس ، ۹۱

کدھر کو ڈھونڈوں حقیقت میں اپنے مہ رو کو
پڑا ہے ٹوٹ کے مجھ پر تو آسمانِ فراق

۱۸۱۰ دیوان حقیقت ، ۱۸

— ٹوٹنا

محاورہ .

رک : آسمان ٹوٹ پڑنا .

شب فراق ہے یا آسمان غم ٹوٹا الٰہی ہوگئی یہ آج کیسی بھاری رات

۱۷۸۲ دیوان محبت (ق) ، ۲۲

خاک سے میر کیوں نہ یکساں ہوں مجھ پہ تو آسمان ٹوٹا ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵

کیوں نا مراد آہ گئی آسمان پر ٹوٹے نہ آسمان کہیں میری جان پر

۱۹۳۲ ریاض رضوان ، ۱۳۸

— جاہ

صف ؛ امذ .

۱. آسمان کی طرح بلند مرتبہ رکھنے والا (شخص)؛ اکثر امرا یا وزرا کو دیا جانے والا خطاب .

دیا آسمان جاہ کو حق نے بیٹا یہ عالی نسب فخر ہے خاندان کا

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۷۶

۲. آسمان کی طرح اوج و شرف پر فائز (مقام وغیرہ) .

امیر بارگاہ آسمان جاہ میں بعشرت تمام تر تشریف فرما ہیں .

۱۸۸۸ طلسم ہوش ربا ، ۱۲۱

اسم کیفیت : آسمان جاہی .

دکھائے خسرو انجم نہ مجکو آسمان جاہی
مری نظروں میں ہے اک گردۂ چتر شہنشاہی

۱۸۷۲ محامد خاتم النبیین ، ۱۸۵

[آسمان + جاہ (رک)]

— جناب (— فت ج) صف .

جو خود یا اس کی بارگاہ مرتبے میں آسمان کی طرح بلند ہو .

کون ہے آسمان جناب کس نے کیا انتخاب
حافظ روز آفتاب ماہ ہے پاسدار شب

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۸

ہیں غیظ میں جو بادشہ آسمان جناب تھرا رہا ہے رخ کی جلالت سے آفتاب

۱۹۶۲ ۱۹۶۲ کے چند جدید مرثیے ، ۲۷

[آسمان + جناب (رک)]

— جونی (— و مع)

(الف) امث .

(طب) آنکھوں میں نیلا پانی اتر آنے کی بیماری (ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۹۸) .

چوتھی آسمانجونی یعنی آسمانگونی ، وہ پانی برنگ آسمان نیلگوں ہوتا ہے اور اکثر حرکت نہیں کرتا .

۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۲

(ب) صف .

آسمانی رنگ والا ، نیلگوں .

جس وقت سنگ آسمانجونی کو تراشیں اگر اس کا تراشہ سفید رنگ برآمد ہو جو کوئی اس کو پاس رکھے اس کا مزاج کبھی کند نہ ہو گا .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۸۷

[آسمان + ف : جون (ج بدل گ = رنگ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— جھانکنا

محاورہ .

۱. تیز رفتار یا بلند پرواز ہونا .

جھانکے ہے ہمت آسمان کو جلدی اس کی ہر قدم
بسکہ عرصہ شش جہت کا اس کے اوپر تنگ ہے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰

۲. (مرغ بازی) مرغ کا مست اور لڑائی کے لیے تیار ہونا اور زور میں بھر کر آسمان کی طرف دیکھنا .

اب تو یہ مرغ بھی آسمان جھانکنے لگا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹

— چھونا

محاورہ .

بہت بلند ہونا ، اتنا بلند ہونا کہ دور سے دیکھیں تو آسمان سے متصل معلوم ہونے لگے .

ایشیا میں ایسے بڑے بڑے پہاڑ ہیں جو آسمان کو چھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں .

۱۸۷۹ مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۱

— حشم (— فت ح ، ش) صف .

رک : آسمان جناب .

بڑھنے لگا یہ کہہ کے جو وہ آسمان حشم
گھبرا کے بولے عون کہ پہلے لڑیں گے ہم

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۳ : ۵۹

[آسمان + حشم (رک)]

— دکھانا
محاورہ ۔

آسمان دیکھنا (رک) کا تعدیہ ۔

پہلے اس سے کچھ زمیں نپوائیو پھر اسے تک آسماں دکھلائیو

۱۷۹۸ بیان ، د ، ۴۲

سر و قد رفتار نے تیری دکھایا آسماں

اس زمیں پر عالم بالا کی ہم نے سیر کی

۱۸۶۱ کلیات اختر ، ۶۹۱

مقابلہ ہے سخت دیکھو کون آسمان دکھاتا ہے ۔

۱۹۷۵ سہ ماہی 'اردو نامہ' ، شبیر علی کاظمی ، ۵۰ : ۲۲۷

— دور (ہے) زمین سخت (ہے)
فقرہ ۔

انتہائی مجبوری اور بے بسی کا عالم ہے ، کوئی چارۂ کار نہیں ۔

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۱۶

— دیکھنا
محاورہ ۔

۱. کمال یاس میں نظر بخدا ہونا ، تعجب حیرت یا مجبوری کے عالم میں آسمان پر نظر کرنا (خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع قلب کا ایک انداز) ۔

وہ ماہرو نظر نہیں آتا تو اے حبیب

ہم بار بار دیکھتے ہیں آسمان کو

۱۹۰۰ حبیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳)

۲. غرور کرنا ، تکبر کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹) ۔

۳. عالی ہمتی ، بلند نظری کا اظہار کرنا ۔

وہ تو اب آسمان دیکھنے لگے ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹

۴. چاروں خانے چت ہو جانا ، ہار جانا ، شکست کھانا ۔

پہلوان اب تک کورا تھا ، کسی دنگل میں آسمان دیکھنے کی نوبت نہیں آئی تھی ۔

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۵

۵. (تونکا) ستلی روکنے کے لیے منھ اوپر کو اٹھانا (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳) ۔

— (و) زمین ایک کرنا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

۱. ہلچل ڈال دینا ، ہنگامہ برپا کرنا ، ہاڑ مچا دینا ۔

پہلے یہ سن کے ہونگے چین بجیں ایک کردیں گے آسمان و زمیں

۱۸۷۰ شوق ، نواب مرزا (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳)

۲. کسی کام میں انتہائی کوشش کرنا ، بہت دوڑ دھوپ کرنا ۔

ایک کر ڈالے آسمان و زمیں نہ ملا اس کا پر سراغ کہیں

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶)

— (و) زمین ایک ہونا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

۱. زمانہ الٹ پلٹ ہونا ، بہت بڑا انقلاب آجانا ، تہ و بالا ہونا ۔

فرقت میں بیقراری دل سے ہے زلزلہ نالوں سے آسمان و زمیں ایک ہوگئے

۱۸۶۰ حقیر (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳)

۲. نہایت مصیبت پڑنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹) ۔

— (و) زمین بہم ہونا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

قیامت آجانا ۔

ہوں بہم گرچہ آسمان و زمیں بات یہ ہم سے کھلنے والی نہیں

۱۸۸۵ مثنوی عالم ، ۳۰

— (و) زمین دوسرے ہوجانا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

انقلاب عظیم برپا ہو جانا ، عالم بدل جانا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۶) ۔

— (و) زمین سیاہ ہوجانا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

نگاہوں میں دنیا تاریک ہوجانا ، رنج و غم کا شدید غلبہ ہونا ؛ آنکھوں سے کچھ دکھائی نہ دینا ، حد درجہ پریشان ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳) ۔

— (و) زمین کا انتر
امذ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

رک : آسمان و زمین کا فرق ۔

بردر پور دربر ، یہاں آسمان زمین کا انتر

۱۶۳۵ جیسے پس ، ۳۳

— (و) زمین کا رونا
محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ ۔

رنج و غم کا ہمہ گیر ہونا ، تمام عالم کا اظہار غم کرنا ۔

قربان وہ ہوا جو ہے کے لال پر

روتے تھے آسمان و زمیں اس کے حال پر

۱۹۶۸ مراثی سلیم ، ۳ : ۱۲۲

— (اور/و) زمین کا فرق
امذ ؛ ~ زمین آسمان کا فرق ۔

بہت بڑا بل ، سیاہ و سفید کا بل ، بہت بڑا اختلاف یا تفاوت ۔

اس میں اور آس میں آسمان زمین کا فرق ہے ۔

۱۸۷۴ مجالس النسا ، ۲ : ۱

— زمین کی خبر نہیں
فقرہ ۔

دنیا و مافیہا سے غافل ہے ۔

کچھ نہیں مجھکو جسم و جاں کی خبر نہ زمیں کی نہ آسماں کی خبر

نا معلوم (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۳)

— (و) زمین کے پردے میں نہیں
فقرہ ۔

نایاب ہے ، مفقود ہے ، کہیں نشان نہیں ۔

وفا جس کو کہتے ہیں وہ کہیں آسمان و زمین کے پردے میں نہیں ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۱۲

— (و) زمین کے قلابے ملانا محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ .

۱. جوڑ توڑ ملانا ، عیاری اور چالاکی سے باتیں بنانا ، سخن سازی کرنا .
فرضی قصے جن میں خلاف عقل اور ناممکن الوقوع واقعات کو بنا کر آسمان زمین کے قلابے ملا دیتے ہیں .
۱۹۰۹ حرز طفلان ، ۹۲
۲. انتہائی کوشش کرنا .
ابھی ملادوں زمین آسمان کے قلابے اگر تلاش سے میری وہ مہ لقا مل جائے
۱۸۶۰ کیف ، آئینہ ناظرین ، ۲۰۹
۳. ہل چل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، تہ و بالا کردینا .
گھبرا کے ایک آہ بھی کھینچوں اگر اسیر
قلابے آسمان و زمیں کے ملاؤں میں
۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ۲ : ۲۲۳
۴. بے حد مبالغہ کرنا ، جھوٹ بولنا ، بے تکی باتیں کرنا .
بس آسمان زمین کے قلابے نہ ملاؤ مجھے بات کا جواب لا دو .
فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۹

— (و) زمین کیوں نہیں پھٹ جاتے / شق ہوجاتے فقرہ .

کسی سخت صدمے یا گناہ عظیم کے ہونے کے موقع پر بولتے ہیں کہ آسمان زمین کیوں نہیں پھٹ جاتے مطلب یہ ہوتا ہے کہ قیامت کیوں نہیں آجاتی (اس لیے کہ یہ امور قیامت کے دن ہوں گے) (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۶) .

— (و) زمین کھا گئے فقرہ .

پتہ نشان نہیں ملتا .
رشک یوسف جو تھے جہاں میں حسیں
کھا گئے ان کو آسمان و زمیں
۱۸۶۱ زہر عشق ، ۱۶

— (و) زمین ملانا محاورہ ؛ ~ زمین آسمان الخ .

رک : آسمان زمین ایک کردینا .
لیا کاہ کا کوہ سے کیں کہیں ملائے کہیں آسمان و زمیں
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۸۳

— (و) زمین میں پتا نہیں فقرہ .

معدوم ہے ، کہیں نشان نہیں ، معلوم نہیں کہاں غائب ہو گیا (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۵۰) .

— (و) زمین میں فرق نہ رہنا محاورہ .

نظام عالم درہم برہم ہوجانا ، انقلاب برپا ہونا .
باقی رہے نہ فرق زمین آسمان میں اپنا قدم اٹھائیں اگر درمیاں سے ہم
۱۸۵۴ دیوان صبا ؛ غنچۂ آرزو ، ۸۳

— (و) زمین ہلا دینا محاورہ ؛ ~ زمین و آسمان الخ .

ہل چل مچا دینا ، ہنگامہ برپا کرنا .
دکھاؤں گا تماشہ بس نہ چھیڑ و مجھ سے مجنوں کو
ہلادوں گا زمین و آسمان زنجیر تو کھینچو
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲۶

— (و) زمین ہل جانا محاورہ .

رک : آسمان (و) زمین ہلا دینا جس کا یہ لازم ہے .
صولت سے آسمان و زمیں ہل کے رہ گئے
ضربت سے بال روح امیں ہل کے رہ گئے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۳۰

— سر پر اٹھانا محاورہ .

۱. شور و غل کرنا ، اودھم مچانا ، چیخنا ، چلا کر آفت برپا کرنا .
شور و شر کرتے یہ ہیں بستی دو روزہ پر
آسمان اہل زمیں سر پہ اٹھالیتے ہیں
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۸۹
دلہن نے چیخ چلاہٹ سے آسمان سر پر اٹھالیا .
۱۹۵۶ بیگمات اودھ ، ۲۲۰
۲. اترانا ، شیخی بگھارنا .
نہ ہو آغاز پر نازاں مآل کار کو دیکھے
یہ پتلا خاک کا کیوں آسماں سر پر اٹھاتا ہے
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۸۲

— سر پر پھٹ پڑنا محاورہ .

رک : آسمان پھٹ پڑنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۵) .

— سر پر توڑنا محاورہ .

سخت صدمہ پہنچانا ، شدید آفت یا مصیبت ڈالنا .
سر زمین کوچۂ جاناں کی چھوڑائی مجھ سے
آسماں غم کا فلک نے مرے سر پر توڑا
۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲

— سر پر ٹوٹنا محاورہ .

رک : آسمان ٹوٹ پڑنا .
پست بختی نے مجھے محفوظ رکھا شکر ہے
ٹوٹ پڑتا آسمان سر پر جو رفعت مانگتا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۴۳
آسمان سر پر ٹوٹ پڑا تھا زمین پاؤں کے نیچے پھٹ گئی تھی .
۱۹۶۲ ایک عورت ہزار دیوانے ، ۲۷۵

— سر پر گرنا محاورہ .

سخت آفت کا نازل ہونا .
جب سے گرا ہے سر پہ یہاں آسمان داغ
رہتا ہے مہر و ماہ پہ مجکو گمان داغ
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۱۰

اصغر کو دفن کر کے بہن کی سنی فغاں
اٹھیے زمیں سے شاہ گرا سر پہ آسماں
۱۹۳۱ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں)، ۱۱

— سے اُترنا محاورہ.

بلا کوشش حاصل ہوجانا ؛ غیب سے ملنا .
ہر شعر میں آسمان سے اترے ہوئے مضمون بندھے ہیں .
۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۱۱۷
کامیابی آسمان سے نہیں اترتی، یہ سب محنت صبر استقلال کی کرامات ہے .
۱۹۳۳ خطبات عبدالحق، ۲۷

— سے باتیں کرنا محاورہ.

۱. بہت بلند ہونا .
ایک پہاڑ آسمان سے باتیں کرتا ہوا دکھائی دیا .
۱۸۰۱ آرائش محفل، حیدری، ۵۵
یہ پکی حویلی کھڑی آسمان سے باتیں کرتی ہے .
۱۹۵۴ اپنی موج میں، ۱۰۷
۲. حد سے بڑھ جانا، جیسے : گندم کا بھاؤ آسمان سے باتیں کرنے لگا یا اب تو وہ دولت کے نشے میں آسمان سے باتیں کرتے ہیں .

— سے پاتال (— پتال) تک جانا محاورہ.

انتہائی سعی اور کوشش کرنا، آسمان زمین کے قلابے ملانا .
گر آپ آسمان سے پتال جائیے　　مانوں گی اب نہ ایک نہ یہ راگ لائیے
۱۸۷۹ جان صاحب، د، ۲ : ۲۹۳

— سے تارے اُتارنا/اُتار لانا محاورہ.

۱. دشوار یا ناممکن کام کر دکھانا .
وہ بولی جو تو کہے زباں سے　　تارے تو اتاروں آسماں سے
۱۸۳۸ گلزار نسیم، ۸
۲. عمدہ، اچھوتے مضامین باندھنا .
تم دیکھنا وہ بلندی کے مضمون نہ لائیں گے، آسمان سے تارے اتار لینگے .
۱۸۸۰ آب حیات، ۱۲۹
زہرا کے چاند کی یہ نہیں مدح و منقبت
لایا ہوں آسمان سے تارے اتار کے
۱۹۷۵ منقبت ساحر (لکھنوی)، ۲

— سے تارے توڑ لانا محاورہ.

رک : آسمان سے تارے اتارنا .
عشق اگر چاہے تو ناممکن نہیں　　آسمان سے لائے تارے توڑ کر
۱۸۷۹ اعجاز نوح، ۲ : ۲۹۳

— سے ٹکر کھانا محاورہ.

رک : آسمان سے باتیں کرنا .
یہ عمارت تو آسمان سے ٹکر کھاتی ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۱۱۸

— سے گرا (تو) ببول (— کھجور) میں اٹکا کہاوت.

ایک مشکل یا مصیبت سے نکلتے ہی دوسری مشکل یا مصیبت میں پھنس گیا، ایک رکاوٹ دور ہوئی تھی کہ دوسری رکاوٹ واقع ہوگئی .
اے واہ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا، ان سے روپے ملے تو آپ نے صندوقچے میں رکھ لیے .
۱۸۸۰ فسانۂ آزاد، ۲ : ۵۷
میں نے لاحول پڑھی اور کہنے لگا میری بھی وہ مثل ہوئی کہ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا .
۱۹۲۲ الف لیلہ و لیلہ، ۳ : ۲۲

— سے گرنا محاورہ.

۱. بے مشقت حاصل ہونا، بلا امید ملنا (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۶۹)
۲. بے قدر یا بے وقعت ہونا، کم رتبہ ہونا .
گو کہ تو گل ہے اور جوں شبنم　　طالب رنگ و بو تراہوں میں
پر نہ اتنا بھی جان سہل مجھے　　آسمان سے نہیں گرا ہوں میں
۱۸۱۱ ؟ مرزا جان طپش (امیراللغات، ۱ : ۱۱۸)

— سے گُزرنا محاورہ.

آسمان کے پار ہوجانا ؛ خلا میں بہت دور تک جانا (امیراللغات، ۱ : ۱۱۸) .

— شکوہ (— کس ش، و مج) صف.

رک : آسمان جناب .
معنی شناس منطق طیر آسمان شکوہ　　فیض قدم سے طور تجلی بنایہ کوہ
۱۸۷۵ مونس، مراثی، ۳ : ۱۳
[آسمان + شکوہ (رک)]

— شگاف (— کس ش) صف.

آسمان سے ٹکرا کر گزر جانے والا، آسمان کو چیر ڈالنے والا (عموماً نعرے یا آہ وغیرہ کے متعلق مستعمل) . (وضع اصطلاحات، ۱۰۱) .
[آسمان + شگاف (رک)]

— فر (فت ف) صف.

رک : آسمان جناب .
ہوگیا بہرام بھی لقمہ دہان گور کا
مل گئے ہیں کیسے کیسے آسمان فر خاک میں
۱۸۷۶ ریاض بحر، ۲۲۶
[آسمان + فر (رک)]

— قدر (— فت ق، سک د) صف.

رک : آسمان جناب (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۷۰) .
[آسمان + قدر (رک)]

— کا تارا امذ.

نادر، نایاب، یکتا، بے مثل، دسترس سے باہر .

مصحفی کیوں نہ ہاتھ آویں گے ایسے کیا آسمان کے تارے ہیں
۱۸۲۴ مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۶

آسمان کا تارا ہوں آوارہ ہوں
؟ مجروح سلطان پوری ، فلم " آوارہ " کا مشہور گیت

ـــ کا تھوکا (اپنے ہی) منھ پر آتا ہے محاورہ .

اعلیٰ پر کسی قسم کا حملہ کرنے سے ادنیٰ ہی کی ذلت ہوتی ہے ، پاک دامن کو رسوا کرنے والا خودہی ذلیل ہوتا ہے .

ملک کی سرسبزی اور رونق اور امن اور اطمینان اور عافیت اور ترقی سے تو انکار کر نہیں کرسکتے ورنہ آسمان کا تھوکا الٹا منھ پر آئے .
۱۸۹۲ لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۱ : ۵۴۲

چھوٹے ، بڑوں کو خوار نہ سمجھیں کہ ہے مثل
" آتا ہے منھ پہ تھوکا ہوا آسمان کا "
۱۹۲۰ منظوم کہاوتیں ، ۲۲

ـــ کا رکھا نہ زمین کا فقرہ .

غارت کردیا ، تباہ و برباد کردیا (نورالغات ، ۱ : ۵۰۱) .

ـــ کا منھ تکنا/دیکھنا محاورہ .

غیبی امداد کا متوقع ہونا ، خدا کی رحمت کا منتظر یا امیدوار ہونا ، آس باندھنا .

ایک ایک دھجی اور ایک ایک چٹ کے لیے آسمان کا منھ تک رہے تھے .
۱۹۲۳ مضامین عبدالماجد دریا بادی ، ۲۰۸

ـــ کا ٹپنا محاورہ .

رک : آسمان تھرانا (نورالغات ، ۱ : ۶۰۱) .

ـــ کرنا محاورہ .

(مصوری) تصویر کا پس منظر بنانا (اپ و ، ۲ : ۱۶۸) .

ـــ کو تھگلی لگانا محاورہ .

رک : آسمان میں تھگلی لگانا .

میں وہ ہوں کہ چرخ بریں پر بھی جاؤں
پھٹے آسماں کو بھی تھگلی لگاؤں
۱۸۰۲ بہار دانش ، طپش ، ۲۲

ـــ کو تھوکنا محاورہ .

کسی بزرگ یا اعلیٰ مرتبے والے شخص کی اہانت کرنا ، بڑے یا پاک دامن پر الزام لگانا .

ہم تو اس مسئلے پر ہرگز قلم نہ اٹھاتے مگر مخالفین الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ، اسی تکثیر کی وجہ سے آسمان کو تھوکتے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس پر موتھہ آتے ہیں .
۱۹۰۷ امہات الامہ ، ۲۵

ـــ کی باتیں امث .

بے تکی ناقابل فہم سمجھ میں نہ آنے والی باتیں (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۸ ؛ نورالغات ، ۱ : ۱۰۶) .

ـــ کی پوچھنا زمین کی کہنا محاورہ : ~ زمین کی پوچھنا آسمان کی کہنا .

سوال کچھ جواب کچھ ہونا ، بے تکی باتیں کرنا .

اگر زمین کی پوچھوں تو آسمان کی کہیے
جو آسمان کی پوچھوں کہیے زمین کی بات
؟ ۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۳۲

ـــ کی چیل چوکھٹ کی کیل سے خدا بچائے کہاوت

ہر نقصان پہنچانے والے اور لوٹ کھسوٹ لینے والے کے واسطے مستعمل .

آسمان کی چیل ، چوکھٹ کی کیل اور کورٹ کے وکیل سے خدا بچائے ، ننگا کر کے چھوڑتے ہیں .
۱۹۲۶ زرگذشت ، ۲۶۰

ـــ کی چیل زمین (ـــ گھر) کی اصیل امث .

چالاک نوکرانی ؛ کنیز؛ ایک جگہ نہ ٹکنے والا یا گھرگھر جھانکنے والا شخص (نجم الامثال ، ۲۳) .

ـــ کی خبر لانا محاورہ .

بہت بلند ہونا ، بہت اونچا اٹھنا ، انتہائی بلندی تک پہنچنا .

انار تو آسمان کی خبر لاتا ہے مگر دھواں آسمان کے بھی پار ہو جاتا ہے .
۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸

ایک بہت بڑا ہجوم شہر کی طرف سے آرہا ہے اور اریک کے نام کے جیکارے آسمان کی خبر لا رہے ہیں .
۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۶۱

ـــ کی سوچنا محاورہ .

بڑے بڑے منصوبے باندھنا ، بلندی کی تمنا کرنا .

شکایت کیا تمھارے آستاں کی زمیں بھی سوچتی ہے آسمان کی
۱۸۷۷ انور ، د ، ۱۲۶

ـــ کی سیر کرنا محاورہ .

خیالات کا دور دور یا عالم بالا تک پہنچنا (اکثر نشے یا بیخودی کے موقع پر مستعمل) .

آسماں کی سیر کرتا ہوں میں ساقی کے سبب
نشۂ بادہ مجھے عقل فلاطوں ہو گیا
۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۲۲

اب اس جہان سے چلو اس جہان کی سیر کرو
زمیں کا حال سنا آسمان کی سیر کرو
۱۹۲۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۹

ـــ کی طرف دیکھنا محاورہ .

حسرت سے اوپر کی جانب نظر اٹھانا .

سوتیلی ماں کے سوال وصل پر شاہزادہ آسمان کی طرف دیکھ کر رہ گیا .

۱۸۹۲ الف لیلہ ، حیرت ، ۱۷

ـــ کے پار ہونا محاورہ .

رک : آسمان سے گزرنا (امیراللغات : ۱ : ۱۱۹) .

ـــ کے تارے توڑنا/توڑ لانا محاورہ .

دشوار یا نا ممکن کام انجام دینا ، نا ممکن کو ممکن کر دکھانا ، نادر و عجیب کام کرنا ؛ انتہائی بلند خیالی سے کام لینا .

اے ملکہ . . . میں تمہارے گھر کا غلام ہوں اگر کہو تو آسمان کے تارے توڑ لاؤں .

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۴۹

میں اگر آسمان کے تارے توڑ لاونگا تو بھی اس کا چرچا وہیں تک رہے گا جہاں تک دائرۂ محفل ہے .

۱۹۲۵ لطائف عجیبہ ، ۲ : ۱۰۲

ـــ کے تلے/نیچے م ف .

۱. کھلے ہوئے مقام میں جہاں چھت وغیرہ نہ ہو .

آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہ نہاو .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۶

۲. دنیا میں .

نے رستم اب جہاں میں نے سام رہ گیا
مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۷

ـــ کھا گیا یا زمین فقرہ .

یہ چیز ہوئی کیا کہاں نیست و نابود ہوگئی (امیراللغات ، ۱ : ۱۱۶) .

ـــ کھُلنا محاورہ .

بارش تھمنا ، بادل پھٹنا ، گھٹا چھٹنا .

ان دنوں بھی جب کبھی آسمان کھل جاتا ہے ، ماہتاب کا چہرہ غضب کے حسن عالم افروز کے ساتھ نظر پڑتا ہے .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۳

ـــ کَھونْچا (ـــ و لین ، مغ) امذ .

۱. بہت لمبی نے کا حقہ جو بالا خانوں یا بلند مقام پر بیٹھنے والوں یا فیل سواروں کو ککڑ والے پلاتے تھے (امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۸) .

۲. (مزاحاً) لمبا آدمی یا چیز (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۰) .

[آسمان + کھونچا (رک)]

ـــ گِرنا محاورہ .

رک : آسمان پھٹ پڑنا .

کوچے میں اس کے باقی مجھ خاکسار پر اب
یا آسمان ہے گرتا یا ہے زمیں الٹتی

۱۷۹۲ محب ، د ، ۲۲۸

کیا سنبھلے جس پہ ظلم کا یوں آسماں گرے
دل تھام کر زمیں پہ امام زماں گرے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸

ظالم آسمان کیوں نہیں گر پڑتا ، بے رحم زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی .

۱۹۳۶ دودھ کی قیمت ، ۱۴۴

ـــ گُوں (ـــ و مع) صف .

نیلا ، نیلے رنگ کا .

مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں . . . آسمان گوں ، شاہوار نجمی . . .

۱۸۷۳ مطالع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶

اسم کیفیت : آسمان گونی .

چوتھی آسمانجونی یعنی آسمانگونی وہ پانی برنگ آسمان نیلگوں ہوتا ہے اور اکثر حرکت نہیں کرتا ہے .

۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۲

[آسمان + گوں (رک)]

ـــ گِیر (ـــ ی مع) .

(الف) صف .

بہت بلند ، آسمان تک پہنچنے والا (پلیٹس) .

(ب) امذ .

چھجا ؛ شامیانہ ؛ شبنمی ، چھت (وضع اصطلاحات ، ۲۱۹) .

اسم کیفیت : آسمان گیری .

گھر کا دھنی نئی گھر میں سوزنی نمد تکیے کیا
آسمان گیریاں باندھوں نقشے زری جھلم کی

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۲۷۲

[آسمان + ف : گیر ، گرفتن (= لینا ، پکڑنا) سے]

ـــ مُخالِف ہونا ف مر .

وقت کا نا موافق ہونا ، گردش میں مبتلا ہونا .

کہاں جائیں ٹھکانا ہی کہاں ہے زمیں دشمن مخالف آسماں ہے

۱۹۳۱ دیوان صفی ، ۱۲۷

ـــ مَقام (ـــ فت م) صف .

رک : آسمان جناب .

پوچھیں جو ہم کو والدۂ آسمان مقام کہہ دیجیے گا مر گئے وہ با وفا غلام

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۳ : ۶۲

[آسمان + مقام (رک)]

ـــ میں پَیوَنْد لگانا محاورہ .

رک : آسمان میں تھگلی لگانا .

چاک دل کا نہ رفو اس سے کبھی ہو حسرت
آسمان میں جو لگاتا ہے ہنر سے پیوند

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی خان) ، ک ، ۶۰۶

— میں تھگلی (— تھیگلی) لگانا محاورہ .

رک : آسمان پھاڑ کے تھگلی لگانا .

ممکن نہیں گزر ہو جو ان کے مکان میں
تھگلی بھی ہم لگائیں اگر آسمان میں

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۸۲

انگریزی پڑھے ہوئے لڑکے خدا کی پناہ آسمان میں تھگلی لگاتے ہیں .

۱۹۳۲ اخوان الشیاطین ، ۲۱۴

— میں چکتی لگانا محاورہ .

رک : آسمان میں پیوند لگانا .

جو آیا لشکر صاحب قران میں   لگائی اس نے چکتی آسمان میں

۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۸۹

— میں چھید کرنا محاورہ .

رک : آسمان میں تھگلی لگانا (جامع اللغات ، ۱ : ۲۷) .

— میں چھید ہوجانا محاورہ .

دھواں دھار مینہ برسنا ، لگاتار برسنا ، کھلنے کا نام نہ لینا .

آج تو آسمان میں چھید ہوگئے ہیں پانی رکتا ہی نہیں .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۹

— میں ڈوب جانا محاورہ .

بہت اونچا اڑنا ، اڑتے اڑتے نظروں سے اوجھل ہو جانا .

اب تو کبوتر نظر نہیں آتے آسمان میں ڈوب گئے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۹

— میں لگ جانا محاورہ .

رک : آسمان میں ڈوب جانا (امیر اللغات ، ۱ : ۱۱۹ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۱۰۶) .

— نے ڈالا زمین نے جھیلا کہاوت .

غالب اور قوی کے مقابلے میں زور نہیں چلتا اس کی سہنی ہی پڑتی ہے (امیر اللغات ، ۱ : ۱۲۰) .

— و زمین دکھلانا محاورہ .

اونچ نیچ سے با خبر کرنا ، نشیب و فراز سمجھانا .

اوس بی بی نے بہت آسمان و زمین دکھلا کر کہا .

۱۸۴۴ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۷۹

— و زمین کا فرق امذ .

رک : آسمان زمین کا فرق .

ایک ساجدہ نے حالات میں آسمان و زمین کا فرق کردیا .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۲۱۰

— و زمین کے قلابے ملانا محاورہ .

رک : آسمان زمین کے قلابے ملانا .

قلابے آسمان و زمیں کے ملا نہ تو
اس مہروش سے ملنے کی نا صح بتا صلاح

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۹۸

— وقار (— فت و) صف .

رک : آسمان جناب .

اس کے پاؤں سے یہ شرف پایا   کہ زمیں آسمان وقار ہے آج

۱۸۹۸ دیوان مجروح ، ۲۳۰

[آسمان + وقار (رک)]

— ہلانا محاورہ .

ہل چل ڈالنا ، متزلزل کرنا .

اوس کی تپش اک جہان ہلادے   ہر زلزلہ آسمان ہلادے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۹۲

— ہلنا محاورہ .

آسمان ہلانا (رک) کا لازم .

روتے ہیں باغبان تک ہلتے ہیں آسمان تک
پہونچی نہ گل کے کان تک آہ رسائے عندلیب

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۱۵۶

— ہونا محاورہ .

۱. بلند مرتبہ ہونا .

زہرا کے اختروں سے زمیں آسمان ہوئی
غازی جہاں چلے وہ زمیں کہکشاں ہوئی

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹

۲. ظالم و جفا کار ہونا .

چلا ہے او دل کونسل طلب کیا شادماں ہوکر
زمین کوے آخر رنج دے گی آسماں ہوکر

۱۹۳۲ سنگ و خشت ، ۹۸

آسمانی (سک س) صف .

۱. آسمان سے منسوب :

(i) آسمان کا ، جو آسمان پر ہو .

چھت میں عجب عجب شکلیں چمکتی دمکتی لگی ہیں جو بہت کچھ آسمانی جرموں سے ملتی جلتی ہیں .

۱۹۱۵ پیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۷

(ii) نیلگوں ، آسمان کے رنگ سے مشابہ ، نیلا .

کرن پھل چاند جو پھر تارے موتی سو سنبل تارے
جو چاند آسمانی رنگ چنریاں سو گندن برن والاں کے

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۲

چنپئی او مہروش تجکو نہ دھانی چاہیے
چاند مکھڑا ہے ڈوپٹہ آسمانی چاہیے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۰۹

آسمانی اور زرد روشنیوں کے اتحاد سے سفید روشنی حاصل ہوتی ہے .
۱۹۵۷ سائنس سب کے لیے ، ۲۲۷

(iii) خدائی ، الٰہی ، روحانی .

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے اس کے لیے "آسمانی بادشاہی" کی اصطلاح قائم فرمائی ہے .
۱۹۳۲ سیرة النبی ، ۴ : ۸۱۹

(iv) ہوائی ، فضائی .

صحن میں آتش بازی گڑی ، انار ، پھلجڑی . . . آسمانی گولے . . . وغیرہ بنے ہوئے ہیں .
۱۸۸۵ بزم آخر ، ۵۴

۲. (i) ناگہانی ، ازغیبی ، خدائی .

فتح آسمانی ہے حق نے دیا وہی شہ کو نصرت ہے غیبی کیا
۱۶۲۰ داستان بہرام و حسن بانو (تاریخ زبان اردو ، ۲۹)

اگر بھرے قبائے آسمانی تو ہو جاوے بلائے آسمانی
۱۷۷۴ تصویر جاناں ، ۴۷

وہ چشم قہر قہرِ آسمانی کا نمونہ ہے
نگہ اس کی بلائے ناگہانی کا نمونہ ہے
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۴

(ii) آسمان سے اترا ہوا ، خدا کی طرف سے نازل ہونے والا (وحی کے طور پر).

ایک راہب . . . توریت و انجیل وغیرہ کتب آسمانی کا ماہر تھا .
۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۱۸

ہم سب کتب آسمانی کو مانتے ہیں .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۷

۳. (قدیم) بلندی ، سرفرازی .

عنایت کیا آسمانی مجھے بچن کی دیا درفشانی مجھے
۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۸

[آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ آگ

امث .

وہ آگ جو آتشی شیشے کو آفتاب کے بالمقابل لانے سے پیدا ہوجاتی ہے .

لڑی جو آنکھ اوس خورشید رو سے تو مجھے انشا
ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشہ میں
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۹۴

[آسمانی + آگ (رک)]

ـــ باپ

امذ .

(عیسائی) خداوند عالم ، اللہ .

بیٹی کلفرڈ ! آسمانی باپ رحیم و کریم بھی ہے .
۱۹۲۳ فراق (ناصر نذیر) ، مضامین ، ۱۹

[آسمانی + باپ (رک)]

ـــ بَلا

(- فت ب) امث .

ازغیبی مصیبت ، ناگہانی آفت ، قہر الٰہی .

گری اس پہ جو آسمانی بلا دل اس نازنیں کا ہوا ہو چلا
۱۷۸۴ سحر البیان ، ۸۲

آنکھیں چندھیا گئیں بجلی جو چمک کر لپکی
آسمانی یہ بلا تھی جو شقی پر لپکی
۱۹۳۷ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۴

[آسمانی + بلا (رک)]

ـــ پِلانا

محاورہ .

(عوام) بھنگ یا تاڑی پلانا ، نشہ پلانا (مخزن المحاورات ، چرنجی لال ، ۲۵) .

ـــ تِیر

(- ی مع) امذ .

۱. آسمان کی طرف چھوڑا جانے والا تیر ، ہوائی تکا .

کیوں اثر چھپتا ہے میرے نالۂ شبگیر سے
بچکے جائے گا کہاں اس آسمانی تیر سے
۱۹۳۶ شعاع مہر ، ۱۲۳

۲. رک : شہاب ثاقب (امیر اللغات ، ۱ : ۱۲۰) .

۳. بے ٹھکانے کام ، بے تکی بات ، الکل پچو تکا (ماخوذ : نور اللغات ، ۱ : ۱۰۷) .

[آسمانی + تیر (رک)]

ـــ تھَپیڑا

(- فت تھ ، ی مج) امذ .

غیبی صدمہ ، ناگہانی آفت جس سے مفر نہ ہو ، قدرت کی طرف سے سرزنش یا تنبیہ ، غیبی مار (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۲۰ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۱۰۷) .

[آسمانی + تھپیڑا (رک)]

ـــ دَھکّا/ڈھیلا

(- فت د ھ ، شد ک / ی مج) امذ .

رک : آسمانی تھپیڑا .

اس ظالم کو ایسا آسمانی دھکا لگا کہ پھر نہ سنبھلا .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۲۰

[آسمانی + دھکا/ڈھیلا (رک)]

ـــ رَنْگ

(- فت ر ، غنہ) امذ .

رک : آسمانی نمبر ، (ii) .

[آسمانی + رنگ (رک)]

ـــ زَبان

(- فت ز) امث .

(ہندو) سنسکرت .

ہندو سنسکرت کو دیوبانی یعنی آسمانی زبان کہتے ہیں .
۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۰۷

[آسمانی + زبان (رک)]

ـــ کِتاب

(- کس ک) امث .

۱. خداوند عالم کی طرف سے کسی نبی پر وحی کے ذریعے نازل ہونے والے پیغامات کا مجموعہ ، خدا کی طرف سے بھیجا ہوا صحیفہ جو کسی صاحب شریعت رسول کے لیے آیا ہو ، توریت زبور انجیل اور قرآن پاک میں سے ہر ایک ، ان چاروں کتابوں کے سوا بعض دوسری قوموں کی ان کتابوں میں سے ہر ایک جنھیں وہ آسمان سے اترا ہوا خیال کرتی ہیں .

مگر دوسرے پڑھے لکھے ہندو ان (ویدوں) میں سے صرف تین ہی کو آسمانی کتابیں جانتے ہیں .
۱۸۶۸ رسوم ہند ، ۷

قرآن سب سے آخری آسمانی کتاب ہے .
۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۴

۲. (مجازاً) فصیح و بلیغ کلام کا مجموعہ .

شہیدی کشتہ ہوں ان صاحبوں کی قدردانی کا
سمجھتے ہیں کتاب آسمانی میرے دیوان کو

۱۸۴۰ شہیدی ، د ، ۹۶

[آسمانی + کتاب (رک)]

— گَرْد (— فت گ ، سک ر) امث .

شہاب کے بکھرے ہوئے ذرات .

ہوا کی اسی رگڑ سے وہ (شہاب) ٹوٹ کر گرد کے باریک ذرے بن جاتے ہیں . . . اصطلاحاً اس گرد میں اور زمین کی گرد میں فرق کرتے ہیں اوراس کو "آسمانی گرد" ، کہتے ہیں .

۱۹۶۲ ہاشمی فرید آبادی ، جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۱۹

[آسمانی + گرد (رک)]

— گولا (— و مج) امذ .

۱. باروت کا وہ گولا جو فضا میں جا کر پھٹتا ہے اور اس میں سے مختلف قسم کے پھول وغیرہ نکلتے ہیں .

صحن میں آتشبازی گڑی ، انار ، پھلجڑی . . . آسمانی گولے ، ۱۰۰ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوتے ہیں .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۵۴

۲. ناگہانی ، غیبی مار ، قہر الٰہی ، برف اولے وغیرہ جن سے ناگہانی سخت صدمہ پہنچے (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۰ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۷) .

دفعۃً آسمانی گولا پڑنے لگا یعنی بے موسم برف گرنی شروع ہوگئی .

۱۸۸۴ قصص ہند ، ۲ : ۳

اف : پڑنا .

[آسمانی + گولا (رک)]

— لائِن (— کس ء) امث .

(فوج) پہاڑی وغیرہ کا خاکہ جو آسمان کو پس منظر بنا کر دیکھا جائے ، خط فلکی ، انگریزی : Sky line (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۸۵) .

[آسمانی + انگ : لائن Line]

آسن (فت س) امذ .

۱. بیٹھنے کی جگہ ، نشستگاہ ، چوکی ، تخت ، فرش ، گدی ، زین ، کاٹھی وغیرہ .

یوں سب لوگن ایکا ایک خالی آسن گھوڑے دیکھ

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۸۳)

مٹی کا آسن اور مٹی کا باسن مٹی کا سرہانا مٹی کا بانا .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۶۴۷

جھٹ سے وہ کرسی چھوڑ دوسری کرسی پر بیٹھ گیا ، جیسے اس نے مندر میں کسی دیوتا کا آسن گندہ کر دیا ہو .

۱۹۶۶ سودائی ، ۱۲

۲. چوتڑ کا وہ حصہ جس پر بیٹھتے ہیں ، چوتڑ .

پنڈت موصوف نے یہ معنی بیان کیے کہ بھگوت کی آنکھ ایسی ہیں جیسے . . . یعنی بوزنہ کا آسن .

۱۸۵۵؟ بھگت مال ، ۴۶

۳. (i) گھوڑے پر بیٹھنے میں سوار کی دونوں رانوں کا اس کی پیٹھ یا زین وغیرہ پر جماو .

جلد آسن کی لے فرس آہٹ بات کی بات میں بنے جھٹ پٹ

۱۸۴۱ زینت الخیل ، ۲۱۵

سمجھ گئے کہ جگر کا مضبوط اور آسن کا پکا شہسوار ہے .

۱۹۳۶ پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۴۷

(ii) ہاتھی پر مہاوت کے بیٹھنے کا انداز جس کے دباو اور قوت کو ہاتھی محسوس کرتا اور اس کا حکم مانتا ہے .

آفرین ہے ان کی پھرتی اور جاں‌بازی کو کہ ایک دیو (ہاتھی) کے تئیں اس حالت میں آنکس اور آسن کے زور سے زیر کرتے ہیں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸

۴. گاڑی بان یا گاڑی ہانکنے والے کے بیٹھنے کی جگہ (اپ و ، ۵ : ۱۰۴) .

۵. جوگیوں کا عبادت و ریاضت میں بیٹھنے کا طریقہ ، ہندو عبادت گزاروں کی بیٹھک .

آسن یوگ کا تیسرا انگ ہے .

۱۹۳۱ آسن پرکاش ، ۴

۶. جوگیوں کے رہنے اور جوگ رمانے کی جگہ ، مٹھ ، کٹی .

جوگی اپنے آسن پر سے اٹھ کر باہر نکلا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۰۸

آسن تو اسی پہاڑی پر ہے .

۱۹۲۱ پتنی پرتاپ ، ۹

۷. وہ چٹائی یا کپڑا وغیرہ جس پر بیٹھ کر فقرائے ہنود پوجا پاٹ کرتے ہیں .

بیٹھی ہے بچھا کے کرتی آسن کہتی ہے یہی کہ وے برہمن

۱۸۰۵ دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۰

سامنے چوکی پر پوجا کے لیے آسن بچھا ہوا تھا لیکن اس کا جی آسن پر جانے کو نہ چاہتا تھا .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۶

۸. (ہندو) بچھانے کی ہر وہ شے جسے بچھا کر ہندو کھانا کھاتے ہیں .

چلو بھوجن کے آسن تیار ہوگئے .

۱۹۲۱؟ پتنی پرتاپ ، ۱۱۰

۹. مجامعت کا طریقہ ، ہم بستری کا ڈھنگ .

اس کی مہارت سے چوراسی آسن کے عنوان اور ہر ایک کا فائدہ و نقصان معلوم ہو جاتا ہے ، اسی کا ماہر عورت کو جماع میں تھکاتا ہے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۴۶

آسن کچھ ایسے اور بھی آسان و عام ہیں
جورو کے ساتھ میں وہ مگر سب حرام ہیں

۱۹۲۰ بالا خانے ، شبیر خان ، ۷

۱۰. منڈی کی دکان (پلیٹس ، جامع اللغات ، ۱ : ۳۸) .

۱۱. (دشمن کے بالمقابل) ڈٹ جانے کی حالت یا کسی جگہ پر قبضہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۸) .

[س : آسن आसन]

— اُٹھانا

محاورہ .

کوچ کرنا ، ٹھکانا چھوڑنا .

بستر حرم سے دیر سے آسن اٹھائیے کاہے کو ناز شیخ و برہمن اوٹھائیے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۵۱

— اُٹھنا

محاورہ .

آسن اٹھانا (رک) کا لازم .

مجھے تسلیم کہ مرگھٹ میں ہے مسکن ان کا
اس جگہ سے کبھی اٹھتا نہیں آسن ان کا

۱۹۳۵ کمار سمبھو ، ۱۱۱

ــــ اُکھڑنا
محاورہ .

سوار کا گھوڑے پر نہ جم سکنا ، پٹری نہ جمنا .

سنبھلنے دیتی ہے کب ابلق ایام کی شوخی
اوکھڑ جاتے ہیں آسن شہسواروں کے یہاں جم کے

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۲

ایک مرتبہ سواری کی حالت میں خود اپنے سایہ کو دیکھ کر ایسا ڈرا کہ سوار کا آسن اکھڑتے اکھڑتے رہ گیا .

۱۹۲۵ حکایات لطیفہ ، ۱ : ۹۲

ــــ باندھنا
محاورہ .

۱. (جماع) رانوں میں دبانا، رانوں سے زور کرنا ، عورت کا دونوں رانوں کے بیچ میں دبا کر بھینچنا (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۷۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۸) .

ــــ پاٹی
امث .

جوگیوں وغیرہ کے پوجا پاٹ کرنے یا بیٹھنے کی چٹائی وغیرہ ، مرگ چھالا ، بچھونا .

آسن پاٹی بچھائے مہنت بنے ایک سنڈ مسنڈ بیراگی جی بیٹھے ہوئے مالا پھیر رہے ہیں .

۱۹۱۰ راحت زمانی ، ۶۶

[آسن + پاٹی (رک)]

ــــ پاٹی لیکر پڑنا
محاورہ .

(ہندو) رک : اٹواٹی کھٹواٹی لیکر پڑنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱).

ــــ پہچاننا
ف م .

گھوڑے کا اپنے سوار کی نشست کو پہچاننا ، نشست سے سمجھ لینا کہ مالک بیٹھا ہے یا کوئی اور.

کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیاں پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کے

۱۸۲۶ انشا ، ک ، ۲۶

ــــ تلے آنا
محاورہ .

۱. گھوڑے کا ران کے نیچے آنا ، سواری میں آنا، رانوں کی داب میں آنا.

ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہیں آیا ہے .

۱۸۸۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۲۱

۲. تابع ہونا ، فرمانبرداری کرنا؛ بس میں آنا، قابو میں آنا (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۷۱) .

ــــ تلے ہونا
محاورہ .

فرمانبردار ہونا ، مطیع ہونا ، زیر ہونا ؛ قابو میں ہونا .

ایسا تو آہوان حرم میں بھی رم نہیں
آسن تلے ہے پھر بھی طرارے میں کم نہیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۲

ــــ تیاگنا
(- کس ت ، ی مخ ، سک گ) محاورہ .

جوگی کا زہد و ریاضت کو ترک کرنا ، توبہ شکنی کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱) .

ــــ جلنا
محاورہ .

ایک نشست سے بیٹھے بیٹھے تھک جانا ، چوتڑ دکھنے لگنا .

کب تلک دھونی لگائے جوگیوں کی سی رہوں
بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۹

ــــ جمانا
محاورہ .

۱. گھوڑے پر سوار کا رانوں کی گرفت کو سخت کر کے بیٹھنا ، گھوڑے کو رانوں کی گرفت میں لینا .

نوبت بایںجارسید کہ آسن نہ جما سکا پہلے تو گلے میں لٹک گیا اور آخر کار گرا .

۱۸۹۲ خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۳

بھائی صاحب تو شہسوار ہیں اعلیٰ درجہ کے ، جب کبھی انھوں نے آسن جمانے کی کوشش کی تو گھوڑے نے دوسری ترکیب نکالی .

۱۹۳۵ خانم ، ۲۲

۲. کسی جگہ سکونت اختیار کرنا ، ڈیرا لگانا ، جم کر بیٹھ جانا اور اٹھنے کا نام نہ لینا ، دھرنا دینا .

جہاں پر آب و دانہ ہے وہیں آسن جمانا ہے .

۱۸۶۸ دلفروش ، ۵۲

پاس ہی ایک بابا جی نے کچھ دنوں پہلے آکر آسن جمایا .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۱

ــــ جمنا
محاورہ .

آسن جمانا (رک) کا لازم .

مصلا اپنا کعبہ سے اوٹھا ہے تو بتخانہ میں آسن جم گیا ہے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۱۶

کئی کانسٹیبل ہمراہ تھے ، چوپال میں ان کا آسن جما ، گاؤں کے سب آدمی جمع کیے گئے .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۴

ــــ جوڑنا
محاورہ : ~ آسن سے آسن جوڑنا

۱. رانوں کے بل بیٹھنا ، آلتی پالتی مار کر بیٹھنا ، ران سے ران ملا کر بیٹھنا ، دو زانو یا چار زانو ہو کر بیٹھنا ، پوجا پاٹ میں مشغول ہونا .

یہ فقیر تو خوب آسن جوڑ کر بیٹھا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱

ــــ ڈالنا
ف م .

۱. پڑاو کرنا ، قیام کرنا ، ٹھہرنا .

منی نے اس گپھا میں آکر آسن ڈالا .

۱۹۲۰ یوگ واشسٹ ، ۱۹۱

۲. آسن یا آسنی بچھانا .

مرگ چھالے کا ڈالیے آسن

۱۸۳۰ نظیر (لغت کبیر اردو ، ۱ : ۲۲۷)

ـــ ڈگانا محاورہ .

(الف) ف م .

پارسائی پر قائم نہ رہنے دینا ، دوسرے کی پاکدامنی کو توڑ دینا ، عبادت و ریاضت میں خلل ڈالنا .

کر سولہ سنگار آسن پتی کے ڈگو یں

مشہور کبت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱)

(ب) ف ل .

پاکدامن نہ رہنا ، پارسائی چھوڑ دینا ، عبادت و ریاضت چھوڑ دینا .

نسدن جوگی مال اڑائے پھر وہ آسن کیوں نہ ڈگائے

مشہور کبت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱)

ـــ ڈگنا محاورہ .

آسن ڈگانا (رک) کا لازم .

عشوۂ لولئی دنیا ہے فریبندۂ دل
یہی خطرہ ہے کہ ڈگ جائے نہ آسن اپنا

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۲

ـــ سے آسن جوڑنا/ملانا محاورہ .

رک : آسن جوڑنا .

دونوں جوگی کیا آسن سے آسن جوڑ کر بیٹھے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۲۱

ـــ کسنا محاورہ .

مباشرت کا کوئی طریقہ بھر پور طور پر استعمال کرنا ، رانوں میں سختی سے دبانا .

سنا ہے عریاں نے کل ہی کسا تھا یہ آسن
سحر کو دیکھو تو ڈولی لیے کھڑے ہیں کہار

۱۹۳۸ کلیات عریاں ، ۲۰

ـــ گانٹھنا محاورہ .

رک : آسن کسنا .

جان صاحب مرے اس طرح نہ آسن گانٹھو
نہ رہے ہوتا جو اٹھنے کا مری رانوں میں

۱۸۷۹ جان صاحب ، د (ق) ، ۱۶۹

ـــ لانا محاورہ (قدیم) .

رک : آسن لگانا .

ض ، ضرور تم آپ بھلاؤ بھور گپھا میں آسن لاؤ (کذا)
جوگی ہوکے جگت کماؤ تب جا انحد ناد بجاؤ

۱۷۶۲ غلام قادر شاہ ، مثنوی رمز العشق مع چرخی نامہ ، ۵۲

ـــ لگانا محاورہ .

بستر جمانا ، پڑاؤ ڈالنا ، عبادت و ریاضت میں مشغول ہونا .

بابا فقیروں کو کیا پوچھتے ہو جہاں شام ہوگئی وہیں آسن لگادیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۲۱

تھا اک پیر مرد اس پہ آسن لگائے سمادھی میں جیسے کوئی بیٹھ جائے

۱۹۰۵ بھارت درپن ، ۸۰

ـــ لینا محاورہ .

جماع کی نشست قائم کرنا ، جماع کے طریقے پر کام کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۲) .

ـــ مارنا محاورہ .

۱. جم کر کسی جگہ بیٹھنا ، دھرنا دینا ، آلتی پالتی مار کر بیٹھنا .

اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے میں
خاک پڑنے سے ملے بیٹھے ہیں آسن مارے

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۲۲۲

شیخ کعبہ میں کلیسا میں برہمن بیٹھے
ہم تو کوچہ میں ترے مار کے آسن بیٹھے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۲۱۳

۲. جوگی کا عبادت کے لیے مقررہ قاعدے کے مطابق بیٹھنا ، جوگی کی طرح بیٹھنا .

جوگی ہوا ہے جھاڑ جو لیتا بھبوتی چھال کی
بیٹھا ہے آسن مار کر کیتا مڑی لے پال کی

۱۶۷۲ عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۵۵

راجہ کو ادھر بھیج آسن مار آپ منتر پڑھنے لگا .

۱۸۰۳ بیتال پچیسی ، ۶۱

آؤ اب آزاد آسن مار بیٹھیں اور جپیں
آشنا بھی عشق ہے پرماتما بھی عشق ہے

۱۹۱۷ معارف جمیل ، ۱۲۲

آسن (کس س) امذ .

ہندی ساتواں مہینہ کنوار (جو تقریباً نصف ستمبر سے نصف اکتوبر تک ہوتا ہے) ؛ چاند کی اٹھائیسویں منزل (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۱) .

[س : آشون आश्विन]

آسنا (سک س) ف ل (قدیم) .

آسکنا (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ، ۱۱).

کرے مشتری دھر ہزاراں خوشی ترے جز کشاں پاس آسے کشی

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۷

[؟]

آسنکا (فت س ، سک ن) امذ .

شک فکر ڈر خطرے سے آزاد ہونا (پلیٹس) .

اف : کرنا .

[س : آشنک आशंक]

آسنی (فت س) امث .

۱. رک : آسن پالی .

منڈھی کی ایک طرف تلسی کا پیڑ لگا ہے آسنی بچھی ہے .

۱۸۸۲ طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۵

پنڈت جی تھے کچھ ایسے ہی ، آسنی بچھا کے بیٹھے .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۹ : ۳

۲. بچھانے کی ہر وہ شے جسے بچھا کر ہندو کھانا کھاتے ہیں (جامع اللغات ، ۱ : ۳۸) .

۳. گاڑی ہانکنے والے کے بیٹھنے کی جگہ (اپ و ، ۵ : ۱۰۲) .

[آسن (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

— کرنا محاورہ .

جم کر کسی جگہ بیٹھ جانا ، ڈیرے ڈال دینا ، دھونی رمانا .

دیس تبی کے جا رہوں اور دھور بھرے ہوں کیس
مدین میں کر آسنی اور جوگی کا لوں بھیس

۱۸۷۲ محامد خاتم النبیین ، ۱۹۱

آسوج (و لین) امذ .

رک : اَسوج .

گیا آسوج کاتک مانس آیا سلونے شام کوں پردیس بھایا

۱۶۲۵ افضل جھنجانوی ، بکٹ کہانی (ق) ، ۷

— بیالا دن دھوپ رات پالا کہاوت .

اس مہینے میں دن کو گرمی اور رات کو سردی ہوتی ہے (محاورات ہند ، ۹) .

آسُود (و مع) صف (قدیم) .

آسودہ (رک) کی تخفیف .

رنج سے آسود ہوے .

۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۲۰۹

آسُودا (و مع) صف (قدیم) .

رک : آسودہ .

بولیا کہ تیری ہمت تی تیری دولت تی رقیب کی محنت تی آسودا ہوا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۹۷

آسُودَگان (و مع ، فت د) صف .

آسودہ (رک) کی جمع .

آسودگان کنج خرابات کے لیے
جانا بہشت تک بھی ہے دوزخ کا اک عذاب

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۳۰۲

آسودگان کنج قفس چمن سے تو ہیں دیکھا اے صبا کھلا نہ شگوفہ بہار کا

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۱

[آسودہ (رک) + ف : گان ، علامت جمع]

— خاک کس اضا ، امذ .

اہل قبور ، مردے .

رقص میں آتی نہیں یہ ان کے گھنگرو کی صدا
کرتے ہیں آسودگان خاک شیون زیر پا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۶

[آسودگان + خاک (رک)]

آسُودگی / آسودَگی (و مع ، فت د/سک د) امث .

۱. راحت ، آرام ، سکھ ، اطمینان .

صبا اٹھ کر گھر میں کچاٹ ، آسودگی بازاراٹ .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۳۵

دولت سے ہرگز ہرگز آسودگی حاصل نہیں ہوتی .

۱۸۷۳ بنات النعش ، ۲۲

خزاں کے ہاتھ سے آسودگی دل کو نہیں ہوتی
ہمیشہ لالہ گوں رہتا ہے گوشہ اپنے دامن کا

۱۹۲۷ اخبار 'مفید عام' آگرہ ، ۱۵ جنوری : ۵

۲. کسی بات سے جی بھر جانے کی کیفیت ، سیری .

کھانے کے بعد آسودگی ، پینے کے بعد سیری بدیہی تجربیات میں ہے .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۹

۳. سکون ، ٹھہراو ، اطمینان .

ہندوستانی عمل داریوں سے ہندوستانیوں کو بہت آسودگی تھی .

۱۸۵۸ اسباب بغاوت ہند ، ۱۵۷

مری بہار کی آسودگی میں اے مسعود
سنا ہے تو ہی فقط بیقرار باقی ہے

۱۹۳۹ دونیم ، ۹۹

[ف : آسودگی ، آسودن (= آرام پانا ، آرام کرنا) سے]

— لینا محاورہ (قدیم) .

سستی کرنا .

کاہل ہور آسودگی نیں لینا .

۱۸۲۴ انوار سہیل (دکنی اردو کی لغت ، ۵)

آسُودَہ (و مع ، فت د) .

(الف) صف .

۱. جو آرام سے ہو ، خوش دل ، مطمئن .

قرے پیش میں جو کہ بازی کروں کتا مار منج کوں رہ آسودہ توں

۱۶۸۱ جنگ نامہ سیوک (عکسی) ، ۲۵

اس کے عدل و داد سے رعیت ایسی آسودہ ہوئی کہ ضحاک کے عہد سلطنت کے رنج و غم بھول گئے (گئی) .

۱۸۳۵ ترجمۂ مطلع العلوم ، ۸۲

تمام آدمی واقعاً پوری طرح آسودہ ہوگئے .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۳۲

۲. جس کی مالی حالت اچھی ہو ، خوشحال ، فارغ البال .

تو بد سلیقہ ہے ، اس باعث سے آسودہ نہیں ہوتا .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۶

اس کے چہرے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بھلا آدمی ہے اپنے گھر سے آسودہ اور اقبال مند .

۱۹۲۲ خونی راز ، ۹۶

۳. جس کا پیٹ یا جی کسی چیز سے بھر گیا ہو ، سیر .

اس قدر قلیل کھایا کہ چڑیا بھی اوس قدر غذا سے سیر اور آسودہ نہ ہوتی .

۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۴۲۵

لذت درد سے آسودہ کہاں دل والے
ہیں فقط درد کی حسرت میں کراہے جاتے

۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۵۰

۴. آرام سے سویا ہوا ، خوابیدہ ، (مجازاً) مدفون .

ہزاروں بزرگ صاحب کمال اس سر زمین میں آسودہ ہیں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۴۵

۵. پر سکون ، جس میں اضطراب یا اضطرار نہ ہو .

شب سکوت افزا ، ہوا آسودہ ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیران کہ یہ دریا ہے یا تصویر آب

۱۹۲۴ بانگ درا ، ۲۸۸

(ب) م ف (قدیم) .

بے فکری یا خوشحالی کے ساتھ ، مطمئن ہوکر ، چین سے .

کہیا اس وقت یونچ جو میں اتھا　　تو آسودہ جھگڑے تھے کچھ نیں اتھا

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۱۳۵

[ف : آسودہ ، آسودن (= آرام پانا ، آرام کرنا) سے]

ــ تن (ـــ فت ت) صف .

جس کے جسم کو آسودگی حاصل ہو ، جسے دنیا میں معیشت کی کوئی فکر نہ ہو .

غازی فدائے دین رسول زمن ہوئے
نصرت میں زخم کھائے تو آسودہ تن ہوئے

۱۹۲۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۶۱

اسم کیفیت : آسودہ تنی .

تن پروری خلق مبارک ہو انہیں یاں
جوں نقش قدم اور ہی آسودہ تنی ہے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۴۳

[آسودہ + تن (رک)]

ــ حال صف .

(دنیوی حاجات سے) فارغ و مطمئن ، خوش وقت یا خوش حال ، نچنت .

میدے کی روٹیوں سے کئی نوالے لے لیتی ہوں اور دوسرے دن تک آسودہ حال رہتی ہوں .

۱۸۰۲ خرد افروز ، ۳۸

یہاں کامرانی سود و زیاں کی کاوش میں نہیں ہے بلکہ سود و زیاں سے آسودہ حال رہنے میں ہے .

۱۹۲۲ غبار خاطر ، ۳۱

اسم کیفیت : آسودہ حالی .

کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو قومی آسودہ حالی کے لیے بے شمار تکلیفوں کا متحمل ہو سکے .

۱۸۸۴ مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۲۱۷

ایران نے کہاں تک خود مختاری ، ترقی اور آسودہ حالی دکھائی .

۱۹۱۳ فغان ایران ، ۳۷۹

[آسودہ + حال (رک)]

ــ خاطر / دل (ـــ کس ط / کس د) صف .

مطمئن بےفکر ، فارغ البال ، نچنت ، خوش حال .

سر زمین لکھنؤ بھی تختۂ شطرنج ہے
کیا پیادہ کیا سوار آسودہ دل گھر سے نہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴۱

اسم کیفیت : آسودہ خاطری/آسودہ دلی .

آسودہ خاطری سے تم اپنا کام کیے جاؤ اچھی بری جو کچھ ہوگی ہم بھگت لیں گے .

۱۹۶۱ بابائے اردو ، لغت کبیر ، ۱ : ۳۳۱

[آسودہ + خاطر (رک) / + دل (رک)]

ــ کار صف .

کاموں کی طرف سے مطمئن اور نچنت .

ایک مدت فکر و تردد روزگار اور تدبیر نبرد و کارزار سے آسودہ کار بیٹھے .

۱۸۵۵ غزوات حیدری ، ۲۹۶

[آسودہ + کار (رک)]

آسُودے (و مع) امذ ، ج .

آسودہ (رک) کی جمع .

نہ پہونچا میں جو تیری زمیں کے آسودے
تو سبزہ شکل زباں ہو نہ خاک سے اگتا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۲

آسَہ (فت س) امذ (قدیم) .

عصا (رک) کی تخریب .

جو پریاں کہ میرتوزک ہیں وے یسا ول ہیں کہ ہیرے کے جڑاؤ آسہ لیئیں اپنے اپنے مکان پے کھڑی ہیں .

۱۷۳۶ ؟ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۵

آسی (۱)

(الف) صف .

آس رکھنے والا ، امیدوار ، آس والا .

پیا کا درس دیکھن مج رہے ہیں چک او پاسی ہو
سدا تپتے نپٹ جب تے نہیں سوتے ہیں آسی ہو

۱۶۷۹ ؟ دیوان سلطان ، ۸۳ (الف)

پن مجکوں اپس کے پاس رکھنا　　آسی کوں نکو نراس رکھنا

۱۷۰۰ من لگن ، ۱۸

[آس (رک) + ا : ی ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

آسی (۲) صف .

۱. معالج ، طبیب ، وید ، ڈاکٹر .

آسی ، طبیب و دوا علاج کرنے والے کو کہتے ہیں .

۱۸۸۸ تشنیف الاسماع ، ۴۹

۲. غمگین ، اندوہ گیں ، رنجیدہ .

غم میں جو لگی ہے لو تجھی سے یا رب
آسی ہوں مگر ترے کرم سے خوش ہوں

۱۹۲۱ عبدالباری ، آسی ، ق

[ع : (ا س و)]

آسے امذ .

امید گاہ .

نبی کے نواسے پہ ایتا ستم　　سب امت کے آسے پہ ایتا ستم

۱۶۷۲؟ مرزا بیجا پوری دکنی میں اردو ، ۲۲۳

[رک : آس]

آسْیا (سک س) امث ؛ ~ آسیہ .

آٹا وغیرہ پیسنے کی چکی .

ایا مار نے سنگ جوں آسیا جو اس ہات میں سنگ تھا توڑیا
۱۶۲۹ خاور نامہ ، ۲۲۸

حق تعالیٰ . . . نے آسیا کو حکم دیا کہ آپ سے آپ چلتی رہے .
۱۸۱۳ ام الائمہ ، ۲۹

پس رہا ہوں میں زمین و آسمان کے درمیاں
ان کی گردش بن گئی ہے آسیا میرے لیے
۱۹۲۷ نوائے دل ، ۳۱۶

[ف]

— باد امث .

رک: آسیاے باد .

پھر تغلق دہلی میں گیا ، وہاں خسرو آسیا باد . . . کے پاس اس سے لڑنے کھڑا ہوا .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۹۳

[آسیا + باد (رک)]

— بان صف .

آٹے کی چکی چلانے والا ، پسنہارا ، آٹا پیسنے والا .

وہاں جا کر دیکھا تو کسی طرف کو راہ نہیں ہے ، حیران ہوا کہ اب کیا کروں ، ایک آسیا بان کا گھر نظر آیا .
۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۱۹

[آسیا + بان (رک)]

— سائی امث .

آٹا پیسنا ، چکی چلانا .

ہاتھوں میں میرے آسیا سائی کے ہیں نشاں
دن بھر میں گھر کے کام میں رہتی ہوں خستہ جاں
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹

[آسیا + ف : سا ، سائیدن (= پیسنا) سے + ئی ، لاحقۂ کیفیت]

— سَنگ (— فت س ، غنہ) امذ .

چکی کے دو گول پتھروں میں سے ہر ایک پتھر ، چکی کا پاٹ .

یہ کہہ کر دار شمشاد . . . اور آسیا سنگ لے کر . . . حملہ آور ہوئے .
۱۸۵۵ طلسم حکیم اشراق ، ۱۹۹ (الف)

[آسیا + سنگ (رک)]

— کَرنا محاورہ .

دانے کو چکی میں دلنا یا پیسنا .

جگر گوشۂ سید المرسلین نے صبح سے تاپسیں گندم کو آسیا کیا .
۱۸۵۵ غزوات حیدری ، ۵۰۷

— گَرداں (— فت گ ، سک ر) صف .

رک : آسیا بان .

جہاں تھا بیٹھکا رستے میں اس کا مکان آسیا گرداں وہاں تھا
۱۸۶۱ الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۲۳۷

خورشیدمبیں چترزری ماہ اگرداں
ماں آسیا کا فخر مگر آسیہ گرداں
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۱۱۳

اسم کیفیت : آسیہ گردانی .

گھر گرست محنتی عورتیں آسیہ گردانی کرتی جاتی ہیں .
۱۹۰۵ حورعین ، ۲ : ۷۱

[آسیا + گرداں (رک)]

— ے آب کس اضا ، امث .

پانی کے زور سے چلنے والی چکی ، پن چکی .

آسیاے آب کے مانند پھرتا ہے بھنور
کیوں نہ ہو اس کو تلاش مشت ارزن آب میں
۱۸۴۰ شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۳۵

[آسیا + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + آب (رک)]

— ے باد کس اضا ، امث .

ہوا کے زور سے چلنے والی چکی ، ہون چکی ، ہوا چکی .

میں ہوں چکر میں لگی جس دن سے دنیا کی ہوا
حال میرا ہے بعینہ آسیاے باد کا
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۶۲

[آسیا + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + باد (رک)]

— ے چَرخ کس اضا (— فت چ ، سک ر) امث .

آسمان کی چکی یعنی آسمان جو (قدیم نظریے کے مطابق) گردش کرتا ہے اور جس کی گردش سے انسانوں کے لیے ایسی ایسی تکالیف اور صعوبات پیدا ہوتی ہیں جیسی چکی میں پیس دیے جانے سے .

جب تلک جوشش ملے یک مشت جو
آسیاے چرخ کا سودا نہ کر
۱۸۰۱ جوشش ، د ، ۵۵

بہت مسلم کو پیسا آسیاے چرخ گرداں نے
بہت دیکھے ہیں اس نے انقلاب روزگار اب تک
۱۹۲۷ نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۲

[آسیا + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + چرخ (رک)]

— ے گَردُوں کس اضا (— فت گ ، سک ر ، و مع) امث .

رک : آسیاے چرخ .

گردش نئی ہے تیری اے آسیاے گردوں
پہلے انھی کو پیسا جو مشت استخواں تھے
۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۹

[آسیا + ف : ے لاحقۂ اضافت + گردوں (رک)]

آسْیاب (سک س) امث .

آسیاے آب (رک) کی تخفیف .

اس کے فرات فیض کو کیا اوج موج ہے
ہے چرخ بر گمان مجھے آسیاب کا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲

آشیانہ (سک س ، فت ن) امذ .

سان ، لسان (پلیٹس ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۶) .
[آشیا (رک) + ف : نہ (= انہ) لاحقۂ آلہ]

آسیب (ی مج) امذ .

۱. صدمہ ، تکلیف ، مصیبت .

ترا ہاتھ دیکھیا جو پشت سیاہ　　تلا ہے اس آسیب تھے پشت شاہ
۱۶۶۹　　خاور نامہ ، ۲۳۹

پشت خم یوں کردیا ہے سیل گریہ نے یہ غم
جس طرح آسیب سے بارش کے ہو دیوار کج
۱۸۱۳　　جسونت سنگھ پروانہ ، ک ، ۱۸۹

آئینے میں لیتے ہو جو زلفوں کی بلائیں
آسیب نہ پہنچے کہیں ہاتھوں کو تمہارے
۱۹۰۵　　یادگار داغ ، ۱۷۲

۲. (i) جن ، بھوت ، چڑیل ، پری ، دیو ، ارواح خبیثہ .

کیونکر سڑی نہ ہو تمہیں انسان دیکھ کر
آسیب ہو ادا میں چھلاوا ہو آن میں
۱۸۳۶　　ریاض البحر ، ۱۵۸

الٰہی خیر کہ خانم کو شوق سایہ ہے
بلا تو یوں بھی وہ تھیں ہونہ جائیں اب آسیب
۱۹۳۲　　سنگ و خشت ، ۶۸

(ii) جن بھوت پری یا ارواح خبیثہ کا اثر یا سایہ ، چشم زخم .

اگر اس پر آسیب جن یا پری کا نہ ہوتا تو تیری خدمت میں لونڈی کی جگہ دیتا .
۱۸۰۲　　باغ و بہار ، ۲۳۲

جب بچوں کے چیچک نکلتی ہے تو چیچک کو آسیب سمجھتے ہیں .
۱۹۱۶　　زنانہ میلاد ، ۱۶۵

۳. ضرر ، گزند ، زد ، مار .

نہیں ہے آتش دوزخ ستی اوسے آسیب
سراج جب سیں کیا نام مصطفیٰ تعویذ
۱۷۳۹　　کلیات سراج ، ۲۵۱

ایک یہ کہ زمانے کے آسیب سے نچنت ہووے .
۱۸۰۲　　خرد افروز ، ۱۲۸

جن سے آسیب کا تھا کھٹکا　　ان دیووں نے خوب سر کو پٹکا
۱۹۲۱　　اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۳

۵. آزار ، بیماری ؛ جنون ، دیوانگی .

ہو اگر کیجیے اس زنخ کا سیب　　جائے سر سے جنون کا آسیب
۱۸۱۰　　میر ، ک ، ۹۲۲

ہے دافع آسیب ہر اک سیب جلیل　　انگور کی ہیں تاک میں سب متوالے
۱۹۲۸　　سرتاج سخن ، ۳۰

[ف]

— اتارنا محاورہ .

۱. عمل یا منتر وغیرہ سے بھوت یا جن پری وغیرہ کا اثر دفع کرنا .

آسیب زندگی کوئی قاتل اوتاردے
دیں گے ثواب سجدۂ شکرانہ سرفروش
۱۸۷۳　　کلیات منیر ، ۲ : ۲۶۹

۲. مارپیٹ کے راہ پر لے آنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۰۹) .

— اُترنا محاورہ .

۱. آسیب اتارنا (رک) کا لازم .

اترا کسی طرح سے نہ آسیب کوے یار
پھونکے فتیلے سایۂ دیوار کے لیے
۱۸۳۲　　دیوان رند ، ۱ : ۱۹۳

۲. غصہ دور ہونا ، وحشت دور ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۹) .

— آنا محاورہ .

صدمہ پہنچنا ، زد پڑنا ، چوٹ لگنا ، ضرر پہنچنا ؛ جن بھوت پری کا تسلط ہونا .

ایک قسم کا شیشہ ایسا نازک بنتا ہے کہ اگر تند ہوا میں رکھ دیا جائے تو اوس کے صدمے سے فوراً آسیب آئے یعنی صاف تڑق جائے .
۱۸۴۸　　تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۵۴

— پہنچانا محاورہ .

نقصان پہنچانا ، صدمہ دینا ، تکلیف یا اذیت میں مبتلا کرنا .

پابوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہنچائے
شانہ بھی نہ آجائے کہیں موے کمر تک
۱۸۶۵　　نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۳

جو شخص جلاد کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوتا ہے اس کے ہاتھ کو آسیب کو پہنچاتا .
۱۹۰۷　　کرزن نامہ ، ۲۷۸

— پہنچنا محاورہ .

آسیب پہنچانا (رک) کا لازم .

تجلیوں سے پہنچتا ہے کب اسے آسیب
صنم کدہ ہے نہ آخر یہ کوہ طور نہیں
۱۸۵۵　　یقین ، د ، ۳۲

یہ کہا تھا مجھ سے کہ اے بد گہر
ذرا شہ کو آسیب پہنچا اگر
۱۸۲۰　　معارج الفضائل ، ۱۸۵

سمندر کے تلاطم اور تموج سے انہیں کوئی آسیب نہیں پہنچتا .
۱۹۳۴　　جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۸۵

— جاں صف .

روح کو اذیت میں مبتلا کرنے والا ، جان کو صدمہ یا تکلیف پہنچانے والا .

ہے شانے کو میانہ کی کرامات
کہ اس آسیب جاں کی چوٹی ہے ہات
۱۷۷۴　　تصویر جاناں ، شفیق ، ۱۲

[آسیب + جاں (رک)]

— دینا محاورہ .

ضرر پہنچانا ، ستانا ، تکلیف میں مبتلا کرنا .

شب ہجراں میں وہ آسیب دیتے ہیں ستاتے ہیں
دردودیوار جن کے واسطے جا جا کے کیلے ہیں
۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۵۰۲
ابن علی کی لاش کو آسیب دے گیا
انگلی شہید کر کے انگوٹھی تو لے گیا
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۲ : ۷۵

— زدہ (— فت ز ، د) صف.

۱. وہ شخص یا مکان جس پر جن بھوت وغیرہ کا اثر ہو.
کوئی کہتا ہے کہ آسیب زدہ ہے.
۱۸۸۲ تذکرۂ غوثیہ ، ۷۷
مجانین ، کاہن ، آسیب زدہ بھی واقعات آیندہ کی پیشین گوئی کر سکتے ہیں.
۱۹۰۶ الکلام ، ۲ : ۲۰۲
۲. جس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے ، نقصان رسیدہ ، جیسے : بارش سے پہلے آسیب زدہ چھتوں کی مرمت کرادینا چاہیے.
[آسیب + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے]

— قَدَم کس اضا (— فت ق ، د) امذ.

پانو کا دھماکا ، زور سے پانو رکھنے کی صورت حال.
نہیب دم اور آسیب قدم سے متنبہ ہوکر جست کی.
۱۸۲۸ بستان حکمت ، ۹۷
[آسیب + قَدَم (رک)]

— کا خَلَل (— فت خ ، ل) امذ.

جن پری بھوت وغیرہ کا سایہ.
اس کے استاد کی بیوی کو آسیب کا خلل ہوگیا تھا.
۱۹۲۶ شیرانی ، مقالات ، ۱۱۲

— لَگنا محاورہ.

جن بھوت پری وغیرہ کا سایہ ہو جانا.
شراب انپڑیا ہے تجھ کس چھند بھری کا
لگیا آسیب تجکوں کس پری کا
۱۶۶۵ پھول بن ، ۱۰۵

— میں آنا محاورہ.

ضرر پہنچنا ، نقصان سے دو چار ہونا.
سنجیدہ مزاج پایا تو دوستی کے رنگ جمائے تاکہ ملک سلیمان آسیب میں نہ آئے.
۱۸۸۲ دربار اکبری ، ۲۸۹

آسے بَردار (ی مج ، فت ب ، سک ر) صف (قدیم).

(لفظاً) لاٹھی اٹھانے والا ، (مراداً) چوبدار ، سپاہی یا چپراسی جو حکام کے دفتر یا امرا کے مکان کے دروازے پر متعین ہوتا ہے.
آسے بردار نے ہنس کر کہا کہ اے عزیز تو سودائی ہوا ہے.
۱۸۰۲ گنج خوبی ، ۲۰۰
[آسے ، عصا (رک) کا بگاڑ + ف : بردار ، برداشتن (= اٹھانا) سے]

آسیبی/آسیبیا (ی مج / ی مج ، سک ب) صف.

جو جن بھوت چڑیل پری دیو یا نظر بد کے اثر سے متاثر ہو (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۲۴).
[ف : آسیب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت / + ا : یا ، لاحقۂ صفت]

آسیت (ی مع) صف.

کالا ، سیاہ ، جو سفید نہ ہو.
نین تھے سیت آسیت نیلم و موتی
ادھر تھے لال رنگ مانک رتن خاص
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۳
[س : آ ، سابقۂ نفی (= ا) + سیت س : شویت श्वेत (= سفید)]

آسِیر (ی مع) صف.

انسان کا وہ کم سن بچہ جس کی ماں مر گئی ہو ، یتیم کے بالمقابل ، یسیر.
توں یتیم آسیر اس کوں کیا.
۱۶۸۸ مولود نامہ ، شاکر ، (دکنی اردو کی لغت ، ۵)
[ع : یسیر (رک) کا بگاڑ]

آسِیر باد (ی مع ، سک ر) امث ؛ ~ آسیر باد ، آشرباد ، آشیرباد.

رک : اسیرباد (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۹ ؛ لغت کبیر اردو ، ۱ : ۳۳۶).

آسِیمَہ (ی مع ، فت م) صف.

سراسیمہ ، پریشان ، حیران ، سرگرداں ، (عموماً ترکیبات میں مستعمل جیسے : آسیمہ دماغ ، آسیمہ سر وغیرہ).
دور افتادہ افق کے ملگجے دھبوں کے پاس
دل مرا آسیمہ ، آوارہ ، پریشان و اداس
۱۹۶۲ گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۸۰
[ف]

— سَر (— فت س) صف.

جس کا دماغ پریشان ہو ، بد حواس ، پریشان.
گہ وبائے عام کی مانگے دعا اللہ سے
تا کہ دولتمند بھی کچھ دن رہیں آسیمہ گر(سر)
۱۸۹۱ دیوان حالی ، ۱۲۶
دی ہاتف غیبی نے اسی حال میں آواز
کاہے ہے بےخبر و بے ہنر ، آسیمہ سرامجد
۱۹۲۵ ریاض امجد ، ۱ : ۴۲
[آسیمہ + سر (رک)]

آش امذ ؛ امث.

۱. اناج یا گوشت کی رقیق غذا : گندم کا دلیا جو گوشت میں پکایا جائے ، یخنی ، شوربا ، حریرہ وغیرہ.
دو کالے مغل آئیں کر کر تلاش رکھیں جوش میں نت انبیلاں کی آش
۱۶۶۵ علی نامہ ، ۲۳۳

کہا عیسیٰ نے مجکو نوش جاں کر خون دل اپنا
مریض عشق کی بہتر غذا یہ آش ہے گویا
۱۸۲۰ شہیدی ، د ، ۱۵

جگمگاتے ہوٹلوں کا جاکے نظارہ کرو
سوپ و کاری کے مزے لو چھوڑ کر یخنی و آش
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۴

۲. (مجازاً) کھانا ، غذا .

مجھ کریں گے آب اور آش ہاتھ اوٹھا کے فاتحہ
گرنہ ہے گا نام جگ بہتر یا نصیب و یا قسمت
۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۳۹

پانی کسو سے مانگ پیا میں کسو سے آش
اس واقعے سے آگے اجل پہنچی ہوتی کاش
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۷۳

ہم وہی ہیں اور وہی حالت وہی لیل و نہار
آش ویسی ہے وہی اگلا پرانا کاس ہے
۱۹۱۲ نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۳

[ف ؛ س : आश]

ـــ بُغرا کس اضا (ـــ ضم ب ، سک غ) امذ ؛ امث .

سویوں کا پانی ، پکی ہوئی پتلی سویاں .

آش بغرا پہ مار ہی کھاوے اس میں گو بوغرا نکل جاوے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۴۳

[آش + ف : بغرا (= سویاں)]

ـــ پَز (ـــ فت پ) صف .

باورچی ، کھانا پکانے والا .

سب اپنا کام کرتی تھیں خود دختر نبی
گھر میں نہ آش پز تھا نہ جاروب کش کوئی
۱۸۹۰ بنیاد اعتقاد (ق) ، مفتی محمد عباس ، ۱۰۹

[آش + ف : پز ، پختن (= پکانا) سے]

ـــ پَز خانَہ (ـــ فت پ ، سک ز ، فت ن) امذ .

باورچی خانہ ، کھانا پکانے کی جگہ .

ایک بالا خانہ جس پر دو کمرے ایک آش پز خانہ اور ایک مختصر سا صحن تھا .
۱۹۴۴ سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ۲۳۱

[آش پز (رک) + خانہ (رک)]

ـــ پَکانا محاورہ .

درپے ایذا ہونا ، مار مار کر بلبھتن نکالنا .

مجھ کو باورچی یوں دھراتے ہیں رہ ترے آش کیا پکاتے ہیں
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۳

آش پکانا . . . اب یہ محاورہ متروک ہے .
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۹

ـــ پُلاو (ـــ ضم پ ، سک و) امذ .

جو کا پلاو یا کھچڑی جو بطور غذا مریض کو دی جاتی ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۲) .

[آش + پلاو (رک)]

ـــ جَو بلا اضا (ـــ و لین) امذ ؛ امث .

چھلے اور بھنے ہوئے جو کا جوش دیا ہوا پانی (ہمیشہ فعل جمع کے ساتھ مستعمل ، جیسے آش جو بنائے آش جو پلائے) .

اور جو کھانے کی لگے اس کو لو کچھ نہ اسے دیجے بجز آش جو
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۲

مدار دو چار بار دوا اور ایک دو بار آش جو پر ہے .
۱۸۵۲ نادرات غالب ، ۲ : ۶۴

بے حسی پیدا کرنے کے لیے آش جو خشخاش کے ہمراہ پلایا جائے .
۱۹۳۶ شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۲

[آش + ف : جو (رک)]

ـــ چی امذ .

باورچی (وضع اصطلاحات ، ۸۰) .

[آش + ت : چی ، لاحقہ صفت (فاعل)]

ـــ خانَہ (فت ن) امذ .

مہمان خانہ ، لنگر خانہ .

بادشاہ نے . . . ہر شہر میں ایک آش خانہ بنا دیا .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۲۷

[آش + خانہ (رک)]

ـــ خَلِیل کس اضا (ـــ فت خ ، ی مع) امذ ؛ امث .

مسور کی پتلی دال جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہر روز اپنے مہمانوں کو کھلایا کرتے تھے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۷ : ۷ ؛ فرہنگ نظام ، ۱ : ۸۲) .

[آش + ع : خلیل ، علم]

ـــ دَرکاسَہ (ـــ فت د ، سک ر ، فت س) فارسی استعارہ اردو میں مستعمل .

پہلے والی بات ، سابقہ حالت یا کیفیت .

دوسری شب کو بھی وہی آش در کاسہ پائی ، کچھ توجہ نہ فرمائی .
۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۱۹۰

[آش + ف : دَر (= میں) ، حرف ربط + کاسہ (رک)]

ـــ سَمنی کس اضا (ـــ فت س ، م) امذ ؛ امث .

بگھاری یا تلی ہوئی یخنی یا دلیا وغیرہ .

بورانی ، پنیر کی چٹنی ، آش سمنی ، سونیاں ، گوشت کے قیمے میں مہین کتری ہوئی مرچیں . . . اور بھاون کی چیزیں پک رہی ہیں .
۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۱۹

[آش + ع : سمن (= روغن) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــــ عاشورہ کس اضا (ــ و مع ، فت ر) امذ .

دسویں محرم کو امام حسین کی نذر نیاز کا کھانا (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۳۹) .

[آش + ع : عاشورہ (رک)]

ــــ مال صف .

رک : آشمال .

آشا امث ؛ ~ آسا .

امید ، آرزو ، تمنا ، خواہش .

کسی کو ان کے بری ہونے کی آشا نہ تھی .

۱۹۳۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۴

[س : آشا आशा]

آشاڑ امذ (قدیم) .

رک : اساڑھ .

اس گلشن خوبی منے ہے جھاڑ یک ات لاڑ کا
یارب نہ بارا بھیج دے اس جھاڑ پر آشاڑ کا

۱۷۱۷ بحری ، ک ، ۱۲۳

آشام امذ .

۱. ایک قسم کا لطیف حریرہ (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۲) .

۲. رات کا کھانا (جامع اللغات ، ۱ : ۳۹) .

۳. (قدیم) پینا ، مے نوشی .

عشاق کوں پیو یاد سوں مے پینا روا ہے
اس مکھ کے عرق باج روا نہیں منجے آشام

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸۰

[ف : آشام ، آشا میدن (= پینا) سے]

. . . آشام ترکیب میں صفت کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم کے ساتھ ملا کر) پینے والا .

خلد کی نہر عسل کو زاہدا جانتے ہیں رند مے آشام تلخ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۲

ہوتے ہیں جگرسوختہ آتش آشام
لیں نقل و گزک کا طعن و دشنام سے کام

۱۹۶۷ لحن صریر ، ۲۵۵

[رک : آشام]

آشتاوہ (سک ش ، فت و) امذ .

رک : آلتابہ (پلیٹس) .

[ف]

آشتی (سک ش) امث .

۱. (i) صلح ، امن ، سلامتی ، جنگ اور لڑائی کی ضد .

تجھے بولیا ہوں میں شتاب و درنگ
دکھایا ہوں تجھ آشتی ہور جنگ

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۵۸۲

جنگ ، نے صبح کے تئیں ہے نہ شام آشتی کے ہیں اب پیام و سلام

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۷۱

اہل وطن صلح و آشتی کے ساتھ رہنے سہنے لگیں .

۱۹۲۷ ادبی تبصرے ، ۵۴

(ii) دوستی ، میل ملاپ .

جنون عشق جو مجھ سے نہ دشمنی کرتا
کبھی تو ہاتھ گریباں سے آشتی کرتا

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۱۴۰

آپس میں زیادہ ہمدردی اور آشتی ہوجائے گی .

۱۹۲۷ ادبی تبصرے ، ۱۴

۲. (گفتگو یا برتاؤ میں نرمی) ، دل جوئی ؛ رواداری .

تیری درشتیوں کو سمجھتا ہوں آشتی
تجھ کو یہ میرے ساتھ عبث عزم جنگ ہے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۹۳

غصے کی بات کا جواب نرمی اور آشتی سے دینے کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ نرمی کا جواب ہمیشہ غصے کو فرو کر دیتا ہے .

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۲۹۷

[ف]

ــــ پسند (ــ فت پ ، س ، سک ن) صف .

صلح جو ، جنگ و جدل یا لڑائی جھگڑے کو اچھا نہ سمجھنے والا .

مسٹر روزولٹ ایک اعلیٰ درجے کے آشتی پسند ، آزاد منش شخص اور صلح کل کے پر زور حامی ہیں .

۱۹۰۶ مضامین پریم چند ، ۱۹۶

[آشتی + ف : پسند (رک)]

آشچرج / آشچریہ (سک ش ، فت چ ، سک ر / سک ش ، فت چ ، سک ر ، فت ی) امذ .

تعجب ، حیرت ، بھونچکا پن .

آشچریہ ہے کہ رگھوکل میں ایسے کائر کہاں سے پیدا ہوئے اور تیرے جیسوں کے پاس آکر ہم حیران علحدہ ہوئے .

۱۹۱۵ آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۴۷

[س : آشچریہ आश्चर्य]

آشرا (سک ش) امذ .

رک : آسرا .

پربھو ! ایسا کوئی سوالی نہیں جس نے آپ کا آشرا لیا ہو اور آپ نے اس کی منگل کامناؤں کو پورا نہ کیا ہو .

۱۹۱۵ آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۳۲

آشرباد (کس ش ، سک ر) امث .

رک : آشیرباد .

مجکو آشر باد دعا دو دل خوش کن آزاد دعا دو

۱۹۲۲ ' اودھ پنچ ' ، لکھنؤ ، ۹ : ۲ : ۳

آشرم (سک ش ، فت ر) امذ .

۱. رشی منی اور سنیاسیوں کے رہنے کی جگہ جہاں ان کے سیوکوں ، داسیوں اور چیلوں کے رہنے کے لیے بھی گنجائش ہو ، مٹھ ، کٹی ، استھان ، خانقاہ (یوگ واشِشٹ ، ۳۲) .

۲. رفاہی قیامگاہیں : لاوارثوں ، یتیموں اور بیواؤں کو پناہ دینے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے بنائی ہوئی جگہ ؛ طالب علموں کے مذہبی تعلیم پانے اور رہنے کا مکان ، مذہبی کارکنوں کے رہنے کا مقام ۔
بیوہ عورتوں کے لیے آشرم کھولنے . . . کے متعلق . . . تقریریں ہوتی ہیں ۔
۱۹۱۲ مضامین سلیم ، ۱ : ۱۲۶

۳. انسان کی زندگی کے چار آشرم (مدارج) میں سے ہر ایک ، (جو یہ ہیں : (۱) برھماچرج یعنی تجرد و تحصیل علوم کا زمانہ ، (۲) گرہستھ یعنی تاہل و کسب معاش کا زمانہ ، (۳) بان پرستھ یعنی حصول تزکیۂ روحانی و مشاہدات و تجربات کی تکمیل کا زمانہ ، (۴) سنیاس یعنی خدمت اپنانے جنس کرنے اور ڈنڈا اور کمنڈل کو اختیار کرنے کا زمانہ)۔
گرھست آشرم کی کل ذمہ داریاں نہایت معنی خیز طریقوں میں تکمیل ہونے کی آشا ہو سکتی ہے ۔
۱۹۳۳ گیتا امرت ، ۳۵

[س : آشرم आश्रम]

آشْری

(سک ش) صف .

پناہ دینے والا ، گرو .

وگرنیں تو منج آشری کی قسم — کہ یک تل میں تج کو کروں گا بھسم
۱۶۸۲ رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۳

[س : آشری आश्रय]

آشْرے

(سک ش) امذ .

رک : آشرا .

چلے آئے بھرت کو آپ دنیا دین سے کھو کے
گذاروں زندگی کے دن میں کس کے آشرے ہو کے
۱۹۱۵ آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۲۲۵

آشُفْتَگی

(ضم ش ، سک ف ، فت ت) امث .

۱. پریشانی ، حیرانی ، سراسیمگی .

کیوں نہ ہووے جمعیت دل مائل آشفتگی
ہاتھ آئی ہے اسے زلف پریشان فراق
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۹۸

اک پریشانی نئے سر سے حقیقت نے دی
دل میں آشفتگی اک مجمع راحت نے دی
۱۸۶۸ واسوخت آباد (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۴۳)

سبب آشفتگی دل کا نہیں کھلتا ہے
شاید الجھا ہے تری زلف گرہ گیر کے ساتھ
۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۵۵

۲. (i) بکھرا ہونے کی کیفیت ، پراگندگی ، انتشار .

عاشق مدام حال پریشاں سوں شاہ ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۲۶

آشفتگی نے نقش سویدا کیا درست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۳

(ii) بد نظمی ، ابتری .

بباعث سرکشی تمھارے سرداران و آشفتگی اندرونی کے . . . سرکار بھوٹان کمزور ہوگئی ہے .
۱۸۶۴ عہد نامہ جات (ترجمہ) ، ۷ : ۳۳۲

۳. فریفتگی ، عاشقی ، دیوانگی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۴) .

وائے خود رفتگی تری نادان — ہائے آشفتگی تری نادان
۱۸۲۹ قصۂ فرہاد و شیریں ، ۲۰

۴. برہمی ، غصہ .

نازنین کا چہرہ سرخ ہوگیا ، نہایت آشفتگی کے ساتھ بولی ، اے تمھاری بھی اتنی مجال ہوئی کہ مجھے زبردستی لے جاؤ گے .
۱۹۱۴ حسن کا ڈاکو ، ۶

[ف : آشفتگی ، آشفتن (= پریشان ہونا یا کرنا) سے]

آشُفْتَہ

(ضم ش ، سک ف ، فت ت) صف .

۱. پریشان ، حیران ، سراسیمہ .

تو سیر باغ کھول کے کاکل نہ کیجیو
آشفتہ اور خاطر سنبل نہ کیجیو
۱۷۸۲ دیوان محبت (ق) ، ۱۲۲

سراسیمہ پریشان مضطرب آشفتہ و حیراں
مرا قاصد تو آیا لیکن آیا کس تباہی سے
۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۴۴

۲. بکھرا ہوا ، پراگندہ ، تتر بتر .

آشفتہ اس کے گیسو جب سے ہوئے ہیں منہ پر
تب سے ہمارے دل کو ہے پیچ و تاب کیا کیا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۰۶

چھا گئی آشفتہ ہو کر وسعت افلاک پر
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اک مشت غبار
۱۹۳۸ ارمغان حجاز ، ۲۲۲

۳. جو بد نظمی یا بدحالی سے دو چار ہو ، ابتر .

واں طہماس کا تخت آشفتہ تھا — غلام تخت پر اس کے واں خفتہ تھا
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۸۴

اس کا حال روز بروز آشفتہ ہوتا گیا .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۲

۴. فریفتہ ، عاشق ، دیوانہ یا سودائی (کسی کا) .

سو بار سو طرح کی دیکھی ہیں گو جفائیں
تس پر بھی دیدہ و دل آشفتۂ بیاں ہے
۱۸۰۶ اثر ، د ، ۵۰

ازل کے روز سے آشفتۂ گیسوے لیلیٰ ہوں
نہ کیونکر سلسلہ ہوتا مجھے زنجیر سے پہلے
۱۹۰۵ دیوان انجم ، ۱۶۱

۵. برہم ، غضبناک .

ابرہہ یہ سن کر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کے عوض میں خانۂ کعبہ کی ہتک کرے .
۱۸۵۱ ترجمۂ عجائب القصص ، ۱۸

نواب نے اس بات پر آشفتہ ہو کے . . . قتل کر ڈالا .
۱۹۱۳ حسن کا ڈاکو ، ۲ : ۱۶۱

اف : کرنا ، ہونا .

[ف : آشفتہ ، آشفتن (= پریشان ہونا یا کرنا) سے حالیہ تمام]

ــ رائے صف.

جو کسی ایک رائے پر نہ جمے ، جو کبھی کچھ کہے کبھی کچھ .

آشفتہ رائے اپنی رفع احتیاج کے لیے اوروں کے مال کی گرفت و گیر کو سرمایہ بنا کے ابدی رنج جمع کرتے ہیں .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۰

[آشفتہ + رائے (رک)]

ــ احوال (- فت مج ا) صف .

رک : آشفتہ حال .

اسی اندیشے سے آشفتہ احوال اسی دل بستگی میں فارغ البال

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۱۲

[آشفتہ + احوال (رک)]

ــ بسر (- فت ب ، س) صف .

رک : آشفتہ سر .

بید مجنوں کو ہو جب دیکھتے اے اہل نظر

کسی مجنوں کو بھی آشفتہ بسر دیکھتے ہو

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۶۲

[آشفتہ + ف : ب ، حرف ربط + سر (رک)]

ــ بیان (- فت ب) صف .

کج مج زبان ، جو اپنی بات تسلسل اور ترتیب سے بیان نہ کر سکے ، بے ربط گفتگو کرنے والا .

اسم کیفیت : آشفتہ بیانی .

تو وہ بدخو کہ تحیر کو تماشا جانے

غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۹

اس آشفتہ بیانی کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

سرا تم نے بھلایا شاد آپ اپنے فسانے کا

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۸

[آشفتہ + بیان (رک)]

ــ حال صف .

۱. جس کا دل پراگندہ اور پریشان ہو ، پریشان حال ؛ جو بھلے حالوں میں نہ ہو .

مانند شانہ چاک مرا سینہ کیوں نہ ہوئے

تجھ زلف کے خیال میں آشفتہ حال تھا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۹۸

شاہا یہ تیرا ذوق ہے امید وار لطف ہو حال پر نگاہ اس آشفتہ حال کے

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۳۰۰

یوں ہیں آسودہ شانوں پہ گیسو ترے جیسے آشفتہ حالوں کو نیند آ گئی

۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۵

۲. عاشق (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۳) .

اسم کیفیت : آشفتہ حالی .

بہار آئے کہ جائے قیس کی قسمت میں اے لیلیٰ

وہی صحرا نوردی ہے وہی آشفتہ حالی ہے

۱۹۲۷ شاد ، میخانہ الہام ، ۳۱۵

ــ خاطر (- کس ط) صف .

۱. پراگندہ دل ، پریشان حال .

میں بے چارہ غریب مسافر ہوں اور بیکس و آشفتہ خاطر ہوں .

۱۸۰۳ گل بکاولی ، ۷

اسم کیفیت : آشفتہ خاطری .

سر پیٹنے کی جا ہے یہ آشفتہ خاطری چادر چھنی عزیز موئے در بدر پھری

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۱۶

[آشفتہ + خاطر (رک)]

ــ دل (- کس د) صف .

۲. آوارہ‌مزاج ، بگڑے‌دل ، عاشق‌مزاج ، باولا ، دیوانہ ، سڑی . (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۷۲) .

اسم کیفیت آشفتہ دلی .

سرمایۂ آشفتہ دلی جمع ہوا ہے آ دیکھ صنم حال پریشان ہمارا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۶۵

[آشفتہ + دل (رک)]

ــ دماغ (- کس د) صف .

بدحواس ، مجنون ، دیوانہ (وضع اصطلاحات ، ۲۷۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۲۰) .

اسم کیفیت : آشفتہ دماغی .

سرتا پا آشفتہ دماغی داغ جنون دے جس کو چراغی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۵۲

[آشفتہ + دماغ (رک)]

ــ روز (- و مج) صف .

بد حال ، بد نصیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۰) .

[آشفتہ (رک) + روز (رک)]

ــ روزگار (- و مج ، سک ز) صف .

جن کا کوئی لگا بندھا روزگار نہ ہو ، پریشان حال ، فلاکت زدہ .

گو حاجت مندوں اور آشفتہ روزگاروں کی امداد کرنی چاہیے لیکن فضول خرچی سے اجتناب بھی ضروری ہے .

۱۹۶۸ ہمدرد ڈائجسٹ ، کراچی ، ۳۶ ، ۵ : ۱۲

[آشفتہ + روزگار (رک)]

ــ سر (فت س) صف .

سر پھرا ، دیوانہ ، بیخود .

آشفتہ سر ہیں یاں دل صد چاک بھی کئی

تنہا نہ تیری زلف سے شانے کو عشق ہے

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۴۳

اے ساکنان کوچۂ دلدار دیکھنا تم کو کہیں جو غالب آشفتہ سر ملے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۲۶

اسم کیفیت : آشفتہ سری ۔
زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۷
صفحۂ دشت جنوں یاد سواد گیسو اس پر آشفتہ سری درس مکرر اپنا
۱۹۱۹ رعب ، ک ، ۴۹
[آشفتہ + سر (رک)]

ـــ طَبع (ـــ فت ط ، سک ب) صف ۔
پراگندہ دل ۔
لائق تری صفت کے صفت میری ہے مجال
آشفتہ طبع شاعر خستہ کی کیا مجال
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۸۵
اسم کیفیت : آشفتہ طبعی (پلیٹس) ۔
[آشفتہ + طبع (رک)]

ـــ طَبیعَت (ـــ فت ط ، ی مع ، فت ع) صف ۔
رک : آشفتہ طبع (مہذب اللغات ، ۲ : ۵۷) ۔
[آشفتہ + طبیعت (رک)]

ـــ مِزاج (ـــ کس م) صف ۔
رک : آشفتہ خاطر ؛ برہم ۔
تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا
۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۴۷
یہ خبر سن کر سخت برہم اور آشفتہ مزاج ہوئے ۔
۱۹۱۴ محل خانۂ شاہی ، ۴۱
اسم کیفیت : آشفتہ مزاجی ۔
اللہ رے آشفتہ مزاجی
سودا بھی پریشاں ہے مرے سر سے نکل کر
۱۹۱۱ ظہیر ، د ، ۱ : ۸۰
[آشفتہ + مزاج (رک)]

ـــ مَغز (ـــ فت م ، سک غ) ، صف ۔
رک : آشفتہ دماغ ۔
کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار آشفتہ مغز آشفتہ مو
۱۹۳۸ ارمغان حجاز ، ۲۲۳
[آشفتہ + مغز (رک)]

ـــ مو (ـــ و مع) صف ؛ ا ف ۔
جس کے بال پریشاں ہوں ، بکھرے ہوئے بالوں والا ۔
ناصح اس دیوانۂ آشفتہ مو سے مت الجھ
سر پہ کیوں لیتا ہے ناحق بے گناہوں کا وبال
۱۷۵۵ یقین ، د ، ۲۷
تلاش مشک میں چین وختن کی خاک چھانی ہے
پھرے ہیں زلف کے سودے میں ہم آشفتہ مو برسوں
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۰۷
(۱۹۳۸ کی مثال کے لیے) رک : آشفتہ مغز ۔
[آشفتہ + مو (رک)]

ـــ نَوا (ـــ فت ن) صف ۔
جس کی آواز ، کلام یا بیان دل خراش ہو یا اس میں غم و غصہ اور تلخی پائی جائے ۔
وحشت وشیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۸۷
اسم کیفیت : آشفتہ نوائی ۔
[آشفتہ + نوا (رک)]

آشْکار (سک ش)

(الف) صف ۔
ظاہر ، عیاں ، روشن ، واضح ۔
عشق حسن کی خاطر حسن عشق کی خاطر ہوا آشکار ۔
۱۶۳۵ سب رس ، ۶۴
رخ سے عیاں ہے دبدبۂ شاہ ذوالفقار
ہے نور حق جبین منور سے آشکار
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲
شگفتہ دل ہیں جو غنچے تو گل تبسم ریز
خوشی کا رنگ نہاں بھی ہے آشکار بھی ہے
۱۹۲۸ سرتاج سخن ، ۵۷
(ب) م ف ۔
۱. ظاہرا ، علانیہ ، کھلم کھلا ۔
بی بی پوچھ کر دل سے بوجھا بوچھار
کہ جیو لینے کون آیا ہے آشکار
۱۶۹۰ وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۰
عشق کا اعجاز ہے یہ جمع ضدین آشکار
شوق والے ہم نیں دیکھے ہیں کئی زارو نزار
۱۷۱۸ دیوان آبرو ، ق ، ۱۹
اپنی آنکھوں میں رکھ مجھے صیاد کیوں شکار آشکار کرتا ہے
۱۸۶۱ کلیات اختر ، ۶۹۶
[ف]

آشْکارا (سک ش) ۔

رک : آشکار ۔
ہوا ہے آشکارا دین و ایماں آج کے دن نے
کیا ہے فیض اس دن کا سکل امت کا جاں روشن
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۸
آشکارا ہے سب نہاں کیا ہے دیکھتے ہیں کہیں کہ ہاں کیا ہے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۷۷
کسی اطالوی کی خوبی آشکارا ہونے کی صورت بھی تھی کہ اطالیہ بے طرح مصیبتوں کا شکار ہو ۔
۱۹۲۵ بادشاہ ، محمود حسین ، ۱۸۶
[ف]

آشْکارائی (سک ش) امث (شاذ) ۔

نمائش ، نمود ، اظہار شخصیت ۔

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا — کہ ذرے ذرے میں ہے ذوق آشکارائی

۱۹۳۶ ضرب کلیم ، ۱۰۹

[آشکارا (رک) + ف : ، الحاقی + ی ، لاحقۂ اسم کیفیت]

آشکاری

(سک ش) امث .

ظہور ، ظاہر ہونا .

یو مخفی گفتگو نیں ہے اکھنڈ ہے آشکاری کا

۱۸۱۳ دیوان الااللہ شطاری ، ۱

[آشکار + ا : ی ، زائد]

آشمال

(سک ش) .

(الف) امذ .

۱. نوکر چاکر ، خدمتگار ، ملازم .

ہے معن اس کے مطبخ عالی کا کاسہ لیس

دستار خوان کا اس کے ہے حاتم اک آشمال

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۸۲

۲. ڈوئی ، چمچہ وغیرہ (پلیٹس) .

(ب) صف .

سفلہ ، ادنیٰ .

راہ خدا میں ان نے دیا اپنے بھی تئیں

یہ جود منہ تو دیکھو کسی آشمال کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۵۴

[آش (رک) + ف : مال ، مالیدن (= ملنا) سے]

آشنا

(سک ش) صف .

۱. دوست ، رفیق ، ساتھی .

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم — ماں اس صادق آشنا کی قسم

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۲۴

خود پرستی سے رہے باہمدگر نا آشنا — بیکسی میری شریک آئینہ تیرا آشنا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۹

روز تم کن صحبتوں میں اپنا بہلاتے ہو دل

یہ تمھارے مہرباں ہیں یہ تمھارے آشنا

۱۹۲۰ جذبات نادر ، ۲۵

۲. وہ شخص جو روشناس ہو ، جانا پہچانا ، جس سے شناسائی ہو .

نہ واں جاکے رہنے کوں کیں ٹھار ہے — نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۸

نہ معرف نہ آشنا کوئی — ہم ہیں بے یارو بے دیار افسوس

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۷۲۸

راہ سفر میں کوئی مرا آشنا نہیں — حر کے سوا کسی کو بھی پہچانتا نہیں

۱۹۱۲ شمیم ، مراثی (ق) ، ۱۶

۳. آگاہ ، باخبر ، واقف .

مجھ دل بے مہر کوں محبت سوں آشنا کر .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۴۲

اب ہم تھوڑا سا بیان علم موسیقی کا کرتے ہیں . . . اس سے بھی آشنا رہیے .

۱۸۵۶ فوائدالصبیان ، ۱۶۸

عرب تہذیب و تمدن سے آشنا تھے .

۱۹۱۴ سیرۃالنبی ، ۲ : ۲۰۵

۴. مانوس .

بے تمیزوں سے طبیعت آشنا ہوتی نہیں

چاہنے والا ہوں میں محبوب خوش‌اوقات کا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶

اگر کوئی دفعۃً آپ کو دیکھتا تو مرعوب ہوجاتا لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا آپ سے محبت کرنے لگتا .

۱۹۱۴ سیرۃالنبی ، ۲ : ۱۸۹

۵. خواہاں ، طالب .

دیکھا جسے جہان میں ہے مطلب کا آشنا

رہرو کو بھیر سایہ ہے دیوار کی تلاش

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ۱ : ۱۶۰

مفلس سے یہ کب ملاتی ہے آنکھ — دختِ رز آشنا ہے زر کی

۱۹۱۱ تسلیم ، دفتر خیال ، ۱۵۵

۶. وہ مرد عورت جن کا باہم ناجائز تعلق ہو .

اس رانی کا آشنا ایک کوتوال تھا .

۱۸۰۴ بیتال پچیسی ، ۳

میرے ہی پلنگ پر لیٹے لیٹے آشنا نگوڑی کی تعریفیں ہورہی ہیں .

۱۹۱۶ اتالیق بی بی ، ۱۰

۷. عزیز قریب ، یگانہ ، اپنا ، بیگانہ کی ضد .

بھائی اور آشنا تمھارے سب سوار ہوگئے اور تم اب تک یہیں بیٹھے رہے .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۰

سیر کی جاہے کوچۂ ہستی — غیر بھی آشنا نکلتا ہے

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۵

۸. مائل ، (کسی چیز کو) چھوتا ہوا ، مس .

آشنا تھا نہ کبھی پائے نگہ کانٹوں سے

رات دن دیدہ مجھے گلشن بے خار کی تھی

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۰

دونوں گھٹنے آشنا بزمین ہوئے .

۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۵/۱ : ۵۴۳

۹. پیراک ، پیرنے والا ، شناور .

زورق آل نبی کے واسطے لنگر بنا — بحر توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲

یہ تیغ تیز موج بھی سیل فنا بھی ہے

دریائے خوں میں غرق بھی ہے آشنا بھی ہے

۱۹۶۲ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۹

[ف]

— پرست

(— فت پ ، ر ، سک س) صف .

دوست دار ، دوستی نبھانے والا ، دوست کی قدر کرنے والا .

ہندو ہیں بت پرست ، مسلماں خدا پرست

پوجوں میں اس کسی کو جو ہو آشنا پرست

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۴

[آشنا + پرست (رک)]

— پرور

(— فت پ ، سک ر ، فت و) صف .

دوست کا مربی ، دوست کا دوست .

گرچہ دیکھانے جہاں میں دوست ہیں — آشنا پرور ندیکھا اس سا کئیں

۱۷۵۴ ریاض غوثیہ (ق) ، ۲۸

شاہد گل کو خیال بلبل بے پر نہیں — گلشن ہستی میں بوئے آشنا پرور نہیں

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۳۷

[آشنا + ف : پرور ، پروردن (= پالنا) سے]

ـــ دشمن (ــ ضم د ، سک ش ، فت م) صف .

یار مار ، دوست سے دغا کرنے والا (وضع اصطلاحات ، ۲۷۱) .

[آشنا + دشمن (رک)]

ـــ رو (ــ و مع) صف .

جانا پہچانا ، شناسا ، صورت آشنا .

وفا دشمن نہ ہوائے آشنا رو — وفا پر ہے مدار آشنائی

۱۷۰۷ ولی ، ک ۳۰۶

[آشنا + رو (رک)]

ـــ زدہ (ــ فت ز ، د) صف .

دوست پر جان دینے والا ، دوستی میں پکا .

بیکار مجھ کو مت کہہ میں کارآمدہ ہوں
بیگانہ‌وضع تو ہوں پر آشنازدہ ہوں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۷۵

[آشنا + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے]

ـــ صورت (ــ و مع ، فت ر) صف .

صورت شناس ، ایک دوسرے کو شکل سے جاننے والا .

ایک جگہ رہنے سے اکثر آشنا صورت ہوگئے تھے .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۶۴

[آشنا + صورت (رک)]

ـــ فروشی (ــ فت ف ، و مج) امث .

دوست کی تعریف کرنا (وضع اصطلاحات ، ۱۰۲) .

[آشنا + ف : فروش ، فروختن (= بیچنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ کرنا محاورہ .

۱. (کسی چیز کو کسی چیز سے) ملانا ، منتقل کرنا ، (ایک کو دوسری شے پر) لگانا .

طبل کلاں پر غاشیہ تھا اٹھایا مہتر نے چوب طلا آشنا کی خویش و بیگانہ واقف ہوا .

۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۸

۲. یار یا دھگڑا بنانا ، ناجائز تعلق پیدا کرنا .

غضب ہے وفا ہے ہر روز نیا آشنا کرتی ہے ایک کو چھوڑتی ہے دوسرے پر مرتی ہے .

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۶۵

ـــ گر (ــ فت گ) صف .

تیراک (وضع اصطلاحات ، ۱۱۲) .

[آشنا + گر (رک)]

ـــ ور (ــ فت و) صف .

تیراک ، شناور (وضع اصطلاحات ، ۱۲۹) .

[آشنا + ف : ور لاحقۂ صفت (فاعلی)]

. . . آشنا (سک ش) ترکیب میں جزو دوم .

(ماقبل کے ساتھ مل کر) واقف ، واقفیت رکھنے والا وغیرہ کے معنی میں جیسے : دیر آشنا ، صورت آشنا ، حرف آشنا (رک) .

یہ خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کون ہو عشق بلا آشنا کرے

۱۶۳۵ سب رس ، ۳۱

سادہ ذہنی میں نکتہ چین تھے ہم — اب تو ہیں حرف آشنا صاحب

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۶

ڈبو یا آبلہ پائی نے نام جوش جنوں — تم آشنا بھی لب خشک خار ہو نہ سکا

۱۹۰۰ حبیب ، د ، ۷

[رک : آشنا]

آشنان (سک ش) امذ .

رک : اشنان (= خاص قسم کی گھاس) .

بدی میں خوف جاں سے خشک تھا خون
منگایا آشنان اور گھاس صابون

۱۸۶۱ الف لیلۂ نو منظوم ، ۲ : ۳۸۹

آشناو (سک ش ، و مج) (قدیم) .

رک : آشنا .

ایک عشاق بانو نامہ پری میری آشناو تھی .

۱۷۲۶ قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۱

[آشنا (رک) + ۱ : و ، لاحقۂ تانیث]

آشنائی (سک ش) امث .

۱. دوستی ، چاہ ، محبت .

اس کی آشنائی کیجیے تو اللہ ملنا ہوتا ہے .

۱۵۰۰ معراج العاشقین ، ۱۳

ہندوستانی کیا ہندو کیا مسلمان اکثر خوش پوشاک ... چلن کے اچھے آشنائی کے پکے ... ہوتے ہیں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۵۳

وفا ہے جن کا شیوہ جرم ان پر بے وفائی کا
یہ او ناآشنا مطلب ہے ، گویا آشنائی کا

۱۹۲۲ سنگ و خشت ، ۳۷

۲. جان پہچان ، ربط ضبط ، معرفت .

یو کان کا ورکان کا یو دونو ہوائی — تماشا عجب ہے نوی آشنائی

۱۶۳۵ سب رس ، ۵۰

حباب آسا میں دم بھرتا ہوں اس کی آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۳

۳. انس ، مانوسیت .

کوئی تکلف کرکے بعضے لفظ کا ترجمہ کچھ لکھے بھی تو ... کانوں کو اس سے آشنائی نہیں .

۱۸۶۴ انشائے بہار بیخزاں ، ۲۳

۴. (کسی بات سے) واقفیت، آگاہی.
فن شناوری سے کچھ آشنائی تھی خدا خدا کرکے کنارے پر آیا.
۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب، ۱۷۶
فارسی سے آشنائی حاصل کرنے کے بعد . . . عربی صرف و نحو شروع کی.
۱۹۴۶ شیرانی، مقالات، ۱۹۶

۵. مرد عورت کا ناجائز تعلق.
ایسی مختلط ہوتی کہ گویا ہمیشہ کی آشنائی تھی.
۱۸۰۱ طوطا کہانی، ۱۶
اس کے دشمنوں پر کیا ایسی بنی تھی کہ وہ غیر مردوں کے پاس آشنائی کرنے کو دوڑی جاتی.
۱۹۲۴ اختری بیگم، ۲۷۲

اک : کرنا، ہونا.

۶. شناوری یا پیراکی.
شناوران محبت تو سیکڑوں ہیں مگر جو ڈوب جائے وہ پورا ہے آشنائی کا
۱۸۷۲ مرآۃالغیب، ۸۲

۷. (تصوف) تعلق رب کا مربوب کے ساتھ کلیۃً اور جزئیۃً جیسے تعلق خالق کا مخلوقات کے ساتھ (مصباح التعرف لارباب التصوف، ۳۶).
[آشنا (رک) + ف : ء، لاحقۂ اتصال + ی، لاحقۂ کیفیت]

ــ دینا ف م (قدیم).
آشنا کرنا.
مثال کے لیے دیکھیے : آشنائی و روشنائی.

ــ دھرنا محاورہ (قدیم).
دوستی یا آشنائی کرنا.
مگر آشنائی توں دھرتی رہے کہ اپنی صفت اس کی کرتی رہے
قطب مشتری، ۲۰

ــ روشنائی (ــ و لین، سک ش) مقولہ.
معرفت ہی سے دل روشن ہوتا ہے، پہچاننے کے بعد ہی صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں.
محبت سوں تری دے آشنائی کھیے ہیں آشنائی روشنائی
۱۶۶۵ پھول بن، ۳
[آشنائی + روشنائی (رک)]

ــ کا جھوٹا (ــ و مع) صف.
وہ شخص جو دوستی کو نباہ نہ سکے.
خدا جانے ہے ذوق جھوٹا کہ سچا نہیں ہے ولے آشنائی کا جھوٹا
۱۸۵۴ ذوق، د، ۶۰

ــ کا سچّا (ــ فت س، شدج) صف.
وہ شخص جو دوستی کو نباہ سکے (نوراللغات، ۱ : ۱۱۱).

ــ ملا تا سبق کہاوت.
غرض نکل جانے کے بعد بے تعلقی، اس شخص کے لیے مستعمل جو مطلب پورا ہونے کے بعد بیگانہ ہوجائے.
کیوں صاحب اب ہم سے کچھ کام نہیں رہا، آپ کی وہی مثل ہے کہ آشنائی ملا تا سبق.
۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۱۲۶

ــ منگنا محاورہ (قدیم).
دوستی کا خواہشمند ہونا.
ہوس اس کی آشنائی منگتی.
۱۸۲۴ انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت، ۶).

. . . آشنائی (. . . سک ش) ترکیب میں جزو دوم.
(جزو اول کے ساتھ مل کر) واقف ہونا یا واقفیت ہونا کے معنی میں، جیسے : عالم آشنائی، دیر آشنائی.
ہم اپنے اختلاط روح و تن سے یہ نہ سمجھے تھے
نتیجہ زود رنجی ہوگا اس دیر آشنائی کا
۱۹۵۱ صفی، د، ۲۰
[رک : آشنائی]

آشوب (و مج)
(الف) امذ.
۱. (i) شور غوغا، ہنگامہ.
کاش تیرے غم رسیدوں کو بلاویں حشر میں
ظلم ہے اک خلق پر آشوب ان کی آہ کا
۱۸۱۰ میر، ک، ۱۱۸
ستم کی مشق میں اندیشۂ فردانہ کر ظالم
غریبوں کی سنے گا کون گر آشوب قیامت میں
۱۹۳۵ عزیز، انجم کدہ، ۸۷
(ii) فتنہ و فساد.
ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی
دب گئے جس سے زمانے کے سب آشوب وفتن
۱۸۱۸ انشا، ک، ۱۳۸
خاص اسپین کی حدود اس آشوب سے پاک تھی.
۱۹۱۴ شبلی، مقالات، ۵ : ۲۳

۲. اذیت، تکلیف.
تیرے دل میں گر نہ تھا آشوب غم کا حوصلہ
تونے پھر کیوں کی تھی میری غم گساری ہائے ہائے
۱۸۶۹ غالب، د، ۲۰۴
تیرے قدموں کی قسم ہم سب ازل سے مست ہیں
سر گرانی کی شکایت ہے نہ آشوب خمار
۱۹۳۴ نظم طبا طبائی، ۲۷

۳. آفت، بلا مصیبت.
کہتی تھی ہر اک سوں وو آشوب جاں
۱۷۱۳ فائز، د، ۲۰۶

۴. تلاطم، اضطراب.
آشوب بحر ہستی کیا جانیے ہے کب سے
موج و حباب اٹھ کر لگ جاتے ہیں کنارے
۱۸۱۰ میر، ک، ۸۳۱

۵. ڈر، خوف (پلیٹس؛ جامع اللغات، ۱ : ۴۱).

۶. آنکھ دکھنے کی کیفیت، آنکھ کی سرخی جو دکھنے کی وجہ سے ہو، درد چشم.
پی ہو مے تو لہو پیا ہوں میں محتسب آنکھ پر ہے کچھ آشوب
۱۸۱۰ میر، ک، ۱۶۷

غزوہ خیبر میں جب آپ نے علم عطا فرمانے کے لیے حضرت علی بن ابی طالب کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہے .

۱۹۲۳ سیرۃالنبی ، ۳ : ۵۶۸

(ب) صف .

بہروپیا ، بناوٹی طور پر کسی کا بھیس بھرنے والا (پلیشن) .

[ف]

— اُتُر آنا/اُتُرنا محاورہ .

آنکھیں دکھنا ، آنکھیں دکھنے کی وجہ سے سرخ ہو جانا . . .

چشم ترک دہر میں آشوب اتر آیا تھا اس طرح بادل لال لال جادو کا گھر آیا .

۱۸۹۰ طلسم ہوش ربا ، ۲ : ۲۲

— اُٹھانا محاورہ .

فتنہ و فساد یا ہنگامہ برپا کرنا ، شورش کرنا ، تہلکہ مچانا .

مدت ہوئی تھی بیٹھے جوش و خروش دل کو
ٹھوکر نے اس نگہ کی آشوب پھر اٹھائے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۱۹

— اُٹھنا محاورہ .

آشوب اٹھانا (رک) کا لازم .

لڑتی ہے اس کی چشم شوخ جہاں ایک آشوب واں سے اٹھتا ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۸۶

— جاں کس اضا ، صف .

رک : آفت جان .

کبھی تھی ہر اک سوں وو آشوب جاں

۱۶۱۲ فائز ، د ، ۲۰۶

[آشوب + جان (رک)]

— جہاں کس اضا (— فت ج) صف .

آفت زمانہ ، فتنۂ روزگار .

تم سے آشوب جہاں جا کے جہاں بیٹھیں گے
فتنے اوٹھیں گے نہ اے فتنہ دوراں کیا کیا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۳۰

فتنہ خو ، آفت جاں ، سنگدل ، آشوب جہاں ، دشمن امن و اماں
سرور کج کلہاں ، خسرو اقلیم جفا ، بانی مکر و دغا

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۱۰

[آشوب + جہاں (رک)]

— چشم کس اضا (— فت چ ، سک ش) امذ .

آنکھ کے ورم کر آنے اور سرخ ہوجانے کی حالت ، آنکھ دکھنا ، آنکھ آجانا .

اس کو دوا میں ملا کر لگاویں تو آشوب چشم کو مفید ہے .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۸۲

چونکہ آشوب چشم اکثر متعدی ہوتا ہے اس لئے صفائی کی اشد ضرورت ہے .

۱۹۱۸ تندرستی ، ۱۰۹

[آشوب + چشم (رک)]

— خاطر کس اضا (— کس ط) امث .

طبیعت کی پریشانی .

جو سچ پوچھو تو جوش اختلاط آشوب خاطر تھا
مزا اس کس مپرسی کا کوئی پوچھے مرے دل سے

۱۹۱۹ رعب ، ک ، ۱۲۹

[آشوب + خاطر (رک)]

— دُنیا کس اضا (— ضم د ، سک ن) امذ .

فتنۂ روزگار ، زمانہ کی مصیبت .

آشوب دنیا سے گھبرائے ہو تو بیان کرو کہ پاس اپنے بلالوں .

۱۹۱۲ غزوات حیدری ، ۵۱۰

[آشوب + دنیا (رک)]

— دَہر کس اضا (— فت مج د ، سک ہ) امذ .

رک : آشوب دنیا .

آشوب دہر خاک کے پتلے ہوں دہر میں
آمادہ ظلم تازہ پہ چرخ کہن رہے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۳۲۶

[آشوب + دہر (رک)]

— روزگار کس اضا (— و مج ، سک ز) امذ .

آفت زمانہ ، فتنۂ روزگار .

فلک سے طور قیامت کے بن نہ پڑتے تھے اخیراب تجھے آشوب روزگار کیا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۷

[آشوب + روزگار (رک)]

— زا بلااضا ، صف .

آشوب (رک) پیدا کرنے والا ، ہنگامہ خیز .

ملکۂ عقل کے ان آشوب زا الفاظ پر اس نے . . . . . کہا .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۲/۱ : ۳۲۱

[آشوب + ف : زا ، زائیدن (= پیدا کرنا ، جننا) سے]

— سامانی بلااضا ، امث .

تباہ‌کاری ، بربادی ، پریشانی .

موجودہ جہاں‌گیر جنگ کی آشوب‌سامانیوں نے کاغذ کو . . . نایاب کر دیا ہے .

۱۹۳۱ صبح بہار ، ۲

[آشوب + ف : سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

— قیامت کس اضا (— فت ق ، م) امذ .

قیامت کا ہنگامہ ، سخت ہنگامہ .

بھر صبح سے آشوب قیامت ہے جہاں میں
چھیرے پہ ترے کن نے بنایا ہے یہ تل آج
۱۷۹۵ قائم ، د ، ۴۵

ستم کی مشق میں اندیشۂ فردا نہ کر ظالم
غریبوں کی سنے گا کون آشوب قیامت میں
۱۹۳۵ عزیز ، انجم کدہ ، ۸۷

[آشوب + قیامت (رک)]

ــــ گاہ/گہ (ــــ / فت مج گ) امث .

فتنہ و فساد اور ہنگامے کی جگہ ، جائے شورش .

عنایت کر مجھے آشوب گاہ حشر غم اک دل
کہ جس کا ہر نفس ہم نغمہ ہو شور قیامت کا
۱۸۵۱ مومن ، د ، ۶

آشوب گہ حشر میں لے جاتے ہیں دل کو
وحشت زدۂ عشق بہل جائے تو اچھا
۱۹۱۱ تسلیم ، د (نظم ارجمند) ، ۸۹

[آشوب + ف : گاہ/گہ (رک)]

ــــ محشر کس اضا (ــــ فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ .

رک : آشوب قیامت .

ہر اک نے خونچکاں لب سے فغاں کی ہوا آشوب محشر آشکارا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۷۴

[آشوب + محشر (رک)]

ــــ ناک صف .

فتنہ و فساد سے بھرا ہوا ، آفت اور مصیبت والا ، پر شور .

یہ بڑی آشوب ناک جگہ ہے جہاں کوچہ و بازار میں . . . غل و شور رہتا ہے .
۱۹۰۴ سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۵۸

[آشوب + ف : ناک ، لاحقۂ صفت]

. . . آشوب (. . . و مج) ترکیب میں جزو دوم .

(جزو اول کے ساتھ مل کر) پریشان کرنے والا یا (مجازاً) تکلیف پہنچانے والا کے معنی میں ، جیسے : عالم آشوب (رک) .

باوجود سوابق معرفت رسم قدیم کا عمل میں نہ آنا خاطر آشوب کیوں نہ ہو .
۱۸۶۹ غالب ، خطوط غالب ، ۲۳

[رک : آشوب]

آشوبی (و مج) صف ؛ امث .

آشوب کی حالت یا کیفیت ؛ آنکھ دکھنے کی حالت ، آشوب چشم (رک) .

انسان میں رو ہے . . . پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے اور دیگر دو انواع جانوروں میں آشوبی . . . پیدا کرتی ہیں .
۱۹۶۷ بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۷۱

[آشوب (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

. . . آشوبی (. . . و مج) ترکیب میں جزو دوم .

(جزواول کے ساتھ مل کر) آشوب ہونا کے معنی میں ، جیسے : دہر آشوبی (رک) .

[رک : آشوبی]

آشوبیت (و مج ، کس ب ، فت ی) امث .

" ارضیات کا یہ نظریہ کہ کرۂ ارض کی تاریخ میں مختلف وقفوں سے تمام زندہ اشیاء قدرتی تباہ کاریوں (سیلاب ، زلزلہ ، قحط وغیرہ) کے باعث نیست و نابود ہوتی رہیں اور بالکل نئی چیزیں ان کی جگہ لیتی رہی ہیں " (اردو انسائکلوپیڈیا ، ۲۵) .

[آشوب (رک) + ف : یت ، لاحقۂ کیفیت]

آشور (و مع) امذ .

مغربی ایشیا (مشرق وسطیٰ) کی ایک قدیم سلطنت کا نام ، (انگریزی) آسیریا (Assyria) ، ادبیات میں تلمیح کے طور پر مستعمل .

ماد کو ایک عرصے تک اطمینان نصیب نہ ہوسکا کیونکہ ان کی سرحد اہل آشور سے مل ہوئی تھی جو ان پر اکثر حملے کرتے رہتے تھے .
۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۵

[انگ : Assyria]

آشوری (و مع) صف ؛ امذ .

آشور (رک) سے منسوب : آشور کا تمدن فن زبان وغیرہ .

جہاں اور ممالک نے ترقی کی بنی اسرائیل ، مصری ، آشوری ، بابلی ، یونانی اور رومیوں نے بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق اس فن لطیفہ کو مکمل فن بنایا .
۱۹۶۰ حیات امیر خسرو ، ۱۵۰

[آشور (رک) + ف : ی ، لاحقۂ اہمیت یا نسبت]

آشوریات (و مع ، کس ر) امث .

آشور (رک) سے متعلق تہذیبی ، تاریخی اور جغرافیائی امور کا علم .

سر ہینری راولنسن کو " آشوریات کا معلم اول " کہا جاتا ہے .
۱۹۶۲ فن تحریر کی تاریخ ، ۵۹

[آشوری (رک) + ع : ات ، لاحقۂ جمع]

آشیا (کس ش) امذ (قدیم) .

رک : ایشیا .

یہ ولایت وسیع جنوبی حصے میں براعظم آشیا یا بلاد سمران کے واقع ہے .
۱۸۴۷ حملات حیدری ، ۱۱

[ا : انگ : Asia]

آشیاں/آشیانہ (سک ش / سک ش ، فت ن) امذ .

۱. گھونسلا ، پرند کا گھر جسے وہ تنکوں وغیرہ سے بناتا ہے .

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۰۰

دیکھا تو ایک پرانا دھرانا ویرانہ ہے چغد و بوم کا آشیانہ ہے .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۵۹

۲. رہنے کا گھر ، مسکن ، اڈا ، قیام کی جگہ .

نام عنقا نشان تیرے کا   جو نگیں دل میں آشیانہ ہے

۱۸۰۶ اثر ، د ، ۲۱

محکمہ جنگ بدمعاشوں کے لیے ایک عمدہ آشیانہ تھا .

۱۹۱۳ فغان ایران ، ۱۰۶

[ف]

ـــ اُٹھانا محاورہ .

ترک سکونت کرنا ، کوچ کر جانا ؛ روانگی .

بیٹھی ہے کیا بے خبر آ پہنچے ایام خزاں
آشیاں اب باغ سے اپنا اوٹھائے عندلیب

۱۸۷۰ چمنستان جوش ، احمد حسن خاں ، ۳۹

ـــ اُجاڑنا ف م .

گھونسلا برباد کرنا ، گھر تباہ و برباد کرنا .

نہ پھٹ پڑے کہیں بجلی فلک سے اوصیاد
نہ ہو اجاڑ کے بلبل کا آشیاں محفوظ

۱۸۶۰ کیف (امیراللغات ، ۱۲۸)

اے باغباں تیرا ہم کیا بگاڑتے ہیں
ناحق اجاڑتا ہے تو آشیاں ہمارا

۱۹۳۲ سنگ و خشت ، ۶۲

ـــ باْندھنا محاورہ .

گھونسلا بنانا .

تو بلبلوں کے پر کو ہو بے دماغ باندھے
اور آشیاں چمن میں افسوس زاغ باندھے

۱۷۸۲ دیوان محبت (ق) ۱۷۲

جا رہا ہے کوئے جاناں میں رقیب روسیاہ
زاغ نے باندھا ہے اپنا آشیاں گلزار میں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۲

خرمن گل کو خزاں لے جائے گی اک بار باندھ
آشیانہ یاں نہ تو اے عندلیب زار باندھ

۱۹۰۷ کلیات اکبر ، ۱ : ۱۶۸

ـــ برباد (-- فت ب ، سک ر) صف .

جس کا آشیاں اجڑ چکا ہو ، بے خانماں ، خانہ برباد ، تباہ حال .

دیکھوں مانیؔ آشیاں برباد   اب چمن میں رہے بھی یا نہ رہے

۱۹۱۶ نقوش مانی ، ۲۷

[آشیاں + برباد (رک)]

ـــ بندھنا محاورہ .

آشیاں باندھنا (رک) کا لازم .

قفس میں سنو تو اسیران گہنہ   بہ ہر شاخ تو آشیانے بندھے ہیں

۱۸۰۹ جرأت ، د (ق) ، ۱۳۳

ـــ چھانا محاورہ .

آشیانہ بنانا ، گھر تیار کرنا .

جوش گل ہے یہ چمن میں خس و خاشاک ہیں گم
آشیاں پھولوں سے چھاتا ہے ہر اک مرغ چمن

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۶

ـــ دَھرنا ف م .

گھونسلا بنانا .

وو جھاڑ ان پہ دھرتے ہو مرغ آشیاں
اپس تیں واں یوں مٹ جو ہونا ہوے زیاں

۱۶۰۹ ضمیمۂ قطب مشتری ، ۱۶

ـــ رَکھنا ف م .

گھونسلا بنانا .

آمد فصل بہاری ہو مبارک اے مہر
آشیاں باغ میں مرغان چمن رکھتے ہیں

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۳۰

ـــ کَرنا محاورہ .

گھونسلا یا گھر بنانا ، کسی جگہ قیام کرنا ، رہ پڑنا .

عشق گھر میں کرے اپ آشیانہ   سجن تجکوں سہاتا ہے اے خانہ

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲۲

رہا ہے اس کی مژگاں پر فدا یہ مرغ جاں برسوں
کیا ہے ہم نے کانٹے کی انی پر آشیاں برسوں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۵

باغ جہاں ہے پر خطر بلبل زار سے کہو
شاخ بلند و استوار دیکھ کے آشیانہ کر

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۶۱

ـــ لگانا محاورہ .

گھونسلا بنانا .

آشیاں میرے چمن میں جو لگائے آکر
بیضۂ زاغ سے ہو مرغ خوش الحان پیدا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷

. . . آشیاں (. . . سک ش) ترکیب میں جزو دوم .

(جزو اول کے ساتھ مل کر) مسکن یا ٹھکانا رکھنے والا ، جس کا مسکن یا ٹھکانا جزو اول کا مفہوم ہے ، جیسے: عرش آشیاں ، خلد آشیاں (رک) وغیرہ .

۴۴ خط نواب فردوس مکاں کے اور ۲۷ نواب خلد آشیاں کے حضور پیش ہوئے تھے .

۱۹۳۷ مکاتیب غالب ، دیباچہ ، ۲۵۳

[رک : آشیاں]

آشیانی (سک ش) صف .

۱. رہنے بسنے والا ، قیام کرنے والا ، سکونت پذیر .

کبھی اس دل نے آزادی نہ جانی یہ بلبل تھا قفس کا آشیانی
۱۷۸۰ مرزا مظہر جان جاناں، ۳۰۵

۲. شکاری پرند کا بچہ جو گھونسلے سے پکڑا جائے اور جس نے ابھی تک پرواز نہ کی ہو.
آشیانی : مشہور شانی ہے.
۱۸۹۷ سیر پرند، ۲۱
[آشیان (رک) + ف : ی، لاحقۂ نسبت]

... آشیانی
ترکیب میں جزو دوم.
(جزو اول سے مل کر) رکھنے والا کے معنی میں مستعمل، جیسے : خلد آشیانی (رک).
[رک : آشیانی]

آشِیرباد
(ی مع، سک ر) امذ ؛ ~ آسیر باد.
(رک) آسیرباد.
جنم پتری کرکے خور سند و شاد کہا سن مہاراج آشیر باد
۱۷۵۱ قصۂ کامروپ و کلا کام، ۱۵
راجا نے اس تپشی کو دیکھ کر نمشکار کیا اور ان نے آشیرباد دیا.
۱۸۰۳ بیتال پچیسی، ۵۴
سرکار میرے ہاتھ پیر سن ہوگئے اس لیے ہاتھ اٹھا کر آشیر باد نہیں دے سکتا.
۱۹۳۸ شکنتلا، ۶۱
ف : دینا، کہنا، لینا.
[س : آشیر واد आशीर्वाद]

آشِیر بَچَن
(ی مع، سک ر، فت ب، چ) امذ ؛ امث.
رک : آشیر باد.
یہ بات کبھی جب راجہ نے دلے آؤ پروہت کو جاکر
اس وقت پروہت آ پہنچے آشیر بچن رستا لا کر (کذا)
۱۸۳۰ نظیر، ک، ۲ : نصف آخر، ۲۲۷
[ہ : آشیروچن आशिर्वचन]

آشِیرواد
(ی مع، سک ر) امذ نیز امث.
رک : آشیر باد.
سیکھراج آشیر واد آج تو سرکار کو بڑی تکلیف ہوئی.
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت، ۱ : ۲۳۹

آصَف
(فت ص) امذ.
۱. حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام جو برخیا کے بیٹے تھے ؛ وزیر.
سلیماں کوں آصف نے مہماں کیا عجائب غرائب بہوت کچھ دیا
۱۵۶۴ حسن شوقی، د، ۱۳۱
انگے اس کے آصف اتھا برخیا چمکتا تھا صورت اوجوں کیمیا
۱۶۴۹ خاورنامہ، ۱۴۷
آصف کو سلیماں کی وزارت سے شرف تھا
ہے فخر سلیماں جو کرے تیری وزارت
۱۸۶۹ غالب، د، ۱۲۷

۲. تحصیل دار.
ہر پرگنے پر انھیں میں سے ایک آصف یا تحصیل دار... مامور کیا.
۱۸۴۹ حملات حیدری ۵۹۲
تم ہو ہمارے مرکز اقبال کے مدار کہتے ہیں آصف اپنے مدارالمہام سے
۱۹۳۱ بہارستان، ظفر علی خاں، ۶۷۵
[عبر]

ـــ جاہ
امذ.
ریاست حیدر آباد دکن کے فرمانرواؤں کا لقب جو عہد جہاندار شاہ بادشاہ دہلی (گیارھویں صدی ہجری) سے شروع ہوا اور ۱۹۴۸ء (زوال ریاست) تک سات فرمانروا یکے بعد دیگرے اس لقب سے ملقب ہوتے رہے (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۷۷).
[آصف + جاہ (رک)]

ـــ جاہی
صف.
آصف جاہ (فرمانروائے دکن) سے منسوب، جیسے : آصف جاہی حکومت.
[آصف جاہ (رک) + ف : ی لاحقۂ نسبت]

ـــ خانی
امث.
شلوکے کی طرح کا ایک لباس جو ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت سے پہلے شرفا میں رائج تھا.
رزائی اوڑھنے کا جاڑا ہے... اور بھیا کو باریک شربتی کی آصف خانی خالی خولی پہنادی ہے.
۱۸۸۰ فسانۂ آزاد، ۱ : ۱۶۲
[آصف + خان (رک) + ی لاحقۂ نسبت]

آصَفی
(فت ص) امث.
آصف سے منسوب، وزارتی.
بہر تاریخ یوں کہا ہے فکر خلعت آصفی مبارک ہو
۱۸۵۱ مومن، ک، ۳۲۹
[آصف + ف : ی لاحقۂ نسبت]

آصَفِیّہ
(فت ص، کس ف شد ی بفت) صف.
وہ چیز جو سرکار حیدر آباد دکن کی طرف منسوب ہو جس کے فرمانرواؤں کا لقب آصف جاہ تھا.
آپ ہی کی سرپرستی سے فرہنگ آصفیہ کو از سرنو باردگر طبع ہونے... کی نوبت پہنچی.
۱۹۰۵ فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۷۷
[آصف (رک) + ع : ی، لاحقۂ نسبت + ہ، لاحقۂ تانیث]

آغا
امذ.
۱. آقا، مالک، سردار، مخدوم.
انشا مرے آغا کی سلامی کو جھکے ہے
سکان سرا پردۂ تقدیس کی تو ہی
۱۸۱۸ انشا، ک، ۲۰۳
اس کی طرف مخاطب ہوکے کہا، آغائے من فرمائیے آپ نے کون کون سے تازہ لغات تصنیف فرمائے.
۱۹۲۶ شرر، آغا صادق کی شادی، ۲۳

۲. مغلوں ، میرزاؤں ، کابلیوں اور ایرانیوں کا لقب اور انھیں مخاطب کرنے کا تعظیمی کلمہ .

آغا وہ ہیں جو تازہ ولایت ، سو رات کو
مطرب کو ڈوم کہتے ہیں بولے کہ دوم ہے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۵۲

بستے ہیں ہند میں جو خریدار ہی فقط
آغا بھی لے کے آتے ہیں اپنے وطن سے ہینگ

۱۹۳۸ اقبال ، بانگ درا ، ۲۲۶

[ف : < ت : (= خداوند و برادر کلان)]

— خان امذ .

وہ خطاب جو فتح علی شاہ قاچار (بادشاہ ایران) نے ۱۸۱۷ء میں نزاریہ (اسماعیلی) فرقے کے امام خلیل اللہ علی کے بیٹے حسن علی کو دیا . (اس کے بعد اس کا بیٹا شاہ علی آغا خان ثانی کہلایا ، یہ خطاب آج بھی اسماعیلی فرقے کے امام کے نام کے ساتھ مختص ہے) .

شہزادہ علی خان کے بیٹے سر کریم آغا خان اپنے فرقے کے امام الزمان مقرر ہوئے .

۱۹۷۳ فرقے اور مسالک ، ۲۳۱

[آغا + خان (رک) علَم]

— خانی صف .

آغا خان (رک) سے منسوب : آغا خان کا پیرو ، اسماعیلی فرقے کا فرد .

آغا خانیوں یعنی خوجوں کا یہ حال ہے کہ اپنے امام حاضر کے نام پر پروانہ وار فدا ہوتے ہیں .

۱۹۶۰ گل کدہ ، ۲۴۳

[آغا خان + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

— میر کی دائی سب سیکھی سکھائی کہاوت .

جو عورت سب گنوں میں پوری نہایت چالاک اور عیار ہو اس کی نسبت کہتے ہیں (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۲) .

— مینا (- ی لین) امث .

پالتو مینا جس کی آواز بہت دلکش ہوتی ہے، (خصوصاً) بنگالے کی مینا . (چونکہ اسے آغا آغا کہنا سکھاتے ہیں اس لیے پیار میں اس کا یہ بھی نام پڑ گیا) .

بیگما نے جو کیا جھک کے سلام آنو کو
آغا مینا نے سنائی اسے یوں ہی آواز

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۰۷

کمبخت کھیلتی مالتی آغا مینا کی طرح باتیں ملکاتی اڑ گئی .

۱۹۳۳ فراق ، مضامین ، ۳

[آغا + مینا (رک)]

آغاز امذ ؛ امث .

۱. شروع ، ابتدا ، عنوان ، انجام کی ضد .

انجام کی مقصود اگر آغاز میں حاصل ہوتی
مقصود کی آغاز کوں انجام بیتی کام کیا

۱۵۶۲ حسن شوقی ، د ، ۱۲۶

آغاز اس کا نواب فلک جناب . . . کے آخر عہد حکومت میں ہوا .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، افسوس ، ۲

فلسفے پر یقین رکھنے کے لیے سب سے پہلی بحث آغاز آفرینش کی ہے .

۱۹۲۳ سیرت النبی ، ۲ : ۵۵

۲. ابتدائی حصہ ، شروع کا دور .

موئے آغاز الفت میں ہم افسوس اسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی

۱۸۵۱ مومن ، د ، ۲۱۱

آغاز کلام میں معجزے کا جو مفہوم بیان کیا جاچکا ہے اس سے معلوم ہوا ہوگا کہ معجزہ نبوت کی کوئی منطقی دلیل نہیں .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۷۶

اف : کرنا ، ہونا .

[ف : آغاز ، آغازیدن (= شروع کرنا) سے]

— انجام دھرنا محاورہ .

شروع سے آخر تک ہر حال میں وابستہ رہنا .

رین ہور روز ہور ہو صبح ہور شام
دھرے تجہ عشق سوں آغاز انجام

۱۶۸۲ عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۳۵

— انجام نہ سوچنا محاورہ .

بے سوچے سمجھے کام کرنا ، نتیجے کا خیال نہ کرنا ، مآل اندیشی نہ کرنا .

کچھ بھی سوچا نہ ستمگر نے آغاز انجام
کھینچ لی جان ید اللہ کے مقابل میں حسام

۱۹۳۲ مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۱۳

— بد کا انجام بد ہے مقولہ .

جس کام کی ابتدا بری ہو انتہا بھی بری ہوتی ہے .

برا انجام ہے آغاز بد کا جفا کی ہوگئی خو امتحاں سے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۷۶

آغال امذ ؛ ~ آغل .

بکریوں کے آرام کرنے اور سونے کی جگہ (ترجمۂ مطالع العلوم ، ۱۹۱) .

[ف]

آغشتہ (فت غ ، سک ش ، فت ت) صف .

۱. آلودہ یا لتھڑا ہوا (کسی تر یا خشک چیز میں) .

دیکھا میں بھی اس روز برگشتہ کوں
سپہ ساری بھی لہو میں آغشتہ کوں

۱۶۳۹ خاورنامہ ، ۲۵۰

آغشتہ خاک و خون میں جو تھے ہوئے پڑے تھے
جوں اشک یارو یاور سارے چھوٹے پڑے تھے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵۰

کپڑے چاک و آغشتۂ خاک ، عمامہ زمین پر پٹک دیا .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۲۸۴

۲. جس میں کسی چیز کی ملاوٹ ہو ، آمیزش کیا ہوا .

میں ہوں وہ کشت کہ بیگانہ ہے سبزہ جس سے
اور اگر ہے تو ہے آغشتۂ زہراب سناں

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۹۳

شداد مکر سے مسلمان ہوا ، اپنی بارگاہ میں لے گیا ، جام شربت آغشتہ بسودۂ الماس بنا کر لایا .

۱۹۰۲ طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۴۴

[ف : آغشتہ ، آغشتن (= آلودہ ہونا) سے]

— کرنا

ملاوٹ کرنا مخلوط کرنا .

مست میں آغشتہ کی تھی بیہوشی کھائے جس کو رہے نہ ہوش کبھی

۱۸۵۷ بحر الفت ، واجد علی شاہ ، ۱۷

آغل (کس غ) امذ .

رک : آغال .

آغوش (و مج) امذ ؛ امث .

۱. گود ، کولی ، وہ حلقہ جو دونوں ہاتھ پھیلا کر کسی کو دبوچنے اور سینے سے چمٹانے میں بنتا ہے ، وہ حلقہ جو کسی کو اٹھا کر اپنی بغل اور کوکھ سے لگانے اور سینے سے چمٹانے میں بنتا ہے .

ہم قد خمیدہ سے آغوش ہوئے سارے پر فائدہ تجھ سے تو آغوش وہ خالی ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۳۳

مجھے آغوش مادر ہی بھڑکتی آگ کے شعلے
نہیں ہے فرش انگاروں کا کم پھولوں کے بستر سے

۱۹۲۹ مطلع الانوار ، برق دہلوی ، ۸۰

۲. پہلو .

کوچۂ محبوب میں جو جو پہنچ کر مر گئے
ان کو آغوش پری آغوش مدفن ہوگیا

۱۸۸۱ دیوان ماہ ، عنایت علی ، ۳۴۳

۳. (تعمیرات) چنائی میں دو اینٹوں یا پتھروں کے درمیان حلقہ نما خالی جگہ .

اس (بندش) میں کوشش کی جاتی ہے کہ آغوش یا گرفت کی ممکنہ مقدار انتہائی ہو .

۱۹۲۸ رسالۂ رڑکی ، چنائی ، ۲

[ف]

— آباد کرنا

محاورہ .

گود میں آنا ؛ گود میں لینا ؛ پہلو میں لٹانا .

گود میں غیر کی رہا برسوں اب تو آغوش کر مرا آباد

۱۸۵۴ نوازش (نور اللغات ، ۱ : ۱۱۲)

واری گئی اصغر مجھے برباد کروگے
کیا قبر کی آغوش کو آباد کروگے

۱۹۶۵ اطہر ، گلدستۂ اطہر ، ۲۷

— آباد ہونا

محاورہ .

آغوش آباد کرنا (رک) کا لازم .

عاشق معشوق دونوں ہوں شاد پہلو آغوش سب ہوں آباد

۱۸۹۲ مسرور (نور اللغات ، ۱ : ۱۱۰)

ہائے پردیس میں مادر سے یہ اب چھوٹیں گے
جن سے آغوش ہے آباد وہ گھر لوٹیں گے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

— بھرنا

محاورہ .

بھر پور گود میں آنا .

جن کی آغوش کو تم بھرتے نہیں زندگانی کے وہ دن بھرتے ہیں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۷

بھردے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا
پھولا سمائے پھر نہ تن و توش نقش پا

۱۹۰۵ داغ (امیر اللغات ، ۱ : ۱۳۰)

— پھیلانا

محاورہ .

گود میں لینے کو دونوں ہاتھ پھیلانا .

برنگ ہالہ دوڑا دل مرا آغوش پھیلا کر
اسیر اس رخ کا دھوکا ہوگیا کیا ماہ کامل پر

۱۸۵۲ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۱ : ۱۲۷

آغوش جو پھیلا کے بڑھی خواہر مضطر
گہوارے میں رہ رہ کے ہمکنے لگے اصغر

۱۹۲۱ مراثی نسیم ، ۳ : ۳۱۱

— پھیلنا

محاورہ .

آغوش پھیلانا (رک) کا لازم .

شب فرقت کی آمد پا کے آغوش لحد پھیلی
قضا کی مہربانی ہے اجل سر گرم احسان ہے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۰۷

— خالی کرنا

ف م .

گود سے نکل جانا ؛ گود سے اٹھا لینا .

کر گیا ہے پھر کوئی خالی مری آغوش کو
پھر خیال آیا ہے مجھ کو گور کی آغوش کا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰

آغوش ، ستمگار نے کردی مری خالی
اب کس کے سہارے پہ جیے پالنے والی

۱۹۶۹ مرثیہ یاور اعظمی ، ۱۷

— خالی ہونا

ف م .

آغوش خالی کرنا (رک) کا لازم ؛ بچے کا مرجانا .

لوگ کہتے ہیں کہ ہالے میں عیاں چاند نہیں
یاں جو آغوش ہے بے حور شمائل خالی

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۸

لٹوا کے گھر اس دشت مصیبت سے چلی ہوں
خالی ہوئی آغوش مری کوکھ جلی ہوں

۱۹۶۴ مرثیۂ ظریف جبلپوری ، ۲۰

— سے نکلنا

ف م .

آغوش خالی کرنا .

جس طرح تو مری آغوش سے نکلا اے شوخ
یوں ہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۵۶

— کا پالا/پروردہ (--/فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، فت د) صف .

گود کا پالا ، اولاد .

دل کے جانے کا نہ ہو کیوں غم مجھے
وہ مری آغوش کا پروردہ ہے
۱۸۳۱ دیوان ، ناسخ ، ۲ : ۱۶۲
بانو کا قمر شاہ کی آنکھوں کا اجالا   بنت اسداللہ کی آغوش کا پالا
۱۹۷۵ مرثیۂ نسیم (ق) ، ۳

— کُشادَہ کس صف (- ضم ک ، فت د) امث .
پھیلی ہوئی گود .
امید اجل وصال جاناں   آغوش کشادہ چشم حیراں
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۹۱
[آغوش + ف : کشادہ ، کشادن (= کھولنا ، پھیلانا) سے]

— کُشادَہ بلا اضا (- ضم ک ، فت د) صف .
گود پھیلائے ہوئے (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۳) .
[رک : آغوش کشادہ]

— کُشا ہونا ف مر .
گود پھیلانا .
لاکھ آغوش کشا تاب نظر ہوجائے
پردہ وہ مہروش الٹے تو سحر ہو جائے
۱۹۱۹ رعب ، ک ، ۱۵۸

— کُشائی (- ضم ک) امث .
گود پھیلانا ، پھیلانا .
گلشن کو تیری صحبت از بس کہ خوش آتی ہے
ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہے
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۱۰
[آغوش + کشائی (رک)]

— کُھلنا محاورہ .
گود پھیلنا ، گود پھیلائی جانا .
کھلے بالوں جو دریا میں نہاوے وہ در یکتا
تو ساحل کا سراسر کیوں نہ پھر آغوش کھل جائے
۱۸۰۹ جرأت ، د ، ۲۰۳

— کھولنا محاورہ .
آغوش پھیلانا .
تیغ ابرو سے مرے دل کو لگا ہے دھڑکا
جی نکلتا ہے مرا کھول بھی آغوش کہیں
۱۷۹۸ سوز ، د ، ۷۱
نازکی ہے پھر خیالوں کے گلے لگتا ہے یار
کس طرح کھولے ہوئے آغوش ہے بالائے آب
۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۲۲۸
لہراتی ہوئی بیچ میں جس غول کے آئی
ثابت ہوا آغوش اجل کھول کے آئی
۱۹۲۶ شاد ، مراثی ، ۲ : ۸۹

— گَرم کَرنا محاورہ .
۱. وصل یا ملاقات سے محظوظ ہونا .
یار سے گرم کیجیے آغوش   مئے وصلت سے ہو جیے مدہوش
۱۸۸۰ قلق لکھنوی (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۱)
۲. وصل یا ملاقات سے بہرہ اندوز کرنا .
علانیہ و پلوقاطوس کا آغوش گرم کرنے لگی .
۱۹۲۳ مخدرات ، ۳۳

— لَبریز ہونا محاورہ .
گود میں بیٹھنا .
لا درشہوارمضموں بذل کر جلد اے خیال
تاکہیں لبریز ہو آغوش گوش سامعاں
۱۸۲۵ نسیم دہلوی ، ک (مجلس) ، ۴۶۰

— لَحد کس اضا (- فت ل ، ح) امث .
کھدی ہوئی قبر کی زمین .
آغوش لحد میں جبکہ سونا ہوگا   جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
۱۸۷۴ انیس ، رباعیات ، ۱۳
[آغوش + لحد (رک)]

— میں آنا محاورہ .
ہمکنار ہونا .
اثر میں رونے کے آشنا آغوش میں آیا
یہ کشتی آبرو لہروں میں دریا کے کنار آئی
۱۷۱۸ آبرو ، (ا) (ق) ، ۲۱
وہم ہے یار کا آغوش میں آنا شب وصل
پیرہن میں مجھے مشکل ہے سمانا شب وصل
۱۸۲۶ آتش ، ک ، د ، ۹۳

— میں بٹھانا محاورہ .
گود میں بٹھانا ، پیار محبت سے اپنے پاس رکھنا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۳۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۳) .

— میں بیٹھنا محاورہ .
آغوش میں بٹھانا (رک) کا لازم (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۱ ؛ نوراللغات ۱ : ۱۱۳) .

— میں دَبانا محاورہ .
گود میں بھینچ کے لینا (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۳) .

— میں رہنا محاورہ .
پاس رہنا ، پہلو میں رہنا .
مجھ میں اس میں ربط ہے گویا برنگ بو و گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۷۷

— میں کھینچنا محاورہ .

غلبۂ شوق و تمنا سے گود میں لینا ، چمٹانا .

چاہا کہ ہاتھ بڑھائیں اور حضرت حوا کو آغوش میں کھینچ لیں .

۱۸۷۳ مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳

— میں لینا محاورہ .

۱. بغل یا پہلو میں بٹھانا ، گود میں لینا ، بغل گیر ہونا ، گلے لگانا .

آغوش میں میں بالش مخمل کو کیوں کے لوں
یہ وہ بغل ہے جس میں تو یک عمر سو چکا

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۲۴

پڑ گئے ہاتھ میرے ان کے گلے میں دونوں
لیا آغوش میں مہتاب کو ہالا ہو کر

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۵۷

رات چاندنی تھی اور موسم سرد بدنصیب لحاف لے جا سکا نہ چادر ماہتاب نے مظلوم یتیم کو آغوش میں لیا .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۱۹

۲. متبنٰی کرنا ، گود لینا (مثال کے لیے دیکھو : آغوشی (ب)).

— وا ہونا محاورہ .

آغوش کھلنا ، گود کا پھیلنا .

مجھ کو تو یار سے ہے ہم آغوشی کا خیال
وا میرے اشتیاق میں آغوش گور ہے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۴

آغوشی (و مج) .

(الف) صف .

آغوش سے منسوب ؛ لے پالک ، متبنٰی ، گود لیا ہوا .

داغ کی آغوشی بیٹی لاڈلی بیگم ان کے بڑے بھائی ممتازالدین احمد خاں سے بیاہی گئی تھیں .

؟ تمکین کاظمی ، داغ ، ۲۲۳

(ب) امث .

آغوش ، گود (رک : آغوش میں لینا نمبر ۲) .

ہم کو جو اس کے بھائی ہم امین کا بیٹا تھا ، وہ آغوشی میں لینا چاہتا تھا .

۱۹۵۸ اردو کی ادبی تاریخ ، ۱۰۲

[آغوش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت ؛ کیفیت]

آغوں (و مع) امث .

دودھ پیتے بچے کا بےمعنی بول جسے بچہ محظوظ یا مسرور ہونے کے وقت نکالتا ہے .

نے توں ہومکتا دودھ کوں نے آغوں کرتا اک زری
اصغر بچے اصغر بچے کہہ کر بولاؤں اب کسے

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۹۰

آ مری گود میں بلا لوں آغوں کر و میری جان آغوں

۱۸۹۵ دفتر سحر ، ۱۰۰

[حکایت الصوت]

. . . غوں (— غوئے) دودھ پی پی کر میاں ہوئے مٹے / موٹے بول

عورتوں خصوصاً دایہ اور ماؤں کا شیرخوار بچوں کو بہلانے کا ایک کلمہ .

بچہ _ آغوں .

خالہ _ آغوں غوئے ، دودھ پی کر میاں ہوئے موٹے .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۳۱۶

— غوں میاں ماریں ٹھٹے بول

رک : آغوں غوں (— غوئے) میاں ہوئے مٹے / موٹے .

لکھنؤ میں ان کلمات کی ترتیب اس طرح ہے : آغوں غوں میاں ماریں ٹھٹے .

۱۹۶۱ فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۳

آف (۱) امذ .

آفتاب (رک) کی تخفیف ؛ ناپنے والا پرن (پلیٹس) .

[ف]

آف (۲) م ف .

۱. علاحدہ ، بند ، موقوف .

ہماری اپنی رضا کیا تمہاری موثر میں
تمہی نے آن کیا تھا تمہی نے آف کیا

۱۹۷۱ انعام درانی ، جنگ کراچی ، ۱۲ ستمبر ، ۵

۲. (کرکٹ) کھیلنے والے کے داہنے ہاتھ ہر بیچ کے وکٹ سے آگے .

لمبا اسٹارٹ لے کر چلا نہایت ہی تیز آف بریک پھینکی .

۱۹۲۸ پرواز ، ۱۸۵

[انگ : off]

— پرنٹ (— کس پ ، ر ، سک ن) امذ .

مطبوعہ مضمون وغیرہ کا زائد نسخہ یا ورق جو کسی رسالے یا کتاب وغیرہ کا جزو ہو ؛ تراشہ .

اخبار کے کچھ ایسے آف پرنٹ بھی ہیں جن میں ذوق کے قصیدے ملتے ہیں .

۱۹۶۷ کلیات ذوق (مقدمہ) ، علوی ، ۲/۳

[انگ : off-print]

— سیٹ (ی مج)

رک : آفسٹ .

آفات امذ ؛ امث ؛ ج .

(i) طور جمع .

آفت (رک) کی جمع .

کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
کھایا ہے جو کٹی تیر تجھ ابرو کی کماں کا

۱۸۰۷ ولی ، ک ، ۲۳

غصے کی بھلا ہے اس میں کیا بات کرتی نہ یہ میں تو بڑھتے آفات

۱۸۸۲ مادر ہند ، شاد ، ۲۶

لکدکوب حوادث ہو رہا ہوں ہیں میرے ہی لیے شاید سب آفات

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۶۳۱

اف : آنا ، ہونا .

(ii) طور واحد .

بھلے دن میں بھلی ہوتی ہے سب بات برے دن میں بری آتی ہے آفات

۱۷۹۷ یوسف و زلیخا ، ۲۷

نہ تھی مطلق خبر اس بات سے وہ بری بالکل تھی اس آفات سے وہ

۱۸۶۱ الف لیلۂ نو منظوم ، ۳ : ۸۰۹

[ع : (ا و ف)]

ــ اَرضی کس صف (ــ فت ا ، سک ر) امث .

وہ مصائب جو دنیا کے ظاہری اسباب سے پیدا ہوں .

بتو آفات ارضی ہو بلائے آسمانی ہو
خدا کا قہر بے حد ہو عذاب نا گہانی ہو

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۷۱

[آفات + ارض (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــ اَرضی و سَماوی کس صف (ــ فت ا ، سک ر ، و مج ، فت س) امث .

ہر قسم کی مصیبتیں اور تکلیفیں (چاہے ان کے اسباب ظاہری زمین سے پیدا ہوں چاہے آسمان سے نازل ہوں) .

کیا سر سبز کھیتی ہے آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھیے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۳۲

آفات ارضی و سماوی سب قسم کی بلاؤں کا مقابلہ صرف اسی ایک پیارے خیال کو دل میں لے کر کرتے ہیں .

۱۹۲۶ شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۳۹

[آفات ارضی (رک) + و ، عطف + سماوی (رک)]

ــ آسمانی کس صف (ــ سک س) امث .

وہ بلائیں جو آسمان یا قضا سے نازل ہوں .

جان کی خیر ہے نہ مال کی خیر عشق آفات آسمانی ہے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۲۷

[آفات + آسمان (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــ چَہار دَست کس صف (ــ فت چ ، سک ر ، فت د ، سک س) امث .

طلسم ہوشربا میں الراسباب کی وادی کا نام (جامع اللغات ، ۱ : ۲۲) .

[آفات + چہار (رک) + دست (رک)]

ــ سَماوی کس صف (ــ فت س) امث .

رک : آفات آسمانی .

کیا ہے آفات سماوی جو خدا حافظ ہے
دانے چکی سے نکلتے ہوئے سارے دیکھے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۶

[آفات + سماوی (رک)]

ــ مَوسَمی کس صف (ــ و لین ، فت س) امث .

وہ آفتیں جو موسمی اسباب سے برپا ہوں ، جیسے : ٹڈی ، کیڑے وغیرہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۸۱) .

[آفات + موسم (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آفاتیں (ی مج) امث ؛ ج ج (اردو) .

آفات (رک) کی اردو جمع .

نا صحو اب مجھے سمجھاتے ہو کیا یہ باتیں
ایک مدت سے میں سہتا ہوں یہی آفاتیں

۱۸۵۱ نوحۂ بسمل ، ۲۸

آفاق امذ ؛ ج .

۱. رک : افق جس کی یہ جمع ہے .

دنیا کوں بندی خانہ سارا کیا سپاہی سوں آفاق و منزل لیا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۵۲

گرمی موسم گرما کے آفتاب کی شعاعوں کے عمود (عموداً) پہنچنے اور تبدیل آفاق سے متعلق ہے .

۱۸۳۷ ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۶

سورج اور آفاق زمین کے گرد نہیں گھومتے بلکہ زمین سورج کے مدار میں ہے .

۱۹۷۵ شاہراہ انقلاب ، ۶۳

۲. دنیا ، جہان ، کل عالم (اکثر بطور واحد مستعمل) .

خالق افلاک کر جس کو کہیں قدسیاں
رازق آفاق کر جس کو کہیں مور و مار

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۴۷

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۷

رذیل چھین رہے ہیں جگہ شریفوں کی
جنازہ اٹھ گیا آفاق سے شرافت کا

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۵۳۲

ــ گَرد (ــ فت گ ، سک ر) صف .

دنیا کا بہت سفر کرنے والا ، سیاح عالم .

آفاق گرد دونوں صحرا نورد دونوں
ٹیلوں میں جنگلوں میں چکر لگا رہے ہیں .

۱۹۲۷ نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲

[آفاق + ف : گرد ، گردیدن (= پھرنا) سے]

ــ گِیر (ــ ی مع) صف .

۱. دنیا کو لینے والا (بادشاہ) .

جیو سلطان عبداللہ آفاق گیر سو لکھن شہنشاہ گردوں سریر

۱۶۲۵ سیف الملوک بدیع الجمال ، ۹

جوان و جوان بخت آفاق گیر خداوند حشمت امیر کبیر

۱۸۲۵ تحفۂ اعظم ، عل ، ۳۰

۲. ساری دنیا پر محیط ، کل عالم پر پھیلا ہوا ، عالمگیر ، جیسے : مفلسی اور دولت کے توازن کا مسئلہ ایک آفاق گیر حقیقت رکھتا ہے .
اسم کیفیت : آفاق گیری .
آفاق گیری عشق کی تیسری خصوصیت ہے جس کا غالب ہی نہیں ایک عالم قائل ہے .
۱۹۶۵ مقام غالب ، ۱۵۸
[آفاق + ف : گیر ، گرفتن (= پکڑنا ، لینا) سے]

آفاقی صف .
۱.(i) پوری دنیا سے تعلق رکھنے والا ، انسانی برادری سے متعلق .
اب ختم حجت پر ایک اچٹتی سی نظر حالی کی آفاقی شاعری پر بھی ہو سکے تو بہتر ہے .
۱۹۶۱ انشائے ماجد ، ۲ : ۸۲
(ii) ہرجائی .
افسوس تو نے ایک آوارہ اور آفاقی عورت کی طرح میرے ساتھ دھوکا چلا .
۱۹۲۳ انطونی اور کلا پطرا ، ۱۷۰
۲. بیرونی ، غیر ملکی ، مقامی کی ضد .
یہ کالج تھے مرکز سب آفاقیوں کے و کردی و قبچاقیوں کے
۱۸۷۹ مسدس حالی ، ۱۱۲
یہ امر سب کو شاق تھا کہ ایک آفاقی شخص نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا .
۱۹۰۷ لعبت چین ، ۱۳
۳. (فقہ) میقات کے اس پار کا باشندہ .
جو مکے کا رہنے والا نہ ہو وہ آفاقی ہے .
۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵ (حاشیہ)
حرم سے باہر چاروں طرف تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چند میقات ہیں جہاں سے آفاقی لوگ احرام باندھتے ہیں .
۱۹۰۶ الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۳۵
[آفاق (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

~ شعاعیں (ضم ش ، ی مج) امث ، ج .
روشنی کی وہ شعاعیں جو زمین پر ہر طرف سے یکساں پہنچتی ہوں .
ریڈیم سے خارج ہونے والی گیما شعاعیں ، ریڈیائی لہریں اور آفاقی شعاعیں جن کی موجودگی کا سراغ مختلف طریقوں سے لگایا جاسکتا ہے .
۱۹۶۱ کائنات اور ڈاکٹر آئن شٹائن ، ۲۲۲
[آفاقی + شعاع (رک) + ا : یں ، لاحقۂ جمع]

آفاقیت (کسر ق ، فت ی) امث .
عالمگیر اور ہمہ گیر ہونے کی صورت حال ، تمام انسانیت کے لیے یکساں مفید یا مقبول ہونے کی حالت ، یہ نظریہ کہ انسان سب برابر ہیں .
ہندو سماج ذات پات کے عارضی سہارے پر بسر کرنے کے باوصف اب تک اسلام کی افادیت ، انسانیت ، آفاقیت اور مخلوق سے ہمدردی کو نہیں سمجھ سکا .
۱۹۷۲ جہان دانش ، ۵۹۲
[آفاق (رک) + ف : یت ، لاحقۂ کیفیت]

آفت (فت ف) .
(الف) امث .
۱. مصیبت ، تکلیف ؛ زحمت .
جان رہے کھوڑے واں قبول پڑے نہ آفت دیکھے نہ زلزلہ .
۱۶۳۵ سب رس ، ۱۶
قامت ہے یا کوئی قیامت آفت ہے یا کوئی بلا ہے
۱۸۰۶ اثر ، د ، ۵۰
ان کے والد نے صاف انکار کردیا اب میرا ایک ایک دن یہاں آفت ہے .
۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۱۲۶
۲. دکھ ، درد ، تکلیف ، صدمہ .
یہ ممکن ہے آفت سے بچ جاؤں میں جو تیرے کرم سے اماں پاؤں میں
۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۱
عمر اہل تمنا نے کس آفت میں بسر کی
تھی شام کی امید نہ امید سحر کی
۱۹۲۰ بیخود موہانی ، ک ، ۵۸
۳. ظلم ، اندھیر .
آفت ہے یگانے ہی جو ہمت نہ کریں گے
یہ کس نے کہا تھا کہ ہمیں پہلے مریں گے
۱۸۷۴ انیس ، ۱ : ۱۲۳
یہ آفت کہیں نہیں دیکھی کہ جس کا حق ماراین اسی کو آنکھ دکھائیں .
۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۴
۴. بے تکا پن ، بے ڈھنگا پن .
کیا آفت ہے صبح سے سر میں آنولے پڑے ہوئے ہیں نہانے کو جی نہیں چاہتا ، جاو پہلے نہا لو .
۱۹۲۰ حیات صالحہ ، ۲۶
۵. (مجازاً) دشواری ، مشکل ، کشمکش .
پائے امید بستہ آفت میں جان خستہ
دل کشتی شکستہ دریائے موجزن میں
۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶۸
میں اس کے لطف کا محتاج اور وہ مجھ سے مستغنی
محبت کا برا ہو ڈال رکھا ہے کس آفت میں
۱۹۵۶ وحشت ، دیوان اولین ، ۲۱۳
۶. کسی چیز یا کیفیت کی شدت .
سات دن تک یہی ضیافت تھی یہ ضیافت نہ تھی کہ آفت تھی
۱۷۸۵ طوطی نامہ ، حسرت ، ۳۹
مدہ میں پیپیے کونلیں ہیں کیسی چار سو
آفت وہ ہی کہاں وہ قیامت لہو لہو
۱۸۷۳ قدر ، ک ، ۲۷
جہاں گئے اس برس جنوں میں چمن ہو یادشت سب ڈبویا
بھرا ہوا تھا کہاں کا دریا کہاں کی آفت تھی چشم تر میں
۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۹۳
۷. جلدی ، گھبراہٹ ، پریشانی .
کہا سن کر زبانی حال قاصد سے یہ اس نے
مصیبت کیا تھی آفت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۳

(ب) صف .

۱. تیز و طرار ، چالاک ، شاطر .

نوے چالے ، نوی چھب تج نویلی تھے نہ جیتے نت
بے سر تھے پانو لگ آفت تجھے میں خوب آزمایا

۱۶۷۲ عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹

کتنی آفت ہے تو بھی او بد ذات پیش بندی کی خوب یاد ہے گھات

۱۸۵۷ بحر الفت ، واجد علی شاہ ، ۲۰

۲. غضب کا ، بلا کا .

سپہ انگے جانے کوں رہ تنگ تھا جو پیٹ کے پچھیں آفت جنگ تھا

۱۶۲۹ خاور نامہ ، ۶۰۲

(ج) م ف .

بہت ، نہایت ، حد درجہ .

فتنہ انگیز اور آفت شوخ بچی خیرن کی ہے قیامت شوخ

۱۸۷۹ جان صاحب ، ۱ : ۱۳۱

[ع : (ارف)]

ـــ اُٹھانا

محاورہ .

۱. مصیبت جھیلنا ، دکھ سہنا .

خوف رقیب و حسرت عجز و نیاز و منت
جیوڑے پہ یہ اذیت آفت اٹھائیں کیا کیا

۱۷۸۹ سوز ، د (ق) ، ۱۲

کبھی آفت نہ یہ اٹھائی تھی چھائیں پھونیں میں نوچ آئی تھی

۱۸۶۰ زہر عشق ، ۲۷

۲. فتنہ یا ہنگامہ برپا کرنا ، غضب ڈھانا ، عذاب میں مبتلا کرنا .

یہ کیا عشق آفت اٹھانے لگا مرے دل کو مجھ سے چھڑانے لگا

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۸۵

جہاں دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم تو اک آفت اٹھاتا ہے یہ ہٹ دھرم

۱۸۱۸ انشا ، کلام انشا ، ۲۶۱

بی بی نے تو یہ آفت اٹھا رکھی ہے ، یہ مردود بی بی کی حمایت کرتا ہے .

۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۸۲

۳. شور و غوغا مچانا ، رونا ، چیخنا چلانا .

شام سے اس لڑکے نے وہ آفت اٹھا رکھی ہے کہ نہ خود سوتا ہے نہ سونے دیتا ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۳۳

ـــ اُٹھنا

محاورہ .

آفت اٹھانا (رک) کا لازم .

ابھی چونچ کھولوں تو آفت اٹھے خرابی اٹھے اور قیامت اٹھے

۱۸۰۲ بہار دانش ، ۷

اگر خاوند سے اپنے کہے مستان شاہ کو بلالیتی تو نہ معلوم کیا آفت اٹھتی .

۱۹۳۱ رسوا ، خورشید بہو ، ۱۱۲

ـــ آنا

محاورہ .

۱. مصیبت یا بلا نازل ہونا ، صدمہ پہنچنا .

آج کل باغ میں وہ سرو سہی جاتا ہے آفت آئی نہیں بالائے صنوبر کس دن

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۴

آفت آئی تھی خوشامد سے بچایا سب نے
اس سیہ کار کو ڈھالوں میں چھپایا سب نے

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۶ : ۸

۲. (ناگہانی) قہر نازل ہونا ، (مثلاً) وبا آنا ، قحط پڑنا .

موذیوں کا خان و ماں برباد کرتا ہے فلک
جب نہ تب آتی ہے آفت خانۂ زنبور پر

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۰

۳. فتنہ برپا ہونا ، غدر پڑنا .

ہر شہر میں آفت آئی ہے سرکاری عملداری اٹھائی ہے .

۱۸۹۰ فسانۂ دلفریب ، ۵

۴. کسی پر غصہ اترنا ، خفگی ہونا .

اس کے کوچے میں نہ چل ساتھ مرے اے سودا
آفت آجائے نہ اے یار کہیں میرے پر

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۶۲

ہم غریبوں پر آفت آئے گی مفت عزت ہماری جائے گی

۱۸۸۰ قلق (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۴).

ـــ بالائی

کس صف ، امث .

غیبی مار ، ناگہانی مصیبت .

ایک میں ہی تہ و بالا نہیں نالے سے ترے
کون کشتہ نہیں اس آفت بالائی کا

۱۸۲۱ صنعت ، ک ، ۳

[آفت + بالا (رک) + ی : لاحقۂ کیفیت]

ـــ بَپا کَرنا

رک : آفت برپا کرنا .

ـــ بَرانگیز

(ـــ فت ب ، سک ر ، فت ا ، غنہ ، ی مج) صف .

آفت برپا کرنے والا فتنے اٹھانے والا .

تصور اسی شوخ خوں ریز کا بلا اور آفت برانگیز کا

۱۷۲۹ کلیات سراج ، ۶۹

[آفت + ف : برانگیز ، برانگیختن (= اٹھانا ، برپا کرنا) سے]

ـــ بَرْپا رہنا

محاورہ ؛ ~ بپا رہنا .

مصیبتوں کا سامنا رہنا ؛ شور و غل اور ہنگامہ رہنا .

ان میں سحر سے شام تک آفت بپا رہی
آئے جدھر بھی پیاسوں کے در پے قضا رہی

۱۹۶۲ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۲

ـــ بَرْپا کَرنا

محاورہ .

۱. قہر اور ستم توڑنا ، قیامت اٹھانا ، مصیبتوں میں ڈالنا (ایجاب و سلب دونوں طرح مستعمل) .

دیکھو تو اس عشق نے کیا کیا آفتیں برپا کی ہیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۹۸

اس کی غفلت اور خود سری نے کچھ کم آفت برپا نہیں کی .

۱۹۲۱ گرداب حیات ، ۳

۲. شور و غل مچانا ، رونا چلانا ، ہنگامہ اٹھانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۳).

— برپا ہونا محاورہ ؛ ~ بپا ہونا .

آفت برپا کرنا (رک) کا لازم .

تابش داغ جنوں سے ہے یہ آفت برپا
آتشیں اژدہے جادے ہیں بیاباں دوزخ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۴

بہت سے گھرانوں میں یہی آفت بپا ہے .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۴۱

— برسانا محاورہ .

ظلم و ستم سے غضب ڈھانا ، بہت ظلم کرنا (بیشتر املجہ سے) .

زمانہ انوں پر آفت برسانے لگیا .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیل (دکنی اردو کی لغت ، ۶)

دونوں طرف سے تیر اندازوں نے آفت برسا رکھی ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۵

— برسنا محاورہ .

آفت برسانا (رک) کا لازم .

اس ملک میں آفتاں برسیں گے .

۱۸۲۴ دکنی انوار سہیل (دکنی اردو کی لغت ، ۶)

ریتی یہ گر گئے تھے جوشہ راہوار سے   آفت برس رہی تھی یمین ویسار سے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

— بیتنا محاورہ .

ظلم و ستم گزر جانا ، مصیبتیں پڑنا .

جو کچھ اس پر اور اس کے خاندان پر آفت بیتی ابن بطوطہ نے اس کو اپنے سفر نامے میں درج کیا ہے .

۱۹۳۹ افسانۂ پدمنی ، ۲۳

— بھرنا محاورہ .

۱. (قدیم) رک : آفت برپا ہونا .

کہیا اسکوں قنبر کہ جاتے ہیں کاں   جو ڈونگر پر آفت بھری ہے یہاں

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۳۸۴

۲. مصیبت جھیلنا ، ظلم و ستم سہنا .

آئے تھے سب جہاں سے گزرنے کے واسطے
میں رہ گئی یہ آفتیں بھرنے کے واسطے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۷

— بھگتنا محاورہ .

مصیبت جھیلنا ، درد دکھ اٹھانا .

ہم بھی آدمی ہیں ہم نے بھی یہی آفتیں بھگتی ہیں .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۳

— پذیر (ـــ فت پ ، ی مع) صف .

ظلم جھیلنے والا (وضع اصطلاحات ، ۷۳) .

[آفت : + ف : پذیر ، پذیرفتن (= قبول کرنا) سے]

— پڑنا محاورہ .

۱. مصیبت نازل ہونا ، غضب ٹوٹنا .

کیوں مچایا ہے دل بیتاب نے غل کیا ہوا
صبر کیا آفت پڑی تجھ پر تحمل کیا ہوا

۱۸۰۲ حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۲۳۱

نظریوں پڑی جیسے آفت پڑے   مگریوں لڑی جیسے قسمت لڑے

۱۹۱۱ قاسم اور زہرہ ، ۱۳

۲. مشکل یا دقت پیش آنا .

ہم بھی دکھاتے غیر سے اخلاص کا مزہ
آفت تو یہ پڑی ہے کہ تم بدگماں نہیں

۱۸۶۹ شیفتہ ، د ، ۴۸

۳. کسی بات کی عجلت ہونا ، جلدی پڑنا .

ایسی کیا آفت پڑی ہے ، دو دن میں چار دن میں پہلے ان چیزوں کا ٹھیک ہوجائے پھر نکاح بھی ہو جائے گا .

۱۸۹۵ حیات صالحہ ، ۱۲۱

— پڑے فقرہ (کوسنا) .

غارت ہو ، ستیاناس جائے .

وصل میں بھی ہوے دینا شاق ہے   کہتے ہیں آفت پڑے اس پیار پر

۱۹۰۳ نظم نگارین ، جلال ، ۶۱

— پہنچنا محاورہ .

۱. مصیبت آنا ، گزند پہنچنا ، دکھ ، درد یا تکالیف میں پھنسنا .

تجھ پر کوئی حادثہ پڑے تو تو بھی ایسا ہی حیلہ کرنا جیسا کہ ایک عورت نے شیر کے ساتھ کیا تھا کہ جس کے سبب کوئی آفت نہ پہنچی .

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۲۲

۲. خرابی ، نقص یا فتور واقع ہونا .

قلعی . . . یہ چاندی کی ایک قسم ہے ، لیکن اس کے مادہ میں تین آفت پہونچی ہیں ، بوئے گندہ اور نرمی اور میل .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۴۹

— توڑنا محاورہ .

۱. ظلم یا ستم کرنا ، غضب ڈھانا .

پھر کی شب اضطراب دل نے آفت توڑ دی
صبح تک تڑپا کیا دم بھر نہ نیند آئی مجھے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۴۲

ستم کرتا ہے آفت توڑتا ہے قہر ڈھاتا ہے
سوال وصل پر کہنا کسی کا ہو نہیں سکتا

۱۹۰۲ سفینۂ نوح ، ۲۳

۲. غصے میں قابو سے باہر ہو جانا .

آج تو سرکار نے نوکروں پر آفت توڑ رکھی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۳۴

ان کی یہ چیز نہ چھیڑو آکر آفت توڑیں گے .

۱۹۰۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۸۲

۳. شور غوغا کرنا ، واویلا مچانا ، چیخنا چلانا .

طمانچے کا لگنا تھا کہ نعیمہ نے ایک آفت توڑ ماری .

۱۸۷۷ توبۃ النصوح ، ۱۰۸

۴. دل کی بھڑاس نکالنا ، مافی الضمیر کے اظہار میں غضب ڈھانا .

حکیم صاحب نے اپنی تالیف میں انشا کے باب میں آفت توڑی ہوگی .

۱۹۲۶ شیرانی ، مقالات ، ۳۰۰

ــ ٹالنا

محاورہ .

مصیبت سے بچانا ، دشواری کو آسان کردینا .

میں اس آفت کو ٹالے دیتی ہوں   ڈر تمہارا نکالے دیتی ہوں

۱۸۸۰ قلق لکھنوی (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۵)

ــ ٹلنا

محاورہ .

۱. آفت ٹالنا (رک) کا لازم .

ایک آفت جو ٹلی دوسری آفت آئی
تا دم مرگ بکھیڑے بھی دنیا کے رہے

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۱

۲. ایک کی مصیبت دوسرے پر چل جانا (عموماً پر کے ساتھ مستعمل) .

ٹل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت
میرے آڑے بخدا میری وفائیں آئیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۰

ــ ٹوٹ پڑنا/ٹوٹنا

محاورہ .

آفت توڑنا (رک) کا لازم .

یہ آفت تو دلی ہی پر ٹوٹی ہے کہ کوئی مسلمان کو نوکر نہیں رکھتا .

۱۸۵۸ عود ہندی ، غالب ، ۹۶

باغ میں آفت ٹوٹ پڑی .

۱۹۳۵ چند ہمعصر ، ۱۹۷

ــ جان

کس اضا ، امث ، امذ .

۱. (لفظاً) جان کا دشمن ، (مراداً) جس سے جان اذیت میں مبتلا ہو ، وبال ، مصیبت .

امتحان ایک کے لیے آفت جان ہوتا ہے اور دوسرے کے لیے دل فریب .

۱۹۲۴ نواب صاحب کی ڈائری ، ۱۶۹

۲. معشوق طرح دار .

روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہیں آنکھیں
کیا مرے پاس سے اے آفت جاں اٹھتا ہے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۲

یہ بزم بلا شبہ کسی آفت جاں کی زلف پیچاں ہے جس کی شان میں خدا غریق رحمت کرے مومن مرحوم فرما گئے ہیں ع بگڑنے میں بھی زلف ان کی بنا کی .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ : ۲۱۶

[آفت + جان (رک)]

ــ جوتنا

محاورہ .

۱. ہنگامہ برپا کرنا .

ابھی سن پائیں تو آفت جوتیں .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۵

۲. مصیبت میں مبتلا کرنا ، تباہی مچانا .

ظالم پارے گا ضرور مگر خدا جانے کیسی آفت جوت کے اور دنیا کو کس دہاڑے پر پہنچا کے .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۲/۱ : ۱۲۳

۳. مصیبت جھیلنا ، درد دکھ سہنا .

اس چھینالے کے مزے کو کواریاں بالیاں یہ آفت جوتتی ہیں .

۱۸۷۷ طلسم گوہر بار ، ۶۷

ــ جھیلنا

محاورہ .

صدموں اور بلاؤں کو برداشت کرنا ، مصیبت جھیلنا .

ہماری جان نے گن گن کے آفتیں جھیلیں
شب فراق میں روز شمار دیکھ چکے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۸

ــ خیز

صف .

آفت برپا کرنے والا .

ہوگئے گرقید غم میں پھنس کے سو یوسف تباہ
حسن آفت خیز کی تو گرم بازاری رہی

۱۸۷۴ نشید خسروانی ، نواب ، ۲۲۰

[آفت + ف : خیز ، خاستن (= اٹھنا) سے]

ــ دکھانا

محاورہ .

مصیبت اور بلا سے دوچار ہونا .

آفتیں دکھلائیں بیتابی نے کیا کیا عشق میں
کیوں نہ میں حسرت سے دیکھوں کور مادرزاد کو

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۷

ــ دوراں

کس اضا (— و لین) امث .

رک : آفت روز گار .

کون ہے صدمۂ دوران و رمد سے خالی
گردش چشم کا عشق آفت دوراں نکلا

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۳

[آفت + دوراں (رک)]

ــ دہر

کس اضا (— فت مج د ، سک ہ) صف .

۱. آفت دوراں (رک) (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۶) .

۲. عیار چالاک .

چند ہم صحبتیں تھیں آفت دہر   مکر میں بدبلا فریب میں قہر

۱۸۸۰ قلق لکھنوی (نوراللغات ، ۱ : ۱۱۶)

[آفت + دہر (رک)]

ــ دیکھنا

محاورہ .

آفت دکھانا (رک) کا لازم .

جان رہے کھڑے وہاں قبول پڑے ، نہ آفت دیکھے نہ زلزلہ ، اپنے بھلے تو عالم بھلا .

۱۹۳۵ سب رس ، ۱۶

خاک ہوتا جل کے مرتا لاکھ آفت دیکھتا
کوئی صورت ایسی ہوتی ان کی صورت دیکھتا

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۱

ــــ ڈالنا محاورہ .

آفت پڑنا معنی نمبر ۱ ، ۲ کا تعدیہ .

ڈالی کیوں سر پہ ترے کوہکنی کی آفت
پیار کرتی نہیں شیریں تجھے فرہاد ابھی

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۹۸

ــــ ڈھانا محاورہ .

رک : آفت توڑنا .

نگاہ اس کی آفت ڈھاتی .

۱۸۲۷ عجائبات فرنگ ، ۲۴

خورشید بہو کوٹھے پر کمرے میں یہ آفت ڈھا رہی تھی اور رضیہ بیگم نیچے دالان میں تخت پر عشا کی نماز پڑھ رہی تھی .

۱۹۳۱ رسوا ، خورشید بہو ، ۱۸

ــــ رَسِیدہ بلا اضا (ــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف .

دکھیا ، دکھیارا ، بدنصیب ، بیچارہ .

مژگان تر ہوں یا رگ تاک بریدہ ہوں
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

۱۷۸۴ درد ، د ، ۲۸

پریوں نے اس کے حال پر رحم کھا کر آپس میں مصلحت کی کہ اس آفت رسیدہ کو وہاں تک پہنچانا چاہیے .

۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۱۱۸

اپنی آفت رسیدہ قوم . . . کا وقار دوسری اقوام کی نگاہ میں جمانا .

۱۹۰۸ مضامین پریم چند ، ۲۳۶

[ف : آفت + ف : رسیدہ ، رسیدن (= پہنچنا) سے]

ــــ روزگار کس اضا (ــ و مج ، سک ز) صف .

۱. (لفظاً) زمانے کے لیے قہر و بلا ، (مراداً) معشوق .

کہ ہوں آفت روزگار آج میں   جو نکلوں سرب دل سوں بہار آج میں

۱۶۲۵ سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۸

آفت روزگار جب تم ہو   شکوہ روزگار کون کرے

۱۹۰۵ داغ (نور اللغات ، ۱ : ۱۱۶)

۲. فتنہ پرداز ، مفسد ، فتنۂ روزگار شخص .

یہ ایک ہی آفت روزگار ہے اس کا شریک صحبت ہونا اچھا نہیں .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۳۵

[آفت + روزگار (رک)]

ــــ ریز (ــ ی مج) صف .

آفت لانے والا ، آفت پیدا کرنے والا (وضع اصطلاحات ، ۹۳) .

[آفت + ف : ریز ، ریختن (= بکھیرنا) سے]

ــــ زَدہ (ــ فت ز ، د) صف .

رک : آفت رسیدہ .

ہم سے کیا حاصل چھپائے ہم بھی ہیں آفت زدے
کیوں نہیں کرتا ہے جرأت ہم سے تو اظہار عشق

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۳۷

اس آفت زدہ کو اور تو کوئی ترکیب سوجھی نہیں کان پھٹ پھٹا کے ایک دولتی جو جھاڑتا ہے دونوں پاؤں سے نجات پا گیا .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷

[آفت + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے]

ــــ سَر پَر آنا/پَڑنا محاورہ .

" آفت سر پر ڈالنا ؛ لانا " (رک) کا لازم .

الگ ہو جائیں گے کھا کھا کے سارے
پڑے گی آفت آ سر پر ہمارے

۱۷۹۵ فرس نامۂ رنگین ، ۳

بگڑے کوئی اوروں سے بنی جان پر اپنی
عاشق ہی کے سر آتی ہے آفت ہو کسی کی

۱۸۸۸ دیوان جلال ، مضمونہائے دلکش ، ۶۷

ــــ سَر پَر لانا محاورہ .

آفت سر پر ڈالنا (رک) .

خاطر میں میری ایک بھی آیا نہ اس کا جور
سو آفتوں کو چرخ مرے سر پہ لا چکا

۱۷۳۸ تاباں ، د ، ۳

ــــ سَر پَر لینا محاورہ .

مصیبت مول لینا ، اپنے اقدام سے بلا میں پڑنا .

میں اس دل کا ساتھی نہیں عاشقی میں
بلا میری لے سر پہ آفت کسی کی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۹

ــــ سَر پَر ہونا محاورہ .

مصیبت کا قریب ہونا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ، تکلیف میں ہونا .

اس برے وقت میں منہ مجھ سے نہ موڑو صاحب
سر پہ آفت ہے نہ تنہا مجھے چھوڑو صاحب

۱۸۷۴ مرثیۂ یکتا ، حیدر حسین ، ۹

ــــ سَہنا محاورہ .

صدمے کا تحمل کرنا ، دکھ برداشت کرنا .

سہنی پڑی ہیں مجھ کو بڑی آفتیں نسیم
عاشق ہوا ہوں ایک بت خورد سال کا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، ک ، ۹۵

ــــ طَلَب بلا اضا (ــ فت ط ، ل) صف .

بلا و مصیبت کا خواستگار ، مصائب و مشکلات کو دعوت دینے والا .

مرگیا ہے اس تمنا میں دل آفت طلب
شاد ہو دشمن رہے روتا ہمیشہ دوستدار

۱۷۷۲ فغاں ، د ، ۶۷

ایک مدت سے ہوں آفت طلب اے گردش چرخ
کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۷

[آفت + طلب (رک)]

ـــ کا صف ، امذ ؛ مث : آفت کی .

۱. بے حد ، بے انتہا .

آفت کا زور ضعف پکڑتا ہے ہجر میں
انسان تو کیا ہے دیو پچھڑتا ہے ہجر میں

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۸۵

آفت کا معرکہ دم ردو بدل ہوا
پھول شقی کی سانس بھی بازو بھی شل ہوا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

۲. عیار ، چالاک ، آفت کا بنا ہوا .

اے کیف نہ لگ چلنا خوبان ستمگر سے
باتیں غضب ان کی ہیں یہ لوگ ہیں آفت کے

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۹۴

ـــ کا بنا ہوا صف ، مذ ؛ مث : کی بنی ہوئی .

نہایت شوخ اور شریر ؛ چست و چالاک ، محنتی اور مستعد .

بنا ہوا ہے وہ آفت کا شام تک نہ ٹلے
پہاڑ سامنے آئیں تو چٹکیوں سے ملے

۱۸۹۱ مرثیۂ کرنل ، مظفر علی خان ، ۱۱

ـــ کا پُتلا (ـ ضم پ ، سک ت) صف .

رک آفت کا بنا ہوا .

حضور یہ لوگ آفت کے پتلے ہیں ان سے کیا تعجب ہے جو چاہیں وہ کریں .

۱۸۹۶ لعل نامہ ، ۱ : ۱۰۹

مولانا کیا کہوں وہ تو عجب آفت کا پتلا ہے .

۱۹۰۷ محسن الملک ، مکاتیب ، ۱۲

ـــ کا پَرْکالہ (ـ فت پ ، سک ر ، فت ل) صف ، مذ .

رک : آفت کا پتلا .

بلائے جان عاشق تھا وہ مہ رو کوئی آفت کا پرکالہ تھا بنو

۱۸۸۲ اسرار محبت ، ۱۹

اس دیار میں گھوڑے قدوں کے چھوٹے مگر آفت کے پرکالے اور حدت و چالاکی میں مثل آگ کے شرارے پیدا ہوتے ہیں .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۵۷

اے صنم نازنین . . . تو آفت کا پرکالا ہے ، اندھیرے گھر کا اجالا ہے .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳

ـــ کا ٹُکڑا (ـ ضم ٹ ، سک ک) صف .

رک : آفت کا پتلا .

خراماں ہو جو وہ آفت کا ٹکڑا صحن گلشن میں
چھری قمری پہ پھر جائے چلیں آرے صنوبر پر

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۴۸

ـــ کا گھر (ـ فت گھ) امذ .

وہ مقام جہاں بلا اور مصیبتوں کا ہجوم ہو ، آلات کا سرچشمہ .

خانۂ یار گھر آفت کا ہے اے رہگیرو جسم پر سایۂ دیوار نہ آنے پائے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۶۳

ـــ کا مارا صف ، مذ ؛ مث : آفت کی ماری .

رک : آفت زدہ .

کرے انصاف دنیا میں اگر آفت کے ماروں کا
بنے خود آسمان پھاپا تمہارے دلفگروں کا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۹

ادھر سے آفت کا مارا صالح نام مشعلچی روشنی کے واسطے آرہا تھا .

۱۹۱۰ امرائے اہل ہنود ، ۵۴

ـــ کار صف .

مصیبت ڈھانے والا ، رنج یا دکھ دینے والا .

آو پھر تکلیف تسکین اضطراب دل کو دیں
آو پھر اس شوخ آفت کار کی باتیں کریں

۱۹۳۶ معارف جمیل ، ۱۰۳

[آفت + کار (رک)]

ـــ کَٹْنا محاورہ .

مصیبت دفع ہونا ، بلا ٹلنا .

سب نے جانا کہ اب یہ آفت کٹ گئی اور بلا دفع ہوگئی .

۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۴۷۲

ـــ کَشِیدَہ (ـ فت ک ، ی مع ، فت د) صف .

مصائب جھیلے ہوئے ، مصیبت زدہ ، بد نصیب .

پژمردہ ایک پھول لیے ہیں وہ ہاتھ میں
کیوں کر کہیں کہ ہم بھی تو آفت کشیدہ ہیں

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰

[آفت + ف : کشیدہ ، کشیدن (= کھینچنا ، جھیلنا) سے]

ـــ کی صف ، مث .

آفت کا (رک) کی تانیث .

اور ایک سو ہے بازی گروں کا ہجوم قیامت کا غل ہے اور آفت کی دھوم

۱۸۷۱ جلوۂ اختر ، بہبود ، ۱۵

ـــ کی بَنی ہُوئی صف ، مث .

آفت کا بنا ہوا (رک) کی تانیث .

بیٹا آج کل کی لڑکیاں آفت کی بنی ہوئی ہیں .

۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۵/۱ : ۱۳۲

ـــ کی پَرْکالَہ (ـ فت پ ، سک ر ، فت ل) صف ، مث .

آفت کا پرکالہ (رک) کی تانیث .

چٹھی نویس آفت کی پرکالہ تھی .

۱۹۰۰ ذات شریف ، ۴۹

ـــ کی پُڑیا (ـ ضم پ ، سک ڑ) صف ، مث .

۱. شوخ و شریر ، چالاک و عیار ، آفت کی بنی ہوئی .

ہوا جو ہوا پر نہیں ٹلتی بات ہے آفت کی پڑیا نگوڑے کی ذات
۱۹۱۰ قاسم اور زہرہ ، ۵

۲. غضب کی خوبصورت ، حسین و جمیل .
وہ تھیں گر چہ پہلے سے آفت کی پڑیا
پر اب تو یہ حسن اور کچھ رنگ لایا
۱۸۹۶ تجلیات عشق ، اکبر ، ۲۳۰

— کی پوٹ صف .

رک : آفت کی پڑیا (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۶) .

— کی چنگاری صف .

رک : آفت کی پرکالہ .
وہ آفت کی چنگاری سچ مچھ بنی شرربار و آتش فگن کچھ بنی
۱۸۲۵ تحفۂ اعظم ، علی ، ۳۱

— کی چیز صف .

چست و چالاک ، شوخ و شریر ، آفت کا بنا ہوا .
تم تو تھے ہر بات میں نواب اک آفت کی چیز
کیا ہوا جو دو ہی دن میں ایسے مضطر ہوگئے
۱۸۸۴ مضامین رفیع ، ۱۰۷

— گزرنا محاورہ .

مصیبت بیتنا ، مصیبت گزر جانا .
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر پڑے غم کا سایہ نہ اس بیے اثر پر
۱۸۷۹ مسدس حالی ، ۲۰
پھر تابمصر شہ پہ جو آفت گزر گئی محسوس یہ ہوا کہ قیامت گزر گئی
۱۹۷۰ سورج کی زبان سے واقعات کربلا ، ۲۹

— گلے پڑنا/لگنا محاورہ .

مصیبت میں پھنسنا ، ذمہ داری سر پر آنا .
گلے آفت لگی پابند زنجیر ناہل ہیں
یہ شرعی قید ہے طوق و سلاسل اس کو کہتے ہیں
۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۲۳

— گھڑنا محاورہ (قدیم) .

آفت آنا ، مصیبت پڑنا .
میرے پو یہ آفت گھڑی سو تیرے بھائی بنے سوں .
۱۸۲۲ انوار سہیل ، ابراہیم بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت ، ۶)

— لانا محاورہ .

مصیبت ڈالنا ، ستم توڑنا ، غضب ڈھانا ، مبتلائے مصیبت کرنا .
کہاں جاتا ہور کال تھے آیا ہے توں
بھی اس وضع آفت جو لیا یا ہے توں
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۵۱۸

واللہ اعلم مجھ پر کیا آفت لاوے اور کیسی قیامت اٹھاوے .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۹۷
اگر میں وہاں تک پہنچ جاتا تو تم لوگوں پر اتنی بڑی آفت لاتا کہ جس کا تم ہرگز مقابلہ نہ کرسکتے .
۱۹۰۰ منصور موہنا ، ۹۰

— لاؤ (— و مع) صف .

مصیبت کا سبب ، ذریعہ .
اس راجہ کی ایک جورو تھی . . . آفت لاؤ .
۱۸۲۲ انوار سہیل ، ابراہیم بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت ، ۶)
[آفت + ا : لاؤ ، لانا (رک) سے صفت فاعلی]

— مچانا محاورہ .

۱. شور و غل مچانا ، سخت ہنگامہ برپا کرنا ، ہلچل ڈال دینا .
بچہ کیا ہے بھونچال ہے دو گھڑی میں کیسی آفت مچادی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۳۶
جیو بھیا یہ تم نے . . . کل کیا آفت مچوادی .
۱۹۱۲ جذب دل ، ۲۹

— مچنا محاورہ .

آفت مچانا (رک) کا لازم .
کافی ہیں سوز حشر میں مجھ کو مرے امام
آفت مچے جلوں میں اگر آفتاب میں
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۶۱

— مول لینا محاورہ .

جان بوجھ کے مصیبت یا مشکل میں پڑنا .
اس نادہند بد معاملہ کے ہاتھ مال بیچ کر کون آفت مول لے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۳۶
اگر مانو تو مجھ کو ڈھونڈنا مت نہیں تو مول لوگے سخت آفت
۱۹۳۶ جگ بیتی ، ۱۲۰

— میں آنا محاورہ .

مصیبت میں پڑنا ، بلا میں پھنسنا .
دل و جاں عشق کے ہاتھوں جو آجاتے ہیں آفت میں
تو عاشق کو مصیبت پر مصیبت دونی ہوتی ہے
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۹
آفت میں آے ہم بھی دل مبتلا کے ساتھ
تو آشنا نے جان دی نا آشنا کے ساتھ
۱۹۱۱ ظہیر ، د ، ۲ : ۱۱۳

— میں پڑنا محاورہ .

مصیبت میں گرفتار ہونا ، بلا میں پھنسنا .
مبادا خیانت کرے اور آفت میں پڑے .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۲۵
سارے عزیز چھٹ گئے گھر بھی اجڑ گیا
بیکس مدینہ چھوڑ کے آفت میں پڑگیا
۱۹۵۹ مرثیۂ منظور (راے پوری) ، ۲۱

ـــ میں پھنسانا محاورہ .

آفت میں پھنسنا (رک) کا تعدیہ (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۳۶) .

ـــ میں پھنسنا محاورہ .

مصیبت میں پڑنا ، جھگڑوں میں پھنسنا .

جور گلچیں عشق گل خوف خزاں ایذائے خار
لاکھ آفت میں پھنسی ہے ایک جان عندلیب

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچہ آرزو ، ۴۱

نانا کی قبر پاک سے منہ آے موڑ کے
آفت میں پھنس گئے ہیں مدینے کو چھوڑ کے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۶

ـــ میں جان ہونا محاورہ .

ناک میں دم ہونا ، سخت مشکلات اور مصائب کا سامنا ہونا .

رسوائیوں کے خوف سے آفت میں جان تھی
اچھا کیا جو آپ نے دیوانہ کردیا

۱۹۱۵ جان سخن ، ۴۱

ـــ میں ڈالنا محاورہ .

آفت میں پڑنا (رک) کا تعدیہ .

بولی جھنجلا کے کہ آفت میں نہ ڈالو مری جاں
شرع کے صدقے نبی اور علی کے قرباں

۱۸۶۷ واسوخت حکیم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۷۸)

وعدہ کر کے اور بھی آفت میں ڈالا آپ نے
زندگی مشکل تھی ، اب مرنا بھی مشکل ہوگیا

۱۹۱۵ جان سخن ، ۳۶

ـــ میں سپڑنا محاورہ (قدیم) .

آفت میں مبتلا ہونا .

جلد او آفت میں سپڑ جاویں گا .

۱۸۲۴ انوار سہیل ، ابراہیم بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت ۶) .

ـــ نصیب (فت ن ، ی مع) صف .

مصیبت زدہ ، ستم کش ، بد قسمت .

وحشت میں سنگسار ہوا پر دعا یہ ہے
آفت نصیب اے سرشوریدہ تو رہے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۱۷

بیاروں موئی ہوں کوکھ جلی ہوں غریب ہوں
بی بی میں ایک ضعیفۂ آفت نصیب ہوں

۱۹۵۴ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۹۰

[آفت + نصیب (رک)]

آفْتاب (سک ف) امذ .

۱. ایک روشن گولا جو ہر صبح آسمان پر مشرق سے نکلتا اور شام کو مغرب میں ڈوبتا دکھائی دیتا ہے ، نظام شمسی کا مرکزی کرہ ، سورج .

آفتاب روشن انکھیاں تھیں و انکھیاں روشن آفتاب تھے .

۱۵۸۲ جانم ، کلمۃالحقائق ، ۱۰۵

آفتاب و ماہ و برق و شعلہ سب میں ہے وہ نور
حسن اپنا اس نے اب کس کس میں جھمکایا نہیں

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۲

اتنا وقت نہیں رہا تھا کہ غروب آفتاب سے پہلے تجہیز و تکفین سے فراغت ہو سکے .

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۸۲

۲. سورج کی روشنی ، دھوپ .

پڑیا تھا میں کتی وقت بے آب و تاب
برستا اتھا مجھ اوپر آفتاب

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، ۷۰

دل کو نہ سرد مہری جاناں سے داغ ہو
جاڑے میں بیٹھتے ہیں غریب آفتاب میں

۱۸۶۷ عرش (میر کلو) ، د ، ۴۱

دور خزاں تھا باغ رسالت مآب میں
مرجھا رہے تھے سب گل تر آفتاب میں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

۳. شراب ، شراب کا پیالہ .

ساقی قدح شراب دے دے مہتاب میں آفتاب دے دے

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۸

صبح کے وقت دور میں جام شراب ناب ہے
ایک اُدھر آفتاب ہے ایک اِدھر آفتاب ہے

۱۹۳۴ اعجاز نوح ، ۲۷۹

۴. گنجفے کے چھٹے رنگ کا پہلا پتا جس سے کھیل شروع ہوتا ہے ، تاش کے کھیل میں حکم کا اکا .

آیا تو جس کے ہاتھ گیا جیت وہ صنم
بازی ہو گنجفے کی فزوں آفتاب سے

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رامپور ، ۳۱۲

حکم کے پتوں میں چار مورتیں ہوتی ہیں ، حکم کا اکا آفتاب کہلاتا ہے .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۹۲

۵. (مجازاً) حسن و جمال یا عمدہ صفات میں مشہور ، کامل ، بلند مرتبہ (شخص) .

تعریف کس زبان سے کریں مغبچوں کی ہم
اے کیف آفتاب ہے یہ خاندان تمام

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۱۳

۶. (مجازاً) حسین معشوق .

ہچکی لگی ہے دھیان میں اک آفتاب کے
کیونکر گلے سے گھونٹ اوتاریں شراب کے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۱

۷. (تصوف) تجلی روح جو سالک کے دل پر وارد ہو ، بعض کے نزدیک روح جو بدن میں مثل آفتاب ہے اور نفس بمنزلۂ ماہتاب (مصباح التعرف لارباب التصوف ، ۴۱) .

[ف]

ـــ ایک نیزے پر آنا / رہنا / ہونا محاورہ .

قیامت برپا ہونا ، حشر کے آثار ہونا (قیامت کے آثار میں سے ہے کہ سورج اس دن زمین سے سوا نیزے یا ایک نیزے کے فاصلے پر ہوگا) .

قیامت آئی نہ کس روز رو و قامت سے
ہمیشہ ایک ہی نیزے پہ آفتاب رہا
۱۸۵۳ دیوان برق ، ۲۰

پیاسا کھڑا تھا دھوپ میں فرزند بو تراب
آیا تھا ایک نیزے پر اس وقت آفتاب
۱۹۷۰ سورج کی زبان سے واقعات کربلا ، ۱۶۸

— آمدِ دلیلِ آفتاب فارسی کہاوت ، اردو میں مستعمل .

سورج کے وجود کے لیے دلیل کی حاجت نہیں، اس کی روشنی خود ہی دلیل ہے؛ ایسی بات جس کے لیے دلیل کی ضرورت نہ ہو ، روشن اور واضح بات ہے.

آفتاب کب دکھائی دیتا ہے ایسے مقام پر جہاں ذرہ دلیل آفتاب ہو ، آفتاب آمد دلیل آفتاب .
۱۸۹۴ رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۲

حضرت پنڈالولی کی زندہ جاوید اور مسلمہ مقبولیت و مرجعیت آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح ہے .
۱۹۱۶ سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۶۶

— بام کس اضا .

رک : آفتابِ لب بام .

ہم آفتاب بام ہیں یا ہیں چراغ صبح کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۳۱

گر کر فراز سقف سے دم میں ہوئے تمام
کوٹھے پہ چڑھ کے ہوگئے یہ آفتاب بام
۱۹۷۱ حبیب مظاہر (مرثیہ) ، فیض بھرت پوری ، ۹

[آفتاب + بام (رک)]

— بر آمد ہونا محاورہ .

سورج نکلنا ، صبح ہونا .

نکلا خیام نور سے وہ آسمان جناب جیسے سحر کے وقت برآمد ہو آفتاب
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۵

— برسرِ دیوار کس صف ، صف .

رک : آفتاب لب بام .

جب سفیدی آئی سر پر کیا بھروسا زیست کا
بحر ہم اب آفتاب برسر دیوار ہیں
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۲۵

[آفتاب + ف : بر (= پر) ، حرف ربط + سر (رک) + دیوار (رک)]

— برسنا محاورہ (قدیم) .

سخت دھوپ پڑنا .

قب : رک : آفتاب معنی نمبر ۲ .

— بلند ہونا محاورہ .

سورج کا افق سے اونچا ہونا .

شب فراق میں گھبرا کے کھو نہ جا اے دل
قریب صبح ہے ، ہوتا ہے آفتاب بلند
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۳۳

— بنانا محاورہ .

عروج دینا .

مسلمانوں نے ایک ذرہ پایا تھا اور اس کو آفتاب بنا دیا .
۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۳ : ۱۷

— پر تھوکو اپنے ہی منہ پر پڑے کہاوت .

رک : آسمان کا تھوکا اپنے ہی منہ پر آتا ہے (خزینۃ الامثال ، ۳۸) .

— پر خاک ڈالنا محاورہ .

رک : چاند پر خاک ڈالنا جو کثیرالاستعمال ہے .

حقیقت میں کہاں تک تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہاں تک خاک ڈالتے .
۱۸۷۰ آیات بینات ، ۱ : ۱۳۳

— پرست بلا اضا (— فت پ ، ر ، سک س) صف .

۱. وہ فرقہ جو سورج کو مبدء نور سمجھ کر اس کی پرستش کرتا ہے .

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست
گئی نہ ، خاک ہوئے پر ، ہوائے جلوۂ ناز
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۴۲

۲. کنول کا پھول ، گل نیلوفر (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۸۲) .

۳. سورج مکھی (جامع اللغات ، ۱ : ۴۴) .

۴. گرگٹ .

آفتاب پرست جسے عربی میں حربا اور اردو میں گرگٹ کہتے ہیں ، ہروقت رو بہ آفتاب رہنے اور اس کی شعاعوں میں رنگ بدلنے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہے .
۱۹۲۳ سرگزشت الفاظ ، ۶۷

[آفتاب + ف : پرست ، پرستیدن (= پوجنا) سے]

— حشر کس اضا (— فت ح ، سک ش) امذ .

سورج جو قیامت کے دن نکلے گا (کہا جاتا ہے کہ وہ زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا) .

تر دامن اس قدر ہوں کہ اے آفتاب حشر
سایہ مرا خجل کرے ابر بہار کو
۱۸۴۶ دفتر فصاحت ، وزیر ، ۱۲۳

ہزار شکر ہوا آفتاب حشر طلوع
بڑی تو بات رہی یہ کہ تو نظر آیا
۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۶۵

[آفتاب + حشر (رک)]

ـــ خانہ بلا اضا (ـــ فت ن) امذ .

موسم گرما میں قیام کی جگہ ؛ وہ بنگلہ جو کسی باغ میں بنا ہو .

بادشاہ . . آفتاب خانے سے اونٹ منگا کر سوار ہوا .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۱۷

[آفتاب + خانہ (رک)]

ـــ ڈوبنا محاورہ .

سورج کا غروب ہونا ، شام ہونا .

لگایا غوطہ جو اس مہروش نے دریا میں
تو لوگ کہنے لگے آفتاب ڈوب گیا

۱۸۴۶ دفتر فصاحت ، وزیر ، ۵۹

روشنی غائب ہوگئی آفتاب ڈوب گیا .

۱۹۵۶ مناظر احسن ، عبقات (ترجمہ) ، ۱۲۱

ـــ ڈھلنا ف مر ، محاورہ .

۱. دوپہر ختم ہونے پر سورج کا مغرب کی سمت جھکنا ، زوال کا وقت شروع ہونا .

وہ ڈرتا ہے نماز جائے گی کر آفتاب ڈھلنیں تے .

۱۵۹۰ ؟ فقہ حنفی مع شرح (دکنی اردو کی لغت ، ۶)

جمعے کے واسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جس کا مکان جامع مسجد سے دور ہووے تو وہ ایسے وقت نکلے کہ جمعہ پالیوے .

۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹

آفتاب کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک نمازیں پڑھا کرو .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۲۳

۲. (مجازاً) رو بہ تنزل ہونا ، (کسی چیز یا کیفیت میں) نقصان یا کمی واقع ہونا .

ہندوستان میں زبان فارسی کا آفتاب مدت سے ڈھلتا چلا جاتا ہے .

۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۲ : ۲

عمر کا آفتاب جب ڈھلنے لگا تو ظرافت کا بدر کامل رفتہ رفتہ ہلال بنتا گیا .

۱۹۵۴ اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۱۲

ـــ رو بلا اضا (ـــ و مع) صف .

جس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا ہو .

اے آفتاب رو ترے روپے عجب نہیں
ہر رات تجھ پہ سونے میں ہووے نثار چاند

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۳۴۷

آفتاب رو .

۱۹۲۱ وضع اصطلاحات ، ۲۴۲

[آفتاب + رو (رک)]

ـــ زدہ (ـــ فت ز ، د) صف .

دھوپ کا مارا ، پژمردہ .

چمن میں کس کے صبا رخ سے اٹھ گیا ہے نقاب
کہ گل مجھے نظر آنے ہیں آفتاب زدہ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۴۲

[آفتاب + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے حالیۂ تمام]

ـــ زردی میں آنا محاورہ .

قریب مرگ ہونا (بیشتر حیات یا زندگی وغیرہ کی طرف مضاف ہو کر) .

کس کا آفتاب حیات زردی میں آیا ہے کس کا خورشید عمر لب بام ہو رہا ہے .

۱۸۸۷ داستان امیر حمزہ ، بلگرامی ، ۱۶۵

ـــ سر پر آنا محاورہ .

دوپہر ہونا .

سر پہ جب آفتاب آتا تھا   پاؤں میں سایہ لپٹا جاتا تھا

۱۸۵۷ بحر الفت ، واجد علی شاہ ، ۶۱

آیا جو سر پہ ماہ امامت کے آفتاب   اترا فرس سے بہر تیمم وہ حق جناب

۱۹۷۶ مرثیۂ ساحر لکھنوی ، ۹

ـــ سر کوہ کس اضا (ـــ فت س ، کس ر ، و مج) صف .

رک : آفتاب لب بام .

میرجانی ترخان نے کہا کہ مرزا شاہ حسین آفتاب سرکوہ ہے .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۵۰

[آفتاب + ف : سر (= کنارہ) + کوہ (رک)]

ـــ سوا نیزے پر (اتر) آنا محاورہ .

رک : آفتاب ایک نیزے پر آنا .

اگر گرمی ہو تو لوگوں کو شک کی جگہ یقین ہو جاتا کہ آفتاب سوا نیزے پر اتر آیا ہے .

۱۸۸۷ جام سرشار ، ۴۴

یا کسی نے رخ سے برقع کو اٹھایا بام پر
یا سوا نیزے پر آیا روز محشر آفتاب

۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۳۵

ـــ طلوع کرنا/ہونا محاورہ .

آفتاب برآمد ہونا .

بوقت صبح ہو یوں نشۂ شراب طلوع
کہ جیسے شرق سے کرتا ہے آفتاب طلوع

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۷۱

طلوع روز دہم جبکہ آفتاب ہوا
حرم سرائے برآمد یہ ماہتاب ہوا

۱۹۷۶ مراثی وزیر (جعفری) ، ۷

ـــ غروب ہونا محاورہ .

سورج کا ڈوب جانا ، رات آجانا .

تارے نمود ہوں جو غروب آفتاب ہو
آنسو بہیں تبھی جو ہو ساغر شراب کا

۱۸۴۶ دفتر فصاحت ، وزیر ، ۲۱

— سوختہ ہونا

(گنجفہ) گنجفے کے کھیل میں مقرر قاعدے کے مطابق کسی کھلاڑی کو آفتاب کا پتا استعمال نہ کرنے کی ممانعت ہو جانا .

جل کے اٹھتے گنجفے میں وہ تو مٹتا رنگ بزم
سوختہ ہوتا آفتاب اپنا تو کیونکر کھیلتے

۱۸۲۷ کلیات منیر ، ۱ : ۳۶۱

— قیامت کس اضا (— فت ق ، م) امذ .

رک : آفتاب حشر .

بغیر یار ہے دن روز حشر اے ساقی
ہے آفتاب قیامت مرے حضور شراب

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۷

[آفتاب + قیامت (رک)]

— کو چراغ/مشعل دکھانا

رک : سورج کو چراغ دکھانا جو زیادہ مستعمل ہے .

حضور کو کسی بات میں سمجھانا اور سکھلانا . . . آفتاب کو مشعل دکھانا .

؟ ۱۸۹۳ کوچک باختر ، ۱۱

اس خود سری کی کوئی انتہا ہے کہ آپ ذرہ بھر عقل پر پھولے نہ سمائیں اور آفتاب کو مشعل دکھائیں .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۲

— گرداں بلا اضا (— فت گ ، سک ر) امذ .

چھتری ، وہ شامیانہ جو سلاطین وغیرہ پر سایہ کرنے کے لیے ملازم ساتھ لے کر چلتے ہیں .

غلام اور نوکر چتر اور آفتاب گرداں کا سایہ ان پر کیے ہوئے .

۱۹۳۰ تیمور ، ۲۰۶

[آفتاب + ف : گرداں ، گردیدن (= پھرنا) سے]

— گیر بلا اضا (— ی مع) امذ .

رک : آفتابی نمبر ۱ .

بہادر شاہ نے سلطان محمود خلجی کا چتر سفید و آفتاب گیر . . . نظام شاہ بحری کو دیا .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان، ۴ : ۵۲

کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں سنہری اور روپہلی کام کے آفتاب گیر تھے .

۱۹۵۰ ٹھگ ، ۱ : ۲۳۰

[آفتاب + ف : گیر ، گرفتن (= لینا ، پکڑنا) سے]

— گیری (— ی مع) امث .

رک : آفتاب گیر .

بہت سے آدمی آفتاب گیریاں لئے ہوئے تھے یہ آفتاب گیریاں روپہلی اور سنہری پٹی سے بنی ہوئی تھیں .

۱۸۸۹ سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۶

[آفتاب گیر + ا : ی ، لاحقۂ تصغیر]

— لب بام کس اضا (— فت ل ، کس ب) صف .

(مجازاً) ڈوبتا سورج ، وہ جو قریب بزوال ہو ؛ نہایت بوڑھا جو قریب مرگ ہو ، چراغ سحری .

ایک دن اوس نے تنہائی میں کہا کہ اے فرزند میں بسبب کبرسن آفتاب لب بام ہو رہا ہوں .

۱۸۴۴ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۱۳۰

بیٹا ہم تو آفتاب لب بام ہو رہے ہیں .

۱۹۳۵ بیگمات شاہان اودھ ، ۲۵

[آفتاب + ف : لب (= کنارہ) + بام (رک)]

— لب بام آنا محاورہ .

موت کے قریب ہونا .

میں نے ان کو جب شملہ جاتے ہوئے دیکھا تو ان کی صورت دیکھکر گھبرا گیا کہ اب یہ آفتاب لب بام آپہنچا .

۱۹۰۷ مقالات شبلی ، ۸ : ۲۰۳

— لب بام پہنچنا محاورہ .

رک : لب بام آنا .

تشنگی کے مارے جان پر بنی آفتاب لب بام پہنچ گیا .

۱۹۱۱ ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۱۲

— محشر کس اضا (— فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ .

رک : آفتاب حشر .

اے آفتاب محشر اب جلد ہو برآمد
ڈھیوڑی پہ منتظر ہے شور نشور تیرا

۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۲

[آفتاب + محشر (رک)]

— میں چونڈا اجلا کرنا محاورہ .

رک : دھوپ میں بال سفید کرنا .

میں نے کیا آفتاب میں چونڈا اجلا کیا ہے .

۱۸۲۵ نغمۂ عندلیب ، ۱۱۶

— نکلنا ف ل .

صبح ہونا ، سورج کا نظر آنا .

شب گزری اور آفتاب نکلا   تو گھر سے بہ ہوا شتاب نکلا

۱۷۸۲ درد ، د ، ۲۷

زلفوں سے اس کا روے منور عیاں نہیں
ابر سیہ کو چیر کے نکلا ہے آفتاب

۱۸۴۲ دیوان رند ، ۱ : ۴۰

آفتابچی (سک ف ، ب) امذ .

ہاتھ دھلانے والا ملازم .

بادشاہ نے اپنے آفتابچی جوہر سے کہا کہ تیرے پاس آفتابے میں پانی ہے .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۸

خلیفہ کا آفتابچی قاضی کے حسب نسب سے واقف تھا .

۱۹۲۶ حیات فریاد ، ۶

[ف : آفتاب ، آفتابہ (رک) کی تخفیف + ت : چی ، لاحقۂ صفت]

آفتابستان (سک ف ، کس ب ، سک س) امذ .

جہاں دھوپ کثرت سے پھیلی ہو ، وہ مقام جو دھوپ کی طرح روشن اور چمکدار ہو .

ہر ایک گل میں کا زر تھا مہر تاباں

ہوا تھا آفتابستان چمن وہاں

۱۷۵۹ راگ مالا ، عزلت ، ۲۹

[آفتاب (رک) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف]

آفتابہ (سک ف ، فت ب) امذ ؛ ~ آفتاوا .

ایک وضع کا لوٹا جس کے پیچھے گرفت کے واسطے ہتھی لگی ہوتی ہے اور منھ پر سرپوش ہوتا ہے (اسے عموماً منھ ہاتھ دھونے یا دھلانے کے کام میں لاتے ہیں) ؛ لوٹا .

مزین پاندان پور پیک دان خوب آتھے طشت آفتابہ بہوت محبوب

۱۶۶۵ تتمۂ پھول بن ، ۱۹۰

قسم قسم کے کھانے نکال کر چوبے اور گنگا جمنی چلمچی آفتابہ سے ہاتھ دھلوا کر عرض کی کہ پیر و مرشد کچھ نوش کریں .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳

[ف]

آفتابی (سک ف)

(الف) امث

۱. بادشاہوں کے جلوس میں چتر (چھتری) کے علاوہ چاندی سونے کا ایک دائرہ یا پان کی شکل کا مثلث جو ایک ڈانڈ پر نصب ہوتا تھا (چتر سر پر سایہ ڈالتا اور یہ پہلو سے آنے والی دھوپ کی روک کرتا تھا) .

آفتابی سے خجل جس کی ہے خورشید فلک

یہ بنا اس شہ اکبر کی بدولت پنکھا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۳۶۱

۲. طاؤس کی کھلی ہوئی دم سے مشابہ ایک خاص وضع کی چھوٹی سی پنکھیا ، سورج مکھی ، (اس سے چہرے کو دھوپ سے بچاتے اور کبھی پنکھے کی طرح جھلتے ہیں) .

نہیں ہے بلبل کون ایسے موسم میں درد و غم دھوپ میں خزاں کی

کہ آشیاں اس کوں خس کا بنگلا ہے سایہ گل ہے آفتابی

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۴۱۱

دیکھکر اس مہ کو وقت پیشانی آفتاب

ہوگیا منھ پر بجائے آفتابی آفتاب

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۶۸

سب سر برہنہ تھے اور ملکۂ معظمہ اپنی جگہ پر چہرے کی ایک طرف آفتابی لگائے بیٹھی تھیں .

۱۹۰۴ سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۹۰۷

۳. چھتری ، سائبان (جو دھوپ سے بچاؤ کے لیے سر پر تانتے ہیں) .

حشر میں ہم آویں گے زاہد اس تجمل سے

شہ کا سایۂ نعلین سر پر آفتابی ہے

۱۸۸۰ عشق ، د ، ۹۹

اے لو ! سورج کی کرن نکلی ، کہار نے آفتابی لگادی .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۲۰

اری خوشامد خوری . . . تو جم جم جا . . . اور آفتابی لگا کرجا .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۸۲

۴. ایک قسم کی آتشبازی جس کے چھوڑنے سے دھوپ کی سی روشنی پھیل جاتی ہے .

وزن آفتابی : شورہ دس مثقال گندھک دو نیم مثقال .

۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ ، ۱۹۲)

یہ سلسلہ ختم ہوتے ہی . . . آفتابیوں اناروں . . . کا مقابلہ شروع ہوا .

۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۲ : ۳۶

۵. تین یا زیادہ دروں کا برآمدہ جو شاہی عمارات اور بعض امرا کے مکانات کے بالائی حصے میں مہتابی کی طرح بنا ہوتا ہے .

جب کبھی بام پر اس کا رخ تاباں چمکا

آفتابی سے لگی چھوٹنے مہتابی سی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۲

میں نے ان کی مرمت کی اور آفتابی کی جگہ میں نے محرابیں دروازے اور صندل کا کام بنوایا .

۱۹۰۳ چراغ دہلی ، ۴۲۳

۶. شراب سرخ .

چاندنی رات ہے کٹورے میں منگؤ نہ شراب

آفتابی کا مزہ آج ہے مہتابی پر

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۴۳

۷. ایک قسم کی ڈھال جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے .

وہ ہلال ابرو اگر چمکائے تیغ مغربی

نکلے مشرق سے لیے وہاں آفتابی آفتاب

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۶۸

(ب) امذ .

۱. سورج مکھی ، گل آفتاب (آئین اکبری (ترجمۂ فدا علی) ، ۱/۱ : ۱۶۳) .

۲. عہد اکبری کا ایک گول سکہ ، وزن ایک تولہ ۲ ماشے ، $4\frac{3}{4}$ سرخ ، قیمت بارہ روپے تھی ، سکے کے ایک طرف اللہ اکبر جل جلالہ اور دوسری جانب دارالضرب کا نام اور سنہ الٰہی کندہ تھا (آئین اکبری (ترجمۂ فدا علی) ، ۱/۱ : ۴۸) .

(ج) صف .

۱. منسوب بہ آفتاب ، جیسے آفتاب سے نسبت ہو ، آفتاب سے نسبت رکھنے والی بات یا چیز (رنگ یا اور کسی صفت کی بنا پر) .

تمنا اُنے بلائی گل جس نے شال دی سو

چادر بھی آفتابی زر کا رومال دی سو

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۲۱۰

بوسیلے آلۂ کلاں بیں آفتابی کے پسو کے بدن میں خون کا جاری ہونا بوجہ احسن دکھاوں گا .

۱۸۲۰ ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲۰

اوائل زمستان کے صاف آفتابی دنوں میں لوگ باہر جاتے ہیں ۔
۱۹۲۲ ایرانی افسانے ، ۳۱

۲. (i) دھوپ کھایاہوا ، دھوپ کی گرمی سے تیار کیا ہوا ، جیسے آفتابی گلقند ۔

تجھ سے ساقی کیا گلاب آفتابی مانگتا
مانگتا بھی میں تو اک مے کی گلابی مانگتا
۱۸۷۴ نشید خسروانی ، ۲۷

یہ (گل قند) دو قسم کا ہوتا ہے ایک آفتابی دوسرا آبی ۔
۱۹۳۰ جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۱

(ii) دھوپ کا مارا ہوا داغدار اور شکستہ رنگ ، جیسے : سیب آفتابی (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۲) ۔

۳. مدور ، گول ، جیسے : آفتابی چہرہ یا آفتابی دائرہ ۔

آگیا ابر وے جاناں کا جو لکھنے میں خیال
آفتابی دائرہ جو تھا ہلالی ہو گیا
۱۷۷۳ دیوان فدوی ، ۴۲

اگر اصل خط بیضاوی ہے مصنوعی خط آفتابی ہوگا ۔
۱۸۹۲ اصول سراغ رسانی ، ۵۸

سوتواں ناک آفتابی چہرہ کھنچی کھنچی بھویں ۔
۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۲۵

[آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

آفتاوا

(سک ف) امذ ۔

آفتابہ (رک) (نوادرالالفاظ ، ۲۳ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۴۴) ۔

آفتی

(فت ف) صف ۔

۱. مصیبت والا ، پریشان کن ۔

چوتھے دیس بھی یو جھگڑا آفتی فبریا نہینچ تھا ۔
۱٦۳۵ سب رس ، ۱۸۱

۲. آفت زدہ ، مصیبت کا مارا ۔

وہ کمبخت اور آفتی تھا کہ جس کی تمام خوشیاں غم و الم کے ساتھ بدل گئی تھیں
۱۸۹۱ قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۱۹

[آفت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

آفر

(فت ف) امذ ؛ امث ۔

پیشکش ، نذر ۔

عرضیاں دوڑائی شروع کیں تاکہ مجھ کو ان اطراف میں کہیں جگہ مل جائے بارے ایک دم سے دو آفر آئے ۔
۱۹۰۳ لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۲۲۵

اف : آنا ، دینا ، کرنا ۔

[انگ : Offer]

آفریدگار

(سک ف ، ی مع ، فت د) صف ۔

پیدا کرنے والا ، خالق مطلق ۔

سب کا آفریدگار وہی پچھان
۱۵۸۲ ؟ کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۲۲

قربان صنعت قلم آفریدگار تھی ہر ورق پہ صنعت ترصیع آشکار
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲٦

آفریدگار کی دی ہوئی مصیبتوں کے علاوہ مرزا غالب کی بہت سی مشکلات خود آفریدہ ہیں ۔
۱۹۷۱ فکر و خیال ، ۱۵۹

[ف : آفرید ، آفریدن (= پیدا کرنا) سے + گار ، لاحقۂ صفت (فاعلی)]

آفریدہ

(سک ف ، ی مع ، فت د) صف ۔

پیدا کیا ہوا ، جسے پیدا کیا گیا ہو ، مخلوق ۔

ندیکھے اس کا صاف دیدہ (کذا) نہ سمجھے منجہ بغیر کوئی آفریدہ
۱٦۲۵ جنت سنگھار (ق) ، ۴۵

اے گل تو دمیدہ کے مانند ہے تو کس آفریدہ کے مانند
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۷۵

تو ہے آفریدہ پئے طرب مرے غم سے چشم کو تر نہ کر
مری خستگی سے حزیں نہ ہو مری بیکسی پہ نظر نہ کر
۱۹۱۰ دیوان اولین ، وحشت ، ۱۹٦

[ف : آفریدہ ، آفریدن (= پیدا کرنا) سے حالیۂ تمام]

آفریدی

(سک ف ، ی مع) امذ ۔

سرحدی پٹھانوں کی ایک گوت کا نام ۔

قوم کے ہیں آفریدی اک پٹھان
لوگ کہتے ہیں اون ہیں (انہیں) شمشیر خان
۱۸۳۳ داستان رنگین ، ۹

اخبار میں آفریدیوں کے ایک حملے کا حال لکھا ہے ۔
۱۹۰۱ مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۲

[غالباً : آفریدوں سے منسوب]

آفریں (۱)

(سک ف ، ی مع) امث ، کلمۂ تحسین ۔

۱. مرحبا ، شاباش ، واہ واہ (داد و تحسین کے موقع پر مستعمل) ۔

انے آیا خرگاہ میں بے گمان کیا آفریں بہوت بر پہلوان
۱٦۳۹ خاور نامہ ، ۲۰۰

سینے سے تیر اس کا جی کو تو لیتا نکلا
پر ساتھوں ساتھ اس کے نکلی اک آفریں بھی
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۷۳

فلک پر لافتیٰ الا علی لاسیف کا غل تھا
زبان قدرت جاں آفریں سے آفریں نکلی
۱۹۳۱ محب ، مراثی ، ۲۰۵

اف : کرنا ، کہنا ، ہونا ۔

[ف : کلمۂ تحسین]

ــــ باد بریں ہمت مردانہ تو

فارسی کا مصرع ، اردو میں مستعمل ۔

تیری ہمت اور جوان مردی پر آفریں ہو (پامردی اور عالی حوصلگی کی تعریف کے موقع پر مستعمل) ۔

اس نے کہا آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو ، میں درم ناخریدہ غلام ہوں ۔
۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸

ـــ خواں (- و معد) صف .

آفریں کہنے والا ، شاباش دینے والا .

تمام شہر خاور مسلمان ہوے تمام یک بیک آفریں خواں ہوئے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۳۶

انبیا کہتے تھے خوش ہو کے تری شان اللہ
آفریں خواں تھے فرشتے بھی کہ سبحان اللہ

۱۹۷۲ مرثیۂ ہلال نقوی ، ۱۳

[آفریں + خواں (رک)]

ـــ دینا محاورہ .

تحسین و تعریف کے کلمات کہنا ، شاباش دینا .

آفریں دی ہر ایک کو سو بار اور تحسین کی پکار پکار

۱۸۱۰ ہشت گلزار ، ۲۲

ـــ صد آفریں (-فت ص ، سک د ، سک ف ، ی مع) امث ، کلمۂ تحسین .

شاباش ہزار شاباش (آفریں کی تاکید کے لیے مستعمل) .

جب گیا میں یاد سے تب کس کا گھر کا ہے کا پاس
آفریں صد آفریں اے مردمان روزگار

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۲۲

[آفریں + صد (رک) + آفریں (رک)]

ـــ ہے کلمۂ تحسین .

کیا بات ہے ، کیا کہنا ہے ، شاباش .

آفریں ہے اس اللہ کے شیر کو جس نے سومنات فتح کر کے ہی چھوڑا .

۱۹۲۳ غزنوی جہاد ، ۱۱

آفریں (۲) (سک ف ، ی مع) امث (قدیم) .

۱. خلقت ، پیدائش .

میں نہ جانوں کیسے نوراں تھے ہوتی تو آفریں
سب پنکھی چھوڑے ہیں تیرے جوت تھے اپنا وطن

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۰

۲. مخلوقات .

جہاں لگ جو ہے آفریں سب جتی کروں سب اوپر تجکوں میں جگ پتی

۱۶۹۱ نور نامہ (ق) ، ۲۰

جہاں آفریں آفریں پر تمام شرف تجہ دیا یا حیات النبی

۱۸۰۹ شاہ کمال ، مخزن العرفان ، ۳۵۲

[ف : آفریں ، آفریدن (= پیدا کرنا) سے]

. . . آفریں (سک ف ، ی مع) صفت مرکب کا جزو دوم .

(جزو اول کے ساتھ مل کر) پیدا کرنے والا ، کے معنی میں ، جیسے : جاں آفریں ، جہاں آفریں ، معنی آفریں وغیرہ .

تو اپنا دل خدائے جہاں آفریں کی طرف لگا دے .

۱۸۳۲ گلستان ، (ترجمۂ حسن علی) ، ۶۰

میں کثرت جمال سے حیران ہوگیا
اے حسن آفریں ترے قربان ہوگیا

۱۹۲۹ اعجاز نوح ، ۲۴

[رک : آفریں (۲)]

آفرینش (سک ف ، ی مع ، کس ن) امث .

۱. پیدائش ، تخلیق ، پیدا ہونا ، عدم سے وجود میں آنا .

اول آفرینش نبی نور دیکھ .

۱۵۸۲ ؟ کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۲۵

پوچھو نہ آفرینش احمد کا تم سبب منظور اپنی ذات کا اس کو ظہور تھا

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۴۶

زمین و آسمان کی آفرینش میں بھی ۔ق ہی کار فرما ہے .

۱۹۶۷ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۵

۲. دنیا ، کائنات ، جو کچھ خدا نے خلق کیا .

توتوں کچ درمیان آفرینیش میں ہے یا نہیں سب وہی رہے .

۱۵۸۲ ؟ کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۲۷

ہماری زمین آفرینش سے ایک چھوٹا حصہ ہے .

۱۸۳۳ مفتاح الافلاک ، ۵۳

[ف : آفرینش ، آفریدن (= پیدا کرنا) سے]

آفرینندہ (سک ف ، ی مع ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف .

پیدا کرنے والا ، خالق ، موجد .

وہ آفرینندہ جن و انس و وحوش و طیور ہے .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱۲۷

وہی مالک اور نگہبان ہے آفرینندۂ زمین و زمان ہے .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۵

[ف : آفرینندہ ، آفریدن (= پیدا کرنا) سے صفت فاعلی]

. . . آفرینی (. . . سک ف ، ی مع) ترکیب میں اسم کیفیت کا جزو دوم .

(جزو اول کے ساتھ مل کر) پیدا کرنا ، کے معنی میں .

سودا نے البتہ نہایت کثرت سے رباعیاں لکھیں لیکن اکثر عشقیہ یا خیال آفرینی کی غرض سے لکھی ہیں .

۱۹۰۷ موازنۂ انیس و دبیر ، ۲۲۲

[آفریں (۲) (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

آفِس (کس ف) امذ .

دفتر ، وہ کمرہ یا مکان جو کسی خاص نجی یا سرکاری کام کے لیے مختص ہو ، سرشتہ ، صیغہ .

ادھر مولوی کس مپرسی میں تھے نہ آفس میں تھے اور نہ کرسی میں تھے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۴ : ۸۱

[Office : انگ]

آفسٹ (سک ف ، کس مج س) امذ .

دھات کی پلیٹ پر مارو طرابے سے الفاظ یا عبارت کا اولو لے کر چھاپنے کا ایک طریقہ ، عکسی چھپائی کا ڈھنگ .

چھاپہ خانوں کی آفسٹ چھپائی اور رنگین طباعت معیاری اعتبار سے یورپی چھاپہ خانوں سے کم نہیں .

۱۹۷۲ ماہنامہ «کتاب» لاہور ، ستمبر اکتوبر ، ۲۳

[Offset : انگ]

آفسوں (سک ف ، و مع) امذ (قدیم) .

رک : افسوں .

اپر اس کے پڑ تین بار آفسوں

۱۵۲۲ بھوگ بل (دکنی اردو کی لغت ، ٦)

آفوس/آفونسو (و مع/و مج ، سک ن ، و مج) امذ .

ایک قسم کا خوش ذائقہ آم .

الفانسو (Alfonso) ایک خاص آم کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے .
یہ لفظ آفونسو کی شکل میں بھی اردو میں استعمال ہوتا ہے .

۱۹۵۵ اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۰

[رک : الفانسو]

آفیت (کس ف ، فت ی) امث .

عافیت (رک) کا یہ قدیم املا .

توں اپنی عطا و مرحمت سے کر مجھ کوں نہال آفیت سے

۱۶۹۲ ہشت بہشت ، ۸ : ۱۸۰

[عافیت (رک) کا بگاڑ]

آفیشل (ی مع ، فت ش) صف .

دفتر سے متعلق ، دفتر کا ، سرکاری .

اسی وقت اپنی فائل سے آفیشل چٹھی . . . نکال کے دیکھی .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۵٦

[انگ : Official]

آقا

زرخرید یا پشتینی غلام یا لونڈی کا سرپرست ، مخدوم ، ولی نعمت ، حاکم ، افسر .

کب سپاہی کام پر آقا کے اب دیتا ہے جی
بھوک سے کرتا ہے ہو کر زندگی سے سیر جنگ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۸۹

گمراہی کی خواہشوں اور باطل کی پیروی میں سے جو اس کا آقا چاہے اس کو حکم کرتا ہے .

۱۸٦٦ تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۸۸

۲. مذہبی پیشوا یا برگزیدہ شخصیت جس سے عقیدت ہو .

بحر آقا کی جدائی سے تڑپتا ہے غلام کربلا یاد آئی جب دیکھا حسین آباد کو

۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۱٦۷

صاحبو ! آقا رخصت ہوئے فاطمہ کی آنکھیں اُبل پڑیں .

۱۹۱٦ سی پارۂ دل ، ۲ : ۲۲

[ف : (== نیز صاحب و برادر)]

ـــ ے خانہ کس اضا (ـــ فت ن) امذ .

گھر کا مالک ، کنبے کا وارث اور سرپرست .

اس پیام سے تو غرض ابن رشد کی یہ تھی کہ اس کے اہل خانہ کو اطمینان ہو کہ آقائے خانہ صحیح و سالم ہے .

۱۹۲۰ رسائل عماد الملک ، ۱۲

[آقا + ف : ے ، علامت اضافت + خانہ (رک)]

ـــ ے شریعت کس اضا (ـــ فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ .

(جعفریہ) مجتہد ، فقیہ ، مفتی ، عالم دین .

آقائے شریعت مولانا . . . صاحب قبلہ

۱۹۵۱ نگارستان مانی ، ۱٦

[آقا + ف : ے ، علامت اضافت + شریعت (رک)]

آقائی امث .

آقا ہونے کی حیثیت یا حالت : حکومت .

کہنے کو تو یہ عہدہ دار رولنگ چیف کے ملازم ہوتے ہیں لیکن در حقیقت وہ آقائی کرتے ہیں .

۱۹۳۸ تذکرۂ وقار ، ۱۸۰

اف : کرنا ، ہونا .

[آقا + ف : ئی ، لاحقۂ کیفیت]

آقائیت (کس ہ ، فت ی) امث .

آقا ہونے کی حالت ، آقائی .

سکھ ازم کا منشا تھا کہ برہمنوں کی آقائیت سے بچ کر اپنی قوم کو اسلام کی مساوات سے علیحدہ کیا جائے .

۱۹۱٦ سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ٦۴

[آقائی (رک) + ف : ت ، لاحقۂ کیفیت]

آقتہ بیگی (سک ق ، فت ت ، ی مج) امذ : ~ آختہ بیگی .

اکبری عہد کا ایک عہدہ دار جو تمام جانوروں کے حالات سے واقفیت رکھتا اور ان کی دیکھ بھال و (اور) علاج وغیرہ میں دیگر ملازمین کی رہنمائی کرتا تھا. (اس عہدے پر کوئی نامی امیر مقرر کیا جاتا تھا) (آئین اکبری (ترجمہ) ۱/۱ : ۲۵۷) .

آک (۱) امذ : ~ آکھ ؛ آگ .

ایک جنگلی پودا جو کھرسا میں سرسبز اور برسات میں مرجھایا ہوا رہتا ہے . (اس کی پتی اور شاخ کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے جو نری رنگنے اور دواؤں اور کشتہ جات میں کام آتا ہے . اس میں اول پھول آتے ہیں، پھر ڈوڈے لگتے ہیں جن کے اندر روئی سی بھری ہوتی ہے) ، مدار ، اکوا .

آگ دھتورا چوہے و گھوسی دلبر کے کھانے کے واسطے لیاوتا ہے .

۱۷۴٦ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۸

بن آگ ترلی ٹیسو کیا پھول رہے بن بن
سرسوں ہے اڑوسا ہے پھر اور ہی ہے سن بن

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹

اگر بیض خانے کے پتے علاحدہ علاحدہ رہیں تو اس حالت کو اتمل پھل . . . کہتے ہیں مثلاً سدا بہار آک .

۱۹٦۲ مبادی نباتیات ، ۱۳۸

[ف : تب : س :]

ـــ کا ڈوڈا (ـــ و مج) امذ .

آک کا پھل (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۲۰) .

ــــ کی بڑھیا (ــ ضم ب ، سک ڑہ) امث .

۱. وہ روئی جو آک کے پھل میں سے نکلتی ہے . (قب : آک کی بڑھیا).

بجز موے سفید اس میں نہیں کچھ
نہیں جوں آکھ کی بڑھیا کہیں کچھ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۷۴

۲. نہایت ضعیفہ ، نہایت بوڑھی عورت (مخزن المحاورات ، چرنجی لال ، ۲۸) .

آک (۲) امذ .

گنے کا انکھوا (پلیٹس ، ۶۳) .

[۰ : آک आक]

آکا (۱) امذ .

۱. بھائی (بیشتر بڑا بھائی) .

میری قسمت میں وہ خوشی نہ تھی جو آپ کو . . . اور منجھلے آکا صاحب کو بالمشافہہ نظم سنانے سے حاصل ہوتی .

۱۹۰۳ مکتوبات حالی ، ۱ : ۲۹

۲. مغل یا ولایتی پٹھان یا سپاہی جس کا تیور اور لہجہ طبعاً سخت اور کرخت ہوتا ہے .

لشکر میں جو ہزار پانسو خفقانی یا نکمے ڈیوڑھے آکا . . . اون کو لڑائی کا نام سن کے اول شام سے . . خفقان نے آ گھیرا ہے .

۱۸۴۵ حکایت سخن سنج ، ۲۰

ساتویں نمبر پر لفنگی اردو ہے جیسے آکا بھائیوں کی لٹھ مار کڑاکے دار زبان کہو .

۱۹۱۵ مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۲

۳. مخاطب کرنے کا کلمہ جیسے میاں یا دوست وغیرہ . (بیشتر بانکوں اور سپاہیوں یا پہلوانوں کے لیے مستعمل) .

بڑے زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی لادو اور کہو کہ آکا اٹھو .

۱۸۶۹ چند پند ، ۳۲

آکا یہ کیا ؟ تم تو دو دو پیسے کی صدا لگا رہے تھے .

۱۹۲۸ ساقی ، جولائی ، ۴۸

[ت]

آکا (۲) امذ .

رک : آقا .

جوان ذری متحیر ہوا کہنے لگا آکا بھلا بے دل کا ہرن بھی ہوتا ہے .

۱۹۹۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۳ : ۶

آکار امذ .

۱. جسم ، روپ ، صورت ، شکل .

اللہ تعالیٰ . . . نہ پنہان نہ اظہار نہ آکار نہ نرنکار .

۱۵۸۲ کلمۃ الحقائق ، ۲۵

پو سول ہی گیان سو کشم گیان
آکار ہی گیان بل اگم گیان

۱۷۰۰ من لگن ، ۵۰

پڑنے لگا مانند چندر ماں کا آکار
دھندلانے لگا فلک پہ تاروں کا غبار

۱۹۴۷ روپ ، ۱۲۵

۲. عالم ناسوت .

نہیں تو وہ آکار میں پڑکے روئے گا .

۱۶۳۵ ؟ مینا ستونتی (دکنی اردو کی لغت ، ۶).

[س : آکار आकार]

آکاس/آکاش امذ .

آسمان ؛ فضائے خالی .

چمکن لگے جب کنک ہٹ پر
چڑھاوا کیا دھرت آکاس پر

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو ، ۴۷

آکاس کے اڑنے والے پنچھی اور سمندر کے رہنے والے جیو . . . بھی آفت میں آ پڑتے ہیں .

۱۸۰۳ بیتال پچیسی ، ۶۰

شیو کی لٹوں میں آئی آکاش سے اتر کر
بھارت میں دھار پھیلی کیلاش سے اتر کر

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۲۹

[س : آکاش आकाश]

ــــ اگن گولا (ــ فت ا ، گ ، و مج) امذ .

آسمان سے ٹوٹنے والا تارا ، شہاب ثاقب (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۰) .

[آکاس + اگن (رک) + گولا (رک)]

ــــ باندھیں پتال باندھیں گھر کی ٹٹی کھلی کہاوت .

ایسے شخص کی نسبت مستعمل جو بڑے بڑے انتظام کرنے کے دعوے کرے اور گھر کا بندوبست نہ کر سکے (نجم الامثال ، ۲۳) .

ــــ بانی امث .

(ہندو) غیب کی آواز ، سروش ، ہاتف .

اتنے میں ایک آکاش بانی سنائی دیتی ہے .

۱۹۳۸ شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۱

[آکاس + : بانی (رک)]

ــــ برت (ــ کس ب ، سک ر) .

(الف) امث .

ایسی حالت جس میں ذریعۂ معاش مقرر یا یقینی نہ ہو ، توکل کی زندگی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۰) .

(ب) صف .

ایسا شخص جس کا کوئی مقررہ ذریعہ معاش نہ ہو ، معاش کے لیے خدا پر بھروسا کرنے والا ، متوکل (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۰) .

[آکاس + س : برت (رک)]

ــــ برتی (ــ کس ب ، سک ر) صف .

رک : آکاس برت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۰) .

[آکاس برت + ۱ : ی ، زاید]

ــــ بیل (ــ ی مج) امث .

زرد رنگ کے الجھے ہوئے تاگے سے مشابہ ایک خودرو بیل جو بغیر جڑ کے کسی بھی درخت پر پھیل کر لپٹتی چلی جاتی ہے اور اس درخت کے پتے وغیرہ بالکل خشک ہو جاتے ہیں . (دوا کے طور پر مستعمل) ، عشق پیچہ ، امر بیل .

تازہ تازہ افتیمون جس کو آکاس بیل کہتے ہیں باندھنا مجرب ہے .

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱۳

انگریزوں کے قدم یہاں ایسے جمے کہ وہ آکاس بیل کی طرح سارے ملک پر چھا گئے .

١٩٣٥ چند ہمعصر ، ٢١٢

[آکاس + بیل (رک)]

ـــ پھَل (- فت پھ) امذ .

١. حرامی بچہ ، رام جنا (منیراللبیان ، ١٢ ؛ مخزن‌المحاورات ، ٢٨) .

٢. خدا کی دین ، مراد ؛ بال بچے (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٩٠) .

[آکاس + پھل (رک)]

ـــ تارے توڑنا محاورہ (قدیم) .

رک : آسمان کے تارے توڑنا .

گھرا بھی بہت جھونٹ نہ بول جوڑ
جنگل دھرت آکاس تارے نہ توڑ

١٤٣٥ کدم راو پدم راو ، ٢١١

ـــ چوٹی (-و مج) امث .

سمت‌الراس ، سر کی سیدھ (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٩٠) .

[آکاس + چوٹی (رک)]

ـــ دِیا (-کس د) امذ ؛ ~ آکاس دیپ ؛ آکاس دیوا .

١. چاند ؛ وہ چراغ جسے ہندو کاتک کے مہینے میں اونچے بانسوں پر لٹکاتے ہیں . (ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے اُس دنیا میں بھی روشنی ملتی ہے) (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٩٠) .

بلاق اس کے میں دُر ہے نور افزا ہے آویزاں گویا آکاس دیا

١٧٧٢ تصویر جاناں ، شفیق ، ٢٧

٢. بڑا چراغ جو مینار یا بلندی پر جہاز رانوں یا مسافروں کی رہنمائی کے لیے جلایا جاتا ہے (اب و ، ٥ : ١٦٥) .

[آکاس + دیا (رک)]

ـــ دُھری (- ضم د ھ) امث .

کرۂ آسمانی کا محور یا دُھرا ، نقطۂ شمال (فرہنگ آصفیہ ، ١ : ١٩٠) .

[آکاس + دھری (رک)]

ـــ گَنگا (- فت گ ، غنہ) امث .

کہکشاں ، اکاس جنیو .

ہے عکس جبیں یا ہے کمر کی زنجیر
یہ رات اور یہ آکاش گنگا کی لکیر

١٩٤٧ روپ ، ٥٠

[آکاس + گنگا (رک)]

ـــ نِیم (- ی مع) امذ .

ایک پودا جس کے پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں ، نیم چنبیلی .

روز بے اس کے پاس ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے احاطے میں کھڑے ہوے آکاش نیم کے پاس ارنڈ خربوزہ .

١٩٦٢ آفت کا ٹکڑا ، ٦٧

[آکاس + نیم (رک)]

آکاسی/آکاشی صف .

رک : آکاشی (مع تحتی الفاظ) .

ـــ بِرت (- کس ب ، سک ر) امث .

رک : آکاس برت (مخزن المحاورات ، ٢٨) ، اکاشی برت .

[آکاسی + برت (رک)]

آکاش امذ .

رک : آکاس (مع تحتی الفاظ) .

پھولاں کے اندھیاریاں سو خوش باس سوں
دیوے زیب بہتر نو آکاش کوں

١٦٥٧ گلشن عشق ، نصرتی ، ٣٠٧

یہ دھرتی اور آکاش کس کے سہارے پر قائم ہے .

١٩٣٢ انجام عیش ، ٦٦

آکٹوپس (سک ک ، و مج ، فت پ) امذ .

"آکٹوپس اسی قسم (کٹل فش) کا ایک دوسرا جانور ہے . . . ان کے جسم کے اندر ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں ایک قسم کی سیاہ روشنائی بھری رہتی ہے ، جب یہ کسی دشمن کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اپنی اس روشنائی کو کافی تعداد میں باہر نکال دیتے ہیں ، روشنائی باہر آکر پانی کو گندلا کردیتی ہے ، ایسے گندلے پانی میں اُن کا دشمن ان کو دیکھ نہیں سکتا ، وہ اس طرح سے اس کی نگاہ سے بچ کر بھاگ جاتے ہیں ، اس روشنائی کو سیپیا روشنائی کہتے ہیں ، مصور اس کی بہت قدر کرتے ہیں" (حیوانی دنیا کے عجائبات ، ٢٢) ، ہشت پا .

[لاط : Octopus]

آکٹرائے (سک ک ، فت ٹ) امذ .

وہ محصول جو اندرون ملک سامان کی درآمد پر وصول کیا جائے ، ایک مقام سے دوسرے مقام میں سامان لے جانے کا محصول یا چنگی .

بلدیات کی آمدنی زیادہ تر آکٹرائے اور زمین ، مکانات ، گاڑیوں اور جانوروں کے محاصل سے حاصل کی جاتی ہے .

١٩٣٧ اصول و طریق محصول ، ١٦٠

[انگ : Octroi]

آکری (١) (سک ک) امث .

عذر ، معذرت .

چاکری میں آکری کیا .

١٩٢٣ گنجینۂ اقوال و امثال ، ١٠٠

[ہ : اکری अकरी (غالباً اکڑی)]

آکری (٢) (سک ک) امث .

آک (رک) کا پودا .

کھلاویں آکری کا دود اس کوں .

١٦٧٠ ؟ شغل بیجاپوری ، پند نامہ ، (دکنی اردو کی لغت ، ٦)

آکڑا (سک ک) امذ .

آک (رک) کا درخت (خزائن الادویہ ، ٧ : ٨) .

آکُس
(ضم ک) امذ .

پتھر تراشنے کا لوہے کا قلم .

آکس کا کاف مضموم ہے قلم آہنی کو کہتے ہیں جس سے سنگ تراش پتھر تراشتے ہیں .

۱۸۲۵ مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱

[غالباً س : اَنْکُس ؟]

آکْسائڈ
(سک ک ، کس ء) امذ .

آکسیجن اور ایک کسی اور عنصر کا آمیزہ .

اس نظریے کے مطابق دھاتیں ایک کلس (جسے ہم آج زنگ یا آکسائڈ کہتے ہیں) اور ایک عجیب شے فلوجسٹن سے مل کر بنتی ہے .

۱۸٦۸ فتوحات سائنس (ترجمۂ احمد حسن) ، ۵۰۰

اس میں خود لوہے کا آکسائڈ ہوتا ہے جو آکسیجن کو جذب کرلیتا ہے .

۱۹۲۰ مکالمات سائنس ، ٦۷

[انگ : Oxide]

آکْسِیجَن
(سک ک ، ی مع ، فت ج) امث .

ایک عنصر لطیف جو ہوا اور پانی کا ایک جزو بسیط ہے ، ہوا کا وہ جزو جس پر روشنی اور زندگی موقوف ہے .

بہت سے اجسام ہیں کہ ایک دوسرے کے مقابل ہیں مثبت اور منفی ہوتے ہیں چنانچہ منفی اجساموں سے گندک اور فاسفورس اور آکسیجن اور ہیڈروجن وغیرہ ہیں .

۱۸۵٦ فوائدالصبیان ، ۱۳۴

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بلا آکسیجن کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا .

۱۹٦۷ بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۲

[انگ : Oxygen]

آکْشَن
(سک ک ، فت ش) امذ .

رک : نیلام .

آکشن کرد یا بجا کر ڈھول بک گئی اینٹ کوڑیوں کے مول

۱۸۹۲ پشو ، ۲۲

اف : کرنا ، ہونا .

[انگ : Auction]

آکِل
(کس ک) صف .

کھانے والا ، نوش کرنے والا .

آکل مال یتیم و حق تلف مودی ابوین و ابن نا خلف

۱۸۲٦ آثار محشر ، ۴۳

ایک خاص باب میں انھوں نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ باری تعالیٰ کے سوا ہر ہستی آکل و ماکول ہے .

۱۹۱۸ مکاتیب اقبال ، ۲ : ٦۵

[ع : (ا ک ل)]

آکِلانَہ
(کس مع ک ، فت ن) صف .

آکلہ (رک) کی طرح کا ، کسی چیز کو گلانے یا سڑانے والا .

زنگ اگر لوہے کے پہلو بہ پہلو رہے تو اس سے ایک قسم کا گلوانی جفت تیار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے لوہے میں اور زیادہ آکلانہ عمل ہونے لگتا ہے .

۱۹۲۸ اشیائے تعمیر ، ۱۳۰

[آکل (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

آکِلَہ
(کس خف ک ، فت ل) امذ .

(لفظاً) کھانے والا ، (طب) وہ زخم جو کسی عضو کی ساخت کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے ، گوشت خورہ ، سرطان .

دہن اور دندان اور بینی میں عارضہ آکلہ ہوتا ہے .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات ، ۲۹۹

گندہ مواد کے انصباب سے ہو تو آکلہ کے طریقہ پر علاج کریں .

۱۹۳٦ ترجمہ شرح اسباب ، ۲ : ۲۰۱

[ع : آکل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ـــ خورَہ
(ـــ و مج ، فت ر) امذ .

(نباتیات) پودوں کی چھال کے زخم کا ابھرا ہوا کنارہ .

پودوں کی چھال (Bark) جب کسی طفیلی فنگس سے متاثر ہوتی ہے تو وہ گلنا سڑنا شروع کردیتی ہے . . . زخم بنتے جاتے ہیں اور پھیلتے جاتے ہیں ، ان زخموں کے کنارے ابھرے ہوتے ہیں ، جن کو آکلہ خورہ (Canker) کہتے ہیں .

۱۹۷۰ فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵٦

[آکلہ + خورہ (رک)]

آکَن
(فت ک) امذ .

کھیت کی گھاس ، جڑیں اور جھاڑیوں کا سمیٹا ہوا انبار ، گھور (ا پ و ، ٦ : ۱۰۲) .

[ہ : آکن आकन]

آکول
(و مج) امذ .

رک : آکولہ .

چترک ، آکول اور برہم ڈنڈی کے ساتھ . . . کھرل کرلے .

۱۹۰٦ اکسیر الاکسیر ، ۷۷

آکولَہ
(و مج ، فت ل) امذ ؛ آکول .

ایک چھوٹا درخت جس کی لکڑی قدرے خوشبودار ہوتی ہے اور جس سے تیل نکالا جاتا ہے (جو جادو اور سحر میں کام آتا ہے) ، (لاطینی) Alangium hexapetalum .

دوسری اقسام کی لکڑیاں جن میں قدرے خوشبو ہوتی ہے ، وہ حسب ذیل ہیں : آکولہ . . . اتا جام اور دارچینی .

۱۹۰۷ مصرف جنگلات ، ۸۲

[س : انکول अङ्कोल]

آکھ

رک : آک .

اس کی ہتھیلی پر . . . ، پیپل کے پتے ، وہ بھی نہ ہو تو آکھ کے یا کسی اور درخت کے پتے اوپر تلے رکھ کر دھاگوں سے باندھتے تھے .

۱۸۷۲ سخندان فارس ، ۱ : ۱۳۱

آکھ کا پودا دو ڈیڑھ گز تک بلند ہوجاتا ہے .

۱۹۲۹ کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰

ــ کی بڑھیا

رک: آک کی بڑھیا .

آکھا

امذ .

رک : آڑھند (اپ و ، ٦ : ١٢٠) .

آکھاس

امذ (قدیم) .

آسمان ، آکاس (رک) .

نعرا گیا ہے سوس کا دھرتی ستی آکھاس پر

بیاض مراثی (دکنی اردو کی لغت ، ٦)

آکَھت

(فت کھ) امث .

١. وہ اناج جو ہل پیچھے گانو کے خدمت گاروں یعنی بیگار کا کام کرنے والوں کو اسامیوں سے ملتا ہے .

لوہار اور بڑھئی اور نائی دھوبی سب اسامیوں سے فی ہل . . . ڈھائی ڈھائی سیر اناج . . . آکھت . . . پاتے ہیں .

١٨٣٦ کھیت کرم ، ١٦

٢. نال کٹائی یا ختنہ کرنے کا کام یا اس کی اجرت .

میری ہی ماں نے ان کی نال کاٹی تھی اور اسی آکھت سے میری پرورش ہوئی .

١٩٣٠ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٥ ، ٢٣ : ٥

[س : اکشت अक्षत]

آکھاڑ

امذ (قدیم) .

رک : آساڑھ .

سدا آکھاڑ ہور مجھ میں لگا ہے بارہواں چندر

ستارے باج یک تل مجھ پریت ہوتی نیں ساون سوں

١٦٩٧ ہاشمی ، د ، ١٧٢)

آکَھر (١)

(فت کھ) امث ؛ ~ آگھر .

جنگلی جانور یا درندے کے رہنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں وحشی چوپائے دن رات میں کسی وقت آکر ضرور کھڑے ہوں .

دانت کھٹے باگ کے بکری کرے باگ کے آکھر میں جا بکری چرے

١٧٨٠ سودا ، ک ، ١ : ٣٩٥

خبر ہوئی کہ یہاں شیروں کا آکھر ہے .

١٨٢٤ سیر عشرت ، ١٢٥

آکھر سے جو واپس ہوئی یہ غم کی ستائی

ہرنوں میں مجھے مجلس ماتم نظر آئی

١٩١٢ شمیم ، (ق) ، ٢٩

[س : آکھر आखर]

آکَھر (٢)

(فت کھ) امذ .

١. حرف ، اچھر ، اکشر (رک) (پلیٹس ، ٦٨) .

٢. نوشتۂ تقدیر .

میرے آکھر میں لکھے سونا پھرے .

١٦١١ قلی قطب شاہ ، ک (دکنی اردو کی لغت ، ٦)

آکْھروٹ

(و مج) امذ .

رک : اخروٹ (پلیٹس ، ٦٨) .

آکَھڑنا

(فت کھ ، سک ڑ) ف ل (قدیم) .

اَپڑنا (دکنی اردو کی لغت ، ٦) .

جھگڑا انو پر آکر کھڑیا .

١٦٣٥ سب رس ، ١٦٥

آکْھڑی لینا

محاورہ .

١. عہد کرنا (منیرالبیان ، ١٦) .

٢. تیاگنا ، چھوڑ دینا (مخزن المحاورات ، ٢٨) .

آکْھلاپن

(سک کھ ، فت پ) امذ .

گھوڑے کی کود پھاند ، شوخی ، شرارت .

روند ڈالا دل کو ہر جانباز کے آکھلاپن نے سمند ناز کے

١٨٢٢ مصحفی (امیراللغات ، ١ : ١٢٢)

اس نے پھر بچھیری کی طرح آکھلاپن شروع کردیا .

١٩٦٢ آفت کا ٹکڑا ، ٢٠٦

[غالباً ، : آکلا (= تیز) + ١ : پن ، لاحقۂ کیفیت]

آکْھنا

(سک کھ) ف م (قدیم) .

کہنا ، بولنا .

کدم راو آکھے زن دنہ آدھر ؟ کہ دھن بات سن بات یک چت دھر

١٤٣٥ کدم راو پدم راو ، ٩١

تمام مرزبان پر آنکھی راکھے تھے علی کیان اذرباتان ہی آکھے تھے

١٦٤٩ خاور نامہ ، ٢٩٢

[س : کتھ कथ کتھی कथय]

آکھو ماکھو

(و مج) امذ .

رک : آکھو سکھو .

صبح اٹھ کے منہ دھلائیں آکھو ماکھو میاں کو اللہ راکھو .

١٩٣٠ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٥ ، ٣ : ٩

آکھی

امث ؛ ~ آنکھی (قدیم) .

آنکھ .

سبھی آکھی کھول تو یہ سن او کھے بول

١٤٩٦ میراں جی شمس العشاق ، شہادت الحقیقت ، ٢١٢

[رک : آنکھ]

آگ (١)

امذ .

رک : آک .

توڑیا . . آتشی (سانپ) ہے جس جگہ آگ کے درخت ہوتے ہیں پیدا ہوتا ہے .

١٨٧٣ تریاق مسموم ، ٣١

ــ کا پھُول

(- و مع) امذ .

مداو کا پھول .

رہے شگفتہ ہم اس طرح جیسے آگ کے پھول

کبھی نہ دشت نوردی میں ہم نے مانی دھوپ

١٨٣٦ ریاض البحر ، ٢٠٧

ــ کی بڑھیا (ــ ضم ب، سک ڑ ھ) امث.

وہ نرم اور چمک دار روئی جو آگ کے ڈوڈے سے نکلتی اور ہوا میں اڑتی پھرتی ہے. (یہ کاتنے کے کام نہیں آتی . لوگ تکیوں میں بھرتے ہیں. اِسے ، بڑھیا کا کاتا ، بھی کہتے ہیں) ؛ (ظرافۃً) نہایت بوڑھی اور کمزور عورت (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

آگ (۲)

امث .

۱. نار ، آتش ، شعلہ ، عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر کا نام .

جوں کی لکڑی بہیتر آگ بھڑکا ، نیکلیا ، جیوں کی جاگ

۱۵۸۲ کلمۃ الحقائق ، ۲٦

جیسے شب آگ سا دیکھا سلگتے آے پھر خاک میں پایا سحر تک

۱۸۱۰ میر ، کلیات ، ۱۹۹

آگ کی جستجو میں جانا اور پیغمبری لیکر پلٹنا موسیٰؑ کے وقت سے اس وقت تک تو کبھی دیکھا نہیں گیا .

۱۹۲۲ مکتوبات نیاز ، ۱۲۱

۲. دھوپ کی تیزی ، سخت گرمی ، لو .

حذر کہ آہِ جگر تفتگاں بلا ہے گرم
ہمیشہ آگ ہی برسے ہے یاں ہوا ہے گرم

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۸

آگ برسائے فلک یا آب حیوان بہار
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے پشیمان بہار

۱۹۵۷ یاس ، گنجینہ ، ۳۹

۳. تپش ، حدت جو جسم کے اندر خون میں محسوس ہو .

حال گرمی محبت کا نہ پوچھو ہم سے
آگ رہتی ہے دماغوں میں تپش جانوں میں

۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۱۵٦

۴. سوزش ، تپک ، جلن .

اس مرہم سے تو پھوڑے میں آگ پڑ گئی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۹

۵. آتشک کا مرض ، باؤ فرنگ .

اس کے حسن پر نہ جاؤ آگ میں پھک رہی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۴

٦. چرپراہٹ ، جھال .

کبابوں نے تو زبان سے حلق تک آگ لگا دی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۵

۷. سوز و گداز ، لگن ، عشق و محبت کا جوش .

آگ فراق زور کرے بیجل نمن
آچھوں وو داغ کہنہ سو آباد کرتا ہے

۱٦۱۱ قل قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۵

دن رات میری چھاتی جلتی ہے محبت میں
کیا اور نہ تھی جاگہ یہ آگ جو یاں دابی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۷۲

چاہتے تھے کہ جو جوش اور آگ ان میں ہے وہی دوسروں میں بھی ہو .

۱۹۳۵ چند ہمعصر ، ۹۵

۸. مامتا ؛ خون کا جوش .

اب آگ میری کوک کی کیونکر یہ بجھے گی اِسے طرح ہے بھڑکی

۱۸۱۲ گل مغفرت ، ۱۰۱

۹. شوق یا اشتیاق کی شدت .

عقیقوں سے سنا ہوں بجھتی ہے پیاس عقیق لب سے بھڑکے ہوے کی آگ

۱۷۷۲ تصویر جاناں ، شفیق ، ۳۲

دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے نئے سر سے پھر آگ برسا گئے

۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۱۹۳

۱۰. غصہ ، جھونجھل .

جو اتنا گرم ہوکر آج تو اے شعلہ خو آیا
ہوا خواہوں نے تیرے آگ کچھ بھڑکائی ہووے گی

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۷

۱۱. حسد ، جلن ، جلاپا .

ہماری عشق بازی دیکھ کر یے لوگ جلتے ہیں
لگن ہے دل ہمارے کی مگر یہ آگ کا لگنا

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، (ا) (ق) ، ۹

سَوت کی آگ بجھے سوت کے بچوں سے جلی
ان جہنم کے شراروں کی شرارت نہ گئی

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۲ : ۲٦۵

۱۲. فتنہ و فساد ، ہنگامہ .

غدر میں جو ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں یہ آگ میرٹھ سے اٹھی تھی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۵

ابن رشد سے جن لوگوں کو حسد تھا . . . ان لوگوں نے اس آگ کو اور بھڑکایا .

۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۵ : ۴۷

۱۳. عداوت ، کینہ ، دشمنی .

یہ آگ کیا بن سر پھڑوائے بجھے گی .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۴

خدا معلوم تمیزاً کو سوکن کے بچوں کی ایسی کیا آگ پڑی تھی کہ ہر وقت ان کی بربادی پر کمر بستہ تھی .

۱۸۹۵ حیات صالحہ ، ۱۴۸

۱۴. بھوک پیاس کی شدت .

دل تفتگی نے مارا مجھ کو کہاں مژہ دے
اک قطرہ آب تا میں اس آگ کو بجھاؤں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۱۰

۱۵. خواہش نفسانی ، شہوت ، ہوس .

آشناؤں کو تو بلاتی ہے اور اپنا رنگ جماتی ہے ، ترے جسم میں آگ بھری ہے .

۱۹۰۲ طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸

۱٦. چمک دمک ، روشنی .

وہاں ہے آب رخ یاں آتش دل جدھر دیکھو ادھر ہے جلوہ گر آگ

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۸۳

(ب) صف .

۱. غضبناک ، خشمگیں .

منیں کوں دیا چھوڑ آن آگ ہو خالی ہاتھ جھگڑا کیا ، باگ ہو

۱٦۴۹ خاور نامہ ، ۹۸

کرتے ہم مضمون سوز دل بیاں گر اور ہیں
آگ ہوجاتے ابھی اس کو وہ سن کر اور ہیں

۱۸۳۹ کلیات ظفر ، ۲ : ٦۴

برقنداز آگ ہوگیا اور اس نے دو تین قیدیوں کی امداد سے مجھکو اتنا مارا کہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا .

۱۹۱۴ غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۲۲

۲. (مزاجاً) حار، گرم، خون میں گرمی اور سوداوت پیدا کرنے والا، جیسے: ابھی پانی نہیں پڑا آج کل کے آم آگ ہوتے ہیں (امیراللغات، ۱ : ۱۲۵).

ہجر میں آگ ہو گیا پانی دل کو کرتی ہے کباب شراب

۱۸۳۱ دیوان ناسخ، ۲ : ۴۲

— اُبلنا
محاورہ.

شدت کی گرمی پڑنا، سخت تپش ہونا.

بہت گرمی کی جگہ کہتے ہیں کہ زمین سے آگ ابلتی ہے.

۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۱۲۵

— اُٹھانا
محاورہ.

راڑ جگانا، لڑائی کھڑی کرنا (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۱۹۳).

— اُٹھنا
محاورہ.

فتنہ و فساد کا پیدا ہونا، غدر مچنا.

قب : رک : آگ (۲) نمبر ۱۲.

— اَور بیری کو کم نہ سمجھے مقولہ.

آگ چاہے کتنی ہی کم ہو اور دشمن کیسا ہی حقیر ہو مگر ان دونوں کو تھوڑا نہ سمجھنا چاہیے، آگ کے پھونک دینے اور دشمن کے ضرر پہنچانے میں دیر نہیں لگتی (امیراللغات، ۱ : ۱۲۵).

— اَور رُوئی کی کیا دوستی/کا کیا ساتھ (کہاوت).

متضاد مزاج والوں کی دوستی قابل اعتبار نہیں، دشمنوں کا کیا میل ملاپ (ماخوذ : نوراللغات، ۱ : ۱۲۱).

— اَور کوئلہ ہونا محاورہ.

رک : آگ بگولا + ہونا.

بیگم تو آگ اور کوئلہ ہو رہی تھیں یہاں آتے ہی افضل خاں قید ہو گیا.

۱۸۸۳ دربار اکبری، ۶۱۷

— باگ ہونا محاورہ (قدیم) امذ.

رک : آگ ببولا + ہونا.

لشکری دہقان اپر ہو خشمناک ہو گیا از بسکہ اس پر آگ باگ

۱۷۹۱ ریاض العارفین، ۱۲۱

— ببولا
(فت ب، و مع) امذ : صف.

رک : آگ بگولا.

راجہ نے... گھوڑے کو کوڑا مارا چابک لگتے ہی آگ ببولا ہو کر وہ ایسا اڑا کہ سمندر کے پار لے گیا.

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی، ۳۱

ہم نے اس سے کہہ دیا کہ سرکار گاؤں پر ہیں رسید کون دے یہ سن کر وہ آگ ببولا ہو گیا.

۱۹۲۷ شاد، صورۃ الخیال، ۲ : ۲۵

[آگ + ببولا (رک)]

— بتانا
محاورہ.

داغنا، آگ دکھانا، آتش بازی یا باروت کو شتابہ وغیرہ دے کر جلانا.

آگ تودے پہ تپنچوں کو بتادیتے ہو
خاک بھی صورت باروت اڑا دیتے ہو

۱۸۶۷ عرش، د، ۴۹

جب خوب اچھی طرح باروت بچھادی گئی تو آگ بتا کر الگ ہو گئے.

۱۹۱۷ مسیح اور مسیحیت، ۱۶۲

— بٹیا
(- فت ب، سک ٹ) امث.

وہ آگ جو جنگلات میں لگی ہوئی آگ کے شعلوں کو بانٹ کر استعمال گھٹانے کے لیے مقرر ضابطے کے تحت لگائی جاتی ہے.

آگ بٹیوں سے جنگل کی آگ بجھائی جا سکتی ہے.

۱۹۱۶ علم زراعت، ۲ : ۶۶

[آگ + بٹیا، بانٹنا (رک) سے صفت فاعل]

— بجھانا
محاورہ.

۱. جلتی ہوئی آگ کو پانی سے یا اور کسی طرح سرد کرنا.

اکبر پھوپھی پکار رہی ہے کہاں ہو آؤ
عباس جلد آگ بجھانے کو پانی لاؤ

۱۸۸۴ مرثیۂ شمیم، ۱۹

گئے تھے آگ بجھانے کو مجرم آگ کے قرار پائے.

۱۹۲۳ مضامین عبدالماجد دریا بادی، ۲۵۲

۲. جھگڑا مٹانا، فتنہ رفع کرنا؛ غصہ فرو کرنا.

دونوں مزاج کے جھلے ہیں یہ آگ تمہیں بجھاؤ گے تو بجھے گی.

۱۸۹۱ امیراللغات، د : ۱۲۶

۳. بھوک پیاس مٹانا، پیٹ بھر کے کھانا کھلانا، تشنگی فرو کرنا.

قب : آگ (۲) نمبر ۱۳.

ہے کوئی اللہ کا بندہ جو پیٹ کی آگ بجھاوے.

فقیروں کی مشہور صدا

۴. دل کی لگی سرد کرنا، جی ٹھنڈا کرنا، سکون پہنچانا.

پیائے کر پکر جب گل لگانی تمامی آگ تن من کی بوجھائی

۱۶۲۵ افضل جھنجھانوی، بکٹ کہانی، ۳

بہار نے بھی نہ بلبل تری بجھائی آگ
جگر کے پار ہے اب بھی تری نوا ایک ایک

۱۸۹۲ دیوان حالی، ۹۱

۵. خواہش نفسانی کو مٹانا (نوراللغات، ۱ : ۱۲۱).

— بجھنا
محاورہ.

۱. آگ بجھانا (رک) کا لازم.

لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا
جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا

۱۸۱۸ انشا، کلام انشا، ۵

۲. جلاپا یا عداوت مٹنا .
قب : آگ (۲) نمبر ۱۱ و ۱۳ .

ــ برسانا محاورہ .

آگ برسنا (رک) کا تعدیہ .

آگ برساتی ہیں آہیں جب وفور گریہ ہو
یوں تو ہوتی ہے رطوبت زا ہوا برسات میں

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۲۳

بابر کا توپ خانہ افغان فوج کے پر ہجوم قلب پر آگ برسانے لگا .

۱۹۶۵ تاریخ پاک و ہند ، ۱۱

ــ برسنا محاورہ .

۱. لو چلنا ، دھوپ پڑنا ، سخت گرمی ہونا .
(انیسویں صدی کی مثال کے لیے) قب : آگ (۲) نمبر ۲ .
شمالی ہندوستان میں تو آگ برس رہی ہے .

۱۹۲۱ مکتوبات عبدالحق ، ۸۵

۲. معرکۂ کار زار گرم ہونا ، گولیوں کی بوچھار ہونا .
حریف کی توپوں سے آگ برس رہی ہے فوج کا قدم کیوں کر بڑھے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۴۷

ــ بگولا (فت ب ، و مع) امذ ؛ صف .

۱. دہکتا ہوا گولا یا چکر ؛ شعلہ ، سرخ انگارا .

بجلی ہے یا آگ بگولا جیسے نام خدا کا بھولا

۱۷۱۳ جعفرزٹلی ، ک ، ۴۱

باتوں میں اڑاتے ہو عبث مجکو جلا کر
میں آگ بگولا ہوں ہوا ہو نہیں سکتا

۱۸۵۲ تنویرالاشعار ، ۴۲

چلا سقر سے تو فردوس میں جلیل ہوا
ابھی جو آگ بگولا تھا وہ خلیل ہوا

۱۹۷۵ مرثیۂ قسیم ، ۳

۲. بر افروختہ ، غصے میں بھرا ہوا ، خشمگین ، غضبناک .
عادی نے جو بختک کی صورت دیکھی آگ بگولا ہو گیا .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۸۳

جب میرے انکار کا علم ہوا تو یوں آگ بگولا ہوئے گویا ان کی ذاتی توہین کی گئی تھی .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۴۹

۳. شعلہ رو ، حسین ، شوخ اور طرار .

شوخ طرار جفا کار ستمگر عیار
شعلہ خو تند مزاج آگ بگولا منہ پھٹ

۱۸۱۸ عیش لکھنوی ، قصیدہ ، ق

اں : ہنانا ، بننا ، کرنا ، ہونا .

[آگ + بگولا (رک)]

ــ بنا دھر راکھ تمبا کو کہاوت .

جیسے بغیر آگ دھرے تمبا کو بیکار ہے ویسے ہی ناقص تدبیر بھی بیکار ہوتی ہے (نجم الامثال ، ۲۳) .

ــ میں دھواں کہاں کہاوت .

ہر بات کی بنیاد ضرور ہوتی ہے ، ہر علت کے لیے معلول ضرور ہے (نجم الامثال ، ۲۳) .

ــ بنانا ف م ؛ محاورہ .

(ہندو) آگ سلگانا .
کہیں درد ہو رہا ہے ؟ آگ بنا لاؤں ، کچھ بتلاتے کیوں نہیں .

۱۹۳۶ پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۱۵

۲. غصہ دلانا ، بھڑکانا .
دو باتیں ایسی جڑیں کہ اُن کو آگ بنا دیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۷

ــ بننا محاورہ .

آگ بنانا (رک) کا لازم .

آئے ہو جب بڑھا کر دل کی جلن گئے ہو
جوں سوز دل کہا ہے تم آگ بن گئے ہو

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲۲

آگ بن جاتا ہے سن کر سوز دل وہ شعلہ رو
دور سے دیتا لپٹ ہے صورت اخگر مزاج

۱۹۱۱ تسلیم ، دفتر خیال ، ۲۷

ــ بوٹ (ـــ و مج) امذ ؛ امث .

دخانی کشتی ، اگن بوٹ (رک) .
بالفعل دیار چین سے آگبوٹ آیا اس طرح کی خبر لایا .

۱۸۶۱ کشف الاخبار ، بمبئی ، مئی ، ۶

بہت سے اطالوی جہاز . . . اور ایک انگریزی آگ بوٹ . . . بھی تھی .

۱۹۲۸ حیرت ، مضامین ، ۲۰۰

[آگ + بوٹ (رک)]

ــ بھبوکا/بھبھوکا (فت بھ ، و مع) صف .

رک : آگ بگولا .

وہ آگ بھبوکا جو ہوا بات سے میری
پروانہ تو واقف نہ تھا کیا خو سے کسی کی

۱۸۱۳ کلیات جسونت سنگھ پروانہ ، ۲۰۲

سیر دریا کو جو وہ آگ بھبوکا نکلے
آگ پانی میں لگے مد سکندر جل جائے

۱۹۱۱ بہارستان خیال ، نطق ، ۱۰۳

ــ بھری ہونا محاورہ .

۱. سوز و گداز ہونا .

بڑھے مومن نے کیا کیا گرم اشعار بھری تھی دل میں یارب کس قدر آگ
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۱۳

۲. جلن اور تپک ہونا .
پھوڑے میں ایسی آگ بھری ہے کہ پھونکے دیتی ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۷

۳. بغض و عداوت یا حسد ہونا .
سوت کے دل میں میری طرف سے آگ بھری ہوئی ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۷

۴. گرم مزاج ہونا ، پیٹ میں سوزش ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲).
۵. آتشک ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲) .
۶. پرشہوت ہونا .
آشناؤں کو تو بلاتی ہے اور اپنا رنگ جماتی ہے . تیرے جسم میں آگ بھری ہے .
۱۹۰۲ طلسم نو خیز جمشیدی ، ۲ : ۹۸

— بھڑکانا ف م ؛ محاورہ .

۱. (لفظاً) آگ کو ہوا دے کر یا اور کسی طرح تیز کرنا یا دہکانا ، آگ جلانا .

آگ بھڑکا کے دکھانا اسے اے نامہ برو
حال جانسوز زبانی نہ کہا جائے گا
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۹

یہ کہتے ہی چتا میں پاؤں رکھا آگ بھڑکاتی
عدم کی راہ لی منہ ڈھانک کر شعلوں کی چادر سے
۱۹۲۸ مطالع انوار ، برق دہلوی ، ۸۰

۲. شوق یا خواہش کو بڑھانا ، بے تاب و بے قرار کرنا .
دوپٹہ وہ گلنار دکھلا گئے نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۳

اب تو گفتار میں خود آکہ ہے بجھنے کے قریب
تونے بھڑکائی تھی جو نامہ و پیغام سے آگ
۱۹۳۳ سیف وسبو ، جوش ، ۲۳

۳. فتنہ اٹھانا ، فساد پیدا کرنا ، لگائی بجھائی کر کے جھگڑا بڑھانا .
جواتنا گرم ہو کر آج تو اے شعلہ خو آیا
ہوا خواہوں نے تیرے آگ کچھ بھڑکائی ہووے گی
۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۷

جب سے بگڑی بات ادھر آئے ادھر جاتے ہیں لوگ
لگ چکی ہے آگ جو اور اس کو بھڑکاتے ہیں لوگ
۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۵۹

۴. غصہ دلانا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲) .
۵. مرض میں اضافہ کرنا ، زخم وغیرہ میں جلن پیدا کرنا .
بیمار کیا دوا بھی لائے بھڑکائی ہے آگ تو بجھائے
۱۸۸۷ ترانۂ شوق ، ۲۰

— بھڑکنا محاورہ .

آگ بھڑکانا (رک) کا لازم .

عقیقوں سے سنا ہوں بجھتی ہے پیاس
عقیق لب سے بھڑکے ہو سے کی آگ
۱۷۷۴ تصویر جاناں ، شفیق ، ۳۳

ہے قہر کی یہ آگ مبادا بھڑک اٹھے
دامن کو بچانا تو ذرا میرے لہو سے
۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۲۴۶

بھڑکتی ہے دل میں قیامت کی آگ جہنم ہے او میری امید بھاگ
۱۹۱۰ قاسم اور زہرہ ، ۸۲

— بھی نہ لگاؤں فقرہ .

رخ کرنا یا ہاتھ لگانا بھی جرم ہے ، کسی صورت بھی قابل قبول نہیں . (کسی چیز سے انتہائی نفرت ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل) .
تمہارے نزدیک خوشرنگ ہوگی میں تو اس اطلس کو آگ بھی نہ لگاؤں .
۱۸۹۱ امیراللغات ۱ : ۱۲۸

— پانی امذ (عو) .

مرگی کی بیماری ، صرع (چونکہ آگ پانی کو دیکھکر اکثر مرگی کے مریض کو دورہ پڑ جاتا ہے اس لیے یہ نام پڑا) (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۴۸).
[آگ + پانی (رک)]

— پانی ایک جگہ (— ٹھار) ملنا/ہونا محاورہ .

دو مخالف یا متضاد چیزوں کا میل ملاپ یا ایک جگہ جمع ہونا .
روشہ سات پور شاہ اس سات یار ملے آگ پانی دونو ایک ٹھار
۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۵
پارسائی اور جوانی کیوں کے ہو ایک جاگہ آگ پانی کیوں کے ہو
۱۷۵۰ یک رنگ ، مصطفیٰ خاں (نکات الشعرا ، ۲۱)

— پانی کا بیر (ی لین) امذ .

فطری مخالفت ، طبعی عداوت (نجم الامثال ، ۲۳) .
ہمارے ان کے تو آگ پانی کا بیر ہے موافقت ہو ہی نہیں سکتی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۸

— پانی کا ساتھ/سنجوگ (—/فت س ، سک ن ، و مج) امذ .

اجتماع ضدین ، دو متضاد چیزوں کی یکجائی یا میل ملاپ .
یہ تو آگ پانی کا سنجوگ ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۸
میراں مدار کی ملاقات کیا آگ پانی کا سات کیا .
۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۱۸

— پانی کا کھیل ہے فقرہ .

کوئی چیز پکانے میں بگڑ جاتی ہے تو کہتے ہیں یہ تو آگ پانی کا کھیل ہے اپنا کیا اختیار کبھی بنتا ہے کبھی بگڑتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۴۸).

— پانی میں لگانا محاورہ .

۱. لڑوا دینا ، صابر اور حلیم کو بھڑکا دینا ، شرارت سے فتنہ اٹھانا .
لگایا کرے آگ پانی میں سوکن کبھی میری ان کی جدائی نہ ہوگی
۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۱۹۵
کب شرارت سے باز آتے ہیں آگ پانی میں یہ لگاتے ہیں
۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲)

۲. کمال چالاکی یا ہنر دکھانا .

آگ پانی میں اب لگانی ہے دیکھیے گا ذرا ہنر میرا

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۱۵

۳. نا ممکن بات کر دکھانا .

بنے تم میرے رونے پر شرر جل کر بنے آنسو
کہو تو آگ پانی میں لگانا کس سے سیکھے ہو

۱۹۱۱ تسلیم ، دفتر خیال ، ۱۱۰

— پر بارُود (— فت پ ، سک ر ، و مع) امث .

اتنا مضر اور خطرناک اقدام جیسے آگ سے بارود کی قربت جسکا انجام شعلہ اٹھنے کے سوا اور کچھ نہیں .

محمودہ اور ذاکر کا نکاح ہماری رائے میں آگ پر بارود تھا .

۱۹۱۸ سوکن کا جلاپا ، راشد الخیری ، ۱۱

— پر پانی ڈالنا

محاورہ .

غصہ فرو کرنا ، رفع فساد کرنا ، فتنہ مٹانا .

قریب تھا کہ جنگ و جدال برپا ہوجائے ، لیکن آپ کے چند فقروں نے آگ پر پانی ڈال دیا .

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۴۶

— پر تیل (— روغن) ٹپکانا/چھڑکنا/ڈالنا

محاورہ .

۱. شعلے کو اور بھڑکانا ، آگ کو تیز کرنا .

پیر محمد خاں نے اس آگ پر اور بھی تیل ٹپکایا .

۱۸۸۴ دربار اکبری ، ۲۰۷

۲. فساد بڑھانا ، ایسی بات کہنا یا ایسا کام کرنا جس سے جھگڑا بڑھے .

اُن کے طرفدار اخبار نویسوں نے اس آگ پر تیل چھڑکا .

۱۹۳۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۱۰

۳. کسی کیفیت ولولے یا اشتیاق میں شدت پیدا کرنا .

میرا گریہ ترے رخسار کو چمکاتا ہے
تیل اس آگ پہ تل آنکھ کا ٹپکاتا ہے

۱۸۵۴ ذوق (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۳)

وصل علاج ہے یا آگ پر تیل چھڑکنا .

۱۹۵۲ جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۷۷

— پر دکھانا

محاورہ .

کسی چیز کو آگ کے قریب لا کر سینکنا .

جس وقت بھی آپ کو کوئی کام ہو یا کچھ ضرورت پیش آئے یہ چوڑی آگ پر دکھا دیجیے گا ، فوراً میرے آدمی آپ کی مدد کو پہنچ جائیں گے .

۱۹۶۲ سازش تین بار ، ۶۹

قب : آگ دکھانا .

— پر دھرنا/رکھنا

محاورہ .

۱. جلانا ، پھونکنا ، سلگانا .

کہتا ہے کہ لائے کو ترے آگ پہ رکھا
قاصد نے تو لو اور سنائی یہ خبر گرم

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۸۴

۲. پکانا ، گرم کرنا .

باعث شیریں لبی ہے پان کے لاکھے کا رنگ
آگ پر جب تک نہ رکھی جائے کیا شکر بنے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۳

گھی جم گیا ہے ذرا آگ پر رکھ دو .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۳

— پر روغن کا کام دینا

محاورہ .

معاملے کی شدت کو اور تیز کر دینا .

اسی حالت میں فقیر کا واقعہ گزرا اور اس نے آگ پر روغن کا کام دیا .

۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۲ : ۱۱

— پر سیدھا کرنا

محاورہ .

لوہے وغیرہ کو بار بار تپا کر اس کا خم نکالنا .

کرے گی صاف چین اون ابروؤں کی گرمی صہبا
کماں رخ کر گئی جب پھر وہ ہوگی آگ پر سیدھی

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۵۶

— پر قائم ہونا

محاورہ .

آنچ لگنے سے ہوا میں نہ اڑنا (پارے وغیرہ کے لیے مستعمل) .

اے مہوس دل کو خط شعلہ روے عشق ہے
آگ پر قائم یہاں بوٹی سے پارا ہوگیا

۱۸۷۹ بیاض سحر (راجا محمود آباد) ، ۸۰

— پر لٹانا

محاورہ .

آگ پر لوٹنا (رک) کا تعدیہ .

شوخی تھی یہ بس مرے ستانے کے لیے
گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لیے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۷۱

— پر لوٹنا

محاورہ .

۱. بیقرار ہونا ، تڑپنا .

رحم کر حال پہ مردے کے تو اے سوز فراق
قبر میں آگ پہ لوٹوں پس مردن کب تک

۱۸۵۴ غنچۂ آرزو ، ۵۷

آگ پر لوٹا جو شب بھر تب ہوئی صبح امید
حر پریشاں میں تھا تقدیر تھی تدبیر میں

۱۹۳۱ خمسۂ متحیرہ ، نسیم امروہوی ، ۱۷

۲. رشک و حسد سے جلنا .

کونسی سوت ہے کہ سوت کو آغوش شوہر میں دیکھ شام سے صبح تک آگ پر نہیں لوٹتی .

۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب ، ۱۶

۳. کامل فقرا کا آگ پر لوٹتے لوٹتے اس کو اپنے جسم کی رگڑ سے سرد کر دینا .

ہر روز لوٹتا ہے یہ داغوں سے آگ پر
دل ہجر یار میں حسین ابدال ہوگیا

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸

ــ پڑنا
محاورہ .

۱. (قدیم) دھوپ پڑنا .
آفتاب تھیں پڑے آگ یوں قدرت تھیں عالم اٹھیں جھاگ .
۱۵۸۲ کلمۃ الحقائق ، ۲۱

۲. سوزش اور جلن ہونا .
اس مرہم سے تو پھوڑے میں اور آگ پڑ گئی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۹

۳. بہت زیادہ گرمی ہونا ، جیسے : آگ پڑ رہی ہے ایسے میں سفر کا کیا موقع ہے .

۴. کسی چیز کا مہنگا ہونا ، گراں ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۳) .

۵. عداوت ہونا .
مثال کے لیے دیکھو : آگ نمبر ۱۳ (= عداوت) .

ــ پکڑنا
محاورہ .

کسی چیز کا جلنے لگنا ، کسی چیز میں آگ لگنا .
اس کی وجہ سے بارود کا آگ پکڑنا بمقابلہ سابق کے زیادہ یقینی اور قابل اعتبار ہو گیا .
۱۹۳۲ افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۲۹

ــ پھانکنا
محاورہ .

جھوٹ بولنا ، بد گوئی کرنا .
کہیے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک
مانگیے گر بادۂ نو زہد کہن کی قیمت
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۱۵
واعظ کو ہے جو بادہ کشان ولا سے لاگ
منبر پہ ہجو مے میں بہت پھانکتا ہے آگ
۱۹۳۱ مرثیۂ بزم اکبر آبادی ، ۱۳

ــ پھکنا / پھُنکنا
محاورہ .

۱. آگ پھونکنا (رک) کا لازم .
کیا عشق خانہ سوز کے دل میں چھپی ہے آگ
اک سارے تن بدن میں مرے پھک رہی ہے آگ
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۱
خدا جانے ڈاکٹر نے کونسی دوا پلائی ہے کہ بدن میں آگ پھک رہی ہے .
۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۳

۲. برافروختہ ہونا .
اس بات کے سنتے ہی ایک آگ ہی تو پھک گئی .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۶

ــ پھونس کا بیر (ـــ و مع ، مغ ، ی لین) امذ .

رک : آگ پانی کا بیر ، (خصوصاً) اس جگہ مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ جوان مرد اور عورت کی یکجائی ٹھیک نہیں .
میں نے سوچا نہ رہے بانس نہ بجے گی بانسری ، نہ لڑکی ہوگی نہ حکیم صاحب آئیں گے پھر یہ ٹھیرا آگ پھونس کا بیر اب بچی بھی ماشاءاللہ سیانی ہے .
۱۹۵۹ شمع خرابات ، ۱۰۹

ــ پھونکنا
ف م ؛ محاورہ .

۱. منھ یا پھکنی وغیرہ سے ہوا دے کر آگ تیز کرنا .
بد حال پھوک سے ہیں یہ اطفال بے نوا
میں آگ پھونکتا ہوں تو کر کام دوسرا
۱۹۲۲ شان فاروق ، قمر بدایونی ، ۸

۲.(i) غصہ دلانا ، بھڑکانا .
یہ آگ آپ ہی کی پھونکی ہوئی ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۲ : ۱۵

(ii) فتنہ و فساد کو ہوا دینا .
پہنچے شریر دشت سے داراابوار میں
جو پھونکتے تھے آگ وہ پھکتے ہیں نار میں
۱۸۹۴ مرثیۂ شمیم ، ۱۴

۳. شوق اور ولولہ بڑھانا .
باد نو روزی نے پھونکی داغہائے تن میں آگ
پاں برنگ غنچۂ لالہ ہے پیراہن میں آگ
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۷

۴. سوزش اور جلن پیدا کرنا .
پھونک دی ہے عشق کی تپ نے ہمارے تن میں آگ
دہکے ہے جوں شعلۂ فانوس پیراہن میں آگ
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۸۹
بادہ گل رنگ نے وہ آگ تن میں پھونک دی
نزع کے دم بھی نہ جو پانی کے ساغر سے بجھی
۱۸۹۷ دیوان غافل ، ۱۰۲

۵. سخت پیاس لگا دینا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۳) .

ــ پھیلانا
ف م ؛ محاورہ .

۱. دور تک آگ کی چنگاریاں یا شعلے پہنچانا .
یہ جل ترنگ نے پھیلادی آگ پانی پر
کہ جل کے گر پڑے خود میگھ راگ پانی پر
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۶۰

۲. فساد پھیلانا ، فتنہ برپا کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

ــ پھیلنا
ف م ؛ محاورہ .

آگ پھیلانا (رک) کا لازم .
خوف کی جا ہے نہ چھیڑو دل سوزاں کو مرے
آگ پھیل جو کسی نے کہیں اخگر توڑا
۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲

ــ تاپنا
محاورہ .

آگ سے ہاتھ پانو سینکنا .
تمام رات سارے لشکر نے آگ تاپ کر اپنی جانیں بچائیں .
۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۵
آگ تاپنے قلیوں کے حلقہ میں بیٹھ کر ... بدن کو گرمی پہنچانا ناممکن تھا .
۱۹۳۵ خانم ، ۹۳

— تلووں سے لگنا محاورہ ۔

رک : تلووں سے لگنا جو زیادہ مستعمل ہے ۔

عاشق دل خوں شدہ کے آگ تلووں سے لگی
غیر کے سینے پہ وہ پائے حنائی دیکھ کر

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۹۲

— ٹھنڈی کرنا ف م ؛ محاورہ ۔

۱. آگ پر پانی یا راکھ وغیرہ ڈال کر اس کی سوزش ختم کردینا ، آگ بجھا دینا ۔

تھوڑی دیر پکنے دیں بعد میں آگ ٹھنڈی کردیں ۔

۱۹۳۲ صنعت و حرفت ، ۱۱

۲. فتنہ و فساد فرو کرنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲) ۔

— ٹھنڈی ہونا ف م ؛ محاورہ

آگ ٹھنڈی کرنا (رک) کا لازم ۔

مصاحب بیگ کی آگ ابھی ٹھنڈی نہ ہوئی تھی کہ ایک شعلہ اور اٹھا ۔

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۰۹

— جاگ اُٹھنا محاورہ

بجھی ہوئی آگ کا مشتعل ہونا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۲) ۔

۲. افسردہ شوق اور ولولہ پھر ابھرنا ۔

تو نے لگائی آگ یہ کیا آگ اے بسنت
جس سے کہ دل کی آگ اٹھی جاگ اے بسنت

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۳۲

— جانے لُہار (— لوہار) جانے دھونکنے والے کی بلا جانے کہاوت ۔

ماتحت کو تعمیل حکم سے غرض ہوتی ہے انجام سے بحث نہیں ہوتی : جو کوئی کرے گا مزہ چکھے گا ۔

اگر یوں بھی ہے تو تجھے کیا آگ جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے یہ بات سن کر بندر چپ ہو رہا ۔

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۳۲

حکومت کانوں میں تیل ڈالے بیٹھی ہے کہ آگ جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے ۔

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۲ : ۳

— جلانا ف م

آگ روشن کرنا ، ایندھن کو دیا سلائی وغیرہ دکھانا ۔

وہ بلبل ہیں رہا دشمن ہمارا باغباں برسوں
جلائی آگ رانوں کو قریب آشیاں برسوں

۱۸۴۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۱

— جلنا ف م

آگ جلانا (رک) کا لازم ۔

روز ازل سے آتے ہیں ہوتے جگر کباب
کیا آج کل سے عشق کی یارو جلی ہے آگ

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۴۲

— جوڑنا محاورہ ۔

اجھنا لگانا ، آگ جلانے کے لیے لکڑیاں اپلے قرینے سے لگانا ، آگ سلگانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷) ۔

— (کا) جیباں مارنا محاورہ (قدیم) ۔

شعلے بھڑکنا یا اٹھنا ۔

ہور حیرت کی آگ اس کے سینے میں جیباں مارے ۔

۱۶۶۷ شمائل الاتقیا (ق) ، میراں یعقوب ، ۲۷

— جھاڑنا محاورہ ۔

۱. انگارے سے راکھ صاف کرنا ، اپلے یا لکڑی میں سے راکھ ہٹا کر آگ توڑنا ۔

آگ جھاڑ کر چلم پر رکھو ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۴۹

۲. پتھر اور چقماق سے آگ نکالنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷) ۔

— جھڑنا محاورہ ۔

۱. سنگ و چقماق وغیرہ سے آگ نکلنا ۔

پتھر کی طرح آگ جھڑی جسم زار سے
جب میرے استخوان لگے استخواں پر

۱۸۷۲ عاشق ، فیض نشان ، ۸۵

۲. شرر گرنا ، شعلہ نکلنا ۔

آگ نالے سے جھڑے ہے تو اچنبھا کیا ہے
یاں ہے جو نخل سو اپنا ہی ثمر دیتا ہے

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۷۶

آ. آتش فشاں جو کرتا ہوں آگ جھڑتی ہے آشیانے سے

۱۸۲۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۹۷

— جھونک دینا محاورہ ۔

شعلہ بھر دینا ، سوزش سے بھر کر دینا ۔

جھونک دی عشق نے جب اس دل بیتاب میں آگ
غل پڑا یہ کہ گری معدن سیماب میں آگ

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۸

— خاموش ہونا ف م ؛ محاورہ ۔

۱. آگ کی تیزی کم ہو جانا ، آگ بجھ جانا ۔

آگ خاموش جو ہوتی ہے بھڑکتی ہے سوا
دو گے تسکیں تو سوا ہوگا مرا دل بیتاب

۱۸۶۱ کلیات اختر ، ۲۰۸

۲. خواہش یا جوش کا مدھم پڑ جانا ۔

دنیا نہیں سیر ہو کے پھر جوش ہو جاتی ہے دل کی آگ خاموش

۱۹۲۸ تنظیم الحیات ، ۱۰۶

۳. فتنہ و فساد فرو ہونا ، جیسے : ابھی آگ خاموش نہیں ہوئی ہندوستانی کے دلوں میں وہاں جانا دانائی کے خلاف ہے ۔

دابنا/دَبانا

محاورہ.

۱. انگاروں کو راکھ وغیرہ میں چھپا دینا تاکہ دیر تک باقی رہیں یا ہوا سے بھڑک نہ سکیں.

نفس سرد کے ہاتھوں سے ہوئی ضبط نہ آہ
ہوگیا آگ کا آندھی میں دبانا مشکل

۱۸۲۰ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰۷

۲. فتنہ و فساد مٹانا ، غصہ فرو کرنا.

بھڑکی ہوئی آگ تمہیں دباؤ گے تو دبے گی

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۱

۳. سوز عشق و محبت کم کرنا.

جس تس طرح یہ آگ دبائی ہے میں ابھی
پھر داغ دل سے کر نہ تو اے مرہم اختلاط

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۷۰

— دَبنا

محاورہ.

آگ دابنا (رک) کا لازم.

نشیب و فراز سمجھائے اور رخصت کردیا اس وقت آگ دب گئی.

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۲۹

ان کے عناد و حسد کی آگ دلوں میں دب گئی.

۱۹۱۹ آپ بیتی ، نظامی ۲۰۶

— دکھانا/دکھلانا

محاورہ.

۱. کسی چیز کو آنچ کے قریب لاکر سینکنا ، گرم کرنا.

دو بال دیے کہ لو مری لاگ جب وقت پڑے دکھائیو آگ

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۰

دکھا کر آگ سیدھی کیں کمانیں بھی کباڑے بھی
بھرے ترکش میں ناوک خنجروں پر باڑھ رکھوائی

۱۹۱۶ نظم طباطبائی ، ۱۲

۲. جلانا ، آگ دینا.

بر آتی ہے آدمی کی لے جاو ناپاک ہے آگ اسے دکھلاو

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۳۵

تھوڑا پٹوہ . . . اس کی دم میں باندھ کر پٹوے کو آگ دکھا کر لومڑی کو چھوڑ دیا.

۱۹۲۷ قصص الامثال ، ۲۹

— دہکانا

ف م.

آگ جلانا ، آگ کو ہوا دینا تاکہ کوئلہ وغیرہ مشتعل ہو.

جب شہر فتح ہوا تو گڑھوں میں آگ دہکائی.

۱۹۱۵ ارض القرآن ، ۲۰۲

— دہکنا

ف م.

آگ دہکانا (رک) کا لازم.

توشک کے پھول بن گئے انگارے ہجر میں
دہکا کی ایک آگ سی سارے پلنگ پر

۱۸۷۴ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۲۳۸

— دے تماشا دیکھنے والا

صف.

وہ شخص جو بھس میں چنگاری ڈال کر مزہ دیکھے ، فتنہ اٹھا کر خود الگ ہو جائے اور دور سے تماشا دیکھتا رہے.

آگ دے تماشا دیکھنے والے ہیں ، آگ دے کے مروادیں.

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۶۷

— دینا

محاورہ.

۱. (کسی چیز کو) جلانا ، آگ لگانا (کو ، میں کے ساتھ).

بیبیوں کے سروں سے چادریں لے خیموں کو آگ دیا.

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۱۷

بموجب شاستر ہندوؤں کے مردے کو آگ دینا و جلانا . . . تحسن قرار دیا ہے.

۱۸۸۰ کشاف النجوم ، ۱۲۴

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

۱۹۳۴ تجلائے شہاب ثاقب ۱۲۶

۲. روشن کرنا ، چمکا دینا.

شفق آفتاب شام و سحر آگ دے ہے جہان کو یکسر

۱۷۸۰ سودا ، ۲ : ۳۵

دی آگ رنگ گل نے واں اے صبا چمن کو
یاں ہم جلے قفس میں سن حال آشیاں کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۳

۳. جل اٹھنا ، شرار پیدا کرنا.

چھیڑو نہ مرے دل کو کہیں آگ نہ دے دے
یہ سنگ وہ ہے جس میں کہ رہتے ہیں شرر بند

۱۸۷۵ دیوان یاس ، ۴۷

عشق جس دل میں ہو کیوں کر نہ شرار اس سے اٹھیں
چوٹ کھا کر جو نہ دے آگ وہ پتھر ہی نہیں

۱۹۰۳ نظم نگاریں ، ۸۷

۴. (نفرت اور بے تعلقی کے اظہار کے موقع پر) بھاڑ میں ڈالنا ، چولہے میں جھونکنا ، غارت کرنا.

جو ساز تھا اے مدعی مجلس میں تو کیتا بروں
اب آگ دینی تجھ ستی اس مجلس میں ساز کوں

۱۷۰۷ ولی ، ک ، (ضمیمہ اول) ، ۳۱

تصدیع کھینچتے ہیں بس اس گلستاں میں ہم
ہے دل میں ، آگ دیں نہ رہیں آشیاں میں ہم

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رامپور ، ۱۲۴

جوش خجلت سے رہو تم حضرت دل آب آب
آگ دے دوں میں تو ایسی آہ بے تاثیر کو

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۴۲

— دھونا

محاورہ.

آگ جھاڑنا ، آگ صاف کرنا ، انگارے سے راکھ دور کرنا.

ذرا آگ دھو کر چلم پر رکھنا.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷

— رَکھنا

ف م.

جلانے کے ارادے سے کسی جگہ میں آگ ڈال دینا ، جلا دینا ، پھونک دینا.

کیا کریں جا کے گلستاں میں ہم آگ رکھ آئے آشیاں میں ہم

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۱۱۹

— روشن کرنا ف م .

آگ مشتعل کرنا ، آگ جلانا .

ایک برتن میں پانی بھر کے اس کے نیچے آگ روشن کرو .

۱۹۲۷ ماسٹر رام چندر ، ۱۵۸

— روشن ہونا ف م .

آگ روشن کرنا (رک) کا لازم .

تیرے فروغ حسن نے کھویا غبار خط
روشن ہوئی جو آگ تو غائب دھواں ہوا

۱۸۵۴ دیوان امیر ، ریاض مصنف ، ۹۰

— سرد کرنا ف م ؛ محاورہ .

۱. آگ ٹھنڈی کرنا ، آگ بجھانا .

شاید ماں کے شفقت بھرے آنسو دوزخ کی آگ کو سرد کر دیں تو کر دیں .

۱۹۱۵ گرداب حیات ، ۲۱

۲. شوق یا خواہش کا مٹانا ، جیسے : ایک مدت تک آتش اشتیاق بھڑکتی رہی یہاں تک کہ امتداد زمانہ نے یہ آگ سرد کردی .

۳. فتنہ و فساد رفع کرنا ، جیسے : چاروں طرف مار دھاڑ مچی ہوئی ہے جب تک یہ آگ سرد نہ ہو آپ ادھر نہ جائیں .

— سرد ہونا ف م ؛ محاورہ .

آگ سرد کرنا (رک) کا لازم .

تعصب کا یہی حال ہے تو یہ آگ سرد ہوچکی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲

وہ آگ نہیں سرد ہوتی جب تک کہ خداوندتعالیٰ اس کو سرد نہ کرے .

۱۹۲۲ تذکرۃالاولیا ، ۳۷۶

— سلگانا ف م ؛ محاورہ .

۱. آگ روشن کرنا ، چولھا جلانا .

آگ سلگاتی تھی ، آٹا گوندھ رہے تھے کہ شخص مذکور ہاتھ جوڑ کر سامنے آ کھڑا ہوا .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۳۸۲

صبر کرو آتی ہوں ، آگ واگ سلگاتی ہوں .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۴۷

۲. فتنہ و فساد کھڑا کرنا ، بھڑکانا .

جو طہماس یو آگ سلگائیا　　سبہ بات سن دل اپس جالیا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۵۸۳

گوش زد اس کے کیا اعدائے میرا حرف عشق
کیا رہا گھر جلنے میں اب آگ وہ سلگا چکے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۳

— سلگنا محاورہ .

آگ سلگانا (رک) کا لازم .

آگ سی اک دل میں سلگے ہے کبھو بھڑکی تو میر
دے گی میری ہڈیوں کا ڈھیر جوں ایندھن جلا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۹

تیغ سن سن جو چل آنچ سے جلنے لگے دل
آگ سلگی تو ہوا میں ہوا بجھنا مشکل

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

— سے پانی ہونا محاورہ .

غصہ اترنا ، غصہ ٹھنڈا پڑ جانا ، نرم پڑ جانا .

چار باتیں ایسی کہیں کہ وہ آگ سے پانی ہوگئے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲

— سے کھیلنا محاورہ .

۱. آگ جیسی چیز کو قابو میں لا کر استعمال کرنا .

انسان کی سرشت میں شروع ہی سے آگ سے کھیلنا ، پانی کے سینے پر تیرنا ، فضا میں اڑنا اور مٹی پر حکومت کرنا ہے .

۱۹۴۴ یہ دلی ہے ، ۲۲۲

۲. مشکل کام میں ہاتھ ڈالنا ، خطرے میں پڑنا ، مصیبت جھیلنا .

" تم نے کبھی آگ سے کھیلا ہے ؟ " برجموہن نے نصیر سے پوچھا .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، علی عباس ، ۳۳

— کا باغ

۱. آتشبازی (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲) .

۲. سنار کی انگیٹھی ، آتشدان (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷) .

۳. کھانے کی پخت و پز .

کھانے کی نسبت عورتیں کہا کرتی ہیں کہ آگ کا باغ ہے بنتا بھی ہے بگڑتا بھی ہے .

۱۹۰۶ الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۰

— کا بستان امذ .

ایک قسم کی آتش بازی جس سے پھول جھڑتے ہیں ، انار .

ہر آہ شعلہ بار ہے جوں آتشیں انار
یا رب یہ دل مرا ہے کہ بستان ہے آگ کا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۸۷

— کا بگولا بن جانا

غصے میں بھبکنے لگنا .

وہ پری نظریں بدل کر تیسے میں آ کر آگ کا بگولا بن گئی .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۴۶

— کا بنا ہوا صف .

تند خو ، گرم مزاج (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲) .

— کا پانی امذ .

(قدیم) تلوار .

کاڑیا آگ کے پانی کوں از نیام　　ترن بولیگا بجلی جو آئی از غمام

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۶۸

ــ کا پُتلا
(ضم پ) ، صف .

۱. چڑ چڑا ، تند خو .

شہزادہ بہت نازک مزاج آگ کا پتلا ہے .

۱۸۹۰ فسانۂ دل فریب ، ۲۶

۲. نہایت گرم مزاج .

دو رتی اجوائن سے اُن کے بدن میں آگ پھک گئی ، آدمی کاہے کو ہیں آگ کا پتلا ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲

۳. آگ کا بنا ہوا ، نہایت گرم ، شعلہ جیسا .

ہر آہ سے جو شعلہ نمایاں ہے آگ کا
پتلا بغل میں کیا دل سوزاں ہے آگ کا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۸۶

ــ کا پُتلا آگ کو دھائے
کہاوت .

ہر ایک چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے (نجم الامثال ، ۲۲) .

ــ کا پتنگا
امذ .

جلتے ہوئے گھاس پھونس وغیرہ کا شرارہ (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲) .

ــ کا پرکالہ
(ـــ فت پ ، ل) ، امذ ؛ صف .

۱. انگارا ، پارۂ آتش .

ظاہر جو کسی روز کروں سوز نہاں کو
اے اشک تجھے آگ کا پرکالہ کروں میں

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رامپور ، ۱۲۱

۲. شوخ و شنگ معشوق .

آبلے کیونکر نہ نکلیں جائے اشک آنکھوں سے آہ
میرے پہلو میں ابھی وہ آگ کا پرکالہ تھا

۱۸۵۱ مومن ، د ، ۱۶

ــ کا پیڑ
امذ .

مدار کا درخت : ان شعلوں اور چنگاریوں کی مجموعی شکل جو آتشبازی کے انار وغیرہ چھوٹنے سے درخت کے مشابہ ہوتی ہے (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ــ کا پھول
امذ .

۱. شرارہ ، چنگاری ، پتنگا .

بلبل ترے جلیں گے خس و خار آشیاں
اُڑ کر پڑا جو آگ کا اک گلستاں سے پھول

۱۸۲۰ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰۶

۲. مدار کا پھول (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

ــ کا جلا آگ سے اچھا (ـــ ٹھنڈا) ہوتا ہے
کہاوت .

۱. آگ سے جلی ہوئی جگہ کو آگ سے سینکیں تو جلن کم ہو جاتی ہے ، جس نے ایذا دی ہے وہی تسکین پہنچا سکتا ہے .

سچ ہے کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا
آزار اٹھے گا جو دل آزار ملے گا

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۳۱

۲. کرمی کو گرمی مارتی ہے بد آدمی بد ہی سے دبتا ہے (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ــ کا دریا
امذ .

آگ کی کثرت ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں .

دل بیتاب میں جوش تپش عشق نہیں
مارتا آگ کا دریا ہے یہ سیماب میں جوش

۱۸۶۲ ظفر (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲)

ــ کا کُرہ

وہ کرہ جو آسمان اول (فلک قمر) کے جوف میں کرہ ہوا کو محیط ہے .

ایسے ہیں میرے نالہ آتش فشاں بلند
ہے آگ کے کرے سے بھی جن کا دھواں بلند

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۹

ــ کا کھیل

۱. آتشبازی (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

۲. پخت و پز ، پکانے ریندھنے کا کام (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷) .

۳. (کیمیا گری) مہوسوں سے جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو آگ کا کھیل ہے ایک آنچ کی کسر رہ گئی (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ــ کا گھر
صف .

بہت گرم .

آج کل کے آم آگ کا گھر ہوتے ہیں چھینٹا پڑ جائے تو کھائیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۳

ــ کا لوکا
امذ .

آگ کی لو ، شعلے کی لپک (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ــ کا ہتھیار
امذ .

آتشیں حربہ ، بندوق طمنچہ توپ وغیرہ .

لڑتی ہے بندوق سے جو اے ظفر فوج فرنگ
رکھے ہے ہتھیار پاس اپنے تلنگا آگ کا

۱۸۵۲ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲

ــ کا ہنسنا

آگ کا شرر افشاں ہونا ، پتنگے جھڑنا ، بھڑکنا .

غم سے کسی کے تند مزاجوں کو کام کیا
ہنستی ہے آگ گریۂ چشم کباب پر

۱۸۵۲ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۱۵۱

— کجلانا ف ل .

آگ کا سلگ کر سیاہ ہو جانا ، افسردگی کے قریب پہنچ جانا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶).

— کرنا محاورہ .

۱. برافروختہ کرنا ، غصہ دلانا ، مشتعل کرنا .

تیرے سمند ناز کی بیجا شرارتیں　　کرتی ہیں آگ نالۂ اندیشہ گام کر

۱۸۵۱　مومن ، ک ، ۱۲۶

اس نے لگا بجھا کر انہیں آگ کر دیا .

۱۹۲۲　نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶

۲.(i) گرم کرنا .

دسپنا تو آگ کر رکھا ہے .

۱۸۹۵　فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷

تم نے بند مکان میں گھڑا رکھ پانی کو آگ کر دیا .

۱۹۲۴　نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶

(ii) مزاج کو گرم کرنا .

تیز تیز دواؤں کے استعمال نے میرا مزاج اور آگ کر دیا .

۱۸۹۱　امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲

۳. (ہندو) آگ تیار کرنا ، آگ سلگانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷).

— کو آگ مارتی ہے فقرہ .

شریر شریر ہی سے دبتا ہے .

شہدے کے ساتھ شہد پن ہی چاہیے آگ کو آگ ہی مارتی ہے .

۱۸۹۱　امیراللغات ۱ : ۱۲۶

— کو پانی کرنا محاورہ .

رک : آگ سرد کرنا .

جوشہ تائیں دھن لائی مدلال کو　　کہ پانی کرے آگ کوں گال کر

۱۶۰۹　قطب مشتری ، ۹۵

کردے سقر کی آگ کو پانی یہ سرد ہے
کحل بصر ہے داروے اندوہ و درد ہے

۱۸۷۴　انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱

— کو دامن سے ڈھانکنا

بات کو اس طرح چھپانا کہ اور افشا ہو جائے .

ضبط سے عشق کے آثار اور ظاہر ہو جائیں گے بھلا آگ کہیں دامن سے ڈھانکی جاتی ہے .

۱۸۹۱　امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲

— کو ہاتھ میں رکھنا محاورہ (قدیم) .

ظاہر چیز کو چھپانے کی کوشش کرنا ، جو چیز چھپ نہیں سکتی ، اسے چھپانا .

کیا بات ظاہر وو اس بات میں　　کتا کوئی رکھے آگ کوں ہات میں

۱۶۰۹　قطب مشتری ، ۲۲

— کُھتے منھ نہیں جلتا کہاوت .

بری چیز کا نام لینے سے برائی کا اثر نہیں ہوتا ، بغیر گناہ کیے فقط زبانی کہنے سے آدمی مجرم نہیں ہوتا (فارسی : نقل کفر کفر نباشد) ، اردو میں مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲) .

— کی ٹھیک امث .

آگ کا ڈھیر جتا الاو وغیرہ .

ٹھیک دوپہر کو تو وہ جنگل آگ کی ٹھیک بن جاتا تھا .

۱۸۸۲　انتخاب طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷۱

— کی لپٹ امث .

آگ کی لو ، لوکا ، شعلے کی آنچ .

ڈاک میں دفعۃً آگ لگ گئی ان کا کمپارٹمنٹ بہت قریب تھا اور قریب تھا کہ آگ کی لپٹ وہاں تک پہنچے .

۱۹۰۸　مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۱۹

— کے آگے سب بھسم ہیں کہاوت .

آگ کے سامنے جو چیز آجائے گی جل کر رہے گی؛ غصے کی حالت میں کسی کا لحاظ نہیں رہتا چاہے چھوٹا ہو یا بڑا (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۲).

— کے منھ میں ہونا ف ل .

ایسی جگہ ہونا جہاں ہر وقت آگ سے سابقہ پڑے .

گرمی وہ کہ چیل انڈا چھوڑتی ہے اور یہ آگ کے منھ میں ہیں دن ہو چاہے رات ان کو یکساں ہیں .

۱۸۹۲　خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۵۱

— کے مول/مولوں م ف .

مہنگا ، جس کی قیمت رواج اور معیار سے زیادہ ہو اور لینے نہ بن پڑے .

ابھی تو آگ کے مولوں گل رخسار بکتے ہیں
کہیں قیمت کھلے اس کی خط رخسار بیچک ہو

۱۸۳۶　ریاض البحر ، ۱۷۵

قوڑا ہے جو یہی اشکوں کا　　آگ کے مول بکے گا پانی

۱۹۳۵　عروس فطرت ، ۸۸

— کھانا انگارے ہگنا محاورہ .

جیسی کرنا ویسی بھرنا ، برے کام کا انجام برا ہونا .

جیسی کرتا ہے کوئی ویسی ہی پیش آتی ہے
کھائے جو آگ ہگے گا وہی انگارے سرخ

۱۸۳۲　چرکین ، د ، ۱۲

انہوں نے یہ بہت ہی بیجا بات منھ سے نکالی ہے جو آگ کھاتا ہے وہ انگارے ہگتا ہے .

۱۹۳۰　چار چاند ، ۶۰

ـــ کھائے مُنّھ جَلے اُدھار کھائے پیٹ کہاوت .

آگ کھانے سے صرف منّھ جلتا ہے مگر آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہیے کیونکہ آگ کی سوزش ظاہری جسم تک محدود رہتی ہے اور قرض کی تکلیف سے جی جلتا ہے ، قرض لینا آگ سے جل جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۵۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

ـــ گاڑنا ف م .

رک : آگ دبانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۸ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

ـــ گڑنا ف ل .

آگ گاڑنا (رک) کا لازم .

کیا جانیے کیا دل پہ مصیبت یہ پڑی ہے
اک آگ سی کچھ ہے کہ وہ سینے میں گڑی ہے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۱۳۲

ـــ لانا محاورہ (قدیم) .

آگ لگانا (رک) .

آ دیکھیاں آکو تج مج میں اوتی کی آگ لاتیاں ہیں
کہ پانی میں تحمل کا کہ جو تو ست ہو جاتی ہوں

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۳۳۵

ـــ لگا (ـــ فت ل) صف .

(کوسنا) کسی ایسے شخص کی نسبت عورتیں کہتی ہیں جس سے سخت نفرت اور بیزاری ہو ، موا ، مرا .

یہ آگ لگا میر صاحب کیا پیغام سلام کرتا پھرتا ہے .

۱۹۵۴ پیر نابالغ ، ۳۳

[آگ + ا : لگا ، لگانا (رک) سے]

ـــ لگا (کر) پانی کو دَوڑنا محاورہ .

ایذا پہنچا کر اظہار ہمدردی کرنا ، شر پیدا کر کے اس کے دفع کرنے میں سر گرمی دکھانا .

نت اٹھ گھر کے باسن توڑے آگ لگا پانی کو دوڑے

۱۷۱۳ جعفرزٹلی ، ک (ق) ، ۴۱

لگا آگ پانی کو دوڑے ہے تو یہ گرمی تری اس شرارت کے بعد

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۱۹

طاہر بھائی آپ بھی آگ لگا کر پانی کو دوڑنے والے شخص ہیں کیسی کیسی باتیں کرتی آتی ہیں ، بیرسٹری تو خوب چلے گی .

۱۹۳۹ شمع ، ۵۵۹

ـــ لگانا ف م ؛ محاورہ .

۱. کسی چیز کو آگ دینا ، جلانا .

لوگوں نے جا کر ان لکڑیوں کے ڈھیر پر سے پتھر دور رکھے اور آگ لگادی .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۱۵

لگادی آگ اس کافر نے میرے خرمن جان میں
ذرا سا پرتو برق نگاہ یار دل پر ہے

۱۹۰۰ سخن ، د ، ۲۱۵

۲. جلن یا سوزش پیدا کرنا ، حرارت پیدا کرنا .

تپ فرقت نے آگ ایسی لگائی میرے اعضا میں
عرق کے بدلے ہوتے ہیں مساموں سے شرر پیدا

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷

پڑا جو عکس رخ آتشین ساقی کا لگادی شعلۂ مے نے دل خراب میں آگ

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۹۵

۳. تیزی اور چرپراہٹ پیدا کرنا .

کبابوں نے تو زبان سے حلق تک آگ لگادی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۵

۴. سوز اشتیاق کو ابھارنا ، بے قرار کرنا .

متصل روتے ہی رہیے تو بجھے آتش دل
ایک دو آنسو تو اور آگ لگا جاتے ہیں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۱۲

خبر آمد گل کیسی سنائی صیاد
یوں ہی ہم جلتے تھے اور آگ لگائی صیاد

۱۹۰۰ امیر ، انتخاب ، ۳۴۷

۵. کسی جذبے میں شدت پیدا کرنا .

اب انتقام کی آگ تیرے تن بدن میں لگادی .

۱۹۳۲ اخوان الشیاطین ، ۲۳۴

۶. رشک و حسد پیدا کرنا ، جلاپے کی آگ بھڑکانا .

وہ مجھ سے بزم میں ہنستا رہا رقیب جلے
لگائی گرمی صحبت نے انجمن میں آگ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۷۶

۷. لگائی بجھائی کرنا ، برافروختہ کرنا ، بھڑکانا ، غصہ دلانا .

بجھی نہ آگ لگائی ہوئی رقیبوں کی
بہانے بحر نے دریا میں وارہا تعویذ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۸

جعفری بیگم صاحبہ خراماں خراماں انگنائی میں آئیں اور آگ لگاتی ہوئی آئیں .

۱۹۲۴ اختری بیگم ، ۸۲

۸. آفت ڈھانا ، مصیبت لانا .

ابھی یہ زخم آلے تھے کہ میرٹھ میں فساد ہوا ، کارتوسوں نے تمام عالم میں آگ لگادی .

۱۸۹۰ فسانۂ دل فریب ، ۵

ابھی اس دیو کو جگا دونگی اور وہ آگ لگا دوں گی کہ بجھانا محال ہوگا جینا اشکال ہوگا .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲

۹. لوگوں میں ہلچل ڈال دینا ، پرسکون فضا میں تموج پیدا کردینا ، ایک نیا فتنہ اٹھا دینا ، ہنگامہ مچا دینا .

خوب آگ لگائی اور سارے ہندوستان میں شہرت دیدی کہ کالج کے لڑکے عیسائی کیے جاتے ہیں .

۱۹۰۲ مکاتیب محسن الملک ، ۵۴

۱۰. (i) مہنگا سودا خریدنا .

ماما عظمت تو ہر سودے میں آگ لگاتی ہے .

۱۸۶۸ مراۃ العروس ، ۱۲۵

(ii) ہاتھ رنگنا ، غبن کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .

۱۱. تڑپانا ، حسرت دلانا .

داغ دے جاتی ہے برسات میں بے یار بہار
ابر تر آگ کلیجے میں لگا دیتا ہے

؟ خلیل (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۷)

۱۲. رد کرنا ، ترک کرنا ، الفظ کرنا .
لاگ کو آگ لگاؤ .

۱۸۱۸ انشا ، سلک گوہر ، ۷

آپس کے رنج سے ہوئے غیروں کے دل پہ بار
غربت میں خاک اڑائی لگائی وطن میں آگ

۱۹۰۰ حبیب ، د ، ۱۳۲

۱۳. (i) تلف کرنا ، لٹانا ، برباد کرنا .
شراب خواری اور قمار بازی میں ساری دولت کو آگ لگادی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۵

(ii) (طنزیہ) بھاری خرچ کرنا ، دھوم دھام اور الٹے تلّے سے روپیہ اڑانا ، جیسے : تمہارے بڑوں نے شادی میں کونسی آگ لگائی تھی جو تم لگاؤ گے .

۱۴. چوپٹ کر دینا ، بگاڑ دینا ، بے ڈھنگا اور بد وضع کردینا ، جیسے : ایک قمیص پر کیا منحصر ہے ؟ جس چیز کو سیتا ہے اسی کو آگ لگا کر رکھ دیتا ہے .
صاحبزادی گوٹ لگانے کیا بیٹھیں کہ سارے پاجامے میں آگ لگا کر رکھ دی .

۱۸۹۳ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۵

۱۵. تباہ و برباد کرنا ، اجاڑنا ، مٹا دینا ، ڈنا کر دینا .

خانہ برباد ہوں ققنس کی طرح عالم میں
آگ قسمت نے لگادی میں جسے گھر سمجھا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۱

اسکول و کالج پوش و خرد سب کو آگ لگا دو .

۱۹۱۲ سی پارۂ دل ، ۶۸

۱۶. سرخ پھولوں کے تختے ، چراغاں یا شفق میں جلتی ہوئی آگ کا سامان پیدا کرنا (بطور تشبیہ) .

لالۂ خود رو نہیں ہے خون نے فرہاد کے
جوش میں آکر لگادی کوہ کے دامن میں آگ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۸۹

گلشن میں آکے آگ لگادی بہار نے
انگارے کی طرح سے ہر اک گل دہک گیا

۱۸۳۲ دیوان راد ، ۱ : ۱۹

گلشن کے اور پھولوں کی لے باغباں خبر
اک شعلہ رو نے آگ لگادی گلاب میں

۱۹۳۳ غزل ، محمد مہدی ، ماہنامہ ، ادب ، لکھنؤ ، ۱۲ : ۳

۱۷. (بیزاری یا نفرت سے ٹھکرا دینے کے موقع پر) بھاڑ میں جھونکنا ، ٹھکرا دینا ، جہنم میں ڈالنا .
تری خوبصورتی کو اگر ہو بہی ، لے کر کیا آگ لگانی ہے .

۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۱۵۵

آسودۂ قفس کو بھلا گلستاں سے کیا
میری طرف سے آگ لگادو بہار کو

۱۹۲۲ سنگ وخشت ، ۲۰۵

۱۸. ہوش حواس بڑھا دینا (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .

— لگاؤ (— و مع) صف .

جلانے والا ، رنج دینے والا ، دکھ دینے والا ؛ لڑائی کرا دینے والا ، مفسد ، فتنہ پرداز ، مفسدہ اٹھانے والا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۷) .
[آگ + ا : لگاؤ ، لگانا (رک) سے صفت فاعلی]

— لگاؤں فقرہ (عو) .

۱. (کونا) جھونکوں ، جلادوں ، بھاڑ میں جھونکوں ، مار ڈالوں ، کیا کروں ، کس کام میں لاؤں ، مترادف : میرے کسی کام کا نہیں .

لگاؤں آگ میں ایسے بناو کو ہے ہے
لگانا مہندی کا ہے دکھ سنگھار ہوتا ہے

۱۸۶۹ جان صاحب ، د ، ۲۰۹

۲. تکیہ کلام کے طور پر .
اس مامتا کو آگ لگاؤں اس نے تباہ کر رکھا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۹

— لگائے تماشا دیکھے کہاوت .

اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کے متعلق یہ ظاہر کرنا ہو کہ وہ فتنہ فساد برپا کرکے یا ایذا پہنچا کر اس کا تماشا دیکھتا ہے (ماخوذ : انشائے ہادی النسا ، ۱۲۳) .

— لگ جائے / جائیو / لگے فقرہ .

(کونا) کسی چیز سے نفرت بیزاری اکتاہٹ یا جھنجلاہٹ ظاہر کرنے کے لیے مستعمل .
(الف) ف م .
غارت ہو ، برا ہو ، اجڑ جائے ، ملیا میٹ ہو .

لگ کے پھر دل نہ بجھے جس سے تنک لاگ لگے
گر یہی کچھ ہے محبت تو اسے آگ لگے

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۶۱

کیا غم خوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۹۹

بھول جاؤں میں انہیں ہو نہیں سکتا ناصح
آگ لگ جائیو ظالم ترے سمجھانے کو

۱۹۵۱ حسرت ، ک ، ۷۹

(ب) م ف .
بطور تکیہ کلام .
آگ لگے میں نوج بولی ہوتی .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۱

بیوی نے کہا . . . اے آگ لگے آج سویرے ہی سویرے یہ لکھنا پڑھنا کیوں سوار ہوا ہے .

۱۹۵۳ پیر نابالغ ، ۳۲

(ج) صف .
آگ لگا (رک) کی جمع ، جیسے : کتنا ہی سمجھاؤ آگ لگے مانتے ہی نہیں .

— لگنا

ف ل ؛ محاورہ .
آگ لگانا (رک) کا لازم .

کلیجا مرا توڑ کھایا ہے یا آگ   اجل نے لگی ہے مرے گھر کوں آگ

۱۶۸۷ محی الدین ناز ، (ق) ۹۰

نہ پہنو سرخ جوڑا بر میں تم غیروں کے ہاتھوں سے
قسم ہے رشک سے میرے بدن میں آگ لگتی ہے
۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۶
تمہاری ایسی احمقانہ باتوں سے بدن میں آگ لگ جاتی ہے ۔
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۲

ـــ لگتا جھونپڑا جو نکلے سو لاؤ / لابھ کہاوت .

نقصان کا یقین ہوجانے کی حالت میں جو بھی بچ جائے یا جو بھی نفع ہوجائے غنیمت ہے (دریائے لطافت ، ۸۷ ؛ انشائے ہادی النسا ، ۱۲۳) .

ـــ لگتی جھونپڑی جو نکلے سو لاؤ / لابھ کہاوت .

رک : آگ لگتا الخ (نجم الامثال ، ۲۵) .

ـــ لگے پر پانی کہاں کہاوت .

غصے کے وقت مروت و محبت نیز غرض یا خواہش کے وقت حیا اور غیرت نہیں رہتی (امیراللغات) .

ـــ لگے پر بلی کا موت ڈھونڈنا محاورہ (عو) .

۱. بے وقت تدارک کرنا ، بے فائدہ کوشش کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .
۲. خطرے کے وقت ناممکن الحصول چیز تلاش کرنا (نجم الامثال ، ۲۵) .

ـــ لگے پر کنواں کھودنا محاورہ .

بے وقت کوشش کرنا .
جب کوئی شخص اس کام کو کہ پہلے سے کر لینا چاہیے تھا عین وقت پر کرتا ہے ، تو کہتے ہیں کہ واہ آگ لگے پر کنواں کھودنے سے حاصل .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۷

ـــ لگے تو بجھے جل سے ، جل میں لگے تو بجھے کہو کیسے کہاوت .

اس موقع پر بولتے ہیں جہاں وہ شخص جس سے فریاد رسی کی امید ہو ظلم کرے (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۷) .

ـــ لگے کر بیری درشن متر دیکھ بھرے سب تن من کہاوت .

مصیبت پڑنے پر دشمن خوش ہوتے ہیں اور دوستوں کو رنج اور قلق ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۲۵) .

ـــ لگے منڈھے بجر پڑے براتی کہاوت .

میں ایسے نفع سے در گذرا ؛ (بد دعا) منڈھے میں آگ لگے اور براتیوں پر بجلی گرے (نجم الامثال ، ۲۵) .

ـــ لہکنا محاورہ .

آگ دہکنا (منیر البیان ، ۱) .

ـــ لینا محاورہ .

آگ پکڑنا ، آگ سے جلنے لگنا .
نفط نے دفعۃً آگ لی اور شعلہ بھڑکا .
۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۹۰
پھر آہستہ آہستہ تیل کو داخل کیا جاتا ہے جو کہ گرم اینٹوں سے آگ لے لیتا ہے .
۱۹۰۶ پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۱۱۹

ـــ لینے (کو) آنا محاورہ .

آتے ہی پلٹ جانا ، کھڑے کھڑے آنا اور چلا جانا .
گرم مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا
آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۷۶
ابھی آئے ابھی کہنے لگے لو جاتے ہیں
آگ لینے کو جو آئے تھے تو آنا کیا تھا
۱۹۰۵ دیوان انجم ، ۲۶

ـــ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے کہاوت .

ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کسی شخص کو توقع کے خلاف کوئی چیز حاصل ہو جائے .
ہندوستان آکر موصوف کا نصیب جاگ اٹھا وہی مثل ہوئی کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے .
۱۹۵۶ بیگمات اودھ ، ۱۲

ـــ مارنا محاورہ .

ایندھن کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے انگیٹھی یا انجن میں ڈالنا ، ایندھن جھونکنا .
بہت حالتوں میں اطراف میں آگ مارنا عمدہ پڑتا ہے یعنی کوئلے کو چولھے میں باری باری سے اطراف پر ڈالا جاوے .
۱۹۰۶ پریکٹیکل انجینیرز ہینڈ بک ، ۱۳۲

ـــ مٹنا محاورہ .

۱. جلن یا تپک جاتی رہنا ، سوزش بجھنا ، جیسے : اس مرہم سے زخموں کو سکون ملا آگ مٹ گئی (ماخوذ: امیراللغات ، ۱ : ۱۵۷) .
۲. حسد باقی نہ رہنا ، جلاپا ختم ہو جانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۷ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .
۳. امنگ جاتی رہنا ، ولولہ یا شوق جاتا رہنا .
آب گریہ سے مٹے کیا دل بے تاب کی آگ
آتش برق کبھی بجھتی نہیں باراں سے
۱۸۶۷ عرش ، د ، ۶۴
۴. خواہش نفسانی کی تسکین ہونا (عام لوگوں کی زبانوں پر جاری) .

ـــ میں (اَور) آگ لگانا محاورہ .

۱. دکھے ہوئے دل کو اور دکھانا ، جلے کو اور جلانا .

داغ پر داغ مرے دل کو دیا کرتے ہیں
آگ میں آگ وہ ہیں اور لگاتے جاتے

۱۸۵۴ دیوانِ صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۹

۲. غصے یا فتنے فساد کو اور بڑھانا .

کوئی کہتا ہے کہ حکومت پاگل ہوگئی ہے کوئی آگ میں آگ لگاتا ہے کہ اسم نویسی کا یہ طریقہ عہد رقیت (غلامی) کی یادگار ہے .

۱۹۲۵ 'اودھ پنچ' لکھنؤ ، ۱۰ ، ۸ : ۱۰

ـــ میں بھُلَسنا محاورہ .

جل کر سیاہ ہو جانا .

چیچک سے بدن کا وہ حال ہو گیا کہ جیسے آگ میں بھلس گیا ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۸

ـــ میں بھُوننا ف م ؛ محاورہ .

جلانا ، انتہائی سوزش میں مبتلا کرنا .

بخار کی وہ شدت ہے کہ جیسے کوئی آگ میں بھونے ڈالتا ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۹

ـــ میں پانی ڈالنا ف م ؛ محاورہ .

جھگڑا مٹانا ، لڑائی کو دبانا ؛ غصے کو دھیما کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۱) .

ـــ میں پڑنا محاورہ .

مصیبت یا آفت میں خود کو مبتلا کرنا ، دوسرے کی بلا اپنے سر لینا .

یہ فوج حوادث سے ہیں لڑنے والے یہ غیروں کی ہیں آگ میں پڑنے والے

۱۸۷۹ مسدس حالی ، ۱۰۵

ـــ میں پڑے فقرہ .

(کوسنا) تباہ ہو ، برباد ہو ، ملیا میٹ ہو .

نہ لائیں تاب جس کی یار کے ہاتھ الٰہی آگ میں ایسا پڑے رنگ

۱۹۰۹ دیوان تسلیم ، دفتر خیال ، ۵۷

ـــ میں پھاندنا محاورہ .

کسی تکلیف دہ کام یا شجاعانہ عمل میں ہاتھ ڈالنا . ۱ : ۴۸) .

جب سنا یہی سنا کہ آگ میں پھاند پڑا .

۱۸۹۴ کامنی ، سرشار ، ۷

ـــ میں پھُونکنا ف م .

آگ میں ڈال کر جلا دینا (امیراللغات ، ۱ : ۸۵۱) .

ـــ میں جائے فقرہ .

بھاڑ میں جائے ، دفع ہو .

جو ابر برستا نہیں وہ آگ میں جائے
جو چاہیئے بخشش کی پر اک مردِ غنی میں

۱۹۱۰ کلیاتِ شائق ، ۱۷۸

ـــ میں جَلانا محاورہ .

رشک و حسد یا سوز عشق میں مبتلا کرنا .

اللہ ری سوزش دل اے یار مارا کس آگ میں جلا کر

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۶۳

ـــ میں جَلنا محاورہ .

آگ میں جلانا (رک) کا لازم .

تپ الفت کی حرارت نہیں کس کو اے کیف
ایک ہی آگ میں سب خلق خدا جلتی ہے

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۲۰۸

ـــ میں جھونکنا ف م ؛ محاورہ .

۱. آگ میں ڈالنا ، جلانا .

ربط کیا عشق سے تھا اس دل بیتاب کے تئیں
آگ میں جھونک دیا آپ میں سیماب کے تئیں

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۹۳

حمام کو یوں گرم کیا یار کی خاطر
جھونکا کئی من آگ میں صندل کئی من پھول

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۲۲

چتوڑ کے راجہ نے خاندان کو آگ میں جھونک کر خود بادشاہ سے آکر پناہ مانگ لی .

۱۹۳۹ افسانۂ پدمنی ، ۱۲۷

۲. مصیبت میں پھنسانا ، بلا میں گرفتار کرنا .

مجھ کو سوجھے ہے کہ تو آتش رخوں سے مل کے آہ
جھونک دے گا ایک دن اے دل مقرر آگ میں

۱۸۴۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۳۶

یہ نہ سمجھنا کہ مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی نہیں یا یہ کہ میں جان بوجھ کر تمہیں آگ میں جھونک رہا ہوں .

۱۹۳۲ نئی روشنی ، ۲۷

۳. لڑکی کو ایسی جگہ بیاہ دینا جہاں اسے ہر طرح کی تکلیف ہو .

پہلے دریافت خوب کر نہ لیا آگ میں مجھ کو لے کے جھونک دیا

۱۸۷۳ طلسم الفت ، قلق لکھنوی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۱)

ـــ میں ڈالنا ف م ؛ محاورہ .

۱. آگ میں جلانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۵۸) .
۲. نظر انداز کرنا ، مٹانا .

حق نمک کو آگ میں ڈال کر بادشاہ کا کام تمام کردے .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۳۰

ـــ میں کُود پڑنا/کُودنا محاورہ .

سخت سے سخت مصیبت جھیلنے کے لیے آمادہ ہونا ، جلنے مرنے سے نہ ڈرنا .

تیرے عاشق سے پتنگے کو بھلا کیا نسبت
کودنا آگ میں ہے بازی طفلانۂ عشق
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۱۵

۲. دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا .
کونی بنتا ہے جو مہدی تو بگڑ جاتے ہیں
آگ میں کودتے ہیں توپ سے لڑجاتے ہیں
۱۸۹۷ کلیات اکبر ، ۱ : ۲۸۸

ہندو مسلمان دونوں کی آگ میں کود پڑتے ہیں .
۱۹۱۵ بہار عیش ، سرفراز حسین ، ۲

ــــ میں گِرنا محاورہ .

رک : آگ میں کود پڑنا نمبر ۱ .
گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی عشق
سمجھا اتنا بھی نہ کم بخت کہ جل جاؤنگا
۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۶۸

جان پر کھیلا کیے تفتید گان سوز عشق
آگ میں گرتے رہے آتش بجان سوز عشق
۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۶۲

ــــ میں لوٹْنا محاورہ .

۱. تڑپنا ، بیقرار ہونا ، مضطرب ہونا .
گزرے ہے میر لوٹتے دن رات آگ میں
ہے سوز دل سے زندگی اپنی ہمیں عذاب
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۶

۲. رشک و حسد سے جلنا .
میرے بچوں کو دیکھ کر آگ میں لوٹتی ہے .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۱

ــــ میں مُوتو یا مُسْلْمان بَنو/ہو کہاوت .

۱. دو مضر یا خلاف مذہب باتوں میں سے جبراً ایک بات پر راضی کرنا ، ایسا کام لینا جس میں یوں بھی خرابی اور ووں بھی خرابی (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۵) .
۲. کئی صورتوں سے ایک ہی نتیجہ پیدا کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۵) .
۳. کسی کام کے لینے میں جلدی اور جبر کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۹۵ ؛ نجم الامثال ، ۲۵) .

ــــ نکالْنا محاورہ .

چقماق یا پتھر وغیرہ سے شعلہ پیدا کرنا .
سنگ در سے ترے نکالی آگ   ہم نے دشمن کا گھر جلانے کو
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲۷

ــــ نکلنا محاورہ .

۱. آگ نکالنا (رک) کا لازم .
خوف کرنا دل دشمن شکنی سے اے دوست
آگ نکلی جو کسی نے کوئی پتھر توڑا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۰

۲. سخت جلن اور سوزش ہونا ، بہت گرمی پڑنا .
آگے تو اشک پانی سے آجاتے تھے کبھو
اب آگ ہی نکلنے لگی ہے جگر سے یاں
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۶۱۴

۳. بہت گرم ہونا ، تپنا .
آج تو زمین سے آگ نکلتی ہے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۹

ــــ ہو جانا/ہونا محاورہ .

۱. ایندھن کا دہک جانا .
ابھی آگ نہیں ہوئی توا کیا گرم ہو .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۹

۲. پھُنکنے لگنا ، نہایت گرم ہو جانا .
تجھ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خورشید نمن تمام تن آگ ہوا
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۶۶

سوز غم سے ہو گیا ہے آگ سب میرا لہو
پھینکدی قاتل نے ایسی ہو گئی تلوار گرم
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۰

۳. برافروختہ ہو جانا ، غصے میں بھر جانا ، طیش میں آنا .
اتر آیا او تخت تے آگ ہو   دیا گالیاں اس کوں بھی او باگ ہو
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۷۷

سنتے ہی بادشاہ آگ ہوگیا .
۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۶۱

گیان شنکر . . . اس مداخلت بیجا پر آگ ہوگئے .
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۰

آگا (۱) امذ .

۱. لشکر کا وہ حصہ جو سامنے ہو ، فوج کا مہرا ، مقدمۃالجیش .
آئین جنگ کے بموجب امراے شاہی آگا پیچھا دایاں بایاں سنبھال کر کھڑے ہوئے .
۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۱۸۰

ہاتھیوں کی پسپائی سے آگا ہماری فوج کا پیچھے ہٹا .
۱۹۰۶ "مخزن" ، اکتوبر ، ۴۵

۲. جسم کا اگلا یا سامنے کا رخ : ماتھا چہرہ اور سینہ وغیرہ .
یہ کیا بدلحاظی ہے دیکھو آگے سے دلائی سنبھالو .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۹

۳. اگاڑی ، وہ رسی جو جانور کے گلے یا اگلے پانْو میں ڈال کر میخوں سے باندھتے ہیں .
دیا باندھ ایسی جا پر اس کا آگا   گزر جس جا نہ ہو ہرگز ہوا کا
۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۱۴

۴. وہ جگہ جو سامنے کے رخ ہو .
کسی کی طرف تھوکنا . . . آگا دیکھ کر نہ چلنا . . . ننگے بدن رہنا ، ان باتوں سے (اماں جان) روکتی رہتی تھیں .
۱۸۷۴ مجالس النسا ، ۲ : ۳۰

۵. جسم کے اگلے رخ کے اعضا جن کا چھپانا ضروری ہے ، خصوصاً شرمگاہ (بیشتر پیچھا کے ساتھ مستعمل ہے) .
دل میں کسی کے ہر گز نے شرم نے خیا ہے
آگا بھی کھل رہا ہے پیچھا بھی کھل رہا ہے
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۵

مثال کے لئے رک : آگا پیچھا نمبر ۴ (فراق ، مضامین ، ۵۴) .

۶. **پوشاک کا وہ حصہ جس سے جسم کا اگلا رخ ڈھکے .**

درزی پہلے آگا پیچھا کلیاں چوبغلے آستینیں ہر ایک چیز کا اندازہ کرالیتا ہے تب قطع کرتا ہے .

۱۹۰۸ الحقوق و الفرائض (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۹۶)

۷. **قدیم وضع کی ایک پگڑی کا چھجا ، پیشانی سے آگے بڑھا ہوا حصہ .**

سج یہ ہو آگا زیادہ کج نہ ہو   پاجیوں کی طرح تیری سج نہ ہو

۱۷۳۳ آبرو (سہ ماہی 'اردو' جنوری ۱۹۳۰ ، ۱۳۸).

رکھ آیا ہے اک ناند کا جیسے کہ کنارا
تم دیکھیو زاہد کی ذرا پگڑی کا آگا

۱۸۲۴ کلیات مصحفی : مجلس ترقی ادب ، ۸۷

۸. **مستقبل ، آنے والا وقت .**

خیر اب تک تو فضول خرچی ہوئی مگر اب اپنا آگا سنبھالو .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۲

سرکار کا پیچھا بڑی بیگم سے اور بڑی بیگم کا آگا سرکار سے کٹ گیا اور علٰحدگی مکمل ہوئی .

۱۹۶۵ چار ناولٹ ، ۱۸

۹. **ماضی ، گزرا ہوا وقت ، اگلا (پلیٹس) .**

۱۰. **آغاز ، جیسے : اس کام کا آگا بھاری ہے جہاں یہ قابو میں آیا سمجھو کہ بیڑا پار ہوا (ماخوذ : پلیٹس) .**

۱۱. **حملہ (پلیٹس) .**

[س : آگر + ک : अग्र + क]

ـــ باندھنا/بانْدنا (قدیم) محاورہ .

۱. **سامنے آکر کسی کو روکنا ، سد راہ ہونا ، مہرا دبانا .**

اے صبا قلعہ ہستی سے جو دم گھبرایا
بڑھ کے دو چار قدم موت کا آگا باندھا

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۱

کس دھن میں یہ کوہکن نے تیشہ باندھا
سر پھوڑ کے خود موت کا آگا باندھا

۱۹۵۱ یاس ، گنجینہ ، ۱۶۸

۲. **(قدیم) پیش بندی کرنا .**

کرم دیکھ آگا سو کیوں باندتا

۱۶۵۴ معراج نامہ ، بلاق (دکنی اردو کی لغت ، ۷)

ـــ بھاری ہونا محاورہ .

۱. **عورت کا حاملہ ہونا ، پیر بھاری ہونا .**

بیاہ ہوتے ہی آگا بھاری ہوگیا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۲

۲. **راستہ پُر خطر ہونا ؛ گڑھے ، ٹیلے یا پتھر وغیرہ کی وجہ سے راستہ دشوار گزار ہونا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۲ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۰).**

ـــ پیچھا (ی مع) امذ .

۱. **(وقت کا) تقدم و تاخر .**

شیخ اور خواجہ کی وفات میں پورا ایک صدی کا آگا پیچھا ہے .

۱۸۸۴ حیات سعدی ، ۱۸۱

زیادہ سے زیادہ ہمارا ایک یا دو دن کا آگا پیچھا ہوگا .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۷۴

۲. **معاملے کی اونچ نیچ ، آغاز و انجام ، انجام کار .**

ایک بادشاہ . . . اکثر شراب میں سرشار رہتا اس حالت میں کچھ آگا پیچھا نہ دیکھتا .

۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۵۷

ہوری نے آگا پیچھا سمجھا کر آخر دھنیا کو کسی طرح راضی کرلیا .

۱۹۳۵ گئودان ، ۱۷۰

ف : دیکھنا ، سوجھنا ، سوچنا .

۳. **لباس کا اگلا پچھلا حصہ (خصوصاً اچکن انگرکھے وغیرہ کا) .**

کپڑے کا عرض کم ہے آگا پیچھا نہیں ہوتا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۵۹

۴. **جسم کا اگلا اور پچھلا حصہ نیز وہ اعضا جن کا چھپانا ضروری ہے ، اگلی پچھلی شرم گاہ .**

اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں جو اُن سے مخفی تھیں (یعنی اُن کا آگا پیچھا) انھیں کھول دکھائے .

۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۲۴۲

ننگے گلے ، ننگے پیٹ ، پرانے دھرانے دوپٹے سے آگا پیچھا ڈھانک لیتی تھی .

۱۹۳۴ فراق ، مضامین ، ۵۴

ـــ پیچھا کرنا محاورہ .

پچکچانا ، تامّل کرنا ، پس و پیش کرنا .

بادشاہ اس بات سے آگا پیچھا کرنے لگا اور شش و پنج میں پڑا .

۱۸۰۰؟ قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۲۷

ایسے کاموں میں آگا پیچھا کرنا اچھا نہیں ہوتا .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵۱

ـــ تاگا امذ .

۱. **اونچ نیچ ، انجام .**

سوت کی طرح ایسے الجھے کہ آگا تاگا کچھ نظر نہ آیا .

۱۹۲۲ گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دی ، ۲۰

۲. **خاطر تواضع ، دیکھ بھال .**

بچوں کی فکر (خبر) نہ لے ، انھیں کے آگے تاگے میں لگی رہے .

۱۹۲۸ 'اودھ پنچ ، ۱۳ ، ۲۶ : ۵

ـــ تاگا لینا محاورہ .

۱. **آؤ بھگت کرنا ، خاطر تواضع کرنا .**

چاپلوسی کی عادت بالکل نہیں تھی اور افسروں کا آگا تاگا لینا بھی وہ سخت معیوب سمجھتے تھے .

۱۹۶۲ گنجینۂ گوہر ، ۱۳۶

۲. **ذمہ داری ، دیکھ بھال .**

چھالیا کا آگا تاگا تو خدا بیچاری اماں کا بھلا کرے انھوں نے لے لیا .

۱۹۱۷ طوفان حیات ، ۱۵

ـــ دیکھا نہ پیچھا فقرہ .

انجام یا نتیجے پر غور نہ کیا ، برا بھلا کچھ نہ سوچا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۳۰) .

ـــ روکنا محاورہ۔

رک : آگا باندھنا ۔

پیچھے سے تو دامن کے تئیں خار نے کھینچا
اور سرو کھڑا ہو کے لگا روکنے آگا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۶

رشید بھی اس کا آگا روکنے کو دوڑے اور سراج کے پاس پہنچ گئے ۔

۱۹۳۲ قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۳۹

ـــ سنبھالنا محاورہ۔

۱. سامنے بڑھ کر سد راہ ہونا ، دشمن کی فوج یا شکار وغیرہ کا سامنا روکنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۰) ۔

۲. آئندہ کا بندوبست کرنا ۔

خیر اب تک تو فضول خرچی ہوئی مگر اب اپنا آگا سنبھالو ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ۱ : ۲۰۲

ـــ گھیرنا (ی مج) محاورہ۔

رک : آگا باندھنا ۔

جب ان میرا گھیرا آگا واکو دیکھ میں سکچن لاگ

۱۸۵۱ مثنوی مورک سمجھاوے ، ۱۳

ـــ لینا محاورہ۔

رک : آگا روکنا ۔

میں اپنے پورے بل سے تمھارا آگا لونگی ۔

۱۹۶۲ آوٹ کا ٹکڑا ، ۲۰۲

ـــ مارنا محاورہ۔

سامنے سے حملہ کرنا ، دشمن کی فوج یا قافلے کے اگلے حصے پر دھاوا بولنا ۔

فوج نے بڑھ کر غنیم کا آگا مارا ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۰

آگا (۲) ف ل (قدیم) ۔

آنا (رک) سے فعل مستقبل (= آئے گا) ۔

رکھے مال تھے کھود کر درز میں
بھنگام بسو کام آگا کسے دیں

۱۵۶۳ حسن شوقی ، د ، ۱۱۵

تجھ مکھ کے مقابل تو نہ ہرگز چمن آگا
تجھ نین برابر نہ ختن کا ہرن آگا

۱۷۱۷ بحری ، ک ، ۱۳۰

آگار امذ ۔

مکان ، گھر ، کمرہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۰) ۔

[س : آگار आगार]

آگاہ (الف) صف ؛ ~ آگہ ۔

۱. کسی بات سے باخبر ، واقف حال ، مطلع ، عارف ۔

آگاہ ہے ذات کا آگاہ پنا ۔

۱۵۸۲ کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۲۵

نکتہ یہ پہنچا ہے ایک آگاہ سے کہ بدی ہرگز نہ خلق اللہ سے

۱۸۱۴ مثنوی ایجاد رنگین ، ۶۵

قدرت کے قوانین سے جو ہیں آگاہ
کہتے ہیں کہ تبدیلی کو ان میں نہیں راہ

۱۹۵۵ رباعیات امجد ، ۳ : ۶

۲. کسی علم فن یا مسئلۂ خاص کا جاننے والا ، عالم ، کاردان ۔

چیز و نا چیز کا آگاہ کو رہتا ہے لحاظ
سارے عالم میں حقیقت تو وہی ساری ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۲۹

اس نے کہا کہ میری بیٹی جادو کے فن سے آگاہ ہے ۔

۱۹۰۱ الف لیلہ سرشار ، ۲۰ : ۳۵

(ب) امث (قدیم) ۔

آگاہی ، خبر گیری ۔

جواو چور آویگا در گاہ کون منجے بھیجیا ہے لات آگاہ کون

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۰۳

[ف]

ـــ پنا (ـ فت پ) امذ ۔

(قدیم) علم ، واقفیت ، عرفان ۔

ذات کا آگا پنا سو قدرت ۔

? کتاب حسینی (دکنی اردو کی لغت ، ۷)

[آگاہ + پنا (رک)]

ـــ دل صف ۔

جس کا دل باخبر ہو ، جس کا باطن کسی چیز کا علم رکھتا ہو ۔

بادشاہ کی نظر اس عارف آگاہ دل پر پڑی تحیت و سلام سے پیش آیا ۔

۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۲۵

[آگاہ + دل (رک)]

. . . آگاہ صفت ترکیبی کا جز و دوم ۔

(جز اول کے مفہوم کے ساتھ) آگاہی یا خبر رکھنے والا ، جیسے : خدا آگاہ ، حق آگاہ (وضع اصطلاحات ، ۵۹) ۔

[رک : آگاہ]

آگاہی امث ۔

۱. آگاہ (رک) کا اسم کیفیت ۔

دم عیسیٰ کتے مردے جلاوتے ہے وتیرا لبے
دوری مارن ملن جیون مجہ آگاہی کرن سکتا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳

آگاہی جو دیونی نے پائی بگڑی ہوئی بات یوں بنائی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲۱

عربی فارسی سے اتنی آگاہی نہیں رکھتے ۔

۱۹۲۷ شاد ، فکر بلیغ ، ۵۵

۲. آگاہ کرنا ، قبل از وقت مطلع یا متنبّہ کرنا (انگریزی) Warning (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۲۲۱) ۔

[آگاہ (رک) ف : + ی ، لاحقۂ کیفیت]

آگبوٹ
(سک گ، و مج) امذ.

رک : اگن بوٹ.

سیکڑو آگبوٹ اور جہاز حسن دریا کی گرم بازاری

۱۸۷۳ کلیات منیر، ۳ : ۹۸

بہت سے اطالوی جنگی جہاز (اسار ڈگنا) ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ایک انگریزی آگبوٹ (ڈرایڈ) بھی تھا.

۱۹۲۸ حیرت، مضامین، ۲۰۰

[آگ + بوٹ (رک)]

آگر (۱)
(فت گ) امذ.

ایک لیس دار مادہ جو سمندری کائی (Gelidium Corneum) اور اس کی دوسری انواع سے کشید کیا جاتا ہے. (اسے منجمد حالت میں جراثیم پرورش کرنے اور اگانے میں استعمال کیا جاتا ہے).

آگر پیڑی طشتریوں میں ڈال کر منجمد کیا جاتا ہے، اس کے بعد وہ رافع سرایت مادے جن کا امتحان مقصود ہو آگر کی سطح پر رکھے جاتے ہیں.

۱۹۶۷ بنیادی خرد حیاتیات، ۲۵۶

[انگ : Agar]

آگر (۲)
(فت گ).

(الف) امذ.

کان نمک (پلیٹس).

(ب) صف.

بر، بھرا ہوا، ماہر، قابل (پلیٹس).

[س : آکر आकर]

آگر (۳)
(فت گ) امذ.

رک : آگار (پلیٹس).

آگرو
(سک گ، و مع) امذ.

۱. وہ چھالا جو گرمی سے زبان یا ہونٹوں پر پڑ جاتا ہے، تبخالہ (پلیٹس).

۲. طوطی (رک) (جامع اللغات، ۱ : ۵۰).

[س : اگری روپ अग्रि + रूप]

آگرہ
(سک گ، فت ر) امذ.

لیاقت؛ طاقت؛ گرفت، پکڑ، اصرار (پلیٹس).

[س : آگرہ आग्रह]

آگری نہ گھاگری نرا لاڈ ہی لاڈ
کہاوت.

بغیر کچھ دیئے صرف باتوں میں ٹالنا (نجم الامثال، ۲۲).

آگل (۱)
(فت گ) (قدیم)

۱. رک : آگے.

جھبیلیاں چلبلیاں چنچل دسین یوں شاہ کے آگل
مگر اسمان پر تھے جل ستارے چل کر آئے ہیں

۱۶۷۸ غواصی، ک، ۱۸۲

جو کہیا حال دل کوں میں جا کر ہے حجابانہ عشق کے آگل

۱۷۰۷ ولی، ک، ۳۵۳

۲. کشتی یا جہاز کا آگے کا اٹھا ہوا حصہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز، ۱۰۳).

آگل (۲)
(فت گ) امذ.

کھڑکی یا دروازے میں اڑانے والی لکڑی، آنکل، کنڈی، زنجیر (پلیٹس).

[س : ارگل अर्गल]

آگِل
(کس گ) صف.

مستقبل، آئندہ (پلیٹس).

[ه : आगिल]

آگلا
(سک گ) (قدیم) صف : مذ؛ مث : آگلی.

رک : اگلا.

کرے آگلا تجہ کریں سیو کوئے
کہ جب نہ کرے سیو، تجہ کم نہوئے

۱۴۳۵ کدم راو پدم راو، ۶۷

وو یوں کہے سو میں سنی کی خوں ہوئے تھے آگلے
کیا ناسور ہیں وو ٹی ایدے آئے نہا کر اونچ سات میں

۱۶۹۷ ہاشمی، د، ۱۳۲

آگلانت
(فت گ، سک ن) م ف.

گلے تک، گردن تک (پلیٹس).

[ه : آگلانت आगलांत]

آگم
(فت گ) امذ.

۱. مستقبل، موت کے بعد کی حالت.

میرے لیے ضروری ہے کہ اپنے آگم کے لیے کوئی زیادہ بھروسے کا سامان بہم پہنچاؤں.

۱۹۰۷ نپولین اعظم، ۲ : ۳۹۳

۲. ایک شاستر جو مہا دیوجی کے نام معنون ہے اور جس میں منتر اور دعائیں ہیں.

بموجب قول آگم یعنی منتر شاستر کے ... بھگتی کے پانچ عزور ہیں.

۱۸۵۵ بھگت مال، ۲۳۲

۳. آمد؛ رسائی؛ قرب؛ داخلہ؛ حاصل شدہ چیز؛ وید؛ مشرق؛ قانونی دستاویز رسید (پلیٹس)؛ آمدنی؛ آغاز؛ ابتدا؛ خون نکلنا؛ پڑھنا، مطالعہ کرنا (جامع اللغات، ۱ : ۵۰).

[س : آگم आगम]

ــ اَندیشَہ (فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ش) امذ .

آئندہ کی اونچ نیچ ، مستقبل کا خیال ، انجام کار .

اس کا انجام کیا ہوگا ، آدمی اپنا آگم اندیشہ تو سوچ لیتا ہے .

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۷

بھلا تمھاری سی طبیعت یہ چار دن کے بچے کہاں سے لائیں ؟ جو اپنا آگم اندیشہ نہ دیکھیں .

۱۹۲۲ 'اودھ پنچ' ، لکھنؤ ، ۷ ، ۹ ، ۳ : ۶

[آگم + اندیشہ (رک)]

ــ اَندیشَہ سوچنا محاورہ .

نتیجے کا خیال رکھنا (جامع اللغات ، ۱ : ۵۰) .

مثال کے لیے : رک : آگم اندیشہ .

ــ بات امث .

پیش گوئی (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۰) .

[آگم + بات (رک)]

ــ باندھنا محاورہ .

پیش گوئی کرنا ، غیب کا حال بتانا (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۲) .

ــ بدیا (ــ کس ب ، شد د بکس) صف .

نجومی ، پیش گوئی کرنے والا (پلیٹس) .

[آگم + بدیا (رک)]

ــ بَکتا / جانی / جَنانی / گَیانی صف .

نجومی ، جوتشی ، رمال، پیش گوئی کرنے والا ؛ قانتروں کا عالم (پلیٹس) .

ــ وِدیا (کس و ، سک د) امث .

پیش گوئی ، جیوتش (پلیٹس ، ۷۱) .

[آگم + ودیا (رک)]

آگَمَن (فت گ ، م) امذ .

آمد ، ظہور ، نمودار ہونا رک : آگم .

جہاں بچار نہیں ہے وہاں دکھ کا آگمن ہوتا ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰

آگَن (فت گ) (قدیم) .

رک : آنگن .

وے محل نورس پرا یوں اٹھان ‏ ‏ دسے گگن آگن ہو اس کا نشان

۱۶۰۳ ابراہیم نامہ ، ۲۸

آگَندَہ (فت گ ، سک ن ، فت د) صف .

۱. آلودہ ، لتھڑا ہوا .

دیکھیا تخت برہم و افگندہ تھا ‏ ‏ تمام فرش اک تھار آگندہ تھا

۱۶۲۹ خاور نامہ ، ۲۶۵

تو اپنی داڑھی مونچھ کو گرد و غبار سے آلودہ رکھ اور جسم کو اشیاے گندہ سے آگندہ تا کہ ریا کا خیال نہ آوے .

۱۸۳۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۸۶

ہے ترقی سرجنوں سے شہر جب آگندہ ہو
آپریشن ہو چکا ہو اس پہ جو باشندہ ہو

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۴۰ : ۴۱

۲. بھرا ہوا ، مملو ، پر .

ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تھی .

۱۸۵۱ عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹

تن لرزنے لگے دل خوف سے آگندہ ہو
دیو بھی دیکھ کے قوت مری شرمندہ ہو

۱۹۳۳ عروج ، عروج سخن ، ۲۲۳

۳. بھرا بھرا ، فربہ .

جتنے اوصاف ہیں گھوڑے کے وہ ان سب میں ہے فرد
سخت سُم ، نرم دُم ، آگندہ سرین ، پھن کفل

۱۸۷۲ مراۃ الغیب ، ۳۹

[ف : آگندہ ، آگندن (= بھرنا ، پر کرنا) سے]

ــ گوش (ــ و مج) صف .

جس کے کان میں روئی یا کچھ اور بھرا ہوا ہو ، مراد : بہرا .

سچ ہے غالب آگندہ گوش ہے کسی کی نہیں سنتا .

۱۸۶۹ غالب ، خطوط ، ۶۱

[آگندہ + گوش (رک)]

آگُو (۱) (ومع) (قدیم) .

(الف) ظرف .

رک : آگے .

سانولے کے روبرو ہے دل ہمارا داغ داغ
دیکھ ار کالے کے آگو آج جلتا ہے چراغ

۱۷۱۸ دیوان آبرو ، ۱۲۶

یہاں سے آگو چل کر جہاں کہیں پانی کا ڈبرا نظر آوے تو لنگرا کر کھڑا رہنا .

۱۸۰۲ اخلاق ہندی ، ۴۸

(ب) صف .

آگے چلنے والا ، لیڈر ، سردار ، اگوا .

راہ باٹ سے خوب واقف کار آگو قافلے کے آگے چلتا ہے .

۱۸۹۷ سیر پرند ، ۶۱

ــ پیچھو (ــ ی مع ، و مع) م ف .

رک : آگے پیچھے (پلیٹس) .

— وار م ف .

آگے کی جانب ، سامنے کی طرف ، آگے .

کہنیاں میز پر رکھے آگو وار جھکے .

۱۹۱۵ حاجی بغلول ، سجاد حسین ، ۱۰۵

[آگو + وار (رک)]

آگُوا (ضم گ) امث .

زین کی بیٹھک (پلانس) .

[‌ ० : آگوا आगुआ]

آگَہ (فت گ) صف .

آگاہ (رک) کی تخفیف .

اے جیو تو کون ہے سو منجہ کہہ   کر بول سوں آپنے منجہ آگہہ

۱۷۰۰ من لگن ، ۸۲

شغل طعام کرتا تھا فرزند مصطفیٰ   لیکن یہ حال سب دل آگہ پہ کھل گیا

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۲۰

اسم کیفیت : آگہی .

منجے مشق دیتا ہے یوں آگہی   کہ ہے او دلارام میری سہی

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۶

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۲۲

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا   خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

۱۹۲۴ بانگ درا ، ۲۸۶

آگے

ظرف : امذ : م ف .

۱. پیش ، اگاڑی ، پیچھے کا نقیض .

تاب کس کو ہے کہ تیرے در سے آگے جاسکے
جو ترے کوچے میں آیا سر پٹکتا ہی رہا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۷

مرزا کا خدا نگہبان ہے ہم آگے چلتے ہیں .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۷

جوق جوق لوگ چلے آرہے ہیں جو لوگ پیچھے ہیں ان کو قدم آگے بڑھانے کا موقع نہیں ملتا .

۱۹۰۵ حور عین ، ۲ : ۱۴۴

۲. سامنے کے رخ .

قدوی میں دیکھتے ہی ہوا دل سے مبتلا
ہنستا ہوا جب آگے سے پیتم گزر گیا

۱۷۷۳ قدوی ، انتخاب ، ۱۰

مرگئے عاشق جب آگے سے دریا ہٹ گیا
کیا بلا رحلت کے نقارے ہیں دلبر چھاتیاں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۴

پشت مبارک پر سوار ہو جاتے تھے کبھی دوش پاک پر بیٹھ گئے کبھی آپ کے آگے سے نکل گئے .

۱۹۲۰ فاطمہ کا لال ، ۱۱

۳. پاس ، قریب ، نزدیک .

ذرا آگے آکر بات سن لو .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۰

۴. سامنے ، روبرو ، موجودگی میں .

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۴

گاڑی بان نے بیلوں کے آگے کٹی ڈال .

۱۹۳۲ بیلہ میں میلہ ، ۳۳

۵. مقابلے میں .

روشنی مہر منور و بدر انور اوس پر تو پر ضیا آگے مثال عشر عشیر کے .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۳۰

کسو کی بات نے آگے مرے نہ پایا رنگ
دلوں میں نقش ہے میری سخن طرازی کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۶۲

صدمۂ فرقت کے آگے شدت غم کچھ نہیں
ہیچ یاد رفتگاں میت کا ماتم کچھ نہیں

۱۹۰۲ روح رواں ، ۱۹

۶. گزشتہ زمانے میں ، سابق میں .

آگے تجھ غم سے سینہ خالی تھا   مجھ کو اے لال شوق پالی تھا

۱۷۱۴ دیوان فائز ، ۱۹۳

محبت کے بندھن یہ کچے سے دھاگے
بڑا دم بڑا زور رکھتے تھے آگے

۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۲۵۷

۷. پیشتر ، پہلے ، مقدم .

جوں گھر کے نزدیک پہنچے لونڈی نے آگے ہی جا بی بی کوں بشارت دی کہ مسلم کے بیٹوں کوں لائی .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۲۲

تمہارے لینے سے آگے ہی یہ تر و تازگی اس کی جاتی رہے گی .

۱۸۴۰ ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۲۶

رواں ہیں سبھی ایک منزل کی جانب
کوئی ہم سے پیچھے کوئی ہم سے آگے

۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۲۵۸

۸. ایسا ہونے کے بعد ، اتمام حجت کے بعد .

پھر آگے مانے نہ مانے ہے اختیار اس کا
جو کہنے پائے تو تکرار سے یہی کہنا

۱۷۹۴ دیوان محب ، ۶۴

وعدہ تو کیجیے کہنے کو اتنی تو بات ہے
آگے مرا نصیب وفا ہوئے یا نہ ہو

۱۸۷۲ کلیات نظام ، ۲۴۲

میں سمجھتا ہوں کہ دشوار ہے صحت لیکن
چارہ گر اپنی سی کر آگے ہے قسمت میری

۱۹۰۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۲۵۹

۹. بعد ، موخر ، بعد میں ، بعد کا .

اور فرمائے وال مَن والاہ   اوس آگے بولے عاد من عاداہ

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۴

لذت آتی جو لفظ الفت سے   پڑھتے دائم الف کے آگے بے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۴۲

میری ابھی بغدادی قاعدہ اور عم کے سپارے کے آگے نہیں بڑھی تھی .

۱۹۵۹ محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۲۷

۱۰. زمانۂ مستقبل میں ، آئندہ ۔

کرے کون آگے بس اب ذوق شوق خدا جانے کس کے گلے کا ہے طوق

۱۷۹۲ جنگ نامہ دوجوڑا ، ۸

ہو کیا غم فراق سے حال آگے دیکھیے

کچھ آ گیا ابھی سے ہے تاب و تواں میں فرق

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۵۴

۱۱. زندگی میں ، جیتے جی ۔

کیا دم کا بھروسہ ہے پھر آئے کہ نہ آئے

جاتا ہے جو قاصد کو تو جانے مرے آگے

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۱۷۷

دنیا سے اٹھا شبر جری آپ کے آگے

بیٹے کو نہ موت آئے کسی باپ کے آگے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۲۳

۱۲. دانست میں ، نظر میں ، نزدیک ۔

چاہوں تو بھر کے کولی اٹھالوں ابھی تمھیں

کیسے ہی بھاری ہو مرے آگے تو پھول ہو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۷

۱۳. مذکورۂ بالا بیان میں ، اوپر ۔

جیسا کہ آگے ذکر ہو چکا ہے کاسۂ سر کے جوف ... میں واقع ہوتا ہے ۔

۱۸۹۵ فزیالوجی ، ۲۶

وہ اکیلی اس جھرو کے میں جس کا ذکر آگے آچکا ہے ریل کو دیکھ رہی تھی ۔

۱۹۳۲ افسانچے ، ۱۷۹

۱۳.(i) دور ۔

گرچہ ہے وادی عنقا سے پرے سو سو قاف

لیک ہے گم شدگی کی ابھی منزل آگے

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۲۰

کالکا جی کا مندر حضرت سلطان المشائخ کی خانقاہ اور درگاہ سے تین ساڑھے تین میل آگے ہے ۔

۱۹۵۷ سوانح عمری خواجہ حسن نظامی ، ۲۵

(ii) پرے ، اس طرف ۔

رہ گیا عرش سے آگے جا کر ہائے عالم مری تنہائی کا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۹

۱۵. خدمت میں ، پیشی میں ۔

یہ ڈپٹی کمشنر کے آگے کام کرتا ہے ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۵

سب بیویوں کے آگے مامائیں ٹہل خدمت کو لگی رہتی ہیں ۔

۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۲۸۳

۱۶. زیادہ ، سوا ، بڑھکر ۔

مدح حیدر میں کہوایسے جو دہن اس سے آگے نہیں ہے جائے سخن

۱۸۶۰ زہر عشق ، شوق لکھنوی ، ۲۰

ایسا ہی پڑھانا ہے تو قرآن شریف پڑھا دو ، نماز سکھا دو ، بس اس کے آگے ٹھیک نہیں ۔

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۵۶

۱۷. مزید ، کچھ اور ، اس سے زیادہ (سابق بات یا چیز پر اضافے کے لیے) ۔

آگے کیا ماجرا کروں میں بیاں سب اسی واسطے ہے یہ ساماں

۱۸۸۰ قلق لکھنوی (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۱)

ایک متفقہ آواز بلند ہوئی اور لوگوں نے تقاضا کیا کہ آگے فرمائیے ۔

۱۹۳۲ بیلہ میں میلہ ، ۲۵

۱۸. مستقبل ، آنے والا زمانہ یا وقت (بیشتر ' کا یا کی ' کے ساتھ مستعمل) ۔

محشر میں بھی دیوانوں کو پوچھا نہ کسی نے

آگے کی خدا جانے ابھی تک تو بچے ہیں

۱۸۸۸ گوہر انتخاب ، ۲۱۷

اب اسے کہاں تک پڑھا پڑھا کر نوکری کراؤگی ، آدمی کو کچھ آگے کا بھی خیال ہوتا ہے ۔

۱۹۱۲ راج دلاری ، ۳

[س : آگر अग्र]

ـــ آگے اللہ کا نام (ہے)

فقرہ ۔

رک : آگے خدا کا نام ۔

کیسی حوریں کس کے غلماں بس شاہین کے آگے اللہ کا نام ہے ۔

۱۹۰۸ شاہین و دراج ، ۲۲

ـــ آگے

آگے (رک) کی تکرار یا تاکید ، خصوصاً حسب ذیل معانی میں :

۰۱. پیش پیش ۔

ادا و ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل

تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہیں اہتمام آٹھوں

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۹۷

یہ کہہ کر آصف ان کے آگے آگے چلا ۔

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۷

۲. آئندہ ، آگے چل کر ، مستقبل میں ۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۲

ابھی تو خیر ہے پر آگے آگے دکھائے گا دل دیوانہ کیا کیا

۱۹۰۵ دیوان انجم ، ۴۳

۳. قبل ، پیشتر ، پہلے ہی ۔

دل و دیں ہوش و صبر سب ہی گئے آگے آگے تمہارے آنے کے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۹

ـــ آگے راجا پیچھے پیچھے پرجا

کہاوت ۔

رعایا حاکم کے طرز عمل کی پیروی کرتی ہے ۔

ہم آقا تم نوکر ، آگے آگے ہم پیچھے پیچھے تم آگے آگے راجا پیچھے پیچھے پرجا ۔

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد (فرہنگ اثر ، ۱۱۵)

ـــ آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا

کہاوت ۔

جہاں کسی اچھے برے کام میں کوئی اپنے بزرگ یا عزیز یا دوست کی پیروی کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا ، یعنی ان کے بزرگ ہی ایسا کرتے ہیں تو یہ کیوں نہ ایسا کریں (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۱) ۔

ـــ آنا

محاورہ ۔

۰۱. (i) اچھی بات کا اچھا نتیجہ ملنا ؛ کام آنا ، پشت پناہ ہونا ۔

میرے آگے آئے گا میرا دیا کیا ڈر مجھے

رات کو نکلوں تو دکھلاتا چلے ہے زن چراغ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۱۱

(ii) بری بات کا برا نتیجہ نکلنا ، کیے کی سزا پانا ، جیسی کرنی ویسی بھرنا .

ہم نے بھی اس بچی کے ساتھ برائی کی ہو تو ہمارے آگے آئے .

۱۸۷۴ انشائے ہادی النسا ، ۱۰۸

مولوی صاحب جتنا جھوٹ بولیں . . . جیسا کریں گے انھیں کے آگے آئے گا .

۱۹۲۶ شرر ، حسن کا ڈاکو ، ۸۶

۲. مقدرات یا پیش گوئی وغیرہ کا وقوع پذیر ہونا .

اس وقت سمجھا دوسری زک اٹھائی توتے کی بات آگے آئی .

۱۸۲۴ فسانۂ عجائب ، ۳۶

دل سے کہتا تھا یہ حر فکر ہے اب کیا حاصل
آگے آئے گا وہی جو مری تقدیر میں ہے

۱۹۶۱ سلام منظور رائے پوری ، ۱۸

۳. خیالات کا حقیقت بن کر سامنے آنا ، تصورات کا عملی جامہ پہننا .

رکھیے تھا صبر کا دعویٰ تری بیداد کے آگے
کیا تھا جو سو آیا اس دل ناشاد کے آگے

۱۷۹۵ قائم ، ک ، ۱ : ۲۲۸

جتنے کہ دل پہ ناز تھے سب آگے آگئے
صبر گریز پا بھی ہمارا غرور تھا

۱۸۹۹ دیوان ظہیر ، ۱ : ۵

۴. پردہ نہ کرنا ، عورت کا کسی مرد کے سامنے آنا .

میں ایسے اجنبی مرد کے آگے نہیں آنا چاہتی .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۷۱

۵. سامنا کرنا ، مقابلہ کرنا .

کہتے ہیں ترک چشم قاتل　　آگے آجائے جو کوئی ہو

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۲۳۷

کیا منہ جو کوئی بات بنائے مرے آگے
دعویٰ ہو سخن کا جسے آئے مرے آگے

۱۹۰۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۲۸۹

۶. قریب آنا ، آگے بڑھنا .

راز کی بات ہے آگے آکر سنو .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۳۱

۷. سامنے آنا ، رو برو آنا .

آگے آکر سلام کرو نذر دو پیچھے کب تک کھڑے رہو گے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۱

— آئی آیت

فقرہ .

اسی پر خاتمہ ہے ، اس کے بعد اور کچھ نہیں ، فقط ، بس .

بس اس زمانے کی عید اور اس کی دھوم دھام یہی ہے جو میں نے لکھدی آگے آئی آیت .

۱۹۳۰ چار چاند ، ۱۱۵

— آیت

فقرہ .

رک : آگے آئی آیت .

ہفت زبان تو میاں امامی نے بتایا مگر خیر سے نام چار ہی زبانوں کے یاد ہیں عربی فارسی ترکی انگریزی آگے آیت .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۴۳

واللہ کہ صبر کی شریعت میں نسیم　　قرآں ہیں حسین اور آگے آیت

۱۹۲۸ رباعیات نسیم ، ۱۱

[آگے + آیت (رک)]

— بڑھنا

محاورہ .

۱. قدم اٹھا کر سامنے کی طرف چلنا ، روانہ ہونا .

کئی ہمدمیں تھیں جو کچھ کچھ پڑھیں
دعائیں وہ پڑھ پڑھ کے آگے بڑھیں

۱۷۸۴ سحر البیان ، ۶۶

کس طرح آگے بڑھوں مانع ہے کچھ پاس ادب
آنہ جائے زیر پا سایہ تری دیوار کا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۲۷

محو رجز تھے جب تو لرزتا تھا بن تمام
آگے بڑھے تو ہٹ گئی دہشت سے فوج شام

۱۹۶۲ مرثیہ ، فیض بھرت پوری ، ۱۲

۲. سبقت لے جانا ، کسی بات میں دوسرے کو پیچھے چھوڑ جانا (اکثر سے کے ساتھ) .

گزرے جو باغ میں وہ سوار سمند ناز
گلگوں بھی آگے بڑھ نہ سکے گل کے رنگ سے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۱

حبیب بن مظاہر گو بظاہر پیر تھے لیکن
جہاد حق میں آگے بڑھ گئے ستر جوانوں سے

۱۹۱۱ برجیس (ق) ، ورق

۳. ترقی کرنا .

بڑھیں گے جو عشق مجازی سے آگے　　حقیقت میں کیا ہوگا نقشا ہمارا

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۳۲

اس زبان میں وسعت ہے . . . اور آگے بڑھنے کی صلاحیت موجود ہے .

۱۹۳۳ خطبات عبدالحق ، ۲۶

۴. (i) اپنی حد یا حیثیت سے زیادہ بات یا کام کرنا ، حد سے نکل چلنا .

رانی نے جو منہ لگایا سر چڑھا　　قدر سے مقدار سے آگے بڑھا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۳۵

(ii) حد ادب سے نکل جانا ، بد زبانی کرنا .

زبان سنبھالو ، دیکھو تم بہت آگے بڑھے جاتے ہو .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۲

۵. مقابلے یا لڑائی کے لیے سامنے آنا ، مقابلہ کرنا .

آگے اون ابرووں کے مہ نو بڑھے نہیں
گر جائے گا نظر سے فلک پر چڑھے نہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴۳

نکھوں میں آنکھیں ڈال کے جھپٹو نظر ملاؤ
باگیں اٹھاؤ ، آگے بڑھو ، ایڑیاں جماؤ

۱۹۲۹ مراثی نسیم ، ۲ : ۱۶۷

۶. قریب آنا ، پاس آنا .

آپ مع اصحاب کے صرف مدافعت کے طور پر دشمن کو روکنے کے لیے آئے تھے جو آگے بڑھا چلا آتا تھا .

۱۸۸۳ تحقیق الجہاد ، (مقدمہ) ، ۹

اتنی دور سے میں نہیں سن سکتا ذرا آگے بڑھ کر بات کہو .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۲

— بڑھانا

محاورہ .

آگے بڑھنا (رک) کا تعدیہ ، آگے لانا یا لے جانا .

شب وصال میں وحشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ
کہے ہے دیکھو بس آگے نہ تم بڑھاؤ ہاتھ

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۳۷۶

اپنے خیالات کو ذرا اونچا کرو اور اپنی نظر کو تھوڑا اور آگے بڑھاؤ .

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۲۶۷

ـــ بڑھ کر/کے م ف .

۱. آئندہ ، کچھ دنوں بعد .

ہے ترقی عشق کو بھی حسن روز افزوں کے ساتھ
آگے بڑھ کر میرا تیرا امتحاں ہو جائے گا

۱۸۶۵ ناظم ، د ، ۴۰

مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تو آگے بڑھ کر اتنا پاجی ثابت ہوگا .

۱۹۰۸ سلور کنگ ، ۱۱۴

۲. کچھ دور چلنے کے بعد .

محلے کی دوکان پر کوئی چیز نہ ملے تو ذرا آگے بڑھ کے دیکھ لیا کرو .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۸۱

ـــ پتا نہ پیچھے لتا کہاوت .

رک : آگے ہاتھ نہ پیچھے بات .

عقل نے سو جھایا کہ جلدی سے درخت کے پتے لپیٹ لو یہ کہنے کو نہ ہو کہ آگے پتا نہ پیچھے لتا .

۱۹۲۶ اودھ پنچ ، ۱۱ ، ۶ : ۶

ـــ پگ رکھے پت بڑھے پاچھے پگ رکھے پت جائے کہاوت .

مجاہد کی نسبت بولتے ہیں (نجم الامثال ، ۲۶) .

ـــ پیچھے (ی مع) ، صف ، م ف .

۱. یکے بعد دیگرے ، ایک کے پیچھے ایک ، پے در پے .

کس طور رسن باز پاؤں آگے پیچھے رکھے ہوئے رسی پر کھڑے رہتے ہیں .

۱۸۳۷ ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۲

منی آرڈر تعدادی ۶۵ روپے کا اور دو کارڈ آگے پیچھے پہنچے .

۱۹۰۷ مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۰۸

۲. پیش و پس ، ادھر ادھر ، ارد گرد .

آگے پیچھے دیکھ کر بولا کہ او ... کوئی یاں حاضر نہیں ہے نا بکار

۱۷۹۸ سوز ، د (ق) ، ۴۹

چند جو اس کے عقب آتے تھے بھاگے پیچھے
جو تھے موجود وہ تکنے لگے آگے پیچھے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۵

۳. (i) (وقت کے فرق کے لیے) کچھ پہلے یا کچھ بعد کو ، کچھ وقت یا مدت کے فرق سے ؛ تقدم و تاخر کے ساتھ .

نو روز کہ وہ عبارت تحویل آفتاب در برج حمل ہے ہوں کے آگے پیچھے ہوتا ہے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳

آتش و ناسخ . . . کا چھ سات سال کے آگے پیچھے انتقال ہوگیا .

۱۹۰۳ چراغ دہلی ، ۲۳

(ii) (فاصلے کے فرق کے لیے) مقدم و موخر .

برابر ہی پہونچیں گے یاروں کے ہم بھی
کہ تھوڑے ہی سے آگے پیچھے رہے ہیں

۱۹۱۱ ظہیر ، د ، ۲ : ۷۹

کاروان عدم روانہ ہے آگے پیچھے ہر اک کو جانا ہے

۱۹۲۰ عروج لکھنوی ، شاہد نامہ ، ۲۷

۴. بے ترتیب ، پراگندہ ، الٹ پلٹ ، مقدم کی جگہ موخر اور موخر کی جگہ مقدم .

سب ورق آگے پیچھے کردیے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۲

۵.(i) حضور اور غیبت میں ، حاضر غائب .

آگے پیچھے وہ ہمارا خیر خواہ ہے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۲

اطاعت کرنے والوں میں خلوص ہے . . . جس کی وجہ سے آگے پیچھے ہر حال میں ان کی ایک ہی حالت رہتی ہے .

۱۹۲۰ جویاے حق ، ۳ : ۱۰

(ii) عدم موجودگی میں ، پیچھے .

بھائی میں تو سفر کو جاتا ہوں آگے پیچھے کوئی بات ہو تو خیر خبر رکھنا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۲

۶. آگے چل کر ، آئندہ .

روز کا خرچ تو چل ہی جائے گا آگے پیچھے اس بات کا خیال رکھو اور بے فکر نہ بیٹھو .

۱۸۷۵ انشاے ہادی النسا ، ۲۷

۷. سامنے اور پیچھے کی شرم گاہ پر ، قبل و دبر پر .

آگے پیچھے ہاتھ رکھ کے برہنہ طواف کیا کرتے ہیں .

۱۹۲۰ جویاے حق ، ۳ : ۱۷

۸. جب موقع ملے گا ، وقت یا موقع پا کر .

خیر اب جاؤ آگے پیچھے سمجھ لوں گا .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۳۳

۹. دیر سویر ، کچھ پہلے سے کچھ بعد میں ، جیسے : آگے پیچھے سب کو مرنا ہے .

[آگے + پیچھے (رک)]

ـــ پیچھے پھرنا محاورہ .

خوشامد میں لگا رہنا ، لالچ میں یا اور کسی غرض سے کسی کے ساتھ موجود رہنا .

آگے پیچھے پھرتے ہیں غماز کیا تجھ سے ظفر
ہوگیا دل اپنا فکر پیش و پس میں بند ہے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۳

یہ لوگ جو تمہارے آگے پیچھے پڑے پھرتے ہیں ایک کو بھی تمہارا خیر خواہ نہیں پاتا .

۱۹۱۲ نذیر احمد ، محصنات ، ۱۲۳

ـــ پیچھے کوئی نہیں فقرہ .

کوئی وارث والی نہیں ، نگوڑا ناٹھا ہے (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳) .

ـــ پیچھے ہاتھ دھرے ہونا فقرہ .

ننگا اور برہنہ ہونا ، ستر پوشی تک کے لیے کپڑا میسر نہ ہونا ، کمال مفلسی ہونا (امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳) .

ــ تاگے میں لگنا محاورہ .

خدمت دیکھ بھال اور ضروریات کی فراہمی میں مشغول رہنا .

بال بچوں کی فکر (خبر) نہ لے انہیں کے آگے تاگے میں لگی رہے .

۱۹۲۸ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۲۶ : ۵

ــ تیری قسمت فقرہ .

تدبیر تو اپنی سی کر چکے یا کرتے ہیں ، اس کے بعد اگر قسمت میں ہے تو ضرور کامیابی ہوگی .

کام ان کا تو ہے کوشش و تدبیر سکینہ
آگے تری قسمت تری تقدیر سکینہ

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۹

ــ تیرے گنگا پیچھے تیرے گیا فقرہ (ہندو) .

تجھے قسم ہے کہ سچ سچ بولیو یا تجھے قسم ہے کہ جھوٹ نہ بولیو (نجم الامثال ، ۲۶) .

ــ ٹھہرنا ف م .

مقابلے میں جمنا ، ور ہونا ، غالب آنا .

پوشاک سرخ پہنی جس روز سے کہ تو نے
مریخ تیرے آگے اے نوجواں نہ ٹھہرا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۲

تو کیا ہے اور تیری جدال و قتال کیا
ٹھہرے ہمارے آگے کسی کی مجال کیا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

ــ جانے گھٹنے ٹوٹیں پیچھے دیکھتے آنکھیں پھوٹیں کہاوت .

اس موقع پر مستعمل جہاں کرنے میں بھی نقصان ہو اور نہ کرنے میں بھی (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۲) .

ــ جا کر م ف .

رک : آگے چل کر ، جیسے : چند صفحے بڑھ گئے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ موضوع سخن کیا ہے آگے جا کر پتا چلا کہ یہ طبیعات کا مسئلہ ہے .

ــ جمی دوہتری پیچھے جما نانا کہاوت .

ایک سے ایک بد زبانی اور فساد میں بڑھ چڑھ کر ہے ؛ عجیب بات ہے ، حیرت انگیز بات ہے (نجم الامثال ، ۲۶) .

ــ جو قدم رکھتا ہوں پیچھے پڑتا ہے فقرہ .

۱. چھوڑ کر جانے کو دل نہیں چاہتا .

پیچھے پڑتا ہے جو آگے کو قدم رکھتا ہوں
کس طرح کوئی نکلتا ہے وطن سے باہر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۸

۲. آگے بڑھنے کی ہمت نہیں پڑتی .

سرکار کا وہ رعب ہے کہ درباری جو قدم آگے رکھتے پیچھے پڑتا ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳

ــ چلتے ہیں پیچھے کی خبر نہیں کہاوت .

فائدے پر نظر ہے نقصان کو نہیں سوچتے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۳) .

ــ چل چلا کے / چل کر م ف .

۱. کچھ دور جا کر .

آگے چل کر پہاڑ ملیں گے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳

آگے چل چلا کے دکھائی دیا کہ پہلے جو پگڈنڈی تھی وہ شارع عام سے بھی چوڑی سڑک ہے .

۱۹۱۵ پیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۶

۲. کچھ دنوں بعد ، آئندہ .

آگے چل کر یہ لڑکا آفت ہوگا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳

نہ تھا یوں مبتلا ہونے کا خطرہ جان سے پہلے
نہ یہ معلوم آگے چل کے دل کا کیا ارادہ ہے

۱۹۲۳ نقوش مانی ، ۱۰۰

ــ چلنا ف م .

۱. پیش پیش جانا ، قدم سامنے کی طرف بڑھانا ، پیچھے چلنا کی نقیض .

گو کوئی طوفان ہو ہے مرد آگے کیا چلے
تھم رہے دہشت سیتی تروار کے پانی کی دھار

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۲۱

اٹھ گئے وصل کی شب پیشتر از یار قدم
آگے ہم عمر رواں سے بھی چلے چار قدم

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۹۶

۲. رہبری کرنا ، راستہ دکھانا .

کوتوال کو رستہ نہیں معلوم ہے چوکیدار سے کہو آگے چلے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳

۳. مقابلے میں سبقت لے جانا ، غالب آنا .

تیرا خرام دیکھے تو جا سے نہ ہل سکے
کیا جی تدرو کا جو ترے آگے چل سکے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۴

۴. زیر نظر مسئلے کو چھوڑ کر اس سے اگلی بات شروع کرنا .

راجہ صاحب ! اچھا ! یہ بات ہے ، آگے چلو .

۱۹۴۷ خان صاحب ، ظریف دہلوی ، ۱۵۱

ــ خدا کا نام محمد کا کلمہ فقرہ .

رک : آگے خدا کا نام (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۳) .

ــ خدا کا نام (ــ نانوں) ہے فقرہ .

بس خاتمہ ہے ، اس سے آگے کچھ نہیں .

آگے اے نالہ ہے خدا کا ناؤں   بس تو نہ آسمان سے نکلا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۰

جو آپ کا ہے نام وہی کبریا کا نام
بعد از نبی یہ فرد ہیں آگے خدا کا نام

۱۹۳۶ مراثی نسیم ، ۲ : ۲۸۳

ـــ خدا کی مرضی فقرہ.

کوشش میں کمی نہیں کریں گے انجام خدا کے ہاتھ ہے.

جانے تو ہیں جستجو میں اس کی ۔۔۔ اور آگے جو کچھ خدا کی مرضی

۱۸۸۱ مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۱

ـــ خیر سلا فقرہ.

اس کے آگے یا اس سے زیادہ کچھ نہیں ، اور بس.

اردو انگریزی دونوں زبانوں میں جو کچھ کہا جاتا اس کو سمجھ لیتے تھے ، آگے خیر سلا.

۱۹۲۴ سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۷۷

[آگے + خیر سلا (رک)]

ـــ خیریت ہے فقرہ.

جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب امید نہ رکھو.

کچھ تو کرم ہے ان میں کچھ بخل کی صفت ہے

اک بوسہ دے کے بولے بس آگے خیریت ہے

؟ ناصر (امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳)

ـــ دوڑ پیچھے (چھوڑ) کہاوت.

ایک کام تمام نہ ہوا اور حرص و ہوس میں دوسرا شروع کر دیا ہوس سے جا کے لیے مستعمل (نجم الامثال ، ۲۶).

ـــ دے کر/کے م ف.

۱. سامنے کر کے ، آگے لا کر ، پیش کر کے ، مہرے پر رکھ کے.

میں ایسا شخص ہوں کہ . . . ان کو آگے دے کر قتل کرا دوں.

۱۹۱۱ ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۹۲

۲. جان بوجھ کے ، دیدہ و دانستہ.

تم بھی آگے دے کے پھنساتے ہو.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷

ایسے آدمی جان جان کر دوسروں کو برباد کرتے ہیں آگے دے کے لڑاتے ہیں.

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۱۰۲

ـــ دیکھا جائے گا فقرہ.

آئندہ جیسا مناسب ہوگا ویسا کیا جائے گا.

اس وقت جو کچھ قرضہ وصول ہوسکے وصول کر لو آگے دیکھا جائے گا.

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۸۳

ـــ دیکھ کر (کے) م ف.

۱. سامنے کی طرف نظر کر کے ، دیکھ بھال کے.

آگے دیکھ کر چلو کہیں ٹھوکر نہ لگے.

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۴

۲. ہوشیاری سے سمجھ بوجھ کر (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷).

ـــ دیکھنا محاورہ.

۱. مستقبل کے بارے میں سوچنا سمجھنا ، آگے کی خبر رکھنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷).

۲. آئندہ زمانے میں جو پڑے گی اسے جھیلنے کے لیے تیار رہنا.

کہا صغرا نے کہ ہاں دن تو ہیں وعدے کے قریب

آگے دیکھوں گی دکھائے گا جو کچھ مجکو نصیب

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶

ـــ دیکھنا نہ پیچھے محاورہ.

انجام پر غور نہ کرنا ، سوچ سمجھ سے کام نہ لینا ، لحاظ پاس نہ کرنا.

مجھ کو جو کوئی سخت بات کہے تو آگے دیکھوں نہ پیچھے میں تو اس کا منہ توڑ جواب دے ہی بیٹھتی ہوں.

۱۸۸۱ صورۃ الخیال ، ۲ : ۶۶

ـــ دیکھو فقرہ.

کسی اور جگہ مانگو ، کہیں اور صدا دو (سائل کو ٹال دینے کا فقرہ).

سائیں آگے دیکھو.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷

ـــ دیکھیے فقرہ.

آئندہ مزید خرابی کا اندیشہ ہونے کے موقع پر مستعمل (عموماً کیا ہو ، کیا ہوتا ہے ، کیا گل کھلے وغیرہ کے ساتھ).

گر یہی رونا ہے آگے دیکھیے کیا گل کھلے

شاخ پھوٹی ہے خدا یا دانۂ زنجیر میں

؟ شعور (نور اللغات ، ۱ : ۳۴)

ابھی تو یہ آفت ہے آگے دیکھیے کیا ہوتا ہے.

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۴

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.

۱. کسی کو گواہ بنا کر اس کے سامنے کوئی چیز دینا (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۱).

۲. جو کچھ دیا جا چکا ہے اس کے علاوہ اور دینا ، مزید دینا.

میں اب آگے نہ دوں گا میرا اگلا ہی روپیہ پھنسا پڑا ہے.

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳

۳. مہرے پر رکھنا ، خود کو بچانے کے لیے بیچ میں لے آنا ، آڑ بنانا (ماخوذ : نور اللغات ، ۱ : ۱۳۲).

ـــ دھرا (ـــ دھری) ہے فقرہ.

ضرور پیش آنا ہے ، ہو کر رہے گا.

ہوئے طور پر طور الفت میں دل کے ۔۔۔ قضا اک نہ اک روز آگے دھری ہے

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۰۵

ـــ دھرنا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آگے رکھنا.

۱. پیش کرنا.

شب آدھی گئی جب تو خاصہ منگا ۔۔۔ تکلف سے ہر اک کے آگے دھرا

۱۷۸۴ سحر البیان ، ۱۲۰

غرض پھر تو سینی تکلف بھرے ۔۔۔ قرینے سے ہر اک کے آگے دھرے

۱۸۷۴ بیخود (ہادی علی) ، جلوۂ اختر ، ۱۲

۲. مہرے پر رکھنا ، زد پر رکھ لینا ، نشانہ بنانا (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳).

۳. نظر بند کرنا ، حراست میں رکھنا.

اس کو جبراً پولیس نے آگے دھر لیا.

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۶۳

۴. آگے آگے چلانا ، تعاقب کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷).

۵. فریاد یا احتجاج کی غرض سے پیش پیش رکھنا.

اے دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوج اشک
لخت جگر کی نعش کو آگے دھرے ہوئے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۱

۶. پیش نظر رکھنا ، نگاہ میں رکھنا.

اشعار قدما آگے دھرلیے اور اپنے قیاس کے مطابق چل دیے.

۱۸۶۱ عود ہندی ، ۲۰۶

نوبت یہ ہوئی کہ بادشاہ کے سامنے ہی شیخ اور بیربر کو آگے دھر لیا.

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۳۲۷

— ڈالنا
محاورہ.

(ہندو) بیوہ کی مدد کے لیے حسب مقدور کچھ پیش کرنا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۶۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۲).

— ڈولنا
محاورہ.

(کسی کے) پیچھے موجود ہونا.

دس پانچ میرے آگے ڈولتے پھرتے تو ایک تجھے بھی دے دیتی.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷

— رکھنا
ف م ، محاورہ.

رک : آگے دھرنا.

— سے
م ف.

۱. روبرو سے ، مقابلے سے ، جیسے : آگے سے ہٹ جاؤ ورنہ میرے وار سے بچ نہیں سکوگے.

۲. جسم کے اگلے رخ سے.

آگے سے دوپٹا سنبھال کر اوڑھو.

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۳

۳. ابتدا سے ، آغاز سے ، پیشتر سے ؛ ماضی سے.

تم نے آگے سے سوچ لیا ہوتا.

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۵

اف : (آگے سے) ٹلنا ، اٹھانا ، ٹھہرانا ، روکنا ، سوچنا ، گانٹھنا ، نکلنا ، ہٹانا ، ہٹنا.

— سے آگے
م ف.

پہلے ہی سے ، قبل از وقت.

جا تو سہی دکھا تو سہی اس کو خط مرا
آگے سے آگے فکر تجھے نامہ بر ہوئی

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۳۴

— سے ہوتی آئی ہے
فقرہ.

ہمیشہ سے یہ رسم جاری ہے ، قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے.

میں ہی نہیں فریفتۂ حسن گندمی   آگے سے ہوتی آئی ہے آدم کو دیکھیے

۱۸۰۹ جرأت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۱)

— قسمت
فقرہ.

تدبیر تو کر چکے اس کے بعد جو کچھ اللہ کو منظور ہے وہ ہوگا.

سعی میں کی نہ کمی جان پہ کھیلے حضرت
بھر کے مشکیزہ لیے جاتے ہیں آگے قسمت

۱۸۷۱ مرثیۂ یکتا ، حیدر حسین ، ۷

— کا (اُٹھا)
صف.

پس خوردہ ، جھوٹا ، الش (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۵ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۲).

— کا اُٹھا کھانے والا
صف.

چیڑ قناتیا ، خوشامدی ، مفت خورہ (مخزن المحاورات ، چرنجی لال ، ۳۲).

— کا بچہ
صف.

جو کسی کے سامنے پلا بڑھا ہو ، مقابل میں بہت کم عمر ، ناتجربہ کار (ماخوذ : مہذب اللغات ، ۲ : ۸۳).

— کا قدم پیچھے پڑنا / ہٹنا
محاورہ.

۱. بڑھنے کی جگہ الٹا ہٹنا ، ترقی کی جگہ تنزل کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۸).

۲. سٹ پٹا جانا ، گھبرا جانا (مخزن المحاورات ، چرنجی لال ، ۳۲).

— کرنا
ف م ؛ محاورہ.

۱. سامنے رکھنا یا لانا ، دکھانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۸).

کہ صندوق میوے کا آگے کیا   دونوں بیٹوں نے مل تبہی کھائیا

۱۶۹۳ وفات بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۷

۲. کسی کا کسی سے پردہ توڑ دینا.

زلیخا کو ترے آگے کیا میں   یہ قدر و منزلت تجکو دیا میں

۱۷۹۸ یوسف زلیخا ، امین ، ۵۸

چار دن کی بیاہی دلہن کو کیوں جیٹھ کے آگے کردیا.

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۵

۳. اپنے بچاو کے لیے دوسرے کو مہرے پر رکھ دینا ، زد پر لے آنا.

جب وقت پڑے گا مجھی کو آگے کر دوگے.

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۵

۴. علم و ہنر وغیرہ میں دوسرے سے بہتر بنا دینا (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۵ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۸۳).

— کنواں پیچھے کھائی
کہاوت.

کام کرنے میں بھی خرابی اور نہ کرنے میں بھی ، ہر طرح خطرہ یا نقصان.

خندق میں سب کی جان حزیں پر بن آئی ہے
جائیں کدھر کہ آگے کنواں پیچھے کھائی ہے

۱۸۹۸ مرثیہ ، شمیم ، ۱۱

— کو (بھی)
م ف.

۱. آئندہ زمانے میں ، آگے چل کر ، آئندہ کے لیے.

توبہ کرتے ہیں قسم کھاتے ہیں سنتے ہو تم
پھر نہیں کہنے کے آگے کو خبردار ہوے

۱۷۹۲ بیدار ، د ، ۹۷

جب تک یہ کمزوری ان کی طبیعتوں میں ہے آگے کو بھی ضرور ہودے اور محکوم رہینگے .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۵۹

بیوی آگے نہ کہو چپ رہو مجھے خفت ہوتی آگے کو نصیحت ہوتی .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۵۴

۲. اب ی (منیرالبیان ، ۱) .

— کو کان پکڑا

فقرہ .

آئندہ ایسا نہیں کریں گے .

اب آگے کو کان پکڑا ، اس دن جو آپ نے اس طرح تاکید سے کہا تو میرا بھی جی چاہا .

۱۹۳۶ گرداب حیات ، ۶۰

— کو کان ہوئے

فقرہ .

رک : آگے کو کان پکڑا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۸ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۵) .

— کی خُدا جانے

فقرہ .

آئندہ نہ معلوم کیا ہو .

محشر میں بھی دیوانوں کو پوچھا نہ کسی نے
آگے کی خدا جانے ابھی تک تو بچے ہیں

۱۹۰۰ امیر (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۵)

— کے دانْت

امذ .

وہ دانت جو منْھ کھانے میں سامنے آتے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۶) .

— کے دن پاچھے گئے ہر سے کیا نہ ہیت ، اب پچھتاے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

کہاوت .

وقت پر کام نہ کرنے کے بعد پچھتانا بے فائدہ ہے (نجم الامثال ، ۲۶) .

— کے ہاتھ پِیچھے ہونا

مجازاً .

مشکیں بندھنا ، قید ہو جانا (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

اگر ان کی دغابازی کا یہی عالم رہا تو ایک دن آگے کے ہاتھ پیچھے ہو جائینگے .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۸۳

— کَھٹیا پِیچھے لَٹھیا

کہاوت .

زبردستی قبضہ .

آج کل تو آگے کھٹیا پیچھے لٹھیا ملک گیری کا عام اصول بنا رکھا ہے .

۱۹۱۷ علم المعیشت ، ۲۳۶

— لانا

ف م ؛ محاورہ .

۱. سامنے یا رو برو لانا .

یہ قانون جاری کیا کہ اگر غلام زر خرید کو آقا کے آگے لاوے تو آزاد ہونا اس کا ممکن تھا .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۲۱

۲. کسی کا کسی سے پردہ توڑنا .

انہوں نے اپنی بہو کو میرے بیٹے سے چھپایا تو میں اپنی بہو کو کیوں ان کے آگے لاؤں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۶۶

— لَتّا نہ پِیچھے پَتّا (بی بی ہوویں اَلْبتّہ)

کہاوت .

بے سروسامانی اور نہایت تنگدستی اور افلاس کے اظہار میں مستعمل .

گاندھی جی کے چرخے کی مال بھی ٹوٹے ، برہنگی کپڑے پھاڑ کے ہونے نہ آگے لتا نہ پیچھے پتا بی بی ہوویں البتہ .

۱۹۲۷ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۱ : ۶

— مار پِیچھے سنْوار

کہاوت .

لڑائی یا اقدام عمل کے بعد انتقام یا تدارک مشکل ہے .

آگے مار پیچھے سنوار مشہور ہے بعض رفقاے کار نے کچھ زر نقد رنڈی کو دکھایا مگر یہ رفاقت مصیبت ہو گئی .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۰ : ۹

— مُقَدّر

فقرہ .

رک : آگے قسمت .

دل نذر ایک یار پری وش کو کر چکے
اے مصحفی اب آگے مقدر ہے اور ہم

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۱۲۶

— ناتھ نَہ پِیچھے پَگّا (— پَگھا) (سب سے بَھلا کُمہار کا گَدھا)

کہاوت .

لا ولد ، لا وارث ، اکیلا دم .

سچ بتانا کوئی رشتہ دار کوئی عزیز اس شہر میں ہے یا آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا تن تنہا ہو .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۹۸

آپ کیوں خواہ مخواہ اپنا دل جلاتے ہیں جو اللہ نے دیا ہے بہت ہے ، "آگے ناتھ نہ پیچھے پگا" .

۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۲ : ۱۵۹

— نکالْنا

ف م ، محاورہ .

آگے نکلنا (رک) کا تعدیہ .

جب یہ مقابل آگیا بیک خیال کے
روکا ہے اس کی باگ کو آگے نکال کے

۱۹۶۶ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۹

— نِکَلْنا

ف م ؛ محاورہ .

سبقت لے جانا ، حریف یا ساتھی سے بڑھ جانا .

باران گرم رو تو سب آگے نکل گئے
اللہ رے ضعف ان سے میں پیچھے کہیں رہا

۱۸۲۲ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۹

میں اس سلطان ذی اقتدار کے مانند تھا جس کے رکاب بوسوں میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہو کہ ان آداب خدمت کے بجا لانے میں دوسرے سے آگے نکل جائے۔

۱۹۰۲ مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۶

ـــ ہاتھ (ہے) پیچھے ہات کہاوت

جسے ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہ ہو ، مفلس .

ہے کھیسے فاش ان کا پردہ ، ہے ہاتھ ہے آگے اور پیچھے ہات

۱۹۲۰ منظوم کہاوتیں ، احسن مارہروی ، ۲۶

ـــ ہونا
ف م : محاورہ .

۱. سامنے آنا ، رو برو ہونا .

غیر کے آگے نہ ہو مان مرے کہنے کو
اے صنم کرتی ہے تاثیر نظر پتھر میں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۲

۲. (اولاد کا) زندہ اور موجود ہونا .

میں یہ نہ مانوں گی مرے آگے بھی ہیں پسر
اس درد کی ہے صاحب اولاد کو خبر

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۲۱

۳. سبقت لے جانا ، ترقی کرنا .

ان دونوں شاعروں سے ہے مجھ کو برابری
آگے کلیم سے ہوں نہ پیچھے سلیم سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۰

ظریفانہ نظم کے میدان میں حضرت اکبر (الہ آبادی) سب سے دس قدم آگے ہیں .

۱۹۲۶ چکبست ، مضامین ، ۲۳۰

۴. پیش پیش ہونا .

بظاہر رہنما ہیں اور دل میں بدگمانی ہے
ترے کوچے میں جو جاتا ہے آگے ہم بھی ہوتے ہیں

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۶۱

۵. عورت کا کسی کے سامنے آنا ، پردہ نہ کرنا (امیرللغات ، ۱ : ۶۶) .
۶. مقابل آنا ، لڑنے کو آمادہ ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .
۷. زد پر ہونا ، مہرے پر ہونا .

دو پوش ہے بسے جوبسے میں کیا او ستم اطوار
وہ ہوتا ہے آگے جو سپاہوں کا ہو سردار

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۵۷

آگیا

(شد گ یکس) امث .

اذن ، اجازت ؛ حکم .

ہماری آگیا ہے جا لے لے .

۱۸۶۸ رسوم ہند ، ۱۶

[س ، آگیا आज्ञा]

ـــ پالنا
محاورہ .

حکم بجا لانا ، اطاعت کرنا ، فرمانبرداری کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .

ـــ پانا
ف م .

اذن ملنا ، اجازت حاصل ہونا .

اگر مہاراج کی آگیا پاؤں تو اسی سے ایک لڑکا جنوا کر اس کے کاندھے پر چڑھا کے لے آوں .

۱۸۰۲ بیتال پچیسی ، ۳۰

ـــ پتر (ـــ فت پ ، سک ت) امذ .

حکمنامہ ، پروانہ ، فرمان ، اجازت نامہ (پلیٹس) .
[آگیا + پتر (رک)]

ـــ چاہنا
ف م .

اجازت مانگنا .

دوار پال (دربان) نے آکر عرض کی کہ ایک بوڑھی عورت اور ایک نوجوان حاضر ہونے کی آگیا چاہتے ہیں .

۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۳۲

ـــ چلانا
محاورہ .

حکومت کرنا ، حکمرانی کرنا .

اور چکرورتی ہوکر ساری پرتھوی پر اپنی آگیا چلانے لگا .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲

ـــ دینا
ف م .

حکم جاری کرنا ، اجازت اور اختیار دینا ، ہدایت کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .

ـــ کاری
صف .

حکم پر چلنے والا ، فرمان بردار .

سو وہ جگ میں دھن ہے ناری جو پریتم کی آگیا کاری

مشہور چوپائی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹)
[آگیا + کاری (رک)]

ـــ کرنا
ف م .

رک : آگیا دینا (پلیٹس) .

ـــ لینا
ف م .

اجازت حاصل کرنا .

یہ آگیا لے کر مائی صاحبہ بہ تزک تمام رتھ پر سوار ہو کر ان کے استھان پر . . . گئیں .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۱۲۳

ـــ ماننا
ف م .

رک : آگیا میں رہنا (پلیٹس) .

— میں رکھنا
محاورہ .

قابو میں رکھنا ؛ فرمانروائی کرنا (پلیٹس) .

— میں رہنا
ف مر .

اطاعت کرنا ، حکم ماننا ، دبنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .

— میں لانا
محاورہ .

مطیع بنانا ، زیر کرنا ، دبانا (جامع اللغات ، ۱ : ۵۲) .

. . . آگیں (. . . ی مع) اسم صفت کا جزو دوم .

(جزو اول سے مل کر) ' بھرا ہوا ، پر ، مالا مال ، کے معنی میں مستعمل ، جیسے : عطر آگیں .

اڑنے ہی وہ تخت سحر آگیں   کیا دور تھا گلشن نگاریں
۱۸۳۸   گلزار نسیم ، ۲۲

پہنچی خیمے میں یہ جس دم خبر غم آگیں
بیبیاں حر کو عزیزوں کی طرح رونے لگیں
۱۹۲۲   خمسۂ متحیرہ ، آرزو لکھنوی ، ۱ : ۱۱۳

[ف : آگندن (= بھرنا) سے]

آگھات
امذ (قدیم) .

۱. چوٹ ، صدمہ ، ضرب ، قتل .

ولے کیا کروں میں کہ ہر ذات وو   کہ ہوتا ہے مجھ سر پر آگھات ہو
۱۶۳۸   چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲

۲. قتل گاہ ، مذبح (پلیٹس) .

[س : آگھات आघात]

آگھر (فت گ ھ) امذ .

۱. رک : آکھر .

بنا سینے کو میرے عشق کا گھر   مرے ہر عضو کو کر غم کا آگھر
۱۶۷۲   عاجز ، قصہ لال و گوہر ، ۲

۲. مدار کا درخت .

دراصل یہ نام ایک قسم کے بوٹے کا ہے جو آگھر کے درخت پر رہتا ہے .
۱۹۳۶   ریاض ، نثر ریاض ، ۱۲۹

آل (۱)

(الف) امث .

۱. اولاد ، ذریات (عموماً امرا اور شرفا کے لیے مستعمل) .

آن تھیں پیدا کیتا آل   مخصوص اس کون تھا یہ خیال
۱۵۰۳   نوسرہار (ق) ، ۳

خیال آل کا کچھ خیال عیال   غم سلطنت بے زری کا ملال
۱۸۵۹   حزن اختر ، ۹۵

توڑ اس کا رومۃالکبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ
آل سیزر کو دکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب
۱۹۳۸   ارمغان حجاز ، اقبال ، ۲۱۹

۲. قوم ، کنبہ ، قبیلہ .

اس کا قول حجت نہ ہوتا تو اس کے نہ ماننے سے آل فرعون کو عذاب نہ گھیرتا .
۱۹۶۹   حافظ محمد ایوب ، فتنہ انکار حدیث ، ۵۲

۳. (i) آنحضرت (صلعم) کی اولاد آل عبا (رک) .

یہ گفتگو ہے بجا کہ اس سخن پر دال   رسول کا ہے وہ قاتل جو ہے کشندۂ آل
۱۷۸۰   سودا ، ک ، ۲ : ۱۶۳

حر نے کہا خموش ہو او بانی ستم
بندہ ہوں میں تو آل کا اولاد کی قسم
۱۹۳۸   مراثی نسیم ، ۱ : ۱۴۰

(ii) سادات ، بی بی فاطمۃ الزہرا کی اولاد (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۷).

[ع : اول]

— اطہار کس اضا (— فت ا ، سک ط) امث .

آل رسول جن کے باب میں آیۂ تطہیر نازل ہوا تھا .

زبان خامہ ہوتی ہے گہر بار   رقم کرتا ہوں مدح آل اطہار
۱۸۱۴   برق لامع ، ۲ (ب)

میں کہ ہوں اک کلمہ گوے رسول مختار
حر مرا نام ہے ہوں بندۂ آل اطہار
۱۹۳۹   مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۴

[آل + اطہار (رک)]

— اللہ (— ضم ، غم ال ، شد لغت) امث .

آنحضرت (صلعم) اور ان کی آل پاک اور ذریات .

درون کعبہ ہوئی گوشہ گیر آل اللہ
کہ درمیان عرب ہو کچھ اس کا عزووقار
۱۹۳۵   عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۳

[آل + اللہ (رک)]

— اولاد (و مج) امث .

بال بچے ، ذریات .

مری آل اولاد کو شاد رکھ   مرے دوستوں کو تو آباد رکھ
۱۷۸۴   سحرالبیان ، میر حسن ، ۲۲۰

وے اور ان کی آل اولاد بہ دل متوجہ رہ کر فیمابین ان باتوں کی رعایت کریں .
۱۸۲۷   حملات حیدری ، ۲۰۷

انسان نہیں رہتا لیکن اس کے اعمال رہ جاتے ہیں . . . یہی اس کی پونجی ، یہی اس کی آل اولاد اور یہی اس کی کمائی ہے .
۱۹۳۵   چند ہمعصر ، ۵۱

[آل + اولاد (رک)]

— بیل (— ی مج) امث .

رک : آل و اطفال (پلیٹس) .

آس کے بعد از آس کی آل بیل تخت پو بیٹھے .
۱۷۶۵   انوار سہیل ، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۷)

[آل + بیل (رک)]

— پاک کس صف ، امث .

رک : آل پیغمبر .

صدقے اپنے رسول کے اور اس کی آل پاک کے مجھے اس کفرستان سے نجات دے.

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۶۸

فاقوں سے جاں بلب ہیں عطش سے ہلاک ہیں
یارب ترے رسول کی ہم آل پاک ہیں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۱

[آل + پاک (رک)]

ــــ پیغمبر/پیمبر کس اضا (ـــ ی لین فت غ ، سک م فت ب/فت پ ، ی ، سک م ، فت ب) امث .

اولاد جناب فاطمہ زہرا (بنت رسول) ، سادات (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۶).

سینہ پر داغ غم آل پیمبر ہو جسے گل لالہ کے وہی خاک سے دل شاد اٹھے

۱۷۸۰ عشق (جمال اللہ) ، د ، ۱۰۳

چاہیے آل پیمبر کا و سیلہ اے رشک
شافع حشر نہیں کوئی پیمبر کے سوا

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۳۰

میں دلبر حیدر ہوں خبر ہے کہ نہیں ہے
میں آل پیمبر ہوں خبر ہے کہ نہیں ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۰

[آل + پیغمبر/پیمبر (رک)]

ــــ رسول (اللہ) کس اضا (ـــ فت ر ، و مع) امث .

رک : آل پیغمبر .

اپس سر تھے کر بہار سگلا فضول خدا کی کتاب بس ہور آل رسول

۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۱۲

اور کس کا آسرا ہو سر گروہ اس راہ کا
آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۳۰

بھیجے تحفۂ درود و سلام بہ جناب رسول و آل رسول

۱۹۲۳ کلیات حسرت موہانی ، ۲۰۰

[آل + رسول (رک) + اللہ (رک)]

ــــ طٰہٰ کس اضا (ـــ فت اشباعی ط ، ہ) امث .

رک : آل پیغمبر .

نہ پھر یہ آل طٰہٰ اور یہ یٰسین سے واقف
جو واقف ہیں تو یہ ، اس خلق کی تقریں سے واقف

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۴۱۲

ہوا تھا من و سلویٰ آل طٰہٰ کے لیے نازل
بچھا تھا آل احمد کے لیے خوان مسیحائی

۱۹۱۶ نظم طباطبائی ، ۱۰

[آل + طٰہٰ (رک)]

ــــ عبا کس اضا (ـــ فت ع) امث .

حضرت فاطمہ زہرا حضرت علی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (جو پنج تن پاک میں شامل ہیں) ایک بار حضور کے ساتھ ایک ہی چادر میں لپٹے ہوئے تھے . روایات کے مطابق جبرائیل علیہ السلام بھی حصول شرف و مرتبت کے لیے ان میں شامل ہو گئے (لغت نامہ دہخدا ، ۱۶۱) : ایک دن حضرت خواجۂ عالم (صلعم) نے اپنی صاحبزادی داماد اور دونوں نواسوں کو اپنی عبائے محافظ میں لیا اور آیۂ تطہیر پڑھا (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۶) .

آل عبا کی راہ روش ہور سلوک کون
ارزانی اس کون خالق کون و مکان کیا

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۳۲

قصہ کوتہ میر کہاں تک آل عبا کا دکھ سنیے
رونیے ، کڑھیے ، ماتم کریے ، کوٹیے چھاتی سر دھنیے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۸۷

نسبت ہے ترے نام کو بھی آل عبا سے
تونے مگر اس نام کو خود بٹہ لگایا

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۱۱۵

[آل + عبا (رک)]

ــــ عمران کس اضا (ـــ کس ع ، سک م) امث .

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کی اولاد ذریت یا قوم ؛ قرآن پاک کی ایک سورت جو تیسرے پارے سے شروع ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۳) .

[آل + ع : عمران = (ع م ر) ، علم]

ــــ فاطمہ کس اضا (ـــ کس مج ط ، فت م) امث .

رک : آل پیغمبر .

حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانے میں ہوئی جنھوں نے پورے نوے برس سندھ سے ایشیائے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ کی توہین کی .

۱۹۱۱ سیرۃالنبی ، ۱ : ۶۲

[آل + فاطمہ (رک)]

ــــ نبی کس اضا (ـــ فت ن) امث .

رک : آل پیغمبر .

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا کہ آل نبی پر نہ آئے گی آل

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۱۸

یارو یہی دولت ہے یہی مال نبی ہے
وہ ایک تو قرآن ہے اک آل نبی ہے

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۲ : ۳۶

[آل + نبی (رک)]

ــــ و اَطفال (ـــ و مج ، فت ا ، سک ط) امذ .

بیٹا بیٹی اور ان کے بال بچے ، کل خاندان (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .

[آل + ف : و ، حرف عطف + اطفال (رک)]

ــــ و عَیال/عِیال (ـــ و مج ، فت ع/کس ع) امذ .

بیوی بچے .

بادشاہ اپنے آل و عیال اور اجناس سمیت رہتا تھا .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۱۲۷

[آل + و ، حرف عطف + ع : عیال (رک)]

ـــ یٰسین کس اضا (ـــفت ا شباعی ی ، ی مع) امث .

رک : آل پیغمبر .

خدا نے عجب ان کو رتبہ دیا ہے سلام علیٰ آل یٰسین کہا ہے

۱۸۹۳ ریاض شمیم ، ۱ : ۲۸۶

آل یٰسین سے مراد آل محمد ہے ، کیونکہ جس طرح حضرت یعقوب کا نام اسرائیل ہے ، اسی طرح سرکار دو عالم کا نام یٰسین بھی ہے .

۱۹۴۰ فاطمہ کا لال ، ۲۲

[آل + یٰسین (رک)]

آل (۲) امث .

سطح زمین کی نمی، زمین کے اندر کی تری، برساتی پانی یا کسی دوسرے طریقے کی آب پاشی کا اثر جو سطح زمین میں کچھ گہرائی تک رہے جس سے بیج کا جماؤ اور پودے کی ابتدائی نشو و نما کو مدد ملے (ا پ و ، ۶ : ۳) .

اگر قوم کی زمین میں کچھ آل باقی ہے تو تخم اکارت نہ جائے گا .

۱۸۹۳ مقدمہ شعر و شاعری ، حالی ، ۲۵۰

[س : آردتا आर्द्रता (= گیلا پن)]

آل (۳)

۱. (i) پیاز کی پتھی ، پیاز کے ڈانٹھل جو پتوں کی جگہ اوپر نکلے ہوئے ہوتے ہیں (پلیٹس) .

(ii) پیاز یا لہسن کے پودے کے پتے جن سے جڑ بڑھتی ہے (ا پ و ، ۶ : ۳)

۲. لمبا کدو ، گھیا (پلیٹس) .

۳. ایک درخت جس کی لکڑی سے سرخ رنگ نکلتا ہے ، پتنگ (ماخوذ: کتاب الادویہ ، ۲ : ۹۲) . (لاطینی) Morinda Citritolia .

آل کی لکڑی اور چوتھائی اس سے دھاوہ کے پھول جوکوب کر کے دیگ پر آب میں ڈالیں اور کپڑوں کو بھی اس میں غوطہ دیں .

۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۷

آل ، کنیر ، بڑ اور پھنس کی شاخوں میں کلیوں کا معائنہ کرو .

۱۹۳۸ عمل نباتیات ، ۳۷

۴. ایک مہلک مرض جو . . عورتوں کو سات روز تک واقع ہوتا ہے عوام کے اعتقاد میں ایک جن ہے جو مزاحمت کرتا ہے (خزائن الادویہ ، ۷ : ۹) .

۵. جھگڑا ، ٹنٹا (شبد ساگر) .

۶. آنچ ، مضرت .

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا کہ آل نبی پر نہ آئے گی آل

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۱۸

۷. رک : آلا (جامع اللغات ، ۱ : ۵۲) .

۸. مینڈ ، کھیت وغیرہ میں دو نالیوں کے بیچ کا ابھار .

تخم ریزی کے وقت آل کی بنا کرکے ہر ایک آل میں بقدر انداز سار ڈالنے لگے .

۱۸۴۵ دولت ہند ، ۹

[د : آل आल یا س : آر आर ؟]

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث .

کھیت میں نالیاں اور مینڈ بنانے کا عمل .

بعد اس کے ہل اور مٹی سے گوبر کو سارے کھیتوں کی مٹی سے ملا دیویں اور آل بندی کر کے اوکھ بو دیں .

۱۸۴۵ دولت ہند ، ۲۶

[آل + ف : بند ، بستن (= باندھنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ جنجال (ـــ فت ج ، سک ن) امذ .

ڈراونا خواب جس میں بھوت پریت دکھائی دیں .

رات بھر آل جنجال دکھائی دیے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۲

بیولا اس طرح ڈرنے لگی کہ جیسے اسے خواب میں آل جنجال دکھائی دے رہے ہوں .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۵۵

[آل + جنجال (رک)]

ـــ کا آنڈا (ـــ فت ا ، سک ن) امذ .

بچوں کا ایک کھیل جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپس میں سے کسی ایک لڑکے کو اپنے مذاق کا نشانہ بنانے کے لیے دوسرے لڑکے پہلے سے طے کرلیتے ہیں ، اور ایک لڑکا ان میں سے اپنے ہاتھ سے انڈے کی شکل بنا کے کہتا ہے ، اتنا بڑا انڈا کاہے کا ، سب اس کے جواب میں کہتے ہیں ، آل کا ، اب وہی پوچھنے والا لڑکا پھر کہتا ہے جو اس (لڑکے) کو ایک چپت نہ لگائے وہ چھنال کا ، اب سب لڑکے اس کو (جسے پہلے سے طے کرلیا ہے) چپتیں مارنا شروع کر دیتے ہیں وہ بچارا بھاگتا پھرتا ہے اور سب لڑکے دوڑ دوڑ کے چپتیں مارتے رہتے ہیں (مہذب اللغات ، ۲ : ۸۵) .

ـــ لپ پی (ـــ کس ل) امذ .

مہوہ یا ماہوا کا جما ہوا روغن (مصرف جنگلات ، ۲۶۶) .

[غالباً : آل + ا : لپ پی ، لیپنا (رک) سے]

آل (۴) (الف) امذ .

سرخ رنگ ، لال رنگ .

کام رکھ اون سے اور اوس کی آل سے تا ترا مونھ سرخ ہووے آل سے

۱۸۳۰ امتحان رنگین ، ۱۰

(ب) صف .

سرخ ، سرخ رنگ کا .

کیا ہے پیکر کوہ سیہ کو سرخ لالے نے

لباس آل پہنا ہے حبش کے رہنے والے نے

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، مثنوی بہار ، ۲۵

[ت]

ـــ تمغا (ـــ فت ت ، سک م) امذ ؛ ~ التمغا .

۱. شاہی مہر جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور فرامین پر لگائی جاتی ہے .

چنانچہ عہد نامہ اس مضمون کا مرتب ہوا اور آلتمغا یعنی مہر اوزک تومنہ خاں نے بھی اوس کو مسجل کیا .

۱۸۵۹ مرآۃ گیتی نما ، ۱۱

۲. عطیات شاہی کا فرمان یا سند ؛ مدد معاش جو نسلاً بعد نسلٍ باقی رہے .

مشائخ اور اکابر کو مددمعاش اور آلتمغا عنایت ہوا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۲۰

سید صاحب کے نانا کا آل تمغا بہت کثیر تھا . . . . . قریب ایک لاکھ روپے کی تحصیل تھی .

۱۹۵۸ شاد کی کہانی شاد کی زبانی (مقدمہ) ، ۱۸

۳. (مجازاً) ہر وہ چیز جو سرمایۂ تفاخر ہو .

شیخ موصوف اس قدر الفاظ کو فرمان آل تمغا اپنے کمال کا سمجھے .

۱۸۸۰ آب حیات (امیراللغات ، ۱ : ۱۶۸)

[آل + ت : تمغا (رک)]

آل (۵) حرف .

نزدیک ، پاس ، دھورے .

گھیر لیو لال بھول گئے جال چال کدھوں جاؤ گے بھاج آج رہو ہمارے آل .

جھولنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۹) .

[ء : نال नाल]

آل (۶)

(الف) امذ .

بھونرا (پلیٹس) .

(ب) امث .

سہیلی (پلیٹس) .

[س : آلے आलि]

آل (۷) صف ، م ف .

پورا ، سب ، تمام ؛ ہر طرح ، ہر قسم کا ، ہر ایک (عموماً ترکیبات میں مستعمل) .

[انگ : All]

ـــ راؤنڈ (ــ و مع ، سک ن) صف ، م ف .

ہر پہلو سے ، چوبکھا .

پاکستان کے مشتاق محمد نے آل راؤنڈ کھیل پیش کیا .

۱۹٦۷ روز نامہ ' جنگ ' کراچی ، ۱۲ مارچ ، ۷

[انگ : All_round]

ـــ راؤنڈر (ــ و مع ، سک ن ، فت ڈ) صف .

کسی فن پیشے یا کھیل میں ہر حیثیت یا پہلو سے ماہر .

کرکٹ کی دنیا کا ایک جانا پہچانا آل راؤنڈر .

۱۹٦۷ ہفت روزہ ' اخبار جہاں ' کراچی ، ۱۲ جولائی ، ۴۲

[انگ : All_rounder]

ـــ رائٹ (ــ کس ء) فقرہ .

ٹھیک ہے ، بہت ٹھیک ہے ، نہایت خوب .

بلمپ . . . بولا : آل رائٹ تم ایک پلس . . . ہو گئے ، تم لائم جوس پی سکتے ہو .

۱۹۷۵ بسلامت روی ، ۲۲۷

[انگ : All right]

آلا (۱) صف .

اعلیٰ (رک) کا قدیم تلفظ .

سجن مکھ کا اوجالا چند تھے آلا   آدھر تھے چووے جم امرت پیالا

۱٦۱۱ قل قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵

ہاتھ اٹھا کر دعا دی ٹھا کر جی کی جے رہے آلے مراتب رہیں .

۱۸۹۱ طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۳۰

آلا (۲)

(الف) صف ، مذ .

۰۱ ایسا زخم جو مندمل ہو کر پختہ نہ ہوا ہو ، ہرا ، کچا (زخم) .

اے تپش یک دو روز اور بھی صبر   زخم دل کا ہنوز آلا ہے

۱۷۹۵ قائم ، د ، (ق) ، ۱۷۲

اس چھیڑ چھاڑ میں زخم دل پھر آلا ہوا .

۱۸۵۹ سروش سخن ، ۲۳۷

رستے ہیں اب کے سال کہ بہتے ہیں دیکھیے

پھر فصل گل میں زخم دل آلے ہوئے تو ہیں

۱۹۴۱ فانی ، ک ، ۱۲۷

۰۲ گیلا ، نم .

مختلف پودوں کے آلے اور غیر آلے مادوں کے تناسب کی ایک فہرست بھی لگائی گئی ہے .

۱۸۹۱ کسانی کی پہلی کتاب ، ۱ : ۲

اف : کرنا ، ہونا .

۰۳ ٹھیک (نوراللغات ، ۱ : ۱۲٦) .

(ب) امذ .

(گنجفہ) دونوں طرف سر کرنے کا عمل (امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹) .

[رک : آل (۲)]

ـــ پِٹْنا ف م .

(گنجفہ) دونوں طرف سر کر کے پٹنا .

اگر دونوں آلے پٹ گئے تو سولہا ورق کی جیت ہوگی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹

ـــ کَرْنا ف م .

(گنجفہ) دونوں طرف سر کرنا .

سر نہ ہو تو آلا کرو .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹

ـــ کھل جانا ف م .

(گنجفہ) آلا کھیلا جانا ، آلا پٹنا (رک) .

چو حکما آلا کھل جائے تو پھر دو حکما سر کرنا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹

ـــ کھیلْنا ف م .

(گنجفہ) رک : آلا کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹) .

آلا (۳) امذ .

طاق ، چھوٹی محراب ، موکھا جس میں چراغ وغیرہ رکھا جائے .

دیوار کھوئی آلوں نے ، گھر کھویا سالوں نے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱٦۹

وہاں ایک آلے پر ایک خربوزہ کٹا ہوا پڑا تھا .

۱۹۳٦ پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۳۹

[س : آلَ یَ आलय (= مکان)]

ـــ دے نِوالا کہاوت .

اس موقع پر بولتے ہیں جہاں کوئی ذی الطبع اعلیٰ درجے کو پہنچے مگر فطری دنائت اس کی نہ جائے .

مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے کسی فقیر کی حسین لڑکی سے شادی کی ، وہ با وجود ثروت حسب عادت طاقوں میں روٹی رکھ رکھ کر "آلا دے نوالا" کہہ کر مانگتی تھی (امیرالغات ، ۱ : ۱۶۹) .

آلا (۴)
امذ .

درخت کے تنے کے گرد کا گڑھا جو پانی دینے کے لیے بناتے ہیں ، تھالا ، تھانولا .

وہ کھودے ان کے آلے آپنے ہات کرے خدمت انو کی خوب دن رات

۱۷۹۱ مجموعۂ ہشت بہشت ، ۷ : ۱۱۷

[س : آوال आवाल]

آلا (۵)
~ آلھا ، آلہا .

(الف) امذ .

ایک بہادر ہندو راجہ کا نام ، تلمیحات میں مستعمل (پلیٹس) .

(ب) امث .

آلا اودل کا منظوم قصہ ، منظوم رزمیہ داستان ؛ بے سروپا قصہ ، طول طویل داستان (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۰) .

[دیسی : آلہا आल्हा]

— اودل
(— و مع ، فت د) امذ ؛ امث ؛ ~ آلا اودھوں .

رک : آلا (۵) .

آپ کی دعوت بھی آلا اودھوں کی رسوئی ہو گئی .

۱۸۹۴ کامنی ، سرشار ، ۱۷۲

آلا اودل ہمارے دیہاتوں کی مشہور رزمیہ داستان ہے .

۱۹۵۲ سلطان حیدر جوش ، ہوائی ، ۱۹

[آلہا (رک) + اودل (علم)]

— گانا
محاورہ .

۱. اپنی رام کہانی سنانا ، اپنا جھیکنا جھیکنا .

اپنی ہی آلا گاتا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۰

۲. طول طویل بے سرو پا باتیں کرنا .

کہاں کی آلا گائی .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۰

. . . آلا
صفت ترکیبی کا جزو دوم .

(پہلے جزو سے مل کر 'بھرا ہوا' کے معنی میں مستعمل، جیسے : حسرت آلا بمعنی حسرت سے بھرا ہوا .

مرے سوز دروں سے چشم تر ہو نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۷۸

[ف : آلودن (= بھرنا) سے]

آلا بالا
امذ .

۱. ٹال مٹول، دم دلاسا (بتانا یا دینا کے ساتھ مستعمل)، رک : آلا بالا بتانا یا دینا (بیشتر محرف یا جمع کی صورت میں مستعمل) .

۲. سستی یا کاہلی .

دن کھویا آلے بالے کاتن بیٹھی دیا بالے .

مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۲۳) .

[آلا ، تابع + ف: بالا (اوپر : فریب)]

— بتانا/دینا
محاورہ .

۱. ٹال مٹول کرنا ، دم دلاسا دینا ، حیلے حوالے کرنا .

اس نے حکم کی تعمیل نہ کی اور آلے بالے بتاتا رہا .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۱۱۷

نیچی نظروں میں بتاؤ نہ یہ آلے بالے
دل تو کیا ایک زمانہ نہ و بالا ہو گا

۱۹۰۵ دیوان انجم ، ۳۸

۲. فریب یا دھوکا دینا .

آلے بالے تو نہ دے ملنے میں ہر بات کے بیچ
وعدے کا کب ہے تحمل دل بیتاب کے بیچ

۱۷۹۸ دیوان چندا (ق) ، ۲۷

اپنا ثواب اس بندے کے لیے نہ کھولوں گا جو میری طاعت میں تجربے کے لیے یا آلا بالا بتانے کے لیے داخل ہو .

۱۸۶۵ مذاق العارفین ، ۲ : ۲۳۰

آلاپ
امث .

رک : الاپ (قدیم) .

خوش ہو خوشی ہنستی اٹھے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاپ جب گایا اننػ

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹

آلا پالا
امذ .

درختوں کے پتے .

نہ بستی میں ملے دانا نہ پانی نہ جنگل میں ملے آلا نہ پالا

۱۸۱۷ بحری ، ک ، ۱۴۳

[آلا ، تابع + پالا (= پتا)]

آلا پَنا
(سک پ) ف م .

رک : آلاپنا .

کوئی گاتی ، کوئی آلاپتی ، کوئی ہنستی ، کوئی ناچتی — کوئی پیتی ، کوئی پیلاتی ، کوئی سرخش ، کوئی مستان ہے

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۲

آلات
امذ ، ج .

آلہ (رک) کی جمع .

اکثر آلات جور اس سے ہوئے آئنیں آئیں اس کے مقدم سے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۳۲

آلات حس و مشاہدہ کی ساری دنیا عبارت ہے رنگ و بو آواز و مزہ سردی و گرمی شکل و صورت طول و عرض . . . دوری و نزدیکی سے .

۱۹۲۳ سیرۃالنبی ، ۳ : ۱۶۱

— جارِحَہ
کس صف (— کس مج ر ، فت ح) امذ .

اوزار جن سے کانٹ چھانٹ کا کام لیا جاتا ہے ، جیسے : چھری چاقو وغیرہ .

دوسرے درجے کا فولاد . . . معمولی ارزاں آلات جارحہ کے لیے کام آتا ہے .

۱۹۴۸ اشیائے تعمیر ، ۲۲۹

[آلات + ع : جارحہ (ج ر ح)]

ــِ حَرْب (و ضَرْب) کس اضا (ــ فت ح ، سک ر (و مع ، فت ض ، سک ر)) امذ .

لڑائی کے ہتھیار .
اسی شہر کے حوالی میں طلسم ہے جس میں کہ جواہرات مع آلات حرب و متاع طلسم وغیرہ حضور کا امانت خاص رکھا ہے .
۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۹ : ۶۸
عملی طور پر بڑی حد تک ان آلات حرب کے لحاظ سے تصفیہ کیا جائیگا جو استعمال کیے گئے ہوں .
۱۹۲۱ مجموعۂ تعزیرات ممالک محروسۂ سرکار عالی ، ۵۸
[آلات + حرب (رک) (+ و ، ف : حرف عطف + ضرب (رک))]

ــِ حصار کس اضا (ــ کس ح) امذ .

وہ ہتھیار جن کی محاصرہ کرنے میں ضرورت پڑتی ہے .
ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں سلاطین تلمسان کے اسی محاصرے کا حال بیان کرتے ہوئے صرف آلات حصار کا ذکر کیا ہے .
۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۰
[آلات + ع : حصار (ح ص ر) (= محاصرہ کرنا)]

ــِ رَصَد (ی) کس اضا ، (کس صف) (ــ فت ر ، ص) امذ .

ستاروں کی گردش وغیرہ دیکھنے کا وہ سامان جو مقرر طریقے سے نصب کیا جاتا ہے اور جس کا استعمال رصد گاہوں میں ہوتا ہے .
بادشاہ کو تمام آلات رصدی اصطرلاب و کرہ وغیرہ پر توجہ بہت تھی .
۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۹۹
متوسطات کے تمام رسالے نہیں پڑھے اور نہ مجسطی کے رسالے پڑھنے کی نوبت آئی کیونکہ آلات رصد کا زیادہ شوق ہو گیا تھا .
۱۹۳۸ حالات سرسید ، ۵
[آلات + رصد (رک) (+ ف : ی ، لاحقۂ نسبت)]

ــِ رَصَدِیَہ کس صف (ــ فت ر ، ص ، کس د ، شدی بفت) امذ .

رک : آلات رصدی .
وہ صناعت . . . کا بہت بڑا ماہر اور آلات رصدیہ کے بنانے کا مہتمم تھا .
۱۹۵۳ حکمائے اسلام ، ۱ : ۹۸
[آلات + رصد (رک) + ع : ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]

ــ شناس (ــ کس ش) صف .

جو آلات جنگ کے استعمال سے با خبر ہو (وضع اصطلاحات ، ۱۰۲) .
[آلات + شناس (رک)]

ــِ عُقُوبَت کس اضا (ــ ضم ع ، و مع ، فت ب) امذ .

سزا میں استعمال کیے جانے والے ہتھیار .
نہ ان . . . کے پاس وہ جدید آلات عقوبت تھے جو بعد کو دنیا کی تہذیب جدیدہ نے پیدا کیے !
۱۹۲۲ نقش فرنگ ، قاضی عبدالغفار ، ۱۳۱
[آلات + عقوبت (رک)]

ــِ عُمُومی کس صف (ــ ضم ع ، و مع) امذ .

(جغرافیہ) ایک خاص قسم کے آلات جن میں قطب نما لگا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۳) .
[آلات + عموم (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــِ غنا کس اضا (ــ کس غ) امذ .

گانے بجانے کا ساز و سامان .
دوسری قسم یہ ہے کہ بعض آلات غنا سے گاوے جن سے طرب ہوا کرتی ہے .
۱۸۶۶ تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۹
[آلات + غنا (رک)]

ــِ کَشاوَرزی کس صف (ــ فت ک ، و ، سک ر) امذ .

کھیتی باڑی کے اوزار .
اس میں صرف آلات کشاورزی ظاہر کیے گئے تھے .
۱۹۱۰ ماہنامہ ''ادیب'' نومبر ، ۲۳۹
[آلات + کشاورز (رک) + ف : ی لاحقۂ نسبت]

ــِ لَہْو کس اضا (ــ فت مج ل ، سک ہ) امذ .

کھیل کود اور طرب و تفریح کا سامان ، آلات غنا (رک) .
آلات لہو مسجد میں سخت حرام اور تعظیم و آداب مسجد کے منافی ہیں .
۱۸۳۹ رفاہ المسلمین ، ۵۶
[آلات + لہو (رک)]

ــِ نَشاط کس اضا (ــ فت ن) امذ .

عیش و طرب اور گانے بجانے کا ساز و سامان .
جس میں . . . نہ باجوں کی آواز اور آلات نشاط ہوتے ہیں .
۱۸۶۶ تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۷۷
[آلات + نشاط (رک)]

آلاتی صف .

آلات (رک) سے منسوب : وہ کام جس میں آلات کے ذریعے عمل کیا جائے ، جیسے : آلاتی علم الاصوات (رک) .
[آلات + ف : ی لاحقۂ نسبت]

ــ عِلْمُ الْاَصْوات (ــ کس ع ، سک ل ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) امذ .

آوازوں کا وہ علم جس کا تعلق آلات سے ہو .
آلاتی علم الاصوات کے ماہرین رکن یا سلیبل کے زیادہ قائل نہیں .
۱۹۶۲ زبان کا مطالعہ ، ۱۵۲
[آلاتی + علم (رک) + ا ل (۱) (رک) + اصوات (رک)]

آلا ڈھالا کر کے م ف .

لشتم پشتم ، ادھر کا ادھر کر کے ، کسی نہ کسی طرح ، تنگی ترشی سے .
میں ذات کا صراف ہوں ، میرے پاس تھوڑی سی پونجی تھی ، اس سے خوردہ بیچ آلا ڈھالا کر کے اپنی گزران کیا کرتا .
۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۵۹

آلاراسی
(الف) امث .
سستی ، کاہلی ، بے پروائی (پلیٹس) .
(ب) صف .
سست ، کاہل ، بے پروا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۰) .
[ہ : آلارسی आलारसी ؟]

ــ کارخانہ (ــ سک ر ، فت ن) صف .
بے پروائی کا کام ، بے توجہی کا کاروبار (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۱).
[آلاراسی + کارخانہ (رک)]

آلاریسی (ی مج) امث .
رک : آلاراس (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۰) .

آلاف
امذ .
اَلْف (= ہزار (رک)) کی جمع ؛ ہزار ون ، ہزار ہا .
کہ گنتی ہے سب بست آلاف تھے بھت جنگ جو اور بڑے من چلے
۱۸۸۰ قمقام الاسلام ، ۳۰

آلام امذ ؛ ج .
رک : الم جس کی یہ جمع ہے .
اب کی اگر بخیر ہے انجام اشتیاق
کہیے گا سب مصائب و آلام اشتیاق
۱۷۹۵ قائم ، د (ق) ، ۸۷
آپ ہیں جان کے ایمان کے لینے والے
آپ ہی درد کے آلام کے دینے والے
۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۰۸
چہرے پر ہجوم افکار اور کثرت آلام سے . . . جھریاں پڑ گئی ہیں .
۱۹۵۳ ظفر علی خان ، ایڈیٹر کا حشر ، ۸

آلا مالا
امذ .
اسباب خانہ داری (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۶) .
[غالباً ا : آلا ، تابع + مال (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]

آلان
امذ .
۱. ہاتھی کے پیر میں باندھنے کا رسّا کڑا یا زنجیر (ا پ و ، ۵ : ۷۱) .
۲. ہاتھی کی پیٹھ کا گدّا (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۷) .
۳. منڈوا جس پر بیل چڑھائی جاتی ہے (پلیٹس) .
[س : آلان आलान]

آلاء
امث ؛ امذ .
نعمتیں .
وہ اپنے آلاء و نعم کے چہروں میں شکر کو نشان زخم و جراحت جانتا ہے .
۱۸۸۸ تشنیف الاسماع ، ۲
[ع : اِلْی (= نعمت) کی جمع]

آلائِش (کس ء) امث . ~ آلایش .
۱. میل کچیل ، گندگی (خواہ خشک ہو یا تر) .
دریا ایک بند تی آلائش نیں پاتا .
۱۶۳۵ سب رس ، وجہی ، ۲۱۰
گلایا جب سیں غم نیں تب سیں نکلا رنگ عاشق کا
ہونی دور آگ کے جلنے ستی سونے کی آلایش
۱۷۱۸ دیوان آبرو (ق) ، ۱۲۵
شکر ستّار مطلق کیا کہ بدن کی آلائش گئی .
۱۸۶۸ سرور ، انشائے سرور ، ۱۶
۲. (i) پیٹ کی انتڑیاں وغیرہ جن میں بول و براز اور غلیظ مواد رہتا ہے ، اوجھ .
اس کے شکم کی آلائش سے تمام جنگل بھر گیا .
۱۸۰۱ آرائش محفل : حیدری ، ۴۲
بادشاہ کے سامنے آلایش صاف کر کے بھیڑیں بھی لائی جاتی ہیں .
۱۹۲۰ رہنمائے قلعہ دہلی ، ۲۳
(ii) بول و براز .
بڑھیا کے پاس ایک گائے تھی آتے جاتے قصر شاہی میں آلائش کرتی .
۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۱۶
۳. پھوڑے کی پیپ اور گندا خون .
ہے کہیں ناسور خون دل کی چشم دم بہ دم نکلی ہے آلائش نئی
۱۸۱۳ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۲۵۰
۴. (i) آلودگی ، نجاست باطنی ، لوث ، عیب کی بات میں ملوث رہنے کا عمل .
جسے کچھ سمجھ بوجھ ادراک ہے دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے
۱۷۱۹ جنگ نامہ ، عالم علی خان ، ۶۶
نہ ان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کرے گا .
۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۲۰
تو وہ دریائے مقدس ہے کہ ہے عصیاں سے پاک
تیرا دامن اب بھی ہے آلائش انساں سے پاک
۱۹۱۰ سرور جہاں آبادی ، خم کدۂ سرور ، ۳۶
(ii) مکروہ بات ، وہ بات یا چیز جو کسی کے لیے اس کی شان کے لحاظ سے عیب ہو .
موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے ، جلوہ گر تھا نور وحدت سے بے آلائش امکان کے .
۱۸۱۰ اخوان الصفا ، ۸۵
چھپا کر دینے کی صورت اس لیے بھی اچھی ہے کہ دینے والا نمایش اور شہرت طلبی کی آلایشوں سے اپنے اخلاق کو محفوظ رکھ سکے گا .
۱۹۳۵ سیرۃ النبی ، ۵ : ۲۷۲
۵. وہ گندی اور فاضل چیزیں جو زچگی کے وقت بچے کے ساتھ ساتھ ماں کے پیٹ سے خارج ہوتی ہیں ، آنول نال .
نہ ختنے کی ہونی حضرت کو حاجت نہ آلائش تھی کچھ وقت ولادت
۱۸۵۵ ریاض المسلمین ، اسیر ، ۲۸
[ف : آلودن (= لتھڑنا) سے]

آلْپِن (سک ل ، کس پ) امث ؛ ~ آلپین .
گھنڈی دار باریک سوئی ، پن (جو عموماً کاغذوں کی نتھی میں استعمال کی جاتی ہے) .
کئی کئی ورق آلپن یا ڈورے سے نتھی کیے جا سکتے ہیں .
۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۱۵
[پر : Alfinate]

آلت
(فت ل) امذ ؛ امث .

۱. (نرکا) عضو تناسل ، ذکر .

بہت چھوٹی ہو جس گھوڑے کی آلت
یہ بے شک ہے نجابت کی علامت

۱۷۹۵ فرس نامۂ رنگین ، ۲۱

اکثر دنیا پرستوں نے قطع آلت کرنا طالع کی یاوری سمجھی .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۲۲

۲. ہتھیار ، اوزار ، آلہ .

ابوالمعجن پور حیدر نامدار گئے لے کر او آلت کار زار

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۰۳

[ع : رک : آلہ]

آلتا
(سک ل) امذ .

۱. لاک کا رنگ جس سے ہندو عورتیں اپنے ہاتھ رنگتی ہیں .

لال سبز دھوتیاں باندھے ماتھے پر بندیا اور پیروں میں آلتا لگائے .

۱۹۶۹ وہ جسے چاہا گیا ، ۳۶

۲. لاک کے رنگ میں گہرا رنگا ہوا سوت (پلیٹس) .

[س : آلتک + ک : अलत्क + क]

آلتی پالتی
(سک ل ، سک ل) امث .

ایک قسم کی نشست ، چار زانو بیٹھک .

اف : مار کر بیٹھنا ، مارنا (رک) .

[آلتی ، تابع + پالتی (رک)]

ـــ مار کر بیٹھنا
محاورہ .

چار زانو بیٹھنا ، سرینوں کے بل اس طرح بیٹھنا کہ دونوں پنڈلیاں رانوں سے متصل ہوجائیں اور دونوں پیروں کی قینچی بن جائے .

معمول تھا کہ نماز فجر پڑھ کر (جانماز پر) آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے .

۱۹۱۴ سیرۃالنبی ، ۲ : ۲۱۰

ـــ مارنا
محاورہ .

رک : آلتی پالتی مار کر بیٹھنا .

دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہیں .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۱۵

آلتی پالتی مارے ، چمچہ لیے دیگ کے سامنے گدی پر دکھائی دیتے ہیں .

۱۹۲۳ دل کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۱

آلٹر
(سک ل ، فت ٹ) امذ

قربان گاہ ، وہ تختہ یا میز جس پر قربانی کی جائے .

ضروریات و سیاسیات کے آلٹر پر صداقت ہمیشہ صدقہ کی گئی ہے .

۱۹۳۵ داستان عجم ۲۱۰

[انگ : Altar]

آلس
(فت ل) امذ ؛ امث .

رک : ' آلکس ' .

اور کھانا بہت جو کھاتا ہے جس کو آلس بہت ستاتا ہے

۱۹۵۰ دھم پد ، ۱۲۹

آلسی/آلسی
(فت ل/سک ل) صف .

کاہل ، سست ، نکمّا .

کچھ نہ کر سکیں ، آلسی بن کے گھر میں پڑے رہیں .

۱۸۳۴ تعلیم نامہ ، ۱ : ۵۱

لونڈے کہیں پھڑ پر جمع ہوں گے ، سب کے سب آلسی ہیں .

۱۹۳۵ گئودان ، ۳۹

[س : آلسے आलस्य]

ـــ سدا روگی
کہاوت .

سست آدمی ہمیشہ بیمار معلوم ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۸) .

آلُفتگان
(ضم ل ، سک ف ، فت ت) امذ ، ج .

آلفتہ (رک) کی جمع .

ایک معتد بہ رقم ہمیشہ عراق بھیجی جائے گی . کس کے لیے ؟ غالباً آلفتگان ایران کے لیے .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲۰ : ۲

آلُفتہ
(ضم ل ، سک ف ، فت ت) صف .

آشفتہ ، پریشان حال ؛ بیکس و نادار (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۶) .

[ف : آلفتن (= پریشان ہونا) سے]

آلکس
(سک ل ، فت ک) امث .

۱. کاہلی ، سستی (فرہنگ اثر) .

مریض اور طبیب دونوں کو ایسی وضع سے بیٹھنا یا کھڑا رہنا چاہیے کہ . . . نہ طبیب کو کسل و آلکس معلوم دے اور نہ اوس کا جی اکتائے .

۱۸۸۲ کلیات علم طب ، ۱ : ۱۵۱

جاڑے کے موسم میں صبح کی نماز کو اٹھتے ہوئے مجھے بھی آلکس آجاتی تھی .

۱۹۳۹ شمع ، ۱۹۲

۲. اونگھ ، نیند (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۷) .

اف : آنا ، ہونا .

[س : آلکس आलक्स]

آلکسی
(سک ل ، فت ک) .

(الف) امث .

۱. کاہلی ، سستی ، آلکس .

خالہ بیٹھے کچھ ایسی آلکسی معلوم ہوتی ہے کہ جی نہیں لگتا .

۱۸۷۴ بنات النعش ۲۵۱

آلکسی تو ان کو بھی ہوتی ہوگی مگر جس طرح ان کا دن گزرتا ہے وہ دیکھنے کے لائق ہے ۔
۱۹۰۹ گدڑی میں لعل ، ۵۰
اف : آنا ، کرنا ، ہونا .
(ب) صف .
سست ، کاہل (پلیٹس) .
[آلکس (رک) + ۱ : ی ، لاحقۂ تانیث]

آلکسیا
(سک ل ، فت ک ، سک س) امذ .
سست ، کاہل ، احدی ، (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۱۷) .
[آلکس (رک) + ۱ : یا لاحقۂ صفت]

آلگا
(سک ل) امذ .
(ورق سازی) ورق بنانے کے لیے ایک تولہ چاندی کی ۲۱ فٹ لمبی اور پون انچ چوڑی تیار کی ہوئی پٹی (اپ و ، ۲ : ۴۲) .
[مقامی]

آلَن (۱)
(فت ل) امذ .
۱. گارا اور بھوسا ملا ہوا جس سے اینٹیں یا دیوار وغیرہ بنائی جاتی ہے (پلیٹس) .
۲. دال اور روٹی ، سالن (پلیٹس : اپ و ، ۳ : ۱۳۴) .
[۰ : آلن आलन]

آلَن (۲)
(فت ل) امث .
رک : آلنگ (۱) (اپ و ، ۵ : ۱) .

آلَنگ (۱)
(فت ل ، غنہ) امث ؛ ~ النگ .
۱. (گھوڑی وغیرہ کی) جنسی خواہش ، مستی .
ہو نہ آلنگ میں اگر گھوڑی باسی روٹی اسے کھلا تھوڑی
۱۸۲۱ زینت الخیل ، ۱۸۹
۲. نوجوان عورت کی امنگ ، مستی .
جوان چھوکریاں . . . ننگے پاؤں ننگے سر ، بچھیریاں آلنگ پر ، بازاروں میں ، رہ گزاروں میں پھلانگیں لگاتی ہیں .
۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۲۰
اف : لانا ، ہونا .
[س : آرد + انگ आर्द + अङ्ग]

— بحال ہونا
محاورہ .
گرمانا ، گرمی پر آنا .
پیٹ مادہ کا جب کہ خالی ہو عرس آلنگ کی بحالی ہو
۱۸۲۱ زینت الخیل ، ۱۸۸

— پر آنا
محاورہ .
۱. گھوڑی کا مستی پر آنا ، گرمانا .
گھوڑی . . . بچہ دینے کے بعد چھٹے روز پھر آلنگ پر آجاتی ہے اور گابھن ہونے کے لیے تیار ہو جاتی ہے .
۱۹۶۳ سہ ماہی 'اردو نامہ' ، کراچی ، ۱۲ : ۹
۲. عورت کا مستانا ، مستی پر آنا ، شہوت ہونا (پلیٹس) .

— پر رہنا
محاورہ .
گھوڑی کا مست رہنا ، شہوت برقرار رہنا .
اسپ گلی بنائے گر اس چاک سے کلال آلنگ پر رہے وہ کھلونا تمام سال
۱۸۲۹ نکہت (مہذب اللغات ، ۲ : ۸۵)

— پر ہونا
رک : و آلنگ پر آنا .
کاٹھیاواڑی (گھوڑی) تو مدتوں سے آلنگ پر تھی ، گھوڑوں کی بو لیتی ، مویشی خانہ سے سیدھی اصطبل کے کمپاؤنڈ میں پہنچ گئی .
۱۹۶۳ سہ ماہی 'اردو نامہ' ، کراچی ، ۱۲ : ۹

— لانا
محاورہ .
مستانا ، مستی کرنا ، مستی دکھانا .
اگر چاہے کہ گھوڑی لائے آلنگ تو اس کا بھی بتاؤں میں تجھے ڈھنگ
۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۲۱

آلَنگ (۲)
(فت ل ، غنہ) امث .
خندق ، کھائی ؛ فصیل ، قلعے کی دیوار ؛ دکانوں یا مکانوں کی قطار (پلیٹس) .
[ف]

آلِنگن
(کس ل ، غنہ ، فت گ) امذ .
ہم آغوشی ، بغل گیری (پلیٹس) .
اف : کرنا .
[س : آلنگن आलिंगन]

آلِنگی
(کس ل ، غنہ) صف .
بغلگیر ہونے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۲) .
[س : آلنگی आलिङ्गी]

آلو (۱)
(و مع) امث .
۱. ایک مشہور گول بیضاوی یا لمبوتری جڑ جو ترکاری کے طور پر کھائی جاتی ہے .
کسی واسطے کھود نے زمین اکھاڑی یا زمین قند یا آلو یا شکر قندی و اروی وغیرہ کے ہے .
۱۸۲۶ کھیت کرم ، ۸
سطح مرتفع پر گیہوں اور آلو بوئے ہیں .
۱۹۳۲ جغرافیۂ عالم ، ۲ : ۲۸۹
[س : آلو आलु]

— پارا
امذ .
رک : آلو چھوا (اپ و ، ۳ : ۱۷۲) .
[آلو + پارا (رک)]

— چھوا (ضم چ) امذ.

آلو کے مادہ یا بیسن چڑھا کر تلے ہوئے قتلے یا ورق (اپ و، ۳ : ۱۷۲)۔

[آلو + چھوا (رک)]

— کا بھونرا (— و لین ، مغ) امذ.

حشرات الارض کی ایک قسم جو آلو کی کاشت کو تباہ کر دیتی ہے ، (انگریزی) Potato-beetle.

ایک قسم کا کیڑا جس کو آلو کا بھونرا کہا جاتا ہے ، پہلے صرف فرانس میں پایا جاتا تھا .

۱۹۴۰ حیوانیات ، محشر عابدی ، ۱۱۵

— کا دلما امذ.

ایک قسم کا کھانا جس میں آلو کو خالی کر کے قیمہ بھر دیتے ہیں (جامع اللغات ، ۱ : ۵۴) .

— کاچ امث.

آلو کی بود (پلیٹس) .

[آلو + کاچ (رک)]

آلو (۲)

تیز عنابی سیاہی مائل ایک گول کھٹ مٹھا پھل جو پیوندی بیر سے قدرے بڑا ہوتا ہے .

سیب ، بہی ، ناک ، آلو . . . اقسام اقسام طرح کے پھل ایسے تھے که انھوں نے نه دیکھے تھے .

؟۱۷۴۶ قصه مہر افروز و دلبر ، ۲۰

کم ہوا جوش جنوں کچھ نه اٹھا ہے نسیم
آب نارنج کبھی شربت آلو بدلا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۴۷

[ف]

— بالو (— و مع) امذ.

فندق کے برابر اور سرخ رنگ کا ایک قسم کا میوہ جو میٹھا کوتا مٹھا ترش یا کسیلا چار قسم کا ہوتا ہے (دوا کے طور پر مستعمل ہے اور اس کا مربه بھی ڈالا جاتا ہے) .

بید سفید اور آلو بالو کے درخت اور لیمون پرتگالی اور شہتوت اور امل کے درخت بھی بہت ہیں .

۱۸۷۰ رساله علم جغرافیه ، ۳۴ : ۷

بصرہ کی کھجوریں آلو بالو خوبانی یعنی زرد آلو

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۲ : ۳۲۹

[ف]

— بخارا (— ضم ب) امذ.

رک : آلو .

اجاص یعنی آلو بخارا . . . اگر آلو کے درخت کو آلو کے پانی سے سینچیں تو اس کا پھل نہایت خوش ذائقه ہوتا ہے .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو ، ۲۲۷

آلو بخارا گرمی کے درد سر ، تپ صفراوی ، قے ، متلی اور پیاس کو روکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے .

۱۹۲۹ کتاب الادویه ، ۲ : ۱۲

[ف]

— بُکھارا (— ضم ب) امذ.

رک : آلو بخارا (خزائن الادویه ، ۷ : ۱۰) .

— چه (— فت چ) امذ.

آلو بخارا سے مشابه ایک میوہ جو بیر کے برابر گول ہوتا ہے ، رنگ زرد یا قرمزی ، کچا ہو تو ترش اور پکنے پر میٹھا ہوتا ہے .

آلو آلوچه کو الّو کہا گئے   زرد ہو زرد آلو سب گھبرا گئے

۱۸۳۹ مثنوی خزانیه ، ۲۲

[ف]

— شفتالو (— فت ش ، سک ف ، و مع) امذ.

ایک کھیل جس میں ایک لڑکا دوسرے کی چڈھی پر سوار ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی دونوں آنکھیں بند کرتا ہے اور باقی لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس سوار کی پشت کی طرف جا کر اپنی انگلیاں ہلا کر گھوڑے سے پوچھتا ہے که "آلو شفتالو تیری چلتی کمر ماروں ، گل سور کے پیڑ تلے اول گرو کے". اگر اس نے انگلیوں کی تعداد صحیح بتادی تو گھوڑا سوار اور پوچھنے والا گھوڑا بن جاتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۰) .

[آلو + شفتالو (رک)]

آلو (و مج) امذ.

کچے اناج کا ایک حصه (پلیٹس) .

[آل (۳) (رک) + ۱ : و ، لاحقۂ صفت]

آلُود (و مع) صف.

۱. رک : آلودہ .

جو چاہے سو سب موجود   ہم سوں گئی چاہ کی آلود

۱۶۵۴ گنج شریف ، ۲۳۹

مت دست ہوس کو تو جھکا لینے کو اس کے
مانی ہے سب آلود ہے اسباب جہاں کا

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۲

لب اس کے ہیں جو مئے خوش گوار میں آلود
تو چہرہ سرخ ہے آنکھیں خمار میں آلود

؟۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۳۲

[ف : آلود ، آلودن (= لتھڑنا ، بھرنا) سے]

. . . آلُود (. . . و مع) صفت ترکیبی کا جزو دوم .

(جزو اول کے مفہوم میں) لتھڑا ہوا ، بھرا ہوا .

دیکھتا ہوں غضب آلود بدستور ہنوز
ہے مگر قتل مرا یار کو منظور ہنوز

۱۷۹۵ دیوان دل عظیم آبادی ، ۵۲

عجب تھا اس گھڑی گرمی کا ہنگام   عرق آلود تھا حضرت کا اندام

۱۸۵۷ مثنوی مصباح المجالس ، ۳۵۵

اس کے اس دور کی کرنیں زہر آلود تیر تھے۔

۱۹۲۳ ماہنامہ ، نگار ، ۲ ، ۱ : ۱۷

[رک : آلود]

آلودگی/آلودگی (و مع ، فت د/سک د) امث .

آلودہ (رک) سے اسم کیفیت .

چرتھا جب کہ انپڑایگا مجھ بخاک   سب آلودگی تھی کر اس وقت پاک

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۸۳۵

ہے جلوہ گر وہ ہم میں پر آلودگی سے دور
جس طرح عکس آب میں ہو ماہتاب کا

۱۷۵۴ وفا (مخزن نکات ، ۲۷)

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

۱۹۳۸ ارمغان حجاز ، اقبال ، ۲۲۵

[ف : آلودن (= لتھڑنا ، بھرنا) سے]

آلودہ (و مع ، فت د) صف .

۱. (i) لتھڑا ہوا ، بھرا ہوا ، لت پت .

اگر دامن آلودہ ہوگا زمے   حرام ہے ، ولے دشمنی کیں زبے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۴۲

آلودہ اس گلی کی جو ہوں خاک سے تو میر
آب حیات سے بھی نہ وے پانوں دھوئیے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۶۱۶

ولی بہادر خاں کی لاش نیمجان خاک و خون میں آلودہ نظر آئی .

۱۹۳۶ میرے بہترین افسانے ، ۸۲

(ii) مخلوط ، ملا ہوا .

تسبیح خاک پاک جو ہو سرخ کیا عجب
آلودہ اس میں خون امام زمن ہوا

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۹۱

۲. (کسی برائی یا نجاست سے) ناپاک ، نجس ، ملوث ؛ (برے کام کا) مرتکب .

جس لب سے توقع ہو دلدار کے بوسے کی
شکوے سے زمانے کے وہ لب نہ کر آلودہ

۱۷۸۲ دیوان عیش (مرزا علی) ، ۲۲

ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زباں میری
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری ہی مداحی

۱۸۷۲ محامد خاتم النبیین ، ۱۸۶

باوجود اس کے کہ غیر متعلق لوگ تہمت لگانے میں آلودہ ہوگئے ، تاہم ازواج مطہرات کا دامن صاف رہا .

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۳۲

۳. مبتلا ، گرفتار ، پھنسا ہوا .

کار بد میں سبھی ہیں آلودہ   فسق میٹھا ہے جیسا فالودہ

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۲۱۷

کبھی کچھ غم اٹھایا ہو تو جانیں آپ کیا جانیں
کہ کس کس غم میں آلودہ یہ غم اندوز رہتا ہے

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۰۰

شمیم روز گناہوں میں ہم ہیں آلودہ
مگر کریم ہے پھر مہرباں پدر کی طرح

۱۹۱۲ شمیم ، سلام ، ۲۱

[ف : آلودن (= بھرنا ، لتھڑنا) سے حالیۂ تمام]

ــــ داماں صف .

رک : آلودہ دامن .

میں وہ آلودہ داماں ہوں بنائیں تار سبحہ کا
فرشتے پاک دامن لے کے میرے تار دامن سے

۱۸۵۲ ذوق ، د ، ۱۸۴

اسم کیفیت : آلودہ دامانی .

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۱۱

[آلودہ + داماں (رک)]

ــــ دامن (ـــ فت م) صف .

گنہگار ، فسق و فجور میں مبتلا .

اگر آب ندامت کارگر ہوگا گناہوں کو
بہت آلودہ دامن ہوں کروں گا شست وشو برسوں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۶

گل وگلزار سے کیا کام مجھ آلودہ دامن کو
کہ نزدیکی سے میری خار وخس فریاد کرتا ہے

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۹۴

اسم کیفیت : آلودہ دامنی .

نہ آلودہ دامنی پر پریشان حالی ہو نہ پاک دامانی پر سرگرانی .

۱۹۲۹ آثار ابوالکلام ، ۱۸۰

[آلودہ + دامن (رک)]

ــــ ناک صف

میلا کچیلا ، نجس ، ناپاک .

جس کا ضمیر ظلم سے آلودہ ناک ہے
زندہ وہ کب ہے موت سے پہلے ہلاک ہے

۱۹۶۴ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۷۷

اسم کیفیت : آلودہ ناکی .

نہ تن پر اوس کے تھی آلودہ ناکی   بدن پر تھی صفائی اور پاکی

۱۸۵۷ مصباح المجالس ، ۲۵۴

[آلودہ + ف : ناک ، لاحقۂ صفت]

ــــ ء دنیا کس اضا (ـــ ضم د ، سک ن) صف .

دنیا کی محبت میں گرفتار ، دنیا کے کاموں کا دلدادہ .

ضد بہم جمع نہ ہوںگے مجھے بیجا ہے تلاش
فکر عقبیٰ نہ کر آلودۂ دنیا ہو کر

۱۸۳۴ دیوان رند ، ۱ : ۶۵

رفعت کا جو خواہاں نہ افلاک نہ ہوگا
آلودۂ دنیا وہ دل پاک نہ ہوگا

۱۹۶۹ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۲۰

[آلودہ + دنیا (رک)]

— ءِ عِصیاں کس اضا (— کس ع ، سک ص) صف .

قابلِ عفو میں آلودۂ عصیاں ہو لوں
اے اجل صبر کر اتنا کہ پشیماں ہو لوں

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۱۵۵

[آلودہ + عصیاں (رک)]

— ءِ گُناہ کس اضا (— ضم گ) صف .

گنہگار .

آلودۂ گناہ ہے اپنا ریاض بھی
شب کاٹتے ہیں جاگ کے مے کی دکاں میں ہم

۱۸۲۶ آتش ، ک ، ۹۵

[آلودہ + گناہ (رک)]

— ءِ مَعْصِیَت کس اضا (— فت م ، سک ع ، کس ص ، فت ی) صف.

آلودۂ معصیت ہے دامن میرا جل جانے کا مستحق ہے خرمن میرا

۱۹۲۷ روحِ رواں ، ۱۳۲

[آلودہ + معصیت (رک)]

آلَہ (۱) (فت ل) امذ .

۱. (i) وہ ظرف یا شے وغیرہ جو عضو اور کسی چیز کے درمیان کام لینے کا واسطہ اور اوزار ہو ، جیسے : جلتا ہوا کوئلہ اٹھانے کا آلہ (= دستپنا) یا حجامت بنانے کا آلہ (= استرہ) وغیرہ .

دودھ پینے کا آلہ ، عمل دینے کا آلہ .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۱

پہلے خالی آلہ رکھو پھر اس سے معتدل طور پر مص کرو .

۱۹۲۷ جراحیاتِ زہراوی ، ۱۸۴

(ii) کسی صنعت و حرفت یا فن میں کام دینے والا اوزار یا کل .

تجھ حسن کے گلزار میں بالا سرو سوں راست ہے
تیری کمر کا ڈرکمر دستا ہے آلے سوں نفس

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۹۱

اگر کوئی آلہ اس سے بہتر میسر آوے تو اس سے بھی چھوٹے جانوروں کے ... خون کا جاری ہونا اور ان کے جسموں میں نظر آنا ممکن ہو.

۱۸۳۴ ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲

ایک آلہ ہے کہ رکھتے ہیں دلِ ماؤف پر
دوڑ جاتا ہے رگوں میں اس کا تریاقی اثر

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۱۵۸

(iii) قطع و برید حرب و ضرب یا دفاع کا ہتھیار .

کوئی درندہ جانور آجائے تو تمھارے پاس دفع کرنے کا کیا آلہ ہے .

۱۸۹۲ عمروعیار کی سوانح عمری ، ۶۶

۲. ذریعہ ، وسیلہ .

ان سے مدد اس وجہ سے لی جائے کہ وہ آلہ اور ذریعہ خدائے تعالیٰ کی مدد کے ہیں .

۱۸۶۶ تہذیب الایمان ، ۵۰

وہ اپنے شوہروں کو حظ نفس کا ایک آلہ تصور کرتی تھیں .

۱۹۱۶ بازار حسن ، ۲۱

۳. عضو (جو نظامِ جسمانی میں کسی خاص کام کا وسیلہ اور ذریعہ ہو)، جیسے آلۂ تنفس (= پھیپھڑا) .

آلۂ باضمہ کے باب میں جاننا چاہیے کہ معدہ بعض وقت متاثر ہوتا ہے .

۱۸۶۰ نسخۂ عمل طب ، ۲۲۱

ان کی جیب دیکھیے کچھ اور آلے بھی ہونگے .

۱۹۵۶ شیخ نیازی ، ۳۷

۴. (صرف) رک : اسم آلہ .

[ع : (اول)]

— ءِ اِجْرائِیَہ کس صف (— کس ا ، سک ج ، کس ء ، فت ی) امذ .

وہ تار وغیرہ جس کے ذریعے برقی رو منزل مقصود تک پہنچائی جاتی ہے (ماخوذ : برقابی ، ۲) .

[آلہ + اجراء (رک : اجرا) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت + ع : ہ ، لاحقۂ تانیث]

— ءِ باصِرَہ کس اضا (— کس مج ص ، فت ر) امذ .

دیکھنے یا دکھانے کا ذریعہ اور وسیلہ ، وہ اوزار جس کے ذریعے دیکھتے یا دکھاتے ہیں .

اگر غراصہ کا ... آلۂ باصرہ ... نظر آجائے تو ان موٹروں کے ذریعہ سے اس کا تباہ ہوجانا یقینی ہے .

۱۹۲۳ ماہنامہ 'نگار' ، ۳ ، ۵ : ۳۲۸

[آلہ + باصرہ (رک)]

— ءِ برق کَش کس صف (— فت ب ، سک ر ، فت ک) امذ .

وہ تار وغیرہ جس سے بجلی عمارت کو نقصان پہنچائے بغیر زمین میں اتر جاتی ہے ، برق ربا پتری .

انسان بجلی کو گرنے سے روک تو نہیں سکتا مگر آلۂ برق کش لگا کر اس کے وسیلے سے اپنی عمارتوں کو بجلی کے صدموں سے محفوظ کر سکتا ہے .

۱۸۸۹ مبادی العلوم ، ۱۶

[آلہ + برق (رک) + ف : کش ، کشیدن (= کھینچنا) سے]

— ءِ ترشیح کس اضا (— فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ .

حل پذیر مادوں کو تقطیر کے ذریعے تخلیص کرنے کا آلہ (اوزار) (ماخوذ : علم الادویہ ، ۱ : ۱۷) .

[آلہ + ترشیح (رک)]

— ءِ تَناسُل کس اضا (— فت ت ، ضم س) امذ .

نسل بڑھانے کا عضو ، عضو تناسل (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۰) .

[آلہ + تناسل (رک)]

— ءِ جارِح کس صف (— کس مج ر) امذ .

زخمی کرنے والا ہتھیار .

تیز چاقو آلہ جارح کے نام سے عدالت میں پیش کیا جاوے .

۱۸۹۲ میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۳۲

[آلہ + جارح (رک)]

ــــ ء جر کس اضا (ــ فت ج) امذ .

وزنی چیز اٹھانے یا کھینچنے کا آلہ .
چرخیوں اور آلہ جر وغیرہ کے لگانے کے لیے مستحکم اور ثابت مقامات ہوتے ہیں .
۱۹۲۱ جبیریات ، ۱۷
[آلہ + جر (رک)]

ــــ ء جہاد کس اضا (ــ کس مج ج) امذ .

تلوار یا گھوڑا .
گھوڑا آلۂ جہاد ہے .
۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸
[آلہ + جہاد (رک)]

ــــ ء حجامت کس اضا (ــ فت ح ، م) امذ .

(جراحی) فصد لینے کا اوزار .
آلۂ حجامت کے رکھنے کا طریقہ یہ ہے پہلے خالی آلہ رکھو .
۱۹۲۷ جراحیات زہراوی ، ۱۸۴
[آلہ + حجامت (رک)]

ــــ ء حجم کس اضا (ــ فت ح ، سک ج) امذ .

آلۂ حجامت (رک) ؛ کسی عضو سے ریاح تحلیل کرنے کا آلہ .
آلۂ حجم پستانوں . . . یا کسی عضو سے ریاح بارد تحلیل کرنے کے لیے رکھتے ہیں .
۱۹۲۷ جراحیات زہراوی ، ۱۸۵
[آلہ + حجم (رک : حجامت)]

ــــ ء حرب کس اضا (ــ فت ح ، سک ر) امذ .

لڑائی کا ہتھیار .
اسوقت تک عرب کے بدو اسے آلۂ حرب کی طرح استعمال کرتے تھے .
۱۹۳۲ افسرالملک ، تفنگ یا فرنگ ۵۱
[آلہ + حَرب (رک)]

ــــ ء حصار کس اضا (ــ کس ح) امذ .

رک : منجنیق .
توپ خانے کو پرانے آلۂ حصار یعنی منجنیق (جمع مجانیق) کی پوری طرح جگہ لینے میں کئی سال لگے ہونگے .
۱۹۶۸ اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ ، ۲ : ۸۸۴
[آلہ + حِصار (رک)]

ــــ ء خافض اللسان کس صف (ــ کس مج ف ، ضم ض ، غم ا ل ، شد ل بکس) امذ .

زبان کو دبانے کا آلہ (جسے عموماً اطبا استعمال کرتے ہیں) .
مریض کی زبان کو ایک . . . آلۂ خافض اللسان سے دبایا جائے .
۱۹۳۴ احشائیات ، ۱۰۳
[آلہ + ع : خافض (خ ف ض) + ال (ا) (رک) + لِسان (رک)]

ــــ ء خطرناک کس صف (ــ فت خ ، ط ، سک ر) امذ .

رک : آلۂ مہلک (اردو قانونی ڈکشنری ، ۵۸) .
[آلہ + خطرناک (رک)]

ــــ ء خون نما کس صف (ــ و مع ، سک ن ، ضم ن) امذ .

وہ اوزار جس کے ذریعے رگوں میں خون کی رفتار اور مقدار کا پتا چلایا جاتا ہے .
آلۂ خون نما کو استعمال کرکے دریافت کیا ہے کہ ذہنی کام کرتے وقت بازوؤں کی طرف خون کی آمد کم ہوجاتی ہے .
۱۹۳۷ اصول نفسیات ، ۱۰۹
[آلہ + خون (رک) + نما (رک)]

ــــ ء دور نویس کس صف (ــ و مع ، سک ر ، فت ن ، ی مع) امذ .

ٹائپ کی وہ مشین جس میں تار برقی کے آلات کے ذریعے ہزاروں میل کی دوری پر ٹائپ کی جانے والی عبارت خود بخود ٹائپ ہو جاتی ہے ، ٹیلی پرنٹر .
آج بھی براعظم کی حکومتوں کے ہاتھ میں آلۂ دورنویس . . . موجود ہے .
۱۹۲۶ معاشیات قومی ، ۱۹۱
[آلہ + دور (رک) + نویس (رک)]

ــــ ء رصد کس اضا (ــ فت ر ، ص) امذ .

(فلکیات) ستاروں کا مشاہدہ کرنے کی کل یا مشین .
جنتر کے معنی ہندی زبان میں آلۂ رصد کے ہیں لیکن عوام میں یہ آلات جنتر منتر کہلاتے ہیں .
۱۹۰۵ یادگار دہلی ، سید احمد ، ۲۱۷
[آلہ + رصد (رک)]

ــــ ء زنی کس اضا (ــ فت ز) امذ .

فرج ، عورت کا پیشاب کا مقام .
مثال کے لیے : رک : آلۂ مردی .
[آلہ + زن (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــــ ء سدس (ضم س ، سک د) امذ .

ایک آلہ جو مساحت یا جہاز رانی میں اشیا یا اجسام کے درمیانی زاویائی فاصلوں کو ناپنے کا کام دیتا ہے ، زاویہ پیما .
ستاروں کا مقام معلوم کرنے کے لیے آلۂ سدس (Sextant) استعمال ہوتا ہے .
۱۹۴۳ ماہ نامہ ''العلم'' ، ۲ : ۶۷
[آلہ + سُدس (رک)]

ــــ ء سماعت کس اضا (ــ فت س ، ع) امذ .

(طبیعیات) برق رو کے ذریعے جو آواز فضا میں گونجتی ہے اس کو سننے کے لیے ایک خاص قسم کا آوازگیر آلہ جس کے دو حصے دونوں کانوں پر رکھ لیے جاتے ہیں .
سننے والے کانوں پر آلۂ سماعت لگاکر . . . یہ تقریر سن سکتے ہیں .
۱۹۵۲ امن کے منصوبے ، ۲۱۰
[آلہ + سماعت (رک)]

— ء کار کس اضا ، صف .

(لفظاً) جس کے ذریعے کام نکالا جائے ، (مراداً) وہ جسے لوگوں کو دکھانے کے لیے آگے رکھا جائے اور اس کی آڑ میں اپنا مقصد پورا کر لیا جائے ، وہ جسے اپنا اچھا یا برا مقصد پورا کرنے کا نمائشی ذریعہ بنایا جائے .

مقصود یہ تھا کہ بلغاریا ، روس کے لیے ایک آلۂ کار بن جائے .

۱۹۱۸ مسئلہ شرقیہ ، ۵۵

ف: بنانا ، بننا ، ہونا .

[آلہ + کار (رک)]

— ء کشید کس اضا (– فت ک ، ی مع) امذ .

بھبکا ، قرع النبیق .

الیمبک (Alembic) جو کہ ایک قسم کے آلۂ کشید ریٹارٹ (Retort) کو کہتے ہیں عربی النسل ہے .

۱۹۲۶ 'اورنٹیل کالج میگزین ، ، لاہور ، اگست ، ۴۷

[آلہ + ف : کشید ، کشیدن (= کھینچنا) سے]

— ء مانع کس صف (کس مج ن) امذ .

وہ آلہ (کل) جو کسی مشین میں اس کی رفتار وغیرہ کو کم و بیش یا جاری اور بند کرنے کے لیے لگایا جائے .

اس کے بعد 'آلۂ مانع ، کا ذکر ہے جس کا کام یہ ہے کہ حسب ضرورت آگ کو زیادہ یا کم روشن کرتا ہے .

۱۹۶۱ سہ ماہی 'اردو نامہ ، کراچی ، ۳ : ۲۹

[آلہ + مانع (رک)]

— ء مردی/مردیت کس اضا (فت م ، سک ر/کس د ، فت ی) امذ .

عضو تناسل ، ذکر .

آلۂ مردی سے پیشاب کرے اور آلۂ زنی سے نہ کرے یا بالعکس یا مردوں کی طرح وطی کرے .

۱۸۴۵ علم الفرائض ، ۶۳

میں تجھ جیسے شکل و شباہت والے نوجوان کے آلۂ مردیت بھون کر کھاؤں .

۱۹۲۸ حیرت ، عمر و عیار کی سوانح عمری ، ۱۰۲

[آلہ + ف: مردی (رک)/+ ت ، لاحقۂ کیفیت]

— ء مکبر الصوت کس صف (– ضم م ، فت ک ، شد ب بکس مج ، ضم ر ، غم ال ، شد ص ، و لین) امذ .

آواز کو بڑھا کر دور تک پہنچانے والا آلہ ، لاؤڈ اسپیکر .

آلۂ مکبر الصوت کا استعمال نمازوں میں درست و مناسب نہیں .

۱۹۶۲ آلات جدیدہ کے شرعی احکام ، ۲۶

[آلہ + مکبّر (رک) + ال (ا) (رک) + صوت (رک)]

— ء مہلک کس صف (– ضم مج م ، سک ہ ، کس ل) امذ .

(قانون) وہ آلہ جس سے مارنا اس بات پر دلالت کرے کہ مارنے والے کا قصد ہلاک کرنے کا تھا (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۱) .

[آلہ + مہلک (رک)]

— ء نصف النہار کس اضا (– کس ن ، سک ص ، ضم ف ، غم ال ، شد ن بفت) امذ .

وہ آلہ جو ستاروں کے ارصاد میں جب وہ نصف النہار سے عبور کرتے ہیں کام میں آتا ہے (جامع اللغات ، ۱ : ۵۳) .

[آلہ + نصف (رک) + ال (ا) (رک) + نہار (رک)]

آلہ (۲) (فت ل) امذ ؛ ~ آلا .

(ٹھگی) ٹھگ .

اثناء راہ میں کسی کو دیکھ کر شبہ کرتے ہیں کہ یہ ٹھگ ہے یا غیر تو اس سے کہتے ہیں آلہ بھائی سلام .

۱۸۳۶ مصطلحات ٹھگی ، ۱۲

[مقامی]

آلہ (۳) (فت ل) امذ .

ایک خاص قسم کا گیت ، رک : آلہا .

مس بول نے ستار پر ایک اسپین کا آلہ گایا .

۱۸۸۹ گلگشت فرنگ ، ۹۹

آلہ (۴) (فت ل) صف .

رک : آلا (۲) .

نہ چھیڑ اس کو انگلی سے اے نیش زن تو
ابھی زخم فرقت ہے آلہ ہمارا

۱۸۵۸ تاریخ غزالہ ، واجد علی شاہ ، ۳۲

آلہا

رک : آلھا جس کا یہ غلط املا ہے .

ڈھولی قصائی سفیے تو ہیں کھنڈ گا رہے
اور راجپوت اپنا ہیں آلہا سنا رہے

۱۸۶۷ مسدس بے نظیر ، جان صاحب ، ۱۶

پنڈت تلسی رام کی آلہا کو ہم لوگ روزانہ بڑے شوق سے سنا کرتے تھے .

۱۹۰۸ قید فرنگ ، ۸۲

آلہیات (کس مج ل) امث .

وہ مسائل جو فلسفۂ الٰہیات سے تعلق رکھتے ہیں .

بہت قدیم زمانہ سے بعض مؤلفین نے علم ہندسہ کو مدارس فلسفیہ سے منفی و مستثنیٰ کردیا ہے ، فقط اجزاء اربعہ منطق و ادب و طبعیات (کذا) و آلہیات کو باقی رکھا ہے .

۱۹۰۰ علوم طبعیہ شرقی کی ابجد ، ۷

[ع : آلہ (= اللہ (رک) سے تعلق رکھنے والا) + ات ، لاحقۂ جمع]

آلہیانہ (کس مج ل ، فت ن) صف

ربانی ، خدائی ، آسمانی .

اے اوپر والے آسمان . . . تو ہی آلہیانہ امکانات کے لیے میرا صحن رقص ہے .

۱۹۲۳ نگارستان ، نیاز فتحپوری ، ۱۹

[ع : آلہ ، آلہیات (رک) کا واحد + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

آلی (۱)
صف .
(قدیم) رک : عالی .
بھر عیش کی پیالی دے منجکوں تو آلی
دن تیس کے پلالی ، اپا سر بکام ساقی
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳
سبھی دل ربا ناچنے والیاں   کہ ہیں ایک سے ایک سب آلیاں
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۳

آلی (۲)
امث .
۱. سہیلی ، سکھی .
پیابن برہ دکھ ستاوے سدا منجھ   پیا سوں ملاوے سودھن منج جو آلی
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۲
۲. پھولوں کا یا پھلوں کا تختہ ، ڈالی ، کیاری .
محرم چاند مالی ہو نین کی برشگالی میں
لگایا غم کی ڈالی یو جگر کے دل کی آلی میں
۱۶۴۹ قدیم اردو مراثی (ق) ، علی ، ۱۵۱
[رک : آل (۷)]

آلی (۳)
صف .
آلا (= تازہ ، ہرا) کی تانیث : کچی ، خام ، تازی . ترکیب میں مستعمل .

ــــ زَچا/زچہ
(ــــ فت ز / شد چ بفت) امث .
کچی زچہ ، عورت جسے بچہ پیدا ہوئے سات دن نہ گزرے ہوں .
آلی زچا کو اپنے بچے کی ماما ہوگی تو اتنی ہی ہوگی .
۱۹۲۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۶ : ۶
[آلی + زچہ (رک)]

آلی (۴)
صف .
آلہ (۱) (رک) سے منسوب :
(i) ذریعے یا وسیلے سے تعلق رکھنے والا .
احساس مراد ہے اس اثر کے شعور سے جو کہ نظام آلی پر کسی مؤثر کی تاثیر سے حادث ہوتا ہے .
۱۹۳۱ رسوا ، تنقیدی مراسلات ، ۴۲
(ii) اوزار سے تعلق رکھنے والا .
جسیمہ کو محض تحریک آلی سے مثلاً شیشہ محافظ کو تھپ تھپا کر یا تحریک برقی پہونچا کر چھیڑا جائے .
۱۹۳۱ نسیجیات ، ۱ : ۶۶
[آلہ + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آلی (۵)
صف .
آل (۳) (رک) سے منسوب : 'آل' درخت کا ، جیسے : آلی رنگ (پلیٹس) .
[آل (۳) (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آلے
صف .
(قدیم) اعلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت .
پیاری ہے نازک کلی جوں چنپے کی   تو ریشم تھے آلے ہیں بالاں کے اس کھب
۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۸

آلے بالے بتانا/دینا محاورہ .
رک : آلا بالا بتانا / دینا .

آلیت
(کس ل ، فت ی) امث .
عضویت ، نظام آلی .
سب سے ادنیٰ ذہنی قوت قوت غاذیہ ہے یہ نباتات کو ملی ہے جو اس سے ادنیٰ آلیت (عضویت) یا نظام آلی ہے .
۱۹۲۹ مفتاح الفلسفہ ، ۲۳
[آلی (رک : آلی (۲)) + ع : ت ، لاحقۂ کیفیت]

ــــ الاَصل
(ــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) صف .
عضوی ، نامیاتی .
یہ چٹانیں احجار آلیۃ الاصل کہلاتی ہیں .
۱۹۱۸ تحفۂ سائنس ، ۱۲۵
[آلیۃ + ال (۱) (رک) + اصل (رک)]

آلیہ
(کس ل ، فت ی) صف .
عضوی ، (انگریزی) Organic .
بہت سے باریک ریزے حیوانی اور آرگیانک (یعنی آلیہ) گیاس کے جو قریب گھلنے اور سڑ جانے کے ہیں ہم دم سے نکالتے ہیں .
۱۸۹۱ مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۱
[آلی (رک : آلی (۲)) + ع : ہ ، لاحقۂ تانیث]

آلہا
امذ .
رک : آلا (۲) (مع تحتی الفاظ) .

آم
امذ ؛ ~ امب ، امبا ، آمب ، انبہ ، آنب .
برصغیر پاک و ہند کا ایک بیضاوی شکل کا یا گول (بیشتر شیریں) پھل (ایک طرف سے کسی قدر موٹا دل جس کے بیچ میں ایک مہر نما چونچ . چھلکا سخت . کچے کا گودا اندر سے سفید اور سخت . پکے کا زرد یا سرخی مائل اور نرم . گودے کے اندر بیضاوی گٹھلی . چونچ کو توڑ کر چوستے یا تراش کر کھاتے ہیں.) اس پھل کا درخت .
قب : امری ، دیسی آم ، قلمی آم ، کیری .
چوں بخورد گفت ایں راچہ گویند ؟ گفتند ایں را آم گویند .
۱۳۲۲ فوائدالفواد ، ۲۲۵ (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۳۵)
مجھ سے پوچھو تمہیں خبر کیا ہے   آم کے آگے نیشکر کیا ہے
۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۳۰
راے صاحب کھڑکی پر جھکے ہوئے آم اور خربوزے ، لیچیاں اور سنترے لے لے کر گانٹری کو دیتے جاتے تھے .
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، پریم چند ، ۱ : ۱۲۸
[س : آمرنَ आम्र]

ـــ بوؤ آم کھاؤ اِملی بوؤ اِملی کھاؤ کہاوت .

جیسا کروگے ویسا پاؤ گے (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۳ ؛ قصص الامثال ، ۲۱).

ـــ بَھلے نِیو چَلے اَرَنڈ بَھلے اِترائے کہاوت .

شریف دولت مند ہو کر اور بھی متواضع ہوجاتا ہے اور رذیل مال دار ہو کر سرکش اور مغرور بن جاتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۳ ؛ نجم الامثال ، ۲۸).

ـــ ٹپَکْنا

محاورہ .

آم کا پختہ ہو کر ڈال سے زمین پر گرنا .

وہی پکوان تلے جائیں وہ ٹپکیں پھر آم
سیریں پھر دیکھیں وہی پوش رہا ساون کی

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۵۳۵

ـــ کی ہَوَس اِنبلی اُوپَر کہاوت (قدیم) .

بہتر شے نہ ملنے پر کمتر پر راضی ہو جاتے ہیں .

ہوس آم کی تمنے انبلی اوپر

۱۸۰۰ پنجۂ آفتاب ، مذنب (دکنی اردو کی لغت ، ۸).

ـــ کے آم گُٹھلی (ـــ گُٹھلیوں) کے دام کہاوت .

ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ، ہر صورت سے نفع ہی نفع ، دوہرا فائدہ .

وہ آم کھانے لگے ڈھیر گٹھلی چھلکے کے
مثل ہے آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

۱۸۹۱ عاقل ، د ، ۱۲۷

تم بھی بڑھ بڑھ کے نفع لو دونا آم کے آم گٹھلیوں کے دام

۱۹۶۰ احسن مارہروی ، منظوم کہاوتیں ، ۲۸

ـــ کھانے سے غَرَض (ـــ کام/مَطلَب) یا پیڑ گِننے سے کہاوت .

مطلب سے مطلب رکھو بے فائدہ باتوں یا حجت سے کیا کام .

اگر کہتی بھی تو اب کبھی نہ کہوں گی ہمیں کیا ، آم کھانے سے غرض ہے یا پیڑ گننے سے .

۱۹۲۲ اختری بیگم ، ۶۵

کہاں تھے اور کہاں آگئے تم اے عاقل
ہے آم کھانے سے مطلب کہ پیڑ گننے سے کام

۱۸۹۱ عاقل ، د ، ۱۲۷

ـــ کھائے پال کا خَربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیے تال کا

(بطور کلیہ ضرب المثل) فقرہ .

آم پال کا اور خربوزہ تازہ توڑا ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہے اور پانی دریا کا خوشگوار ہوتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۳) .

ـــ کھائے ٹپکا پانی پیے ڈُبکا (بطور کلیہ ضرب المثل) فقرہ .

(درخت پر پکا ہوا) ٹپکا آم کھانے کے بعد کنوئیں کا تازہ پانی پینا بہت مفید ہے (کذا) (مہذب اللغات ، ۲ : ۸۸) .

ـــ گھاس صف .

برا بھلا ، اچھا برا .

اچھا برا کچھ نہ دیکھا آم گھاس اٹھا لائے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۳

خرما ، ببول اور اسی طرح آم گھاس
کچھ چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں بھی اس میں سو پچاس

۱۹۰۵ کلیات ظریف لکھنوی ، ۲ : ۲۲۲

[آم + گھاس (رک)]

ـــ مَچْھلی کا کیا ساتھ نہ ہوگا کہاوت .

جب کوئی کسی کو زک دے کر چل دیتا ہے یا چھپ رہتا ہے تو زک اٹھانے والا کہتا ہے کہ 'آم مچھلی کا کیا ساتھ نہ ہوگا' یعنی پھر کبھی تو ملاقات ہوگی اس وقت سمجھ لونگا ، اگر آج ہم کو نقصان پہنچا دیا ہے تو کبھی ہم کو بھی اپنا بدلہ لینے کا موقع مل ہی جائے گا (چونکہ مچھلی پکانے میں آم کی کھٹائی دی جاتی ہے اس وجہ سے آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا) (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۳) .

ـــ مَچْھلی کی بھینٹ ہو ہی جاتی ہے کہاوت .

رک : آم مچھلی کا کیا ساتھ نہ ہوگا (نوراللغات ، ۱ : ۱۳۸) .

ـــ یا اِملی فقرہ .

فروعی اختلاف ، غیر ضروری بحث .

اس وقت اردو دوستوں کو آم یا املی ، سرکاری یا علاقائی کی اصطلاحوں میں الجھنے کی ضرورت نہیں .

۱۹۶۷ ماہنامہ 'ہماری زبان' ، یکم ستمبر ، ۱۳

. . . آما ترکیب وصفی کا جزو دوم .

(جزو اول سے مل کر) بھرا ہوا کے معنی میں مستعمل ، جیسے : آم ہے یا شہد آما گلاس .

دشمن سے ملاقات کی ٹھہری ہے کہ بے وجہ
وہ سر پہ پرند گہرآما نہیں رکھتے

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۹۷

اقبال خداداد گوہرآما کی امداد سے . . . بے شمار افراد حسد کی وجہ سے زندان بلا میں بحالت جہل تمام ہوگئے .

۱۹۳۹ آئین اکبری ، ترجمۂ فدا علی ، ۲ : ۳۷۶

[ف : آمودن (= بھرنا) سے]

آماج

امذ .

۱. نشانہ ، ہدف ، جس چیز یا جس مقام کو تاک کر تیر یا گولی لگائیں .

پرت تج کوں کرے گر تیر باران تون اپنا سینہ کر اس تائیں آماج

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۷

کسی پر چلیں تیر آماج ہیں یہ لٹے کوئی رہ گیر تاراج ہیں یہ

۱۸۶۹ مسدس حالی ، ۱۰۵

ہر برق جو کوندتی ہے گرتی ہے وہ تمہیں پر
ہر فتنہ جب اٹھتا ہے تمہیں بنتے ہو آماج

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۱۹۳

۲. زمین ناپنے کا ایک آلہ جس کا طول پانسو گز ہوتا ہے .

ہر آماج موافق دس ذہموں کے ہے اور ہر ذہمہ پچاس گز کا ہے .

۱۸۷۳ عقل و شعور ۱۳۲

[ف : < ت]

ـــ گاہ/گہ (–/ فت مج گ) امث.

۱. رک : آماج نمبر ۱.

یاد میں اس غمزۂ خوں ریز کی   لخت دل آماج گاہ تیر ہے

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۵۴

سینہ آماج گہ تیر نہ ہو کیا ممکن   گر غم عشق نہ ہوگا غم دنیا ہوگا

۱۸۶۱ دیوان ناظم ، ۴۴

آماج گاہ تیر حوادث ہوں رات دن   پتلا بنا ہوا ہوں غم روزگار کا

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۵

۲. (مجازاً) میدان، کسی کیفیت یا کیفیات وغیرہ کی جائے ورود و اجتماع.

مسلمانوں کی کتابیں تفسیر و حدیث وغیرہ کتب مذہبی ہیں جو آماج گاہ اعتراضات مخالفین ہو گئی ہیں.

۱۸۹۵ مکتوبات سرسید ، ۶۶۳

مجھ کو کہتا ہے جہان عالم پناہ آرزو
میری بزم‌ناز ہے آماج گاہ آرزو

۱۹۱۶ نقوش مانی ، ۲۳

[آماج + گاہ/گہ (رک)]

آماد صف (قدیم).

رک : آمادہ.

آماد کر تو شرع و حقیقت کا تار و پود

۱۷۶۸ قربی (دکنی اردو کی لغت ، ۷)

آمادگی/آمادگی (فت د/سک د) امث.

۱. مستعدی ، تیاری.

اون کے فراہمی سامان راحت میں کوشش و سعی کرتا ہے ، اون کے اوامر کی تعمیل میں آمادگی کرتا ہے.

۱۸۸۵ تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵۳

۲. رضا مندی ، رغبت.

بالآخر ان لوگوں نے اسلام پر آمادگی ظاہر کی.

۱۹۱۴ سیرۃ النبی ، ۲ : ۴۵

[ف : آمادہ (رک) سے اسم کیفیت]

. . . آمادگی ترکیب میں جزو دوم.

(جزو اول سے مل کر) 'تیار یا مستعد ہونا' کے معنی میں مستعمل ، جیسے : زوال آمادگی (وضع اصطلاحات ، ۱۱۸).

[رک : آمادگی]

آمادہ (فت د) صف.

۱. تیار ، مستعد ، کمر بستہ.

کیوں کر کروں میں صلح کہ ادنا سبب پہ آہ
آمادہ ہے وہ شوخ مرے ساتھ جنگ کا

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۳۸

ابھی وہ بیٹھا نہ تھا ایک حجام نظر پڑا ، وہ چلنے کو آمادہ ہوا.

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۱۳۸

حضور[ص] اکرم کی زندگی انتہا درجے کی سادہ اور تکلفات سے پاک تھی ... اور ہر وقت خدمت خلق پر آمادہ رہتے.

۱۹۲۳ سیدہ کی بیٹی ، ۱۹

۲. راضی ، مائل.

بہت سے لوگ ابھی باقی ہیں جو چندہ دینے کو آمادہ ہیں اور اب تک ان کے دستخط نہیں ہوئے ہیں.

۱۸۶۴ مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۲۱

اجازت دیجیے رونے کی اب تو دل کی حالت پر
بہت اچھا میں آمادہ ہوا ترک محبت پر

۱۹۳۲ نقوش مانی ، ۲۸

۳. مہیا ، فراہم ، موجود.

اس جگہ مچھلی جو یہ آمادہ ہے   راست کہہ تو نر ہے یہ یا مادہ ہے

۱۸۱۵ حکایات رنگین (ق) ، ۲۱

چائے کا سامان حسب معمول مرتب اور آمادہ تھا.

۱۹۴۲ غبار خاطر ، ۳۹

[ف]

ـــ ٔ کار کس اضا ، صف.

کام کرنے یا کوئی قدم اٹھانے کے لیے تیار.

سب ماجرا مشروحاً بیٹی کو سنایا وہ تو آمادۂ کار چلنے کو تیار تھی.

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۱۳

[آمادہ + کار (رک).]

. . . آمادہ (. . . فت د) صفت مرکب کا جزو دوم.

(جزو اول کے ساتھ مل کر) "تیار ، مہیا یا مستعد" کے معنی میں مستعمل.

ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہر گردوں ہے چراغ رہگزار باد یاں

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۷۹

[رک : آمادہ]

آماس (۱) امذ.

سوجن ، ورم ، گانٹھ ، غدود.

وصل کانٹوں سے ہوا شادی سے بالیدہ ہوئے
دشت وحشت میں مرے پانوں پہ آماس نہیں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۳

ہوں تو زار آز مگر تم تو شگفتہ ہو کر
اتنا پھولوں میں کہ شک جسم پہ آماس کا ہو

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۲۳

[ف : آماسیدن (= سوجنا) سے]

ـــ کرنا ف ل.

سوج جانا ، متورم ہوجانا.

آنکھیں اس کی باہر آجائیں گی اور سب چہرہ اور زبان آماس کر جائے گی.

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۹

اس کم بخت ناشاد نے کس زور سے میرے طمانچہ مارا ہے کہ میرا کلہ اس وقت تک جھلا رہا ہے اور آماس کر آیا ہے.

۱۹۰۳ آفتاب شجاعت ، ۲ : ۷۷۵

آماس (۲) امذ (قدیم).

رک : اماوس.

آماس سا کفر کا اندھیرا   عالم کے اُپر کیا تھا گھیرا

۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۱۶۵

آماسیدہ (ی مع ، فت د) صف .

سوجا ہوا ، آماس کیا ہوا ، متورم .

انگلیاں آماسیدہ ہوجاتی ہیں .

۱۸۸۲ کلیات علم طب ، ۲ : ۵۵۶

[ف : آماسیدن (= سوجنا) سے]

آمال

امل ، ج .

رک : 'امل' جس کی یہ جمع ہے .

سحاب فیض کی اس کے یہ آبیاری ہے
کہ سبز جوں پر طوطی ہے مزرع آمال

۱۸۰۶ ایمان ، ایمان سخن ، ۵۱

کبھیے خوبی کو تری غازۂ روئے مقصود
لکھیے رونق کو تری سرمۂ چشم آمال

۱۹۰۰ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۳۱۲

آمان

امث .

(قدیم) رک : امان .

چلے جاؤ سیدھے ہندوستان کوں چچا پاس اپنے تم آمان سوں

۱۷۱۹ جنگ نامہ عالم علی خان ، ۳۲

آمد

(فت م) امث .

۱.(i) آنے کا عمل ، آنے کی خبر ، تشریف آوری ، ورود .

سکھیاں جو اس کی سب آتی ہیں تو ان کی آمد ایسی ہوتی ہے کہ گویا ہزاروں چاند چلے آتے ہیں .

۱۷۴۶ قصہ مہر افروز و دلبر ۱۸۶

اپنے قاتل کی میں آمد سن کے بسمل ہوگیا
غل ہوا در پر جو بسم‌اللہ بسم‌اللہ کا

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۱۷

بیس دن تک دشمنوں کی آمد کا انتظار کرتے رہے .

۱۹۱۴ سیرۃالنبی ، ۲ : ۱۰

(ii) میدان جنگ میں آنے کی شان یا دبدبہ وغیرہ .

تڑپا جو رخش برق نگاہوں سے گر گئی
آمد خدا کے شیر کی نظروں میں پھر گئی

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۱

کس شیر کی آمد ہے کہ جہان زیر و زبر ہے
روئے فلک پیر پہ سورج کی سپر ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۰

۲. آنے کے آثار .

آمد ہی میں اشک ناتواں کی ٹکڑوں ہے جگر کے نردبان کی

۱۷۹۵ قائم ، مختار اشعار ، ۱ : ۲۲

آمد نہیں کسی کی تو کیوں جاگتے ہو بھر
رہتا ہے شب کو کوئی بھی بیدار بے سبب

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۷۰

۳. نمود ، نکلنا ، ظاہر ہونا .

آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست
دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۶۴

۴.(i) مداخل ، آمدنی .

ایک پیسے کی آمد نہیں ، بیس آدمی روٹی کھانے والے موجود .

۱۸۶۱ نادر خطوط غالب ، ۳۹

قدرت نے مجھ کو سبق دیا کہ کیوں محنت نہ کی اور مفت کی آمد کا خیال کیا .

۱۹۱۹ آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۶۴

(ii) یافت ، وصول‌یابی .

شوہر کے مرنے کے بعد تو روپیے کی آمد بند ہوگئی .

۱۹۲۲ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ : ۳۷ ، ۶

۵. وہ اشعار جو ناٹک کے کسی اہم کردار کے اسٹیج پر آنے سے پہلے گائے جاتے ہیں .

جب آمد گائی جا چکتی ہے ، پردہ اٹھتا ہے .

۱۸۵۳ اندر سبھا ، امانت ، (مع شرح) ، ۸۲

۶.(i) خیالات اور مضامین کے لگاتار اور پے درپے پیدا اور ادا ہونے کی کیفیت .

بعض مولویوں کو خدا نے ایسی ہی گویائی اور آمد عطا فرمائی ہے .

۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۱۰۶

الفاظ کی نشست ، زبان کی خوبی ، مضمون کی آمد اور سب سے زیادہ پڑھنے والے کے گلے نے ایک سماں باندھ دیا .

۱۹۲۸ آخری شمع ، ۳۵

(ii) ادائے مضمون میں بے ساختگی ، بے تکلفی ، آورد کی ضد .

سلام حق کو لے کر دم بہ دم جبریل آتے ہیں
عجب مضمون کھپا اس بیت میں آورد و آمد کا

۱۸۵۷ کلیات نعت ، محسن کاکوروی ، ۶۲

لاکھ قلم کو دوات میں ڈبوتے ہیں ، رہ رہ کر سر کھجاتے ہیں ، مگر نہ آمد کام دیتی ہے نہ آورد .

۱۹۵۳ ظفر علی خان ، ایڈیٹر کا حشر ، ۱۳

۷. پیداوار کا بازار میں کثرت سے لایا جانا (خصوصاً رسد اور اجناس) ، قلت کی ضد .

آج کے بازار میں کرانے کی بڑی آمد ہوئی یا غلے کی بڑی آمد ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۴

۸. گنجفے جیسی چوسر اور تاش میں زیادہ بازی اور ہوکرے کی صورت حال .

اللہ ری آمد ہر غم میں میر و زبر اٹھتے ہیں ، ہر کی آمد جو شروع ہوئی تو چار ہی ہاتھوں میں چاروں گوٹیں لال تھیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۴

[ف : آمدن (= آنا) سے اسم مصدر]

ـــ آمد (- فت م) امث .

آنا ، آنے کی دھوم خبر چرچا یا آثار .

جب شام ہوئی تو ایک سانپ کی آمد آمد کا غل ہوا .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۱۶۳

[آمد + آمد]

ـــ آمد پھیلنا محاورہ .

آنے کی خبر مشہور ہونا .

پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا دیوار قلعہ نیو سے اپنی ہراگ میں

۱۸۶۷ رشک (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۵)

ـــ آمَد لَگْنا محاورہ .

آنے کی دھوم ہونا .

آمد آمد لگ رہی ہے باغ میں اوس سرو کی
باغباں شمشاد کو جڑ سے او کھاڑا چاہیے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۷

ـــ برآمَد کے دن امذ ؛ ~ درآمد برآمد کے دن .

موسم بدلنے یا رت بھرنے کا زمانہ .

آمد برآمد کے دنوں میں تو اکثر کھانسی اور زکام کی شکایت ہوا ہی کرتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۵

ـــ رَفْت (– فت ر ، سک ف) امث ؛ ~ آمد و رفت .

رک : آمد و رفت .

مس صاحب کے واسطے آئے دن تشریف آوری اور فیس کا حیلہ ہو گیا ، آمد رفت بڑھتے بڑھتے خصوصیت پیدا ہو گئی تھی .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۷

[آمد + ف : رفت ، رفتن (= جانا) سے]

ـــ سَخُن/سُخَن (میں) کس اضا (فت س ، ضم خ/ضم س ، فت خ) م ف .

برسبیل تذکرہ ، بلا قصد ، باتوں باتوں میں .

میں کچھ بوا مخمور کو نہیں کہتی ہوں ، آمد سخن میں یہ فقرہ زبان سے نکل گیا .

۱۸۹۱ طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۲۴

یہ ساری باتیں تو آمد سخن تھیں ، مونھ سے نکل گئیں ، خدا نخواستہ کچھ ناراضگی سے نہیں نکلیں .

۱۹۱۰ راحت زمانی ، ۳۲

[آمد + سخن (رک)]

ـــ شُد (– ضم ش) امث .

رک : آمد و شد .

دم کی آمد شد تجھی تک تو ہے دل میں میری جاں
تو اگر یاں سے گیا تو کون پھر یاں آئے گا

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۵

اس عرصے میں حرم کے گھر آمد شد کر کے ربط پیدا کروں .

۱۸۲۵ نغمۂ عندلیب ، ۱۷

خط کی آمد شد میں ان سے ہو گیا حسن سلوک
جادۂ مقصود سمجھے ہیں خط مسطر کو ہم

۱۹۰۳ زکی ، د ، ۱۰۳

[آمد + ف : شد ، شدن (= جانا ، ہونا) سے]

ـــ کی آنا محاورہ ، (عوام) .

ڈھول دھپا کرنا ، چہت بازی کرنا (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر لکھنوی ، ۲) .

اب کے تم کچھ بولے اور میں ادھر سے ایک آمد کی آیا یعنی میں نے ایک دھول جڑی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۴

ـــ نامَہ (– فت م) امذ .

فارسی مصادر و افعال کی ایک کتاب جو (مصدر) آمدن (= آنا) سے شروع ہوتی ہے .

جس نے قادر نامہ سارا پڑھ لیا   اس کو آمد نامہ کچھ مشکل نہیں

۱۸۶۹ غالب ، قادر نامہ ، ۸

پورا آمد نامہ کم و بیش اسی گردان کے مطابق پڑھ جائیے .

۱۹۷۴ نکتۂ راز ، ۲۸

[آمد + نامہ (رک)]

ـــ و خَرْچ (– ومج ، فت خ) امذ .

بافت اور صرفہ ، کمائی یا پیداوار اور صرفہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۵) .

[آمد + ف : و ، حرف عطف + خرچ (رک)]

ـــ و رَفْت (– ومج ، فت ر ، سک ف) امث .

۱. آنا جانا (کسی بھی چیز کا چاہے وہ انسان ہو یا غیر انسان) .

الیسوتیہ نام کوٹنی کہ سب گھروں میں آمد و رفت رکھتی تھی ، مروان کے گھر آئی .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۹۳

آمد و رفت نفس ہو کہ ہوا ہو اے شاد
کون ایسا ہے کہ دنیا میں جو آیا نہ گیا

۱۸۷۸ سخن بے مثال ، شاد لکھنوی ، ۲۳

آج کل اس محلہ کی ہوا خراب ہو رہی ہے ، اس لیے یہ احتیاط کی ہے کہ آمد و رفت میں کمی ہو .

۱۹۱۰ گرداب حیات ، راشد الخیری ، ۶۰

۲. ربط ضبط ، رسم و راہ .

اس سے واقف وہ نہ تھی اس سے یہ آگاہ نہ تھی
آمد و رفت نہ تھی ، رسم نہ تھی راہ نہ تھی

۱۸۸۹ مرثیۂ شمیم (ق) ، ۱۶

ہمارے ان کے آمد و رفت نہیں ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۳۹

۳. گزر گاہ .

زاہد کور سے خم ، پیر مغاں دور رہے
آمد و رفت سے اندھے کی کنواں دور رہے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۷

اف : رہنا ، ہونا .

[آمد + ف : و ، حرف عطف + رفت ، رفتن (= جانا) سے]

ـــ و رَفْت لَگانا محاورہ .

بار بار آنا جانا ، جیسے : تم نے یہ کیسی آمد و رفت لگائی ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۷۵) .

ـــ و رَفْت لَگْنا محاورہ .

آنے جانے والوں کا تانتا نہ ٹوٹنا ، آنا جانا جاری رہنا .

بھیڑ چھٹنے کا انتظار کب تک یہاں تو یوں ہی آمد و رفت لگی رہے گی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۵

ـــ و شُد (– ومج ، ضم ش) امث .

رک : آمد و رفت .

کوئی فقیر اس طور آس کا چال دیکھو
آمد و شد کا ایسے جنجال دیکھو
۱۷۵۴ ریاض غوثیہ (ق) ، ۷۸
مال کی آمد و شد میں یوماً فیوماً سہولت زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہے ۔
۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۱۵۱
نفس کی آمد و شد پر مدار زندگانی تھا
مگر اب سانس کا لینا بھی مشکل ہوتا جاتا ہے
۱۹۲۱ دیوان صفی لکھنوی ، ۱۵۱
[آمد + ف : و ، عطف + شد ، شدن (= جانا ، ہونا) سے]

آمدم برسرِ مطلب
فارسی فقرہ ، اردو میں مستعمل ۔

(لفظاً) اب میں اپنے مطلب کی طرف آیا ، (مراداً) اب میں ضمنی یا فروعی بات چھوڑ کر (جو تمہیداً کہی گئی ہے) اصل موضوع سے بحث شروع کرتا ہوں ، قصہ مختصر ، الغرض ۔
آمدم برسر مطلب اجلال جادو سے امیر نے فرمایا کہ تمہیں جس صف میں بیٹھنا منظور ہو وہاں بیٹھو ۔
۱۸۸۳ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۲
آمدم برسر مطلب میں نے تیرے گانے کی تعریف بہت سنی ہے ... ہو جائے ۔
۱۹۷۱ اردو کی آخری کتاب ، ۶۲

آمدن
(سک م ، فت د) امث ۔

۱. رک : آمدنی ۔
پچھلے پچاس سالوں میں سرکاری آمدن زمین کے لگان سے بیس لاکھ روپیے سالانہ کے حساب سے بڑھی ہے ۔
۱۹۲۳ ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۱۸۸
۲. رک : آمد (= آنا) ، مرکبات میں مستعمل ۔
[ف : آمدن (= آنا)]

ـــ بہ ارادت (ـــ ارادۃ) و رفتن بہ اجازت/اجازۃ
فارسی مقولہ ، اردو میں مستعمل ۔

مہمان کا آنا اپنے اختیار میں ہوتا ہے لیکن جانے میں میزبان کی مرضی بھی شامل ہوتی ہے ، مہمان لفظ اپنی مرضی سے نہیں جاتا ۔
مشکل یہ آ کر پڑی تھی کہ جا بھی نہیں سکتا ، آمدن بارادۃ رفتن باجازۃ ۔
۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۷۵

آمدنی/آمدنی
(فت م ، د/سک م ، فت د) ۔

(الف) امث ۔
۱. محاصل ، مداخل ، یافت ، لاگ ، خرچ اور نقصان کی ضد ۔
آمدنی پر ایک کی اور خرچ پر ایک کی نظر میں رکھیے
۱۷۴۶؟ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۲
تجارت کی آمدنی اور رفتنی کا حساب لکھنے کا حکم دیا ہے ۔
۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۲۳
اس وقت بھی دو ہزار روپیہ ماہوار آمدنی کا اوسط ہے
۱۹۱۸ انگوٹھی کا راز ، ۱۵

۲. آنے کی خبر ؛ آمد ، آنا (قدیم) ۔
اپنے میں گل چہرہ کی آمدنی ہوتی ہے ۔
۱۷۴۶؟ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۹
(ب) صف ۔
آنے والا ، ظہور پذیر ہونے والا ۔
حال آمدنی پیش سے ہر ایک کو ماہر کرتے ہیں ۔
۱۸۶۱ 'کشف الاخبار' ، بمبئی ، ۱۶ مئی
[ف : آمدن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ کے سر سہرا ہے
کہاوت ۔

آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہے ، عیش و آرام کا مدار آمدنی پر ہے ، آمدنی نہ ہو تو کچھ نہ ہو (امیر اللغات ، ۱ : ۱۷۵) ۔

آمَدہ/آمْدہ
(فت م ، د/سک م ، فت د) صف ۔

آیا ہوا ، موصول شدہ ۔
ہمارے بعد سے یہ خصوصیت کل چالان آمدہ پنجاب کے واسطے ہمیشہ کے لیے مقرر ہوگئی ۔
۱۸۸۴ تواریخ عجیب ، ۱۲۷
آمدہ اطلاعات کے مطابق یہ کشتی ... بہاول نگر جا رہی تھی ۔
۱۹۶۶ روز نامہ 'جنگ' ۳۰ ، ۱۸۱ : ۱
[ف : آمدن (= آنا) سے حالیۂ تمام]

آمدیا
(فت م ، کس د) صف ۔

بہت آمدنی والا (پلیٹس) ۔
[ف : (رک) + ا : یا ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

آمر
(کس م) امذ ۔

۱. کسی کام کا حکم دینے والا ، حاکم ۔
پس خدا اور بندہ یوں ہوا تو آمر کون اور مامور کون ۔
۱۷۷۲ شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۱۰۷
ہم نے ان میں فرق مراتب رکھا ہے کہ کوئی باپ ہے اور کوئی بیٹا ، کوئی استاذ ہے کوئی شاگرد ، کوئی آمر ہے کوئی مامور ۔
۱۸۹۶ لکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۱۷
جاننا چاہیے کہ آمر و ناہی صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔
۱۹۵۹ تفسیر ایوبی ، ۲۰
۲. فرماں روا جو جمہوری نظام کے برخلاف فرد واحد کی حیثیت سے مطلق العنان ہو کر حکومت کرے ، ڈکٹیٹر ۔
وارث علم نواہی و اوامر بن کر
حکمراں دین کے بندوں پہ ہے آمر بن کر
۱۹۷۶ مرثیۂ عزم جونپوری ، ۱۲
[ع : (ا م ر)]

آمرانہ
(کس م ، فت ن) صف ۔

حاکمانہ ، مطلق العنان حاکم کی طرح کا ، جمہوری کی ضد ۔
جس کے ہاتھوں میں آمرانہ اقتدار ہو وہ چنگیز ہے ۔
۱۹۵۶ چنگیز ، ۱۱۶
[آمر (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

آمُرزِش (ضم م ، سک ر ، کس ز) امث .

مغفرت ، بخشش ، معافی .

مے پرستی ہے مری باعث آمرزش خلق
توبہ صد قوم نے کی ہے مری مے خواری سے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱۷۳

سنجر مذکور نے ارسلان شاہ کے پاس ایلچی بھیج کر بہرام شاہ کی شفاعت اور آمرزش ہر چند چاہی اس نے ہرگز قبول نہ کیا .

۱۸۴۷ تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹

چلے ہم نقد عصیاں لے کے آمرزش کے سودے کو
کہ نرخ اس جنس کا کچھ بھی نہیں رکھا گراں تونے

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خان ، ۲

[ف : آمرزیدن (= بخشنا ، معاف کرنا) سے]

آمُرزْگار (ضم م ، سک ر ، ز) صف .

بخشنے والا ، گناہ معاف کرنے والا .

قدیما ، قادرا ، پروردگارا رحیما ، عادلا ، آمرزگارا

۱۷۱۴ دیوان فائز دہلوی ، ۱۹۷

تیری ذات غفار ہے وہ معاملہ کر جو آمرزگار کو گنہگار کے ساتھ سزاوار ہے .

۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۶۸

عصیاں پسند مجھ سا ، آمرز گار تجھ سا
دنیا میں میں ہی میں ہوں عقبیٰ میں تو ہی تو ہے

۱۹۱۹ درشہوار ، بیخود دہلوی ، ۹۴

اسم کیفیت : آمرزگاری .

یقیں تھا گوہر آمرزگاری کے جو ملنے کا
دم آخر تلک ڈوبے رہے ہم بحر عصیاں میں

۱۸۶۶ کلیات اکبر ، ۱ : ۲۳

گناہوں کو مرے گر پوچھ کر بخشا تو کیا بخشا
الٰہی شیوۂ آمرزگاری اور ہی کچھ ہے

۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۱۶۵

[ف : آمرزیدن (= بخشنا ، معاف کرنا) سے + گار ، لاحقۂ فاعلی]

آمِرَہ (کس م ، فت ر) صف ، مث .

قانون یا احکام کی تعمیل کرانے والی منتظمہ .

ندوہ کا نظام (کانسٹی ٹیوشن) اس اصول پر تھا کہ تمام حق نظم ادارہ اور قوت نافذہ و آمرہ ایک منتخب مجلس کو دی گئی تھی .

۱۹۲۵ صبح امید ، ۱ : ۱۳۵

[آمر (رک) کی تانیث]

آمِری (کس م) .

(الف) صف .

آمر سے منسوب : حاکم مطلق العنان کا ، آمرانہ (رک) .

جمہوری تعلیمی نظام بھی آمری نظاموں کی طرح انسان کی انسانیت کو فنا کر کے اپنے شہریوں میں مشینوں کی سی کارکردگی پیدا کرنے کی تدبیریں کر سکتا ہے .

۱۹۲۶ تعلیمی خطبات ، ۱۸۷

(ب) امث .

آمر معنی نمبر ۲ سے اسم کیفیت ، مطلق العنان حکومت .

ماسوا اللہ کی آمری اقبال کے نزدیک کافری ہے .

۱۹۲۷ اقبال نئی تشکیل ، ۳۳۶

[آمر (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت ؛ لاحقۂ اسمیت]

آمِرِیَّت (کس م ، ر ، شد ی بفت) امث .

مطلق العنان فرماں روا کی حکومت ، آمرانہ نظام حکومت ، ڈکٹیٹر شپ ، جمہوریت کی ضد .

ہٹلر نے جمہوریت کے نام سے سامراج کے فریب کی نقاب پارہ پارہ کردی اور جرمن آمریت اور فسطائیت کو دنیا پر مسلط کرنے کا دعویٰ پیش کردیا .

۱۹۳۹ آثار ابوالکلام ، عبدالغفار ، ۹۳

[آمر (رک) + ع : ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ اسمیت]

آمْلَک (سک م ، فت ل) امذ .

رک : آملہ (پلیٹس) .

آمْلِکا (سک م ، کس ل) امث .

رک : املی ؛ املی کا درخت (پلیٹس) .

[س : آملکا आमलिका]

آمْلَہ (سک م ، فت ل) امذ ؛ ~ آنولا .

ایک قسم کا کسیلا اور ترش پھل جو رنگ میں انگور سے مشابہ اور جسامت میں آلوچے کے برابر ہوتا ہے ؛ اس درخت کا پھل (مربہ بنانے کے کام آتا اور دواؤں میں استعمال ہوتا ہے) (لا : Emblic Myrobalan, Phyllanthus emblica) .

آملہ ایسا ربا تھا بنا دل سے کرتا تھا مربی کی ثنا

۱۸۳۷ مثنوی بہاریہ ، ۱۹

تازہ آملہ کوٹ کر کپڑے میں رکھ کر نچوڑیں اور اس کو مٹی وغیرہ کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ کر کسی چیز سے چلاتے رہیں کہ قوام گاڑھا ہو جائے .

۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۰۵

[س : آملک आमलक]

— کا کھایا بزرگ کا فرمایا پیچھے معلوم ہوتا ہے مقولہ .

ابتدا میں تو یہ دونوں چیزیں بد مزہ معلوم ہوتی ہیں نتیجے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۲۰) .

آمْلی (سک م) امث .

املی (رک) ، تمر ہندی (ریاض الادویہ ، پنجاب میں اردو ، ۲۲۰) .

آملیٹ (سک م ، ی مج) امذ .

پھینٹ کر تلا ہوا انڈا جس میں نمک مرچ کے ساتھ اکثر پیاز اور کچی سبزیاں وغیرہ بھی شامل کی جاتی ہیں .

پانچ چھ لسی کے گلاس ، آملیٹ اور توس ناشتے میں بیگم کے دوست کھا پی لیتے ہیں .

۱۹۶۲ معصومہ ، ۱۱۷

[انگ : Omelette]

آمن (۱) (فت م) امث .

ایک قسم کا چپٹا لمبوترا اور میٹھا آم ؛ اس کا درخت ، آم کی تانیث .

بوڑھی آمن میں کئی کوئلوں نے ایک ساتھ بول کر باغ کا باغ سر پر اٹھایا ہوا .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، ۱۶

[آم + ۱ : ن ، لاحقۂ تانیث]

آمن (۲) (فت م) امذ .

چاول کی فصل جو جولائی میں بوئی اور دسمبر میں کاٹی جائے ، موسم سرما کے چاول کی فصل (پلیٹس) .

[س : آمر + ان आमर + इन]

— دھان امذ .

رک : آمن (۲) (پلیٹس) .

[آمن + دھان (رک)]

— آمن (کس م) صف .

محفوظ ، پر امن .

بہوت ہوے مال اور توشہ سواری آمن ہوے راہ تو حج گزاری

۱۵۰۳ لازم المبتدی (ق) ، اشرف ، ۱

[ع : (ا م ن)]

آمنا (سک م) ف ل . (قدیم)

رک : آنا (پلیٹس) .

آمنّا (فت م ، شد ن) عربی فقرہ ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) ہم ایمان لائے ، (مراداً) بجا ، درست .

سب نے پھر خوش ہو کے آمنا کہا اور لگے کہنے کہ اب مقصد ملا

۱۷۷۴ رموز العارفین ، ۳۵

سبھوں نے کہا آمنا بھلی بات ہے .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۳۷

[ع : (ا م ن)]

— بولنا محاورہ (قدیم) .

قبول کرنا ، تصدیق کرنا ، ایمان لانا .

محی الدین ولی پیر کی بول آمنا سچے دستگیر کی سیوں کو پناہ

۱۶۳۵ مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۲) .

— و صدّقنا (— فت و ، ص ، شد د بفت ، سک ق) فقرہ .

(لفظاً) ہم اسے مانتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں (مراداً) بجا و درست ، ایسا ہی ہے .

یو بات سن کر تمام یاراں آمنا و صدقنا کہتے

۱۵۰۰ معراج العاشقین ، ۳۱

جوش مذہبی میں اندھے ہوکر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان تمام روایتوں پر جو ذرا بھی مذہب سے علاقہ رکھتی ہیں . . آمنا و صدقنا کہنا چاہیے .

۱۸۷۰ خطبات احمدیہ ، ۶۳۱

مرد جو کہیں بجا اور درست آمنا و صدقنا ، عورتوں میں جتنے کپڑے ڈالیں ان کو سزاوار اور زیبا ہے .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۶۷

اف : کرنا ، کہنا .

[آمنّا + ع : و ، حرف عطف + صَدّقنا (ص د ق)]

آمنا سامنا (سک م ، سک م) امذ .

۱. روبرو ہونے کی حالت ، مواجہہ ، مڈبھیڑ .

شیو رام پور بھی دریاے مذکور کے کنارے پر ایک چھوٹی سی بستی ہے کلکتے سے چھے کوس پر اس پار اچانک کا اور اس کا آمنا سامنا ، دریا بیچ میں .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۵

راحت کو ڈاکٹر صاحب نے بلایا اور آمنا سامنا کرا دیا .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۳۶

۲. نامحرم کے سامنے آنا ، بے پردگی .

بہت پردے کی لیتی تھیں آج تو آمنا سامنا ہوگیا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۶

صبح قریب ہے اور آ رہا ہے وہ وقت جب ایک غیر مرد کا آمنا سامنا اور نا محرم نگاہیں میرے چہرے پر ہوں گی .

۱۹۱۷ طوفان حیات ، ۲۳

۳. میدان جنگ میں مقابلہ .

کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا تھا کہ دونوں کا آمنا سامنا ہوکر سخت لڑائی پڑتی تھی .

۱۸۸۰ نیرنگ خیال ، ۳۸

اف : کرنا ، ہونا .

[آمنا ، تابع + سامنا (رک)]

آمنی (سک م) امث .

آم (رک) کی تانیث ، فن تعمیر کی ترکیبات میں مستعمل .

[آم + ۱ : نی ، لاحقۂ تانیث]

— چگرے کا بستہ امذ .

(تعمیر) بگڑی دار بستہ جس کا جگہ آم کی شکل کا ہو (اپ و ، ۱ : ۲۳) .

— چگرے کی ڈاٹ امث .

وہ آدھے کی ڈاٹ جس کا درمیانی حصہ ذرا ابھار کر الٹے آم کی شکل کا بنا دیا جائے (اپ و ، ۱ : ۱۰۱) .

— کا بستہ امذ .

(تعمیر) مانگ دار الٹے آم کی وضع کا بستہ (اپ و ، ۱ : ۲۳) .

—— کی ڈاٹ امث .

(تعمیر) وہ ڈاٹ جس کا وسطی حصہ مانگ نما یعنی اوپر کو اٹھا ہوا نکیلا ہو برخلاف ادھے کی ڈاٹ کے جو نصف دائرے کی شکل ہوتی ہے (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۱۰۱) .

—— مرغول (-- فت م ، سک ر ، و مع) امث .

(تعمیر) وہ مرغول جس کی شکل آم کی طرح ہو (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۲۹) .

[آمنی + مرغول (رک)]

آمنے سامنے (سک م ، سک م) م ف .

آمنا سامنا (رک) کی محرف شکل .

رتن جرأت چوکھی رکھیا سامنے   کھیا بیس مجہ آمنے سامنے

۱۵۶۴   فتح نامہ نظام شاہ ، ۷۷

جب تو بنی عمون کے آمنے سامنے آپہنچے تو انھیں دکھ نہ دے .

۱۸۲۲   موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۸۸

دس کنیزیں آئیں . . . اور آکر پانچ پانچ آمنے سامنے بیٹھ گئیں .

۱۹۲۰   الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۹

—— کا بنج یا رشتہ امذ .

جس گھر کی بیٹی لینی اسی گھر میں اپنی بیٹی دینی ، آمنے سامنے کا ناتا (مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۳) .

آموخت (و مع ، سک خ) امذ .

سکھائی پڑھائی ، تعلیم و تربیت .

ان دونوں طریق آموخت میں سے کون سا طریقہ زیادہ تر چسپاں اور زیادہ موزوں اور قابل فہم ہے .

۱۹۰۸   اساس الاخلاق ، ۲۰۳

[ف : آموختن (= سیکھنا) سے]

آموختہ (و مع ، سک خ ، فت ت) .

(الف) صف .

۱. سکھایا پڑھایا ہوا ، تربیت دیا ہوا .

اے چشم نہ ہو صحبت مردم سے جدا اشک
اس طفل کو راہ دے کہ آموختہ ہووے

۱۷۷۲   فغاں ، انتخاب ، ۱۵۶

۲. (قدیم) جس پر کچھ پڑھا گیا ہو .

او یوں بول کر چوب سر سوختہ   سٹی بات تھی جادو آموختہ

۱۶۴۹   خاور نامہ ، ۵۵۵

(ب) امذ .

پڑھا ہوا پچھلا سبق .

اوس وقت سبق یاد کرے اور آموختہ پڑھے .

۱۸۴۹   دستور العمل انگریزی ، ۱۸

مگر یہ نام اب اس طرح منہ سے نکلتے ہیں جس طرح کند ذہن لڑکے کے منہ سے بھولے ہوئے آموختہ کے لفظیں تھم تھم کے اٹک اٹک کے .

۱۹۳۱   رسوا ، اختری بیگم ، ۲۰

[ف : آموختن (= سیکھنا) سے حالیۂ تمام]

—— پھیرنا محاورہ .

پچھلا سبق دہرانا ، پڑھے ہوئے کو دوبارہ اپنے مقام پر پڑھنا .

لڑکو ! آموختہ پھیر لو تو چھٹی ہو جائے .

۱۸۹۵   فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۳۵

اس مزار پر جا کر اگر ہم اسی سبق کا آموختہ پھیریں کہ لقد نصرکم اللہ . . . تو مجھے یقین ہے کہ ہم پر بھی آج سکینہ نازل ہونے لگے .

۱۹۲۸   محمد علی ، ۲۰ : ۳۵

. . . آمود (. . . و مع) ترکیب وصفی کا جزو دوم .

(جزو اول سے مل کر) بھرا ہوا کے معنی میں مستعمل ، جیسے : شرف آمود ، گوہر آمود .

درفش کاویانی کا جواہر آمود چھوٹا پارہ پارہ ہو کر غازیان اسلام پر بٹ گیا .

۱۸۶۱   غالب کی نادر تحریریں ، ۴۲

[ف : آمودن (= بھرنا) سے]

. . . آموز (. . . و مج) ترکیب وصفی کا جزو دوم .

۱. (جزو اول کے ساتھ مل کر) سیکھنے یا سکھانے والا کے معنی میں مستعمل ، جیسے : حکمت آموز ، اخلاق آموز ، نو آموز .

راز قدرت کے سنے ہم نے زبانی اس کی
ادب آموز ملائک ہے روانی اس کی

۱۹۳۱   محب ، مراثی ، ۱۷۶

۲. (جزو اول کے ساتھ مل کر) سیکھا یا سکھایا ہوا کے معنی میں ، جیسے : دست آموز (پلیٹس) .

[ف : آموختن (= سیکھنا ، سکھانا) سے]

آموزش (و مج ، کس ز) امث .

تعلیم ، سیکھنا سکھانا .

نفسیات حیوانی اور جسٹالٹ نفسیات نے آموزش (Learning) اور اس کے اصولوں پر جو کام کیا ہے وہ بھی عام نفسیات کا جزو بن چکا ہے .

۱۹۶۹   نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۱

[ف : آموختن (= سیکھنا ، سکھانا) سے]

—— گاہ امث .

تعلیم کی جگہ ، مکتب ، مدرسہ وغیرہ (ماخوذ : اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۷) .

[آموزش + گاہ (رک)]

آموزگار امذ .

سکھانے والا ، استاد ، معلم .

کہا یوں اپے شوم بد روزگار   یو بد کام کن کیتا آموزگار

۱۶۴۹   خاور نامہ ، ۴۲۰

صلاح و مشورہ رکھتے ہو مجھ سے اور مجھے
فنون عشق کا آموزگار سمجھے ہو

۱۸۶۵   ناظم ، د ، ۱۳۷

جس نے خطابت عربی کو دیا رواج   جو فن جرح و نقد کا آموزگار ہے

۱۹۲۳   حیات شبلی ، ۶۶۲

[. . . آموز ، (رک) + ف : گار ، لاحقۂ وصفی]

آموزناک (و مج ، سک ز) امذ .

درس عبرت دینے والا ، معلم (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۱۲۲) .

[. . . آموز (رک) + ناک (رک)]

. . . آموزی (. . . و مج) ترکیب کا جزو دوم .

(جزو اول سے مل کر) سیکھنا یا سکھانا کے معنی میں مستعمل ، جیسے : ادب آموزی .

خورشید کی فنا آموزی شبنم کا احساس .

۱۹۶۵ مقام غالب ، ۲۲۳

[. . . آموز (رک) سے اسم کیفیت]

آمیختگی (ی مج ، سک خ ، فت ت) امث .

(لفظاً) آمیختہ ہونے کی حالت ، چیزوں کا ملا جلا ہونا ، آمیزش ، (مراداً) میل جول ، ملاقات .

جو عداوت عارضی ہوتی ہے تو ایک آمیختگی میں رفع ہو جاتی ہے .

۱۸۳۸ بستان حکمت ، ۲۳۶

[ف : آمیختن (= ملنا) سے]

آمیختہ (ی مج ، سک خ ، فت ت) .

(الف) صف .

(محسوسات خواہ معقولات) ملا جلا ، گڈ مڈ ، مخلوط .

حنف شاہ کا لشکر اٹھیا وہیں جتا ہوا فوج میں فوج آمیختا

۱۶۸۱ جنگ نامۂ سیوک ، ۱۶۱

یہی وہ آمیختہ زبان تھی جس کو ابتداءً شعرا ریختہ اور عام ادبا اردو کہا کرتے تھے .

۱۹۲۹ تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳

اف : کرنا ، ہونا .

(ب) امذ .

مرکب .

جو پشتے دین اور سیاست کے ریختہ اور بدن کے لہو اور قلم کی سیاہی کے آمیختہ سے بنے ہوں . . . مضبوط . . . ہوتے ہیں .

۱۹۰۲ آواز دوست ، ۵۳

[ف : آمیختن (= ملنا ، ملانا ، مخلوط ہونا) سے]

آمیز (ی مج)

صف ؛ امذ ؛ امث

۱. ملا جلا ، آمیختہ ، باہم حل کیا ہوا .

ابلنا نکل نور کا نیر تپ ہو آمیز عالم میں چوندھیر سب

۱۶۵۷ گلشن عشق ، نصرتی ، ۶۰

ہے تھوں کو مصحفی مطلق نہ سوجھا ورنہ یاں
رنگ خون دل مرا ہر اشک میں آمیز تھا

۱۸۲۴ مصحفی ، ک ، ۸۰

یہ شہر محمد قلی قطب شاہ کے شعر اور بھاگ متی کے سنگیت کا آمیزہ ہے .

۱۹۵۹ وہی ، وزیر حسن ، ۸۴

۲. ترکیب ، جوڑ .

فردوسی کے ہاں ایسے مرکبات ہیں جو اسم فاعل اور اسم کی آمیز سے بنے ہیں .

۱۹۲۶ شیرانی ، مقالات ، ۱۲۹

[ف : آمیختن (= ملنا ، ملانا ، مخلوط ہونا) سے]

ـــ گار صف .

لوگوں سے میل ملاپ رکھنے والا ، میل جول کرنے والا ، خوش اخلاق ، خلیق (وضع اصطلاحات ، ۱۱۲) .

[آمیز + ف : گار ، لاحقۂ وصفی]

. . . آمیز (ی مج) مرکب وصفی کا جزو دوم .

(جزو اول سے مل کر) ملا ہوا اور مخلوط یا شامل و مشتمل کے معنی میں مستعمل ، جیسے : اقرار آمیز ، انکار آمیز ، مصلحت آمیز .

وصل کی امید میں آخر ہوا اپنا وصال
کیا فریب آمیز تھا وعدہ وہ میرے یار کا

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۵۲

ان میں لغو جھوٹ اور مبالغہ آمیز تاریخی واقعات ہیں .

۱۹۲۸ جائزۂ زبان اردو ، ۲۹۵

[رک : آمیز]

آمیزش (ی مج ، کس ز) امث .

۱. میل ، ملاوٹ ، شمولیت .

آمیزش پا کر یہ زبان کچھ اور کی اور ہو جاتی .

۱۸۰۲ گنج خوبی ، ۶

فارسی خیالات کی آمیزش بھی شعرا نے بھاکھا میں نہایت سلیقہ کے ساتھ کی ہے .

۱۹۲۵ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۶ : ۹

۲. اختلاط ، میل ملاپ ، میل جول .

انسان جو بیمار ہوتے ہیں صرف تمھاری آمیزش اور اختلاط سے .

۱۸۱۰ اخوان الصفا ، ۱۱۵

جو لوگوں سے بہت آمیزش رکھتا ہے جانو کہ صدق اس میں کم ہے .

۱۹۲۲ تذکرۃ الاولیا ، مرزا جان ، ۲۲۷

۳. کٹھ جوڑ ، سازش .

اس نے بہ آمیزش اہل دربار شاہ جہان بادشاہ کو قید کر لیا .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۲۳۶

اف : کرنا ، ہونا .

[ف : آمیختن (= ملنا ، ملانا) سے]

ـــ پذیر (ـ فت پ ، ی مع) صف .

ملاوٹ کی صلاحیت رکھنے والا ، ملاوٹ کے قابل ، جس چیز میں ملاوٹ کی جا سکے ، جیسے : سرسوں کا تیل اور بالی باہم آمیزش پذیر سیال نہیں .

[آمیزش + ف : پذیر ، پذیرفتن (= قبول کرنا) سے]

ـــ پذیری (فت پ ، ی مع) امث .

آمیزش پذیر (رک) سے اسم کیفیت .

پاکستانی اون کی درجہ بندی ، آمیزش پذیری نمونہ بندی اور خشکانے سے متعلق . . . گہری دلچسپی ظاہر کی .

۱۹۶۵ ماہ نامہ ' کاروان سائنس ' ۲ ، ۲ : ۱۰۵

[آمیزش پذیر (رک) + ف : ی ، لاحقۂ اسم کیفیت]

آمیزہ (ی مج ، فت ز) امذ .

۱. آمیز کیا ہوا ، مرکب .

ان کی زبان اردو اور انگریزی الفاظ کا ایک عجیب آمیزہ ہے ۔
۱۹۱۱ باقیات بجنوری ، ۲۲
۲. کیمیاوی محلول ، مکسچر ۔
ہائیڈروجن دو بالکل مختلف نوعیتوں کے سالمات کا آمیزہ ہے ۔
۱۹۳۹ طبیعی مناظر ، ۲۳۸
[ف : آمیز (رک) + ا : ہ ، لاحقۂ اسمیت مذکر]

... آمیزی (ی مج) مرکب اسمی کا جزو دوم .
(جزواول سے مل کر) ملنا ، مخلوط ہونا ، شامل یا مشتمل ہونا کے معنی میں مستعمل ۔
وہ دیکھتا تھا کہ صلح آمیزی اور آشتی ناممکن ہے ۔
۱۹۲۵ تاریخ یورپ جدید ، ۴۰۰
[آمیز (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

آمین (ی مع) اسم فعل ، مث .
(الف) انشا (دعائیہ) .
۱. یا اللہ ایسا ہی کر ، ہماری یہ دعا قبول فرما .
حاضران پس باتفاق تمام   با ادب اوس ظہور لیے آمین
۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۷
بہ طفیل پنجتن پاک دوازدہ امام چہاردہ معصوم (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے آمین .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۴۸
آمین تک زباں سے نکلتی نہیں یہ کیا
مغرور اتنا اے دل بے مدعا نہ ہو
۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۲۲۱
۲. (فقہ) تلاوت یا قراءت میں سورۂ فاتحہ کے ختم پر پڑھنے اور سننے والے کی زبان سے ادا ہونے والا کلمہ (بمعنی نمبر ۱) .
امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ امام و مقتدی کو آمین آہستہ کہنی چاہیے .
۱۸۹۰ سیرۃ النعمان ، ۲۶۶
پھر سورۂ فاتحہ . . . آخر تک پڑھے اور ختم کرنے کے بعد آہستہ سے آمین کہے .
۱۹۲۲ نمازوں کا بیان ، خواجہ حسن نظامی ، ۳۲
(ب) امث .
۱. ختم قرآن شریف کی تقریب جو کسی بچے کے تعلیم قرآن ختم کرنے کی خوشی میں منائی جاتی ہے (جس کی صورت اکثر مسلمانوں کے ہاں یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ قرآن پاک کی تعلیم ختم کرتا ہے تو استاد ایک دعا اور کچھ اشعار پڑھتا جاتا ہے اور سننے والے آمین کہتے جاتے ہیں) .
آج ناصر کی آمین ہے .
۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۰
قب : آمین (الف) نمبر ۲ .
۲. ایک دعا اور چند اشعار جو ختم قرآن کی تقریب میں پڑھے جاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸) .
[ع : (ا م ن)]

— اللہ انشا (دعائیہ) .
۱. رک : آمین (الف) نمبر ۱ .
پھوٹیوں سنتیوں آمرزیں   آمین اللہ یا آمین
۱۵۰۳ نوسرہار (سہ ماہی ' اردو ادب ، علی گڑھ ، ۶ ، ۲ : ۹۳)
جو ستائیں تجھے ان کو بھی ظفر   عوض اس کا ملے آمین اللہ
۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰۹

یا خدا جلد ہو اب بیاہ کے قابل مرا ماہ
شاد ہو کر کہا فضہ نے کہ آمین اللہ
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۹
۲. خدا بچائے ، خدا کی پناہ .
آمین اللہ تم نے میرے بچے کو کیسا منہ بھر کر کوس لیا .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۹
[آمین + اللہ (رک)]

— آمین (- ی مع) اسم فعل کی تکرار .
۱. آمین (رک : آمین (الف) نمبر ۱) کی تاکید کے لیے (بمزید التجا و مناجات کے موقع پر) .
لب رحمت سے صدا آتی ہے آمین آمین
خوف عصیاں سے جو کرتا ہے یہ عاصی توبہ
۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۱۴۲
ان سے ملنے کی جب دعا کرتا ہوں   آمین آمین خود بھی فرماتے ہیں
۱۹۵۵ رباعیات امجد ، ۳ : ۹

— آمین کرنا محاورہ .
شریک دعا ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۱۲۷) .

— آمین ہونا محاورہ .
امن و امان ہونا ، سکھ چین پھیل جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۹) .
آمین آمین ابھی ہو جائے یہاں   مہربانی کرے آمین اللہ
۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰۹
پھر جو اٹھی تو ہنسی خوشی کھیلنے کودنے لگی آمین آمین ہو گئی .
۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۱۶

— بالجہر (- کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت مج ج ، سک ہ) امث .
(فقہ) نماز میں قراءت سورۂ حمد باآواز بلند کے بعد امام اور مقتدیوں کا پکار کے آمین کہنا (جو امام شافعی کا مسلک ہے) .
آمین بالجہر کے بارے میں تو حنفیوں کے پاس بھی کچھ روایتیں ہیں .
۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۵۰
عبادات کے ظاہری امور میں وہ قراءت سورۂ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کے قائل و عامل ہیں .
۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۱
[آمین + ع : ب ، حرف جار + ال (۱) (رک) + جہر (رک)]

— بالسر (- کس ب ، غم ا ل ، شد س بکس) امث .
(فقہ) نماز میں قراءت سورۂ حمد باآواز بلند کے بعد امام اور مقتدیوں کا آہستہ سے آمین کہنا (جو امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے) (ماخوذ : سیرۃ النعمان ، ۲۶۶) .
[آمین + ع : ب ، حرف جار + ا ل (۱) (رک) + سر (رک)]

— بولنا محاورہ .
باآواز بلند آمین کہنا .
ختم سودا کرے سخن بدعا   آمیں سب بولیں بندگان حضور
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۳

— پڑھنا ف م .

ختم قرآن کی تقریب میں مقررہ دعائیہ کلمات یا اشعار باآواز بلند ادا کرنا .

آج اس لڑکے کی آمین پڑھی جائے گی .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۹

سب لڑکوں کو برابر کھڑا کیا آپ آمین پڑھنی شروع کی .

۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۲۲

— پکار کر کہنا ف م .

آمین بالجہر (رک) ادا کرنا .

حنفی آمین پکار کے نہیں کہتے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۷۷

— ثم آمین (— ضم ث ، شدم بفت ، ی مع) فقرہ .

آمین اور مکرر آمین (مزید التجا اور تاکید کے موقع پر) .

اللہ تعالیٰ آسمان بادشاہت کے ان دو ستاروں کو . . . ہبوط زوال سے محفوظ رکھے . . . آمین ثم آمین .

۱۸۰۵ جامع الاخلاق ، ۳۲۲

خدا کرے کہ پانی پت کے شریف زادوں کو تمہاری ریس کرنے کا خیال پیدا ہو آمین ثم آمین .

۱۹۱۲ حالی ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۳

[آمین + ع : ثم ، حرف عطف + آمین (رک)]

— کرنا ف م (قدیم) .

قبول کرنا .

دعا سب عزیزاں منگے سر بسر ، کہ اے پاک بے عیب آمین کر

۱۶۸۱ جنگ نامۂ سیوک ، ۱۸۷

— کہنا ف م .

زبان سے لفظ آمین (پکار کر یا آہستہ سے) نکالنا .

حشر تک یار کے قدموں کی رہے خاک سراج
عاشقو دل کی محبت ستی آمین کہو

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۹۷

بادشاہ نے بموجب اس کے کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی .

۱۸۱۰ اخوان الصفا ، ۷۶

خلایق پہ دائم رہے مہرباں ، تہ دل سے آمین کہو یک زباں

۱۹۰۵ مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۲

— کہنے والا امذ .

خوشامدی ، ہاں میں ہاں ملانے والا ، خوشامدی .

جتنے آمین کہنے والے تھے سب . . . دست بردار ہو گئے .

۱۸۹۹ حیات جاوید ، ۱۲۶

— گو (— و مج) .

وف : آمین کہنے والا .

آمین گو ہوں میں مجھے حجت سے کیا غرض
جاسر ہے یہ دروغ نہیں ناروا دروغ

۱۹۲۲ دیوان بشیر ، ۴۸

اسم کیفیت : آمین گوئی (جامع اللغات ، ۱ : ۵۷) .

[آمین + ف : گو ، گفتن (= کہنا) سے]

— ہونا ف م .

۱. آمین کی رسم ادا ہو چکنا ، قرآن پاک ناظرہ ختم کر چکنا .

آمین ہونے کے بعد مدرسہ میں داخل کر دیا گیا .

۱۹۲۹ خمار عیش ، ۸۰

۲. مقبول ہونا .

کبھی یونچھ یوسف نے نین کی تو کیا ، جو کچھ بول بولے سو آمین ہوا

۱۶۸۷ یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۱۲

— یارب العالمین (— فت ر ، شد ب بفت ، غم ا ، سک ل ، فت ل ، ی مع) فقرہ .

اے کل جہانوں کے پالنے والے دعا قبول فرما (امیر اللغات ، ۱ : ۱۷۸) .

[آمین + ع : یا ، حرف ندا + رب (رک) + ال (۱) (رک) + عالمین (رک)]

آن (۱)

امث : ~ آن (قدیم) .

۱. (i) ادا ، چھب ، کسی عضو کی معشوقانہ دلکش حرکت ، عشوہ ، غمزہ .

مرا دل بند ہے اس نازنیں پسر
عجب اس خوش لقا میں ایک آن ہے

۱۷۸۲ دیوان فائز دہلوی ، ۱۸۱

وہ کینہ دوز تھا مومن تو دل لگایا کیوں
کہوں تو کیا تمہیں ایسی بھلی وہ آن لگی

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۵۲

دو دو چھریاں لیے رہتا ہے حسینوں کا شباب
شان ہوتی ہے جدا آن جدا ہوتی ہے

۱۹۲۸ سرتاج سخن ، جلیل ، ۲۰

(ii) دلکشی ، جاذبیت .

کچھوں کے اچکنے اور پانوں کے ڈگنے کی ایسی آن ہو گئی گویا بجلی تھی کہ چمک گئی اور عاشق کے دل پر پڑی .

۱۷۲۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۴۵

سانولا رنگ ہو کہ گورا ہو ، آن ہو جس میں خوبرو ہے وہی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۴۹

۲. طریقہ ، انداز ، طرز ، ڈھب ، طور .

کس طرف کوں یوں کھلے بندوں چلے جاتے ہیں آپ
کس کے گھر اس آن سے تشریف فرماتے ہیں آپ

۱۷۳۹ دیوان زادۂ حاتم ، ۵۰

لبوں پہ سرخی وہ پان کی کچھ کہ لعل بھی منفعل ہو جس سے
وہ آن ہنسنے کی بھی پھر ایسی کہ جس کا عالم ہی کچھ نرالا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۸۰

برگزیدگان خدا کی ہر آن سے شان الٰہی جلوہ گر ہوتی ہے .

۱۹۰۷ تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۵۰

۳. طبیعت ، مزاج ، عادت ، خصلت .

یہ مصطفیٰ کا صبر تو حیدر کا وہ جلال
تھی اپنی اپنی آن میں دونوں ہی بے مثال

۱۸۹۰ مرثیۂ فاخر لکھنوی ، ۳۸

اچھا میں تم کو تمھاری ماں سے ملتی جلتی ایک شکل دکھاؤں ، وہ تمھاری بہن صفیہ ہے جس نے اپنی ماں کی کوئی آن نہیں چھوڑی .

۱۹۲۰ لخت جگر ، ۱ : ۴۲

۳. بناوٹ ، تصنع .

فراقی کشتہ ہوں اس آن کا جس دم کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑھاتا آستیں آوے

۱۸۰۷ ؟ فراقی (مخزن نکات ، ۱۸)

ایک فقط ہے سادگی تس پہ بلائے جاں ہے تو
عشق کرشمہ کچھ نہیں آن نہیں ادا نہیں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۳۲

۵. (i) بانکپن ، تمکنت ، وقار .

اس وقت بھی ان میں ایک آن پائی جاتی تھی .

۱۹۳۵ چند ہمعصر ، ۱۸۵

(ii) سج دھج .

صورت وہی حشم بھی وہی شان بھی وہی
جامہ وہی قبا بھی وہی آن بھی وہی

۱۹۲۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۵۷

۶. قسم ، عہد .

مجھے آن بھگوان بھگونت کی   مجھے آن پنونت بلونت کی

۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۸۶

کیا تمھیں برات میں جانے کی آن ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۰

۷. رواج ، رسم ، ریت .

ہمارے ہاں تو بڑوں سے آن چلی آتی ہے کہ سیدوں کے سوا کسی کو بیٹی نہ دیں نہ کسی کی بیٹی لیں .

۱۸۹۵ حیات صالحہ ، ۶۱

۸. وعدہ .

قول و عمل ہوں ایک یہ مردوں کی شان ہے
حق پر نثار ہونگے ہماری یہ آن ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۱

۹. روک ٹوک ، ممانعت .

ان کے یہاں سبز چوڑیوں کی آن ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۸

۱۰. مرتبہ ، شان و شوکت .

صدقے تری وفا کے شہ کے نشان والے
حمزہ کی شان والے جعفر کی آن والے

۱۸۸۹ سلام برجیس ، ۱۳۰

تمھاری عزتیں تھیں اوج تھا رتبہ تھا شانیں تھیں
تمھاری بات تھی احکام تھے کہنا تھا آنیں تھیں

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۶

۱۱. ارادہ ، مرضی ، خواہش .

ہم گئے دنیا سے وہ آتے رہے   اس میں کیا ہے اپنی اپنی آن ہے

۱۹۲۶ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۲۷

۱۲. خودداری .

مفلس کی کچھ نظر نہیں رہتی ہے آن پر
دیتا ہے اپنی جان وہ ایک ایک نان پر

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۶۵۷

دیکھی نہ تری جس وقت طلب رستے ہی سے پلٹی خاک مری
دنیا نے مٹا ڈالا لیکن عاشق کی وہی ہے آن ہنوز

۱۹۲۶ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۶۳

۱۳. پاس وضع ، وضعداری .

جس نے صورت تک عدالت کی کبھی دیکھی نہ تھی
ہاتھ سے جس نے بڑوں کی آن اب تک دی نہ تھی

۱۸۹۲ دیوان حالی ، ۱۸۰

۱۴. شرم ، حیا (پلیٹس) .

۱۵. ضد ، ہٹ (نوراللغات ، ۱ : ۱۴۱) .

[ف : آن ؛ س : آین आयन]

— بان

امث .

۱. شان و شوکت ، سج دھج .

کھڑے شاخ شبو کے ہرجا نشاں   مدن بان کی اور ہی آن بان

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۳۹

جیسی اس کے بنانے والے کی امارت میں آن بان جدی ہے ویسی ہی اس مکان کی عمارت کی شان جدی ہے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۲۳

دنیا کی پڑ رہی ہیں نگاہیں ریاض پر   کس وضع کا جوان ہے کیا آن بان ہے

۱۹۳۶ ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۱۱۵

۲. عزت آبرو ، خودداری ، پاس ناموس .

جان سے گزر جاتے ہیں پر آن بان سے ہاتھ نہیں اٹھاتے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۵۶

اس میں ایک آن بان اور خودداری ہوتی ہے .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۱۰۵

۳. تمکنت ، اکڑ ، دماغ داری .

اس کی زلفوں نے بل نکال دیے   اب ہماری وہ آن بان نہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۳۹

پھر چاہے تو نہ آنا او آن بان والے
جھوٹا ہی وعدہ کرلے سچی زبان والے

۱۹۵۱ آرزو ، ساز حیات ، ۲۰

۴. بانکپن ، وضعداری .

آن بان اپنی سے ہے دور کہ بھولوں اس کو
ہے جو ہر آن نگہبانی سے میری غافل

۱۸۵۸ کلیات تراب ، ۱۲۲

گو وہ زمانہ عسرت کا تھا مگر آن بان پابندی وضع . . . ان کا حصہ تھی .

۱۹۳۶ ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۲۹

۵. ہٹ ، اڑ ، ضد .

اے آہ اب تو اپنی کہیں آن بان چھوڑ
جاویں کدھر ملائکہ ہفت آسمان چھوڑ

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۶۲

[آن + بان (رک)]

— بان سے رہنا

ف مر .

ٹھاٹ باٹ اور شان و شوکت سے زندگی بسر کرنا (محاورات نسواں ، ۳۰) .

اب بھی وہ بڑی آن بان سے رہتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۲۲۰

— بان کرنا

محاورہ .

شان و شوکت دکھانا ، دماغ داری یا تمکنت کا اظہار کرنا .

جھپکی نہ آنکھ عشق میں وامق سے جس طرح
مجنوں سے بھی جنوں میں وہی آن بان کی
۱۸۷۸ سخن بے مثال ، ۱۲۲

اس خوبرو کو بزم حسیناں میں دیکھیے
کرتا ہے آن بان بڑی آن تان سے
۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۲۲

ـــ بیچنا
محاورہ .
اپنی شان و شوکت وضعداری خودداری یا ناموس کو کسی ادنیٰ فائدے کے لیے گنوانا .
آسائش جسم کے لیے جان نہ بیچ　　اور جان بچانے کے لیے آن نہ بیچ
۱۹۵۵ رباعیات امجد ، ۲ : ۵۶

ـــ پر آنا
محاورہ .
ضد پر اڑ جانا ، اپنی طاقت اقتدار یا شان و شوکت دکھانا .
تیغ گر اس کی آن پر آئے　　دیکھیں کس کس کی جان پر آئے
۱۷۹۸ بیان ، د ، ۳۹

ـــ پر بننا
محاورہ .
عزت پر حرف آنا ، وقار کو ٹھیس لگنا .
ایک دوسرے کا کیا منہ تکتے ہو آن پر بن آئی ہے کوئی اُپاو بتاؤ .
۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۹۲

ـــ پر جانا
محاورہ .
رک : آن پر آنا .
کہاں دونوں میں اپنے بس کی تھی بات آرزو کوئی
نہ کہنا مانتے ان کا کہ اپنی آن پر جاتے
۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۰۱

ـــ پر جان دینا
محاورہ .
۱. عزت آبرو یا ساکھ بچانے کے لیے موت قبول کرنا .
سادات چھ پور کی لڑکیاں کچھ شک نہیں آن پر جان دینے والی نکلیں .
۱۹۲۹ طوفان اشک ، ۱۷
۲. طور طریقے یا وضع وغیرہ کو تہ دل سے پسند کرنا ، جیسے : ہم ان کی ایک ایک آن پر جان دیتے ہیں مگر وہ ہماری پروا تک نہیں کرتے .

ـــ پر مرنا
محاورہ .
رک : آن پر جان دینا .
سادہ لوح مسلمان جو یورپ کی ہر آن پر مرتے ہیں کہیں دھوکے میں نہ آجائیں .
۱۹۱۸ مسئلۂ شرقیہ (ترجمہ) ، ۱۷۰

ـــ پر ہونا
محاورہ .
بات پر اڑ جانا ، کسی بات کو اپنے وقار کا مسئلہ بنا لینا .
بگڑی ہے ایسی باہم ہے ترک آمد و شد
وہ اپنی آن پر ہیں ہم اپنی آن پر ہیں
۱۹۱۱ تسلیم ، د (دفتر خیال) ، ۱۷۰

ـــ تان
امث .
۱. ٹھاٹ باٹ ، شان و شوکت ، سج دھج ، وضعداری ، خود داری ، رکھ رکھاو .
جو اپنی آن تان تھی اسے لیے دنیا سے چلے گئے .
۱۸۸۰ آب حیات ، ۲۱۶
۲. ناز و ادا ، بانکپن ، خود داری ، دماغ داری .
وہ بڑی آن تان والی عورت ہے .
۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۱
اس کی بانکی ادا نے جب مارا　　دم مرا آن تان سے نکلا
۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۵
[آن + تان (رک)]

ـــ توڑنا
محاورہ .
۱. قسم یا عہد سے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۱) .
۲. قدیم رسم یا معمول کے خلاف کرنا ، ہٹ یا ضد کو چھوڑ دینا ، وضعداری سے انحراف کرنا .
کس طرح اب غیر سے ملنے کی توڑیں آن ہم
اس سرائے دہر میں ہیں اور کوئی آن ہم
۱۹۱۷ پیارے صاحب رشید ، گلستان رشید ، ۴۹

ـــ ٹوٹنا
محاورہ .
آن توڑنا (رک) کا لازم .
اس دن سے وہ جو بندش کی آن تھی ٹوٹ گئی .
۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۸۸
فقط اتنی بات کہ ٹھکانے کی آن ٹوٹتی ہے اور تمام ریاست میں بدنامی ہے کہ ٹھکانے میں سے پناہ پذیر گرفتار ہو گئے تھے .
۱۹۱۱ ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۲۰

ـــ جانا
محاورہ .
شان و شوکت یا بات میں فرق آنا ، وضعداری یا آبرو ختم ہونا .
حسن ایسا ہے گو رہو نہ رہو　　کوئی جاتی ہے تیری آن کہیں
۱۷۹۲ اثر ، د ، ۱۸
جان جائے مگر آن نہ جائے .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۷۹
ماں باپ کی مجھ سے لاج گئی ، پردہ ٹوٹا وہ آن گئی .
۱۹۱۷ روداد قفس ، ۲۹

ـــ دکھانا
ف م .
نازوادا طاقت اقتدار یا شان و شوکت کا مظاہرہ کرنا .
کوئی پھرتی ہے دامن اپنا گردان　　اکڑ کر کوئی دکھلا جاتی ہے آن
۱۷۸۲ میر حسن ، گلزار ارم ، ۱۵۸
اس کو منظور ہے پھر آن دکھانی اپنی
دیکھیے حال مرا ہوتا ہے اک آن میں کیا
۱۸۲۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۳۷

ـــ رکھنا
محاورہ .
۱. وضعداری عزت یا ساکھ کی حفاظت کرنا .
نہ دیکھے عمر بھر منہ آرزو کا　　خدا مایوس دل کی آن رکھ لے
۱۹۲۶ شاد ، میخانۂ الہام ، ۳۸۰

۲. مراد پوری کرنا .
خدا تمہاری آن رکھے .
۱۹۲۳ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۲

— رہنا
محاورہ .
آن رکھنا (رک نمبر ۱) کا لازم .
یہ سچ ہے کہ کہنے میں آن نہیں رہتی ،
۱۸۰۳ نثر بے نظیر ، ۱۱۲

— سے ماروں تان سے ماروں پھر نہ مرے تو ران سے ماروں
کہاوت .
بازاری عورتیں کسی نہ کسی طرح مردوں کو گرویدہ کر کے لوٹ ہی لیتی ہیں ، کسی نہ کسی ڈھب سے اپنا کام نکالنے اور مطلب پورا کرنے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : نجم الامثال ، ۳۹) .

— کا
صف .
بڑے بانکپن اور وضعداری کا مالک ، بہت شان و شوکت رکھنے والا .
یہ پان والا بھی عجیب آن کا تھا .
۱۹۶۲ ماہ نامہ "ساقی" ، جولائی ، شاہد احمد ، ۴۹

— کہاں ہو گیا
(عو) تباہ و برباد ہو گیا ، ستیاناس ہو گیا ، بیشتر نحوست سے برباد ہونے کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۷۹) .

— ماننا
محاورہ .
(کسی کے کمال وغیرہ کا) اعتراف کرنا ، قائل ہونا ، لوہا ماننا ، استادی تسلیم کرنا .
دیکھ کر کرتی گلے میں سبز دھانی آپ کی
دھان کے بھی کھیت نے اب آن مانی آپ کی
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۵۵

— میں فرق آنا
محاورہ .
آن ٹوٹنا (رک) .
اروسی کو یہ پٹی پڑھائی کہ اگر ٹوٹ کر ملوگی تو لاکھ کی عزت خاک میں مل جائے گی یوں ملو کہ آن میں فرق نہ آئے .
۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۲۶

— نباہنا
محاورہ .
وضعداری خودداری وقار کو اپنے عمل سے برقرار رکھنا .
اس خیال سے اور بھی خوش ہوں کہ اس نے اپنی آن نباہ دی .
۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۹۲

— نکلنا
شان ظاہر ہونا ، انداز پایا جانا ، ناز و ادا ہونا .
خدا شاہد ہے بس اپنی تو اس پر جان نکلے ہے
کہ جس میں اس بت کافر کی سی کچھ آن نکلے ہے
۱۸۰۹ جرأت ، ک (ق) ، ۳۰۶

دلبر ہیں ادائیں بھی دلکش ہیں جفائیں بھی
اک آن ستمگر میں پر آن نکلتی ہے
۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۴۲) .

— آن (۲) ف ل .
۱. (قدیم) رک : آنا .
دلربا شہر دیدار کا نگہبان ، اغیار کون واں ہیں دیتا آن .
۱۶۳۵ سب رس ، ۶۷
۲. رک : آ ، جس کی جگہ یہ فعل معطوفہ (آن کر) اور افعال مرکبہ (آن پہنچنا ، آن گرنا) میں مستعمل ہے ، جیسے حسب ذیل افعال میں :

— اترنا
ف م .
آ کے اترنا ، یکا یک پہنچ جانا (سواری میں بیٹھ کر) .
وہ ایک روز پانچ روپے کی مٹھائی ساتھ لے ، صبح کی نماز سے فراغت پا ، منجیدہ کے ہاں آن اتری .
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۲۳۲

— اڑنا
ف م .
آ کر کسی بات پر مصر ہونا ، کسی جگہ قدم گاڑ دینا ، نہ ٹلنا ، ضد ہونا .
دانتوں کا گرچہ منہ میں ہمارے نہیں نشان
ہو ہے یہ آن اڑتے ہیں تو بھی پر ایک آن
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۴

— آن
ف م .
آ آ کے .
پوچھا کسی نے سوز کو مارا تو کس لیے
بولا وہ مجھے گھورے تھا پر آن آن آن
۱۷۹۴ سوز ، د ، ۱۷۶
کھڑے جو ہوتے ہو تم آن آن کوٹھے پر
کرو گے حسن کی تم کیا دکان کوٹھے پر
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۱ : ۲۸

— براجنا
ف م .
آ موجود ہونا (عموماً طنز یا ناگواری کے موقع پر) .
ایک ایک دو دو گھنٹے گا کر اور اپنا انعام لے لوا کر چلے جاتے اور چھٹی کے موقع پر پھر آن براجتے ہیں .
۱۹۰۵ رسوم دہلی ، ۱۶

— بندھنا
محاورہ .
آ بندھنا ، آ کے جم جانا ، آنا اور نہ ٹلنا .
اب تصور ترا آنکھوں کے حضور آن بندھا
سچ ہے جاتا نہیں انسان کو جو دھیان بندھا
۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۵۰

— بننا
محاورہ .
۱. واقع ہونا ، پیش آنا ، آ پڑنا .
بیتاب نہ ہو درد سے شاہ قاسم علی آج
کوئی وقت خوشی کا بھی تجھے آن بنے گا
۱۸۲۷ دیوان قاسم ، ۵

۲. آفت پڑنا، مصیبت آنا۔

عشق کو نادان سمجھتا تھا سہل آن بنی جی پہ ہوا تب عیاں

۱۸۰۰ دیوان ریختہ، رنگین ۱۱

۳. مخالفت ہونا، ٹھن جانا۔

افسوس کہ ان بتوں کے ہاتھوں اب آن بنی اثر خدا سے

۱۷۹۴ اثر، د ۴۴

— بیٹھنا محاورہ۔

رک: آبیٹھنا۔

نہیں وہ صحبت مے خانہ بے مہری سے ساقی کے

کبھی کوئی آن بیٹھے ہے جو دل پاتا ہے شیشے کا

۱۷۸۰ سودا، ک ۱ : ۹

ہم فقیروں سے کج ادائی کیا آن بیٹھے جو تم نے پیار کیا

۱۸۱۰ میر، ک ۱۲۹

— پڑنا محاورہ۔

رک: آپڑنا۔

آتش عشق قہر آفت ہے ایک بجلی سی آن پڑتی ہے

۱۷۸۴ درد، د ۸۸

تمہیں تو کیا ہے، ولیکن مری خرابی ہو

کسی کا آن پڑے اب جو دھیان کوٹھے پر

۱۸۳۰ نظیر، ک ۱ : ۲۸

دن بھر محنت کرتا اور رات کو اپنے جھونپڑے میں آن پڑتا

۱۹۲۰ پریوں کی پنڈیا ۲

— پڑے کٹھ پنجرے میں کہ لبو رام کا نام کہاوت۔

اب تو پھنس ہی گئے، جیسی پڑے گی جھیلیں گے۔

بدھو کو یقین ہو گیا کہ اس جہاز پر جادو کیا گیا ہے کہا فوجدار صاحب اب اس سے نکلنا معلوم، آن پڑے کٹھ پنجرے میں کہ لبو رام کا نام۔

۱۸۹۲ خدائی فوجدار، ۲ : ۲۱۹

— پہنچنا ف م، محاورہ۔

آکر پہنچنا، نزدیک آنا، داخل ہونا، کنارے لگنا۔

ہمارے پاس جاناں آن پہنچا دل بے جان کوں اب جان پہنچا

۱۷۳۹ کلیات سراج ۱۶۶

وصل کے دن آن پہنچے گزرے ایام فراق

آمد آمد یار کی ہے دیدہ و دل شاد ہیں

۱۸۳۲ دیوان رند ۱ : ۹۵

اک خلش ہوتی ہے محسوس رگ جاں کے قریب

آن پہنچے ہیں مگر منزل جاناں کے قریب

۱۹۱۷ کلیات، حسرت موہانی ۲ : ۱۲۲

— پھنسنا ف م، محاورہ۔

آکے پھنس جانا، آتے ہی گرفتار یا مبتلا ہو جانا، پہنچتے ہی گھر جانا۔

آن پھنسا میں اوس کے جال کیو نکر چھوٹے یہ جنجال

۱۷۱۳ جعفر زٹلی، ک ۳۵

جیسے . . . ایک نہایت بے نظیر ہاتھی اس کی اوگی میں آن پھنسے۔

۱۸۹۹ حیات جاوید ۲۵۷

یہ گوٹ آن پھنسی ہے نہیں تو دھکے کیسے میں تو مردود کے بچے کو ٹھوکریں مارکر نکال باہر کرتا۔

۱۹۵۴ پیرنابالغ ۱۰۹

— ٹپکنا ف م، محاورہ۔

ٹپک کر گرنا؛ خلاف توقع کسی کا آجانا جو ناگوار ہو؛ (طنزیہ) آجانا۔

لالہ جی . . . گھبرائے کہ بیٹھے بٹھائے یہ مصیبت کہاں سے آن ٹپکی۔

۱۹۶۷ ماہنامہ 'نقش'، کراچی، اپریل ۹۵

— ٹھہرنا ف م، محاورہ۔

آکر ٹھہرنا، قرار پانا، نتیجۃً نمودار ہونا۔

گر یہی انجام الفت آن ٹھہرا ہے تو خیر

آج ہی کشتہ ہیں یار کی تلوار کا

۱۸۷۷ انور دہلوی، د ۲۳

— جھانکنا محاورہ۔

آنا، ذرا بہت دیر کے لیے آجانا۔

ہو ڈھیر اکیلا جنگل میں تو خاک لحد کی پھانکے گا

اس جنگل میں پھر آن نظیر اک بھنگا آن نہ جھانکے گا

۱۸۳۰ نظیر، ک ۲ : ۲۰۱

— جھکنا ف م۔

آکر جھکنا، جھک پڑنا۔

سر کانپا چاندی بال ہوئے منہ پھیلا پلکیں آن جھکیں

قد ٹیڑھا کان ہوئے بہرے اور آنکھیں بھی چندھیائی گئیں

۱۸۳۰ نظیر، ک ۲ : ۱۹۷

— چڑھنا محاورہ۔

آکر سر پر سوار ہوجانا، پلہ بول دینا، حملہ آور ہونا۔

دل نے کب دیکھا مہ نو کو جو ابرو کا تو

لے کے شمشیر ہے سینہ پہ مرے آن چڑھا

۱۸۵۴ ذوق، د ۲۰

— چھیڑنا ف م۔

آکر چھیڑ دینا، کسی سے بیٹھے اٹھائے بلاوجہ چھیڑ چھاڑ کرنا۔

ابھی خوب محظوظ کرتا ہوں تم کو

عبث چپکے بیٹھے کو کیوں آن چھیڑا

۱۸۱۸ اظفری، د ۳۱

— دبانا ف م، محاورہ۔

آکر دبوچ لینا، قبضہ جمالینا۔

محمود نے موقع خالی پاکر شیراز کو آن دبا لیا تھا۔

۱۹۳۹ مطالعۂ حافظ ۱۵۸

— دیکھنا
ف م .
آ کے دیکھ لینا .
بہتر ہے کوئے یار سے رخصت ہو اب تو دل
باقی جو زندگی ہے سو پھر آن دیکھنا
۱۷۹۵ قائم ، د ، ۲۷
مختلف ہوتی ہے ہر شان سحر سے اپنی
آن دیکھو مری حالت کو نظر سے اپنی
۱۹۰۲ مرثیۂ بزم (در حال فاطمہ صغرا) ، ۲۰

— دَھمکنا
ف م ؛ محاورہ .
۱. یکایک آجانا (جو ناگوار ہو یا طنزیہ) .
جوان جاگ رہا تھا ایک کروٹ لے چادر پر آن دھمکا .
۱۹۲۵ حکایات لطیفہ ، ۱ : ۶۹
۲. (بیرونی شخص یا طاقت کا) قبضہ جمانا .
سولہ برس سے یہاں ملکی لڑائیاں ہو رہی تھیں اور آئے دن کے قحط اور چنگوں نے اسے برباد کر دیا تھا یہاں تک کہ قسطنطین آن دھمکے .
۱۹۲۸ حیرت ، مضامین ، ۸

— رہنا
ف م ؛ محاورہ .
آ کے قیام پذیر ہونا ؛ گر پڑنا .
چکر تو دے چکی ہے آہ رسا فلک کو
نالہ کیا جو کوئی تو آن ہی رہے گا
۱۹۱۸ سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۲۰

— کر
م ف ؛ = آن کے .
آکر ، آکے ، آنے کے بعد .
میں اٹھی اور اپنی چارپائی پر آن کے سو رہی .
۱۸۷۴ مجالس النسا ، ۱ : ۱۰۰
اس نے جب شیراز کو آن کر لیا ہے تو زین العابدین تو اپنے چچا شاہ منصور کے پاس بھاگ گیا تھا .
۱۹۳۹ مطالعۂ حافظ ، ۱۵۰

— کر پھرنا
محاورہ .
آنا ، کچھ دیر کے لیے آجانا ، پھیرا لگانا .
محبت جیتے جی کی ہے وگرنہ بعد مرنے کے
نہیں کوئی کسی کی قبر پر بھی آن کر پھرتا
۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵

— کُودنا
ف م ؛ محاورہ .
کود کر آجانا ، (طنزیہ) آجانا .
یہ سیر کے بھائی سوا سیر کہاں سے آن کودے .
۱۹۰۹ خوبصورت بلا ، ۴۲

— کے
م ف .
رک : آن کر .
کہیے تو کہ شب چاند نے آن کے
نکلا ہے منہ کھیت سے دہقان کے
۱۷۸۶ سحرالبیان ، ۸۷

— کھڑا ہونا
محاورہ .
آکر کھڑا ہونا ، (طنزیہ) آدھمکنا ، آجانا ، موجود ہو جانا .
شعلہ خو اپنے سے جوں شمع گرفتہ تو ہوں لیک
سر پہ جب آن کھڑا ہونگا پگھل جاؤں گا
۱۷۹۵ قائم ، د (انتخاب) ، ۳۲
اس طرح لکھوں کہ ان کی زندگی کی ... تصویریں سامنے آن کھڑی ہوں .
۱۸۸۰ آب حیات ، ۵

— لگنا
ف م ؛ محاورہ .
۱. آ کے لگ جانا ، جسم یا کسی چیز پر آ پڑنا .
کہا جو ہم نے کہ آن لگیے ہمارے سینے سے اس دم اے جان
تو سن کے اس نے حیا کی ایسی کہ آیا منہ پر وہیں پسینا
۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۵۲
نگہ کا وار تھا دل پر تڑپنے جان لگی
چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی
۱۹۳۳ مغل اور اردو ، نصیر حسین خاں خیال ، ۱۵۵
۲. (وقت کا) پاس آجانا ، نزدیک پہنچنا ، خاتمے کے قریب ہونا .
اب آن لگیا ہے کہ پانی کے کھڑ کاڑنگی سوں ہمیں تلپٹ ہوجائیں گے .
۱۷۶۵ انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۸)
مرا آخری وقت ہے آن لگا کوئی اور تمھاری ہے پیاری دلھن
۱۹۲۷ سریلے بول ، ۵۲

— لینا
ف م ؛ محاورہ .
پاس پہنچ جانا ، متصل ہونا ، آ کے پکڑ لینا ، دبالینا .
یہ . . . بھی دسترخوان پر تھے کہ اس نے آن لیا .
۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۵۰
انہیں کبھی کبھی ایک عجیب سا جہاز اپنے عقب سے ابھرتا نظر آتا ہے جو بڑی تیزی سے انہیں آن لیتا ہے .
۱۹۶۵ شاخ زریں ، ۱ : ۱۶۷

— مرنا
محاورہ .
(طنزیہ یا ناگواری کے ساتھ) آجانا .
دل میں کہتے ہیں کہ یہ کم بخت کرکری روٹی کے نوالے بنا بنا کر ہمیں کھلانے کو کہاں سے آن مرا .
۱۹۰۱ زلفی ، محمد عنایت اللہ ، دیباچہ ، ۱

— نکلنا
محاورہ .
آجانا ، تھوڑی دیر کے لیے چلا آنا ، اتفاقیہ پھرتے پھرتے آنا .
باو چل کر جس طرح منہ برس جاتا ہے کہیں
آبھرے آن نکلے اشکباری کرگئے
۱۷۸۶ میر حسین ، د ، ۱۱۲
کچھ فقیروں کو بھی کردیجے اشارہ دور سے
نام سن کر آن نکلے ہیں تمھارا دور سے
۱۸۲۶ معروف ، د ، ۱۶۷

ـــ پارا صف (قدیم) .

آنے والا .

محبت میں سب کوئی سارا نہیں یو کام عقل میں آں پارا نہیں

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۶۱

[آں + پارا (رک)]

آں (۴) ضمیر اشارۂ فارسی ، اردو میں مستعمل ؛ ~ آن .

۱. وہ ، اس ، عموماً ترکیب میں (اور عنہ) مستعمل ، جیسے : آں جناب ، آں حضرت (رک) .

۲. یہ (عموماً ''کہ'' سے پہلے جس کے بعد مشارالیہ لایا جاتا ہے) جیسے : (عام خط و کتابت میں) مکرر آنکہ جواب جلد دیں یا باعث‌تحریر آنکہ آج شام کو میرے ہاں ضیافت ولیمہ ہے .

۳. (تحریر و تقریر میں) آپ ، تم ، جناب ، جیسے : آں جناب ابھی یہ فرما چکے ہیں .

انتظام و کارکردگی آں مشفقہ نے ریاست کو بارگران قرض سے سبکدوش کیا .

۱۸۷۲ تاج الاقبال ، ۲ : ۸

آں فرزند کے مزاج کی خیریت درکار ہے .

۱۹۳۷ واقعات اظفری ، ۱۳۸

[ف]

ـــ جناب (ـــ فت ج) (اشارہ و مشارالیہ) امذ ؛ ~ آنجناب .

۱. (i) وہ حضرت ، وہ بزرگ (جس کی طرف اشارہ مقصود ہے) .

نہ پالسی وہ رہی اور نہ آں جناب رہے

نئے طریق فقط جان پر عذاب رہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۵۷

(ii) آں‌حضرت صلعم .

از ابتدائے خلقت افلاک تا دور آنجناب صلعم .

۱۸۳۵ تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ، ۱ : ۲۶

۲. تم ، آپ یا ان .

کہتا یہ قیس کا ہمیں صحرا میں دیکھ کر

تقلید آں جناب کیسے جارہا ہوں میں

۱۹۲۲ اعجاز نوح ، ۱۵۸

[آں + جناب (رک)]

ـــ جہانی (ـــ فت ج) (اشارہ و مشارالیہ) صف .

جو اس جہان کے علاوہ دوسرے جہان میں چلا گیا ہو ، مرحوم ، مرا ہوا شخص (بیشتر غیر مسلم کے ذکر میں مستعمل) .

کتابت میں دونوں ہم پیشہ دونوں نولکشور آنجہانی کی نظر میں وقیع .

۱۹۳۶ ریاض ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۲۹

[آں + جہان (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ حضرت (ـــ فت ح ، سک ض ، فت ر) امذ .

۱. حضرت محمد مصطفیٰ صلعم .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک سے وہ آیت محو نہیں ہوئی تھی .

۱۸۷۰ خطبات احمدیہ ، ۲۵۱

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے دریافت فرمایا .

۱۹۱۱ سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۶۲

۲. (طنزاً) رک : آنجناب نمبر ۱ ، جیسے : اگر ہم آنحضرت کے کہنے پر جاتے تو نہ جانے کس بلا میں پھنس گئے ہوتے .

[آں + حضرت (رک)]

ـــ دفتر را گاو خورد (وگاو را قصاب برد و قصاب در راہ مرد) فارسی کہاوت ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) اس دفتر کو گائے کھاگئی (اور گائے کو قسائی لے گیا اور قسائی راستے میں مرگیا) ، (مراداً) معاملہ غتر بود ہوگیا ، نام و نشان باقی نہ رہا .

قصد تھا جلال‌الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آں دفتر را گاو خورد و گاو را قصاب برد و قصاب در راہ مرد .

۱۸۶۹ غالب ، خطوط ، ۲۹۰

دلی کا سارا کاروبار ۷ء۴ کے کشت و خون کی بھینٹ چڑھ گیا آں دفتر را گاو خورد و گاو را قصاب برد .

۱۹۶۲ گنجینۂ گوہر ، ۲۷

ـــ را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک فارسی مقولہ ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) جس کا حساب پاک ہے اسے باز پرس سے کیا ڈر ، (مراداً) جو برا نہیں ہوتا وہ برائی کے الزام اور اس کی تحقیقات سے نہیں ڈرتا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۸۸) .

ـــ رو (ـــ و مع) ظرف .

اس طرف ، اس پار ، دوسری طرف (اس طرف کے بالمقابل) .

ایک مخبر نے آن کر اطلاع دی کہ روس کی فوج آں‌روے دریا پرے جمائے کھڑی ہے .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸۶

آں‌روے آب (= سمندر کے دوسری طرف) .

۱۹۳۳ جامع اللغات ، ۱ : ۵۷

[آں + رو (رک)]

ـــ سرور (ـــ فت س ، سک ر ، فت و) امذ ؛ ~ آنسرور .

۱. رک : آں حضرت نمبر ۱ .

نور چشم اپنے سے غرض سن کر یہ لطیفہ ہوئے خوش آں سرور

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۹

حیات آنسرور صلی اللہ علیہ و سلم اور صحابہ کے وقت میں اور بعد اون کے ایسا ہی تھا .

۱۸۴۳ مطلع العجائب ، ۸۳

۲. امام حسین علیہ السلام .

خبر ہے یوں وہ لعین بعد قتل آن سرور
بہ سوے شام چلے رکھ کے سر کو نیزے پر

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۳

شہید ہوگئے جب کربلا میں آن سرور
تو لوٹنے کو چلا شمر اہل بیت کا گھر

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

[آن + سرور (رک)]

ـــ قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند

فارسی مصرع ، اردو میں مستعمل .

(لفظاً) وہ پیالہ ٹوٹ چکا اور وہ ساقی نہیں رہا ، (مراداً) اگلی باتیں اگلے وقت کے ساتھ گئیں (گزشتہ خوشگوار صحبتوں اور باتوں کو حسرتناک لہجے میں یاد کرنے کے موقع پر مستعمل) .

سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند .

۱۸۹۰ حسن انجلینا ، شرر ، ۱۵۰

اب نہ پہلے سے امیر رہے نہ اگلی سی فراغتیں آن قدح بشکست و آن ساقی نماند .

۱۹۰۹ مجموعۂ نظم بے نظیر ، دیباچہ ، ۱۱

آن (۴)

(الف) امث .

وقت ، ساعت ، گھڑی ، دقیقہ .

او دوانت لگ راو ایس راو بل دوئیں آن میں سر دھرے پاو تل

۱۲۳۵ کدم راو پدم راو ، ۷۱

قدر آن وصال کیونکر ہو عمر ہجراں اگر طویل نہ ہو

۱۸۷۴ نشید خسروانی ، نواب ، ۱۷۰

ایٹمی گھڑی کی ٹک ٹک کے درمیان وقفے ہیں ، ان وقفوں کو ہم آن کہہ سکتے ہیں .

۱۹۷۴ تاریخ اور کائنات ، ۵۲۶

(ب) م ف .

تھوڑی دیر ، دم بھر ، لحظہ بھر (بیشتر ، ایک ، یا ، میں ، وغیرہ کے ساتھ) .

دیکھتا ہی نہیں اک آن وہ مجکو ہیہات
کیا کروں سوز کہ وہ شوخ ہے خودبیں میرا

۱۷۹۸ میرسوز ، د ، ۱۹

ایک آن اس زمانے میں یہ دل نہ وا ہوا
کیا جانیے کہ میر زمانے کو کیا ہوا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۱۷

لیکن یہ بے خبر ترا سودائے خام ہے آئی اجل تو آن میں قصہ تمام ہے

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۵۹

[ع : (اون)]

ـــ سیال

کس صف (ـــ فت س ، شدی) امث .

وقت جو کہ سیل کی طرح آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور دم بھر نہیں رکتا ، وقت ، زمانہ .

متکلمین کے نقطۂ خیال سے حقیقت زمان یا آن سیال پر مختصر اور مدلل بحث کون سی کتاب میں ملے گی .

۱۹۳۳ مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۶۲

[آن + سیال (رک)]

ـــ کا مہمان

(ـــ کس م ، سک ہ) صف .

جو موت کے قریب پہنچ چکا ہو ، جو دنیا میں گھڑی اور کا مہمان ہو ، جس کا دم نکلنے والا ہو (بیشتر ایک کے ساتھ) .

کیا دل جگر کی اس کی گلی میں کہیں خبر
اک مر گیا اک آن کا مہمان ہے دوسرا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۳۷

گھیرے ہوے ہے بیکس و مظلوم کو لشکر اک آن کا مہمان ہے فرزند پیمبر

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

ـــ کی آن

م ف .

دم بھر ، ذرا دیر اور .

اب اثر میں بہت نہیں باقی آن کی آن ٹک رہو بیٹھے

۱۷۸۴ اثر ، د ، ۴۷

ـــ کی آن کو

م ف .

دم بھر کے لیے ، ذراسی دیر کے لیے .

اے شب ہجر وہ جب جائے عدو کے گھر میں
آن کی آن کو تو روز جزا ہو جانا

۱۸۷۴ نشید خسروانی ، نواب ، ۱۱

ـــ کی آن میں

م ف .

دم بھر ، دم بھر میں ، ذراسی دیر میں ، چشم زدن میں .

یہ کہتی ہوئی آن کی آن میں چھپی جاکے اپنے وہ دالان میں

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۷۰

رخصت ہوئی اور بکاؤلی کے پاس آن کی آن میں پہنچی .

۱۸۰۲ مذہب عشق ، ۷۶

آن کی آن میں بے کس و بے خانماں ہوگیا .

۱۹۲۴ چہ کی سرکار ، ۱۶

ـــ میں کچھ (ہے) آن میں کچھ (ہے)

فقرہ .

نہایت متلون مزاج ہے ، قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں .

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۷۵

ـــ واحد میں

م ف .

۱. ایک ہی ساعت میں ، ایک ساتھ ، بیک وقت .

جسمیت کا خاصہ ہے کہ دو جسم آن واحد میں ایک مکان میں نہیں سماتے .

۲. ترت ، لمحے بھر میں .

اب اپنے دن پھریں گے کہ آن واحد میں مہر و قمر کو بہم دیکھیں گے .

۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب ، ۲۳۵

طول کھینچا الغرض کج بحثیوں نے اس قدر
آن واحد میں عجب ہنگامہ برپا ہوگیا

۱۹۱۸ سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۱۰۲

آن (۵)

صف .

جو اپنے سے تعلق نہ رکھتا ہو ، جو اپنا نہ ہو ، غیر ، جیسے : گور کا جوگی جو گنا آن گانو کا سدھ (مشہور کہاوت) (رک) .

[स : आन]

آن (٦)

صف .

(کل یا اس کا پرزہ) چالو ، روبہ عمل ، کھلا ہوا ، بند کی ضد .

میں نے اپنی ۴۰۰/۲۵۰ ڈبل بیرل رائفل کی سیفٹی آن کر کے نشانہ لیا .

۱۹۷٦ ' اخبار جہاں ' کراچی ، ١٦ جون ، ۴۲

اف : کرنا ، ہونا .

[انگ : On]

آنا (١)

(الف) ف ل (جس کا تعدیہ نہیں ہوتا) .

اصلاً :

١. ایک جگہ سے حرکت کر کے دوسری جگہ موجود یا منتقل ہونا ، جانا کی ضد .

او کسوت کیسری کرتی چمن میانے چل ہے آ
رہے کھلنے کوں نیوں دستی او چنپے کی کلی ہے آ

۱۵۱۸ مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ١٧)

وہ دیکھنے ہمیں ٹک بیماری میں نہ آیا
سو بار آنکھیں کھولیں بالیں سے سر اٹھایا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۲٦

ملا تھا یا نہیں اس دلستاں سے ترا آنا ہوا قاصد کہاں سے

۱۹۰۵ داغ ، یادگار داغ ، ١٢٦

٢. پہنچنا ، موصول ہونا ، رسائی ہونا .

آیا ہے وقت سر تھے مبعوث مصطفیٰ کا
پایا ہے نور ادک بھی عالم سکل خدا کا

۱٦۱۱ قل قطب شاہ ، ک ، ١ : ۴۵

تم نے خربوزے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا مگر اب تک آئے ہی ہیں ؛

۱۸۸۹ سیر کہسار ، ١ : ۳۱۰

بڑھتے بڑھتے جی کی بے آسی کہاں تک آ گئی
اس اندھیری رات کی آنکھوں میں کالک آ گئی

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، آرزو ، ۹۲

٣.(i) نازل ہونا ، (آسمان وغیرہ سے) نیچے اترنا .

جیتا ہوں تیری آس تھے آیا ہے رحم آ کاس تھے
جے کچ منگوں تجہ پاس تھے سو ہے سومنج کوں توں دیا

۱٦۱۱ قل قطب شاہ ، ک ، ١ : ۳

تیری رحمت کہ چڑھانے کو مری تربت پر
پھول دامن میں بھرے خلد سے رضواں آیا

۱۸٦٦ وزیر لکھنوی ، د ، ۲۷

تین دن تک جو یہ ایثار و کرم فرمایا
سعی مشکور ہوئی مدح میں سورہ آیا

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۴ : ۹

(ii) اوپر سے نیچے کی طرف گرنا .

کوئی کہتا ہے آئی وہ دیوار کہہ رہا ہے کوئی مکان گرا

۱۸۵۳ دیوان برق ، ٥٦

۴. (کسی جسم میں) ٹھیک بیٹھنا ، فٹ ہونا ، جیسے : یہ ٹوپی میرے سر پر نہیں آئی .

مژدۂ آمد دلدار سے کیا پھولا ہوں پیرہن ٹھیک ہے تن پر نہ قبا آئی ہے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ١ : ١۴١

٥. عدم سے وجود میں لایا جانا ، پیدا ہونا ، تولد ہونا .

سودا جہاں میں آ کے کوئی کچھ نہ لے گیا
جاتا ہوں ایک میں دل پرآرزو لیے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ١ : ۲۲١

نوشتہ میرا بے معنی تو دل بے مدعا میرا
مگر اس عالم اسباب میں میں بے سبب آیا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۳

امام سوم آئے خامس آل عبا آئے
وہ آئے جن کی تعریفوں میں سورے بار ہا آئے

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ٧ : ١٢١

٦. (کسی حد مقرر تک) چلنا .

چلے آؤ ظفر کے ساتھ ہنستے بولتے پیارے
برابر آتے آتے پیچھے رہ جانے کا کیا باعث

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۲۸

٧. (قدیم) لانا .

آئے مج کوں وہ عاروس

۱۵۰۳ نوسر ہار (دکنی اردو کی لغت ، ۸)

(مجازاً) :

وہ معانی جو اسالیب بیان میں روابط صفت متعلق فعل یا فعل معاون کے آنے سے یا محض سیاق و سباق سے پیدا ہوتے ہیں ، مثلاً :

١. دکھائی دینا ، نظر آنا (عموماً خواب کے ساتھ) .

صبحدم بستر راحت سے وہ جیتا نہ اٹھا
خواب میں جس کی ترا خنجر خونریز آیا

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۲٦

صبح سے تم کو آ رہی ہے ہنسی خواب میں کس کی چشم تر آئی

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ١ : ١۸۰)

٢. برآمد ہونا ، نکلنا (عموماً صفت کے ساتھ یا سیاق و سباق سے ، جیسے : دیکھیے وہ کب گھر سے باہر آئیں اور ہمیں کب تک انتظار کرنا پڑے .

نفس کے ساتھ جو دود جگر لپٹا ہوا آیا
کباب سوختہ کا سا مرے منہ میں مزا آیا

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ٢ : ۲۵

٣. واپس آنا (سیاق و سباق سے) ، جیسے : دریا بہ جا کر پیاسا آنا تعجب خیز امر ہے .

دشنام پاسباں کی دو چار کھا کے آئے
آخر ہم اس گلی سے خفت اٹھا کے آئے

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۲۴۴

میں ان کی بزم سے کچھ نامراد بھی نہ پھرا
بقدر شوق اگر بامراد آ نہ سکا

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۲۳

۴. فروکش ہونا ، وارد ہونا ، جیسے : اب اس ہوٹل میں مسافر بہت کم آتے ہیں .

غنیمت جان اے دل نقش عشق یار جانی کو
شرف ہے اس مکاں کا جس میں مہمان حسیں آیا

۱۸۴٦ آتش ، ک ، ۴۰

میں جب کبھی اجمیر شریف آتا ہوں . . . تو میرا خیال اس زمانے کی طرف جاتا ہے .

۱۹۲۸ خطوط محمد علی ، ١٧٢

٥. نمودار ہونا ، طلوع ہونا ، جیسے : تارے رخصت ہوئے سورج آیا .

ہنگامۂ پرہیز و ورع اب بسر آیا اے بادہ کشو مژدہ کہ پھر ابر تر آیا

۱۷۹۴ سوز ، د (ق) ، ١٧

کہا جو ہم نے کہ آن لگیے ہمارے سینے سے اس دم اے جان
تو سن کے اس نے حیا کی ایسی کہ آیا منہ پر وہیں پسینا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۵۴

افسوس و ندامت کے ساتھ بیمار کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۲١٦

۶. پھلنا ، پھولنا ، لگنا (عموماً ثمر وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : اس چنبیلی میں اب کے موسم کے پھول آئے ہیں ۔

بے اشک لخت دل کے ثمر کا نہ ہو نمود
آئے ثمر نہ شاخ میں جب تک نہ آئے گل

۱۸۳۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۵

بیلا چمیلی تو کم آنے لگے ہیں لیکن پھر بھی کہیں کہیں ادھ کچری کلیاں موجود ہیں ۔

۱۹۲۰ آغا شاعر ، ارمان ، ۲

۷. کسی طرف جھکاؤ ہونا ، راغب یا مائل ہونا ، جیسے : ہم پڑھنے پر آئیں تو ایک دن میں چار کتابیں پڑھ ڈالیں ۔

جو کام بادشاہوں کو بھاتا ہے ، عالم سب اسیچ کام پر آتا ہے ۔

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۳۲

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد پر طبیعت ادھر نہیں آتی

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۳۷

پیاسی جو تین دن سے ہے آل شہ نجف
آتا نہیں ہے دل ہی مرا آب کی طرف

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۹

۸. گزر جانا ، منقضی ہونا ، جیسے : آدھی عمر آئی مگر ہمیں ایسے واقعات سے کبھی سابقہ نہیں پڑا ۔

کھول کر زلف کو کہتے ہیں وہ مجھ سے شب وصل
رات آئی ہے بہت آپ اب آرام کریں

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۲۶۷

جب رات زیادہ آگئی تو لوگوں میں سخت اضطراب ہونے لگا ۔

۱۹۱۸ روح الاجتماع ، ۲۲۴

۹. (پاس سے) گزرنا ، (قریب سے) نکلنا (عموماً کسی طرف سے ہو کے) جیسے : جب وہ صدر کی طرف آئیں گے تو میں انھیں ضرور اپنا دفتر دکھاؤں گا ۔

ہم سے دیوانے بھی ہو ویں گے پری کے سائل
اس طرف سے جو سواری سلیمان آئی

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۰۰

۱۰. ذہن جانا ، ارادہ ہونا ، خیال گزرنا (دل وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : جی میں آتا ہے کہ اب حصول کامیابی تک دن رات محنت کروں ۔

پاس بٹھلاتے ہو مجھ کو مرا رتبہ کیا ہے
آج مرضی مبارک میں یہ آیا کیا ہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۲

۱۱. ڈالا جانا ، پڑنا (عموماً روح یا جان وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : بارش ہوتے ہی مرجھائی ہوئی کھیتی میں جان آگئی ۔

پری شیشے میں اتری کہیے یا قالب میں روح آئی
عجب انداز سے آغوش میں وہ نازنیں آیا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۹

۱۲. چڑھنا ، چڑھ کر بیٹھنا (عموماً بلندی یا سواری وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : تم بھی اس گھوڑے پر آجاؤ ۔

نہ آیا یار کوٹھے پر خدا نے آبرو رکھ لی
کہ ماہ چار دہ پر تھے اڑتے چکوروں میں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۵۵

۱۳. محسوس ہونا ، ادراک میں آنا ، جیسے : وہ اگرچہ اجنبی تھا مگر اس کی باتوں سے کچھ بوئے انس آتی تھی ۔

اللہ رے ترا حسن کہ جس کو نظر آوے
پھر دیکھیے پری کو بھی جو صورت تو ڈر آوے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۶۷

۱۴. کان تک پہنچنا ، سنائی دینا ، جیسے : کچھ ایسی آواز آتی جیسے کوئی مجھے پکارتا ہے ۔

تیری پازیب کی جھنکار سمجھ کر جیتے
نزع میں آتی نہ گھنگرو کی بھی آواز ہمیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴۲

باری کی ندا پردے سے آتی کئی باری
میرے لیے محبوب کی ہر چیز ہے پیاری

۱۹۳۲ مراثی نسیم ، ۲ : ۲۷۲

۱۵. الکل سے اندازہ ہونا ، آنکنا ، جچنا ۔

میری نگہ میں تو یہ مال اتنے ہی کا آتا ہے

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۸۱

۱۶. برسنا ، ٹپکنا ، جیسے : پانی آیا کہ اللہ کی رحمت آئی ۔

کس کے دانتوں کی چمک کا دھیان ہے جو رات دن
متصل آتے ہیں آنسو سبحۂ بلور سے

۱۸۱۶ کلیات ناسخ ، ۱ : ۱۰۰

۱۷. گرفتار ہونا ، پھنسنا ، مبتلا ہونا ، جیسے : وہ میرے قبضے میں ایسے آگئے جیسے جال میں شکار آگیا ۔

ایسے چلتاں میں کوئی اگر آوے
گر فرشتہ اچھے دغا کھاوے

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۵۶

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۰

ہمارے قریب ہی ایک کشتی ڈوبی اور دو حقیقی برادر ایک بھنور میں آگئے ۔

۱۹۳۰ اردو گلستان ، ۶۶

۱۸. (جسم پر) لگنا ، پڑنا (چوٹ وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : ایسی ضرب آئی کہ ٹانگ بیکار ہو کر رہ گئی ۔

نگہ یار نے اس شوق سے لگائی چوٹ
کہ جس طرح سے دل آتا ہے دل پر آئی چوٹ

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۶۷

۱۹. تلنا ، اڑنا ، جمنا ، ہٹ کرنا (کسی بات وغیرہ پر) ، جیسے : جب وہ آن پر آتا ہے تو پھر کسی کی نہیں سنتا ۔

لڑ نیچہ پر آیا تو کیا پیچھے جاتا ہے ۔

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۶۳

آپ مرتے تو ہیں پر جیتے ہی بن آئے گی
شیفتہ ضد پہ جو اپنی وہ ستمگر آیا

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ ، ۱۱

۲۰. منقوش ہونا ، چھپنا ، (عکس) اترنا ، جیسے : چھپائی میں بلوٹ پر پورے حرف نہیں آئے ۔

اس کی تصویر شب و روز رہی سینے میں
عکس زائل نہ ہوا آکے اس آئینے میں

۱۸۲۰ شہیدی (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۱)

۲۱. چڑھنا ، پھیلنا (دریا ، پانی وغیرہ کے ساتھ) ، جیسے : ندی کا پانی قلعے کی دیوار کے پشتے تک آگیا ۔

غضب کی بارش ہوئی ، رات ہی بھر میں دریا کہاں سے کہاں آگیا ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۸۲

۲۲. حاصل ہونا ، ملنا ، جیسے : تم آئے مراد آئی ۔

کتا مال ہور ملک دکھلا دے گا ملک مال نے کیا منجے آئے گا

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۱۰۱

کیا ایسے زہد سوں ذاہد کو آنا مزدوری میں زہد کی بہشت پانا

۱۸۳۷ طالب و موہنی ، والہ ، ۳۱

رمیش ڈاکٹر پرتاب کا اکلوتا بیٹا ہے باپ کا سارا پیسہ ٹکا اسی کو آئے گا .

۱۹۵۹ وہی ، ۲۷

۲۳. فرض ہونا ، ذمے ہونا (سیاق و سباق سے بیشتر حالیۂ ناتمام یا مضارع کی شکل میں) .

جن کا مجھ پر آنا تھا انہوں نے مجھے گھیرا .

۱۸۹۲ فسانۂ معقول ، ۲۲۶

۲۴. محسوب ہونا ، شمار ہونا ، جیسے : جو کافروں کے سے کام کرتا ہے وہ انہی میں آجا تا ہے .

کیا ہم بھی انہیں لوگوں میں آگئے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸

۲۵. چھا جانا ، محیط ہونا ، گھیرنا ، جیسے : ایسی غم انگیز خبر سنی کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا .

میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹائیں آئیں
تم پہ رحمت ہوئیں توبہ پہ بلائیں آئیں

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۳۶

۲۶. ہونا (صفت کے ساتھ بطور فعل ناقص)، جیسے : اس کشتی میں آخر کار وہی غالب آئے .

گالیاں دینے کو اچھے ہو بچارے سوز کو
یہ نہ آیا ایک بوسہ دیجیے ورن یہی سہی

۱۷۹۲ سوز ، د (ق) ، ۲۷۴

نام دل کا قلب ہے اور کہتے ہیں پھرنے کو قلب
دل کا کیا پھرنا جب آئی بدگمانی پھرگیا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۱

۲۷. پڑنا (فعل معاون یا اسم وغیرہ کے ساتھ ، بطور فعل ناقص) ، جیسے : ناچاری اور مجبوری میں کچھ بن نہیں آتا .

ذرا بھی بل جو ابروے بت بے پیر میں آئے
کمر ٹوٹے کماں کی بل ابھی شمشیر میں آئے

۱۸۵۴ دیوان امیر ، ریاض مصنف ، ۲۱۰

۲۸. ابتدا ہونا ، شروع ہونا ، جیسے : گرمی گئی ، جاڑا آیا .

خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری
نہیں مہتاب یہ ہے روشنی صبح رحیل

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۳۹

۲۹. (کسی کیفیت کا) جوش زن ہونا ، ابھرنا ، جیسے : پیار آنا ، رشک آنا ، غیرت آنا ، غصہ آنا ، شرم آنا ، مروت آنا .

۳۰. کوئی کام کرنے کا حکم یا اجازت نکلنا (استخارے کے ساتھ مستعمل) .

ہر چند کہ آنے کی کوئی راہ نہ تھی قرآن کھولا تو استخارہ آیا

۱۹۱۲ شمیم ، رباعیات ، ۱۷

۳۱. فریفتہ ہونا ، جیسے : دل آنا .

آیا جیا بھوئیں پر بہار دھندے کا بھتر گرفتار

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)

پڑتی ہے آکے جان پہ آخر بلائے دل یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئے دل

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۶۰

۳۲. بکنا ، فروخت ہونا ، (سیاق و سباق سے) .

آم تو بازار میں آنے لگے ، اب بازار میں خربزے نہیں آئے .

۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۱۸۳

۳۳. برپا ہونا ، قائم ہونا ، جیسے : فوج کے بڑھتے ہی قیامت آگئی .

حشر کا آنا گوارا ہے ہمیں پر قیامت ہے کسی پر آئے دل

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۵۴

۳۴. دب جانا ، پس جانا .

جال میں زر کے اگر موتی کا دانا ہوگا
وہ نہ اس دام میں آوے گا جو دانا ہوگا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۳۳

آپ کی دونوں ٹانگیں ٹرام میں آنے سے بیکار ہوگئیں .

۱۹۲۱ گاڑھے خاں ، ۲۱

۳۵. شامل ہونا ، شریک ہونا (سیاق و سباق سے) .

جو کوئی عشق میں آیا ہے اپنا گڑ چھپا کھایا ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۱۸

باغ کی زمین ریل میں آگئی ، سیکڑوں مکان قلعے کے میدان میں آگئے .

۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۱۸۳

۳۶. سر پر سوار ہونا ، مسلّط ہونا (جن وغیرہ کے لیے)، جیسے : اس پر شیخ سدو کی روح آگئی ہے .

۳۷. خریدا جانا ، مول لیا جانا ، جیسے : آٹا آگیا اب ترکاری کی ضرورت باقی ہے .

۳۸. نمایاں ہونا ، اتر کر پھیلنا (دھوپ وغیرہ کے ساتھ) جیسے : سردی بہت ہے صحن میں جہاں دھوپ آگئی ہو وہاں پلنگ بچھا دو .

اس دالان میں دھوپ دیر میں آتی ہے .

۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۱۸۳

۳۹. پکنا ، گلنا (چاول وغیرہ کے لیے) ، جیسے : پلاو کو ہلکی آنچ پر پکنے دو ابھی اچھی طرح نہیں آیا .

مسور کی دال ذرا سی آنچ میں آتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸

۴۰. فعل امر میں :

(i) ترک کرو ، جانے دو ، جیسے : آؤ ان کے منھ نہ لگو .

دنیا کی نہ کر تو خواستگاری اس سے کبھی بہرہ ور نہ ہوگا
آ خانہ خرابی اپنی مت کر قحبہ ہے یہ اس سے گھر نہ ہوگا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵

(ii) مقابلہ کرلو ، جیسے : کچھ دعویٰ ہے تو آؤ .

(iii) تیار ہو جاؤ ، چلو .

بھئی آؤ ساجھے میں ایک گائے خرید لیں .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۱۴۷

۴۱. بڑھنا ، لگنا (خصوصاً پستانوں کے لیے) .

ابھی انگیا سے عبث کستے ہو کچھ تو اے سرو رواں آنے دو

۱۸۴۳ کلیات قدر ، ۲۵۹

۴۲. پھولنا (سانس وغیرہ کے لیے) ، جیسے : لڑتے لڑتے پہلوان کا دم آگیا .

۴۳. انزال ہونا (بازاری زبان میں مستعمل) .

۴۴. نکلنا ، ظاہر ہونا ، ثابت ہونا .

اے زاہد بھاگ اس زلف سیہ سیں یہ کافر دشمن اسلام آیا

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۱۵۵

۴۵. حملہ آور ہونا (عموماً پر کے ساتھ).

جب وہ رستم پر آتا گھوڑا سامنے ہو جاتا .

۱۸۴۶ سرور سلطانی ، ترجمۂ شمشیر خانی ، ۴۳

۴۶. سمانا ، بھرنا ، جیسے : برتن میں جتنی سمائی ہوگی اتنا ہی آئے گا .

بحر کوزے میں کب اے ہمدم سمٹ کر آ گیا
ظرف دل میں پر محیط غم سمٹ کر آ گیا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲

۴۷. کسی کام کا سلیقہ ہونا ، آداب وغیرہ سے واقفیت ہونا .

شراب اسے بہوت بھاتا ہے ، شراب پینا اسے آتا ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۶

بس تونے تو ظلم و ستم و جور ہی سیکھا
الفت تجھسے آتی تھی نہ بیدادگر آہ

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۵۰

دیتا جو تسلی وہ ہمیں اور تڑپتے
اس شوخ کو بیتاب بھی کرنا نہیں آتا

۱۹۰۳ نظم نگاریں ، جلال ، ۱۹

۴۸. علم یا ہنر حاصل ہونا (سیاق و سباق سے) .

مولوی صاحب بھی چاہتے تھے کہ انھیں کچھ آ جائے .

۱۸۶۷ اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۸

۴۹. استعمال ہونا ، مستعمل ہونا .

یہ حرف خاص فارسی کے ہیں . یہ حرف ترکی میں نہیں آتے .

۱۸۸۹ جامع القواعد ، آزاد ، ۱

۵۰. (اسلامیات) منقول ہونا ، مروی ہونا ، (قرآن یا حدیث وغیرہ میں) مرقوم ہونا ، بیان کیا جانا ، مذکور ہونا .

حدیث بھی یوں آئی ہے کہ العلم نقطة الخ .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱

منہ پوچھنا کپڑے کے کنارے سے بھی آیا ہے .

۱۸۷۳ مطلع العجائب ، ۴۹

حدیث میں آیا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا کرو .

۱۹۱۵ سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۰۸

۵۱. جمع ہونا ، اکٹھا ہونا .

کرتا اس رخ پہ ہے کیا جلوہ نمائی سہرا
آئی ہے دیکھنے کو ساری خدائی سہرا

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹

دیکھنے کے لیے آتا ہے زمانہ اس کو
اک تماشا ہے مسافر بھی سفر سے پہلے

۱۹۲۰ احسن ، احسن الکلام ، ۲۱

۵۲. منظر عام پر لایا جانا ، شائع ہونا .

اکسیر سخن کا دنیائے اردو میں آنا ایک مبارک اور قابل یادگار واقعہ ہوگا .

۱۹۱۲ مقدمۂ اکسیر سخن ، پریم چند ، ۲۷

۵۳. زیب دینا .

محمد کی جا گا کنے پائے نا   تج اچھتے کسی ہور کوں آئے نا

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۱۱

۵۴. معلوم ہونا .

اس مسیحائے زماں سے ہے یہ ناسخ کا کلام
کچھ علاج آتا ہے تجکو میرے دل کی ٹیس کا

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶

۵۵. عارض ہونا ، لاحق ہونا .

بے سبب آتا نہیں اب دم بدم عاشق کو غش
درد کھینچا ہے نہایت رنج اٹھایا ہے بہت

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۵۷۰

مرض شدید ترین صورت میں آیا تھا .

۱۹۱۷ خطوط محمد علی ، ۲۹

۵۶. نزدیک ہونا ، قریب ہونا (عموماً 'کو' کے ساتھ) .

اسی اثنا میں نو بجنے کو آئے .

۱۹۰۲ ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۲

۵۷. سوت بنا کر لایا جانا (عموماً 'پر' وغیرہ کے ساتھ) .

ملکہ پر تم آئیں تم پر اور کوئی آئے گی .

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۲۸۰

۵۸. ایک بیان سے دوسرے کی طرف رجوع ہونا (عموماً 'پر' وغیرہ کے ساتھ) .

میں اب جب تک پھر اس قصے پہ آؤں
شہ لندھور کا قصہ سناؤں

۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۲۲۵

یہ بحث کرتے کرتے وہ رومن رسم خط پر آتے ہیں .

۱۹۶۱ عبدالحق ، خطبات ، ۵۷

۵۹. مقدور میں ہونا (سکنا) ، طاقت و قدرت یا امکان میں ہونا ، جاننا یا علم میں ہونا .

دل کا لینا نہیں آتا ہے اگر تجکو خوب
جی کا دینا تو ترے عشق میں آتا ہے مجھے

۱۷۸۲ محبت ، د (ق) ، ۱۸۳

تمام زلف کے کوچے میں مار پیچ اس کو
تجھی کو آوے دلا چلنا ایسی راہوں کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۲

جس عالم کو دیکھو کہ تاویلات کی طرف بہت رجوع ہے جان لو کہ اس کو کچھ نہیں آتا .

۱۹۳۲ تذکرۃ الاولیا ، مرزا جان ، ۲۵۸

۶۰. (مذکورہ مطالب کے علاوہ) رک : آدھارآنا ، باتوں میں آنا ، بن آنا ، دھبا آنا ، رنگ آنا ، زنگ آنا ، ارق آنا ، کام آنا ، منہ آنا ، یاد آنا ، وغیرہ (جن میں ہر جگہ آنا کے معنی دوسری جگہ سے مختلف ہیں مگر سیاق و سباق سے سمجھ میں آتے ہیں) .

(ب) امذ .

آمد ، ورود .

ہے عدم کا قصد امید ملاقات اب کہاں
انس دو دن کو ادھر بھی اپنا آنا ہو گیا

۱۸۸۴ مرزا انس ، د (ق) ، ۱۲

[س : آ + یانیں आ + यानीय]

— جانا (الف) امذ ؛ ~ آناں جاناں (قدیم) .

آمد و رفت ، راہ و رسم ، تعلقات .

شوخی و ناز میں جاتا ہے تو پھر آتا ہے
آفت دل ہے قیامت ہے یہ آناں جاناں

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۳۶۰

آمد و رفت عدو ہے اور بھی افسوس ہے
اور وہاں سے بند اپنا آنا جانا ہو گیا

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۲۷

تم سمن بائی کے پاس آنا جانا چھوڑ دو .

۱۹۱۶ بازار حسن ، ۲۰

(ب) صف ، مذ .

ناپائدار ، بے ثبات ، فانی .

پیسہ تو آنا جانا ہے ابھی ہمارے پاس تھا ابھی دوسرے کے پاس پہنچا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۹

(ج) ف ل .

(i) حالیۂ ناتمام کی صورت میں : آنا اور جانا ؛ راہ و رسم رکھنا .

مسلمانان میں آئے جائے مسلمان کہوائے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲

کیا جانے وہ مائل ہووے کب ملنے کا تم سے میر
قبلہ کعبہ اس کی جانب اکثر آتے جاتے ہیں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۰۵

بڑے اونچے گھروں میں آتی جاتی ہیں .

۱۹۲۶ شرر ، آغا صادق کی شادی ، ۱۳

(ii) معاون فعل کے طور پر ، جیسے : تم بار بار آتے جاتے ہو (بمعنی مسلسل) ؛ اگر مجھ سے آیا جاتا تو ضرور آتا (یعنی آ سکتا) .

[آنا + ا : جانا (رک) ، معطوف یا تابع]

— دینا
محاورہ .

کسی کے آنے پر جواباً اس کے یہاں جانا ، باز دید کے لیے جانا .

مرزا نے کہا مجھ کو ان کا ایک آنا دینا تھا ، اس لیے اول وہاں گیا تھا ، وہاں سے یہاں آیا ہوں .

۱۸۶۹ غالب ، یادگار غالب ، ۶۸

آنا (۲)
امذ ؛ ج : آنے .

۱. روپے کا سولھواں حصہ ؛ وہ سکہ جو قیمت میں روپے کے سولھویں حصے کے برابر ہوتا تھا (بر صغیر میں موجودہ اعشاری نظام کے رواج سے پہلے تقریباً ۱۹۵۸ء تک اس کا رواج رہا) .

عدم ادائی مبلغ تین سو اکیس روپیہ نو آنا نو پائی .

۱۸۴۹ دستور العمل انگریزی ، ۲۵۷

۲. جائداد وغیرہ کا سولھواں حصہ .

گاؤں میں ایک آنے کا حصہ دار وہ بھی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۸۲

۳. زمین کا ایک ناپ جو ایک ایکڑ کے چھ سو چالیسویں حصے کے برابر ہوتا ہے (تقریباً ساڑھے سات مربع گز) (ماخوذ : پلیٹس) .

۴. روپے کو ایک اکائی فرض کر کے لیاقت خاصیت کیفیت حیثیت صحت اور آمدنی کی مقدار مقابلۃً ظاہر کرنے کے لیے ، جیسے : مرض روپے میں آٹھ آنے رہ گیا ہے (یعنی نصف) ، آمدنی بارہ آنے رہ گئی ہے (یعنی چار حصوں میں سے تین حصے) (ماخوذ : پلیٹس) .

— پائی
م ف .

کوڑی کوڑی ، حبہ حبہ ، کل رقم ، سارا حساب .

اب رہا محکمۂ حشر میں کون اپنا حساب
پاک دامن ہوئے ، سمجھا چکے آنا پائی

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۰

— پائی سے
م ف .

حبہ حبہ ، کوڑی کوڑی ، کل رقم (چکانا وغیرہ کے ساتھ) .

ذمے جو رند کے ہو بقایا تو لا کلام
مجرا وہ آنا پائی سے کرلیوے والسلام

۱۸۶۹ ساقی نامہ ، مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۷

لیں گے پھر مے فروش سے ہم قرض گو چکایا ہے آنا پائی سے

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۸۱

— نہ پائی نری پانو گھسائی
کہاوت .

بیکار دوڑ دھوپ اور بے سود محنت و مشقت کے موقع پر مستعمل (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۸) .

آنات
امث ؛ ج .

رک : آن (۳) جس کی یہ جمع ہے .

زمانہ منقسم ہے قرن پر اور قرن سال پر اور سال مہینوں پر اور مہینے ایام پر اور ایام ساعات پر اور ساعات آنات پر .

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات ، ۱۰۲

ہم بند شب و روز میں جکڑے ہوئے بندے
تو خالق اعصار و نگارندۂ آنات

۱۹۳۵ بال جبریل ، ۱۰۶

آنار
امذ .

رک : انار .

تیرے دسن ہور لعل کے اوصاف ہوے جب باغ میں
لالہ دوکھوں رویا رکت بکسیا ہیا آنار کا

۱۵۶۵ حسن شوقی ، د ، ۱۴۸

ناسک دسن لب باغ میں دیکھا سو پیلا ہے چنپا
آنار تڑخیا رشک سوں لالا ہوا ہے داغ داغ

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۱۰۷

ہزاروں تھے بیمار آنار ایک
کہ دے کون کس کو نہ بیمار ایک

۱۸۲۲ مثنوی اپورب کشن کنور ، ۸۰

آناً فآن
(تن ن بفت ، فت ف) م ف .

رک : آناً فاناً .

تری نسیم تبسم نے غنچہ سان دل کے
جو عقدے بند تھے آناً فآن کھول دیے

۱۷۹۲ محب دہلوی ، د (ق) ، ۲۶۹

آناً فاناً/فآناً
(تن ن بفت ، تن ن بفت/فت ف ، تن ن بفت) م ف .

۱. آن کی آن میں ، دم بھر میں .

ایک صاحب نے قبول اس زہر کا پیالہ کیا
جن نے ٹکڑے سب جگر آناً فاناً کر دیا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۸۲

جو انقلاب کہ اس کی طبیعت میں آناً فاناً پیدا ہوتے ہیں وہی منکشف ہوں گے .

۱۸۹۳ مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۱

آناً فاناً پانی ایک ہوا اور فرعون مع اپنے لشکر کے دریا میں غرق ہوگیا .

۱۹۳۲ قرآنی قصے ، خیری ، ۱۲۰

۲. ہر آن ، ہر لمحہ ، دم بدم (اس معنی میں فآنا (ممدود) مستعمل ہے) .

نیا آناً فآناً اس کو دیکھا جدا تھی شان اس کی ہر زمان میں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۵۱

زمانہ آناً فآناً رنگ بدل رہا تھا .

۱۹۱۴ حالی ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۴۲

[ع : آن + اً ، تمیز + ف ، حرف عطف + آن (رک) + اً ، تمیز]

ـــ میں

رک : آنا فانا نمبر ۱ .
خدا جانے کیا غضب بپا ہو گا آناً فاناً میں کسی کا پتہ نہ لگے گا .
۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸۷
سینکڑوں خوش حال خاندان آناً فاناً میں تباہ و برباد ہوگئے .
۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۲۰

آنا کانی امث .

۱. ٹال مٹول ، حجت و تکرار ، چشم پوشی .
مسلمان ہے تو بھی میکش بھی شیخ تو پھر آنا کانی عبث ہے عبث
۱۸۹۵ دیوان راسخ دہلوی ، ۸۱
خون اس کا وہیں کردوں گا بہا کر پانی
کب تک آخر ملک الموت سے آنا کانی
۱۹۲۵ ریاض امجد ، ۱ : ۲۳
اف : کرنا .
[س : آن + آ کرنْ + اِ کا अन + आकर्ण + इका]

ـــ دینا

محاورہ .
جان بوجھ کر ٹال جانا ، تغافل کرنا ، سنی ان سنی کرنا .
اس نے دیدہ و دانستہ آنا کانی دی اور میں پیچھے لگ لیا .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۹۸

ـــ کرنا

محاورہ .
رک : آنا کانی دینا .
خدمت ہر روز کرنے میں آن کی رانڈوں سے آنا کانی کرتے تھے .
۱۸۱۹ متی کی انجیل ، ۳۰۶
پہلے تو شکنتلا جھجکی اور کچھ آنا کانی کرتی رہی .
۱۹۳۸ شکنتلا ، ترجمۂ اختر حسین ، ۸

آنْب (مغ) امذ .

رک : آم .
دسے پتلی یوں نار کی آنک میں کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں
۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۳۷
کچھ درخت سایہ دار آنبوں کے دکھائی دیے .
۱۸۲۶ قصۂ اگر گل ، ۸۷
دیسی لکڑیوں میں سے زیادہ آنب کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے .
۱۹۱۳ انجینرنگ بک ، ۱۲

آنْبا (ـــ آنْبہ) ہلدی (مغ ، (ـــ مغ ، فت ب) فت ہ ، سک ل) امث .

ایک قسم کی سرخی مائل زرد ہلدی جو چوٹ وغیرہ کے لیے بطور دوا استعمال ہوتی ہے .
اور اک دو پیسہ بھر لے آنبہ ہلدی منگا سجی بھی تو اتنی ہی جلدی
۱۴۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۱۴
باندھنے کے موقع پر آنبا ہلدی کا حلوا پکا پکا کر باندھنا .
۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۲۰۲

وید کہتے ہیں کہ آنبہ ہلدی بادی پیدا کرنے والی مقوی پلکی مشتہی اور ملین ہے .
۱۹۲۶ خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۰۳
[۱ : آنبا غالباً س : آنْبو अम्बु + ا : ہلدی (رک)]

آنْت (مغ) امث .

پیٹ کے اندر لمبا نلکی کی قسم کا ایک نرم عضو جس میں غذا کا فضلہ جمع ہوتا ہے .
سبب بھوکھ کے اس میں ماریں گے دانت
جبھی گر پڑیں ہونٹ اور جیبہ آنت
۱۷۶۹ آخر گشت (ق) ، رمضان ، ۱۳۶
دیکھا کہ دوزخ میں اپنی آنت کو کھینچتا ہے .
۱۸۶۶ تہذیب الایمان ، ۲۷۵
سب سے پہلے مریض کی آنتوں کی حالت دیکھیں .
۱۹۳۶ شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۲
[س : انتر अन्त्र]

ـــ اُتَرنا/بڑھنا محاورہ .

پیٹ کی ایک آنت کا جھلی توڑ کر نیچے لٹک جانا (گاہے فوطوں کے اندر) ، پڑنیا .
کچھ ایسے سبب ہو جاتے ہیں کہ اس کی آنت اتر آتی ہے .
۱۸۴۴ مفید الاجسام ، ۵۷
فتق وہ مرض ہے جس میں بعض آنتیں یا غلیظ ریاح مجریٰ . . . کے کشادہ ہو جانے کے باعث خصیوں کی تھیلی کی طرف اتر آتی ہیں .
۱۹۵۷ قانونچہ ، ۱۳۲

ـــ بولنا

محاورہ .
بادی کی وجہ سے آنتوں میں قراقر ہونا .
آنت بولنا ؛ شکم اسپ سے آواز نکلتی ہے .
۱۸۷۲ رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۵۶

ـــ بھاری تو مات بھاری مقولہ .

فتور ہضم سے درد سر ہوتا ہے بد ہضمی سے سر بھرتا ہے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۰) ؛ پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہے (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۴) .

ـــ بھاری ہونا محاورہ .

پیٹ میں کچھ کسر ہونا ، بدہضمی ہونا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۲۱) .

ـــ ٹوٹنا

محاورہ .
زیادتی کے ساتھ قے آنے سے آنتوں کا دکھنے لگنا (ماخوذ : مہذب اللغات ، ۲ : ۹۱) .

ـــ کٹّو (ـــ فت ک ، شد ٹ ، و مغ) امذ .

مویشیوں کے پیٹ کا ایک مرض ، ایک قسم کی بدہضمی جس میں تھوڑا تھوڑا پتلا پاخانہ آنے لگتا ہے اور مویشی کو کمزور کردیتا ہے (اپ و ، ۵ : ۹۲) .
[آنت + ۱ : کٹو ، کاٹنا (رک) سے]

ـــ کی آنت صف .

بہت لمبی چیز ، طول طویل بات (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۲) .

ـــ گِرنا محاورہ .

سفید دست آنا ، آنْو آنا (پلیٹس) .

ـــ میں بل پڑنا محاورہ .

پیٹ میں درد ہونا ، مروڑ ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۸) .

آنتوں (مغ ، و مج) امث .

آنت (رک) کی جمع مغیرہ حالت میں ، حسب ذیل ترکیبات میں مستعمل :

ـــ سے قُل کی بانگ آنا محاورہ (قدیم) .

رک : آنتیں قل ہو اللہ پڑھتی ہیں .

جو آنتوں سے آنے لگی قل کی بانگ   تو آنا لیا اک سپاہی سے مانگ

۱۷۹۲   جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۱

ـــ کا بَل کُھلنا محاورہ .

کئی فاقوں کے بعد پیٹ میں غذا جانا (عموماً جمع مستعمل) .

جب کوئی بھوکا خوب ڈٹ کر کھانا کھاتا ہے تو مذاقاً کہتے ہیں کہ آج خوب آنتوں کے بل کھل رہے ہیں .

۱۸۹۱   امیراللغات ، ۱ : ۱۸۵

ـــ کا بَل کھولنا محاورہ .

"آنتوں کا بل کھلنا" (رک) کا تعدیہ : فاقہ کشی کے بعد پیٹ بھر کر کھانا کھانا (نوراللغات ، ۱ : ۱۴۲) .

ـــ کی دِق (ـــ کس د) امث .

ایک قسم کی دق جس میں پرانی پیچش کے ساتھ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں .

ٹیکے لگوا لے تھے اور یہ نتیجہ دیکھ کر قیاس کیا تھا کہ آنتوں کی دق ہو گئی .

۱۹۲۰   خطوط محمد علی ، ۲۱۱

ـــ میں بَل پڑنا محاورہ .

زیادہ ہنسی کے مارے پیٹ میں شکنیں پڑنا ، آنتوں کا دکھنے لگنا .

مارے ہنسی کے آنتوں میں بل پڑ گئے .

۱۸۸۶   مخزن المحاورات ، ۳۲

آنتیں (مغ ، ی مج) امث .

آنت (رک) کی جمع فاعلی حالت میں ، ذیل کی ترکیبات میں مستعمل :

ـــ اُلٹ جانا محاورہ .

بہت ابکائیاں آنے سے جی تلے اوپر ہونا ، آنتوں کا اُلٹ پُلٹ ہونا .

ابکائیوں سے پیٹ کی آنتیں الٹی جاتی ہیں .

۱۸۷۷   طلسم گوہر بار ، ۲۰۷

ـــ ٹُوٹنا محاورہ .

بھوک کا زور ہونا ، نہایت بھوک لگنا (مخزن المحاورات ، ۲۱) .

ـــ سَمیٹنا محاورہ .

بھوک کی برداشت رہنا ، کرنا ، ہونا .

رات بھر آنتیں سمیٹے پڑا رہا .

۱۸۹۵   فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۱

ـــ سُوکھنا محاورہ .

فاقوں سے آنتوں کا خشک ہونے لگنا ، بھوکوں مرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۵ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۴۲) .

ـــ قُل ہُوَاللہ پڑھتی ہیں/پڑھ رہی ہیں/پڑھنے لگیں فقرہ .

بہت بھوک لگی ، بھوک کی شدت میں اللہ یاد آنے لگا .

کیا تھا بھوک نے عشرت سے گمراہ   کہ بس پڑھتی تھیں یہ آنتیں قل ہو اللہ

۱۸۶۱   الف لیلۂ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۴۳۹

سب ہنس پڑے اور سمجھ گئے کہ اس کی آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں .

۱۹۳۰   اردو گلستاں ، ۹۷

ـــ گَلے (میں) آنا/پڑنا محاورہ .

بلا یا مصیبت میں پھنسنا ، پریشانی میں مبتلا ہونا (عموماً "الٹی آنتیں گلے میں پڑنا" ، مستعمل) .

بیاہ کرتے تو کر لیا پر اب آنتیں گلے آ رہی ہیں : اس کام کو کرتے تو ہو کہیں آنتیں گلے میں نہ پڑ جائیں .

۱۸۹۵   فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۱

ـــ منْہ کو آنا محاورہ .

گھبرانا ، بیتاب و بے قرار ہونا .

جب اس کو ہوش آیا تو ڈر کے مارے اس کی آنتیں منہ کو آنے لگیں .

۱۹۲۱   الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۲۹

آنٹ (۱) (مغ) امث .

۱ . (i) گرہ ، گانٹھ ، گتھی .

بھلا کیا کمانا جو کس آنٹ کا   برا ہوں تبی ہوں توری گانٹ کا

۱۶۵۷   گلشن عشق ، نصرتی ، ۲۹

دیکھیے میرے انگوٹھے اور انگلی میں یہ آنٹ اب تک موجود ہے .

۱۹۰۸   عیاروں کا عیار ، ۱۴۲

(ii) البیٹ ، پیچ ، وہ کنارہ جو بندش کے وقت اڑسا جاتا ہے .

دھوتی کی آنٹ کھل گئی .

۱۹۲۴   نوراللغات ، ۱ : ۱۴۴

(iii) باڑ کی بندش کا پھندا (اپ‌و ، ۱ : ۹۱) .

۲. کدورت ، دشمنی ، لاگ ڈانٹ ، کپٹ ، حسد .

نہ جانے راجہ تجھ سے کیا آنٹ رکھتا ہے جو اس ڈھب کا تیرے حق میں حکم کرتا ہے .

۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۴۷

پھر پوچھا ''اس سے کسی اہیر کی آنٹ نہیں ہے'' ؟ معلوم ہوا اسی کے چچیرے بھائی مگھوا سے اس سے آج کل خوب چل ہوتی ہے .

۱۹۵۸ میلہ گھومنی ، علی عباس حسینی ، ۳۳

۳. سونے چاندی کا کھراپن پرکھنے کے لیے تپانے سے پہلے رتی کی رگڑ یا گھِسا (پلیٹس ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۹۱) .

اف : دینا ، لگانا .

۴. (قفل سازی) قفل کے مُنھ کے ڈھکنے کی روک کو بنی ہوئی چولیں (کھانچے) جس میں ڈھکنے کی کوریں اٹکی رہتی ہیں اور ڈھکنا اوپر نیچے سرکانے میں اپنی جگہ قائم رہتا ہے ، ڈب (اپ‌و ، ۷ : ۱) .

[• : آنٹ/آنٹ अनट/आंट]

ـــ پڑنا
محاورہ .

دلوں میں فرق آنا ، لاگ ڈانٹ ہونا ، دشمنی ہونا (مخزن المحاورات ، ۶۳) .

ـــ چڑھنا
محاورہ .

ہاتھ لگنا ، قابو میں ہونا ، انٹی میں آنا .

ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اس کی آنٹ   مل رہی ہے اچکوں سے بھی سانٹ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸

ـــ سانٹ
(مغ) امث .

سچ اور جھوٹ کی ملاوٹ ، توڑ جوڑ ، سازش ، ملی بھگت .

تجھ سے نیاریئے اور بھرویئے کرارے میں نے ایک سکۂ صراف میں بہت پرکھ ڈالے ہیں پس تیری جھوٹی آنٹ سانٹ کچھ سود نہ کرے گی .

۱۸۱۴ نورتن ، مہجور ، ۹۲

[آنٹ + ۱ : سانٹ (رک)]

ـــ سانٹ لگانا
محاورہ .

۱. سازش کرنا ، رکاوٹ پیدا کرنا .

یہ لوگ اپنے آپ کو بہت آنٹ سانٹ لگانے میں استاد جانتے ہیں .

۱۹۲۱ گاڑھے خان ، ۸

۲. چاندی (سونے) کو رتی سے رگڑ کر اور تپا کر کھرا کھوٹا پرکھنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۴۴) .

آنٹ (۲)
(مغ) صف عددی (قدیم) .

رک : آٹھ .

کیا ٹھونٹ شرخڑی ہے نت آنٹ کھوٹ اپسیں
باندی کون لے گھرے گھر کی خون چوپچ بھٹکتی

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۳۱۲

آنٹا (۱)
(مغ) امذ : ~ آنٹھ .

(الف) صف .

مُنھ تک بھرا ہوا ؛ مقید ، پابند ؛ نھوڑا ، نالائق ، مانع (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۵۸) .

(ب) امذ (قدیم) .

رکاوٹ ، الجھاوا .

بسکہ اس مارگ میں ہیں کانٹے بہت   سالکوں پر آ پڑے آنٹے بہت

۱۷۳۳ پنچھی نامہ ، ۸۷

[آنٹ (رک) + ۱ : ۱ ، لاحقۂ صفت ؛ اسمیت]

آنٹا (۲)
(مغ) امذ .

رک : آٹا جس کا یہ ایک عوامی تلفظ ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۸) .

ـــ مارنا
محاورہ (عوامی) .

آٹا گُوندھنا (جامع اللغات ، ۱ : ۵۸) .

آنٹنا
(مغ ، سک ٹ) ف م .

اٹنا ، بھرنا ، پاٹنا ؛ اٹنا (رک) کا تعدیہ .

چاہتا تھا کہ اس خندق کو آنٹ کر قلعہ فتح کرلے .

۱۸۴۷ تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۲

آنٹی
(مغ) امث .

۱. گُچھا ، لَچھا .

دکانوں پر آنٹیوں مہروں کی بہتات ہوتی ہے .

۱۹۷۰ قیصری بیگم (اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۳۵ ، ۷۲) .

۲. گرہ ، دھوتی کا بل گرہ یا لپیٹ ، نیفے کی لپیٹ .

شاہ صاحب نے وہ روپیے لے کر تو اپنی آنٹی میں لگائے .

۱۹۲۸ باقر علی ، کانا باتی ، ۲۷

۳. پھندا جس میں کوئی چیز اٹکا یا الجھا کر الھائی جائے .

رسی کی آنٹی پاوں میں لگا جھٹ سے درخت پر چڑھ گیا .

۱۸۶۸ منتخب الحکایات ، ۷۷

۴. کشتی میں ٹانگ کا ایک داؤ جس سے حریف کو الجھا کر گرا دیتے ہیں . (پلیٹس) .

۵. (مجازاً) جیب ، پاکٹ .

میں تو کچھ نہ کچھ آنٹی میں اڑائے رکھتا ہوں (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۴۳) .

۶. لکڑیوں کا گٹھا ، گھاس کا بوجھا ، بنڈل ، مٹھا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۴۳) .

۷. (قدیم) کدورت .

موے پیچھے پدر کے ملک بانٹی   کہ تا نکلیں دلوں میں سب کی آنٹی

۱۷۵۶ پندنامہ (علی) (دکنی اردو کی لغت ، ۸)

ــ دینا/لگانا/مارنا ف مر.

کشتی میں ٹانگ اڑانا، ٹنگڑی مارنا، مقابل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کولے پر اٹھا لینا (جامع اللغات، ۱ : ۵۸).

ــ کرنا محاورہ.

۱. پھانسنا، الجھانا.

پر یک بیل نے میٹڈ پھانسی دھرے پر یک جھاڑ ریزن ہو آنٹی کرے

۱۶۶۵ علی نامہ، نصرتی، ۸۲

۲. (قدیم) دشواری میں ڈالنا (دکنی اردو کی لغت، ۸).

آنٹے جھونٹے (مغ، و مج، مغ) امذ (قدیم).

آنٹے سامنے بیٹھ کر جھولنے کی صورت حال.

کدھی آنٹے جھونٹے سو پینگے او دھن

۱۶۹۷ ہاشمی بیجاپوری، یوسف زلیخا (دکنی اردو کی لغت، ۸).

[رک آنٹی ۲ + جھونٹے (رک)]

آنٹی (مغ) امث.

۱. کینہ، عداوت (نوراللغات، ۱ : ۱۴۴).

۲. جمے ہوئے دہی کا تھکا (امیراللغات، ۱ : ۱۸۵).

۳. تخم، گٹھلی، بیج (جامع اللغات، ۱ : ۵۹).

۴. گرہ، گانٹھ؛ نابالغہ کی پستان نارسیدہ (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۲۴۲).

۵. دو مادوں کا اکٹھا ہو جانا، جماو، سختی (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۲۴۲).

[س : اکشٹ अष्टि]

آنجن (مغ، فت ج).

(الف) امذ.

آنکھ کا لیپ (پلیشر).

(ب) صف.

سرمئی (جامع اللغات، ۱ : ۵۰۹).

[آنجن (رک)]

آنجنا (مغ، سک ج) ف ل.

سرمہ لگانا (وضع اصطلاحات، ۱۵۰).

[آنجن (رک) + ا، لاحقۂ مصدر]

آنجنی (مغ، سک ج) امث.

آنکھوں کا سرمہ، سرمہ دانی (جامع اللغات، ۱ : ۱۵۹).

[س : آنجنی अञ्जनी]

آنجھو (مغ، و مغ) امذ (قدیم).

آنسو.

راز بھوسال کا میرا کیے آنجھو ظاہر

کیا گنہ آنجھواں کا نین دریا ابلیا دگر

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۱۱

جاری ہوئے آنجھو مرے ہو سبزۂ خط دیکھ

اے خضر قدم سیر کر اس آب رواں کا

۱۷۰۷ ولی، ک، ۱

[ء : آنجھو आंझू]

آنچ (مغ) امث : امذ (قدیم) : ~ آنچہ، آنچھ.

(الف) اصلاً.

۱. لوٹ، شعلہ.

ہر شجر نخل چنار آتش دوزخ کی نظیر

وہ لپک آنچ کی جس سے کہ جلے چرخ اثیر

۱۸۶۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین)، ۹۰

سوز غم دے گیا کون سا رشک گل یہ ہوا عشق کی کس چمن میں لگی

آنچ دل سے اٹھی تو جگر تک گئی منہ سے نکلا دھواں آگ تن میں لگی

۱۹۵۱ آرزو، ساز حیات، ۳۰

۲. تپش، گرمی، حدت، حرارت.

صبح جس دن جو رستاخیز ہووے گا

سورج کا آنچ بھوتیچ تیز ہووے گا

۱۶۶۵ پھول بن، ۷

بخار آیا تو کس شدت کا کہ الاماں! تمام بدن سے آنچ نکلتی تھی.

۱۸۷۷ توبۃالنصوح، ۷۵

سحر کی تازہ دمی، چڑھتی دھوپ کی گرمی

تری نگاہ کی ٹھنڈک ترے شباب کی آنچ

۱۹۵۹ گل نغمہ، فراق، ۱۵۶

۳. آگ، آتش.

خشک و تر پھونکتی پھرتی ہے سدا آتش عشق

بچیو اس آنچ سے اے پیر و جواں سنتے ہو

۱۷۹۵ قائم، مختار اشعار، ۱۷

چولھے کے آگے آنچ جو جلتی حضور ہے

جتنے ہیں نور سب میں یہی خاص نور ہے

۱۸۳۰ نظیر، ک، ۲ : ۲۶

انگیٹھی کی آنچ کم کر کے کھچڑی کو دم کرنے میز پر رکھ دیا.

۱۹۳۵ خانم، ۲۰۰

اف : کرنا، ہونا.

(ب) مجازاً.

۱. سخت دور رساں چیز پاس سے گزر جانے کی صورت حال (جس سے آدمی اس طرح دور ہٹے جیسے آگ کی حدت سے)، لوپ، پرتو، سایہ، عکس، جھلک (بیشتر تلوار کے ساتھ مستعمل).

شاق ہے دل پہ غم ابروے خمدار کی آنچ

سچ کہا ہے کہ بری ہوتی ہے تلوار کی آنچ

۱۹۰۰ دیوان حبیب، ۷۶

۲. مصیبت، آفت، بلا.

ہم غریبوں کو زبردستی اپنی آنچ میں کیوں دھکیلتے ہو.

۱۸۸۸ ابن الوقت، ۱۰۳

نہ آنچ آئے ہم پر نہ یہ گھر مٹے   وہی بے حیا جل بجھے مر مٹے
۱۹۱۰ قاسم و زہرہ ، ۷۷

۳. فطری تقاضے یا خواہش کی شدت :

(i) خواہش نفسانی یا شہوت کی (خصوصاً بیڑو کے ساتھ مستعمل) .
اونکے بیڑو کی آنچ کو شاباش   اک نئے دھگڑے کی ہے روز تلاش
۱۸۷۲ کلیات منیر ، ۳ : ۵۹۳

(ii) بھوک کی (بھوک وغیرہ کے ساتھ مستعمل) .
بھوک کی آنچ سے میں نے بھی اپنے پریم کی چتا پھونک دی .
۱۹۵۶ رادھا اور رنگ محل ، ۳۲

۴. مادری یا پدری محبت کا جوش ، مامتا (بیشتر اولاد یا کوکھ وغیرہ کے ساتھ) .

بابا کے کلیجے پہ رواں غم کی چھری ہے
واللہ کہ اولاد کی کیا آنچ بری ہے
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۳

کانٹے زبانوں کے مرے دل میں کھٹکتے ہیں
کیا آتما کی آنچ سے شعلے بھڑکتے ہیں
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳۰

۵. تاو ، جوش .

نشہ ازل کا آج سوا ہو تو لطف ہے
دو تین آنچ کی جو عطا ہو تو لطف ہے
۱۹۰۱ مرثیۂ سلیم (مولوی اولاد حسن) ، ۷

۶. نقصان ، ضرر ، صدمہ (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۵) .

۷. سوز عشق ، سوزش فراق .

آنچ میں ڈالا گیا
تیرا دل باوفا
۱۹۲۷ سریلے بول ، ۶۹

[س : اکشرس अर्चिस]

ـــ اُٹھانا
محاورہ .

کسی مضرت رساں چیز کے قرب یا اثر کو برداشت کرنا .
تلوار اگر چہ لوہا ہے پر بڑی آنچ کھا کر تیار ہوتی ہے تو دشمن بھی اس کی آنچ نہیں اٹھا سکتا .
۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۴۵

ـــ آنا
ف م ؛ محاورہ .

۱. آگ کی تپش یا حدت جسم کو لگنا ، جلنا .

نار دوزخ بھی جلائے تو وہ تردامن ہوں
آنچ تک آئے خدا چاہے نہ دامانوں پر
۱۸۷۸ سخن بے مثال ، ۳۰

امت تری دوزخ میں مگر جا نہیں سکتی
دلسوز جو یہ تو آنچ آ نہیں سکتی
۱۹۶۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۷

۲. ضرر پہنچنا ، نقصان ہونا .
جان جائے ایمان جائے مگر میری بیگم کی چیز پر آنچ نہ آئے .
۱۸۷۴ انشاے ہادی النسا ، ۱۰۶
جب کبھی اردو پر آنچ آتی دیکھی تو وہ . . . فوراً کمر بستہ ہو گئے .
۱۹۳۵ چند ہمعصر ، ۲۵۷

۳. (جسمانی یا روحانی) صدمہ پہنچنا ، چوٹ پھینٹ لگنا .

محتسب کا دور ہے اللہ رکھے آبرو
آتش تر سے نہ آنچ آئے کسی میخوار پر
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۲

پیغمبر صاحب کی حفاظت سے مونہہ نہ موڑا اور آپ کے جسم شریف پر آنچ نہ آنے دی .
۱۹۰۷ اجتہاد ، ۱۳۶

۴. الزام آنا ، حرف آنا ، دھبا لگنا .
تھانے دار پر آنچ آئی تو انھوں نے نواب کو بھی لپیٹا .
۱۸۹۶ شاہد رعنا ، ۱۷۱
پہلے بات کو اچھی طرح جانچ لیتی تھی کہ اپنے اوپر آنچ نہ آنے پائے پھر منہ سے نکالتی تھی .
۱۹۳۰ حیات صالحہ ، ۳۶

ـــ پہنچنا
محاورہ .

رک : آنچ آنا .
اگر خدانخواستہ پل کو کچھ بھی آنچ پہنچی تو فوجوں کی نقل و حرکت اور رسد کی آمد و رفت بالکل موقوف ہو جائے گی .
۱۸۵۷ گرفتار شدہ خطوط ، غدر دہلی کے افسانے ، ۵ : ۱۳۶

ـــ دکھانا
ف م .

آگ پر گرم کرنا ، کسی چیز کو آگ کے سامنے کر کے سُکھانا یا سینکنا .
گیہوں سیلے ہوئے تھے پہلے ہی گلے میں دلیا نکلنے لگا تو میں نے ذرا آنچ دکھا دی تھی .
۱۸۷۲ بنات النعش ، ۴۶

ـــ دینا
محاورہ .

آگ پر گرم کرنا ، تاو دینا .

آتش عشق سے دیں اس کو ہزاروں آنچیں
تو بھی ایسا ہے یہ دل سرد کہ بریاں نہ ہوا
۱۷۳۰ دیوان زادۂ حاتم ، ۲۴

خشم آگیں گرم باتوں سے ہوا وہ سخت دل
دی کڑی جب آنچ ہم نے سرخ آہن ہوگیا
۱۸۵۴ دیوان امیر ، گلستان سخن ، ۲۷

کسوٹی پہ کستے ہیں دیتے ہیں آنچ   ہر اک چاشنی کی مقرر ہے جانچ
۱۹۱۱ کلیات اسماعیل ، ۱۰۷

ـــ کا کھیل ہے
فقرہ .

(باورچیوں اور کیمیا گروں وغیرہ کی بول چال) جب کوئی چیز پکانے یا تپانے میں بگڑ جاتی ہے تو کہتے ہیں یہ تو آنچ کا کھیل ہے یعنی ذرا آنچ کڑی ہوگئی ، تو خرابی اور ذرا آنچ دھیمی ہوئی تو خرابی . مطلب یہ ہے کہ نازک اور مشکل کام ہے (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۳۵ ؛ امیراللغات ، ۱ : ۱۸۶) .

ـــ کَرنا
محاورہ .

۱. آگ سلگانا ، آگ روشن کرنا (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

۲. آگ جلائے رکھنا ، آگ دکھائے رہنا .
کڑھاؤ گھی سے بھر کر چولھے پر دھرواؤ اور سات رات دن اس کے نیچے آنچ کرو تا کہ خوب کڑکڑائے .
۱۸۰۲ آرائش محفل ، حیدری ، ۸۶

ـــ کَڑی ہونا
ف م .

آگ کے شعلے تیز ہونا .

سوزش دل میں نہ نکلے گی دہن سے مرے اف
آنچ پر لاکھ کڑی دیگ ابلنے کی نہیں

۱۸۵۲ دیوان امیر ، ریاض مصنف ، ۲۵۱

— کی کسَر

رک : ایک آنچ کی کسر ۔

سو کالج کی حالت ابھی ڈھانچ کی ہے بنی کیمیا پر کسر آنچ کی ہے

۱۹۱۲ نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۶۹

— کھانا

محاورہ ۔

۱. آگ پر جوش میں آنا ، خوب پکنا ۔

بنا شیشہ جو کتنی آنچ کھا کر ہوا تب دختر رز کا تو وہ گھر

۱۷۷۴ مثنوی تصویر جاناں ، شفیق ، ۴

آتش عشق میں ثابت دل بیتاب رہا
آنچ کھا کھا کے ہے قائم بھی سیماب اڑا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۲

خود کو جلا کے خاک کر کشتۂ مس جو بن سکے
ورنہ اگر وفا کا ہے آنچ پہ آنچ کھائے جا

۱۹۴۲ سنگ و خشت ، ۶

۲. ضرورت سے زیادہ پک جانا ۔

یہ حلوا سہن ذرا آنچ کھا گیا ہے ۔

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۳

۳. تپایا جانا ۔

تلوار اگرچہ لوہا ہے پر بڑی آنچ کھا کر تیار ہوتی ہے ۔

۱۸۲۲ سیر عشرت

— کھینچنا

ف م ۔

کوئلے یا جلتے ہوئے ایندھن کو چولھے یا بھٹی وغیرہ میں سے نکال کر حدت اور تپش کم کرنا ۔

جب پانی کم رہ جائے تو آنچ کھینچ لو اور کوئلوں پر دم آنے دو ۔

۱۹۰۶ نعمت خانہ ، ۸۰

— لگانا

محاورہ ۔

آگ دکھانا ، آگ سے جلانا ، آگ کو مشتعل کرنا ۔

چراغ حسن ازل نے دامان دل کو آنچ ایسی کچھ لگا دی
کہ ہر بن موے تن سے شعلے برابر اب تک نکل رہے ہیں

۱۹۱۹ کیفی ، کیف سخن ، ۶۵

— لگنا

محاورہ ۔

آنچ لگانا (رک) کا لازم ۔

دامن ترا نہ چھوڑوں گا اے آہ روز حشر
مرقد میں لگ گئی جو ذرا بھی کفن کو آنچ

۱۸۷۷ درۃ الانتخاب ، ۵۸

— نہ آنے دینا

محاورہ ۔

الزام سے بچانا ، (جسمانی یا روحانی) صدمے سے محفوظ رکھنا ۔

آنچ کل آنے نہ دے ساقی کوثر تجھ پر
آج اگر میری لگی کو تو بجھا دے ساقی

۱۸۲۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۹۳

میں حتی الامکان آپ پر آنچ نہ آنے دوں گا مگر آپ کو حق و انصاف کی حمایت کرنے پر کچھ نقصان برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے ۔

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۸۳

آنْچَل (مغ ، فت چ) امذ : ~ آنْچَل ۔

۱. دوپٹے چادر وغیرہ کا کنارہ ۔

تیری آنچل باد (؟) تھمے ہے عیسوی دم جلوہ گر
و و انچل منج ہات میں ہے جیوں کے موسیٰ کا عصا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶

شب دیجور اندھیرے میں ہے ظلمت کے نہاں
لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

۱۸۷۶ کلیات نعت ، محسن ، ۹۸

آنچل سینہ پر ڈال کر چلیں ، پانوں جھٹک جھٹک کر نہ چلیں ، پردہ کی اوٹ سے بولیں ، تصنع اور بناوٹ کی بولی نہ بولیں ۔

۱۹۱۱ سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۰۹

۲. گوشۂ دامن ، بالائی حصۂ جسم کے کسی اور ملبوس کا کنارہ ۔

دل بیچ کھب گیا ہے تیری کمر کا کسنا
پٹکے کے آنچلوں کا یہ اس طرح اڑسنا

۱۷۱۸ دیوان آبرو (۱) (ق) ، ۵

شاہ جمجاہ جو کھولے گا خزانہ اپنا
زر امید سے بھر جائیں گے سب کے آنچل

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۲۱

وہ چاندنی کا آنچل پھیلا ہوا زمیں پر
فواروں کا اچھلنا پھولوں کی نکہت تر

۱۹۱۰ سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۶۲

۳. رک : آنچل پلو ۔

۴. (i) (عو) چھاتی ، پستان (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) ۔
(ii) جانور کا تھن (پلیٹس) ۔

[س : अञ्चल آنچل]

— اُلٹ جانا

ف م ۔

دوپٹے وغیرہ کا وہ گوشہ جس سے منھ ڈھکا ہوا ہو ہٹ جانا ۔

وہ خواب ناز میں ہے چل آہستہ اے نسیم
آنچل نہ روے یار سے جائے کہیں الٹ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۸

— اُلٹ دینا

ف م ۔

آنچل الٹ جانا (رک) کا تعدیہ ۔

دست صبا میں نظم جو ہے لالہ زار کا
آنچل الٹ دیا ہے عروس بہار کا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲

— بچانا محاورہ .

بچ کر چپکے سے نکل جانا .

نہ حرف دل سوز کوئی لب پر نہ نغمۂ جاں فروز پیدا
گئی ہے آنچل نسیم گلشن بچا کے بیگانہ وار ہم سے

۱۹۵۸ تار پیراہن ، ۹۷

— پڑنا محاورہ .

۱. (ہند) اول اول ہم بستر ہونا ؛ گود بھری جانا (مخزن المحاورات ، ۳۳) .

۲. (عو) عورتوں کا خیال ہے کہ اگر کوکھ کی بیماری والی عورت اپنا آنچل ٹوٹکے کے طور پر کسی اچھے پر ڈال دے تو وہ بچہ اور اس کی ماں کسی بلا یا مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں . چھوت والی بیماری کے لیے بھی کہا جاتا ہے کہ آنچل پڑ جانے سے لگ جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۴۴) .

جس پر مرت بیاہی کا آنچل پڑ جائے اس کا بچہ بیمار ہو جائے گا .

۱۸۷۵ مجالس النسا ، ۱ : ۵۵

۳. آنچل ڈالنا (رک) کا لازم .

سمجھوں گی مجھ پہ حق کا یہ احسان بڑا ہوا
دیکھوں گی تجھ پر ان کا جب آنچل پڑا ہوا

۱۹۲۷ سنبل و سلاسل ، ۱۰۶

— پکانا محاورہ .

(عو) عورت کے سر پستان کو زخمی کر دینا .

بچے کے دانت اگر آنچل پکا دیتے . . . تو " وولی میاں چھوڑو چھوڑو . . . " کہتیں اور منہ بسور کے چپ ہو رہتیں .

۱۹۲۹ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۵ : ۳

— پکنا محاورہ .

(عو) آنچل پکانا (رک) کا لازم .

حکیم صاحب . . . آنچل . . . پکا ہوا ہے .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۱ : ۵

— پلو امذ .

مقیش کی جھالر جو (عموماً) دلھن کے بھاری جوڑوں کے دوپٹے یا دولہا کے رومال وغیرہ کے کناروں پر ٹانکی جاتی ہے .

دوپٹے رنگ برنگ آنچل پلو گوٹھ . . . اور کرن سے سجے سجائے .

۱۸۶۳ انشاء بہار بے خزاں ، ۵۲

اسے ہی ہلکا پھلکا جیسا منجھلی آپا کا جالدار گاچ کا دوپٹہ اوس پر بت کی ٹوئی تھیہ وہی مقیشی آنچل پلو .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۸۸

[آنچل + پلو (رک)] .

— پھاڑنا محاورہ .

(عو) ایک ٹوٹکا ہے (عورتوں کا خیال ہے کہ اگر بانجھ عورت بچے والی عورت کے آنچل کا لکڑا پھاڑ لے اور جلا کے کھا جائے تو وہ صاحب اولاد ہو جائے اور بچے والی کی اولاد مر جائے) (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۶) .

— پھیلانا ف م ؛ محاورہ .

سوال کرنے کے موقع پر اظہار تضرع کے لیے دوپٹے کا درمیانی حصہ یا دامن دونوں ہاتھوں میں لے کر کسی کی طرف پھیلانا .

سجاتا نے آنچل پھیلا کر کہا " مہا رانی بجا فرماتی ہیں ، مگر اب تو اس کی خطا معاف کیجیے " .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۱۰۸

— دابنا/دبانا محاورہ .

(عو) بچے کا چھاتی منھ میں " (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

— دار صف .

مقیش کی جھالر یا گوٹ والا دوپٹا یا رومال یا کمر کا پٹکا .

پچ تولیہ جھونہ سفید چیرہ پٹکا سنہری آنچل دار .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۹۵

[آنچل + ف : دار ، داشتن (= رکھنا) سے] .

— دینا محاورہ .

(عو) بچے کو دودھ پلانا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

— ڈالنا ف م .

عورتوں کی ایک رسم ہے کہ نکاح کے بعد جب دولھا دلھن کے گھر میں ادائے رسوم کے لیے جاتا ہے تو اس وقت دولھا کی بہنیں اس کے سر پر آنچل ڈال کر کوہر میں لے جاتی ہیں اور اپنا نیگ مانگتی ہیں (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

بہنیں کدھر ہیں ڈالنے آنچل بنے پہ آئیں
اب دیر کیا ہے حجرے سے باہر دلھن کو لائیں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۶

کیا میرے دل میں وہم نہ آئے گا کہ سگی ماں جائی جہاں آرا کی بچی شہر کے شہر میں موجود ہو اور دولھا کے سر پر آنچل نہ ڈالے .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۱۵

— ڈلوائی (- فت ڈ ، سک ل) امث .

دولھا کی بہنوں کا نیگ جو انھیں آنچل ڈالنے کے وقت ملتا ہے (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

قب : آنچل ڈالنا .

[آنچل + ا : ڈلوائی ، ڈالنا (رک) سے]

— ڈھلکنا
ف مر .
رک : آنچل ڈھلنا .
آنچل ڈھلکا ، مسکی ساری　　ہلکی مہندی ، دھندلی بیندی
۱۹۲۵　نقش و نگار ، ۲۳

— ڈھلنا
ف مر .
دوپٹے کا سر سے کھسکنا اور سر کھل جانا .
آنچل ڈھلا رہا مرے مست شباب کا
اوڑھا گیا کبھی نہ دوپٹہ سنبھال کے
۱۹۳۶　ریاض ، ریاض رضواں ، ۳۶۱

— سر پر ڈالنا
ف مر .
آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولھا دلھن کے سر پر سرخ کپڑا ڈالنا .
بیچ میں رکھ کے مصحف آئینا　　سرخ آنچل سروں پہ ڈال دیا
۱۸۸۰　قلق (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۶)

— کترنا
محاورہ .
(عو) رک : آنچل پھاڑنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۵) .

— گانٹھ (— مغ) امث .
ہندوؤں کی ایک رسم جس میں دولھا اور دلھن کے پلووں کے سروں میں گرہ دیتے ہیں اور اس سے شادی یا رشتہ ہونے کا اعلان مقصود ہوتا ہے (ا پ و ، ۷ : ۷۲) .
[آنچل + ۱ : گانٹھ (رک)]

— لینا
محاورہ .
۰۱ (ہندو ، عو) تعظیماً مہمان عورت کے دوپٹے کا کنارہ چھونا ، تعظیم کے ساتھ استقبال کرنا .
جی بھی تیری بہار پر آتی ہے اٹھکر آنچل لے .
۱۸۹۵　فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۴
۰۲ (شادی کے موقع پر بطور رسم) دولھا یا دلھن کی ماں کے دوپٹے سے ہاتھ پوچھنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۴ ؛ پلیٹس) .

— منھ پر رکھنا
ف مر .
ناچ میں بھاو بتانے وقت ایک خاص ادا کے ساتھ پلو سے منھ چھپانا .
رکھیے گا منہ پہ جو آنچل وہ پری رقص کے وقت
شعلۂ حسن چراغ تہ داماں ہوگا
۱۸۴۶　دفتر فصاحت ، وزیر ، ۱۷

— منھ پر لینا
ف مر .
رک : آنچل منھ پر رکھنا .
دوپٹے کا آنچل جو منھ پر لیا　　تو دامن میں خورشید محشر لیا
۱۸۵۴　سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۹۲

— میں بات باندھنا
محاورہ .
کسی بات کو یاد رکھنا ، کسی نصیحت یا قول کو نہ بھولنا (مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۳) .

— میں گرہ دینا
محاورہ .
کسی بات کو یاد رکھنے کے لیے پلو میں گانٹھ لگانا ، یاد رکھنا ، نہ بھولنا .
نہیں اچھا یہ صاحب روز کا عذر فراموشی
کرو پھر وصل کا وعدہ گرہ دو پہلے آنچل میں
۱۹۰۵　دیوان انجم ، ۸۹

آنچو
(مغ ، و مع) امذ .
ایک قسم کا پھل ، رس بھری (پلیٹس) ، (لاطینی)
Rubus paniculatus or tiliaceus .
[س : آچھک : आच्छुक]

آنچہ/آنچھ
(مغ ، سک چ) امث ؛ امذ (قدیم) .
رک : آنچ جس کا یہ قدیم املا ہے .
اگر اس میں تے یک پردہ اٹھ جاوے تو اس کی آنچہ تے میں جلوں .
۱۵۰۰ ؟　معراج العاشقین ، ۲۷
جو مسکا آگ کی آنچہ کھایا ، پور صورت پایا گھیو کھوایا .
۱۶۳۵　سب رس ، ۱۱۲
وہ مرتضیٰ کہ دم جنگ جس کی تیغ کی آنچھ
مخالفانِ نبی کے لیے عذاب النار
۱۹۱۱　ظہیر ، د ، ۲ : ۲۷۶

آنڈ
(مغ) امث ؛ ~ آندھ .
سیاہی ، تیرگی ، (خصوصاً) وہ اندھیرا جو آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے .
کوئی ایسا سیکڑوں کوس بازار نہیں کہ چلتے ہی چلتے آنڈ آجائے .
۱۹۰۸　صبح زندگی ، ۱۸۸
اف : آنا .
[رک : آندھ]

آنڈ/آنڈن
(مغ / مغ ، فت د) امذ .
کیچڑ ، دلدل (پلیٹس) .
[۰ : آنڈن आंदन]

آنڈو
(مغ ، و مع) امذ .
۰۱ وہ زنجیر اور بھاری بیڑی یا رسی جس سے ہاتھی کے پانو باندھے جاتے ہیں .
آنڈو زنجیر ہوتی ہے جس سے . . . ہاتھیوں کو باندھتے ہیں .
۱۸۹۷　تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳
۰۲ چاندی وغیرہ کا کڑا جو پہلوان کشتی جیتنے کے بعد استادی کے نشان کے طور پر پانو میں پہنتے تھے .

مجھ سا نہیں دیوانوں میں تیرے کوئی بانکا
آندو ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں ہے

؟ شعور (امیراللغات ، ۱ : ۱۸۷)

[س : آندُک : अन्दुक]

آندھ

(مغ) امث .

رک : آند .

کبھی جانا ہوتا تھا تو چلتے چلتے آندھ آجاتی تھی .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۲۸

[س : اندھ अन्ध]

ــ آنا

محاورہ .

۱. چلتے چلتے آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانا (مثال کے لیے دیکھو : آندھ) .

۲. غنودگی آجانا ، اونگھنے لگنا .

وہ پھر اندر گئے اور مجھ سے باہر انتظار کرتے کرتے آندھ آگئی .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۴ : ۹۶

۳. شاق گزرنا ، نا گوار معلوم ہونا ، مصیبت لگنا .

تجھے تو میرا کام کرتے ہوئے آندھ آتی ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۴۵

آندھر

(مغ ، فت دھ) صف .

اندھا (جامع اللغات ، ۱ : ۵۹) .

[آندھ (رک) + ا : ر ، لاحقۂ صفت]

ــ کُکَر بتاسے بَھونکے

کہاوت .

اندھا کتا ہوا کی سنسناہٹ سن کر بھونکنے لگتا ہے ، فضول کام کرنے والے شخص کی نسبت مستعمل (جامع اللغات ، ۱ : ۵۹) .

ــ کُوٹے بہرا کُوٹے چاوَل سے کام

کہاوت .

کام چاہے کوئی کرے مطلب تو اس سے ہے کہ کام ہوجائے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵۹) .

آندھی

(مغ) .

(الف) امث .

۱. گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا ، طوفان باد .

اندھی ، یعنی آندھی .

۱۵۳۰ بابر نامہ (مقالات شیرانی ، ۲ : ۸)

ایک آندھی سرخ ایسی ظاہر ہوئی کہ تمام جہان اندھیر ہوگیا .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۰۹

حضرت جبرئیل نے اپنا ایک پر زمین [پر] مارا کہ ایک آندھی چل یا بدل ایسی آئی کہ اندھیرا ہوگیا .

۱۸۲۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۶

کدھر ہے اے موت ؟ آ ، کہ غم سے لبوں پر اب جان آرہی ہے
وہ شمع ، جو یادگار شب تھی ، اسے بھی آندھی بجھا رہی ہے

۱۹۲۴ نقش و نگار ، ۱۳۲

۲. اندھیرا ، تاریکی (مثال کے لیے رک : آندھی روگ) .

اف : اٹھنا .

(ب) صف .

بہت چست و چالاک ، تند و تیز (انسان یا کوئی اور جاندار چیز) .

قبر پر میری کبھی آیا اگر وہ شہ سوار
خاک اڑانے کے لیے آندھی وہ تو سن ہوگیا

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۲۸

کچھ عرب ہی والے خوب لونڈی غلام رکھتے ہیں ، اپنے برابر کھلائیں ، پہنائیں ، بٹھائیں ، بھلا یہاں کہاں ، یہاں کام لینے کو آندھی ہیں ، باقی روکھی سوکھی جو مل وہ حوالے کی .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۰

[س : آندھ (رک)]

ــ اُترنا

محاورہ .

طوفان باد کا زور کم ہونا ، تیز اور غبار آلود ہواؤں کا رکنا .

طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی ۔۔۔ چڑھی ہے یہ آندھی اتر جائے گی

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۹۵

ــ اُٹھانا

محاورہ .

رک : آندھی اٹھنا جس کا یہ تعدیہ ہے .

آندھی اٹھائی نوح کا طوفاں دکھادیا
ہیں تنگ آہ سرد سے اور چشم تر سے ہم

۱۸۷۸ آغا ، رد ، ۶۷

ــ اُٹھنا

محاورہ .

طوفان باد کا آنا ، تیز اور غبار آلود ہواؤں کا چھانا .

گئی کس کے سر سے ہوائے غرور ۔۔۔ یہ آندھی جب اٹھی نہ زائل ہوئی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۷۶

اٹھیں گی آندھیاں غم کی جو ذرہ بھی رہا باقی
زمین دشت غربت خاک میری سب اڑادینا

۱۹۱۰ گلکدہ ، عزیز ، ۲۱

ــ آنا

ف م .

بہت تیز ہوا کے ساتھ گرد و غبار کا بلند ہوکر اڑنا .

دل کے غبار نے راہ جو پائی ۔۔۔ شہر میں گویا آندھی آئی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۵۲

ہائے سورج کو گہن لگ گیا آندھی آئی
اٹھو سجاد کہ بابا نے شہادت پائی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۳

ــ آئے بیٹھ جائے ، مینھ آئے بھاگ جائے

کہاوت .

تھوڑی سی تکلیف جسے جھیل سکے تو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے (امیر اللغات ، ۱ : ۱۸۸) .

ــ آئے یا مینھ بُڑھیا پینٹھ سے نہ رہے

کہاوت .

اس موقع پر مستعمل جب کوئی شخص اپنی عادت یا کسی کام سے کسی حال میں بھی باز نہ رہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۸۸) .

ـــ پانی امذ .

آندھی اور مینھ ، طوفان باد و باراں .

دل ہے تباہ قافلۂ اشک و آہ میں
گھیرا ہے آندھی پانی نے بیکس کو راہ میں

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۱۲۷

[آندھی + پانی (رک)]

ـــ جائے مینھ جائے فقرہ .

خواہ کچھ بھی ہو ، ہر حالت میں .

گرمی ، جاڑا ، برسات ، آندھی جائے ، مینھ جائے ، وہاں کی نشست قضا نہ ہوتی تھی .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۱۱۴

آندھی جائے ، مینھ جائے ، مگر اس کی نماز اور قرآن نہ جائے .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۷

ـــ چڑھنا محاورہ .

رک : آندھی اٹھنا .

مثال کے لیے : رک : آندھی اترنا .

ـــ چھانا ف م .

رک : آندھی آنا .

کیا صبا آج ادھر زلف کی بو آتی ہے
کالی آندھی سی ہے چھائی مرے ویرانے پر

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۱۹۱

ـــ حضرت بی بی کے دامن میں باندھی فقرہ .

جب زور کی آندھی آتی ہے تو اس اعتقاد سے کہ آندھی تھم جائے گی عورتیں اور بچے چلا چلا کر کہتے ہیں آندھی حضرت بی بی کے دامن میں باندھی (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۱۸۸) .

ـــ دھاندی (مغ) امث .

آندھی کی طرح تیز و تند ، طوفانی .

مغل شہزادہ کو زک دینے کے لیے آندھی دھاندی بنا چلا آتا تھا .

۱۹۲۰ چار چاند ، ۸۹

[آندھی + دھاندی ، تابع]

ـــ روگ (ـــ و مج) .

(الف) امذ

۱. آنکھوں تلے اندھیرا آنے یا تھک جانے کی کیفیت .

کوئی جائے تو قدر عافیت معلوم ہو چلتے چلتے آندھی روگ آجاتا ہے .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۶

ایک ایک چیز ڈھونڈتے آندھی روگ آگیا .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۰۶

۲. طول طویل بات یا چیز جس کا سلسلہ ختم نہ ہو .

گوز ہے غیر نجس کا یا کہ آندھی روگ ہے
محفل رشک چمن میں گل جو ہوجاتی ہے شمع

۱۸۳۲ چرکین ، د ، ۱۵

[آندھی + روگ (رک)]

ـــ کاٹنا محاورہ .

اوپر منھ اٹھا کر آیات وغیرہ پڑھنا اور انگلی سے آندھی روکنے کا اشارہ کرنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ـــ کا شور امذ .

وہ تیز آواز اور سناٹا جو آندھی کے زور سے چلنے وقت پیدا ہوتا ہے (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ـــ کا کوا امذ .

(کوا آندھی میں نہ کہیں ٹھہر سکتا ہے اور نہ اڑ سکتا ہے ، اس مناسبت سے مجازاً) وہ شخص جو مصیبت کا مارا اور پریشان حال ہو .

باز بہادر اس طرح اڑ گیا جیسے آندھی کا کوا .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۲۸۰

ـــ کی طَرَح آیا بَگُولے کی طَرَح گَیا فقرہ .

آتے ہی جلدی سے چلا گیا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۶) .

ـــ کی طَرَح طَبِیعَت آنا ف م .

بے اختیار کسی چیز پر مائل ہونا .

جس کوچے میں میں جانے لگا خاک اڑادی
آندھی کی طرح آئی طبیعت جدھر آئی

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۸۷

ـــ کے آم امذ .

۱. سستی چیز ، مفت کی چیز .

آج کل مہنگے سمے میں تو لڑکے آندھی کے آم ہو رہے ہیں .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۴

۲. ایسی چیز جو آسانی سے تو مل سکے مگر چند روزہ ہو ، عارضی یا وقتی شے .

اس نے قسیم کی محبت پر کبھی بھروسہ نہ کیا ، وہ جانتی تھی کہ آندھی کے آم ٹھہرنے والے نہیں .

۱۹۱۷ شام زندگی ، ۵۱

ـــ کے بیر امذ .

رک : آندھی کے آم .

آندھی کے بیر زیادہ مزیدار ہوتے ہیں .

۱۹۵۲ جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۱۰۰

آنڈ (۱)
(مغ) امذ.

ارنڈ کا درخت ، انڈی کا پوڑ (پلیٹس).

[رک : آنڈ]

آنڈ (۲)
(مغ) امذ.

۱. فوطہ ، خصیہ ، خایہ.

باہر نہ رکھوں آنڈ بھی تیرا سبھی یہ مال ہے

۱۷۱۳ جعفر زٹلی ، ک ، ۵۰

لپٹن کی دے اسے نہ برک بانڈ کی بلا میرٹھ کا علتی ہے اسے آنڈ کی بلا

۱۹۱۲ شمیم ، ساقی نامہ در ہجو حکیم بے وفا ، ۳

[س : آنڈ आंड]

— بڑھنا

آب نزول سے خصیوں کا پھول جانا ، فوطوں میں پانی اتر آنا ، فتق کی بیماری ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۷).

آنڈو (۱)
(مغ ، و مع) صف ؛ امذ.

۱. فوطوں والا ، خصی کی ضد.

جس کا آنڈو بکے وہ بدھیا کیوں کرے. مشہور کہاوت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۷).

۲. (مجازاً) وہ شخص یا جانور جس کے بڑے بڑے خصیے ہوں؛ پرشہوت ، شہوتی ؛ سانڈ ، بجار (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۷).

[آنڈ (رک) + ۱ : و ، لاحقۂ صفت]

— بیل
(- ی لین).

(الف) امذ.

رک : آنڈو (۱) نمبر ۱ و ۲.

(ب) صف.

مست ، مشٹنڈا ، کاہل ، احدی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۷).

[آنڈو + بیل (رک)]

— بیل جی کا جوال
کہاوت.

سانڈ جنجال ہوتا ہے (جامع اللغات ، ۱ : ۶۰).

آنڈو (۲)
(مغ ، و مع) امذ.

۱. رک : آنڈو نمبر ۱.

ہاں سنا ہے کہ فلانا سردار ایسا بہادر و ثابت قدم تھا کہ معرکۂ کارزار میں ہاتھی کے پاؤں میں "آنڈو" ڈلوا دیے.

۱۸۶۹ غالب ، خطوط ، ۵۲۲

۲. رک : آنڈو نمبر ۲.

جس پر نظر پڑتی ہے بانکا . . . چست گھٹنے ڈانٹے آنڈو پڑے ہوئے

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۲

کمزور بانکپے کا آنڈو (وزنی زنجیر اور بھاری بیڑی کا مجموعہ جس کا اگلے زمانے میں رواج تھا).

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، ۱۵ ، ۵ : ۹

[رک : آنڈو]

آنڈی
(مغ) امث.

۱. (پورب) پیاز کی گنٹھی.

کانوں میں بجائے بالیوں و بجلیوں کے لہسن و پیاز کی آنڈیاں رسّی میں بندھی ہوئیں پہنے بیٹھی ہیں.

۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۱۳۶

۲. پہیے کے سرے پر آہنی حلقہ جو نا کی مضبوطی کے لیے لگایا جاتا ہے (اپ و ، ۵ : ۱۰۲).

[رک : آنٹی]

آنڈی بانڈی/آنڈے بانڈے
(مغ ہر چہار ن) امث / امذ.

سیر ، ہٹر گشت (جامع اللغات ، ۱ : ۹۰).

[س : اٹمن अटम + ۱ : بانڈے (تابع)]

— کھانا
محاورہ.

۱. ادھر ادھر پھرنا ، بلا مقصد گھومتے پھرنا (پلیٹس).

۲. بچوں کا ایک کھیل ، پھل بجھول (جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اچھے دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں تو ان کے سر گروہ 'پھل' کا نام تجویز کرنے کے لیے باہم صلاح مشورہ کرتے ہیں ، اس وقت اپنے اپنے آڑیوں سے کہتے ہیں کہ آنڈی بانڈی یا آنڈے بانڈے کھا آؤ. بچے آنڈی بانڈی یا آنڈے بانڈے کہتے ہوئے دور چلے جاتے ہیں. ان کی واپسی تک یہاں پھل کا نام تجویز ہوجاتا ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۸۸ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸).

— بانڈنا
محاورہ.

رک : آنڈی‌بانڈی/آنڈے بانڈے کھانا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸).

آنڈھا بانڈھا
(مغ ، مغ) امذ.

لڑکوں کا ایک کھیل جس میں وہ چادر وغیرہ اوڑھ کر یہ الفاظ ادا کرتے اور کھیلتے ہیں ، نیز رک : آنڈے بانڈے کھانا (نوادرالالفاظ ، ۳۵).

[رک : آنڈے بانڈے]

آنر
(فت ن) امث.

۱. عزت ، نیک نامی.

آنر آنر بیل آنرری وغیرہ لکھے گئے ہیں.

۱۸۹۲ مکاتیب امیر ، ۱۴۰

دشوار ہے مستحق آنر ہونا کچھ سہل نہیں علی برادر ہونا

۱۹۲۱ اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۷

۲. خطاب ، امتیاز ، اعزازی تمغا.

واپسی آنر کی جھگڑا ختم کر سکتی نہیں

لوگ کہتے ہیں خدا کو جان واپس کیجیے

۱۹۲۱ اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۲۹

[انگ : آنر Honour]

آنرت
(فت ن ، سک ر) امذ.

تماشا گاہ ، اکھاڑا ، اسٹیج ، تھیٹر ؛ جنگ (پلیٹس).

[س : آنرت आनर्त]

آنریبل (سک ن، ی مج، کس ب) صف؛ ~ آنرایبل (فت ن، سک ر، ی مج، کس ب).

لائق احترام، معزز، عزت مآب، عموماً ہائی کورٹ کے ججوں اور کابینہ کے ارکان وغیرہ سے تخاطب کا کلمہ.

آنریبل حاجی محمد اسمعیل خان ضلع علی گڑھ کے تعلقدار اور نہایت مشہور اور نامی خاندان کے ممبر ہیں.

۱۸۹۷ مکاتیب سرسید، ۲۵۳

بڑے بڑے آنریبل اپنی قوت استدلال اور ملکۂ تقریر پر گھمنڈ کر رہے ہیں.

۱۹۱۵ سی پارۂ دل، ۱: ۱۲۲

[Honourable]

آنریری (سک ن، ی مج) صف؛ ~ اونریری.

اعزازی، بلا تنخواہ کا (عہدہ، کام، عہدہ دار وغیرہ).

خان صاحب حکیم ظہیر الدین خان آنریری مجسٹریٹ ضلع دہلی.

۱۹۰۵ یادگار دہلی، ۳۱

[انگ : Honorary]

~ سکریٹری (~ کس س، سک ک، ی مج، سک ٹ) امذ.

اعزازی طور پر منتخب یا نامزد کیا ہوا سکریٹری، بلا تنخواہ سکریٹری (ماخوذ: جامع اللغات، ۱: ۶۰).

[آنریری + سکریٹری (رک)]

~ مجسٹریٹ (~ فت م، کس ج، سک س، ٹ، ی مج) امذ.

وہ مجسٹریٹ جو بلا تنخواہ کام کرے (اور اپنی علمی یا خاندانی شہرت کی بنا پر حکومت کی جانب سے اس عہدے کے لیے نامزد کیا جائے) (ماخوذ: جامع اللغات، ۱: ۶۰).

[آنریری + مجسٹریٹ (رک)]

آنڑ (مغ) امذ.

رک: آنڈ (پلیٹس).

[س : آرنڈ आरण्ड]

آنڑی (مغ) امث.

قدیم وضع کے کولھو کی لاٹ کے نچلے سرے پر چوپہلا شکل کی بنی ہوئی تہاپ جو گنے کے ٹکڑوں کو مروڑی دے کر توڑتی اور رس نکالتی ہے، ٹارن، جوایا (اپ و، ۳: ۱۸۸).

[رک : آڑی]

آنس الارواح (کس مج ن، ضم س، غم ا، سک ل، فت ا، سک ر) امذ.

(لفظاً) روحوں کو فرحت بخشنے والا، (مراداً) اسطو خودوس (خزائن الادویہ، ۷: ۱۲).

[ع : آنس (ا ن س) + ال (ا) (رک) + ارواح (رک)]

آنسٹ (کس مج ن، سک س) صف

ایماندار، دیانت دار.

وہ اس... ٹٹ پونجیے پنساری سے زیادہ آنسٹ نہیں ہو سکتا.

۱۸۸۹ لیکچروں کا مجموعہ، نذیر، ۱: ۱۷۴

اسم کیفیت: آنسٹی.

تجارت براہ راست آنسٹی (دیانت داری) اور راست بازی کی تعلیم دیتی ہے.

۱۸۹۶ مقالات حالی، ۱: ۲۰۰

[انگ : Honesty ; Honest]

آنسو (مغ، و مع) امذ؛ ~ آنجھو (قدیم).

پانی کا وہ قطرہ جو غم تکلیف یا خوشی کی شدت میں یا شدید کھانسی اور قہقہے کے وقت آنکھوں سے نکلے، اشک، ٹسوے.

آنسوؤں کی جھڑ لاگ رہی سب چھائے رہے بادریا
مورو بولے پپیہا بولے اموا پہ بولے کوئلیا

مشہور ٹھمری

نوشیرواں کے یہ بات سنتے ہی بے اختیار ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے.

۱۸۰۳ گنج خوبی، ۱۰۶

وہ صبح کو اٹھ اٹھ کے روتی اور یوں ٹپ ٹپ آنسو گراتی ہیں جیسے پتیوں پر سے شبنم کی بوندیں گرتی ہوں.

۱۹۲۳ مضامین شرر، ۱، ۲: ۲۱۰

[س : اکشو + ک : अश्रु + क]

~ ابلنا

محاورہ.

دل بھر آنے پر یکایک آنسو نکل پڑنا، بے اختیار رو پڑنا.

لاچی کی آنکھوں میں آنسو ابل پڑے.

۱۹۶۲ ایک عورت ہزار دیوانے، ۴۹

~ امڈنا/امنڈنا

محاورہ.

کثرت سے آنسو بہنا.

اشک امڈے ہجر میں جب آہ کی برق چمکی اور بادل گھر گیا

۱۸۷۳ کلیات قدر، ۱۳۱

تھرا کے بس کھڑے کے یونہیں رہ گئے کھڑے
منہ سے نہ کچھ کہا مگر آنسو امڈ پڑے

۱۹۷۲ مرثیۂ یاور اعظمی، ۱۱

~ ایک نہیں کلیجہ ٹوک ٹوک کہاوت.

مکاری کی ہائے ہائے ہے، دردمندی نہیں محض بناوٹ ہے (امیراللغات، ۱: ۱۹۲).

~ آنا

محاورہ.

کلیجہ امڈ کر آنسوؤں کا پلکوں پر آجانا، آنکھوں سے آنسوؤں کا گرنا، آبدیدہ ہونا.

کس کے دانتوں کی چمک کا دھیان ہے جو رات دن
متصل آتے ہیں آنسو سبحۂ بلّور سے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ، ۱: ۱۰۰

خدا جانے کیا بات یاد آئی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو آنے لگے.

۱۹۲۲ نوراللغات، ۱: ۱۲۷

— **بہانا** محاورہ .

رونا .

نہ اس کی بزم میں آنسو بہائیو اے چشم
نگاہ رکھیو ذرا میری آبرو کی طرف

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۵۲

صدا نام رہے اللہ کا ، دیکھ لو سب کچھ فنا ہوگیا اور ٹوٹی پھوٹی دیواریں کھڑی آنسو بہا رہی ہیں .

۱۹۱۷ رہنمائے سیر دہلی ، حسن نظامی ، ۴۴

— **بہنا** محاورہ .

آنسو بہانا (رک) کا لازم ، آنسو جاری ہونا .

فردوس میں رواں گا شرف اتنے ہی موتی
بہتے ہیں جو میرے غم شبیر میں آنسو

۱۸۹۶ دیوان شرف ، ۲۰۵

حادثے کی خبر سنتے ہی گھر بھر کے آنسو بہنے لگے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۴۷

— **بھر آنا** محاورہ .

آبدیدہ ہونا ، ایسا محسوس ہونا کہ اب روئے .

آہ کیوں کھینچ کے آنکھوں میں بھر آئے آنسو
کیا قفس میں تجھے اے مرغ چمن یاد آیا

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۷

بھر آئے پھول کے آنسو پیام شبنم سے کلی کا ننھا سا دل خون ہو گیا غم سے

۱۹۰۸ بانگ درا ، ۱۱۷

— **بھر بھر کے رونا** محاورہ .

زار و قطار گریہ کرنا ، پھوٹ پھوٹ کے رونا .

کیا کیا نہ جدا دوست ہوئے پل کے جھپکتے
بھر بھر کے میں آنسو غم احباب میں رویا

۱۷۸۴ میر حسن ، د ، ۳۲

— **بھر لانا** محاورہ .

آبدیدہ ہو جانا ، رونے کے قریب ہونا .

ایک بارگی وہ جوان آنسو بھر لایا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۳۳

جب لکھنؤ کا ذکر آتا تھا تو ٹھنڈی سانس بھرتے تھے اور آنکھوں میں آنسو بھر لاتے تھے .

۱۹۰۰ امیر ، مکاتیب امیر ، ۱۷

— **بھرے ہونا** ف م .

رونے کے قریب ہونا ، آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہونا (عموماً آنکھوں کے ساتھ) .

آنسو بھرے ہو آنکھوں میں دل کو الم ہے کیا
کس بات پر ملول ہو میں بھی سنوں ذرا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۷

— **پاک کرنا** ف م .

آنسوؤں کو رومال وغیرہ سے خشک کرنا یا پونچھنا .

یہ کہہ کر اور آنسو پاک کر کے کہا کہ بیٹی چل .

۱۹۰۳ آفتاب شجاعت ، ۲ : ۲۳

— **پچھنا** محاورہ .

تسکین ہونا ، تسلی ہونا ، نقصان کا تدارک ہو جانا (اکثر 'کچھ تو' کے ساتھ مستعمل) .

شہر سے ہم نے قدم اپنے نکالے شکر ہے
کچھ تو آنسو پچھ گئے دامان صحرا دیکھ کر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۳

''نہیں'' سے کسی کی دل شکنی ہوتی ہے تو ''ہاں'' سے کسی کے آنسو پچھتے ہیں .

۱۹۲۳ مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۴۴

— **پوچھنا** محاورہ ؛ ~ پونچھنا .

آنسو پچھنا (رک) کا تعدیہ (اکثر 'کچھ تو' کے ساتھ مستعمل) .

ایک دن تو مسکرا کر چار آنکھیں کیجیے
کچھ تو آنسو پوچھیے اس عاشق ناشاد کے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۲

آنسو پونچھنے کے لیے یہ لکھ دیا گیا تھا کہ اس سے ایسے دیسی علوم کے مدارس کا بند کرنا مقصود نہیں ہے .

۱۹۳۳ مرحوم دہلی کالج ، ۱۹

— **پینا** محاورہ .

(غم تکلیف یا صدمے کی حالت میں) آنسو آنکھ سے باہر نہ نکلنے دینا ، ضبط کرنا ، صبر و تحمل سے کام لینا .

تشنگی اور بھی بھڑکتی گئی جوں جوں میں آنسوؤں کو اپنے پیا

۱۷۸۴ درد ، د ، ۳۶

کیا قہر ہے کب تک کوئی رہ جائے آنسو پی کے یوں
ہنس ہنس کے میرے آگے تم دست عدو سے جام لو

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲۵

آنکھوں ہی آنکھوں میں خانم نے کس طرح آنسو پی لیے میں ہی جانتا ہوں .

۱۹۳۵ خانم ، ۲۸۴

— **پھوٹ نکلنا** محاورہ .

آنسو نکل پڑنا ، آنسو ابل نکلنا .

آنکھوں سے اپنی آنسو کچھ ایسے پھوٹ نکلے
فوارے کے کسی نے جیسے ہو نل کو توڑا

۱۸۱۸ انشا ، کلام انشا ، ۴۹

— **توڑ** امذ .

(لڑکوں کی اصطلاح) اے موسم کی بارش جسے ٹھیک ہلہ گڑی سمجھ کر گھر سے نہیں نکلتے (امیراللغات ، ۱ : ۱۹۳) .

[آنسو + ا : توڑ ، توڑنا (رک) سے]

— تھمنا
محاورہ .

گریہ موقوف ہو جانا .

صبر و شکیب کرنے لگے سینہ میں خروش
آنسو تھمے ، گئے ہوے پھر آئے سب کے ہوش

۱۸۹۷ دیوان ڈاکٹر مائل ، ۳۰۶

— ٹپ ٹپ ٹپکنا/گرنا
ف مر .

رک : آنسو ٹپکنا .

نوشیرواں کے یہ بات سنتے ہی ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے .

۱۸۰۲ گنج خوبی ، ۱۰۶

نورالدین کا دل بیٹھ گیا اس کے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۵۵

— ٹپکنا
ف مر .

بے اختیار آنسو گرنا .

بے ہار جام میں مرے آنسو ٹپک پڑے
پیتے ہیں جیسے پانی ملا کر شراب میں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۸

خوں کے قطرے جو مصلے پہ ہراک سو ٹپکے
یہ ستم دیکھ کے شبنم کے بھی آنسو ٹپکے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۶

— جاری ہونا
ف مر .

رک : آنسو بہنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .

— جوش پر آنا
محاورہ .

رک : آنسو امنڈنا .

آنسو آئیں جوش پر تو روکنے والا ہے کون
آنکھیں ہیں گنگ وجمن عالم خس وخاشاک ہے

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۹۱

— جھڑنا
محاورہ .

رک : آنسو بہنا .

غم کا دریا امڈا سب کی آنکھوں سے آنسو جھڑنے لاگے ساری پلکوں سے

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۲۲

— چلنا
محاورہ .

رک : آنسو بہنا .

دن رات میری آنکھوں سے آنسو چلے گئے
برسات اب کے شہر میں سارے برس رہی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۸۲

بے اختیار آنکھوں سے آنسو چلنے لگے .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸

— خشک ہونا
ف مر ، محاورہ .

رونا نہ آنا ، انتہائی رنج و غم یا صدمے میں بھی ڈر یا حسرت وغیرہ سے آنسو نہ نکلنا .

اٹھانا بار منت شاق تھا پیراہن تن کا
ہوئے خشک آنکھ میں آنسو لیا احساں نہ دامن کا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۵۲

ہوے خشک کم بخت شبنم کے آنسو
نہ کچھ اوس اس نے بھی گلچیں پہ ڈالی

۱۹۱۸ فردوس تخیل ، ۱۷۸

— دینا
محاورہ (عموماً شمع وغیرہ کے ساتھ) .

(کنایۃً) شمع کی پگھلی ہوئی چربی کا بوند بوند ہو کر گرنا .

منظور روح کو نہیں افشائے راز عشق
آنسو ہماری شمع لحد کیا مجال دے

۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۹۰۲

— دھار
امث .

رک : آنسو ڈھال معنی نمبر ۲ (ا پ و ، ۵ : ۹۳) .

[آنسو + دھار (رک)]

— ڈالنا
محاورہ (قدیم) .

رک : آنسو گرانا .

اس شادی کا ایسا سمیا بن آیا ہے کہ جہاں تائیں کہ دیوتا بمہ برمہا آئے ہیں سو حسد کے آنسو ڈالتے ہیں .

۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۲

— ڈبڈبا لانا
محاورہ .

رک : آنسو بھر آنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۲۸) .

— ڈبڈبانا
محاورہ .

رک : آنسو بھر آنا .

نہ پوچھو کس لیے آنسو ہیں ڈبڈبائے ہوئے
کسی جگہ سے ہم آئے ہیں چوٹ کھائے ہوئے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۷۸

لڑکی کے آنسو ڈبڈبا آئے .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳

— ڈھال
(الف) امث .

۱. وہ بھوری جو گھوڑے کی آنکھ کے کونے کے قریب ہو اور جب کان جھکایا جائے تو اس کے نیچے نہ آئے .

نہ آوے کان کے نیچے تو ہے اور اسے کہتے ہیں آنسو ڈھال کر غور
۱۷۹۵ فرس نامۂ رنگین، ۲
آنسو ڈھالی/ابلق/سنگھن تینوں بھونری ایک جگہ ہیں.
۱۸۲۱ زینت الخیل، ۵۸
چودھری بول بڑا اور استاد آنسو ڈھال بھی دھری ہوئی ہے.
۱۹۶۳ سہ ماہی 'اردو نامہ، چڑھتا سورج، ۱۲، ۱۲

۲. گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں آنکھ سے پانی آنسو کی طرح بہا کرتا ہے (نوراللغات، ۱ : ۱۴۸).
(ب) صف.
آنسو ڈھال کے مرض میں مبتلا (آنکھ).
بدن کا عیب تو یہ ہے کہ کسی کو یوں کہو کہ... آنکھیں چندھی یا آنسو ڈھال یا بھینگی ہیں.
۱۸۶۴ مذاق العارفین، ۳ : ۱۵۶
[آنسو + ۱: ڈھال، ڈھالنا (رک)]

— ڈھبڈبانا
محاورہ.
رک : آنسو ڈبڈبانا.
پانچ درجن عورتیں منہ بنائے آنکھوں میں آنسو ڈھبڈبائے لمبی سانسیں بھرتیں داخل دفتر ہوئیں.
۱۹۱۵ سجاد حسین، احمق الذین، ۱۲

— ڈھلکنا
ف م.
پلکوں سے آنسو کا ٹپک پڑنا.
تھا رات سوز دل کا مرے بزم میں بیاں
بے اختیار شمع کے آنسو ڈھلک پڑے
۱۷۹۵ قائم، مختار اشعار، ۱۹
وہ مری آنکھ سے ڈھلکتے ہوئے آنسو دیکھے
جس نے لڑکوں کو نہ ہو ضد میں مچلتے دیکھا
۱۸۷۳ کلیات قدر، ۱۲۱
قطرے عرق کے ان کی جبیں سے ٹپک پڑے
وہ دل پکڑ کے رہ گئیں آنسو ڈھلک پڑے
۱۹۱۲ شمیم، مرثیہ، ۸

— ڈھلنا
محاورہ.
لگاتار آنسو بہنا.
چک لال کر لالا کیا، آنسوں ڈھلا، بکلا کیا
تن گال کر جالا کیا، تس پر اگن پھایا فراق
۱۶۶۹؟ دیوان شاہ سلطان ثانی، الف، ۶۰
مناجاتی کا آنسو ڈھل کے اس کے آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا
۱۸۵۷ کلیات نعت، محسن، ۶۱
درے جو کھائے چار قدم بھی نہ چل سکے
منکا ڈھلا یہ خوف سے آنسو نہ ڈھل سکے
۱۹۶۴ مرثیۂ فیض بھرتپوری، ۲۰

— روکنا
ف م.
رونے کو ضبط کرنا (امیراللغات، ۱ : ۱۹۳).

— سوکھ جانا
ف م، محاورہ.
رک : آنسو خشک ہونا.
زمیں میں سمایا تحیر سے آب گئے سوکھ آنسو کنوئیں کے شتاب
۱۷۸۴ میر حسن (امیراللغات، ۱ : ۱۹۳)
شدت غم کا تقاضا تھا کہ رو اے گرو
ظلم کے ڈر سے مگر سوکھ گئے تھے آنسو
۱۹۱۲ شمیم، مرثیہ، ۹

— کا آبلہ/چھالا
امذ.
وہ آبلہ جو آنسوؤں کی حدت اور کثرت سے پڑ جائے (امیراللغات، ۱ : ۱۹۳).
یہاں تک زخم ہے دل میں کہ پھوروں میں لہو رویا
کوئی آنسو کا بھی چھالا جو دیکھا تیغ مژگاں میں
۱۸۵۳ دیوان اسیر، گلستان سخن، ۲۵۲

— گرانا
محاورہ.
رک : آنسو بہانا.
بخل دیکھو تو میری تربت پر ایک آنسو بھی وہ گرا نہ سکا
۱۸۶۵ نسیم دہلوی، د، ۶۰
دل چاہتا تھا کہ وہ ایک دفعہ شوہر کی قبر پر بیوگی کے آنسو گرائے.
۱۹۱۵ گرداب حیات، ۳۰

— گرنا
محاورہ.
رک : آنسو بہنا.
کیا آگ کی چنگاریاں سینے میں بھری ہیں
جو آنسو مری آنکھ سے گرتا ہے شرر ہے
۱۸۱۰ میر، ک، ۸۱۴
اس کی حسرت تھی کہ جتنے آنکھ سے آنسو گریں
جذب صادق کے اثر سے صبا در شبنم بنیں
۱۹۲۹ مطلع انوار، ۵۵

— لمبے لمبے بہانا
محاورہ (طنزیہ).
بڑے بڑے آنسو نکالنا، شدت سے رونا، آنسوے بہانا، تصنع سے رونا.
بولی وہ لمبے لمبے آنسو بہا نخرے سے تھن تھنا پکڑنا تھا
۱۸۱۰ ہشت گلزار (مہذب اللغات، ۲ : ۹۵)

— نکل آنا
محاورہ.
آنکھوں میں آنسو آجانا، آنسو بھر آنا.
عجب روداد ہے اپنی بیاں کرتے ہیں ہم جس سے
نکل آتے ہیں آنسو اوس کو رقت آ ہی جاتی ہے
۱۸۳۶ ریاض البحر، ۲۵۱
بمشکل نبی کہا کے جو برچھی کا پھل آئے
دل لاکھ سنبھالا مگر آنسو نکل آئے
۱۹۶۲ مرثیۂ منظور رائے پوری، ۱۲

— نکل پڑنا محاورہ .

یکایک (بے حد خوشی یا غم سے) آنکھوں میں آنسو آجانا .

ماند شمع بس مرے آنسو نکل پڑے دیکھا جو بے چراغ کسی کے مزار کو

۱۸۵۲ دفتر فصاحت ، وزیر ، ۱۴۱

خدا جانتا ہے میرے تو آنسو نکل پڑے .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۲۸

— نکلنا محاورہ .

رونا ، آنسو بہنا ، آنسو ٹپکنا (رک) .

آنکھیں پتھرا گئیں جوں سنگ سلیمانی آہ
نکلے آنسو تو یہ الفت نے نچوڑے پتھر

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۳۸

فوج اعدا سے وہ غازی صفت جو نکلے
صف مژگاں کو الٹتے ہوئے آنسو نکلے

۱۹۷۵ مرثیۂ ہلال نقوی ، ۹

آنسوؤں (مغ ، ضم س ، و مج) امذ ؛ ج .

رک : آنسو جس کی یہ جمع مغیرہ اور ترکیبات ذیل میں مستعمل ہے .

— (سے) پیاس نہیں بجھتی کہاوت .

رونے دھونے سے کام نہیں چلتا ، اظہار غم سے دل کی بھڑاس نہیں نکلتی .

وہ صحبتیں اور تقریریں جو یاد کرتے ہو . . . مجھ سے خط پر خط لکھواتے ہو ، آنسوؤں پیاس نہیں بجھتی ، یہ تحریر تلافی اس تقریر کی نہیں کرسکتی .

۱۸۵۹ خطوط غالب ، ۲۷۹

— سے منہ دھونا محاورہ .

زار و قطار رونا ، اتنا رونا کہ آنسوؤں سے منہ تر ہو جائے .

صبح تک بے اختیار رویا کیا اور آنسوؤں سے منہ دھویا کیا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۶۱

عاشور کی سحر کو شہ بیکس و غریب
منہ آنسوؤں سے دھوتے تھے پانی نہ تھا نصیب

۱۹۷۱ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۷

— کا تار باندھنا محاورہ .

لگا تار زار و قطار رونا .

خلق تجھ سے بے خبر ہے دے خبر خالق کو تو
تار برقی گر نہیں ہے آنسوؤں کا تار باندھ

اکبر ، ک ، ۱ : ۱۶۸

— کا تار بندھنا محاورہ .

پھوٹ پھوٹ کر رونے سے لگاتار آنسو بہنا .

کہو اے بحر کس نے رشتۂ مہر و وفا توڑا
کئی دن سے بندھا ہے آنسوؤں کا تار کیا باعث

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۷

قرآن مجید کی چند آیتیں زبان مبارک سے ادا ہوئیں اور اس کے بعد آنسوؤں کا تار بندھ گیا .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۷۴

— کا دریا امذ .

(مجازاً) آنسوؤں کی کثرت (شدت اور کثرت سے آنسو بہائے جانے کی تشبیہ میں مستعمل) .

نہارہے ہیں وہ غیروں کے ساتھ گنگا میں
نہائیں ہم بھی نہ کیوں آنسوؤں کے دریا میں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۹

مجھ میں کھڑے ہونے کی تاب نہ تھی ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا امڈ آیا .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۵۱

اف : امنڈنا ، بہانا ، بہنا .

— کا لچھا امذ .

آنسوؤں کا تار ، آنسوؤں کا تسلسل (جامع اللغات ، ۱ : ۶۱) .

— کی جھڑی امث .

رک : آنسوؤں کا لچھا .

لاگی جب آنسوؤں کی جھڑی تب خبر پڑی

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۶

آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگی ہوئی تھیں .

۱۹۳۲ قرآنی قصے ، ۸۲

— کی سیلی امث .

رک : آنسوؤں کا لچھا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۱۹۲) .

— کی لڑی امث .

رک : آنسوؤں کا لچھا .

مرے آنسوؤں کی لڑی دیکھ ساقی یہ ہار اور مینائے مے کا گہر ہے

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۷۲

— میں نہانا محاورہ .

زار زار رونا .

وہ بے اختیار ہو کر ایسی روئی کہ آنسوؤں میں نہا گئی .

۱۹۰۲ سوانح عمری ملکہ وکٹوریا ، ۱۶۱

آنسہ (کس مج ن ، فت س) امث .

ع - اہل خاتون ، عموماً کنواری عورت کے نام سے پہلے ، انگریزی مس (Miss) کی جگہ مستعمل ہے ، جیسے : آنسہ آمنہ خاتون وغیرہ .

مس کے لیے آنسہ اس زمانے سے شروع ہوا جبکہ لڑکی اپنے والد کے نام سے پکاری جانے لگی ، مثلاً آنسہ مریم فرخندہ علی .

۱۹۷۲ پھر نقار میں پھول مہکے ، ۵۷

[ع : (ان س) (= پاک نفس والی)]

آنک
(فت ن) امذ .

ایک بڑا فوجی ڈھول جو ایک طرف سے بجایا جاتا ہے ، دھونسا ، دمامہ (پلیٹس) .

[س : آنک आनक]

آنک (۱)
(مغ) امث .

۱. جانچ ، تخمینہ ، اندازہ .

اس مال میں تمہاری آنک ٹھیک نہیں ہے کسی اور کو دکھانا چاہیے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۱۹۵

۲. علامت ، نشان (جو قیمت فروخت ظاہر کرنے کے لیے سامان پر ڈالدی ہو) ، مہر ، سکوں کے حروف اور ہندسے وغیرہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ امیراللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

۳. حروف تہجی کا کوئی حرف .

یونہی خیال یار کی آتی ہے جب میں بات
دل کے ورق پہ تب سیتی لکھتا ہوں غم کی آنک

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۹۹

۴. (i) (ریاضی) ہندسہ ، عدد ، صفر .

حساب کرنے کے اصل آنک دس ہیں .

۱۸۳۲ تعلیم نامہ ، ۱ : ۷۷

(ii) اصل رقم/شرح اور مدت کا حاصل ضرب .

۱۰۰ پکے آنکوں کا وہی سود ہوتا ہے جو سو روپے کا .

۱۹۱۵ مہاجنی حساب ، ۲۱

۵-۶-۷. خم ، جھکاؤ (جیسے ہُک میں) ؛ کولھے کے اوپر بغل تک کا حصۂ جسم ، آغوش ؛ حصہ بخرا (پلیٹس) .

[س : آنک अङ्क]

ـــ بِدیا
(ـــ کس ب ، شدد بکس) امث .

علم الحساب (پلیٹس) .

[آنک + بدیا (رک)]

ـــ بَنْدی
(ـــ فت ب ، سک ن) امث .

لگان یا محصول کا چکوتا (پلیٹس) .

[ا : آنک + ف : بند ، بستن (= باندھنا) سے + ی لاحقۂ مصدری]

ـــ پڑنا
ف مر .

گھوڑے کے تھان وغیرہ پر نشان یا ہندسے کا کاڑھا یا لکھا جانا (امیر اللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

ـــ دار
امذ .

حصہ دار ، شریک ، ساجھی (پلیٹس) .

[آنک + دار (رک)]

ـــ ڈالْنا
ف مر .

آنک پڑنا کا تعدیہ (امیراللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

ـــ کار
صف .

آنکنے والا ، تخمینہ لگانے والا (پلیٹس) .

[آنک + کار (رک)]

آنک (۲)
(مغ) امث (قدیم) .

رک : آنکھ .

دیے پتلی یوں نار کی آنک میں کہ بیٹھیا بھنور آب کی پھانک میں

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۳۷

طوفان تنک سمن کی بو میں صد دور یک آنک کے انجو میں

۱۷۰۰ من لگن ، ۱

ـــ پَڑْنا
محاورہ (قدیم) .

رک : آنکھ پڑنا .

دیکھی سو پڑی جا کے یوسف پو آنک

۱۶۹۷ ہاشمی بیجاپوری ، یوسف زلیخا (دکنی اردو کی لغت ، ۹)

ـــ کَڑْوی کَرنا
محاورہ (قدیم) .

تیوری پر بل ڈالنا ، ترشرو ہونا .

سمج دل منے یوں سو کر کڑوی آنک

۱۶۹۷ ہاشمی بیجاپوری ، یوسف زلیخا (دکنی اردو کی لغت ، ۹) .

ـــ مُچانی کَڑْواتیل
امذ .

رک : آنکھ مچولی .

چھپے چھپنے کا سو کھیل آنک مچانی کڑوا تیل

۱۶۳۵ شاہ ابوالحسن بن شاہ حبیب اللہ ، سکھ انجن (دکنی اردو کی لغت ، ۹) .

آنْکْڑا
(مغ ، سک ک) : ~ آنکڑہ .

(الف) امذ .

۱. لوہے کی سلاخ جس کا ایک سرا مڑا ہوا ہو (جو بعض چیزوں کے لٹکانے الکانے کھینچ کر نکالنے یا کریدنے وغیرہ کے کام آتا ہے) ، آہنی حلقہ جس کا منھ ایک جانب سے کھلا ہوا ہو .

ایک انگشتری کو باہر کے تار یعنی مورچے کے آنکڑے کے ساتھ زنجیر سے شریک کرتا ہوں .

۱۸۲۹ ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۶۳

تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو کھینچ نکالوں گا .

۱۹۵۱ کتاب مقدس ، ۸۱۷

۲. آنک (رک : آنک (۱) نمبر ۲) کا نشان جو یاد داشت کے لیے کھاتے وغیرہ میں درج کیا جائے (ا پ و ، ۷ : ۳۰) .

۳. وہ نشان جو بنانے یا بیچنے والا اپنی خاص علامت یا مارکے کے طور پر اپنے مال پر ڈالے ، ٹریڈ مارک (ا پ و ، ۷ : ۳۰) .

۴. ایک ڈنڈا جو بھگوڑے بیل وغیرہ کے گلے میں اس لیے لٹکا دیا جاتا ہے کہ وہ بھاگنے نہ پائے (اس کا ایک سرا زمین پر رہتا ہے اور تیز بھاگنے کی صورت میں بیل کی اگلی ٹانگوں کے بیچ میں اٹک کر آڑا ہو جاتا ہے) ، لَنگر (ا پ و ، ۵ : ۷۸) .

(ب) صف عددی .

۵. (ٹھگی) ایک ہزار .

"۔ ۔ ۔ دیکھو یہ رقم کا آنکڑا" ہے ، میں نے دوسرے کاغذوں کو اسے دے کر کہا ، تم درست کہتے ہو .

۱۸۸۸ سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۲۱

[س : آنک + ڑ + کَ : अङ्क + ड़ + क]

آنکا

(مغ) امذ .

رک : آکا .

بھلا آنکا صاحب کو کہاں تاب کہ ایسے سخت کلمے برداشت کریں .

۱۹۱۱ ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۸۲

آنکڑی

(مغ ، سک ک) امث .

۱. رک : آنکڑا نمبر ۱ جس کی یہ تانیث ہے .

۲. کان کا میل نکالنے کی سلائی جس کا سرا مڑا ہوتا ہے (ا پ و ، ۷ : ۱۱۱) .

[ا : آنکڑا (رک) + ی ، علامت تصغیر]

آنکَس

(مغ ، فت ک) امذ .

رک : آنکَس .

۱. لوہے کا آنکڑا جس سے کونچ کر عموماً فیلبان ہاتھی کو چلاتا اور قابو میں رکھتا ہے ، پھنی .

اخل آنکس ہے لیکن مانتا نیں بھوت کھوڑل ہے نیں آنکس کوں ڈرتا

۱۶۷۲ عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۷

ہے سربلند اتنا یہ بھی عجب نہیں ہے
آنکس یہ ماہ نو کے گر دست پیلباں ہو

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۵

تیز آنکس سے مست ہاتھی کو روک سکتے ہیں .

۱۸۸۶ لال چندرکا ، ۳۸

اس کے ہاتھوں میں بیل کے ہانکنے کا آنکس ہے .

۱۹۲۳ ویدک ہند ، ۱۷۱

اف : لگانا ، مارنا .

۲. (مجازاً) سرکوبی کرنے والا نگراں ؛ سرکوبی ؛ آلۂ سرکوبی .

یہ شخص جادوگر میرا شوہر ہے اور میرے اوپر آنکس اپنی بیوقوفی کا رکھے فقط میری محافظت کے لیے مست ہاتھی بنا رہتا ہے .

۱۸۲۵ حکایت سخن سنج ، ۶۰

بی صاحبہ سے ان کا آنکس برداشت نہیں ہوتا .

۱۹۳۲ عزمی ، انجام عیش ، ۵۷

آنکَل

(مغ ، فت ک) امذ .

بجار ، سانڈ .

گاؤں میں ایک بجار یعنی سانڈ جس کو آنکل بھی کہتے ہیں ، ضرور رکھنا چاہیے ، اس سے نسل گائے و بیل کی اچھی پیدا ہوتی ہے .

۱۹۲۵ محب المواشی ، ۱۰

[مقامی ؟]

آنکنا

(مغ ، سک ک) ف م .

۱. قیمت کا تخمینہ کرنا .

بھیجو بازار محبت میں مرا گوہر دل
پوچھو تم جوہریوں سے کہ وہ کیا آنکتے ہیں

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۷۱

انسان کی قیمت اس کے بینک اکاؤنٹ اور اس کی شان و شوکت سے آنکی جاتی ہے .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۱۵۶

۲. دعا یا منتر پڑھ کر گلٹی پر پھونکنا (تاکہ ورم تحلیل ہو جائے) .

ملا جی کنور کو ایسا آنکتے ہیں کہ ایک ہی دو دن میں تحلیل ہو جاتا ہے .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۱۹۵

۳. بیچنے کے لیے کپڑے وغیرہ پر اس کی قیمت ڈالنا ، کسی مال پر کوئی نشان یا علامت ڈالنا (نور اللغات ، ۱ : ۱۲۹) .

[آنکنا (رک) کا متعدی]

آنکُو

(مغ ، و مع) امذ ؛ صف .

وہ شخص جو کسی سامان کی قیمت کا تخمینہ لگائے ؛ جانچ پڑتال یا پیمائش کرنے والا شخص ؛ کھڑی کھیتی کا اندازہ کرنے والا شخص (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۳) .

[ا : آنک (رک) + و ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

آنکیا

(مغ ، سک ک) امذ .

فصل کی پیداوار کا تخمینہ لگانے میں ماہر شخص ، ایسا شخص جو آنکنے میں ماہر ہو (ا پ و ، ۶ : ۲) .

[ا : آنک + یا ، لاحقۂ صفت (فاعل)]

آنکھ

(مغ) امث ؛ ~ آنک ، آنکہ (قدیم) ؛ ج : آنکھوں ، آنکھیں .

(الف) اصلاً .

وہ عضو جس سے دیکھتے ہیں ، آلۂ بصارت .

آنکہ منجیرا ناک سروپ آیت سد منہ گھرے خوب

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)

دمبدم مجکو رولاتی ہے یہ تیری الفت
اشک آنکھوں میں بھر آتے ہیں تری یاد کے ساتھ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۲

کہیں کس سے کہ ہیں تعبیر اک خواب مسرت کی
یہ آنکھیں اشک ریز اپنی یہ دامن خونچکاں اپنا

۱۹۲۱ ضیائے سخن ، ۶۲

(ب) مجازاً .

۱.(i) دیکھنے کی قوت ، بصارت ، نگاہ ، نظر ، بینائی چشم .

دل چرایا ہے وہ اب آنکھ ملائیں کیونکر
سامنے ہوتی ہے مشکل سے گنہگار کی آنکھ

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۸۴

ازرق تھا فکر میں کہ بڑے پیچ پڑ گئے
آنکھوں میں فرق آ گیا بیٹے بچھڑ گئے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

(ii) دیکھنے کی صلاحیت .

حاکم کے آنکھ نہیں ہوتی کان ہوتے ہیں .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۳

۲. دیکھنے کا انداز (جس سے دل کا حال معلوم ہو جائے) ، تیور .

جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سوئے یوسف
بنا وہ شکل کا اس کی بھی دیوے زشتی سے

۱۸۰۱ گلستان ہندی ، ۱۶۲

دبدبہ بھی ہے وہی طرز سخن بھی ہے وہی
آنکھ بھی ہے وہی ابرو کی شکن بھی ہے وہی

۱۹۶۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۱

۳. مشاہدہ ، دیکھنے کا عمل .

آنکھ اسے کہیے جو دیکھے وہ جمال
کان وہ ہے جو سنے گفتار یار

۱۸۸۸ صنم خانہ عشق ، ۸۸

حسی سنائی پہ ایقان واہ کیا کہنا بغیر آنکھ کے عینی گواہ کیا کہنا .

۱۹۴۶ اختر (سجاد علی خاں) ، مسدس ، ۸

۴. توجہ ، رجحان ، نظر التفات ، نگاہ رغبت .

حسن کب ان کو نظر آتا ہے آنکھ جن کی ہے قباحت کی طرف

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۶

صاحب کی آنکھ اب جو عروس اجل پہ ہے
اپنی بھی آنکھ خالق عزو جل پہ ہے

۱۹۲۵ جاوید (سید محمد کاظم) ، مرثیہ ، ۱۱

۵. مروت ، لحاظ ، پاس .

کس مزے سے یہ باظہار وفا اس نے کہا
مت بنا بات نہیں اب تری جھوٹے وہ آنکھ

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۲۶

دم توڑتی ہوں پیاس سے تم پر اثر نہیں
کل تک جو تھی وہ آنکھ نہیں وہ نظر نہیں

۱۹۶۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ ، ۷

۶. تمیز ، شناخت ، امتیاز ، انکل ، پرکھ .

دکھلائے ہم نے لے کے جو دامن پہ در اشک
قائل ہماری آنکھ کے سب جوہری ہوئے

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۲۵

اس کے خاوند کو جواہرات کی آنکھ تھی .

۱۹۲۲ افسانچے ، کیفی ، ۱۳۶

۷. بصیرت ، چشم معرفت ، بالغ نظری ، عقل ، سمجھ .

جن مردماں کو آنکھیں دیا ہے خدا نے وے
سرمہ کریں ہیں رہ کی تری خاک دھول کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۵۲

میں دعا دیتا ہوں کہ خدا پٹنہ والوں کو سمجھ اور آنکھ دے .

۱۹۲۴ مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۹۱

۸. اشارہ ، ایما .

یاد ہے اب بھی اے میاں مخلص کہ تمہیں آنکھ سے بلاتے تھے

۱۷۵۰ مخلص (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۳)

صحبت کا رقیبوں کی ہے ادنیٰ یہ کرشمہ
جو آنکھ سے فرماتے ہیں وہ دل میں نہیں ہے

۱۹۳۶ غزل کوکب ، ماہنامہ 'مسافر' مرادآباد ، جنوری ، ۲۷

۹.(i) مہارت ، مشق ، دخل .

ہشیار امیر آنکھ ہے تجکو جو سخن میں
غافل ہے وہ فن سے جو کہے خواب کا پھاہا

۱۸۸۱ امیر (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۲)

(ii) ذوق نظر .

جو لوگ کہ رکھتے ہیں امیر آنکھ سخن میں
رکھتے ہیں وہ سر پر میرے دیوان کو ادب سے

۱۸۸۱ امیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۰)

۱۰. امید ، توقع ، آسرا (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۰) .

مثال کے لیے دیکھیے : آنکھ رکھنا .

۱۱.(i) گنے بانس یا کسی اور پودے کی وہ جگہ جہاں سے شاخ پھوٹتی ہے ، (بیشتر) گرہ .

آنکھ لگتے ہی جان کھو بیٹھے جان شیریں سے ہاتھ دھو بیٹھے

گنے کی مشہور پہیلی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۴)

آئنہ ہے جسم آنکھیں پڑ گئیں جس عضو پر
شکل سرو اس میں عیاں اے حور آنکھیں ہو گئیں

۱۸۵۴ دیوان برق ، ۲۲۱

قلم جب بناویں تو نیچے کی جانب اور اوپر کے حصے کی جانب قریب قریب آنکھ چھوڑ دینی چاہیے .

۱۹۰۳ باغبان ، ۱۹

(ii) شریفے کی پوست کا حلقے دار ابھار؛ انناس وغیرہ کے حلقے (ماخوذ: جامع اللغات ، ۱ : ۶۱) .

(iii) کریلے کے اندر کا وہ پوست جس میں بیج لپٹا ہوتا ہے ، جیسے : کریلے کو چھیل کاٹ کر اور اس کی آنکھوں میں سے بیج نکال کر نمک ملو اور کچھ دیر ہوا میں رکھ دو .

(iv) لہسن کا جوا ، جیسے : بڑی آنکھ کا لہسن چھانٹ کر لانا .

۱۲. تخمینہ ، اندازہ .

لیا نہ دل مرا اک بوسے پر وہ یوں بولا
ہماری آنکھ میں اتنے کا تو یہ مال نہیں

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۷۸

۱۳. اولاد ، بیٹا بیٹی وغیرہ .

مجھے دونوں آنکھیں برابر ہیں جو بڑی کو دونگی وہی چھوٹی کو دونگی.

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۵۳

سن کر سقر کے نعرۂ ہَل مِن مزید کو
آنکھیں تری چل گئیں دوزخ کی دید کو

۱۹۷۱ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۴

۱۴. گھٹنے کے دونوں طرف کا گڑھا (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۰) .

۱۵. چھاپا ، سایا ، آسیب ، خیالی یا وہمی صورت (عموماً 'پر' کے ساتھ مستعمل) (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۲) .

۱۶.(i) حلقہ ، جیسے : زنجیر کی آنکھ ، زرہ کی آنکھ وغیرہ (اکثر مضاف الیہ کے ساتھ مستعمل) .

دیکھا زرہ نے چار طرف رن میں بارہا
حداد نے بنائی ہیں آنکھیں ہزارہا
۱۸۷۵ دبیر ، مراثیہ (ق) ، ۱۸

وہ تیغ تیز آئنہ پیکر پری نژاد
قبضے کی آنکھ، نون کی سورت پہ حق کا صاد
۱۹٦۲ ٦۲ء کے چند جدید مرثیے ، ۸۷

(ii) حرف کے دائرے کی صورت حال یا گول کشش .
وہ دائروں کی آنکھ نہیں وہ نقطر نہیں
فعلوں کا ہے یہ حال کہ اک سال پر نہیں
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۱۳۱

۱۷. پُتلی .
مشک کو زدے پر اک طرح بچاتا ہے جری
آنکھ کی ڈھال پہ اک تیر کو روکا ہے ابھی
۱۸٦۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۱۸

میری داہنی آنکھ میں پانی اتر آیا ہے .
۱۹۱۳ مکاتیب حالی ، ۷۷

۱۸. (i) خوردبین وغیرہ کا شیشہ ، عدسہ ، لینس .
خوردبین کی آنکھ کے نیچے رکھ کر دیکھ سکتی ہے .
۱۹٦۹ نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۷

(ii) سگنل .
مسافر کے لیے لازم ہے کہ سفر کے آداب سے واقف ہو ، ایک خاص شریفانہ رفتار سے تجاوز نہ کرے ، سرخ آنکھ نظر آئے تو رک جائے ، سبز آنکھ نمودار ہو تو چل پڑے .
۱۹۷۵ وزیر آغا ، ماہنامہ ' الشجاع ' سالنامہ ، کراچی ، ۳۹

۱۹. مدار کا پودا ، آک کا درخت .
جنگل میں ایک درخت ہوتا ہے جس کو آنکھ یا آک کہتے ہیں. اس کے پھول بالکل آنکھوں کی شکل کے ہوتے ہیں .
۱۹۵۵ حسن نظامی ' پھول ' ، ۲۲

[س : آکشِ अक्षि]

— اُبلنا

محاورہ : ~ آنکھیں اُبلنا

۱. آنکھ کا آشوب کرنا ، آنکھیں دکھنے لگنا .
کل دہنی آنکھ میں آشوب تھا آج بائیں بھی ابل آئی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۱

ابل ہوئی آنکھوں پہ رکھا دست مطہر
آشوب اڑا مثل شمیم گل احمر
۱۹۷۲ رواں واسطی ، مرثیہ ، ۱۱

۲. فرط غیظ سے یا جوش اور ولولے میں آنکھ کے ڈھیلوں کا سرخ ہو کر ابھر آنا (اس معنی میں عموماً بطور جمع مستعمل) .
مانند شیر غیظ میں آیا وہ پیل تن
آنکھیں ابل پڑیں صفت آہوے ختن
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۲

جاندار تھا اصیل تھا با عقل و ہوش تھا
آنکھیں ابل پڑی تھیں یہ ایماں کا جوش تھا
۱۹۲۷ شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ٦۴

بطور جمع .
گو دل دھسک ہی جاوے آنکھیں ابل ہی آویں
سب اونچ نیچ میں ہے ہموار تیری خاطر
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۰

— اٹکانا

محاورہ : ~ آنکھیں اٹکانا .

عشق کرنا ، دل میں عشق کی کھٹک پیدا کرنا .
محبت کے سوا کانٹا نہ وہ اس باغ میں پایا (ب)
جسے کہیے کہ اس کی آنکھ اس سے اس نے اٹکائی
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۴۲۸

اخوت سے کیا لبریز اقصائے زمانہ کو
گیا زمزم سے دجلے تک اٹک سے آنکھ اٹکائی
۱۹۲۷ قصیدۂ محشر لکھنوی ، ٦

بطور جمع .
جب گل نورس تھی شرماتی رہی آنکھیں اٹکا کر اٹک جاتی رہی
۱۹۵۳ جان عالم ، احسن (میر غلام حسن) ، ۴

— اٹکنا

محاورہ : ~ آنکھیں اٹکنا

آنکھ اٹکانا (ف) کا لازم .
گر آنکھ اٹکتی نہ کسی شوخ سے جا کر
تو دل بھی کہیں سوز گرفتار نہ ہوتا
۱۷۹۸ میر سوز ، د (ق) ، ۲۰

بلبلیں اس پہ گریں آ کے کلی جو چٹکی
گل سے آنکھ اٹکی تو کانٹے کی بھی برچھی کھٹکی
۱۹٦۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ ، ۳

بطور جمع :
خوبی رود چشم سے آنکھیں اٹک گئیں
پلکوں کی صف کو دیکھ کے بھیڑیں سرک گئیں
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۰۷

— اُٹھا کر دیکھنا

محاورہ : ~ آنکھیں اٹھا کر دیکھنا (قلیل الاستعمال) .

۱. اوپر دیکھنا .
وہ عندلیب ہوں سمجھوں کہ ہائے برق گری
اٹھا کے آنکھ جو صیاد آشیاں دیکھوں
۱۸٦۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳۳

دیکھا جو آنکھ اٹھا کے شہ دیں نے ایک بار
سایہ کیے تھے فرق پہ جبریل نامدار
۱۹۳۹ جلیل (فرزند حسن) ، مرثیہ ، ۲۱

۲. سامنے دیکھنا .
وہ آنکھ اٹھا کے نہ دیکھے سلام بھی نہ لیا
نگاہ روبرو گر چوبدار کھتا تھا
۱۸۱۳ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۳٦

دیکھا جو آنکھ اٹھا کے تو میداں سے تا فرات
چھائی تھی مثل ابر سیہ فوج بد صفات
۱۹۳۴ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۴

۳. التفات کرنا ، رغبت اور توجہ سے دیکھنا .
آنکھ اٹھا کر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف
کب سے ہوں میں منتظر صاحب سلامت کے لیے
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۱

بھر گیا دامن نظارہ گل نرگس سے
آنکھ اٹھا کر جو کبھی تونے ادھر دیکھ لیا
۱۸۴٦ آتش ، ک ، ۲۱

میرے پیمانۂ امید کا بھرنا معلوم
کبھی دیکھا ہے مجھے آنکھ اٹھا کر تو نے

۱۹۲۷ نوائے دل ، ۲۴۵

۴. حسرت سے دیکھنا ، غمخواری کی توقع میں دیکھنا .

دیکھوں ہوں آنکھ اٹھا کر جس کو تو یہ کہے ہے
ہوتا ہے قتل کیونکر یہ بے گناہ دیکھوں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۱۵

حضرت نے آنکھ اٹھا کے جو دیکھا اِدھر اُدھر
کوئی نہ تھا فرس سے اتارے جو تھام کر

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

۵. دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا .

اگر کوئی تمھاری جانب آنکھ اٹھا کر دیکھے تو تلووں سے مل ڈالوں .

۱۸۹۲ خدائی فوجدار ، ۲ : ۴۵

کس کی مجال ہے جو آپ کو آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے .

۱۹۱۷ یزید نامہ ، حسن نظامی ، ۶۱

۶. نگاہِ بصیرت سے دیکھنا ، غور کرنا .

آنکھ اٹھا کر دیکھو اور آنے والے زمانے پر غور کرو .

۱۸۷۳ مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۸۱

۷. بے رعبی اور بےباکی سے دیکھنا (عموماً نفی میں مستعمل) .

مثال کے لیے دیکھو : آنکھ اٹھا کر (بھی) نہ دیکھنا .

۸. (محض) دیکھنا ؛ سرسری طور پر دیکھنا .

آنکھ اُٹھا کر بھی جو دیکھا ہو تو آنکھیں پھوٹیں
تہمتیں ہم پہ غزالانِ حرم لوٹتے ہیں

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۴۷

جدھر دیکھا اٹھا کر آنکھ شام غم نظر آئی
نظر کے راستے مسدود ہیں زلف پریشاں سے

۱۹۳۵ عیان ، د ، ۱۶۱

طور جمع :

کچھ نہیں کہتے اگر آنکھیں اٹھا کر ایک دم
دیکھ تو لو حال اے خستہ دلوں کے قدرداں

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، ک ، ۴۹۱

— اُٹھا کر (بھی) نہ دیکھنا

محاورہ .

۱. 'آنکھ اٹھا کر دیکھنا ، (رک) کی نفی ، خصوصاً معنی ۳ و ۷ میں مستعمل .

مل گئے لیکن نہ دیکھا تو نے اودھر آنکھ اٹھا
آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیماروں میں تھے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۴۵

ان میں پاک دامن حوریں ہونگی جو غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گی .

۱۹۰۳ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۸۵۲

۲. شرمانے لجانے کے باعث آنکھ نہ ملانا .

نرگس نے پھر نہ دیکھا جو آنکھ اٹھا چمن میں
کیا جانے کس نے کس سے کیا کر لیا چمن میں

۱۸۱۸ انشا ، کلام انشا ، ۱۶۳

۳. خاطر میں نہ لانا ، کچھ حقیقت نہ سمجھنا .

دلال اس بازار کا سوداگروں کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۶۷

ملون چیز گھر میں آتی اور (وہ) آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۶

۴. رعب یا خوف سے کسی پر نظر نہ ڈالنا ، بےباکی بے حجابی سے پیش نہ آنا .

بعد مردن بھی ہے تیرا خوف مجھ کو اس قدر
آنکھ اٹھا کر میں نے جنت میں نہ دیکھا حور کو

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۷

ابا جی کے سامنے میرے بھائی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتے تھے .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۱۵

— اُٹھا کر نہیں دیکھتا

فقرہ .

شرمیلا ہے ، حیادار ہے (دریائے لطافت ، ۵۲) .

— اُٹھانا

محاورہ : ~ آنکھیں اُٹھانا (معنی نمبر ۱ میں) .

۱. رک : اٹھا کر دیکھنا (نمبر ۱ تا ۸) .

قرار اس شعلہ رو کے ہجر میں کیا خاک پاتا ہوں
نظر آتی ہے اک آتش جدھر کو آنکھ اٹھاتا ہوں

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۹۱

نیچی نگاہ کر کے جو بیٹھی تو پھر آنکھ اٹھانی قسم ہوگئی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۵۲

۲. توجہ اٹھالینا ، کنارہ کشی اختیار کرنا .

جب آنکھ اٹھائی ہستی سے جب نین لگے مٹکانے کو
سب کاچھ کچھے سب ناچ نچے اس رسیا چھیل رجھانے کو

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۸

۳. اشارہ کرنا .

دعوت کی جانے خبر حنائی دیووں کے رخ اس نے آنکھ اٹھائی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۱۷

تھی وغا میں جو وہ پابند امام عالی
جس طرف آنکھ اٹھائی ہوا میدان خالی

۱۹۲۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۱۰

طور جمع .

ماتم کیا نہ رونے نہ حالت تباہ کی
آنکھیں اٹھائیں سوئے فلک اور آہ کی

۱۹۲۶ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۰۷

— اُٹھنا

محاورہ : ~ آنکھیں اُٹھنا .

۱. آنکھ اٹھانا (رک) کا لازم .

زنہار پشت پا سے نہیں اٹھتی اس کی آنکھ
اس چشم سرمگیں کو بہت ہے حیا سے ربط

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۱۷

فلک ہے دونوں طرف کا نگاہباں جب تک
نہ اپنی آنکھ اٹھے گی نہ پردہ محمل کا

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۹۳

طور جمع .

سپاہ تھا کوئی نہ وہ شور مصاف تھا
آنکھیں جدھر اٹھیں وہیں میدان صاف تھا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۹

— اُٹھے آنا

محاورہ : ~ آنکھیں اُٹھے آنا .

۱. آشوب چشم ہونا ، آنکھ یا آنکھیں دکھنا .

رہے مدام یونہیں عشق میں تہ و بالا
جو غم سے بیٹھ گیا دل تو اٹھنے آنکھ آئی
۱۸۷۶ سخن بیمثال ، ۱۱۹

طور جمع :
وائے قسمت رو برو کب آکے بیٹھے بے نقاب
آنکھیں اٹھنے آگئیں جب طالب دیدار کی
۱۹۱۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۳۴۲

— اچٹنا

محاورہ .

۱. نیند اُچاٹ ہونا ، جاگ پڑنا .
صبحدم میں نے جو لی بستر گل پر کروٹ
جنبش باد بہاری سے گئی آنکھ اچٹ
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۲۶
شب کی جاگی ہوئی شبنم کو جو نیند آتی ہے
پتا ہلتا ہے تو آنکھ اس کی اچٹ جاتی ہے
۱۹۶۵ منظور رائے پوری ، مرثیہ ، ۵

۲. کنارہ کشی اختیار کرنا ، بے تعلق ہوجانا .
دشمن سے جو لگی ہے اچھٹ (اچٹ) جائے گی وہ آنکھ
بے چین میرے نالۂ شب گیر سے نہ ہو
۱۸۷۷ کلیات قلق ، ۱۳۶

— اڑنا

محاورہ .

نگاہ کا کسی جگہ جم جانا ، کسی شے کو مسلسل تکے جانا اور نظر نہ ہٹانا .
ہم گھورے ہی جاویں گے تو ہر چند خفا ہو
ٹلنے کی نہیں ایسی ہے اس وقت اڑی آنکھ
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۶

— اڑنا

محاورہ .

آنکھ پھڑکنا .
کس ماموش کے شوق میں اڑتی ہے اس کی آنکھ
گردوں کی آنکھ پر پرکاہ ہلال ہے
۱۸۵۴ دیوان امیر ، گلستان سخن ، ۲۶۱
پی کے اٹھیں گے اگر جان ہے باقی رندو
آنکھ اڑتی ہے اب آنے کو ہے ساقی رندو
۱۹۷۶ مرثیۂ وزیر جعفری ، ۱۰

— الجھنا

محاورہ : ~ آنکھیں اُلجھنا .

رک : آنکھ اٹکنا .
آنکھ الجھی مری اس پردہ نشیں سے جاکر
جس کی جوتی نے نہ رکھا سر بازار قدم
۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۲۰۷
وہ لب پاک وہ رخسار وہ ابرو وہ جبیں
آنکھ الجھے دم نظارہ وہ گیسوے حسیں
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۵

طور جمع :
دیکھیں گی تجلی نہ کسی حال میں آنکھیں
الجھیں گی جو دنیا کے زر و مال میں آنکھیں
۱۹۶۵ اطہر ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۲۹

— اوپر نہ اٹھانا

محاورہ : ~ آنکھیں اوپر نہ اٹھانا .

۱. کمال مصروفیت کی وجہ سے کام کے علاوہ کسی اور طرف دھیان نہ دینا .
ایسے لکھنے میں مصروف ہیں کہ آنکھ اوپر نہیں اٹھاتے .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۲۱۲

۲. شرم وغیرہ کی وجہ سے نظر اونچی نہ کرنا .
مرے احوال پر بیٹھے جو سب محفل میں روتے تھے
تو پھر کچھ کچھ سمجھ کر وہ نہ آنکھ اوپر اٹھاتا تھا
۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۳
نادان رو رہی تھی برابر یہ حال تھا
اوپر نہ آنکھ اٹھاتی تھی دم بھر یہ حال تھا
۱۹۷۶ عزم جونپوری ، ذکر وفا ، ۱۵

طور جمع :
شرم و غیرت سے چھپنی جاتی تھی ؟ آنکھیں اوپر نہیں اٹھاتی تھی
ناصر (امیر اللغات ، ۱ : ۲۱۲)

— اوپر نہ اٹھنا

محاورہ : ~ آنکھیں اوپر نہ اٹھنا .

آنکھ اوپر اٹھانا (رک) کا لازم .
سب سے کھنچتے تھے یہ سج دھج میں کھچاوٹ کب تھی
آنکھ اوپر نہیں اٹھتی تھی لگاوٹ کب تھی
۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۲۱۴

— اوٹ

صف .

جو نگاہ سے اوجھل ہو ، نظر سے غائب یا پوشیدہ .
آنکھ اوٹ درکنار وہ تو ہیں پہاڑ اوٹ
چل گیا کسی کا وار کہا بدے کسی کی چوٹ
۱۹۲۵ شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۷
[آنکھ + اوٹ (رک)]

— اوٹ پہاڑ اوٹ

کہاوت .

جو چیز آنکھ کے سامنے نہ ہو اگر وہ قریب ہو تب بھی دور ہے .
ملنے ملانے ہی سے رشتہ داری مضبوط رہتی ہے ، کہتے ہیں آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ .
۱۹۳۷ جذب دل ، ۲ : ۴۷

— اوجھل

صف .

رک : آنکھ اوٹ .
روبرو اور آنکھ اوجھل ایک سا ہو جس کا پیار
اس طرح کا کوئی نظر آتا نہیں یاروں کے بیچ
۱۷۱۸ دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۱۶
دن ڈوب گیا تو بات کچھ اور بھی ہے
آنکھ اوجھل واردات کچھ اور بھی ہے
۱۹۵۹ گل نغمہ ، فراق ، ۲۶۰
[آنکھ + اوجھل (رک)]

— **اوجھل پہاڑ اوجھل** کہاوت .

رک : **آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ .**

مرگیا کوہ کن اسی غم میں آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۸
منہ دیکھے کی دوستیاں رہ گئی ہیں آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل .
۱۹۴۳ دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۷

— **اونچی کرنا** محاورہ : ~ آنکھیں اونچی کرنا .

۱. نظر اٹھانا ، نظر اٹھا کر دیکھنا ، نظر سے نظر ملانا .
کیا ہوا جرم ہے کیا کون سی میری تقصیر
آنکھیں اونچی کرو کیوں بیٹھے ہو شرمائے ہوئے
۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۸۳۶
۲. اظہار مشیخت کرنا ، بڑائی مارنا (اکثر نفی میں مستعمل) .
کب سیا ہے یہ مرا زخم جگر عیسیٰ نے
آنکھ کر تو نہ مرے سامنے سوزن اونچی
۱۸۴۰ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۳)
آنکھ اونچی کرکے ہمچشموں میں ہوتا ہے سبک
صدق دل سے کام کر اور عاجزی سے سر جھکا
۱۹۵۱ مجموعۂ سلام یکتا امروہوی ، ۷

طور جمع :
نیچی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں وصل کی شب
اونچی کرتے نہیں وہ شرم کے مارے آنکھیں
۱۸۷۲ مظہر عشق ، ۱۲۲

— **اونچی ہونا** محاورہ : ~ آنکھیں اونچی ہونا .

آنکھ اونچی کرنا (رک) کا لازم .
اے مسیحا اب تو پہنچا ہے نقاہت سے یہ حال
آنکھ اونچی ہو نہیں سکتی ترے بیمار سے
۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۸۷
پست ہے زاہد کوتاہ نظر کی فطرت
آنکھ اونچی کبھی ہوتی ہے تو بد بینی کو
۱۹۰۳ غزلیات جوہر (مجاہد حسین) ، ۹۷

طور جمع :
نہ اونچی ہونگی آنکھیں شرم و خفت سے کبھیں اپنی
بہ گردن بار الفت سے جھکی ہے ان کے احساں پر
۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۲۸۲

— **ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو** کہاوت .

بدصورت اور اس قدر آرائش (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۱۳) .

— **ایک نہیں کجلوٹے دو دو** کہاوت .

رک : **آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نو نو** (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۱۹) .

— **آشنا نہیں** فقرہ : ~ آنکھیں آشنا نہیں .

دیکھا نہیں .
آشنا آنکھ نہیں دستخطی پرچوں سے
کان کیا ہونگے تنزل کی خبر سے واقف
۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۴۵
کیونکر بیاں کیجیے وہ کیا ہے کیا نہیں
دل میں مرے مکیں ہے اور آنکھ آشنا نہیں
۱۹۱۲ شمیم ، غزلیات ، ۲۱

طور جمع :
یہ وہ آنکھیں ہیں نہیں جو آشنائے روئے غیر
آنکھ کھولی جب سے میں نے تو نظر آیا مجھے
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۸۰

— **آشوب کر آنا** محاورہ : ~ آنکھیں آشوب کر آنا .

آنکھ یا آنکھوں میں سرخی کھٹک اور کبھی کبھی سوجن بھی ہونا ، آنکھیں دکھنے آنا (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۰) .

— **آنا** محاورہ : ~ آنکھیں آنا .

رک : **آنکھ آشوب کر آنا .**

آنکھ آتی ہے .
۱۲۶۵ بابا فرید گنج شکر ، جواہر فریدی ، ۲۰۸
ارنگھنا بھی نہیں سونا شب ہجراں کیسا
درد سے نیند اڑائے مری آنکھ آتی ہے
۱۸۶۷ سخن بیمثال ، ۱۲۲

طور جمع :
روتے روتے سجائی ہیں آنکھیں کوئی جانے کہ آئی ہیں آنکھیں
۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۱)
ایسے آشوب میں تلوار چلائیں کیونکر
آنکھیں آئی ہیں وہ میدان میں آئیں کیونکر
۱۹۶۵ فیض بھرت پوری ، مراثی ، ۲۸

— **آنجنی** (مغ ، فت ج) امث .

انجن ہاری ، گوہانجنی ، گوہائی (پلپٹس) .

[آنکھ + آنجنی (رک)]

— **بتانا** محاورہ : ~ آنکھیں بتانا .

۱. (قدیم) آنکھوں کا حسن دکھانا .
نرگس کو تب سے ہرگز دیکھا نہیں ہوں پیارے
گلشن میں جب سے تونے آنکھیں بتائیاں ہیں
۱۷۸۰ عشق ، د ، ۶۰
۲. آنکھ سے اشارہ کرنا .
گلستان جادو نے بھی اپنی سہیلیوں کو آنکھ بتائی اور مردانی فوج نے بھی ایک دفعہ باگ اٹھائی .
۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۲۵۹

۳. غیظ و غضب سے دیکھنا .
ستم کا اس کے گلا جو کبھی کیا میں نے
تو جھٹ بگڑ گئے غصے ہوئے دکھائی آنکھ
۱۸۶۲ دیوان حافظ ہندی ، ۷۰

ـــ بَچا کَر/کے م ف .

۱. اس طرح کہ کوئی دیکھ نہ لے ، چوری چھپے .
شام کو بارے آنکھ بچا کر دیکھ گئے اس حال کو آکر
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۳۴۹
پلس کی آنکھ بچا کے اینڈتے پھرتے ہیں .
۱۹۲۲ اختری بیگم ، ۹۶
۲. بے مروتی کے ساتھ .
جو تن سے آزاد ہوئے ہے سر آنکھ بچا کر
ایسے سے کوئی جائے کدھر آنکھ بچا کر
۱۸۲۶ معروف ، د ، ۵۴

ـــ بَچانا ف م ؛ محاورہ .

۱. آنکھ کو چوٹ پھینٹ سے محفوظ رکھنا .
پھینکا جو گلال ان پہ ادھر آنکھ بچا کر
بولے کہ کرم کیجیے مگر آنکھ بچا کر
۱۸۲۶ معروف (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۴)
۲. اس طرح کوئی کام کرنا کہ کوئی دیکھ نہ لے .
بیکل میں آنکھ ہر اک کی بچا
سر کو ٹکراتی وہ دیواروں سے جا
۱۸۲۸ مثنوی مہرو مشتری ، ۳۰
میں ایسی دولت پر لعنت بھیجتا ہوں اور آنکھ کس کی بچاؤں سب سیاہ سفید تو میرے ہاتھ میں ہے .
۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۱۴۸

ـــ بَچائی دینا محاورہ .

اس طرح کوئی کام کر گزرنا کہ دوسرا نہ دیکھ سکے ؛ جھکائی دینا .
ابھی آزادی کو ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ آنکھ بچائی دے کر پھر فرار ہوگیا .
۱۹۷۳ جہانِ دانش ، ۴۸۵

ـــ بَچنا محاورہ .

نظر چوکنا ، ذراسی دیر کو غافل ہونا .
یہ کس کی سنتا تھا آنکھ بچی اور چھوٹے گھر میں .
۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۲۲۲
صاحبزادے کب کسی کے روکے رکتے ہیں آنکھ بچی اور چل دیے .
۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۵۲

ـــ بِچولی (کس ب ، و لین) امث .

رک : آنکھ مچولی .
آؤ بھئی آنکھ بچولی کھیلیں .
۱۸۸۵ بزم آخر ، ۹۰
[آنکھ + بچولی (رک)]

ـــ بَچی مال دوستوں کا/یاروں کا کہاوت .

ذرا غفلت ہوئی اور لوگوں نے چیز اڑالی ، ذرا سی چوک میں مال تلف ہوگیا .
مثل ہے آنکھ بچی مال دوستوں کا ہوا
زمانہ دولت دنیا کا ہے خیال کا وقت
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۸۱
چور اور گرہ کٹ بھی شکاری ہے آنکھ بچی اور مال یاروں کا یہی حال جعل ساز ، دغاباز ، عیار ، مکار ، اور چارسو بیس قسم کے لوگوں کا ہے .
۱۹۵۸ عمر رفتہ ، ۲۲۵

ـــ بَچے کا چاٹْنا امذ .

لڑکوں میں ایک قسم کی شرط بدی جاتی ہے جو جسے بے خبر دیکھے تڑ سے چاٹنا مارے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۶) .

ـــ بِچھانا محاورہ ؛ ~ آنکھیں بچھانا (کثیرالاستعمال) .

تعظیم و تکریم کرنا ، شوق اور احترام سے خوش آمدید کہنا ، خاطر مدارات کرنا .
ایسی سڑک بنائی کہ ناظرین آنکھ بچھاتے ہیں .
۱۸۶۱ فسانۂ عبرت ، سرور ، ۳۰
طور جمع .
سب رشتے تڑا کر اپنے پلے باندھا دن رات آنکھیں بچھائیں .
۱۹۱۲ شہید مغرب ، ۳۲

ـــ بَدَلْنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں بدلنا .

(الف) ف ل .
پہلی سی نظر اگلی سی بات نہ رہنا .
رنگ چہرے کے یاں بدلنے لگے آنکھ تیری جہاں ذرا بدلی
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷۲
میزباں کی دیکھتی ہے آنکھ جب بدلی ہوئی
واں سے اٹھ کر دوسری جا ڈھونڈھتی ہے میہماں
۱۹۱۴ حالی ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۸
(ب) ف م .
۱. بے مروتی اور بے رخی اختیار کرنا .
اپنے بھائی اور اپنی ہم کنار جورو اور اپنے لڑکوں سے . . . آنکھ بدلے گا .
۱۸۲۸ موسیٰ کی توریت مقدس ، ۸۰۰
وہ اپنی دھن کا پکا ہے جو بدلی آنکھ تو بدلی
بندے پانی کی یہ لہریں لکیریں سمجھو پتھر کی
۱۹۳۸ سریلی بانسری ، آرزو ، ۸۴
۲. غصہ کرنا ، تیور کڑے کرنا .
کنار دریا پہنچ کے پانی نہیں پیا ایک بوند اس پر
چڑھی ہے موجوں کی ہم سے تیوری حباب آنکھیں بدل رہے ہیں
۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶۰
طور جمع :
آنکھیں بدل کے فوج ستمگار پر جو آئے
پامرد جو بڑے تھے قدم ان کے تھرتھرائے
۱۹۳۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۸۱

— برابر کرنا محاورہ .

نظر سے نظر ملانا .

ہو رہے غیر کے دم بھر میں ادھر تو دیکھو
آج ہی بھول گئے آنکھ برابر کرنا

۱۹۰۰ دیوان تسلیم ، نظم دل افروز ، ۱۲۳

— بگڑنا ف ل ؛ ~ آنکھیں بگڑنا .

آنکھ میں پانی اتر آنا ؛ جالا پڑ جانا ؛ بینائی میں فرق آنا ؛ آنکھ کے آپریشن کا ناکام رہنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۶) .

— بنانا محاورہ ؛ ~ آنکھیں بنانا .

۱. آب نزول آنکھ کی پتلی کا آپریشن کر کے نکالنا ؛ جالی اور پھلّی کا کاٹنا .
ایک حکیم اندھوں کی آنکھ بناتا تھا .
۱۸۲۲ ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان ، ۶۵

۲. پھوٹی ہوئی آنکھ کی جگہ پتھر وغیرہ کی آنکھ لگانا .
اس کی آنکھ ایک روپیے میں بنے گی .
۱۸۹۲ خدائی فوجدار ، ۲ : ۹

۳. آرسی انگوٹھی وغیرہ کے خانے میں تھوا یا نگینہ بٹھانا .
مثال کے لیے دیکھو : آنکھیں بنوانا .

طور جمع :
جیسے : ایسی آنکھیں بنائیں کہ رہی سہی بینائی بھی جاتی رہی .

— بند کرتے م ف ؛ ~ آنکھیں بند کرتے .

چشم زدن میں ، طرفۃ العین میں ، پلک جھپکتے ، بہت جلد .
نکاح پہلے سے کرنا مناسب نہیں ہے ، یہ زمانہ آنکھیں بند کرتے انشاءاللہ گزر جائے گا .
۱۹۳۹ شمع ، اے . آر . خاتون ، ۱۵۹

— بند کرتے میں م ف .

رک : آنکھ بند کرتے (نوراللغات ، ۱ : ۱۵۳) .

— بند کر کے م ف ؛ ~ آنکھیں بند کر کے .

۱. بے سوچے سمجھے ، رد و قدح یا بحث و تمحیص کے بغیر .
یہ روایتیں نہ تو بلا تحقیق نا معتبر کرنے کے قابل ہیں اور نہ اس قابل ہیں کہ آنکھ بند کر کے ان پر اعتماد کر لیا جائے .
۱۸۷۰ خطبات احمدیہ ، ۶۷
آنکھ بند کر کے اپنے میاں کی مرضی پر چلو .
۱۹۲۰ انشائے بشیر ، ۲۶۹

۲. بے وسواس ، بے دھڑک ، بلا تامل .

موتی ملیں گے تم کو در اشک سے کہاں
لو بند کر کے آنکھ ہماری نگاہ پر

۱۸۵۴ دیوان امیر ، گلستان سخن ، ۱۶۱
چوکو نہیں آنکھ بند کر کے بیٹی دے دو .
۱۹۲۳ فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳

۳. بہت جلد .
بارہ روز آنکھ بند کر کے گزر گئے اور جمعرات سر پر آ پہنچی .
۱۹۳۰ حیات صالحہ ، ۲۶

۴. بے پرواہی اور بے توجہی سے .
تم تو ہمیشہ آنکھ بند کر کے سیتی ہو سارا دوپٹہ غارت کر کے رکھ دیا .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۴

طور جمع :
آنکھیں بند کر کے (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۵۳).

— بند کرنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں بند کرنا .

۱. (نفرت ، غیرت ، بے مروتی ، خوف و رعب ، کمال تابش یا فرط قلق وغیرہ سے) آنکھیں میچ لینا .

یہ زیست سے خفا ہوں کہ کراوں میں آنکھ بند
چشمہ نظر پڑے اگر آب حیات کا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۳۵

اللہ رے چھوٹ روئے شہ ارجمند کی
ذرے جو چمکے آنکھ ستاروں نے بند کی

۱۹۳۳ مرثیۂ رفیع (مرزا طاہر) ، ۵

۲. کسی کام کی طرف سے غفلت برتنا ، بے توجہی کرنا نظر انداز کرنا .

بند کرلیں مری جانب سے کچھ ایسی آنکھیں
کوئی خط بھی نہ کبھی اہل وطن کا آیا

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۷
بغداد کے کارناموں سے آنکھیں بند کر لینا تو اپنی میراث کو ٹھکرانا ہے .
۱۹۲۶ تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ۲۰۶

۳. مر جانا .
غم کھانے کو ایک رہ گئے ہم آنکھیں یاروں نے بند کرلیں
۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۵۱
جس دن سے میاں نے آنکھ بند کی برقعہ ان کے سر پر تھا .
۱۹۳۲ اخوان الشیاطین ، ۳۱۰

۴. پلک جھپکانا ، سونا .
ذرا آنکھ بند کرتا ہوں لڑکے غل کر کے جگا دیتے ہیں .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۵

۵. غور و فکر کرنا ، تصور باندھنا .

ہم ضعیفوں کو کہاں آمد و شد کی طاقت
بند کی آنکھ ہوا کوچۂ جاناں پیدا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷

طور جمع :

اکثر دم تصور وقت ظہور آیا
آنکھیں جو بند کرلیں آنکھوں میں نور آیا

۱۹۲۷ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۸۳

— بند ہونا محاورہ ؛ ~ آنکھیں بند ہونا .

آنکھ بند کرنا (رک) کا لازم .

چہرہ اس گل کا چمک جاتا ہے جس دم باغ میں
بند ہو جاتی ہیں آنکھیں نرگس بیمار کی

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۸
میرے جیتے جی یہ حالت ہے ... میری آنکھ بند ہونے کے بعد اس بچی کا کیا حال ہوگا .
۱۹۳۱ سیدہ کا لال ، ۲۰

— بَنْنا محاورہ : ~ آنکھیں بننا .

آنکھ بنانا (رک) کا لازم ، جیسے : ایک آنکھ بنی تو دوسری میں پانی اتر آیا ؛ راقم الحروف کی دونوں آنکھیں بنی ہوئی ہیں .

— بَنْوانا محاورہ : ~ آنکھیں بنوانا .

آنکھ بنانا (رک) کا متعدی المتعدی .

ہے یہ حسرت آرسی اس مہروش سے ہو دو چار
آنکھ ہے اس کی ابھی دو دن کی بنوائی ہوئی

۱۸۲۶ معروف (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۶)

میں نے جب سے آنکھ بنوائی ہے لکھنا پڑھنا چھوڑ دیا ہے .

۱۹۱۴ مکاتیب حالی ، ۸۲

— بَنْواؤ/بَنْوائے فقرہ : ~ آنکھیں بنواؤ/بنوائے .

دیکھنے کی لیاقت حاصل کرو ، پرکھ اور پہچان کا مادہ پیدا کرو .

اس فسونگر سے قلق دعوی ہمچشمی ہے
آنکھ بنوائے ذرا نرگس شہلا اپنی

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۶)

اس طرف دیکھو ادھر ہوں میں ادھر آنکھیں بنواؤ تو پھر آؤ نظر

۱۹۵۴ جان عالم ، احسن (میر غلام حسن) ، ۱۳

— بَہانا محاورہ : ~ آنکھیں بَہانا .

آنکھ بہنا (رک) کا تعدیہ .

رونے دھونے سے نہ کچھ بات بن آئی اپنی
ان کا کچھ بھی نہ گیا آنکھ بہائی اپنی

۱۹۲۱ واسوخت شبیر خان ، ۱۳

طور جمع :

اب آئے ہیں الٹ کے نقاب آپ سامنے
جب رونے والے ہجر میں آنکھیں بہا چکے

۱۹۱۲ گلکدۂ عزیز ، ۱۲۳

— بَہنا محاورہ : ~ آنکھیں بہنا .

۱. مسلسل رونا ، ہر دم آنسو جاری رہنا : آنکھوں سے پانی بہا کرنا .

بہنا کچھ اپنی آنکھ کا دستور ہوگیا
دی تھی خدا نے آنکھ پہ ناسور ہوگیا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۰

دیکھ بہتی آنکھ میری ہنس کے بولا کل وہ شوخ
یہ نہیں اب تک ہوا منہ کا ترے ناسور کیا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۶۹

۲. پتلی اور دیدے کا خراب اور بے نور ہو جانا .

ایسا نزلہ گرا کہ دونوں آنکھیں بہ گئیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۶

— بیٹھنا محاورہ : ~ آنکھیں بیٹھنا .

۱. ڈھیلے کا بے نور ہو کر دھنس جانا ، اندھا ہو جانا .

راہ تکتے ہی بیٹھیں ہیں آنکھیں اس کا جب انتظار ہوتا ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۳۲

آخر اسی مرض میں چچا اولادی کی ایک آنکھ بیٹھ گئی .

۱۹۵۰ چچا اولادی ، سہ روزہ 'مراد' خیرپور ، ۳۰ جون ، ۳

۲. موت آجانا .

بالیں سے نہ اٹھنا تھا کیا تم نے قیامت کی
لو بیٹھ گئیں آنکھیں بیمار محبت کی

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۶

۳. خرچ کی زیادتی سے صدمہ پہنچنا ، مصارف برداشت نہ کرسکنا .

عجب طرح کی ہے خست کچھ ان امیروں میں
کہ ایک کوڑی بھی اٹھی تو آنکھ بیٹھ گئی

۱۸۹۲ مسرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۷)

— بیدار ہونا محاورہ (قدیم) .

(سوتے سوتے) آنکھ کھلنا ، جاگنا .

سوتے تھے جب تلک تو عجب دیکھتے تھے خواب
جب اپنی آنکھ ہوگئی بیدار کچھ نہ تھا

۱۸۴۰ نصیر ، ک ، ۱ : ۲۵۴

— بیکار ہونا محاورہ : ~ آنکیں بیکار ہونا .

نظر نہ آنا ، دکھائی نہ دینا .

نور زائل ہوگیا تو جو نہیں پیش نظر
دیدۂ تصویر کی مانند ہے بیکار آنکھ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۲۵

پر کیا کروں کہ آنکھ تو بیکار ہوگئی
محضر پہ مہر کر کے میں نا چار ہوگئی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیۂ زعفرجن ، ۱۷

طور جمع :

شمع بھی ٹھہری شب غم میں سلائی نیل کی
روتے روتے ہجر میں بیکار آنکھیں ہوگئیں

۱۹۰۳ کلام کلیم (ابن الحسن) ، ۸۷

— بَھر آنا محاورہ : ~ آنکھیں بھر آنا .

آنکھوں میں آنسو ابل آنا ؛ آبدیدہ ہونا .

جب ہم نشیں نے اس کی باتیں سنائیاں ہیں
بے اختیار اس دم آنکھیں بھر آئیاں ہیں

۱۸۱۳ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۲۷۴

سو شیلا نے پتی کی اپنے جب یہ آرزو پائی
تو دل ڈوبا وفور بیکسی سے آنکھ بھر آئی

۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۱۵۶

— بَھر دیکھنا محاورہ .

رک : آنکھ بھر کر دیکھنا جس کی یہ تخفیف ہے .

پشیاری میں آنکھ بھر دیکھتے مبادا لاج آوے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۲۰

تری آنکھ بھر جس نے تصویر دیکھی
وہ تصویر سا نقش دیوار دیکھا

۱۷۹۸ میر سوز ، د (ق) ، ۸۰

— بھر کر دیکھنا

محاورہ .

۱. نظر جما کر دیکھنا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نظارہ کرنا .

رخ جانان کے آگے پر تماشائی کو سکتا ہے
کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہے

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۴۲۵

۲. جی بھر کر دیدار کرنا ، سیر ہو کر دیکھنا .

جب میں دیکھوں یوں آنکھ بھر کے تمہیں
بدل آنکھیں مجھے دھراتے ہو

۱۸۱۸ اظفری ، د ، ۴۱

کوئی دیکھے کیونکر انہیں آنکھ بھر کے
کڑے تیوروں نے بٹھایا ہے پہرا

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۱

۳. گھورنا ، بری نیت سے دیکھنا .

ہائے کمبخت وہ کسی بت کا دم نظارہ
آنکھ بھر کر ہمیں دیکھے تو بس اندھا ہوجائے

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۲۲۳

۴. غصے یا دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا ، تیوری پر بل ڈال کر نظر کرنا .

آنکھ بھر کر دیکھے تو آنکھیں نکال لوں .

۱۸۷۴ انشاء ہادی النسا ، ۲۰۶

— بھر لانا

محاورہ : ~ آنکھیں بھر لانا .

آنکھ میں آنسو بھر لانا ، خود کو آبدیدہ کرنا .

دونوں یار آپس میں بغل گیر ہو کر آنکھیں بھر لائے .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۱۷

سامنے آنکھوں کے خون نور نظر کا جو بہا
آنکھ بھر لائے مگر اف بھی زباں سے نہ کہا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

— بھوں ٹیڑھی کرنا

محاورہ .

خفا ہونا ، نفرت کرنا ، تیوری چڑھانا .

کیا غضب ہے اس نے کی بس آنکھ بھوں ٹیڑھی وہیں
جو اشاروں میں کہا کچھ یار سے اغیار نے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۸۳

چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتون ہلال
آنکھ بھوں ٹیڑھی نہ کر صورت ہماری دیکھ کر

۱۹۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۳)

— بھوں چڑھانا

محاورہ .

رک : آنکھ بھوں ٹیڑھی کرنا .

ادھر وہ منہ پھلا کے چلے گئے ادھر میں آنکھ بھوں چڑھا کے چلا آیا .

۱۹۱۴ راج دلاری ، ۲۳

— بھوں چلنا

محاورہ .

آنکھ بھوں کا حرکت کرنا ، اشاروں سے چلبلاپن اور چلت پھرت ٹپکنا .

اللہ رے شوخی بات بات پر آنکھ بھوں چلتی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۶

— پانا

محاورہ .

اشارہ ملنا ، ایما یا مرضی معلوم ہونا .

آنکھ پاتے ہی وہ اٹھ کر چلتا ہوا ؛ تمہاری آنکھ (مرضی) پائیں تو ابھی ان آفتوں کو نکال دیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۷

— پانی میں ڈبڈبانے لگنا

محاورہ : ~ آنکھیں پانی میں الخ .

فرط نقاہت سے آنکھیں ایسی معلوم ہونا جیسے وہ پانی میں تیررہی ہیں ، جیسے : فاقوں پر فاقے کر کے یہ حال ہو گیا کہ گال پچک گئے آنکھ پانی میں ڈبڈبانے لگی .

اے ہے رات بھر میں میری بچی کا کیا حال ہو گیا ، دشمنوں کا رنگ زرد پڑ گیا ، آنکھیں پانی میں ڈبڈبانے لگیں .

۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۱۲

— پتھرانا

محاورہ : ~ آنکھیں پتھرانا .

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا اور بے حس و حرکت ہو جانا ، بے نور ہو جانا ، کچھ نظر نہ آنا .

تمنا میں تری اے سیمبر پتھرا گئیں آنکھیں
مثال اب دیدۂ نرگس کے سونے کی نہیں فرصت

۱۷۴۲ دیوان زادہ حاتم ، ۶۳

رخ گل پہ اک مردنی چھا گئی وہیں آنکھ نرگس کی پتھرا گئی

۱۸۲۷ صیدیہ ، ۱۲۶

پتھرا گئی تھی آنکھ مگر بند تو نہ تھی
اب یہ بھی انتظار کی صورت نہیں رہی

۱۹۲۱ فانی ، ک ، ۲۱۰

— پر بٹھانا

محاورہ .

رک : آنکھوں پر بٹھانا ، جو کثیرالاستعمال ہے .

آنکھ پر اس کو بٹھانا دل میں دینا اس کو جاے
واجب و لازم ہے یوں اس پر یز کو دیکھنا

۱۹۲۵ سائل دہلوی (اوراق منسلک بہ بیاض) ، ۲

— پر پٹی باندھنا

محاورہ .

رک : آنکھوں پر پٹی باندھنا جو کثیرالاستعمال ہے .

پھر در دل پر مرے تقوئ کی پٹی باندھ دی
آنکھ پر شوق لقاے حق کی پٹی باندھ دی

۱۹۲۱ اکبرالہ آبادی ، ک ، ۲ : ۱۷۲

— پر پردہ پڑنا محاورہ .

رک : آنکھوں پر پردہ پڑنا ، جو کثیر الاستعمال ہے .

غور سے دیکھ اس کو گرم سخن   پڑ گئے آنکھ پر مری پردے

۱۸۵۸   سحر ، بیاض سحر ، ۲۲۳

— پر تنکا رکھنا محاورہ .

آنکھ پھڑکنے کا علاج ہے جب آنکھ پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہیں تو پھڑک کم ہو جاتی ہے (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۷) .

— پر چڑھنا محاورہ .

رک : آنکھوں پر چڑھنا ، جو کثیر الاستعمال ہے .

مہرومہ اس کی آنکھ پر نہ چڑھے   اک نظر تجکو جس نے دیکھا ہو

۱۸۰۱   جوشش ، د ، ۱۳۵

خدمت میں اوج بچۂ آہو کا بڑھ گیا   حیدر کے نورعین کی آنکھوں پہ چڑھ گیا

۱۹۱۲   شمیم ، مرثیہ ، ۵

— پرنم ہونا ف م : ~ آنکھیں پرنم ہونا .

آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا ، آنسو بہنا .

شبیر ہیں لخت جگر سرور عالم
کیا غم اسے جو آنکھ غم شہ میں ہے پرنم

۱۹۷۲   مرثیۂ یاور اعظمی ، ۲

طور جمع :

بغیر اس یار کے پیتے ہیں ہم خون جگر اپنا
بھرا ہے دل میں غم آنکھیں ہیں پرنم لب پہ نالا ہے

۱۸۰۹   جرأت ، ک ، ۱۲۸

— پر میل آنا محاورہ .

تیوری پر بل پڑنا ، ماتھے پر شکن پڑنا (اکثر منفی حالت میں مستعمل) .

بھائیوں میں کسی کو اتنی سہار نہیں کہ میری آنکھ پر میل آئے .

۱۸۹۱   ایامیٰ ، ۲۳

بھر بھر مٹھی روپے لینے والی ماماؤں آنکھ چرا گئیں مگر ہماری آنکھ پر میل نہ آیا .

۱۹۳۶   راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۲۷

— پر میل (تک) نہ ہونا محاورہ .

تیوری پر بل نہ پڑنا ، قطعاً ناگوار نہ گزرنا .

میں نے خود (ان کو) لاکھوں پار کے اٹھتے دیکھا تھا ، آنکھ پر میل تک نہیں اچھی خاصی دولت پلک جھپکاتے آئی گئی ہو گئی .

۱۹۲۲   خونی راز ، مرزا رسوا ، ۸۲

— پڑنا محاورہ : ~ آنکھیں پڑنا .

۱. (عشق و محبت ، حسرت ، رغبت ، توجہ و التفات ، حسد و عداوت ، بدنظری وغیرہ سے) دیکھنا (اتفاقیہ یا بالارادہ) .

ناگاہ آنکھ اس کی امام مظلوم کے سر پر پڑی .

۱۷۳۲   کربل کتھا ، ۲۴۱

آنکھ تجھ بن جو کسی پر بت عیار پڑے   عوض سبحہ گلے میں مرے زنار پڑے

۱۸۳۱   دیوان رند ، ۱ : ۱۲۶

چشم ساقی کی وہ مخمور نگاہی توبہ   آنکھ پڑتی ہے چھلکتے ہوئے پیمانوں کی

۱۹۴۱   فانی ، ک ، ۱۹۱

۲. بے اختیاری وغیرہ میں یا بھٹک کر کسی طرف نظر کا اٹھنا .

اس سے شمشیر دوسر آس سے نظر لڑتی تھی
ہاتھ پڑتا تھا کہیں آنکھ کہیں پڑتی تھی

۱۹۱۱   برجیس ، مرثیہ ، ۱۱

طور جمع :

سو جگہ اس کی آنکھیں پڑتی ہیں   جیسے مست شراب ہیں دونوں

۱۸۱۰   میر ، ک ، ۲۲۵

— پسارنا ف م (قدیم) : ~ آنکھیں پسارنا .

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا ، آنکھیں کھولنا .

ہجر کی رات وہ کافر ہے کہ جوں چشم بلا
آہ تارا بھی ہر اک آنکھ پسارے نکلا

۱۸۰۹   جرأت ، ک ، ۴۲

طور جمع :

مرجھا گئے ہیں غنچے تو کمھلا گئے ہیں گل
نرگس یہ دیکھ کے گئی آنکھیں پسار کے

۱۸۵۱   مثنوی مورک سمجھاوے ، ۲۷

— پسیجنا محاورہ : ~ آنکھیں پسیجنا .

۱. آنکھ کا آنسوؤں سے نمناک ہونا ، آنکھوں میں آنسو آنا .

ہائے قائم نہ تری آنکھ پسیجی اک دن
ابر روتا ہے سدا خوف سیہ کاری سے

۱۷۹۵   قائم ، مختار اشعار ، ۲۳

۲ و ۳. حیا کرنا ، شرم کرنا ، آنکھ میں لحاظ ہونا ؛ رحم آنا ، درد آنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۸) .

طور جمع :

بے رحم سنگدل ستم اطوار بد شعار   آنکھیں پسیجتی نہیں تڑپے کوئی ہزار

۱۹۳۸   مرثیۂ رائق (کیکا بھائی صالح) ، ۹

— پلٹنا محاورہ ~ آنکھیں پلٹنا .

رک : آنکھ بدلنا .

جائیں ہمارے دل الٹ آنکھ اگر وہ لے پلٹ
گردش چشم یار کچھ گردش آسماں نہیں

۱۸۷۵   دیوان یاس ، ۱۰۷

یوں آنکھ ان کی کرکے اشارہ پلٹ گئی
گویا کہ لب سے ہو کے کچھ ارشاد رہ گیا

۱۹۰۵   داغ ، انتخاب ، ۲۳

طور جمع :

ٹھوکا اس کے دے ماتھے پہ جو ہیں
پلٹ جاتی ہیں آنکھیں اس کی وو ہیں

۱۷۹۵   فرس نامۂ رنگین ، ۱۲

— پہچاننا محاورہ .

تیور سے یہ سمجھ لینا کہ کیا مرضی ہے .

پہچانتا تھا آنکھ جو اپنے سوار کی
بڑھتا گیا وہ پھاڑ کے چادر غبار کی

۱۸۷۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۱۲

سوے رقیب دیکھ کے جھوٹی قسم نہ کھا
پہچانتے ہیں خوب محبت کی آنکھ ہم

۱۹۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۸)

— پیدا کرنا ف م .

بصیرت حاصل کرنا .

برگ نخل طور بلتے ہیں تو آتی ہے صدا
آنکھ پیدا کر اگر ہو حوصلہ دیدار کا

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲

حقیقةً ہے اگر اہل حق کا تو شیدا
تو آنکھ اویس کی راہِ وفا میں کر پیدا

۱۹۳۳ مسدس نعت ، رائق (کیکا بھائی صالح) ، ۱۳

— پھرانا ف م : محاورہ : ~ آنکھیں پھرانا .

۱. سابقہ مروت اور ہمدردی ترک کرنا ، بے وفائی برتنا .

پھرائی آنکھ اس نے مر گئے ہم   ادا کافر کی پیغام قضا ہے

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۹۶

خوش ہو کے عبث مجھ کو ستا لیتا ہے
تنتی ہیں بھویں آنکھ پھرا لیتا ہے

۱۹۲۷ شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۷۷

۲. مر جانا .

بو گل کی جو اس بلبل ناشاد نے پائی
نعلین پہ منہ رکھ دیا اور آنکھ پھرائی

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۰

۳. ایک طرف سے دوسری طرف رخ کرنا ، کسی کی طرف سے منھ موڑ لینا .

ہنگام نزع شکل دکھا کے چلا گیا   وہ الٹے پاؤں آنکھ پھرا کے چلا گیا

۱۸۹۷ دیوان ساکت (ق) ، ۱۳

طور جمع :

کھینچا جو تیر روح پہ صدمے گزر گئے
آنکھیں پھرا کے اصغر بے شیر مر گئے

۱۹۳۸ مراثی نسیم ، ۲ : ۳۳۷

— پھرنا ف م : محاورہ : ~ آنکھیں پھرنا .

۱. نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف ہو جانا ، منھ مڑنا .

دیکھ کر عکس آئنے میں آنکھ اس کی پھر گئی
اپنے سائے سے گریزاں آپ یہ آہو ہوا

۱۸۵۳ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۱۸

۲. پتلی کا گردش کرنا .

ہاتھ اٹھا پانو بڑھا سینہ تنا آنکھ پھری
ناچ میں تیرے قیامت کبھی ایسی تو نہ تھی

۱۸۹۷ دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۵۶

۳. نگاہ چوک جانا .

وہ مست یوں پھرے جو ذرا محتسب کی آنکھ
رکھوں سبو و بادہ و پیمانہ دوش پر

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۴۲

۴. بے مروتی کا برتاؤ کرنا ، برگشتہ ہونا .

مجھ سے اب وہ نہ رہی اس بت عیار کی آنکھ
پھر گئی آہ زمانہ کی طرح یار کی آنکھ

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۸۳

آنکھ اس کی پھر گئی تھی دل اپنا بھی پھر گیا
یہ اور انقلاب ہوا انقلاب میں

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۱۸

آنکھ تیری جو پھری پھر گئی ساری دنیا
انتہا ہے کہ مخالف ہے مرا دل مجھ سے

۱۹۱۵ جان سخن ، ۱۹۳

۵. مر جانا ، عالم احتضار ہونا .

اس کی جب آنکھ پھری پھر گئیں اس کی آنکھیں
شیفتہ مرنے پہ تیار ہی کیا پھرتا تھا

۱۸۶۹ شیفتہ ، ک ، ۱۲۲

طور جمع :

آنکھیں پھر جانا کنایہ ہے احتضار کے وقت دونوں آنکھوں کی زینت بدل جانے سے .

۱۹۳۲ ریاض ، نثر ریاض ، ۱۵۰

— پھڑکانا ف م : ~ آنکھیں پھڑکانا .

ادھر ادھر چاروں طرف تاکنا جھانکنا .

بند شیشے میں کیا ہے تو بھی پھڑکتی ہے آنک
دختر رز کی نہیں جاتی ہے ہرگز تاک جھانک

۱۷۲۵ مضمون (مخزن نکات ، ۲۲)

— پھڑکنا ف م .

خود بخود پلک یا پپوٹے میں حرکت ہونا جس سے اہل مشرق (بر صغیر ، عرب و ایران وغیرہ) کے لوگ کسی اچھی یا بری بات کا شگون لیتے ہیں .

آنکھ پھڑکی ہے مری پر وصل اب ہوگا نہیں
ہاں مگر وہ خواب میں صورت کبھی دکھلائے ہے

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۸۷

دل ہی نہیں پہلو میں تڑپتا ہے دھڑک کر
دیتی ہے مجھے رنج مری آنکھ پھڑک کر

۱۸۷۸ سخن بے مثال ، ۳۶

پھڑکے ہزار بار آنکھ اس کو تو کچھ نہ جانوں گی
دل مرا دے گا آسرا تو میں یقین مانوں گی

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۳

— پھڑکے بائیں بیر ملے یا سائیں آنکھ پھڑکے دہنی ماں ملے یا بہنی کہاوت .

بائیں آنکھ پھڑکے تو شوہر یا بیوی سے ملاقات ہوتی ہے اور دائیں آنکھ پھڑکنے پر ماں یا بہن سے : عورت کی بائیں اور مرد کی دائیں آنکھ کا پھڑکنا نیک شگون ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۱۹) .

— پھسلنا ف م ؛ ~ آنکھیں پھسلنا .

نظر نہ جمنا (خصوصاً کسی پھسلنی چیز پر) .

تمکو جی بھر کے نہیں دیکھنے پائے عاشق
آنکھ گالوں پہ پھسلتی ہے نظر رانوں پر

۱۸۵۷ سحر ، ریاض سحر ، ۳۹

— پھوٹنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں پھوٹنا .

۱. چوٹ یا کسی صدمے سے اندھا ہو جانا ، بینائی جاتی رہنا ، دیدہ ختم ہو جانا .

اشک جو شان کے نہ طوفان سے چھوٹے وہ آنکھ
جو نہ حیران رخ جاناں ہو پھوٹے وہ آنکھ

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۲۲

۲. بچہ مرنا ، بچے کا ہاتھ سے کھیل جانا .

ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۱۹

طور جمع :

تیری آنکھوں کے روبرو بادام آنکھیں پھوٹیں جو ہم نے دیکھا ہو

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۳ : ۳۰۵

خالہ جان آنکھیں پھوٹیں جو میں نے کل محسن کے لڑکے کو دیکھا بھی ہو .

۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، راشدالخیری ، ۵۱

— پھوٹی پیر (— پڑ) گئی فقرہ .

درد کا صدمہ اٹھانے سے اندھا ہو جانا بہتر ہے ، بلا سے ایک دفعہ نقصان ہوا تو ہوا آئے دن کا جھگڑا توٹ گیا .

پیر کنعاں سے گیا جب درد عشق گو مثل ہو آنکھ پھوٹی پیر گئی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۵۲

راتوں کی کھٹ پٹ روزہم راتوں گلے شکوے . . . سے جان بچی آنکھ پھوٹی پیر گئی .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۲۷

— پھوٹے پیر (— پڑ) جائے فقرہ .

چاہے آنکھ اندھی ہو جائے مگر روز روز کے دکھ سے تو نجات ملے ، ایک دفعہ جو نقصان ہونا ہو ہو جائے آئے دن کے عذاب سے تو جان چھوٹے .

ہائے تا سر درد و غم ہے طالب دیدار ہائے
کہہ نہ اے بےدرد اوس سے آنکھ پھوٹے پیر جائے

۱۸۵۸ کلیات تراب ، ۲۷۱

— پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے کہاوت .

جو چیز جس کام کے لیے موضوع ہے وہ کام اسی سے نکلتا ہے (امیراللغات ، ۱ : ۲۱۹ ؛ نجم الامثال ، ۳۰) .

— پھوڑا/پھوڑ ٹلا (— و مج / و مج ، کس ٹ ، شد ڈ) امذ .

مونچھ جیسے چند لمبے لمبے بالوں کا سبز رنگ کیڑا جس کے ہر سرخ اور ان پر زرد بند کیاں ہوتی ہیں اور مدار کے درخت پر رہتا اور اسی کے پتے کھاتا ہے(ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۵۹) .

— پھوڑنا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آنکھیں پھوڑنا .

۱. اندھا کر دینا ، بینائی سے محروم کر دینا .

گھورتی ہے تم کو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیے
گل بہت ہنستے ہیں کان ان کے مروڑا چاہیے

۱۸۲۶ آتش ، ک ، ۲۵۰

شاخیں چھوئیں تو ان کی کلائی مروڑ دوں
گل دیکھے بھر نظر تو ابھی آنکھ پھوڑ دوں

۱۹۲۱ واسوخت شیر خان ، ۲۷

۲ و ۳. دیدہ ریزی کے کام میں لگا کر آنکھ کو نقصان پہنچانا ؛ ناحق انتظار کرنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۵۶) .

طور جمع :

اگر تمہارا باپ اندھا ہو . . . کوے (کنوئیں) میں جا رہا ہو . . . تم بھی اپنی آنکھیں پھوڑ لوگے .

۱۸۲۷ ہدایت المومنین ، اولاد حسین قنوجی ، ۲۶

— پھیرنا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آنکھیں پھیرنا .

۱. آنکھ کا رخ ایک طرف سے دوسری طرف کر لینا ، نگاہ ہٹا لینا ، ایک طرف سے دوسری طرف دیکھنے لگنا .

یہ کس نے آنکھ پھیری ہے کہ ایسی تیرگی چھائی
زبان آہوے صحرا بنی ہر شمع محفل کی

۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۳ : ۳۳۴

پتلیاں میری پھری دیکھ کے بولے دم نزع
بے وفا آنکھ یوں ہی پھیر لیا کرتے ہیں

۱۹۰۳ نظم نگارین ، جلال ، ۸۵

۲. بے مروتی کرنا .

سب کی رجوع یاس میں ہوتی ہے سوے حق
پھیری بتوں نے آنکھ خدا پر نظر گئی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۲

نرغے میں ہم ہیں سوتے ہو کیا رن میں چین سے
تم نے بھی آنکھ پھیر لی بیکس حسین سے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۸

۳. توجہ ہٹا لینا ، کنارہ کرنا ، گریز کرنا .

جو منہ چڑھے اس کو قتل کرے رحم سے آنکھ پھیرے

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۲۳۶

وہ تو کبھی میری طرف سے آنکھ نہیں پھیرتا .

۱۹۱۰ آپ بیتی ، ۱۰۵

۴. مرنا ، دنیا سے گزرنا .

حسرت دیدار نے پیدا کیا حال ردی
پھیر دے گا اب کوئی دم میں ترا بیمار آنکھ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۲۵

پھر صبر کس طرح ہو جو دل کو نہ کل پڑے
پھیری جو آنکھ شہ کے بھی آنسو نکل پڑے

۱۹۳۴ مرثیۂ فائز ، ۱۳

طور جمع :

پھیر لیں آنکھیں مژہ سے نیش عقرب کی طرح
کاکل پیچاں کے بدلے مار پیچاں دیکھیے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۸

اب کی تو مروا ہی ڈالا تھا اور آپ نے بھی آنکھیں پھیر لی تھیں .

۱۹۰۳ سرشار ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۳

— پھیلا کر دیکھنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں پھیلا کر دیکھنا .

غور سے چار طرف دیکھنا (عموماً حیرت حسرت اور تلاش وغیرہ کے عالم میں).

آنکھ پھیلا کر جو دیکھا بعد مردن گور میں
غیر تنہائی رفیق بیکسی کوئی نہ تھا

? ناصر (امیرالغات ، ۱ : ۲۲۰)

میدان کارزار میں آنکھ پھیلا کے دیکھا لیکن ساتھ والوں کا کہیں پتا نہ تھا .

۱۹۲۲ نورالغات ، ۱ : ۱۵۶

طور جمع :

آنکھیں پھیلا کے جدھر فوج گراں میں دیکھا
نہ تو افسر تھے جگہ پر نہ علمدار بجا

۱۹۷۳ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۸

— تاڑ جانا محاورہ .

تیور سے عندیہ سمجھ جانا ، انداز نظر سے دل کا حال معلوم کرلینا .

وہ جیسے تاڑ گئی ہے ہمارے پیار کی آنکھ
بگاڑ پر ہے طبیعت مزاج میں شر ہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۸

اگرچہ ضبط کیا دل پہ اک پہاڑ لیا
مگر نگاہ طلب کو ہر اک نے تاڑ لیا

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۲۳

— تراشنا ف م .

(خرادی) پیچ کھٹکا وغیرہ بٹھانے کے لیے سوراخ یا گڑھا بنانا .

فولاد کے دونوں سروں میں ۱/۴ (چوتھائی) انچ گہرا گڑھا کرو اور دونوں سروں پر آنکھ تراش لو .

۱۹۲۸ انجنیری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۰

— تر ہونا ف م ؛ ~ آنکھیں تر ہونا .

رک : آنکھ پر نم ہونا .

مضطرب پیاس سے تھا دلبر سلطان عرب
آنکھ تر ہوگئی دیکھے جو وہ سوکھے ہوئے لب

۱۸۷۳ مرثیۂ مشیر ، ۸

مرگیا سامنے آنکھوں کے پسر غیرت ماہ
تر ہوئی آنکھ نہ ماتھے پہ بل آیا ، اللہ

۱۹۴۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۸

طور جمع :

ساقیا خشک ہے جو میری زبان آنکھیں ہوتی ہیں تر جدائی میں

۱۸۳۸ ناسخ (امیرالغات ، ۱ : ۲۲۰)

— تلے م ف ؛ ~ آنکھوں تلے .

آنکھوں کے سامنے ، پیش نظر ، چار طرف ، جیسے : ان کی خبر مرگ سنتے ہی آنکھ تلے یا آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا .

[آنکھ + تلے (رک)]

— تلے پھرنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں تلے پھرنا .

تصور میں آنا ، نگاہوں میں خیالی صورت دکھائی دینا .

ان آنکھوں کا طواف نہ کیوں انس و جن پھریں
جو فاطمہ کی آنکھ تلے رات دن پھریں

۱۸۸۹ مرثیۂ شمیم ، ۶

میری تقدیر نے جب مجھ سے کبھی ہجر میں کی
پھر گئی آنکھ تلے تیری نظر کی تصویر

۱۹۰۹ جلال (مہذب الغات ، ۲ : ۱۰۱) .

طور جمع :

دو چار قدم چل کے وہ پھر ضعف سے گرنا
آنکھوں تلے نانا کی وہ تصویر کا پھرنا

۱۹۷۳ مرثیۂ تسیم ، ۶

— توتے کی طرح بدلنا/پھرانا/پھیرنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں توتے کی طرح الخ .

یکایک بے مروتی اختیار کرنا ، بے مروتی کرتے دیر نہ لگنا .

بدلی ہے ہوا گلشن عالم کی عجب کیا
توتے کی طرح پھیر لے ہر مرغ چمن آنکھ

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۷۴

کیا توتے کی طرح آنکھ بدلی ہے گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے .

۱۹۲۴ نورالغات ، ۱ : ۱۵۷

طور جمع :

چیں بہ ابرو نہ ہو ہوسے کے طلب کرنے پر
آنکھیں طوطے (توتے) کی طرح مجھ سے ستمگر نہ پھرا

۱۸۲۳ دیوان رند ، ۱ : ۳۱

— ٹوٹ آنا محاورہ ؛ آنکھیں ٹوٹ آنا .

آنکھ کا دفعتاً سرخ ہو جانا ، آشوب چشم کی شکایت پیدا ہونا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶) .

طور جمع :

شکست دل نے رلوایا یہاں تک کہ آنکھیں روتے روتے ٹوٹ آئیں

? محشر (نورالغات ، ۱ : ۱۹۷)

— ٹیڑھی رکھنا/کرنا محاورہ .

۱. بھینگے کی طرح دیکھنا ؛ بے رخی سے دیکھنا ، ترش رو ہونا .

ڈر یہی ہے مجھے احول نہ کہیں ہو جاؤ
ٹیڑھی رکھتے ہو بہت عاشق رنجور سے آنکھ

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲ : ۶۹

آنکھ کیوں کرتا ہے ٹیڑھی رکھ نظر سیدھی طرح
ہم سے ملتا ہے تو مل اے عشوہ گر سیدھی طرح

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳

ہوتی ہے کس سے یہ سازش کہ طبع میں ہے کجی
یہ کس کے برتے پہ کرتا ہے آنکھ تو ٹیڑھی

۱۹۳۴ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۱۷

ـــ ٹیڑھی ہونا محاورہ .

آنکھ ٹیڑھی رکھنا/کرنا (رک) کا لازم .

کیا خطا آپ جو برہم ہوئے گیسو کی طرح
آنکھ کیا دیکھ کے ٹیڑھی ہوئی ابرو کی طرح

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۲

فوج کی سمت نظر رن میں ہے سیدھی اس کی
کجروی بھولینگے اب آنکھ ہے ٹیڑھی اس کی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۴

ـــ ٹھنڈک کلیجے سکھ کہاوت .

رک : آنکھوں (ـــ آنکھیں) سکھ کلیجے (ٹھنڈک) جو کثیر الاستعمال ہے .

اس سے ہوگا جوکوئی دکھ مجھ کو آنکھ ٹھنڈک کلیجے سکھ مجھ کو

۱۸۵۷ بحرالفت ، واجد علی شاہ ، ۶۲

ـــ ٹھنڈی کرنا محاورہ .

رک : آنکھیں ٹھنڈی کرنا جو زیادہ مستعمل ہے .

نہیں ہے یہ طراوت آب جو میں اور سبزے میں
تو اپنی آنکھ ٹھنڈی یار کے دیدار سے کر لے

۱۸۲۷ دیوان شاداں ، ۲ : ۱۵۴

ـــ ٹھہرنا محاورہ : ~ آنکھ ٹھیرنا .

نگاہ جمنا ، نظر کا ایک نقطے یا مرکز پر قائم رہنا .

کب نظر یار کے رخ پر ٹھہرے آنکھ خورشید پہ کیونکر ٹھہرے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۹۹

آنکھ ٹھہرے فروغ جام پہ کیا ہر کرن آفتاب کی سی ہے

۱۹۳۴ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۳۱

ـــ جاتی رہنا محاورہ : ~ آنکھیں جاتی رہنا .

بصارت زائل ہونا ، کسی صدمے یا بیماری سے بینائی ختم ہو جانا .
صفدر جنگ کی بائیں آنکھ میں ایک تیر لگا جس سے آنکھ جاتی رہی .

۱۹۵۶ بیگمات اودھ ، ۲۶

طور جمع :

یوسف جیسے بیٹے کی جدائی نے حضرت یعقوب کی آنکھوں میں دنیا اندھیر کردی روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۸

ـــ جانا ف م : آنکھیں جانا .

۱. کسی طرف یا کسی شے پر نظر پہنچنا .

سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہے چشم کیفی وہ یاد آتی ہے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۶۵

صبح بڑھتی ہوئی مشرق سے چلی آتی ہے
نور ہی نور ہے اب آنکھ جدھر جاتی ہے

۱۹۷۲ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۲

۲. بصارت زائل ہونا ، آنکھ جاتی رہنا (رک) .

روتے روتے ہماری آنکھ گئی ہائے جب اس کی دکھنے آئی آنکھ

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۴۹

طور جمع :

آنکھیں گئیں حال اپنا دکھایا نہ گیا
رخصت ہوئے ، درد و غم جو کھایا نہ گیا

۱۹۱۷ پیارے صاحب رشید ، رباعیات ، ۶۰

ـــ جلنا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آنکھیں جلنا .

آنکھوں کے پپوٹوں کو حرارت محسوس ہونا ، چکاچوند ہونا ؛ نظر کا مغلوب ہونا ، دب جانا ، نگاہ نیچی ہو جانا ، جھکنا .

جلتی ہے آنکھ اس کی کب اختر کی چشم سے
حاسد کو تیرے حلقۂ جوہر کی چشم سے
تکتی ہے شکل نرگس پر انتظار تیغ

۱۸۲۰ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱)

کیا دم جنگ دبیں گے یہ ستمگاروں سے
آنکھ جلتی نہیں چلتی ہوئی تلواروں سے

۱۹۱۸ مرثیۂ کوثر (مظفر علی خان) ، ۹

طور جمع :

جلتی ہیں یہ آنکھیں مری جھانکوں جو کبھی میں
پیدا ہو ترے روزن دیوار میں گرمی

۱۸۵۴ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۱۹۲

ـــ جمانا محاورہ : ~ آنکھیں جمانا .

نگاہ کو کسی مرکز پر ٹھہرانا ، غور سے دیکھنا ؛ کسی چیز پر ہر پہلو سے نظر ڈالنا (بیشتر امل مرکب (جما کر دیکھنا) کی صورت میں مستعمل .

حسن یوسف کو بہت آنکھ جما کر دیکھا
پوری تصویر تمہاری ہے شباہت کیسی

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۶۸

طور جمع :

کانوں میں تذکرے جو علم کے سمائے تھے
وہ فوج کے نشان پہ آنکھیں جمائے تھے

۱۹۷۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۴۱۳

ـــ جمنا محاورہ : ~ آنکھیں جمنا .

آنکھ جمانا (رک) کا لازم .

جمتی نہیں ہے آنکھ کسی شہسوار کی
کیا شوخیاں ہیں ابلق لیل و نہار کی

؟ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۱۶۸)

طور جمع :

یہ برق وہ ہے جس کا اثر تا بفلک ہے
آنکھیں نہیں جمتیں یہ چمک ہے یہ دمک ہے

۱۹۲۶ مرثیۂ رفیع (مرزا طاہر) ، ۹۲

ـــ جوش کر آنا محاورہ : ~ آنکھیں جوش کر آنا .

آنکھ دکھنا (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۱) .

— جھپکانا محاورہ : ~ آنکھیں جھپکانا .

۱.(i) آنکھ بند کرنا ، آنکھ میچنا (شرم حیرت یا رعب و خوف وغیرہ سے).

چشمک اس مہ کی سی دلکش دید میں آتی نہیں
گو ستارہ صبح کا بھی آنکھ جھپکانے لگا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۵۵۵

عشرت نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا آنکھ جھپکائی گویا وہ ایسی بات دیکھ رہی تھی جس پر کسی طرح یقین نہ آتا ہو .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۹

(ii) نگاہ کو خیرہ کر دینا ؛ آنکھ یا آنکھوں کو چکاچوند کر دینا .

فلک پر آنکھ کو بہرام کی بھی جھپکا دیں
دکھا ئیں تیغ کے جوہر جو چشم خشم آگیں

۱۹۰۳ نظم نگاریں ، جلال ، ٦

(iii) خجل ہو جانا ، شرم سے آنکھ بند کرلینا .

چہرۂ انور ترا دیکھا ہے یہ ممکن نہیں
آنکھ جھپکائیں فروغ نیرِاعظم سے ہم

۱۸٦۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۲۷۹

۲. تھوڑی سی دیر کو سلا دینا یا سونا (عموماً لیٹ کر) .

چین مجھ کو نہ ملا آنکھ کے جھپکانے میں
غل مچایا کیے وہ محو ہوا گانے میں

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۱۴۵

رات بھر بیتابیوں کی کچھ تلافی چاہیے
صبح نے بیمار غم کی آنکھ جھپکائی تو کیا

۱۹۲۲ اسرار ، ۷٦

۳. آنکھ لڑانے کے کھیل میں جیت لینا (اب : آنکھ لڑانا) (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱) .

طور جمع :

دم نظـارہ رخ رنـگیں ترا برق عارض نے آنکھیں جھپکادیں

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱)

— جَھپَکنا محاورہ : ~ آنکھیں جھپکنا .

آنکھ جھپکانا (رک) کا لازم .

جھپکی ہیں آنکھیں اور جھپکی آتی ہیں بہت
نزدیک شاید آیا ہے ہنگام خواب اب

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۵٦

ستاروں سے روشن وہ پورے جڑے ہیں
کہ خورشید کی آنکھ بھی جن سے جھپکی

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۲۰۰

طور جمع :

کیا اس کی ڈریں ابروئے خمدار سے آنکھیں
مردوں کی جھپکتی نہیں تلوار سے آنکھیں

۱۸۲٦ معروف د ، ۹۰

ایک ہفتہ ہو گیا لیکن آنکھیں نہیں جھپکتیں .

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت ، ۲۰

— جھُکانا محاورہ : ~ آنکھیں جھکانا .

۱. نیچے کی طرف دیکھنا یا دیکھنے لگنا ، نظر نیچی رکھنا .

کیا تقویٰ تھا کہ راہ میں بھی اس خیال سے آنکھ جھکا کے چلتے تھے کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جائے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۲

مخاطب ہیں وہ نرگس سے چمن میں
جھکائے آنکھ ہم شرما رہے ہیں

۱۹۰۳ نظم نگاریں ، جلال ، ۹۹

۲. شرمانا ، شرم سے آنکھ نیچی کرنا .

ہم ہیں خاموش ادھر آنکھ جھکائے وہ اُدھر
پیار سے سابقہ پہلا ہے ملاقات نئی

۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۱۹٦

ملا کے آنکھ نہیں روز آپ کہتے ہیں
جھکا کے آنکھ ذرا ایک بار ہاں تو کریں

۱۹۳۲ نقوش مانی ، ۱۰۴

۳. (دوسرے کو) شرمسار یا خجل کردینا ، شکست دینا .

اک چال کسی حُور کی ور اس پہ نہ آئی
دی جس نے جھکائی وہیں آنکھ اس کی جھکائی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ١٦

۴. کسی دیدہ ریزی کے کام میں مصروف رہنا ، کسی چیز کو نظر جما کے انہماک سے دیکھنا .

یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ جھکاتی ہے تو پھر پہروں نظر نہیں اٹھاتی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۲

طور جمع :

آنکھیں جھکا کے بولے یہ مولائے مشرقین
میں ہوں حسین احمد مرسل کا نور عین

۱۸۹۷ مرثیۂ طپش ، ۹

— جھُکنا محاورہ : ~ آنکھیں جھُکنا .

آنکھیں جھکانا (رک) کا لازم .

وہ چھاتی پہ الماس کی دمکد مکی   رہے آنکھ سورج کی جس پر جھکی

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۵۷

کیا عجب ہے جو جھکی رہتی ہے تیری یار آنکھ
بیشتر کم کھولتے ہیں مردم بیمار آنکھ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۲۴

یہ بہار منت شہ ہے کہ سارے عالم کی
جھکی ہے آنکھ بھی اٹھتی نہیں ہے گردن بھی

۱۹۲۸ سرتاج سخن ، ۹۵

طور جمع :

گلزار جہاں میں یہ دعا ہے کہ عدو سے
آنکھیں نہ جھکیں نرگس بیمار کی صورت

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۳۵

تھی خطا ان کی مگر جب آ گئے وہ سامنے
جھک گئیں میری ہی آنکھیں رسم الفت دیکھیے

۱۹۲۰ روح ادب ، ۸٦

— جھینپنا ف ل : ~ آنکھیں جھینپنا .

شرمانا ، آنکھ کا سامنے نہ ہونا .

شرم ہم صحبتوں سے آتی ہے — خود بخود آنکھ چھپی جاتی ہے

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۲)

طور جمع :

پردہ کیا ان کی جفاؤں کا کہیں فاش ہوا
آج چھپی ہوئی ہیں او ستم ایجاد آنکھیں

۱۸۷۴ بیخود (ہادی علی) ، د ، ۲۰

— چار کرنا

محاورہ : ~ آنکھیں چار کرنا .

نظر سے نظر ملانا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا ، بے روک ٹوک سامنے آنا ، ڈھٹائی سے دیکھنا .

شرمندہ اپنی جلد روی سے جو ہو گئی
پھر آنکھ مجھ سے وصل کی شب نے نہ چار کی

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۲

غیر سے آنکھ چار کرتے ہو — کیا ہمیں شرمسار کرتے ہو

۱۹۰۳ نظم نگاریں ، جلال ، ۱۰۹

طور جمع :

چوٹیں جو بڑھ کے چاروں نے پھر ایک بار کیں
تھرائے ہاتھ ڈھال نے آنکھیں جو چار کیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۷

— چار نہ کرنا

محاورہ : ~ آنکھیں چار نہ کرنا .

آنکھ چار کرنا (رک) کی نفی ؛ شرمانا ، نادم ہونا .

بام پر آ کر لڑاتے ہیں سر بازار آنکھ
روزن در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۲۴

حر کے رفقا جاتے تھے سوئے شہ ابرار
ان چاروں سے چار آنکھ نہ کرتے تھے ستمگار

۱۹۶۹ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۸

طور جمع :

ہے کسے چشم امید اے یار تو بے دید ہے
کر نہ چار آنکھیں رلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۵

— چار ہونا

محاورہ : ~ آنکھیں چار ہونا .

آنکھ چار کرنا (رک) کا لازم .

وائے بابل کی بیٹی کی اور اوس کی آنکھ چار ہو گئی .

۱۸۴۵ حکایت سخن سنج ، ۱۰۶

اب جو اس نے سر اٹھایا اور آنکھ چار ہوئی سیارہ نے پہچان لیا کہ یہ تو شہریار عالی وقار ہیں .

۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۹۱

طور جمع :

بلین سے چار آنکھیں ہوتے ہی فلورنڈا نے آنکھیں نیچی کر لیں .

۱۸۹۶ فلورا فلورنڈا ، شرر ، ۲۲۶

— چار نہ ہونا

محاورہ : ~ آنکھیں چار نہ ہونا .

آنکھ چار نہ کرنا (رک) کا لازم .

اس پیاس نے شرمندہ کیا ضبط نبی سے
اب آنکھ مری چار نہ ہو وے گی کسی سے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۶

نہ اٹھے پردہ جو آپس میں نگاہیں نہ ملیں
دل کی دل ہی میں رہے آنکھ اگر چار نہ ہو

۱۹۳۴ ریاض رضوان ، ۲۵۹

طور جمع :

بڑی دلداریوں سے حال دل پوچھا تھا تم نے تو
اب آنکھیں چار کیوں ہوتی نہیں اے مہرباں ہم سے

۱۹۲۰ بیخود موہانی ، ک ، ۹۱

— چپکنا

محاورہ : ~ آنکھیں چپکنا .

آنکھ لڑنا ، محبت ہو جانا ، تعلق خاطر ہونا .

مگر آنکھ تیری بھی چپکی کہیں — ٹپکتا ہے چتون سے کچھ پیار سا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۹۰

طور جمع :

اس باغ کے ہر گل سے چپک جاتی ہیں آنکھیں
مشکل بنی ہے آن کے صاحب نظروں کی

۱۸۱۰ میر (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۶)

— چرا کر/کے

م ف : ~ آنکھیں چرا کر/کے .

رک : آنکھ بچا کے ، کنکھیوں سے .

سب کرتے ہیں چشمک مجھسے ہوتی ہے ندامت
یوں آنکھ چرا کر مجھے دیکھا نہ کرو تم

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۸۵

ہمارے پاس جو بیٹھے تو کسمسا کے اٹھے
چرا کے آنکھ وہ اپنا بدن چرا کے اٹھے

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۷۲

طور جمع :

ایدھر تڑپ تڑپ کر دیتا ہوں جان میں اور
اودھر وہ دیکھتا ہے آنکھیں چرا چرا کر

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۶۲

— چرانا

محاورہ : ~ آنکھیں چرانا .

۱. آنکھیں چار نہ کرنا ، (غیرت غرور خوف یا نفرت وغیرہ سے) بے التفاتی برتنا ، بے مروتی کرنا .

چرا کر آنکھ ہم سے بھی نہ کیوں عالم گریزاں ہو
ہمارا جسم عریاں کم نہیں شمشیر عریاں سے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۵

اسلام کی سچی تعلیم یہی تھی کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو جو تمہاری اعانت کے محتاج ہیں ان سے آنکھ نہ چراؤ .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، زیور اسلام ، ۱۲

۲. جھینپنا ، جھجکنا ، کترانا ، (شرمیلے پن یا ناز و ادا کی بنا پر یا اخفائے راز وغیرہ کے لیے کسی کی طرف) کھل کر نہ دیکھنا .

لے دلاں سے نہ پھراوو مکھڑا — ہم سے تم آنکھ چرایا نہ کرو

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۱۸

بے دولھا بنے منہ کو چھپاتے ہیں ابھی سے
میں جیتی ہوں اور آنکھ چراتے ہیں ابھی سے
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰

شاید یہ اہتمام ہو اخفائے راز کا ہمجولیوں سے آنکھ چرائے ہوئے ہو تم
۱۹۳۶ نقش و نگار ، ۱۳۹

۳. انکار کرنا ، سوال کو رد کر دینا ، پس و پیش کرنا ، ٹال دینا .

دو گز زمیں سے آنکھ چرائے گا کیا فلک
کچھ میں بھی لے مروں گا کسی دن بخیل سے
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۰۸

ایک ربل کی کتاب میں بھی بخیل کی اور آنکھ چرا گئے .
۱۹۲۰ اتالیق خطوط نویسی ، ۶۷

طور جمع :

پایا جو دشمنوں نے ترے پاس اعتبار
آنکھیں چراتے ہیں مجھے احباب دیکھ کر
۱۸۵۱ مومن ، د ، ۸۳

بصارت نے کمی کی انحطاط عمر میں اکبر
بصیرت ہے تو آنکھیں مجھ سے اب آنکھیں چراتی ہیں
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۳۷۲

ــ چُندھیانا/چُونڈھیانا ف م .

رک : آنکھیں چُندھیانا جو کثیرالاستعمال ہے .

رخ پہ افشاں نظر جو آنے لگی آنکھ یاروں کی چونڈھیانے لگی
۱۸۸۷ اختر (واجد علی شاہ) عروج الفت (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۰۲)

ــ چوکنا محاورہ .

نگاہ کا خطا کر جانا ، دیکھنے کی چیز کو سہواً یا غلطی سے نہ دیکھنا .

کیا بچے ناوک نگہ سے دل چوکتی ہی نہیں شکار سے آنکھ
۱۸۷۲ گلزار داغ ، ۱۸۲

بھی سیاف کی بینائی دل ہے یہی آنکھ
لاکھ پردوں میں ہوں مردم تو نہ چوکے کبھی آنکھ
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

ــ چُھپا (ــ چُھپا) کر/کے م ف ؛ ~ آنکھیں چھپا کر/کے .

آنکھ چرا کے (رک) ، چشم پوشی کر کے ، نظر انداز کر کے ، پس پشت ڈال کے .

باب دوسرا متضمن ان باتوں کے کہ اہالی سرکار کمپنی نے مقتضیات عہد نامہ سے آنکھ چھپا کر کیا ہے .
۱۸۵۶ نامۂ واجد علی شاہ (ق) ، ۲

طور جمع :

آیا جو غیظ میں پسر شیر کردگار دیدہ دلیر آنکھیں چھپا کر ہوے فرار
۱۸۹۴ سجاد راے پوری ، مرثیہ ، ۸

ــ چُھپانا (ــ چُھپانا) محاورہ ؛ ~ آنکھیں چھپانا .

بے رخی کرنا ، نظر بچانا ، آنکھ سامنے نہ کرنا ، منہ چھپانا ، آنکھ چرانا (رک) .

کسی کی تجکو کیا چتون خوش آئی
جو تونے مجھ سے آنکھ ایسی چھپائی
۱۷۸۲ اسرار محبت ، محبت خاں محبت ، ۳۹

سرمہ لگا کے یار چھپاتا ہے مجھ سے آنکھ
کشتہ ہوں اس بہانۂ دنبالہ دار کا
۱۸۹۷ دیوان غافل ، ۱۹

طور جمع :

سو فار منہ میں تیر کا تنکا جو تھے دبائے
ہر ڈھال بھی تھی آنکھیں چھپائے بدن چرائے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

ــ چھت سے لَگْنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں چھت سے لگنا .

رک : آنکھیں چھت سے لگنا جو کثیرالاستعمال ہے .

اے طبیبو جاؤ گھر میرا ہے اب قصہ تمام
آنکھ چھت سے لگ گئی ہے جسم پالا ہو گیا
۱۹۱۱ بہارستان خیال ، تعلق ، ۲۶

ــ چُھٹْنا ف م .

بے تعلق ہونا .

یہ دل وہ ہے کہ جس کو قرار ایک جا نہیں
یہ آنکھ وہ ہے اس سے چھٹی اس سے جالگی
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۱

ــ خُون میں ڈُوبنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں خون میں ڈوبنا .

رک : آنکھوں میں خون اترآنا .

آنکھ اس کی یہ سن کے خون میں ڈوبی
مریخ بنی وہ ماہ خوبی
۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۴۲

ــ خَیرہ ہونا ف م ؛ ~ آنکھیں خیرہ ہونا .

غیر معمولی روشنی کی تاب نہ لا کر آنکھوں کا چندھیانا یا بند ہو جانا .

ظفر کیتے حیدر باوج حصار ہوئی آنکھ خیرہ دیکھ او کوہسار
۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۱۰

اہل نظر کے واسطے ہیں سب خرابیاں
نرگس کی آنکھ خیرہ ہو کب آفتاب سے
۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۶۶

طور جمع :

اس کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی جاتی تھیں .
۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۱ : ۱۳۳

ــ داب کَر دیکْھنا محاورہ .

رک : آنکھ دبا کر دیکھنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۱) .

— دار صف

جالے دار ، جس میں آنکڑا ہو (ملاخ وغیرہ) .

بندھن سلاخوں کے دوسرے سرے آنکھ دار بنائے جاتے ہیں .

۱۹۲۷ رسالۂ تعمیر عمارت ، ۸۶

[آنکھ + دار (رک)]

— دَبا کَر دیکھنا محاورہ .

کبھی کھلی کبھی بند آنکھ سے دیکھنا ، ایک آنکھ بند کر کے دیکھنا ، بھونڈے پن کے انداز سے دیکھنا .

دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر
ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ

۱۸۷۱ شوق (نواب مرزا) (نوراللغات ، ۱ : ۱۵۸)

ایک پستہ قامت بھینگا سیاہ فام آدمی بائیں آنکھ دبا کر داہنی سے مہدی کو بغور دیکھتا ہوا کمرے میں آیا .

۱۹۲۶ شرر ، دلچسپ ، ۱ : ۱۹

— دَبنا محاورہ .

شرمندۂ احسان ہونا ، جھینپنا ؛ مغلوب ہونا .

سورج سے بھی نہ آنکھ دبی جس کی مصحفی
ذرہ ہوں میں وہ خاک در بوتراب کا

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۴۳

کیا رکیں گے یہ جری شام کے بے دردوں سے
آنکھ دبتی نہیں دولاکھ جوانمردوں سے

۱۹۶۹ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۱

— دکھانا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آنکھیں دکھانا .

۱. معالج سے آنکھ کا معائنہ کرانا ، آنکھ اس غرض سے سامنے کرنا کہ مخاطب اسے دیکھے ، آنکھ کی نمائش کرنا .

باغ میں اس کو بہت دھیان ہے خوش چشمی کا
آنکھ نرگس کو ذرا اپنی دکھاتے جاتے

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۸۲۲

آنکھ اس ادا سے اس نے دکھائی کہ ہم نے شوق
چپکے سے اپنا مے کا بھرا جام رکھ دیا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۳

۲. چشم نمائی کرنا ، غصہ کرنا ، ڈرانے دھمکانے کے لیے گھورنا ، کڑی نگاہ ڈالنا .

فرشتے آنکھ دکھا کر کسے ڈراتے ہیں
قتیل چشم ہیں مارے ہوئے نظر کے ہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۳۳

لیکن جب آکے آنکھ دکھاتا ہے قرض خواہ
حیلے بہانے پر بھی ہے مجبور آدمی

۱۹۳۴ عرش و فرش ، ۱۵۳

۳. دکھائی یا بے مروتی برتنا .

جب لے چکے دل کو تم تو دکھلائی وہ آنکھ
جس آنکھ نے کیفیت سمجھائی کیا کیا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۴۱

لطف کی بھلے تو امید دلائی اے سحر
جب پڑا وقت تو اب آنکھ دکھائی اے سحر

۱۹۶۳ مرثیۂ منظور رائے پوری ، ۱۱

۴. منع کرنا .

گلشن میں گل سے کر رہی ہے شوخ چشمیاں
نرگس کو چل کے آنکھ دکھائیں حضور آپ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۴۲

ساقیا دل میں جو توبہ کا خیال آتا ہے
دور سے آنکھ دکھاتا ہے ترا جام مجھے

۱۹۱۵ جان سخن ، ۱۶۳

۵. آنکھوں آنکھوں میں اشارہ کرنا ، آنکھ کے اشارے سے بات سمجھانا .

منہ پھیر کے ایک مسکرائی   آنکھ ایک نے ایک کو دکھائی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۳۵

۶. مقابلے میں شکست دینا ، زیر کرنا .

راہی قمر درنجف تھا جو سفر کو   ہر ذرۂ رہ آنکھ دکھاتا تھا گہر کو

۱۸۹۱ مرثیۂ شمیم ، ۵

دم خم جوانی کو شرمندہ کرتے تھے بڑھاپے کو آنکھ دکھاتے تھے چہرہ بارعب تھا .

۱۹۱۲ یاسمین ، ۳۳

طور جمع :

حضرت دل کیا کرتے ہو شکوہ آنکھیں دکھانے کا ان سے
کچھ نہ کہو تقدیر میں جو کچھ دیکھنا ہے سو دیکھو تم

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۶۹

شوق سے آنکھیں دکھاؤ مجھے کچھ رنج نہیں
شعبدہ یہ بھی تو اک گردش ایام کا ہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۸۸

— دُکھنا/دُکھنے آنا ف ل ؛ ~ آنکھیں دکھنا/دکھنے آنا .

آشوب چشم ہونا ، آنکھ میں درد کھٹک اور سرخی ہونا .

جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو
قدح کی آنکھ دکھتی شیشے کو درد گلو ہوتا

۱۸۵۴ اسیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۴)

طور جمع :

اس کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں آنکھوں میں درد ہوتا ہے .

۱۹۰۲ علم الکلام ، ۱ : ۱۰

— دوبدو کرنا محاورہ .

آمنا سامنا کرنا ، آنکھیں چار کرنا .

ہوا یہ بیگم ہے لکھنؤ کی بڑی ہے دھوم اس کی گفتگو کی
ذرا جو آنکھ اس سے دوبدو کی تو اس نے مارا جلا جلا کر

۱۹۲۱ دیوان ریختی ، محسن ، ۴۰

— دوبدو ہونا محاورہ .

آنکھ دوبدو کرنا (رک) کا لازم .

جو بد نگاہوں سے آنکھ اس کی دوبدو ہو جائے
تو لال ان کے لہو سے تیغ سرخرو ہو جائے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۵

ـــ دو چار کرنا/ہونا

(ـــ غم و) محاورہ ؛ ~آنکھیں دو چار کرنا/ہونا .

رک : آنکھیں دو چار کرنا / ہونا جو کثیر الاستعمال ہے .

جانے ہے قائم اس جگہ تو ہی یہ ذلتیں اٹھائے
اپنی تو آنکھ پھر دو چار ہوسکے یہ نہ ہوسکے

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۸۹

ـــ دوڑانا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں دوڑانا .

چار طرف دیکھنا ، ادھر اُدھر نظر کرنا (بیشتر جستجو کی غرض سے) .

کچہری میں چار طرف آنکھ دوڑائی مگر کوئی جان پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۴

ہونے سو گوش گل پیدا جہاں شہ کی صدا پہنچی
کھلے نرگس کے سو تختے جدھر کو آنکھ دوڑائی

۱۹۱۶ نظم طباطبائی ، ۱۰

طور جمع :

ہر طرف مجمع اغیار ہی دیکھا ہم نے
آنکھیں دوڑائیں تری بزم میں کیا کیا ہم نے

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۶

ـــ دوڑنا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں دوڑنا .

۱. تیزی سے نگاہ جانا ، نظر کا سرعت سے اِدھر اُدھر پڑنا .

ہماری آنکھ دوڑے جس طرح اس بحر خوبی پر
جہاز ایسا کہاں پانی کے اوپر تیز چلتا ہے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۸

یوں چرخ تک گیا یہ فرس اڑ کے بارہا
جس طرح آنکھ دوڑتی ہے دم میں تا سما

۱۹۲۱ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۶

۲. لالچ یا بخل کی نگاہ سے کسی چیز کو دیکھنا ، مزاج میں حد درجہ خست یا لالچ ہونا .

خاک پر بھی دوڑتی ہے چشم مہر و ماہ چرخ
کس دنی الطبع کے گھر جا کے میں مہمان ہوا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۷۶

بڑا ہی لالچی ہے ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہے .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۵۹

طور جمع :

ناگہاں آگئے خیمے میں امام اکرم
آنکھیں دوڑیں سوئے دلبندِ حضرت کے قدم

۱۹۱۲ شمیم مرثیہ ، ۴

ـــ دیکھنا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں دیکھنا .

۱. تیور سے مرضی کو پہچاننا ، آنکھ کو دیکھ کر ارادے کا پتا چلانا .

لشکر شکنی جس کا ہو پیشہ وہ ڈرے گا
آنکھ آپ کی دیکھے جو ہمیشہ وہ ڈرے گا

۱۸۸۵ میر عشق ، مراثی ، ۳۴۹

ہوتی جاتی ہے سوا بوسۂ لب کی قیمت
دیکھنے جاتے ہیں وہ اپنے خریدار کی آنکھ

۱۹۰۵ داغ (نور اللغات ، ۱ : ۱۵۹)

۲. صحبت اٹھانا ، تربیت پانا ، فیض حاصل کرنا .

کس طرح سے نہ فن شعر میں کامل ہو رند
دس برس دیکھی ہو آتش سے جب استاد کی آنکھ

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۷۱

طور جمع :

اس چھوٹے میں بڑوں کی آنکھیں دیکھنے کا فیض ہے .

۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۳۱

ایسے لوگ موجود تھے جنھوں نے یاروں کی آنکھیں دیکھی تھیں اور اسلام کے عاشق زار تھے .

۱۹۱۸ امین کا دم واپسیں ، ۷

ـــ دینا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں دینا (معنی نمبر ۱ و ۲ میں) .

۱. بصارت بخشنا ، بینائی عطا کرنا .

گل شکل گوش ہے تری گفتار کے لیے
نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے لیے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۹۲

طور جمع :

چاہیے نظارۂ بت کم سن کے واسطے
آنکھیں خدا نے دی ہیں اسی دن کے واسطے

؟ منتظر (نور اللغات ، ۱ : ۱۵۹)

۲. بصیرت عطا کرنا ، شعور بخشنا ، شناخت اور امتیاز کی صلاحیت دینا .

دی ہے اللہ نے جن شوخ نگاہوں کو آنکھ
تاڑ لیتے ہیں وہ آنکھوں میں نگاہ عاشق

۱۸۸۰ قلق (امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۴)

خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہے کہ انسان نیک و بد میں تمیز کرے .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۵۹

طور جمع :

وہ یہ کہتے ہیں خدا نے جنھیں دی ہیں آنکھیں
سرمۂ طور سے بہتر ہے غبار عارض

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۹۶

۳. گوشۂ چشم سے اشارہ کرنا .

خلق نے آنکھ دی تبسم کو خوش مزاجی کی آ گئی باری

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۸۷

دیکھا نگہ غیظ سے ان فوجیوں کے دل کو
شمشیر گل اندام نے دی آنکھ اجل کو

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۶

۴. شہ دینا ، ابھارنا .

تھیں یوں ہی قتل عام پر آنکھیں تلی ہوئی
دی آنکھ اور سرمۂ دنبالہ دار نے

۱۸۹۳ مسرور (امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۴)

جان کیا تھی کہ عدو ہم سے ملاتے تیور
آنکھ دی آپ نے میں خوب اشارا سمجھا

۱۹۰۵ حبیب (نور اللغات ، ۱ : ۲۹۰)

ـــ دھوئی دھلائی ہے

فقرہ .

آنکھ میں ذرا مروت یا حیا نہیں ، بے حیا ہے ، بے مروت ہے .

آہو ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہیں
دھونی دھلائی آنکھ ہے یار صاف صاف
۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۴۲

— ڈالنا

محاورہ .

۱. دیکھنا ، نظر دوڑانا ، نگاہ کرنا .

چوہا ہر طرف آنکھ ڈالتا تھا اور یمین و یسار اور تحت و فوق دیکھتا تھا .
۱۸۳۸ بستان حکمت ، گویا ، ۲۲۲

نظروں کے لڑتے ہی مری تقدیر لڑ گئی
دل اس کے دل میں ڈال دیا آنکھ ڈال کے
۱۹۰۲ سفینۂ نوح ، ۱۷۹

۲. محبت یا شوق کی نظر سے دیکھنا .

ہر کسی نے آنکھ جب ڈالی گورے صاف پر
ہنس کے فرمایا گلے کا ہار آنکھیں ہو گئیں
۱۸۵۳ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۱۳۶

عشق کی غیرت سے یہ کیوں کر گوارا ہو سکے
آنکھ ڈالیں غیر تم پر اور میں دیکھا کروں
۱۹۱۱ تسلیم ، نظم ارجمند ، ۱۶۵

۳. کڑی نگاہ یا برے تیور سے دیکھنا .

راکب کے پاؤں گھوڑے کے زانو اڑا دیے
ڈالی کسی نے آنکھ تو ابرو اڑا دیے
۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۷

۴. تاک میں ہونا ، تلاش اور جستجو کرنا .

تیغ میں جوہر نہ او قاتل سمجھنا اس کو تو
ڈالتی ہے باقی ماندوں پر تری تلوار آنکھ
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۳۲

آنکھوں تلے تھے وہ تو جو لاکھوں سوار تھے
ان پر بھی آنکھ ڈالتی تھی جو فرار تھے
۱۹۷۳ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۰

۵. بد نیتی سے دیکھنا .

بیٹے کی باپ سے بنی خانم بگڑ نہ جائے
ڈالے بہو پہ آنکھ ہوا بد شعار باپ
۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۲۳۲

— ڈبڈبانا

ف ل ؛ ~ آنکھیں ڈبڈبانا .

آنکھوں میں آنسو بھر آنا .

رونے کا ہے مقام نہ کیوں آنکھ ڈبڈبائے
مومن یہ سن کے ماجرا آنسو نہ کیوں بہائے
۱۸۹۷ دیوان ڈاکٹر مائل ، ۳۱۷

ہاں مری ڈبڈبائی آنکھ دیکھ بندھی رہے یہ دھاک
وہ بھی لگائے جائے آگ تو بھی لگی بجھائے جا
۱۹۳۸ سریلی بانسری ، آرزو ، ۳

طور جمع :

خدمت کی ڈبڈبائیں آنکھیں تالا سا پڑا ہوا تھا منہ میں
۱۹۳۶ جگ بیتی ، ۵۷

— رکھنا

محاورہ ، ف م .

۱. چشم بصورت سے دیکھنا ، غور کرنا .

پہلا تو یہی پچھے پہ رکھ آنکھ گر ہے تجھے کچھ کمال کی جھانکھ
۱۷۰۰ من لگن ، ۹۴

۲. فعل مرکب (آنکھ کے مختلف معانی میں ، رک : آنکھ) .

عنایت جو پہلے اتھی آپ کی رکھے آنکھ بیٹے اپر باپ کی
۱۶۶۵ علی نامہ ، ۱۰۰

دوست دشمن کا نہیں پابند تیرا فیض عام
رکھتے ہیں تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ
۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۱۲۴

— رہنا

آنکھ رکھنا (رک) کا لازم (مولوی عبدالحق ، لغت کبیر ، ۲ : ۶۳۹) .

— سامنے کرنا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں سامنے کرنا .

۱. نظر ملانا ، (بے شرمی سے) آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا ، بیباکی سے دیکھنا .

پڑھ کے خط اس بے وفا نے جو نہ کہنا تھا کہا
آنکھ کر سکتا نہیں میں نامہ بر کے سامنے
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۶

۲. التفات کرنا ، متوجہ ہونا .

وہ آنکھ سامنے کریں تو میں اپنا حال کہوں .
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۶۰

طور جمع :

مجھ سے تھا اقرار آنے کا گئے گھر غیر کے
پھر تم آنکھیں سامنے کرتے ہو شرماتے نہیں
۱۸۰۵ دیوان ریختہ ، رنگین ، ۸۹

— سامنے نہ ہونا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں سامنے نہ ہونا .

۱. شرم و حیا یا ندامت سے نظر نہ ملانا .

آنکھ اس کی نہیں آئنے کے سامنے ہوتی
حیرت زدہ ہوں یار کی میں شرم و حیا کا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۵۹

سید کاظم خود ہی ملنے آیا تو ملنا پڑا ، ظہیر ملا تو سہی مگر آنکھ سامنے نہ ہوتی تھی .
۱۹۳۰ حیات صالحہ ، راشدالخیری ، ۸۳

۲. دیکھنے کی تاب نہ لانا ، دیکھ نہ سکنا (رعب ، خوف یا تابش وغیرہ کے باعث) .

آنکھ کچھ اپنی ہی اس کے سامنے ہوتی نہیں
جس نے وہ خونخوار مچ دیکھی دہل کر رہ گیا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۸۲

تلوار کھینچ لی تھی جو شاہ انام نے
منھ پر سپر تھی آنکھ نہ ہوتی تھی سامنے
۱۹۶۸ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۷۱

طور جمع :

آئینے کے بھی سامنے آنکھیں نہیں ہوتیں
قائل میں ہوا یار تری شرم و حیا کا
۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۵۵

— سے اُترنا محاورہ : ~ آنکھوں سے اترنا .

نظروں میں ذلیل ہونا .

رسوائے خلق دیکھ کے کیسی نگہ پھری
چڑھ کر نظر پہ آنکھ سے تیری اتر گیا

۱۸۷۳ عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۲۵

طور جمع :

تمھاری تصویر دیکھ کے سارا مرقع آنکھوں سے اتر گیا .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۶۱

— سے اُٹھانا محاورہ : ~ آنکھوں سے اٹھانا .

عزت و احترام کے ساتھ سر چڑھانا .

لے گئی آنکھ سے اٹھا بلبل گل جو دامان باغباں سے گرا

۱۸۵۸ تراب ، ک ، ۱۳

جب باادب ضریح مقدس کے پاس جائیں
خاک لحد کو شاہ کی ہم آنکھ سے اٹھائیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

طور جمع :

پرتو بھی ہو جو نقش کف پائے یار کا
آنکھوں سے خاک وادی ایمن اٹھائیے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۵۱

— سے اوٹ صف : ~ آنکھوں سے اوٹ .

نظر سے غائب ، جو نظر کے سامنے نہ ہو .

یہی جی چاہتا ہے کہ تم کسی وقت آنکھ سے اوٹ نہ ہو .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۷

کہیں ملتا نہیں وہ دل پہ بڑی چوٹ یہ ہے
آنکھ سے اوٹ ہے قسمت کی مری کھوٹ یہ ہے

۱۹۳۱ مرثیۂ رائق (کیکا بھائی صالح) ، ۲

طور جمع :

یہی جی چاہتا ہے کہ تم کسی وقت آنکھوں سے اوٹ نہ ہو .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱۶۱

— سے اوجھل صف : ~ آنکھوں سے اوجھل .

رک : آنکھ سے اوٹ .

جس کی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی
اب اسی کا تشنۂ دیدار میں رہنے لگا

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رامپور ، ۳۰

آنکھ سے اوجھل ہے لیکن جلوہ گر دل میں تو ہے
پردہ دار حسن جاناں پردۂ محمل نہیں

۱۹۱۹ نقوش مانی ، ۵۷

طور جمع :

اوجھل آنکھوں سے وہ یوسف نہ ہو حسرت ہے یہی
موت بھی آئے تو روپائے زلیخا ہو کر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۱

اف : کرنا ، ہونا .

— سے (ایک) آنسو نہ نکلا فقرہ .

بہت بے درد ہے ، بہت سنگدل ہے ؛ بہت ضابط و متحمل ہے .

کیسے کیسے صدمے اٹھائے مگر . . . آنکھ سے (ایک) آنسو نہ نکلا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۶

— سے آنکھ لڑنا محاورہ : ~ آنکھوں سے آنکھیں لڑنا .

۱. نگاہیں چار ہونا ، ایک کا دوسرے کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا .

آنکھ سے آنکھ تصور میں لڑی رہتی ہے
نرگس خلد کے کرتے ہیں نظارے مشتاق

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۲۱۰

چشم شیریں جو سناں سر سرور پہ پڑی
آنکھ سے آنکھ لڑی ٹوٹی اک اشکوں کی جھڑی

۱۹۶۷ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۸

۲. دیکھتے ہی عاشق ہونا .

اس لڑکی کی بھی آنکھ اس برہمن مہرطلعت کی آنکھ سے لڑی .

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۲۹

طور جمع .

کبھی جو یار کی آنکھوں سے لڑگئیں آنکھیں
مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۷۲

— سے آنکھ ملانا محاورہ : ~ آنکھوں سے آنکھیں ملانا .

۱. رک : آنکھ سے آنکھ ملنا جس کا یہ تعدیہ ہے .

کرتے ہو تم نیچی نظریں یہ بھی کوئی مروت ہے
برسوں سے پھرتے ہیں جدا ہم آنکھ سے آنکھ ملانے دو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۶۱۶

دوپہر کی تھی وہ دھوپ اب ہے کہاں جلوہ گری
آنکھ سے آنکھ تو خورشید لب بام ملا

۱۹۱۹ کیفی ، کیف سخن ، ۳۷

۲. ہم چشمی کا دعویٰ کرنا .

یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تونے
گردش چشم بھی اے نرگس شہلا دکھلا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۷

طور جمع :

آگے جو بڑھا آنکھوں سے آنکھیں وہ ملاکے
تیر نگہ غیظ گڑا سینے میں جاکے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

— سے آنکھ ملنا محاورہ : ~ آنکھوں سے آنکھیں ملنا .

آنکھیں چار ہونا .

دل چرایا نگہ ناز نے یا کاکل نے
آنکھ سے آنکھ جو ملتی تو پتہ مل جاتا

۱۹۱۵ جان سخن ، ۲۷

طور جمع :

رنگ آیا میکشوں کے دل کی کلیاں کھل گئیں
اک ذرا ساقی کی آنکھوں سے جو آنکھیں مل گئیں

۱۹۲۹ سلام قیصر ، ۲۳

— سے بچ کر م ف .

اس طرح چھپ کر کہ نظر نہ پڑنے پائے ، جب چاہ نظر بچا کر .

جلنے کا ہے جو خوف نکلتی ہے برق بھی
بچ کر اسیر سوختہ قسمت کی آنکھ سے

۱۸۵۲ دیوان امیر ، گلستان سخن ، ۴۹۲

— سے بھی کبھی دیکھی ہے فقرہ : ~ آنکھوں سے بھی کبھی دیکھی ہے .

تم اس چیز کی قدر کیا جانو ! تمھیں کبھی میسر ہوئی ہے ؟ (نور اللغات ، ۱ : ۱۶۱) .

— سے پردہ اٹھنا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

غفلت دور ہونا ، بصیرت پیدا ہونا .

بس گئی دل میں محبت تو کھلے راز نہاں
اٹھ گئے آنکھ سے پردے تو خدا کو دیکھا

۱۹۱۱ نذر خدا ، مضطر خیرآبادی ، ۲

طور جمع :

آنکھوں سے اٹھے پردے تو بیداری میں دیکھا
جیسے کوئی کہتا ہے کہ سحر میری طرف آ

۱۹۱۶ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۷

— سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنا/چلنا/گرنا ف م : ~ آنکھوں سے الخ .

برابر آنسو جاری رہنا (بیشتر بے اختیاری کے ساتھ) (نور اللغات ، ۱ : ۱۶۲).

— سے ٹپکنا محاورہ : ~ آنکھوں سے ٹپکنا .

نظر یا تیور سے کسی بات کا ظاہر ہونا .

ساغر چھلک رہا ہے جوانی کے جوش کا
مستی ٹپک رہی ہے شرارت کی آنکھ سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۱

اس کی آنکھ سے شرارت ٹپک رہی ہے .

۱۹۲۲ نور اللغات ، ۱ : ۱۶۲

طور جمع :

گھر کر دیے تھے کتنے ہی بدذات نے غارت
آنکھوں سے ستمگر کی ٹپکتی تھی شرارت

۱۹۷۰ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۹

— سے جدا ہونا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

نظروں سے غائب ہونا ، پیش نظر نہ ہونا .

آنکھوں سے جدا کب ہے حقیقت میں وہ لیکن
اس کو تو تصور کی حقیقت نہیں معلوم

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۸۹

وہ آنکھ سے جدا ہے جو آنکھوں کا نور ہے
دل سے قریب تر ہے نگاہوں سے دور ہے

۱۹۶۲ ساحر لکھنوی ، مرثیہ ، ۳

— سے چنگاریاں اڑنا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

غصے میں آنکھیں سرخ ہو جانا .

کیونکر نہ بھر آنکھ سے چنگاریاں اوڑیں
میرے دل و جگر مرے پیش نظر جلے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۷

جری کی آنکھ سے چنگاریاں جو اڑتی تھیں
نگاہیں شوم کی گوشوں کی سمت مڑتی تھیں

۱۹۱۹ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۳

— سے خون ٹپکنا محاورہ : ~ آنکھوں سے خون ٹپکنا ؛ آنکھ (~ آنکھوں) سے لہو ٹپکنا .

۱. رک : آنکھ سے چنگاریاں اڑنا .

نہ خنجر مآل سخت جانی دیکھیے کیا ہو
ابھی سے خون اس قاتل کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے

۱۹۱۱ تسلیم (امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۸)

۲. رونا ، بے اختیار آنسو بہنا .

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۲۲۲

طور جمع :

چار بیٹوں کے جو قاتل سے چڑا تھا بہر جنگ
خون آنکھوں سے ٹپکتا تھا یہ ارزق کا تھا رنگ

۱۸۸۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۹

— سے دور ہونا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

پیش نظر نہ ہونا ، جدا ہونا .

دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا بھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۸۲

طور جمع :

جذب الفت پہ مجھے ناز ہے اے پردہ نشیں
دل سے نزدیک ہے تو گو مری آنکھوں سے ہے دور

۱۹۲۷ قصائد نسیم ، ۱۱۷

— سے دیکھا نہ کان (~ کانوں) سے سنا فقرہ : ~ آنکھوں سے الخ .

دیدہ نہ شنیدہ ، ایسا کہ جیسا مشاہدے میں نہ آیا ہو ، انوکھا .

آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا بانکا ترچھا جیسا میرا یار ہے

۱۸۷۹ دیوان بیگن ، ۳۳

طور جمع :

دیکھا ہنستے گل قالیں کو نہ آنکھوں سے کبھی
اور نہ کانوں سے سنی بلبل تصویر کی بات

۱۸۲۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۷۵

— سے دیکھ کَر/کے م ف : ~ آنکھوں سے دیکھ کر .

۱. دیکھ بھال کے ، سمجھ بوجھ کے .
آنکھ سے دیکھ کر چلو کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے .
۱۹۲۲ نورالّغات ، ۱ : ۱۶۲

۲. بچشم خود مشاہدہ کر کے .
ایسے کتنے ہی ابوجہل تھے مکّے میں مکیں
آنکھوں سے دیکھ کے دل جن کے تھے محروم یقیں
۱۹۴۲ مسدس نعت ، ۱۳

— سے دیکھنا محاورہ : ~ آنکھوں سے دیکھنا .

بچشم خود معائنہ کرنا ، شاہد عینی ہونا ، ذاتی مشاہدے کی رو سے تجربہ ہونا .
چشم بد دور آج دیکھا آنکھ سے شہرہ سنتے تھے جمال یار کا
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۰
لطف کھویا اشک نے نظارۂ تحریر کا
دیکھتا ہوں آنکھ سے لکھا ہوا تقدیر کا
۱۹۳۲ نقوش مانی ، ۱۷
طور جمع :
اک جہاں ڈوبتے اے دیدۂ گریاں دیکھا
ہم نے آنکھوں سے غرض نوح کا طوفاں دیکھا
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۰

— سے دھارنا : ~ آنکھوں سے دھارنا .

بہت رونا ، زار و قطار رونا .
کبھی ہوتی جو میں آپے سے ہشیار گھر اشکوں کے دیتی آنکھ سے دھار
۱۷۵۹ راگ مالا ، ۵۲

— سے رومال نہ سَرَکنا/ہَٹنا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

روتے رہنا ، مسلسل آنسو بہانا .
ان کے رونے کو کیا پوچھتے ہو کسی وقت آنکھوں سے رومال نہیں سرکتا .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۸
کبرا کا رنڈاپے کے الم سے تھا برا حال
اور آنکھ سے دم بھر کو سرکتا نہ تھا رومال
۱۹۳۴ مرثیۂ جلیل (فرزند حسین) ، ۱۹

— سے ریتی ٹَپکنا محاورہ : ~ آنکھوں سے ریتی ٹپکنا .

خون کے آنسو رونا ، بہت رونا .
لہو کی بوٹیاں دیدے ہوتے ہیں فرط گریہ سے
محبت رنگ لاتی آنکھ سے ریتی ٹپکتی ہے
؟ شعور (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۹)

— سے سُرمہ چُرانا محاورہ : ~ آنکھوں سے سُرمہ چرانا .

رک : آنکھ سے کاجل چرانا جو کثیرالاستعمال ہے .
دل چرانے پر نہیں کچھ منحصر اس کا کمال
آنکھ سے سرمہ چرالیتا ہے کالے چور کی
۱۹۲۱ جنون خرد ، یکتا امروہوی ، ۱۲۷

— سے سَلام لینا محاورہ .

آنکھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۲۹) .

— سے شُعلے نِکَلنا محاورہ : ~ آنکھوں سے شعلے نکلنا .

رک : آنکھ سے چنگاریاں اڑنا .
فرط غضب میں وار جو غازی کے چلتے تھے
رہوار کی بھی آنکھ سے شعلے نکلتے تھے
۱۸۹۲ مرثیۂ سجاد رائے پوری ، ۱۱
طور جمع :
بیوی یہ دیکھ کر کہ آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں سہم گئی .
۱۹۳۶ راشد الخیری ، شہید مغرب ، ۶۰

— سے کاجَل چُرانا محاورہ : ~ آنکھوں سے کاجل چرانا .

رک : آنکھوں سے کاجل چرانا جو کثیر الاستعمال ہے .
دزدی جو کوئی سیکھے اس آفت کی آنکھ سے
کاجل چرائے مہر قیامت کی آنکھ سے
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۱

— سے کُچھ نہ سُوجھنا محاورہ : ~ آنکھوں سے الخ .

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا ، کچھ نظر نہ آنا (کسی خاص کیفیت کی شدت کے باعث) .
میرا خوف کے مارے عجیب حال ہوگیا تھا آنکھوں سے کچھ نہ سوجھتا تھا مکان سارا کاٹے کھاتا تھا .
۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۶ : ۱۵۱
آبلہ پا نکل گئے کانٹوں کو روندتے ہوئے
سوجھا پھر آنکھ سے نہ کچھ منزل یار دیکھ کر
۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۱۵۷

— سے گِرانا محاورہ : ~ آنکھوں سے گرانا .

بے وقعت کرنا ، حقیر و ذلیل کردینا ، نا چیز یا بے قدر سمجھنا .
اک جوہری مجلس میں گہر لے کے جو آیا
دیکھا تو انہیں آنکھ سے اشکوں نے گرایا
۱۸۷۳ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۲
تم آنکھ سے جو گرائے تو کیا سنبھلتا دل
کہیں قرار نہ لیتا کہاں ٹھکانہ تھا
۱۹۰۲ نظم نگاریں ، جلال ، ۳۲
طور جمع :
اپنے ساغر کا خط اشک دکھادے ساقی
جام جمشید کو آنکھوں سے گرادے ساقی
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۶

— سے گِرنا محاورہ : ~ آنکھوں سے گرنا .

آنکھ سے گرانا (رک) کا لازم .

گر جائے آنکھ سے جو ہو تجھ سے دو چار چاند
چار ابروؤں نے تجھ کو لگائے ہیں چار چاند

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۵

طور جمع :

دیکھنے والا ہوں اس ساقی دریا دل کا
کیوں نہ پھر آنکھوں سے مجھ مست کی گر جائے قدح

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۱۳۳

آئنۂ سکندری جام جم اور قلب صاف
آنکھوں سے آج گر گئے روے نگار دیکھ کر

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۱۵۵

ــــ سے گنگا بہانا محاورہ ؛ ~ آنکھوں سے الخ .

بہت رونا .

پچتائے تم سے دل کو لگا کر ہم اے بتو
گنگا بہائی اشک ندامت کی آنکھ سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۱

ــــ سے نہ دیکھنا محاورہ .

پروا نہ کرنا ، متوجہ نہ ہونا ، رغبت نہ کرنا .

دیکھوں نہ آنکھ سے کبھی پھولوں کے ہار کو
گلہاے خلد سے لاؤں نثار کو

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۶۱۵

مر کر اگر بساؤں جوار حضور کو
دیکھوں کبھی نہ آنکھ سے حور و قصور کو

۱۹۳۸ مسدس نعتیہ ، مولوی چاند ، ۳

ــــ سیدھی رکھنا محاورہ .

راہ و رسم اور موافقت کا طرز عمل برقرار رکھنا ، مہربانی سے پیش آنا ، بے رخی نہ کرنا .

خدا کے واسطے رکھ ہم سے آنکھ اب سیدھی
نظر تو کیوں بت نامہربان بدلے ہے

۱۸۲۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۰۰

بات نرمی سے کرے دل میں وہ کچھ بھی رکھے
کجروی میں بھی بشر آنکھ تو سیدھی رکھے

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، مرثیۂ حر ، ۱۱

ــــ سیدھی ہونا محاورہ .

رسم و راہ اور موافقت کا طرز عمل برقرار ہونا ، مہربانی کی نظر ہونا ، مہربان ہونا .

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہ یار کج

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۹

ہاتھ سے اخلاق کا دامن نہ کھونا چاہیے
آنکھ سیدھی بد نگاہوں سے بھی ہونا چاہیے

۱۹۳۷ دعوت اتحاد ، ماہنامہ ، مسافر ، مراد آباد ، جنوری ، ۱۲

ــــ سینکنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں سینکنا .

حسینوں کو گھورنا .

مشتاق آنکھ سینکنے کا عمر بھر رہا
اک دن نہ مہر کو کبھی جلوہ دکھا گئے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۹۳

گوروں کی دید سے کیا کیا عذاب ہوتے ہیں
جو آنکھ سینکتے تھے وہ کباب ہوتے ہیں

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۶ : ۱۸

طور جمع :

مہر آنکھیں سینکتا ہے جو اس رشک ماہ سے
تار شعاع کم نہیں تار نگاہ سے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۵

ــــ شرمانا محاورہ ؛ ~ آنکھیں شرمانا .

حیا سے نظر نہ اٹھنا ، شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا ، جھینپ جانا .

کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۱۹۴

ہو نہ جائے فیصلہ میرا تمہارا اب یہیں
داور محشر کے آگے آنکھ شرمائی تو کیا

۱۹۵۱ صفی ، دیوان صفی ، ۴

طور جمع : امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۹

ــــ قدح کرنا ف م ؛ ~ آنکھیں قدح کرنا .

آنکھ کا آپریشن کرنا .

بدر نے لکھی یہ تاریخ بنے نذر نسیم
قدح کیں آنکھیں تو پلٹی ہے بصارت ان کی

۱۹۷۵ بدر الہ آبادی ، قطعہ (ق)

ــــ کا اجالا ؛ ~ آنکھوں کا اجالا .

(الف) صف .

آنکھوں کو روشنی پہنچانے والا ، بہت عزیز اور محبوب .

راجہ بکرماجیت کے عہد میں جو روشنی اس کی فصاحت نے پائی آج تک لوگوں کی آنکھوں کا اجالا ہے .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۱۰

(ب) امذ .

نور چشم ، بیٹا .

بھوپی کی جان ہے ماں کا مرادوں والا ہے
کہاں بتاؤ مری آنکھ کا اجالا ہے

۱۹۰۷ مرثیۂ شمیم ، ۱۷

طور جمع :

رستہ نظر آتا نہیں دل ہے تہ و بالا
پنہاں ہے نظر سے مری آنکھوں کا اجالا

۱۹۵۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۹۸

ــــ کا اندھا صف ؛ ~ آنکھوں کا اندھا .

نا عاقبت اندیش ، بے وقوف .

پیشہ ہی ان جیسے آنکھ کے اندھوں سے دوستی کرنا ہے .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۶

طور جمع :
اے کیا سب کی سمجھ پر پتھر پڑگئے ایسے آنکھوں کے اندھے ہوگئے .
۱۸۵۹ سروش سخن ، ۲۰
قب : آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا .

ـــ کا آندھا گانٹھ کا پورا صف .

مالدار بے وقوف .
اب کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کی تلاش ہوئی .
۱۸۹۹ امراو جان ادا ، ۷۰
شاید نیو کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کو دانہ چارے کی چاٹ پر لگا لایا ہے .
۱۹۰۸ سلور کنگ ، آغا حشر ، ۱۷

ـــ کا پانی بہنا محاورہ : ~ آنکھوں کا پانی بہنا .

۱. بے مروت ہونا .
گو آنسوؤں کا ساتھ ابھی تک چھٹا نہیں
لیکن ہماری آنکھ کا پانی بہا نہیں
۱۸۹۷ مرثیۂ بزم اکبر آبادی ، ۸
۲. بے غیرت ہونا .
لوک کچھ تو اپنے پرائے کا لحاظ کر تیری آنکھ کا تو پانی بہہ گیا .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۹
طور جمع :
ہم نہ دیں گے آب منہ پر کہہ گیا شمر کی آنکھوں کا پانی بہہ گیا
۱۹۵۳ قطعات یکتا امروہوی ، ۱۷

ـــ کا پانی ڈھلنا محاورہ : ~ آنکھوں کا پانی ڈھلنا .

بے غیرت ہونا ، بے حیائی اختیار کرنا .
شبنم کو نگاہوں میں جگہ دیتی ہے نرگس
کیا آنکھ کا پانی چمنستاں میں ڈھلا ہے
۱۸۵۸ دیوان امانت ، ۸۷
بہا بھی چاہیں اگر اشک ضبط کر اے چشم
ڈھلا جو آنکھ کا پانی تو آبرو ہی نہیں
۱۹۲۷ شاد ، بادۂ عرفان ، ۱۱۴
طور جمع :
عرق کے قطروں سے اس گل کے ہے دعوائے ہم چشمی
یہ پانی ڈھل گیا ہے اے چمن آنکھوں کا شبنم کی
۱۸۹۵ خزینۂ خیال ، ۲۳۰

ـــ کا پانی مرنا محاورہ : ~ آنکھوں کا پانی مرنا .

رک : آنکھ کا پانی ڈھلنا .
دیدہ ہوائی ہے آنکھ کا پانی مرگیا ہے چار طرف آنکھیں چکر چکر چل جاتی ہیں .
۱۸۸۷ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۴۱
خدا نہ کرے کسی کی آنکھ کا پانی یوں مرجائے ایسی موئی تو پیدا ہوتے ہی مرجائے تو اچھا ہے .
۱۹۱۶ اتالیق بیوی ، ۵۱
طور جمع :
ان کی آنکھوں کا پانی مرگیا ، کیسی بے حیائی اس قوم نے اختیار کی .
۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۶۳۶

ـــ کا پردہ امذ : ~ آنکھوں کے پردے (معنی نمبر ۱ ، ۲ میں) .

۱. پتلی کے اندر کی سات تہ بتہ جھلیوں میں سے ہر ایک .
جوش حیرت نے نہ ہم کو دیکھنے دی شکل یار
جو ہماری آنکھ کا پردہ ہے پردا ہو گیا
۱۸۸۴ مرزا انیس ، د (ق) ، ۱۲۷
مردم کی بصارت بھی عدم کو ہوئی راہی
وہ رات تھی یا آنکھ کے پردوں کی سیاہی
۱۹۳۶ مرثیۂ سپہر (رستم علی خاں) ، ۲
۲. دیکھنے سے مانع ، حجاب ، اوٹ ، آڑ .
اک پل بھی جدا دیدۂ تر سے نہیں ہوتا
اب آنکھ کا پردہ ہوا رومال ہمارا
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۲
بس ایک عذر مشیت تھا بے نقابی میں
فقط اک آنکھ کا پردہ تھا بے حجابی میں
۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ۶ ، : ۲۲
۳. حیا و شرم .
سامنا اس سے ہوا تو بھی نگاہیں نہ ملیں
اٹھ گئے پردے مگر آنکھ کا پردہ نہ گیا
۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۳
اس گھرانے سے جو مختص تھا وہ شیوہ نہ گیا
کھل گئے بال مگر آنکھ کا پردہ نہ گیا
۱۹۵۲ مراثی نسیم ، ۳ : ۷۱
۴. نظر بندی ، جیسے : شعبدہ باز جو دیکھتے ہی دیکھتے چیز کو غائب کر دیتے ہیں وہ محض آنکھ کا پردہ ہوتا ہے .

ـــ کا پردہ اٹھانا محاورہ .

بے حیائی اختیار کرنا ، لحاظ توڑ دینا .
اپنے کا پاس ہے نہ پرائے کا کچھ لحاظ
تم نے تو بالکل آنکھ کا پردہ اٹھا دیا
۱۸۹۲ مسرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۰)
دور تعمیری میں قسمت کی خرابی دیکھیے
آنکھ کا پردہ اٹھایا بے حجابی دیکھیے
۱۹۶۱ تہذیب نسواں ، نظر جعفری ، ۴

ـــ کا پردہ اٹھنا محاورہ .

آنکھ کا پردہ اٹھانا (رک) کا لازم .
نقاب اس نے اٹھا دی وصل میں اصرار سے میرے
مگر یہ آنکھ کا پردہ جو اٹھ جائے تو میں جانوں
؟ شعور (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۰)
سب غیور اٹھ گئے طوفان کچھ ایسا اٹھا
شرم باقی نہ رہی آنکھ کا پردا اٹھا
۱۹۷۲ رواں واسطی ، غزل ، ۱

ـــ کا تارا امذ : ~ آنکھوں کا تارا .

۱. وہ چمکتا ہوا نقطہ جو آنکھ کی پتلی کے وسط میں ہوتا ہے ، (کا ب) آنکھ کی پتلی .

فی الحقیقۃ دانۂ گنبد چراغ افروز ہے
آنکھ کا تارا ہوئی خال صنم کی روشنی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۴

نور عین اللہ ہے ارض و سما میں ضوفشاں
آنکھ کا تارا زمیں پر ہے فلک پر آفتاب

۱۹۳۲ مجموعۂ سلام ، نسیم ، ۱۳۰

۲. بہت پیارا ، بہت عزیز ؛ اولاد ؛ محبوب .

کچھ لال چڑے پودنے پدی ہی نہ غش تھے
بدڑی بھی سمجھتی تھی اسے آنکھ کا تارا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۶۷

آنکھ کا تارا گھر کا اجیالا اللہ آمین کا ایک لڑکا .

۱۹۳۱ رسوا ، خورشید بہو ، ۸

طور جمع :

دھوق تھی ہر دم میں جن کے پیرہن سو مری آنکھوں کے تارے کیا ہوئے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۲۳۰

ستارہ جان کو پیارا جو ہو وہ مجھ کو پیارا ہے
بس اے مہرالنسا ملکہ مری آنکھوں کا تارا ہے

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۲۰۹

دہلی تمام ہندوستان کی آنکھوں کا تارا ہے .

۱۹۲۲ سیر دہلی کی معلومات ، ۱

ـــ کا تِل امذ .

رک : آنکھ کا تارا نمبر ۱ .

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۶۵

ہے طلسم بزم عالم کی بس اتنی کائنات
جو تماشائے جہاں ہے آنکھ کے اک تل میں ہے

۱۹۳۲ کلام رونق ، ۶۶

ـــ کا جالا امذ .

آنکھ کی ایک بیماری جس میں پتلی پر ایک جھلّی سی آجاتی ہے اور بینائی کو کم یا زائل کردیتی ہے .

کب مانع نظارۂ جاناں نہیں ظالم کب چرخ مری آنکھ کا جالا نہیں ہوتا ؟
شوکت (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۳) .

خرمے کی گٹھلی شہد میں گھس کے یا اور بعض ادویۂ مناسبہ کے ساتھ ملا کے آنکھ کے جالے اور ماڈے کو صاف کر دیتی ہے .

۱۸۹۰ ماہنامہ احسن ، ۳ ، ۱۲ : ۴۶

ـــ کا حجاب امذ : ~ آنکھوں کا حجاب .

دیکھنے سے مانع امر ، شرم و حیا .

تھے آنکھ کا حجاب وہ آنسو جو سر بسر
شیریں شناخت کر نہ سکی شاہ دیں کا سر

۱۹۳۸ مرثیۂ یتیم (ناصر حسین) ، ۱۵

طور جمع :

جا کی ہے تو نے منزل دل میں تو اے صنم
آنکھوں کا بھی حجاب یہ ہم سے نہ اب رہے

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۴۰

ـــ کا حَلْقَہ امذ : ~ آنکھوں کے حلقے .

وہ گڑھا جس میں آنکھ کا ڈھیلا ہوتا ہے ، کاسۂ چشم .

آنکھ کا حلقہ بجائے طوق گردن چاہیے
ہوں میں دیوانہ کسی کی نرگس بیمار کا

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳

طور جمع :

پسند ہوں تو لگا لیجیے زریں فرس میں
ہماری آنکھوں کے حلقے رکاب کے بدلے

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۱۸۷

آنکھوں کے حلقے مصحف رخ کی ہیں آیتیں
ہیں مختلف بیان نظر میں روایتیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۷

ـــ کا ڈورا امذ : ~ آنکھوں کے ڈورے .

آنکھوں کے ڈھیلوں کی باریک باریک رگیں جو بیشتر نیند سے بیدار ہونے پر یا جوش وغیرہ میں زیادہ نمایاں اور سرخ ہوتی ہیں .

تو نے جب دیکھا غضب سے کردیا زخموں میں چور
آنکھ کا ڈورا مجھے ڈورا ہوا شمشیر کا

۱۸۶۶ دیوان فیض ، ۱۷

اک بت پر نور اے تسلیم ہے پیش نظر
آنکھ کا ڈورا نہیں رشتہ ہے شمع طور کا

۱۹۱۱ تسلیم ، نظم ارجمند ، ۶۱

طور جمع :

مینائے بادہ کا جو تصور ہے ساقیا
آنکھوں کے ڈورے ہوگئے وقت خمار سبز

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۲

ـــ کا ڈھلکا امذ .

آنکھوں سے مسلسل پانی بہتے رہنے کی بیماری .

ڈھلتی نہیں مے ساقی گلفام نہیں ہے
موقوف ہو کس طرح مری آنکھ کا ڈھلکا

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۴۲

ـــ کا ڈھیلا امذ : ~ آنکھوں کے ڈھیلے .

آنکھ میں وہ سفید بیضاوی حلقہ جس کے بیچ میں پتلی ہوتی ہے .

پتھر ہیں میرے روبرو ڈھیلے اس آنکھ کے
جس کو جمال یار کا مدنظر نہیں

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۵۲۰

آنکھ کا ڈھیلا ورم کی وجہ سے بڑا ہو جاتا اور باہر نکل آتا ہے .

۱۹۳۶ شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴

طور جمع :

وہ وحشی ہوں جو یاد چشم میں صحرا کو جاتا ہوں
لگاتے ہیں مجھے ڈھیلوں سے آنکھوں کے ہرن پتھر

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۱۰۴

ـــ کا رَسیلا صف .

جس کی آنکھ میں جذب و کشش ہو .

واقف ہوں ان بتوں کے مکر و فریب سے میں
سب ہیں یہ دل کے پتھر اور آنکھ کے رسیلے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۳۹۰

ـــ کا غُبار امذ : ~ آنکھوں کا غبار .

آنکھوں سے صاف نظر نہ آنے کی کیفیت ، نگاہ کا دھندلاپن (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱) .

ـــ کا کاجَل چُرانا محاورہ : ~ آنکھوں کا کاجل چرانا .

رک : آنکھ سے سرمہ چرانا .

یار کے دزد نگہ پر دست بردی ختم ہے
آنکھ کا کاجل چرا لے جائے ایسا چور ہے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۳۷

طور جمع :
کوئی ایسی نامراد پلے پڑے کہ آنکھوں کا کاجل چرائے .

۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، ۲۶

ـــ کا کِیچڑ امذ : ~ آنکھ کی کیچڑ .

وہ میل جو آنکھوں کے گوشوں میں آجاتا ہے ، چرک گوشۂ چشم .
زید کی آنکھوں میں کیچڑ آتا ہے .

۱۹۶۱ فرہنگ اثر ، ۱ : ۵

ـــ کا گِلہ بھوں سے / کے آگے / کے روبرو فقرہ .

کسی کے عیب یا برائی کا ذکر یا اس کی شکایت اس کے عزیز یا دوست کے سامنے کرنے کا عمل .

آسماں سے یار کا شکوہ کبھی اے دل نہ کر
آنکھ کا بھوں سے گلہ ایسی خطا اچھی نہیں

۱۸۶۲ خلیل (میر دوست علی) (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۲)

ـــ کا لحاظ امذ : ~ آنکھوں کا لحاظ .

۱. مروت ، پاس خاطر .
اکبر نے بھی باپ کی آنکھ کا لحاظ کرکے بیٹھنے کی اجازت دی .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۱۲

وہ مروت اور آنکھ کا لحاظ اب کہاں .

۱۹۱۵ مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۷

۲. سامنے آنے یا آنکھ چار کرنے میں جھجک (عموماً عورت میں) .

کیا وصف چشم یار کروں اس کے سامنے
نرگس سے ہے مجھے فقط اک آنکھ کا لحاظ

۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۸۶

اے نہیں بھیا پردہ کیا ذرا آنکھ کا لحاظ ہے .

۱۹۲۱ شمع ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۶۸۲

طور جمع :

گھور کے دیکھا جو وہ چشموں میں جھنجھلا کر کہا
کیا لحاظ آنکھوں کا بھی اور بے حیا جاتا رہا

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۲

ـــ کان سے دُرُست فقرہ .

بے عیب جانور ، جس کے تمام اعضا مرض یا نقص سے پاک ہوں .
جس حیوان میں گھوڑے وغیرہ کی مثل کوئی عیب نہ ہو اسے کہتے ہیں کہ آنکھ کان سے درست ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱

چلتا ہے تیز وقت سے ساعت سے آن سے
رفتار میں سحاب درست آنکھ کان سے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

ـــ کا نَشّہ امذ .

ایک قسم کا ساٹن جیسا ریشمی کپڑا جس پر بناوٹ میں اسی رنگ کے پھول بنے ہوئے ہیں .
چند نام جو زیادہ مشہور ہیں ایک کرم فرما کے ذریعے معلوم ہوئے مثلاً آنکھ کا نشہ دل کی پیاس . . . وغیرہ وغیرہ .

۱۹۵۵ حسرت (چراغ حسن) ، مطایبات ، ۶۹

ـــ کا نُور امذ : ~ آنکھوں کا نور .

(لفظاً) بینائی چشم ، (مراداً) بیٹا ، نور چشم : محبوب .

سبہ شام میں کھویا جو گیا آنکھ کا نور
گرتے پڑتے ہوئے مقتل کو چلے شاہ غیور

۱۸۹۴ سجاد رائے پوری ، مرثیہ ، ۱۳

طور جمع :

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے

۱۹۲۱ اکبر الٰہ آبادی ، ک ، ۱ : ۳۱۵

ـــ کَڑوی کَرنا محاورہ (قدیم) .

تیوری پر بل ڈالنا ، ترشرو ہونا .
سمج دل منے یوں سو کر کڑوی آنک .

۱۶۹۷ ہاشمی بیجا پوری ، یوسف زلیخا (دکنی اردو کی لغت ، ۹)

ـــ کی بَدی (ـــ بُرائی) بھوں (ـــ بھوؤں) کے آگے کہاوت .

رک : آنکھ کا گلہ بھوں سے / کے آگے / کے روبرو .

یہ مثل وہ ہے بدی آنکھ کی بھوں کے آگے
مجھ سے کرتی ہیں شکایت تری اے یار آنکھیں

۱۸۷۴ بیخود (ہادی علی) ، د ، ۶۵

فرانسیی کون سے ان کے لخت جگر ہیں جن کے پاس جائیں گے اور شکایت کریں گے آنکھ کی بدیاں بھوؤں کے آگے .

۱۹۲۸ پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۱

— کی پُتلی امث ؛ ~ آنکھوں کی پتلی/پتلیاں .

۱. مردمک چشم ، آنکھ کے ڈھیلے کا سیاہ تل .

سرمۂ تسخیر سے ہم خود مسخر کیوں نہ ہوں
آنکھ کی جو پتلی تھی جادو کا پتلا ہوگئی

۱۸۵۱ مومن ، د ، ۴۶

امرت بھری آنکھوں میں مدھر آنکھ کی پتلی
رادھا ہے کہ گاگر لیے پنگھٹ پہ کھڑی ہے

۱۹۳۵ نو بہاراں ، اثر لکھنوی ، ۱۰۰

۲. نہایت عزیز ، لاڈلا ، محبوب (جس کو آنکھوں میں جگہ دی جائے) ؛ اولاد و ذریات .

وہ آنکھ کی پتلی جو اب آنکھوں سے نہاں ہے
دل زینب مضطر کا ہر اک سو نگراں ہے

۱۸۷۷ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۲

وہ عورت . . . اپنے شوہر کی آنکھ کی پتلی ، اپنے گھرانے اور کنبہ کے دل کی ٹھنڈک . . . ہے .

۱۹۵۸ آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۷۳

— کی پُتلی پِھرنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں کی پتلیاں پھرنا .

موت کے آثار ظاہر ہونا ، نزع کے وقت آنکھ کے تل کا اوپر کے پپوٹے کی طرف چڑھ جانا .

طبیعت گر نہ یکبار اس طرح سرکار کی پھرتی
تو پتلی آنکھ کی کیوں آپ کے بیمار کی پھرتی

۱۸۲۶ معروف (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۵)

ناگہاں سانس اٹکنے لگی ہچکی آئی
پھر کے تو آنکھ کی پتلی نے قیامت ڈھائی

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۱۷

طور جمع :

منتظر ہی رہے دیدار کے ہم وقت اخیر
پتلیاں پھر گئیں آنکھوں کی وہ آکر نہ پھرے

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۸۱

— کی پُھلی امث .

وہ ہلکی سی سفیدی جو آنکھ کی پتلی میں ہو ، پھولا ، ٹینٹ .

اے بنی آدم تو اوروں کی آنکھ کی پھلی دیکھتا ہے لیکن اپنی آنکھوں کا شہتیر نہیں دیکھتا .

۱۹۰۶ سوانح مولانا روم ، ۱۱۴

— کی ٹھنڈک امث ؛ ~ آنکھوں کی ٹھنڈک .

۱. دلی پسندیدگی اور خوشی ، دل کا سکون ، آنکھوں کا نور بڑھنے کی سی کیفیت .

خلوت و مناجات آنکھ کی ٹھنڈک اور کلیجے کی راحت ہوتی ہیں .

۱۸۶۵ مذاق العارفین ، ۲ : ۴۳۹

میری آنکھ کی ٹھنڈک تو نماز ہی میں ہے .

۱۹۰۶ الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۰

۲. پیارا عزیز ، محبوب ، لاڈلا ؛ اولاد و ذریات .

آنکھیں جلتی ہیں تپ فرقت سے آ مری آنکھ کی ٹھنڈک آ جا

۱۸۹۲ مسرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۳)

طور جمع :

یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے .

۱۹۰۲ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۶۱۸

— کی حَیا امث ؛ ~ آنکھوں کی حیا .

رک : آنکھ کا لحاظ .

آج حیا آنکھ کی کچھ اور ہے چاہنے والا کوئی پیدا کیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۹۶

چھڑوا چکا ہے قید سے تجھ کو یہ دلفگار
کچھ آنکھ کی حیا بھی نہیں او ستم شعار

۱۹۰۹ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۱

طور جمع :

پھر کہاں ان کی یہ چتون چند روزہ ہے حجاب
دید کے قابل ہے آنکھوں کی حیا دو چار دن

۱۸۵۴ غنچۂ آرزو ، دیوان صبا ، ۵۶

— کی سَفیدی امث .

وہ حصّہ جو آنکھ میں پتلی کے چاروں طرف ہوتا ہے ، بیاض چشم .

وہ ظلمتیں محیط تھیں قہر الٰہی سے
ہمرنگ آنکھ کی تھی سفیدی سیاہی سے

۱۸۹۰ شب عاشور ، کلیم بھرت پوری ، ۲

— کی سِیاہی امث .

پتلی کا سیاہ رنگ ، پتلی .

مثال کے لیے : رک : آنکھ کی سفیدی .

— کی سِیل امث .

رک : آنکھوں کی سیل جو کثیرالاستعمال ہے .

— کی کِیچَڑ امث .

رک : آنکھ کا کیچڑ (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۳) .

— کی گَردِش امث ؛ ~ آنکھوں کی گردش .

آنکھ کے ڈھیلوں کا ادھر ادھر حرکت کرنا .

آنکھ کی گردش سے کیا چرخ بریں چکر میں ہے
بھوں کے بھی ہونچال سے ساری زمیں چکر میں ہے

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۵۵

تیغ بجلی کی طرح چار طرف گرتی تھی
ساتھ میں آنکھ کی گردش کے سپر پھرتی تھی

۱۹۷۶ مختصر مرثیہ ، وزیر جعفری ، ۲ : ۸

طور جمع :

تصویر رسول عربی دیکھ رہے ہیں
آنکھوں کی ہے گردش کہ نبی دیکھ رہے ہیں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۷

— کی مروت

امث ؛ ~ آنکھوں کی مروت .

پاس خاطر ، منھ دیکھے کا لحاظ .

بھری محفل میں غیروں سے اشارے ہوں مرے آگے
مروت آنکھ کی اے بے مروت ایسی ہوتی ہے

۱۸۸۳ آفتاب داغ ، ۱۱۷

پیام سے مطلب نہ نکلے گا تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروت کچھ کام دے جائے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۶۶

طور جمع :

خاطر نہ تواضع نہ مدارات ہے بھائی
آنکھوں کی مروت بھی بڑی بات ہے بھائی

۱۹۲۰ مرثیۂ منظور رائےپوری ، ۵

— کے اشارے پر

م ف .

ادنیٰ عندیہ پاکر ، تیور سے منشا پہچان کر (بیشتر چلنا کے ساتھ مستعمل) .

ایسے ملازم کا کیا کہنا جو مالک کی آنکھ کے اشارے پر چلے .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۰۶

— کے آگے

م ف ؛ ~ آنکھوں کے آگے .

سامنے ، موجودگی میں ، روبرو .

پھر جائے نہ تا چشم صنم آنکھ کے آگے
سیر چمن نرگس شہلا نہ کریں گے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۶۰

برما دیا بیٹے کا جگر نوک سناں سے
ہو آنکھ کے آگے یہ جفا ہائے حسینا

۱۹۳۷ نوحہ جات اختر لکھنوی ، ۱۷

طور جمع :

آنکھوں کے آگے چیز رکھی ہے اور تجھے نہیں سوجھتی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۵۲

— کے آگے ناک سوجھے کیا خاک

کہاوت ؛ ~ آنکھوں کے آگے الخ .

سامنے کی چیز بھی نہ دیکھ سکنے کے موقع پر طنزیہ مستعمل ، مترادف : اندھے ہو .

فوجدار نے جھلا کے کہا تو اندھا ہے آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک ہے .

۱۸۹۳ خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲۷

واہ واہ . . . سامنے کھڑے ہیں اور سجھائی نہیں دیتا آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک .

۱۹۰۵ حورعین ، ۲ : ۵۵

طور جمع :

ہے عیاں جلوہ خدا کا ان بتان ہند میں
سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھوں کے آگے ناک ہے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۳

— کے ڈورے

امذ ؛ ج ؛ ~ آنکھوں کے ڈورے .

رک : آنکھ کا ڈورا جس کی یہ جمع ہے .

— کے سامنے

م ف .

رک : آنکھ کے آگے (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۵) .

— کے نیچے پھرنا

محاورہ : ~ آنکھوں کے نیچے پھرنا .

رک : آنکھوں کے نیچے پھرنا جو کثیر الاستعمال ہے .

پھر جاتا ہے اک دوسرا قد آنکھ کے نیچے
آگے مرے ذکر قد بالا نہ کرو تم

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۸۶

— کھٹکنا

ف ل ؛ ~ آنکھیں کھٹکنا .

آنکھ میں درد ہونا ، ٹیس ہونا ، چبھن ہونا ، آشوب ہونا .

خدا دشمن سے دشمن کو بھی دکھلائے نہ یہ صدمہ
کھٹکتی ہے جب اپنی آنکھ دل پر تیر پڑتے ہیں

؟ ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱)

طور جمع :

نشتر کی طرح سے دم نظارہ چبھ گئی
آنکھیں مری کھٹکتی ہیں تیری نگاہ سے

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۲۳

— کھلنا

محاورہ ؛ ~ آنکھیں کھلنا .

۱. (i) جاگنا ، بیدار ہونا .

تیونہیں بادشاہزادے کی آنکھ کھل جاتی ہے .

۱۷۸۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۸

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۴۳

آج تین بجے سے کچھ پہلے آنکھ کھل گئی تھی .

۱۹۴۲ غبار خاطر ، ۶۸

(ii) غش دور ہونا ، (بیہوشی کے بعد) ہوش میں آنا .

کھل جائے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو
غش میں ہو وہ پری ہمیں آکر سنگھائے زلف

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۴۳

جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ چھمی بیگم کے میاں کھڑے مجھے کوئی خوشبو سنگھا رہے ہیں .

۱۹۶۱ ہالہ ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۹۲

۲. بصیرت ملنا ، عقل آنا ، حالات پر غور کرنے سے سبق ملنا ، چونکنا ، چونْٹنا .

مجھے ترکۂ پدری سے جو دولت ہاتھ آئی عیاشی میں اندھے کی طرح اوڑائی آنکھ اس وقت کھلی جب سب کھویا تکلیف و ایذا اوٹھائی .

۱۸۶۲ شبستان سرور ، ۸۲

میاں اس وقت نہیں بولتا تو کبھی آنکھ کھلے ہی گی آخر مرد ہے .

۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، ۱۶

۳. پیدا ہونا ، دنیا میں آنا ؛ سن تمیز کو پہنچنا ، ہوش سنبھالنا .

اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲

گلزار کسے کہتے ہیں گل نام ہے کس کا
صیاد ہماری تو کھلی آنکھ قفس میں

۱۸۳۸ ناسخ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۴)

زندگی پاتے ہی اعزاز وفا کو دیکھا
آنکھ کھلتے ہی خدائی میں خدا کو دیکھا

۱۹۱۱ نذر خدا ، مضطر خیرآبادی ، ۲۱

طور جمع :

نہ دیکھا اس کے سوا کوئی جب کھلیں آنکھیں
خدا صنم کو میں سمجھا جو ہوشیار ہوا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۳

فرشتے بھی دیکھیں تو کھل جائیں آنکھیں
بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہیں

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۲۸۱)

ـــ کُھلی کی کُھلی رہ جانا

محاورہ : ~ آنکھیں کُھلی کی الخ .

رک : آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا جو کثیرالاستعمال ہے .

میری آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی اور محو حیرت ہو گیا .

۱۸۹۳ نشتر ، سجاد حسین ، ۸

طور جمع : (امیراللغات ، ۱ : ۲۸۳) .

ـــ کھولنا

محاورہ : ~ آنکھیں کھولنا .

۱. آنکھ کھلنا (رک) کا تعدیہ .

قصد ہمراہی شرر کیجیے کھولیے آنکھ اور سفر کیجیے

۱۷۹۴ اثر ، خواجہ محمد میر ، د ، ۲۰

صبح پیری ہو چکی بالیں پر آیا آفتاب
کھول آنکھیں خواب غفلت سے سر اے غافل اٹھا

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱

اس ملک میں آ کر آنکھ کھولی اور یہاں کے بوقلموں منظروں کا ان کے دل پر اثر پڑا .

۱۹۱۳ تمدن ہند ، ۴۴۴

۲. چوکنّا ہونا .

مژدۂ چاک قفس کیا ہے اسیروں کے لیے
آنکھ کھولے ہوئے بیٹھے ہیں نگہبان قفس

۱۸۶۴ تسیم دہلوی ، د ، ۱۵۹

۳. رک : آنکھ قدم کرانا (امیراللغات ، ۲۳۳)

ـــ کھولے لگ

م ف (قدیم) .

پلک جھپکتے ، بہت جلد .

بتا دھیا کی کیا پیاری جو آنکھ مج آنکھ کھولے لگ
جو آن ہے کنت لینے کوں نہیں تج عار آنی کی

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۸

ـــ گاڑنا

محاورہ : ~ آنکھیں گاڑنا .

نظر جمانا ، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا .

میں نے کہا اے عورت تیرا کیا ارادہ ہے جو آنکھ گاڑے ہوئے میرے منہ کو نہایت غور سے دیکھ رہی ہے .

۱۸۴۵ مطلع العلوم ، (ترجمہ) ، ۵۴

دشت کی سمت نگاہیں نہیں نہ صحرا کی طرف
آنکھ گاڑے ہوئے دیکھا کیے دریا کی طرف

۱۹۲۱ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۰۱

طور جمع :

اس نے خوب آنکھیں گاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا . . کوئیل کوک رہی ہے .

۱۹۲۰ آغا شاعر ، ارمان ، ۲۳

ـــ گَڑانا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں آنکھیں گڑانا .

ـــ گَڑنا

محاورہ : ~ آنکھیں گڑنا .

آنکھ گاڑنا (رک) کا لازم .

پھسلا ہی کیا پائے نگہ سارے بدن پر
ہے کیا ہی صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۷

اللہ اللہ یہ چھلکتے ہوئے ساغر کی کشش
آنکھ زاہد کی گڑی جاتی ہے پیمانے پر

۱۹۴۷ نوائے دل ، ۹۷

طور جمع :

دیکھوں غم فراق سے ملتی ہے کب نجات
آنکھیں گڑی ہیں گردش لیل ونہار پر

۱۹۴۷ نوائے دل ، ۶۵

ـــ گَڑونا

محاورہ .

رک : آنکھ گاڑنا .

پھرتی سے تپنچہ اٹھا لیا اور مستعد ہو بیٹھا پھر آنکھ گزو کے اوپر دیکھا .

۱۸۹۳ نشتر ، سجاد حسین ، ۱۰۲

ـــ گُلابی ہونا

محاورہ : ~ آنکھیں گُلابی ہونا .

آنکھ یا آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی پیدا ہونا (بیشتر بیداری نشے یا آشوب کے باعث) .

مردم دیدہ تک شرابی ہو آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو

۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۹۷

آنکھ گلابی ہوئی اور جھٹ کا سنک پڑا .

۱۹۳۶ حیات صالحہ ، ۵۰

ـــ گَنّی فقرہ : ~ آنکھیں گنّیں .

آنکھ پھوٹ گئی .

آپ کے حضور میں ظاہر کرتا ہوں کہ کیونکر میری داہنی آنکھ گنّی .

۱۸۲۴ الف لیلہ (عبدالکریم) ، ۱ : ۵۱

ـــ گَھڑنا ف م : ~ آنکھیں گھڑنا .

لوہے کی سلاخوں یا سیمنٹ کی جالیوں وغیرہ میں حلقے یا آنکڑے بنانا .

ان مقامات پر جہاں داب روک بندھن سلاخوں سے ملتے ہیں وہاں موخرالذکر میں آنکھیں گھڑی جاتی ہیں .

۱۹۲۷ رسالۂ تعمیر عمارت ، ۸۶

ـــ لال کَرنا محاورہ : ~ آنکھیں لال کرنا .

غصے کی نظر سے دیکھنا .

مت لال کر آنکھ اشک خوں پر دیکھ اپنا لہو بہائیں گے ہم

۱۸۵۱ مومن ، د ، ۱۲۵

گھور کر دیکھا تو اک تیر سا سینے میں گڑا
لال کی آنکھ تو رنگ اس کا اڑا زرد پڑا

۱۹۳۱ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۱۲

ـــ لَجانا محاورہ : ~ آنکھیں لجانا .

نظر نیچی ہو جانا ، شرمانا ، جھینپنا .

گل پھلا کر باغ سے کیا کوئی آئے اے نسیم
کیوں لجاتی آنکھ اس نرگس کی کیوں محجوب ہے

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۲۶۴

طور جمع :

آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تو آنکھیں لجا گئیں
بدبیں سے دونوں آنکھیں نگاہیں چرا گئیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۵

ـــ لَجائی دھی پرائی کہاوت .

نسبت آنے کے موقع پر لڑکی کے سرپرستوں کا شرم سے سر جھکا لینا رضامندی کی علامت ہے، جواب نہ دینا اور چپ رہنا تسلیم کر لینے کی نشانی ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۴) .

ـــ لَچکانا محاورہ : ~ آنکھیں لچکانا .

آنکھ بار بار کھولنا اور بند کرنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۶۷) .

ـــ لَڑانا محاورہ : ~ آنکھیں لڑانا .

۱. آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا ، آنکھ ملانا ، چار آنکھیں کرنا .

لڑاؤگے تم عکس سے اپنے آنکھ نہ واقف تھا اس جنگ سے آئنہ

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۲۰۵

کسی کو جھانک کے دیکھ لیا کسی کو تاک کے دیکھ لیا یعنی آنکھ لڑائی .

۱۹۲۴ اختری بیگم ، ۲۸

۲. گھورنا ، نظر جما کے یا ٹکٹکی باندھ کے دیکھنا .

جی مرا دیکھ کہ اس مہ سے لڑاتے ہیں ہم آنکھ
جس کو خورشید نے بے پنجہ نظارہ نہ کیا

۱۷۹۵ قائم ، انتخاب دیوان (ق) ، ۳۷

گھر سے باہر یہ کہا کس نے کہ آیا کیجے
روزن در سے ذرا آنکھ لڑایا کیجے

۱۸۴۰ نصیر (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۵) .

بھاگنے کو جو قدم پیچھے ہٹاتا تھا شقی
آنکھ تلوار کے قبضے سے لڑاتا تھا شقی

۱۹۲۲ مرثیۂ سلیم (مولوی اولاد حسن) ، ۱۱

۳. (i) نگاہ محبت سے دیکھنا ، عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا .

دل کو کھینچے ہے چشمک انجم آنکھ ہم نے کہاں لڑائی ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۳۵

اے ریاض آنکھ لڑاتے ہوے جی ڈرتا ہے
زخم پہنچے ہیں حسینوں کی نظر سے کیا کیا

۱۹۲۲ ریاض رضوان ، ۱۲

(ii) اشارے بازی کرنا ، تاک جھانک کرنا ، لگاوٹ کرنا .

لڑائی آنکھ دوپٹے کی اوٹ غیروں سے
نگاہ کیجیو اس مہجبیں کے پردے پر

۱۸۴۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲ : ۱۳

بڑی آنکھ لڑانے والی لونڈیا ہے اور بڑے کرارے ہاتھ پاؤں ہیں .

۱۹۰۳ سرشار ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۷

۴. ہم چشمی کرنا ، مقابلے میں آنا ، حریفانہ انداز سے دیکھنا .

تمہارے سامنے جب تک رہے لڑاؤ آنکھ
غروب ہوے تو یہ جان لو کہ ہارا چاند

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۴۱

موج رواں ہمیشہ سورج سے آنکھ لڑاتی ہے .

۱۹۱۲ سی پارۂ دل ، ۲۲۱

طور جمع :

لڑائیں غیر سے آنکھیں سبب ہے یہ لڑائی کا
وگرنہ ان کی اور میری لڑائی یوں بھی ہوتی ہے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۶

یہ کیا کم کر کیا مجبور اسے آنکھیں لڑانے پر
نظر ہو جس کی شرمیلی وہ قاتل ہو نہیں سکتا

۱۹۴۸ اعجاز نوح ، ۱۵

ـــ لَڑنا محاورہ : ~ آنکھیں لڑنا .

آنکھ لڑانا (رک) کا لازم .

اس طرح سے یک لخت جو آنسو نہیں تھمتے
معلوم ہوا درد کہیں آنکھ لڑی ہے

۱۷۸۴ درد ، د ، ۱۰۰

آنکھ لڑنے میں نہ یوں دیکھتے تھے آئینہ
آپ لے لیتے ہیں اب منہ پہ سپر کیا باعث

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۶۲

گرا آنکھ لڑتے ہی تیورا کے یوں میں اچانک لگے جیسے ماتھے پہ گولی

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۸۸

طور جمع :

لیلی و قیس میں لڑنے لگیں آنکھیں جو بہم
صلح کو بیچ میں خود پردۂ محمل آیا

۱۸۶۹ ماہر (مہدی حسین) ، خزینۂ خیال ، ۱۹

ـــ لَگا (مَرْدُوا) (ـــ فت ل (فت م ، سک ر ، ضم د) صف ، امذ .

وہ مرد جس سے عورت نے خود آشنائی کی ہو ، عورت کا آشنا .

گو آنکھ لگا مردوا تھا چھوٹی کا دیور
کنبے میں مرے جا کے بڑا نام کر آیا

۱۸۷۹　جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۰۲

کوٹھے پہ جوتھا پچھلے پہر چور کا اک شور
دیکھا تو پڑوسن کا موا آنکھ لگا تھا

۱۹۲۷　ریختی شبیر خان، ۱۲

[آنکھ + ا : لگا ، لگانا (رک) سے + مردوا (رک)]

ـــ لَگانا محاورہ ؛ ~ آنکھیں لگانا .

۱. آشنائی کرنا ، محبت کرنا .

تم اور گل رخاں سیں اب آنکھ جو لگائے
بادام کوں پیارے پھولوں کے بیچ باسا

۱۷۱۶　دیوان آبرو (ا) (ق) ، ۱۰۲

آنکھ کیا یار سے لگائی ہے　　جسم و جاں میں بہم لڑائی ہے

۱۸۵۸　سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۳۷۰

اچھن صاحب سے ہاں نہ کرنا ، بی حمیدہ ان سے آنکھ لگا چکی ہے .

۱۹۲۰　آغا شاعر ، ہیرے کی کنی ، ۲

۲. سونا .

کہتی ہے یہ نرگس کہ اڑیں باغ سے بلبل
دم بھر کو مجھے آنکھ لگانے نہیں دیتے

۱۹۱۶　جان سخن ، ۱۲۱

۳. کسی چیز سے آنکھ یا آنکھیں مس کرنا ، چھوانا .

نہیں ہے شیفتہ در پردہ تجھ پہ غیر تو کیوں
لگائی آنکھ ترے شہ نشیں کے پردے پر

۱۸۴۰　نصیر ، ک (مجلس) ، ۲ : ۱۳

۴. انتظار کرنا ، منتظر ہونا ؛ آس رکھنا ؛ تاک میں رہنا (پر یا سے کے ساتھ).

دیکھا جسے وہ آنکھ پھرا کر چلا گیا
کیا اس سمیں میں آنکھ پھرائیں کسو سے ہم

۱۷۹۲　میر سعادت ، د (ق) ، ۸۷

یہ کہتا تھا کہ دو سونے کے تھکے　　لگائے آنکھ ان پر تھے اچکے

۱۸۱۸　انشا ، ک ، ۳۷۱

اس کوشش سے عزیزان وطن کو جو میرے خط سے آنکھ لگائے بیٹھے ہونگے اپنے شوق و انتظار کا صلہ مل جائے گا .

۱۹۱۲　شبلی : مکاتیب ، ۱ : ۹

طور جمع :

ایک دن بھی نہیں دن رات میں آنسو تھمتے
جان کو روگ لگایا کہ لگائیں آنکھیں

؟　شعور (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۳۱)

سب نے سوے در لگائیں آنکھیں　　نرگس نے مگر بچھائیں آنکھیں

۱۸۸۲　تفسیر عفت ، ہوش ، ۱۰۸

ـــ لَگائی (ـــ فت ل) امث .

وہ عورت جس نے کسی مرد کو آشنا بنایا ہو .

ہم تجھے جانتے ہیں تو ایک آنکھ لگائی ہے .

۱۸۹۴　عمر و عیار کی سوانح عمری ، ۱ : ۷

[آنکھ + ا : لگائی ، لگانا (رک) سے]

ـــ لَگْنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں لگنا (معنی نمبر ۱ کے علاوہ) .

آنکھ لگانا (رک) کا لازم .

شہر بانو تمام رات رو رو کر آنکھوں میں کاٹی تھی کہ وقت صبح ہجوم فکر و غم سے آنکھ لگ گئی .

۱۷۳۲　کربل کتھا ، ۱۹۵

آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے　　آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا

۱۸۵۱　مومن ، ک ، ۱۰

نیند اپنی اڑ گئی صفت سایۂ پری
اک غیرت پری سے لگی آنکھ خواب میں

۱۹۱۹　کلیات رعب ، ۱۰۳

طور جمع :

آنکھیں حسینوں کی ہیں لگی خط یار پر
ہوتا ہے آہوؤں کو تعلق گیاہ سے

۱۸۱۶　دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۶

آمنہ کی آنکھیں دروازے پر لگ رہی تھیں .

۱۹۳۶　حیات صالحہ ، ۴۳

ـــ لَگی (ـــ فت ل) امث .

رک : آنکھ لگائی .

اس کو کبھی آنکھ لگا مردوا اور آنکھ لگی عورت بھی کہتے ہیں .

۱۸۹۱　امیر اللغات ، ۱ : ۲۳۵

ـــ للچانا محاورہ .

کسی چیز کو دیکھ کر اس کے حصول کی رغبت و خواہش ہونا .

ہے غضب اپنی طبیعت اس پہ ہے آئی ہوئی
جس پہ پڑتی ہے ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی

۱۸۰۹　جرأت ، ک ، ۲۲۵

ایسے شیریں ہیں کہ جب ان سے نظر لڑتی ہے
آنکھ للچاتی ہے اور رال ٹپک پڑتی ہے

۱۹۰۳　معراج نامہ، شمیم ، ۱۳

ـــ مارْنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں مارنا .

۱. پلک جھپکانا .

انداز کچھ نرالے ہیں ان کے شکار کے
آہو پہ پھیرتے ہیں چھری آنکھ مار کے

۱۸۲۲　مصحفی (امیر اللغات ، ۱ : ۲۳۶)

۲. گوشۂ چشم یا پوری آنکھ سے اشارہ کرنا (منع کرنے، اشتعالک دینے ، متوجہ کرنے ، حقیر ٹھہرانے ، سازش کرنے ، مذاق اڑانے یا کوئی اور مقصد حاصل کرنے کی غرض سے) .

جدھاں نے دیکھ اچپل یوں مجھے جو آنکھ مارا ہے
ندھاں نے بے قراری کا بچھو خوں ڈانک مارا ہے

۱۶۹۷　ہاشمی ، د ، ۲۶۰

ترا تھا ڈر کہ نہ دیکھا بہت اسے شب وصل
ستارۂ سحری مجھ کو آنکھ مار رہا

۱۸۲۲　مصحفی : انتخاب رام پور ، ۶۱

پاس سے اٹھ کے بھی وہ جائیں رو کیں بھی آنکھ مار کے
اب رہے کون آپ میں دوڑ پڑے پکار کے

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۱۹

طور جمع :

یوں نہیں کرتے اشارے سامنے بیمار کے
مار ڈالا نرگس شہلا کو آنکھیں مار کے

۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۷۹

ــ مٹکانا محاورہ : ~ آنکھیں مٹکانا .

رک : آنکھ مچکانا .

لگا کرنے کو منہ اس کا حرکت بھی مٹکاتا تھا آنکھ او بے سعادت

۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۱۵۴

مٹکائے آنکھ یا نہ وہ مٹکائے اے ظفر
موقوف آنکھ ہی کے تو مٹکاو پر نہیں

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۷۷

ــ مچانی امث (قدیم) .

رک : آنکھ مچونی .

اے طفل اشک آنکھ مچانی میں باز آ
کب تک رہے گا نقطۂ شک صاد ہو ٹک یک

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۵۸۰

[آنکھ + ا : مچانی ، میچنا (رک) سے]

ــ مچانا / مچکانا محاورہ : ~ آنکھیں مچانا/مچکانا .

رک : آنکھیں مچکانا جو کثیرالاستعمال ہے .

ــ مچنا محاورہ .

رک : آنکھیں مچنا جو کثیرالاستعمال ہے .

ــ مچوا (-کس م ، فت چ ، شد و) امذ .

رک : آنکھ مچونی (نوادرالالفاظ ، ۲۰) .

[آنکھ + ا : مچوا ، میچنا (رک) سے]

ــ مچول/مچول (-کس م/ضم م ، فت چ ، شد و بفت) امث :~ آنکھ مچولا/آنکھ مچولی ، آنکھ مچونا/آنکھ مچونی .

بچوں کا ایک کھیل (جس میں ایک بچے کی آنکھیں بند کر کے یا بند کروا کے سب بچے چھپ جاتے ہیں . پھر وہ آنکھیں کھول کے ساتھیوں کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے اور جسے پا کر چھو لیتا ہے وہ اس کی جگہ چور بن جاتا ہے) .

گر شوق تجھے آنکھ مچول سے ہے
اب مجھ کو بھی کھیلنا تجھ اچپل سے ہے

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی) (ق) ، رباعیات ، ۲۱۱

ہے تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل میں
ہم سن کئی ہوں لڑکے پری اس صنم کے ساتھ

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۲۰

ہماری شرافت کو گورے لوگوں کی شرافت نہ سمجھو . . . تو میرے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتی ہے .

۱۹۴۰ الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۷۱

[آنکھ + ا : مچول ، میچنا (رک) سے]

ــ مچول کڑوا تیل بلی پادے وہی پھلیل فقرہ .

آنکھ مچولی کھیلنے والے بچوں کا ایک فقرہ جسے وہ آنکھ مچولی کھیلتے وقت دہراتے ہیں (دریائے لطافت ، ۷۶) .

ــ مچولا (-کس م ، و لین) امذ .

رک : آنکھ مچول .

آنکھ مچولا کھیلیں ہیں لڑکے چھپ چھپ چاندنی راتوں میں
پانو تمھیں چاتے ہیں نہ دیکھا بلا گئے تم ہاتھوں میں

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۵

اے صنم کھیل جو نظروں کا چڑھانا ٹھہرا
چشم پوشی نہ ہوئی آنکھ مچولا ٹھہرا

۱۸۷۶ سخن بے مثال ، ۱۶

کبھی اٹکن مٹکن کھیلتی کبھی آنکھ مچولا .

۱۹۳۴ ضمیمۂ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۸ : ۱۶

[آنکھ + ا : مچولا ، میچنا (رک) سے]

ــ مچولی (-کس م ، و لین) امث .

رک : آنکھ مچول .

دن رات انھیں آنکھ مچولی ہی سے ہے شوق
مضمون کمر کے یہ نئے طور نکالے

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۷۴۴

مصنف اور تبصرہ نگار کے درمیان آنکھ مچولی شروع ہوئی .

۱۹۴۴ مقالات ماجد ، ۲۰۴

[آنکھ + ا : مچولی ، میچنا (رک) سے]

ــ مچونا (-کس م ، و لین) امذ .

رک : آنکھ مچول (دریائے لطافت ، ۱۵) .

[آنکھ + ا : مچونا ، میچنا (رک) سے]

ــ مچونی (-کس م ، و لین) امث .

رک : آنکھ مچول (عام بول چال میں مستعمل) .

[آنکھ + ا : مچونی ، میچنا سے (رک)]

ــ مچی اور مال دوستوں کا کہاوت .

ادھر ذرا چوک ہوئی اور لوگوں نے نقصان پہنچایا ، چور اچکے الھائی گیرے موقع کے منتظر رہتے ہیں .

کروروں کے پرامیسری نوٹ ناادا شدہ ہیں اور حکومت وقت نے کبھی . . . ان کے اصلی مالکوں کے نام مشتہر نہیں کیے واللہ یہ آنکھ مچی اور مال دوستوں کا والی مثل نہیں تو اور کیا ہے .

۱۹۲۶ اودھ پنچ ' لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۷ : ۲۰

— مِلا کر/مِلا کے م ف.

۱. رک : آنکھ ملانا جس کے فعل معطوفہ کا یہ جزو اول ہے.

ملا کر آنکھ تم مجھکو چھری سے ذبح کرتے ہو
کہو تو لطف اس میں ہے کہ تھا اس تیز خنجر میں

۱۸۸۶ دیوان سخن ، ۱۵۳

جمود حسن کبھی تابع کشش نہ ہوا
میں ان سے آنکھ بھی ہادی ملا کے دیکھ چکا

۱۹۲۷ نوائے دل ، ۵۷

۲. بے حجابی کے ساتھ ، صاف دلی سے ، بغیر کسی جھجک یا جھینپ کے (کسی کمزوری یا شرم کے باعث).

مشین نے ان کے معاشی اطمینان اور آزادی کو ختم کر دیا ہے ، وہ کسی آجر سے آنکھ ملا کے بات نہیں کرسکتے.

۱۹۴۰ آدمی اور مشین ، ۱۱۶

— مِلانا محاورہ : ~ آنکھیں مِلانا.

۱. نگاہ سامنے کرنا ، متوجہ ہونا، ملتفت ہونا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھنا.

ایک دم بھگوان کے دھیان سے سر نہیں اٹھاتے اور کسی سے آنکھ نہیں ملاتے.

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۱۳

عام ہے دولت نظارہ دم محشر ہے آج تو آنکھ شہ حسن غریبوں سے ملا

۱۹۱۱ تسلیم ، نظم ارجمند ، ۵۹

۲. ہم چشمی کرنا ، مقابلہ کرنا ، ہمسری کرنا.

کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات
آنکھ سورج سے ملاتا ہے قمر آج کی رات

۱۸۶۲ محامد خاتم النبیین ، ۲۷

آج ہمیں ایک ایسی شریعت کی ضرورت ہے جو اسلام کی روح کے مطابق تو ہو لیکن عصر حاضر سے بھی آنکھ ملا سکتی ہو.

۱۹۶۶ ماہنامہ 'نصرت' ، لاہور ، ۱۲/۶ : ۱۳

۳. اشارے کرنا ، رمز و کنایہ کرنا.

دیکھنا ہم کو تو پھر آنکھ ملانا سب سے
دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۵

طور جمع :

نہ بن ملے جسے پڑتی تھی کل تماشا ہے
رکے ہے اب تو وہ آنکھیں ذرا ملانے سے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۶۶

مجھ سے آنکھیں تو ملا اے دشمن سوز و گداز
تجھ پہ کیا اضداد کی توحید کا افشا ہے راز

۱۹۳۲ فکر و نشاط ، ۱۰

— مَلْنا ف م : ~ آنکھیں مَلْنا.

ہتھیلی یا ہتھیلیوں کو آنکھ یا آنکھوں پر رگڑنا (نیند یا کھجلی وغیرہ دور کرنے کے لیے).

جگایا انہیں پاؤں کو داب کے اٹھے آنکھ ملتے ہوئے خواب سے

۱۷۸۶ میر حسن (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۶۷)

منہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی پر آب وہ چشم حوض پائی

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۹۰

آنکھ مل کر جو نظر کی سوئے میدان جہان
ذرہ ذرہ میں نظر آیا رخ جان جہان

۱۹۱۰ آزاد ، نظم آزاد ، ۲۱

طور جمع : آنکھیں ملنا

آنکھیں ملے اٹھا ہے اگر سو کے آفتاب
لازم ہے آئے سامنے منہ دھو کے آفتاب

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۹

آنکھیں بھی ملتے ہیں مگر سوجھتا کچھ نہیں ہے اب
چونکے ہیں خواب سے جو ہم جلوۂ یار دیکھ کر

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۱۵۶

— مِلْنا محاورہ : آنکھیں مِلْنا.

آنکھ ملانا (رک) کا لازم.

احوال دل کا کیونکر ان دلبروں سے کہئے
ملتے ہی آنکھ وہ تو خنجر نکالتے ہیں

۱۸۰۰ دیوان ریختہ (ق) ، رنگین ، ۹۳

اک نگہ مست ساقی نے بڑھادی قدر جام
آنکھ ملتے ہی دوبالا رنگ محفل ہو گیا

۱۹۵۱ صفی ، د ، ۱۳

طور جمع :

اس کی آنکھیں کیا ملیں عاشق کی آنکھوں سے بھلا
جتنے آہو ہیں انہیں ہر ایک سے رم چاہیے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۶

بڑھ کر گلے سے شاہ نے حر کو لگا لیا
آنکھیں ملیں تو اس نے نظر کو جھکا لیا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۸

— مُنْد پِلا (- ضم م ، مغ ، کس پ ، شد ل) امذ.

کتے کا بچہ جس کی آنکھ نہ کھلی ہو ، (مجازاً) حرامی بچہ (امیر اللغات ۱ : ۲۳۷).

[آنکھ + ا : مُنْد ، مُنْدنا (رک) سے + پِلا (رک)]

— مُنْدنا ف م ؛ محاورہ : ~ آنکھیں مُنْدنا.

۱. (نیند، تابش یا کسی اور وجہ سے) آنکھ بند ہونا، پپوٹے سے پپوٹا مل جانا (امیر اللغات ، ۱ : ۲۳۷).

مندی جاتی ہیں آنکھیں بسکہ شبہائے جدائی میں
سحر تک شام سے خوابیدہ طالع نے جگایا ہے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۵۶۰

۲. مر جانا.

مت رکھ خیال ہستی ناپایدار پر
جب آنکھ مند گئی تو یہ سب خواب ہو گیا

۱۷۷۲ فغاں ، د ، ۷۸

ملک شرف علی کی گر سیر نہیں جب آنکھ مندی خاتمہ بالخیر نہیں

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۶۷

طور جمع :

مند گئیں ، کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ، غالب
یار لائے مری بالیں پہ اسے ، پر کس وقت

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۱۶۵

ــ مندوّل (بـ ضم م ، مغ ، فت د ، شد و بفت) امث .

رک : آنکھ مچوّل (وضع اصلاحات ، ۱۳۲) .
[آنکھ + ا : مندوّل ، مندنا (رک) سے]

ــ مُندی (ضم م ، مغ) صف ، مث .

کنواری ، ناسمجھ ، بھولی بھالی (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۷) .
[آنکھ + ا : مندی ، مندنا (رک) سے]

ــ مندگئی (ــ مُندی) اندھیرا پاک کہاوت .

مرنے کے بعد کچھ نظر نہیں آ سکتا کہ دنیا میں کیا ہے کیا نہیں !
زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہے ۔ مندگئی جب آنکھ اندھیرا پاک ہے
۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۲۲۷

ــ موچنا ف م : ~ آنکھ مونچنا ، آنکھیں موچنا .

رک : آنکھ موندنا .
دیکھتے ہم بھی ہیں نیچ اونچ مگر مونچ کے آنکھ
سب جسے کہتے ہیں سنسار ہے سپنا اپنا
۱۹۱۹ کیف سخن ، کیفی ، ۴۲

ــ موچی (ــ مونچی) ڈھپ (و مع ، فت ڈھ) امث .

لڑکوں کا ایک کھیل (جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک لڑکے کی آنکھیں بند کر کے باری باری اس کے چپت لگاتے ہیں، پھر اس کی آنکھیں کھول کر اس سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کس نے پہلے چپت لگائی . اگر اس نے نام ٹھیک بتا دیا تو وہ چپت لگانے والا چور ہو جاتا ہے اور اگر ٹھیک نہ بتائے تو بھی چور رہتا ہے اور پھر چپتیں کھاتا ہے).
خبردار جو گھر سے قدم نکالا تم میرے ساتھ گھر میں بیٹھ کے آنکھ مونچی ڈھپ کھیلو .
۱۹۳۱ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۱ : ۵

ــ موچی مال دوستوں کا کہاوت .

رک : آنکھ مچی مال دوستوں کا .
ملک بھی وہ جس پر پڑوسیوں کے دانت ہیں آنکھ موچی مال دوستوں کا .
۱۹۲۴ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۵ : ۳

ــ موڑنا محاورہ .

نظر پھیر لینا ، بے مروتی یا بے پروائی سے منھ پھرا لینا .
بے مروتی اور بے دردی سے آنکھ موڑ .
۱۸۲۵ حکایت سخن سنج ، ۱۲۱
جاتا ہے اس طرح بھی کوئی آنکھ موڑ کے
سب چل بسے حسین کو جنگل میں چھوڑ کے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۵

ــ موند کر/کے م ف : ~ آنکھیں موند کر/کے .

بے پروائی سے ، بے سوچے سمجھے ، آنکھیں بند کر کے .
تنکا اگر پڑا کہیں دیکھے ہے گھانس کا
چگنے کو آنکھ موند کے دیتا ہے منھ پسار
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۲
اے رشک عدم کو چلو اب موند کے آنکھیں
پائی خس وخاشاک سے یہ راہ سفر صاف
۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۰۱

ــ موندنا ف م ؛ محاورہ ؛ ~ آنکھیں موندنا .

۱. (لفظاً) آنکھ بند کر لینا ؛ (مجازاً) قطع نظر کرنا ، نظر انداز کرنا ، بے التفاتی کرنا .
حیرت سوں آنکھ اپس کی نہ موندے حشر تلک
یک پل ہو اس نزک جو گزار آرسی کے تئیں
۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۱۶۶
بلواؤ اپنے گھر میں کس بات کی کمی ہے
بیٹی سے تم نے اپنی کیوں آنکھ موند لی ہے
۱۸۷۱ عبیر ہندی ، ۵۸
چمن میں نرگس شہلا نے موند لی یوں آنکھ
ہو جس طرح کسی بیمار پر غشی طاری
۱۹۱۰ سرور ، خمکدۂ سرور ، ۲۴۰

۲. تصور باندھنا .
بلبل نے جس کا جلوہ جا کر چمن میں دیکھا
وہ آنکھ موند اپنی ہم من ہی من میں دیکھا
۱۷۹۸ سوز ، د ، ۲۶
عین مستی میں ہمیں دید فنا ہے انشا
آنکھ جب موندتے ہیں سیر عدم کرتے ہیں
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۱۰۲

۳. مرجانا .
جوں آئینہ کب تلک پریشاں نظری
اب موندیے آنکھ بس جہاں کو دیکھا
۱۷۸۴ درد ، د ، ۱۰۳
تمام اعمال حسنہ آنکھ موندی اور قطع ہوئے .
۱۸۹۸ سر سید ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳۸
طور جمع :
آنکھیں نرگس نے موند لیں جھٹ چھرے پہ کیا صبا نے گھونگھٹ
۱۸۱۸ انشا ، کلام ، ۳۷۲
اکثر دم تصور وقت ظہور آیا
آنکھیں جو موند لیں تو آنکھوں میں نور آیا
۱۹۵۴ گلستان نسیم ، ۱۱۰

ــ میچ کر/کے ف : ~ آنکھیں میچ کر/کے .

رک : آنکھ موند کر/کے ، جیسے : اس سڑک پر آنکھ میچ کے چلے جاؤ سیدھی منزل مقصود پر پہنچا دے گی .
طور جمع :
کیا جانیں ہم کر تو آنکھیں میچ کر کنویں میں ڈھکیل دیا .
۱۸۷۷ توبۃالنصوح ، ۲۰۶

ـــ میچنا ف م ، محاورہ ؛ ~ آنکھیں میچنا .

۱. آنکھیں بند کرنا (دریاے لطافت ، ۱۵) .
۲. چھپانا (دریاے لطافت ، ۱۵) .
۳ و ۴. سو جانا ؛ مرنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۶۸) .

طور جمع :

کنیز نے سیف الملوک کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر کہا کہ اپنی آنکھیں میچ لے .

۱۹۴۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۹

ـــ میلی کرنا محاورہ .

تیوری پر بل ڈالنا ، گوارا نہ کرنا ، بے رخی برتنا (اثبات اور نفی دونوں میں مستعمل) .

شاہد دل آنکھ میل گر کرے تو خوبرو
اپنی پلکوں سے سئیں عشاق کے زخم جگر

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۲۸

شکر معبود بجا لائیں جو فرزند چھٹے
آنکھ میل نہ کریں گھر جو رہ حق میں لٹے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۴

ـــ میلی ہونا محاورہ .

آنکھ میلی کرنا (رک) کا لازم (اثبات میں کم اور نفی میں زیادہ مستعمل) .

آنکھ نہ ٹک میلی ہوئی اپنی مطلق دل بے جا نہ ہوا
دل کی مصیبت کیسی کیسی کیا کیا رنج اٹھائے بھی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۲۲

تم ان کا مرنا معمولی بات سمجھو مگر تمھاری آنکھ میلی ہو تو ان کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو جائے .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۷

ـــ میں م ف ؛ ~ آنکھوں میں .

نظروں میں ، نزدیک ، سامنے .

پنجاب کے لوگوں نے دنیا کی آنکھ میں اور غیر قوموں کی نگاہ میں اپنی قدر و منزلت کو قائم کیا .

۱۸۸۴ سفرنامۂ سید احمد خاں ، ۲

ـــ میں آنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں آنا .

۱. نظر میں جچنا ، نگاہ میں سمانا .

کچھ اپنی آنکھ میں یاں کا نہ آیا
خزف سے لے کے دیکھا دُرِّ تر تک

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۹

۲. تصور اور خیال میں تصویر پھرنا .

رکھتا ہے نظر آنکھ ملاتا بھی نہیں ہے
وہ آنکھ میں آتا ہے اور آتا بھی نہیں ہے

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۳۰ : ۲

طور جمع :

مثل نسیم پھول کے رخسار پر پھرے
آنکھوں میں آئے مردم بیمار پر پھرے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۰

ـــ میں آنسو آنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں آنسو آنا .

دل بھر آنا ، آبدیدہ ہونے کے قریب ہونا .

کڑیل جوان پسر کے نہ مرنے کا غم کیا
آنسو جو کوئی آنکھ میں آیا اسے پیا

۱۹۷۱ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۵

طور جمع :

آنسو آتے ہیں جو آنکھوں میں تو پی جاتا ہوں
کیا تماشا ہے کہ بہتا ہے یہ دریا الٹا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۹

ـــ میں آنسو بھر آنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں آنسو بھر آنا .

آبدیدہ ہونا .

بھر آئے آنکھ میں آنسو جو دیکھکر یہ حال
کلیجہ تھام کے بس رہ گیا علی کا لال

۱۸۸۲ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۷

جوانی یاد کر کے آنکھ میں آنسو بھر آتے ہیں
طلوع صبح پیری ہے ستارے جھلملاتے ہیں

۱۹۵۵ صفی ، د ، ۹۱

طور جمع :

آخر انسان کا بچہ تھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے .

۱۹۲۲ انشاے بشیر ، ۱۷۷

ـــ میں آنسو بھر لانا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں آنسو بھر لانا .

آنکھ میں آنسو بھر آنا (رک) کا تعدیہ .

آنکھ میں بھر لائے آنسو گو کہ صابر تھے حسین
کھا کے جب برچھی کا پھل کڑیل جواں مارا گیا

۱۸۹۴ مجموعۂ سلام ، سجاد راے پوری ، ۷

طور جمع :

کبھو آنکھوں میں اپنی آنسو بھر لائے
کبھو ہنسکر وہ آپی آپ رہ جائے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۶۹

سب کی طرف دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے .

۱۹۲۰ جویاے حق ، ۳ : ۸۶

ـــ میں آنسو بھرنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں آنسو بھرنا .

۱. رک : آنکھ میں آنسو بھر آنا .

بھرے کچھ آنکھ میں آنسو پڑے کچھ حلق میں چھالے
قفس میں یہ میسر مجھکو آب و دانہ آتا ہے

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۶۸)

۲. رک : آنکھ میں آنسو بھر لانا .

مرغان باغ بیٹھے ہیں تجھ بن مرے ہوئے
نرگس کھڑی ہے آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۹۷

طور جمع :

مضطرب تھی جو خاطر مہجور آنسو آنکھوں میں بھر کے بولی وہ حور

۱۸۸۰ قلق (نورالغات ، ۱ : ۱۶۹)

بیٹوں کو خیمہ گاہ میں بلوا کے یہ کہا
آنسو بھرے ہو آنکھوں میں دل کو الم ہے کیا

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۳۵۱

ـــ میں (ایک) آنسو نہیں

فقرہ .

۱. روتے روتے آنکھ میں آنسو باقی نہیں رہا .

آنسو چھڑک کے ہوش میں لاتی اسے مگر
آنسو نہیں اب آنکھ میں رو تی ہوں اس قدر

۱۹۰۱ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۹

۲. بیحد سنگدل ہے .

دوست دشمن سبھی ان کے حال پر روتے تھے مگر اس کی آنکھ میں آنسو نہ تھا .

۱۸۹۱ امیرالغات ، ۱ : ۲۳۹

منھ پھیر کے روتے تھے سبھی ظالم بدخو
لیکن بن کاہل کی نہ تھا آنکھ میں آنسو

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۹

ـــ میں آنسو نہیں اور کلیجہ ٹوک ٹوک

کہاوت .

ظاہر میں بہت رنج و افسوس لیکن دل پر ذرا اثر نہیں (امیرالغات ، ۱ : ۲۳۹) .

ـــ میں آنکھ ڈالنا

محاورہ : ~ آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا .

نظر سے نظر ملا کر دیکھنا ، ڈھٹائی سے دیکھنا ، برابر دیکھے جانا ، شرم و لحاظ نہ کرنا .

آنکھ میں آنکھ تو ڈالی نہیں جاتی ظالم
دل میں دل ڈال دے کس طرح سے انسان کوئی

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۱۷۰

تصور پر شرماتا نہیں الٹے آنکھ میں آنکھ ڈال کر مجھ کو قائل کرنا چاہتا ہے .

۱۹۲۳ نورالغات ، ۱ : ۱۶۹

طور جمع :

چلا کر بولنا دوڑ کر چلنا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنی . . . ایسی ایسی باتوں سے روکتیں .

۱۸۷۵ مجالس النسا ، ۱ : ۳۲

دیوانہ وار دوڑ کے کوئی لپٹ نہ جائے
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا نہ کیجیے

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۲۳۴

ـــ میں آنکھ ملانا

محاورہ .

رک : آنکھ میں آنکھ ڈالنا .

تمھیں سوگند مری جان کی ادھر دیکھو
آنکھ میں آنکھ ملا ایک ذرا بھر دیکھو

۱۸۱۸ اظفری ، ۵ ، ۵۷

بے حیا غیر بھی اے شوخ ادا کتنا ہے
آنکھ میں آنکھ ملاتے ہی چلا جاتا ہے

۱۹۳۶ شعاع مہر ، ۲۲۱

ـــ میں بسنا

محاورہ : ~ آنکھوں میں بسنا .

آنکھ میں ہر وقت تصور رہنا ، نگاہ پر چڑھنا .

کابل سے تابہ انقرہ ایران سے تا بمصر
بسنے لگا پھر آنکھ میں اسلام کا جمال

۱۹۲۱ چمنستان ، ظفر علی خاں ، ۲۰۶

طور جمع :

بسا آنکھوں میں وہ پیارا کچھ ایسا ہے کہ کیا کہیے
تصور بندھ رہا اس کا کچھ ایسا ہے کہ کیا کہیے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۷

ـــ میں پانی اترنا

ف م ; ~ آنکھوں میں پانی اترنا .

آنکھ کی پتلی میں نزلے کا پانی آجانا (جس سے بصارت کم یا زائل ہو جاتی ہے) .

چشم جوہر چوندھیائی نور دندان دیکھ کر
پانی اترا آنکھ میں آئینہ اندھا ہو گیا

۱۸۴۷ کلیات منیر ، ۱ : ۹۲

میری داہنی آنکھ میں پانی اتر آیا ہے .

۱۹۰۷ مکاتیب حالی ، ۷۷

طور جمع :

محو نظارۂ سفاکی و بیداد رہیں
شمر کم بخت کی آنکھوں میں نہ اترا پانی

۱۹۲۸ اعجاز نوح ، ۱۱

ـــ میں پانی نہیں

فقرہ .

بالکل بیحیا ہے ، ذرا شرم نہیں .

کرتے ہیں رندوں کو یہ منع شراب زاہدوں کی آنکھ میں پانی نہیں ؟

آغا ہجو (امیرالغات ، ۱ : ۲۳۹)

ـــ میں پھرنا

محاورہ ; ~ آنکھوں میں پھرنا .

ہر وقت کسی کا خیال نظر میں رہنا ، تصور میں کسی کی تصویر رہنا .

قد و بالا سے ترے اور گیسوے شب تاب سے
آنکھ میں پھرنے لگی صبح قیامت شام سے

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۲۹۵

لطف خداے پاک کی تصویر کھنچ گئی
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسان مصطفیٰ

۱۹۲۱ چمنستان ، ظفر علی خاں ، ۱۲۸

طور جمع :

جن کی رفتار کے پامال ہیں ہم وہی آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۲

محنت اور جفاکشی کی مجسم صورتیں آنکھوں میں پھر رہی تھیں .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۲۶

— میں تُلنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں تلنا .

قدر و قیمت یا صلاحیت کا صحیح اندازہ ہوجانا ، نگاہ پر چڑھنا .

لڑکا ، جوان ، بوڑھا . . . اپنے کام میں لائق و فائق . . . ہر انگریز کی دوربین آنکھ میں تل جاتا ہے .

۱۸۸۷ خیالات آزاد ، ۲۵

طور جمع :

ڈورا کھلا تو دم میں گرہ دل کی کھل گئی
تو لی جو تیغ فوج کی آنکھوں میں تل گئی

۱۹۳۲ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۹

— میں تھی شرم دل کی تھی نرم کہاوت .

عورتیں اس جگہ کہتی جہاں نہ ماننے والی بات کوئی مروت سے مان لے (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۹) .

— میں ٹھہرنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں ٹھہرنا .

قابل وقعت ہونا ، نظروں میں جمنا ، نظروں پر چڑھنا .

میں نے دیکھی ہے وہ چشم میگوں   کیا مری آنکھ میں ساغر ٹھہرے

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۹۹

طور جمع :

اب تک کوئی اس کا منظور نظر نہیں ہوا اور آنکھوں میں نہیں ٹھہرا .

۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۱۳۱

— میں جچنا ف م .

رک : آنکھوں میں جچنا جو کثیرالاستعمال ہے .

سرو یا گل آنکھ میں جچتے نہیں   دل پہ ہے نقش اس کی رعنائی بہت

۱۸۹۲ دیوان حالی ، ۷۰

— میں جگہ پانا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں جگہ پانا .

عزیز ہونا ، محبوب ہونا .

یاں جو گردش میں بھی ثابت ہے اسے اوج ملا
آنکھ میں پانی ہے پتلی نے جگہ دیکھ ذرا

۱۸۹۰ مسدس جوہر (مجاہد حسین) ، ۱۷

جھکتے ہی سے ابرو کی بھی توقیر بڑھی ہے
پائی ہے جگہ آنکھ میں نظروں پہ چڑھی ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳

طور جمع :

صدموں کا اٹھانا بھی عظمت کی علامت ہے
پس جانے سے سرمہ نے آنکھوں میں جگہ پائی

۱۹۰۱ قصائد تپش ، ۱۲

— میں جگہ دینا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں جگہ دینا .

نظروں میں وقار بڑھانا ، آنکھوں پر بٹھانا ، قدر و منزلت یا محبت کرنا .

جگہ جو آنکھ میں دی نورعین زہرا نے
بٹھایا آنکھوں پہ حر کو ہر ایک بینا نے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲

طور جمع :

ہر ایک اپنی آنکھوں میں دے مجھ کو کیا جگہ
سرمہ کیا ہے یار نے برق نگاہ سے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۶

— میں جگہ کرنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں جگہ کرنا .

نگاہ میں قدر و منزلت حاصل کرنا ، دل میں گھر کرنا .

ہر وہ غمدیدہ گرا نظروں سے اک دم میں وزیر
کی جگہ بھی جو کسی آنکھ میں آنسو کی طرح

۱۸۵۳ وزیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۳۹)

طور جمع :

بستا رہا جو سرمے کے مانند خوشی سے
کی اس نے جگہ آنکھوں میں ارباب نظر کی

۱۹۷۲ بدر الہ آبادی ، تجلیات بدر ، ۲۹

— میں جہان (— دنیا) تاریک (— سیاہ) ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں میں جہان الخ جو کثیرالاستعمال ہے .

حال دیکھا جو آکے اس کا تباہ   ہوگیا آنکھ میں جہان سیاہ

۱۸۸۴ مثنوی عالم ، ۶۹

— میں چوب آنا/پڑنا محاورہ .

آنکھ کے سفید ڈھیلے پر سرخ دھبا نمودار ہونا (عموماً کسی چیز کے چبھنے سے) (عورتیں اس کا علاج ٹوٹکے کے طور پر اس طرح کرتی ہیں کہ چھنگیا میں سوئی چبھوکر خون کا قطرہ آنکھ میں ٹپکا دیتی ہیں اور اسے چوب جھاڑنا کہتی ہیں) .

آنکھ میں چوب آئی نرگس کے   چشم بلبل صبا لگا گھس کے

۱۸۱۰ میر (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۰)

ظالم یہ دیکھ چوب پڑی میری آنکھ میں
کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۶۹)

— میں خار ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں میں خار ہونا جو کثیرالاستعمال ہے .

اب تو ہم اس کی آنکھ میں ہیں خار   وجہ کیا ہے خزاں رسیدہ ہیں ؟

حزیں (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۰)

ساقی یہ دن ہیں پینے کے جوش بہار ہے
وہ پھول دے جو آنکھ میں باغی کی خار ہے

۱۹۶۴ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۸

— میں خاک جھونکنا/ڈالنا محاورہ ؛ ~ آنکھوں میں خاک جھونکنا/ڈالنا .

نگہبان یا دوسرے لوگوں کی موجودگی میں اس طرح کوئی کام کرنا کہ انہیں پتا تک نہ چلے ، ایسی پھرتی سے کرگزرنا کہ لوک دیکھنے کے دیکھتے رہ جائیں .

اس سے ہمیں خوف ہے کہ ایسا نہ ہو یہ اب بھی ہماری آنکھ میں خاک جھونک کے بھاگ جائے .
۱۸۹۲ خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲۰
حیرت ہے میرا گارد جگہ جگہ مقرر تھا، شب کو اس کی تلاش بھی تھی اتنے سپاہیوں اور نگہبانوں کی آنکھ میں خاک جھونک دی .
۱۹۳۱ رسوا ، بہرام کی رہائی ، ۶۸

طور جمع :

دوڑا جو دیکھنے کو سواری میں یار کی
آنکھوں میں خاک ڈال کے گھوڑا ہوا ہوا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۱
امن و انصاف کے مدعی آفتاب نے . . . ہٹ دھرمی سے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکی ہے .
۱۹۳۶ شہید مغرب ، ۱۹

ـــ میں خُون اُترنا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں خون اترنا جو کثیرالاستعمال ہے .
مجھے دیکھ دیکھ کر ان لوگوں کی آنکھ میں خون اترتا ہے .
۱۸۹۱ ایامٰی ، ۱۰۹

ـــ میں ڈَر نہ ہونا

محاورہ .

ڈھیٹ ہونا ، نڈر ہیباک یا بے شرم ہونا .

بلا کی ڈھیٹ یہ باندی چڑیل ہے مردار
نہ خوف دل میں ہے جس کے نہ آنکھ میں ڈر ہے

? محشر (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۰)

آج اس کی سپہ شر میں بڑی بات بھی ہے
ڈر نہیں آنکھ میں بے شرم بھی بدذات بھی ہے

۱۹۲۶ مرثیۂ منظور رائے پوری ، ۱۲

ـــ میں ذَرا سِیل نَہِیں

فقرہ .

ذرا مروت اور رحم نہیں (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۰) .

ـــ میں ذرا مَیل نَہیں

فقرہ .

خطا پر نادم ہونے کی بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے جواب دہی کرتا ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۲۰) .

ـــ میں ذَرا میل نَہیں

فقرہ .

بے مروت ہے ، سنگدل ہے (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۰) .

ـــ میں سَمانا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں سمانا جو کثیرالاستعمال ہے .

سما چلے تھے جو ساقی کی آنکھ میں کم ظرف
شراب خانے میں کیا کیا حقارتیں پائیں

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۱ : ۲۸۸

ـــ میں سُوَر کا بال ہونا

محاورہ : ~ آنکھوں میں سُوَر کے الخ .

حد درجہ بے مروت ہونا ، نہایت بے غیرت ہونا .
ہماری آنکھ میں سور کا بال نہیں ، آج آپ ہمارا ساتھ دیں گے کل ہم آپ کے لیے جان تک دینے کو تیار ہیں .
۱۹۵۴ پیر نابالغ ، ۹۹

طور جمع :

اپنوں کو بھی جو مل کے دغا دے وہ بد مآل
آنکھوں میں بے حیا کی تھے گویا سور کے بال

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

ـــ میں سے تِنکا (ـــ شہتیر) دُور کَرنا

کنایۃً .

معمولی (- بڑی) خرابی کی اصلاح کرنا .
قبل اس کے کہ مغربی دول ترکی گورنمنٹ پر اصلاحیں جاری کرانے کے لیے . . . اور سلطان کی آنکھ میں سے تنکا دور کرنے میں اتنا اضطراب ظاہر کریں ان کو پہلے اپنی آنکھوں میں سے شہتیر دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے .
۱۸۹۳ بست سالہ عہد حکومت ، ۲۷

ـــ میں شَرْم ہو تو جہاز سے بھاری ہے

مقولہ .

شرم و حیا سے وقار ہوتا ہے .

ہو شرم آنکھ میں تو بھاری جہاز سے ہے
مت کر کے شوخ چشمی آشوب سا اٹھاؤ

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۷۳

ـــ میں کُھبنا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں کھبنا جو کثیر الاستعمال ہے .
چیز بھنے تو ایسی جو دیکھنے والوں کی آنکھ میں کھب جائے .
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۵۱

ـــ میں (کانٹے کی طرح) کَھٹَکْنا

محاورہ : ~ آنکھوں میں (کانٹے کی طرح) کھٹکنا .

ناگوار ہونا ، بہت برا معلوم ہونا ، گراں گزرنا .

جب کروں سیر باغ گل‌رو بن پھول پھولا ہو آنکھ میں کھٹکے

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۴۱۳

گزرتا ہے سلامت واقف انجام مطلب سے
نہیں رہتا کھٹکتا آنکھ میں دہقان کے بیہڑ کا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۵۲
حمیر چونکہ ایران کے طرفدار تھے اس لیے بھی وہ رومیوں کی آنکھ میں کھٹکتے تھے .
۱۹۶۵ ارض القرآن ، ۱ : ۲۱۲

طور جمع :

ان کی آنکھوں میں ہیں کھٹکتا ہوں یہ بھی کاوش مرے مقدر کی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۱
خلیفۃ المسلمون . . . کی حکومت مغرب کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی .
۱۹۱۵ حکومت اورنگ زیب کی اصلی تاریخ ، ۹۹

ـــ میں گُل پڑنا محاورہ .

آنکھ میں پھولا ہو جانا ، پھلی پڑنا .

بے طرح اس سے ملاتی ہے تو آنکھیں نرگس
دیکھیو کہیں نہ تری آنکھ میں گل پڑجاوے

۱۷۸۰ عشق ، د ، ۱۰۰

ـــ میں گھر کرنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں گھر کرنا جو کثیر الاستعمال ہے .

تمہاری شکل و صورت آنکھ میں گھر کرتی جاتی ہے
تمہارے خال عارض آنکھ کا تل ہوتے جاتے ہیں

۱۹۱۵ جان سخن ، ۸۶

ـــ میں (گھس کے) لگانے کو نہیں فقرہ .

(یہ چیز) اتنی بھی نہیں کہ آنکھ میں سرمے کی طرح لگائی جاسکے ، ذرہ بھر نہیں (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۴۰) .

ـــ میں مَیل لانا محاورہ .

ماتھے پر کبیدگی سے شکن ڈالنا ، رنجیدہ ہونا .

وہ ایک غیر کے ملنے سے میل آنکھ میں لائے
جو لاکھ جرم کرے اور شرمسار نہ ہو

۱۸۷۹ سالک ، د ، ۱۳۰

ـــ میں مَیل نہیں فقرہ .

گوارا ہے ، ناگوار نہیں .

تمام دنیا میں انگشت نمائی قبول کرلی ہے اور ذرا آنکھ میں میل نہیں ،

۱۸۹۹ ہیرے کی کنی ، ۲۰

غضب یہ ہے کہ اب بھی کم بخت کی آنکھ میں میل اور تیوری پر بل نہیں .

۱۹۱۹ جوہر قدامت ، ۹۸

ـــ میں مَیل ہے اور اس میں مَیل نہیں فقرہ .

آنکھ سے بھی زیادہ شفاف ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۴۰) .

ـــ میں نہ آنا محاورہ : ~ آنکھوں میں نہ آنا .

نظروں میں نہ جچنا ، بے قدر ہونا .

زنہار اپنی آنکھ میں آتا نہیں وہ صید
پھوٹا دو سار جس کے جگر میں نہ تیر ہو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۷۸

طور جمع :

نہیں آتے کسی کی آنکھوں میں ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۰۸

ـــ میں نہ ٹھہرنا محاورہ : ~ آنکھوں میں نہ ٹھہرنا .

تصور رخ روشن میں صبح صورت خواب
نہ ٹھہرا آنکھ میں کچھ نور مہر عالمتاب

? نکہت (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۰)

طور جمع :

ٹھہرا جو نصیر اس در دندان کا تصور
آنکھوں میں مری گوہر نایاب نہ ٹھہرا

۱۸۴۰ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۱)

ـــ میں نیل کی سلائی پھیرنا / کھینچنا محاورہ : آنکھوں میں الخ .

اندھا کر دینا ، سرمے کی طرح نیل لگا کے بصارت زائل کر دینا .

کیوں نہ اس کی آنکھ میں پھیروں سلائی نیل کی
دے رقیب روسیہ کاجل تمہاری آنکھ میں

۱۸۴۰ نصیر ، ک ، ۲ : ۳۶۰

دیکھ کر سرمہ کا دنبالہ اندھیرا چھا گیا
پھر گئی ہرآنکھ میں گویا سلائی نیل کی

۱۹۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۱)

طور جمع :

آنکھوں میں نیل کی سلائیاں کھینچ کر حکیم بزرجمہر کو قید کیا تھا .

۱۸۴۵ مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۱

ـــ ناک سے دُرُسْت صف .

جس انسان کے اعضا میں کھلا ہوا عیب نہ ہو ، نہ بہت خوبصورت نہ بد صورت ، قبول صورت .

وہ جوان ہے اور صورت شکل بھی اچھی ہے اور آنکھ ناک سے درست ہے .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۷۰

بولے وہ ماہ مصر کی تصویر دیکھ کر
ہاں خیر کچھ درست ہے یہ آنکھ ناک سے

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۱)

ـــ ناک سے ڈَرنا محاورہ .

اعضا کی سلامتی کے لیے خدا سے ڈرتے رہنا اور برے کام سے بچنا ، عتاب حکومت سے خائف ہونا (قدیم عہد کی ایک سزا کی طرف اشارہ جس میں مجرم کی آنکھیں نکلواتے اور ناک کٹوا دیتے تھے) .

ارے ظالم خدائے پاک سے ڈر جھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر

۱۸۷۹ فریب عشق ، ۲۷

آنکھ ناک سے ڈرنا بھی اردو کا ایک محاورہ ہے اس کے معنی ہیں غیبی مار سے ڈرنا .

۱۹۳۲ منشورات کیفی ، ۹۲

ـــ نکالْنا محاورہ ؛ ف م ؛ ~ آنکھیں نکالنا .

۱. غصہ کرنا .

ہو طبیعت پہ اگر اس کی غضب مستولی
اور وہ دیکھے کبھی گاہ غضب آنکھ نکال

۱۸۰۱ جوشش ، د ، ۲۲۶

مجھ پر نکالی آنکھ نکیرین نے عبث
داغ سجود بعد فنا بھی جبیں میں تھا
۱۹۳۲ ریاض رضوان ، ۱۸

۲. ڈھیلا حلقۂ چشم سے باہر کھینچ لینا (جو پرانے زمانے میں ایک سزا بھی تھی) .
آنکھ اس ترک نے نکلوائی   سامنے پھر جو آتش اب کی آنکھ
۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲ : ۷۱
اس کو ڈر تھا کہ کہیں میری آنکھ نہ نکال لی جائے .
۱۹۶۴ ساڑھے تین یار ، ۱۲۳

۳. گھورنا ، گھور گھور کے ڈرانا .
شب تاریک پہر میں شب بھر   پرستارے نے کیا نکالی آنکھ
۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۱۳۰

طور جمع :
ایسا نہ ہو کہ پیارے دم میں کسی کے آجا
جو بد نگہ سے دیکھے آنکھیں نکال کھا جا
۱۷۷۳ فدوی لاہوری ، انتخاب ، ۳
دیکھا آنکھوں کو میں نے کس دن   مجھ پر نہ عبث نکال آنکھیں
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۱
جنہوں نے مرکر اور مٹ کر ہم کو اس قابل کیا، کیا اس سلوک کے لائق ہیں کہ ہم ان پر آنکھیں نکالیں .
۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۸

— نم کرنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں نم کرنا .

آبدیدہ ہونا ، آنسو بھر لانا .
ملا کر آنکھ سے آنکھ اس کو گریاں کر دیا کس نے
کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے
۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۶

طور جمع :
اشک کے قطرے نہیں ہیں چشمۂ آب حیات
جی اٹھوں گا جان مت آنکھوں کو اپنی نم کرو
سوز ، د (ق) ، ۲۲۸

— نہ اٹھانا محاورہ .

۱. آنکھ اٹھانا (رک) کی نفی .
صبح سے جو لکھنے بیٹھتا ہے تو شام تک آنکھ نہیں اٹھاتا .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱
قسم کھا چکا ہوں کہ ایک سو سے نیچے کسی رقم کی طرف آنکھ نہ اٹھاؤں گا .
۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۹

۲. شرمانا ، جھینپنا .
روز وصال میں بھی اٹھاتے نہیں وہ آنکھ
بچھی ہی رہتی ہے صف مژگاں تمام دن
۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۱۳۹
مژکے قرار نگاہوں کو ملاتے ہی نہ تھے
بانو اٹھتے تھے مگر آنکھ اٹھاتے ہی نہ تھے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

— نہ اٹھنا محاورہ .

۱. آنکھ اٹھنا (رک) کی نفی .

۲. شرم آنا ، جھینپنا .
نامہ بر خفت اٹھائے واں سے آیا کس قدر
آنکھ اٹھ سکتی نہیں اب نامہ بر کے سامنے
۱۸۲۶ معروف (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۱)

— نہ جھپکنا محاورہ .

۱. آنکھ جھپکنا (رک) کی نفی .
تین دن رات اسی خوف و رجا میں گزری پر ہرگز آنکھ نہ جھپکی .
۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۶۱

۲. ٹکٹکی بندھی رہنا ، مسلسل دیکھے جانا ، نظر جمی رہنا .
آنکھ نرگس کی نہیں ہرگز جھپکتی اس لیے
ایک لمحے میں بہار گلشن عالم نہیں
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۱

۳. شرمندۂ احسان نہ ہونا .
وہ امیر ہیں تو ہوں ہماری بھی آنکھ کبھی ان سے نہیں جھپکی .
۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۴۲

۴. نظر نیچی ہو جانا ، شکست کھا جانا ، ہار مان لینا ، مقابل کی برتری تسلیم کرلینا .
آنکھ جمشید و فلاطوں سے جھپکنے کی نہیں
ہم بھی ہیں خاک نشین در میخانۂ عشق
۱۸۵۴ امیر ، گلستان سخن ، ۲۱۱

— نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ کہاوت .

سلیقہ کچھ نہیں دعوے بڑے بڑے ، لیاقت کچھ نہیں حوصلے بہت کچھ (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۳۶) .

— نہ کھولنا محاورہ ؛ ~ آنکھیں نہ کھولنا .

۱. آنکھ کھولنا (رک) کی نفی .
کشتۂ تیغ تغافل ہوں میں کھولوں گا نہ آنکھ
شور محشر آکے تربت پر نہ چلائے بہت
۱۸۷۰ دیوان امیر ، ۳ : ۱۱۳

۲. شرم یا غرور و ناز کے باعث نہ دیکھنا .
ناز و شرم و حجاب سے لیکن   کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن
۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۱۳۳)

۳. بارش کا لگاتار جاری رہنا اور بند نہ ہونا (مینھ وغیرہ کے ساتھ) .
کم ہووے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باراں
ممکن ہی نہیں کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ
۱۸۲۱ مصحفی ، د (ق) ، ۱۸۱

طور جمع :
غرور و ناز سے آنکھیں نہ کھولیں اس جفاجو نے
ملا پاؤں تلے جب تک نہ چشم صد غزالاں کو
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۵

ـــ نہ لگنا محاورہ .

۱. آنکھ لگنا (رک) کی نفی .

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی
کیسی بری گھڑی تھی جو آنکھ اب خدا لگی

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۲۹۴

۲. رک : آنکھ نہ کھولنا نمبر ۳ .

کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات
آنکھ کم بخت نہیں کوئی گھڑی مینھ کی لگی

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۶۹

ـــ نہ ملانا محاورہ : ~ آنکھیں نہ ملانا .

۱. آنکھ ملانا (رک) کی نفی .

بس ایک دم کے ہیں سب آشنا ادھر کے نہ چل
کسی سے آنکھ یہاں پر نہ اے حباب ملا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۸

مارے غصے کے میں نے ڈپٹی صاحب سے آنکھ تک نہ ملائی .

۱۹۰۵ لیکچروں کا مجموعہ (نذیر) ، ۲ : ۲۲۰

۲. شرم وغیرہ کی وجہ سے آنکھ سامنے نہ کرنا (نفی یا استفہام انکاری کے موقع پر) .

شرم آتی ہے آنکھ اس سے ملاؤں گی میں کیونکر
رسی کے نشانوں کو چھپاؤں گی میں کیونکر

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۳

توبہ کو منہ لگا کے خجل ہو گئے جلیل
جام و سبو سے آنکھ ملائی نہ جائے گی

۱۹۱۶ جان سخن ، ۲۰۹

ـــ نہ ملا (تو) فقرہ .

شرماؤ ، گریباں میں منھ ڈالو .

دیکھ لی ہم نے دوستی تیری ہم سے اب آنکھ ہے وفا نہ ملا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۲

ـــ نہ ملنا محاورہ : ~ آنکھیں نہ ملنا .

آنکھ نہ ملانا (رک) کا لازم .

حیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھ اس کی نہیں ملتی
تو کیا کیا سوجھتی ہے دور کی ہم بدگمانوں کو

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۲۰

ـــ نہ ناک بنو چاند سی کہاوت .

(طنزیہ) اس بدصورت کے لیے مستعمل جو خود کو خوبصورت جانے ؛ مترادف : چیز یا بات اچھی ہے مگر جو خاص خوبی ہونا چاہیے وہ نہیں ہے .

اس رپورٹ کو دیکھ کر اتنا ضرور کہوں گی کہ آنکھ نہ ناک بنو چاند سی .

۱۹۳۰ اردھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۵ : ۶

ـــ نیچی کرنا محاورہ : ~ آنکھیں نیچی کرنا .

(لفظاً) نیچے کی طرف دیکھنا ، (مجازاً) شرم سے سر جھکانا ، شرمانا ، لجانا ، جھینپنا .

آنکھ نیچی نہ کیجیے غیرت سے او مرے دیدے لگ گئے چھت سے

۱۸۶۶ دیوان فیض ، ۲۵۶

دروغ گورا حافظہ نبا شد آخر کبھی نہ کبھی قلعی کھل جاتی ہے ہم چشموں میں آنکھ نیچی کرنی پڑتی ہے .

۱۹۲۰ رسائل عمادالملک ، ۶۵

ـــ نیچی ہونا محاورہ : ~ آنکھیں نیچی ہونا .

آنکھ نیچی کرنا (رک) کا لازم .

بے خطا قتل کیا پر نہ ہوئی نیچی آنکھ
واہ وارے مرے شرمندہ نہ ہونے والے

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۹

شکر محرومی قسمت کہ بھری محفل میں
آنکھ نیچی ہوئی ساغر سے نہ ساغر کے لیے

۱۹۵۱ صفی ، دیوان صفی ، ۱۳۲

ـــ والا صف .

(لفظاً) بینا ، (مجازاً) پہچاننے پرکھنے والا ، جوہر شناس .

خاک ہوں پر توتیا ہوں چشم مہر و ماہ کا
آنکھ والا رتبہ سمجھے مجھ غبار راہ کا

۱۸۲۲ راسخ عظیم آبادی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۱)

وہ نقد دل کو ہمیشہ نظر میں رکھتے ہیں
جو آنکھ والے ہیں کھوٹا کھرا پرکھتے ہیں

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۲)

ـــ ہوئی چار دل میں آیا پیار آنکھ ہوئی اوٹ دل میں آئی کھوٹ کہاوت .

آمنے سامنے ہوتے ہی دل میں مروت اور محبت آہی جاتی ہے اور نگاہ سے اوجھل ہوئے پر یہ پاس و لحاظ باقی نہیں رہتا (ماخوذ : جادۂ تسخیر ، ۳۲۳) .

ـــ ہی پھوٹی تو بھوں سے کیا کام/کب بھاتی ہے کہاوت .

جو امر باعث تعلق تھا جب وہی نہ رہا تو پھر تعلق کیسا .

آنکھ جب تک ہے تو خوش آتی ہے بھوں
آنکھ ہی پھوٹی تو کب بھاتی ہے بھوں

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۸

آنکھوں (مغ ، و مج) امث ؛ ج .

آنکھ (رک) کی جمع مغیرہ حالت میں ، واحد (آنکھ) کے ساتھ درج کیے ہوئے مستعملات کے علاوہ حسب ذیل محاورات وغیرہ میں مستعمل) .

ـــ آنکھوں م ف .

رک : آنکھوں آنکھوں میں .

آپ نے ذیل کی گاوری کہانی تھی کہ انہوں نے آنکھوں آنکھوں سلام کیا .

۱۹۵۴ اپنی موج میں ، آوارہ ، ۹۰

ـــ آنکھوں میں م ف .

۱. دیکھتے ہی دیکھتے ، طرز دید سے (گاہے کلمۂ حصر 'ہی' کے اضافے کے ساتھ) .

اک نظر دیکھوں تو یوں کہتی ہے وہ چتون شریر
آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اڑائے جائیے

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۲۸

ظلم و ستم کی ناؤ ڈبونے کے واسطے
قطرہ کو آنکھوں آنکھوں میں طوفاں بنادیا

۱۹۳۷ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۲۵۸

۲. اشاروں میں .

ہر طرح کے لین دین کے ساتھ حسن فروشی کا بازار بھی گرم ہے اور آنکھوں آنکھوں میں سودا ہوجاتا ہے .

۱۹۱۴ حسن کا ڈاکو ، ۱۱

۳. نظر بندی سے ، دیکھنے والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ، اس طرح کہ کام ہوتا رہے اور کسی کو احساس نہ ہو .

کیا کھیلتا ہے نٹ کی کلا آنکھوں آنکھوں میں
دل صاف لے لیا ہے جو پوچھا تو نٹ گیا

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۸۰

جس پر کوئی صدمہ ہو وہ غم کھاتا تھا گویا
اور آنکھوں ہی آنکھوں میں گھلا جاتا تھا گویا

۱۹۱۰ آزاد ، نظم آزاد ، ۹۲

ـــ آنکھوں میں پینا محاورہ .

بے روک ٹوک دیر تک نظارہ کر کے تشنگی دیدار بجھا لینا .

چشم بددور نہ کیونکر کہوں ماشاءاللہ
آنکھوں آنکھوں میں پیے جاتے ہیں اغیار تمھیں

؟ حبیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۳)

قب : آنکھوں میں پینا .

ـــ آنکھوں میں چرالینا محاورہ .

رک : آنکھوں آنکھوں میں (رک : معنی نمبر ۱ ، ۳) غایب کردینا .

ہیں یہ دزدیدہ نگاہیں تری کافر وہ چور
آنکھوں آنکھوں ہی میں جو دل کو چرا لے جاویں

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۱

ـــ آنکھوں میں (رات) کٹنا محاورہ .

تمام رات جاگتے گزرنا .

کاہش غم سے روح گھٹتی ہے آنکھوں آنکھوں میں رات کٹتی ہے

۱۸۸۴ فریاد داغ ، ۱۴۳

طــویل رات صاتھیو یہ کٹ سکے گی کس طرح
کٹے گی آنکھوں آنکھوں میں یہ کٹ سکے گی جس طرح

۱۹۵۵ دونیم ، ۲۷

ـــ آنکھوں میں سحر (ـــ صبح) ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں آنکھوں میں (رات) کٹنا .

رات مصیبت کی بسر ہوگئی آنکھوں ہی آنکھوں میں سحر ہوگئی

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۳)

ـــ پر/پہ م ف .

بڑی خوشی سے ، بسر و چشم .

اے نور بصر آنکھوں پہ لے کر تجھے چلتا
تو مجھ سے بہلتی مرا دل تجھ سے بہلتا

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹

ـــ پر ادھوڑی (اینٹ) کی عینک لگاؤ فقرہ .

رک : آنکھوں کی قصدیں لو (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۳) .

ـــ پر آؤ/آئیے فقرہ .

شوق سے آؤ ، خوش آمدید ، بڑی خوشی سے آجائیے ، آپ کا آنا سر آنکھوں پر ؛ عزت بڑھائیے ، شرف بخشیے .

گل نے بہت کہا کہ چمن سے نہ جائیے
گلگشت کو جو آئیے آنکھوں پر آئیے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۹۳

تنہا جو آئیے مری آنکھوں پر آئیے
ساتھ اپنے غیر کو کبھی لے کر نہ آئیے

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۴)

ـــ پر بٹھانا/بٹھلانا محاورہ .

بزرگداشت کرنا ، تواضع و تکریم سے پیش آنا ، بہت محبت اور تپاک سے خیر مقدم کرنا .

میں وہ ہوں رند اگر دیر و حرم میں جاؤں
گبر آنکھوں پہ بٹھائیں تو مسلماں سر پر

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۴۲

خیر سے جو آئیں وہ اور دیکھ پاؤں میں
پتلیوں پہ لاؤں میں آنکھوں پر بٹھاؤں میں

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۸۰

ـــ پر بیٹھو/بیٹھیے فقرہ .

رک : آنکھوں پر آؤ/آئیے .

بیٹھیے بندے کی آنکھوں پر جو مسکن چاہیے
پلکیں حاضر ہیں اگر پردے کو چلمن چاہیے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۶۷

بعد مدت کے یہ فرمائی ہے شفقت مجھ پر
بیٹھو آنکھوں پہ تو ہو عین عنایت مجھ پر

۱۹۴۰ غزلیات عرش (عسکری حسن) ، ۲۳

— پر پانو رکھنا محاورہ .

ورگداشت کرنا ، عزیز رکھنا .

چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز
آنکھوں پر رکھیں ترے کافر و دیندار قدم

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۹۶

— پر پانو رکھو/رکھیے فقرہ .

رک : آنکھوں پر آؤ/آئیے .

میری آنکھوں پہ رکھو پاؤں جو آؤ لیکن
رکھتے ہو ایسی جگہ تم تو قدم کاہے کو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۶۲

— پر پٹی باندھ لینا محاورہ .

جان بوجھ کر اندھا بن جانا ، غفلت برتنا ، غافل ہوجانا .

اسلام کی جیسی جیسی انھوں نے خدمتیں کیں کوئی ایسا ہی ہٹ دھرم ہو تو ان کی طرف سے آنکھوں پر پٹی باندھ لے .

۱۸۹۰ رویاے صادقہ ، ۱۳۸

وہی اگر آنکھوں پر پٹی باندھ لیں اور انصاف کو نگل جائیں تو عورتیں بے چاریاں کیا کریں .

۱۹۲۲ انشاے بشیر ، ۲۹۸

— پر پٹی باندھنا محاورہ .

(الف) متعدی .

غافل بنادینا .

ایسے ایسے سبب ہوتے ہیں جو بھلے چنگے آدمی کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر خود پسندی کے ناہموار میدانوں میں دھکیل دیتے ہیں .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۳۵۷

بغض نے آنکھوں پر وہ پٹی باندھی کہ چوندھیا دیا .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳

(ب) لازم کے لیے دیکھو : آنکھوں پر پٹی باندھ لینا .

— پر پردہ (— پردے) پڑنا محاورہ .

۱. مآل کار یا حقیقت سے غفلت برتنا ، انجام نظر نہ آنا .

آنکھوں پہ پڑے ہوئے ہیں پردے لا جام کسی طرح تو بھردے

۱۸۸۲ مادر ہند ، ۲۸

تیرے خوبصورت دروازوں پر پرتکلف پردے پڑے ہوئے ہیں مگر وہ پردے ان سے زیادہ موٹے اور سنگین ہیں جو تیرے مکینوں کی آنکھوں پر پڑے ہوئے ہیں .

۱۹۲۶ شرر ، مضامین ، ۲/۱ : ۲۱۷

۲. کچھ دکھائی نہ دینا ، حیرت یا چکاچوندھ وغیرہ سے کچھ نہ سوجھنا .

پڑگئے آنکھوں پہ پردے نہ رہی تاب نگاہ
اس نے غرفہ سے نکالا جو کبھی سر باہر

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۶۲

سوجھا نہ کچھ سمت کے پٹی فوج پر غرور
آنکھوں پہ پردے پڑگئے پھیلا جو شہ کا نور

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۰

— پر پردے چھوٹنا ف م .

رک : آنکھوں پہ پردے پڑنا نمبر ۲ .

تیری صورت کو ترستے رہے ہم وصل میں بھی
پردے آنکھوں پہ ترے آتے ہی دلبر چھوٹے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ ، ۲۱۵

— پر پردے ڈالنا محاورہ .

آنکھوں پر پردے پڑنا (رک) کا تعدیہ .

حسد نے اور بھی آنکھوں پر پردے ڈال دیے تھے .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۸۳

— پر پلکوں کا بوجھ کب ہوتا ہے/نہیں ہوتا کہاوت .

جس سے محبت ہوتی ہے وہ دل پر گراں نہیں گزرتا ، جو اپنے تن بدن کا جزو ہو اسے سب چاہتے ہیں .

چشم دل پر ہیں خار غم مرغوب کب ہو آنکھوں پہ بوجھ پلکوں کا ?

آغا ہجو (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۵)

— پر ٹھیکری (— ٹھیکریاں) دھرنا/رکھنا محاورہ .

۱. بے ایمانی یا ناانصافی کرنا ، ہٹ دھرمی یا دھاندلی کرنا .

یوں تو آدمی آنکھوں پر ٹھیکری دھرلے اور بداہت کا انکار کرے .

۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۱۵۰

آنکھوں پر رکھی ٹھیکری . . . مرنے کو بھول چار دن کی زندگی پر پھول گھر بھرنا شروع کیا .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۲۰۱

۲. بے شرمی اور بے حیائی کرنا .

اتنی باتوں پر بھی تجھے شرم نہیں آتی افوہ بے غیرتی ، اللہ رے آنکھوں پر ٹھیکری رکھنا .

۱۸۹۲ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ۵۰۱

نہ آنے گئے کا لحاظ نہ اپنے پرائے کا خیال تم نے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں رکھ لی ہیں .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۲

۳. کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا ، جان بوجھکر انجان بن جانا .

مجھ سے تو آنکھوں پر ٹھیکری نہیں رکھی جاتی صریحاً دیکھ رہی ہوں کہ . . . زمین چوڑی چکلی نظر آرہی ہے پھر ناحق کیوں کر گول سمجھ لوں .

۱۸۷۳ بنات النعش ، ۱۲۶

آنکھوں دیکھی ہوئی چیز سے انکار کروں مجھ سے تو آنکھوں پر ٹھیکری نہیں رکھی جاتی .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۱۲

۴. بے درد اور سنگدل ہو جانا .

انھوں نے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں رکھ لی ہیں کوئی تڑپ تڑپ کر مر جائے ان کو کچھ پروا نہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۵

چچا جان چچی اماں دونوں آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لیں مگر احسان مجھ پر ظلم نہ کرے گا ۔
۱۹۳۶ راشدالخیری ، شب زندگی ، ۲ : ۱۱

۵. احسان فراموشی کرنا ، بے مروتی برتنا ۔
ہم نے آپ کی بدولت قلعہ سے بہت کچھ کمایا ہم سے آنکھوں پر ٹھیکری نہیں رکھی جاتی ۔
۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۲۳۸
ایسی نمک حرام تو نہ تھی کہ عمر بھر کا ٹھکانہ بڑوں کا ساتھ آنکھوں پر ٹھیکری دھر الگ ہو جاتی ۔
۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۱۲۵

— پر جگہ پانا
محاورہ ۔
قابل عزت و احترام ٹھہرنا ۔
جہاں میں خاکساری باعث توقیر و عزت ہے
جگہ پاتے ہیں آنکھوں پر ملیں جھک کر جو مردم سے
۱۸۷۸ غزلیات فرقتی (ابوالحسن) ، ۵۲
جھکنے ہی سے ابرو کی بھی توقیر بڑھی ہے
آنکھوں پہ جگہ پائی ہے نظروں پہ چڑھی ہے
۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۳

— پر جگہ دینا
محاورہ ۔
رک : آنکھوں پر بٹھانا ۔
سب میر کو دیتے ہیں جگہ آنکھوں پر اپنی
اس خاک رہ عشق کا اعزاز تو دیکھو
۱۸۱۰ میر ، کل ، ۶۱۹
پلکیں جو مشابہ ہیں ترے تیر نگہ سے
آنکھوں پہ جگہ دی ہے انہیں اہل نظر نے
۱۹۲۹ فہیم (سکندر حسین) ، غزلیات ، ۱۳

— پر جگہ ملنا
محاورہ ۔
رک : آنکھوں پر جگہ پانا ۔
جھک کے ملتا ہوں زمانے میں جو ہم چشموں سے
مجھ کو آنکھوں میں جگہ ملتی ہے ابرو کی طرح
۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۳۲
خالق سے تیغ پانی نبی سے زرہ ملی
آنکھوں پہ اشجعان عرب کی جگہ ملی
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

— پر جگہ ہونا
محاورہ ۔
لائق عزت و احترام ہونا ، تعظیم و تکریم ہونا ۔
دی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو
کیوں نہ آنکھوں پر جگہ ہو ابروے خمدار کو
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۱
ہر وقت جو میدان وغا پیش نگہ ہے
آنکھوں پہ جوانمرد کی تیغوں کی جگہ ہے
۱۹۲۴ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۶۱

— پر جھپیاں پڑنا
محاورہ ۔
(عو) غفلت کے سبب بیمار کی آنکھیں نہ کھلنا ، پپوٹے لٹک آنا ۔
آنکھوں پہ پڑے ہوئے ہیں جھپیاں دیکھوں بچتی ہے کس طرح جان
؟ عاشق (نوراللغات ، ۱ : ۱۴۳)

— پر چربی آنا/چھانا
محاورہ ۔
۱. کچھ دکھائی نہ دینا ، کچھ نظر نہ آنا : اندھا ہوجانا ؛ بے مروت ہوجانا ۔
تیرے ہونے جو مجلس میں قضا پروانے کو لائی
دیا جی شمع پر ان نے یہ چربی آنکھوں پر چھائی
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۸
تجھ کو پروا نہیں پروانے کے کچھ جلنے کی
چربی چھائی ہے تری شمع حرم آنکھوں پر
۱۸۲۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۶۳
کون منع کرے آنکھوں پر چربی آجائے تو پھر کسی کو کچھ نہیں سوجھتا ۔
۱۹۲۷ ڈھائی بانکیں ، ۲۲
۲. بے حیا ہونا ، بے غیرت ہو جانا ۔
چربی آنکھوں میں تیری چھائی ہے کچھ نگوڑے کی شامت آئی ہے
۱۸۶۹ بہار عشق ، شوق لکھنوی ، ۱۴

— پر دامن رکھنا
ف مر ۔
(کنایۃً) رونا ، منھ کو دامن سے ڈھانک کر آنسو بہانا ۔
کہتے ہیں چھوڑ گیا جامۂ ہستی ناسخ
دامن آنکھوں پہ رکھو چاک گریبان کرو
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۶
زائر شاہ نے سر کو سر مدفن رکھا
پھر تصور جو بندھا آنکھوں پہ دامن رکھا
۱۹۲۸ مرثیۂ منظور رائے پوری ، ۹

— پر دیوار اٹھانا
محاورہ ۔
جھوٹ بولنا ، کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا ۔
اے واہ رے ترے جھوٹھ ۔ آنکھوں پر دیوار اٹھاتی ہو ۔
۱۸۹۰ سیر کہسار ، ۲ : ۵۰۷
مجھی سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مکرے جاتے ہو
غضب ہے سامنے دیوار آنکھوں پر اٹھاتے ہو
۱۹۱۱ تسلیم (نوراللغات ، ۱ : ۱۴۵)

— پر رکھنا
محاورہ ۔
اعزاز و اکرام کرنا ؛ آنکھوں سے لگانا ، متبرک سمجھنا ۔
پاسداری پہ گلوں کی ہے ہمیں اے بلبل
آنکھوں پر رکھتے ہیں پلکوں کی طرح خاروں کو
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۶۹
نامہ مجکو جو کبھی اس بت نو خط نے لکھا
آنکھوں پر رکھ لیا چھاتی سے لگا کر کاغذ
۱۹۰۷ دیوان تسلیم ، دفتر خیال ، ۲۰۷

ــ پر رومال ہونا ف م .

رونا ، آنسو بہانا .

رات سے بیمار الفت کا ترے یہ حال ہے
جس کو دیکھا چشم پرنم آنکھوں پر رومال ہے

? احسان (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۶)

ــ پر رہنا محاورہ .

آنکھوں پر رکھنا (رک) کا لازم .

وصف چشم بت خودبیں جو رقم شعر میں ہو
جوش آنکھوں پہ ہر اک کی ترا دیوان رہے

۱۸۷۰ چمنستان جوش ، ۱۲۶

ــ پر زور پڑنا ف م .

لکھنے پڑھنے سینے پرونے یا اور کسی دیدہ ریزی کے کام میں دیر تک مشغول رہنا (جس سے آنکھیں تھک جائیں) .

چاندنی میں کتاب نہ دیکھو آنکھوں پر زور پڑے گا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۶

ــ پر زور دینا ف م .

آنکھوں پر زور پڑنا (رک) کا تعدیہ .

صبح سے لکھ رہی ہو اب تھوڑی دیر آرام لے لو زیادہ آنکھوں پر زور نہ دو .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۱۱

ــ پر سے پردہ اٹھنا محاورہ .

غفلت دور ہونا ، حقیقت حال واضح ہو جانا .

گاندھی جی اور ان کے رفقا سے ملنے اور گفتگو کرنے کے بعد آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا .

۱۹۶۱ عبدالحق ، مکتوبات ، ۱۲۱

ــ پر غبار چھانا/رہنا محاورہ .

دھندلا دکھائی دینا .

تیرے بن دیکھے میں مکدر ہوں آنکھوں پر اب غبار رہتا ہے .

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۱

اڑتی تھی گردن میں جو ہلچل سے بار بار
چھایا ہوا تھا آنکھ میں سب فوج کی غبار

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۳

ــ پر غفلت کا پردہ (ــ کے پردے) پڑنا محاورہ .

اچھا برا نہ دکھائی دینا ، بے خبر اور غافل ہونا .

وہ حسن بے حجاب اس کا ہے ہر جا جلوہ گر لیکن
تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا ہے بے خبر پردہ

۱۸۴۰ نصیر (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۶)

غفلت کے تھے جو آنکھوں پہ پردے پڑے ہوئے
مستانہ وار جھوم رہے تھے کھڑے ہوئے

۱۹۷۱ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۱

ــ پر قدم رکھنا محاورہ .

رک : آنکھوں پر جگہ دینا .

چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز
آنکھوں پر رکھیں ترے کافر و دیندار قدم

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۹۶

کیوں غنیمت جانوں کیوں آنکھوں پہ رکھوں میں قدم
بخشوائے گا خدا سے کیا مجھے میرا شباب

۱۹۰۷ دیوان تسلیم ، دفتر خیال ، ۲۷

ــ پر قدم لینا محاورہ .

تواضع و تکریم کرنا ، خوش آمدید کہنا .

وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو
آنکھوں پہ بلبلوں نے قدم یار کے لیے

۱۸۵۷ رند (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۶)

رک کر جو رہروان محبت نے دم لیے
آنکھوں پہ خاک پاک نے شہ کے قدم لیے

۱۹۳۸ مراثی نسیم ، ۳ : ۳۱۷

ــ خاک م ف .

(عو) چشم بددور ، خدا نظر بد سے بچائے .

آنکھوں خاک بچے نے کیا صورت پائی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۷

اس چھوکری کی تو ابھی اٹھتی جوانی ہے
تو ، آنکھوں خاک ، سن میں بڑی ہے سیانی ہے

۱۹۲۷ سنبل و سلاسل ، ٦٦

ــ دکھانا ف م .

دیدار کرانا ، اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کا موقع فراہم کرنا .

خدا نے ٹھکانا ملایا مجھے
پھر اس کو بھی آنکھوں دکھایا مجھے

۱۸۰۲ بہار دانش ، مرزا جان طپش ، ۵۱

ــ دیکھا صف ، مذ .

خود مشاہدہ کیا ہوا ، اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ، چشم دید .

جل کر بنے جل میں رہے آنکھوں دیکھا خسرو کہے

۱۳۲۲ امیر خسرو (اردوے قدیم ، ۳۲)

آنکھوں دیکھا مانا کانوں سنا نہ مانا .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۲

میں آنکھوں دیکھا حال سناتی ہوں .

۱۹۵۲ افشاں ، ۱۹۳

ــ دیکھا پھٹ پڑا کہ میں کانوں سنا/آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا مجھے (ــ موہے) کانوں سننے دے کہاوت .

سچے کو جھوٹا بناتے ہو اور دوسرے کی آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات کو اپنی سنی سنائی پر ترجیح دیتے ہو .

بات کہہ کے مکر جانا حکومت کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا موہے کانوں سننے دے .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۱۲ : ٦

ـــ دیکھا سو جانا کانوں سُنا نہ مانا کہاوت ۔

انسان جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھے اس پر یقین لائے سنی سنائی بات کا کیا اعتبار (امیر اللغات ، ۱ : ۲۲۷) ۔

ـــ دیکھتے م ف ۔

۱. دیکھتے ہی دیکھتے ، بہت جلد ، اپنے ہی زمانے میں ۔

آنکھوں میں گھر کیا مری آنکھوں کے دیکھتے
اتنی ہی سی بساط پہ عیار طفل اشک

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۶۸

جس قوم نے ہماری آنکھوں دیکھتے ترقی کی وہ جاپانی ہے ۔

۱۹۱۲ خیالات عزیز ، دیا نراین نگم ، ۱۳۸

۲. دیدہ و دانستہ ، جان بوجھ کر ، جاننے کے باوجود ، جیسے : آنکھوں دیکھتے مکھی نہیں نگلی جاتی (رک) ۔

ـــ دیکھتے مَکّھی نَہیں نِگلی جاتی کہاوت ۔

جان بوجھ کر کوئی مصیبت میں نہیں پڑتا ۔

کوئی دس بارہ جگہ سے پیغام آئے ایک سے ایک بہتر ۔ لیکن ہادی بیگم ذرا نہ پسیجی وہ پکارے کہتی تھی مجھ سے تو آنکھوں دیکھتے مکھی نہیں نگل جاتی ۔

۱۸۹۱ ایامیٰ ، ۲۹

ـــ دیکھنا ف م ۔

خود مشاہدہ کرنا ، اپنی آنکھوں سے دیکھنا ۔

ایسی گھاس اس جنگل کی کہ کسی جانور نے آنکھوں نہ دیکھی ہوگی ۔

۱۸۰۲ اخلاق ہندی ، ۵۰

جاتے جاتے مجھے مقتل میں اجل آئے کاش
آنکھوں دیکھوں نہ اٹھی شہ مظلوم کی لاش

۱۹۶۹ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۲۳

ـــ دیکھی صف ، مث ۔

آنکھوں دیکھا (رک) کی تانیث ۔

جس بات پر تمہاری سب غش ہیں ہم سے پوچھو
ہم کہہ دیں آنکھوں دیکھی وہ سب سنی سنائی

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۲۲

سرکار آنکھوں دیکھی بات ہے کاہے کو کوئی گھوڑی آج تک اس ہنگامے کے ساتھ گابھن ہوئی ہوگی ۔

۱۹۶۳ چڑھتا سورج ، سہ ماہی 'اردو نامہ' ۱۲ : ۱۵

ـــ دیکھی نَہ کانوں سُنی کہاوت ۔

اس امر کا نہ کبھی خود مشاہدہ کیا نہ کسی سے سنا ، یہ نہایت عجیب و غریب بات ہے ۔

آنکھوں سے نہ دیکھی ہے نہ کانوں سے سنی ہے
اس طرح کی پھبن گھات اس انداز کی آواز

؟ مخمور (شاگرد مصحفی) (تذکرۃ الشعرا ، ۳)

ـــ دیکھے مَکّھی کھانا محاورہ ۔

دانستہ خرابی میں پڑنا ۔

کھانا سوکن نے جو بھیجا ہے وہ کیونکر کھاؤں
آنکھوں دیکھے تو یہ مکھی نہیں کھائی جاتی

۱۸۷۱ عبیر ہندی ، ۶۱

آنکھوں دیکھے کوئی مکھی نہیں کھاتا ۔

۱۹۵۲ افشاں ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۱۲۶

ـــ سُکھ کَلیجے ٹھَنڈَک فقرہ ۔

بخوشی منظور ہے ، عین راحت ہے ، چشم ما روشن دل ما شاد ۔

دائی نے کہا جانی تجھ کو مبارک ہو یہ کام ہے دھڑک مثل مشہور ہے آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۷

پڑھو اور ضرور پڑھو مانع کون ہے آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک مگر گھر کی بھی خبر رکھو ۔

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۲۸۷

ـــ سُکھ کَلیجے راحَت فقرہ ۔

رک : آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔

سچ ہے یہ مشہور کہاوت آنکھوں سکھ کلیجے راحت

۱۹۰۲ خواب راحت ، مجمی بیگم ، ۲۸

ـــ سے م ف ۔

۱. بسر و چشم ، بہت اچھا ، بخوشی ، بدل و جان ، بڑی خوشی سے ۔

وہ مینے کے پاؤں میں چھلے تھے کل
کہ آنکھوں سے دل ان پہ کھانے تھے گل

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۷۶

مریم ۔ بہت خوب آنکھوں سے ۔ مجھے اس میں کسی قسم کا عذر نہ ہوگا ۔

۱۸۹۲ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ۲۲۴

نہ چچا آئے ابھی تک انہیں جا کر لے آؤ
بولا عباس کا دلبر کہ بہن آنکھوں سے

۱۹۷۶ مجموعۂ سلام ، اختر لکھنوی (سجاد علی خاں) ، ۱۷

۲. تعظیم سے ، عزت و احترام کے ساتھ ۔

خاک قدم شاہ کو آنکھوں سے اٹھاؤں
گر کوہ طلا ہووے تو ٹھوکر نہ لگاؤں

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۳

عالم جو قدسیوں نے یہ دیکھے بہار کے
آنکھوں سے پھول چنتے ہیں اس مرغزار کے

۱۹۰۶ گلزار کربلا ، شمیم ۳۰

۳. اشاروں سے ۔

دیکھکر یہ ادائیں آنکھوں سے کیوں نہ لے لوں بلائیں آنکھوں سے

۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۱۰۵

رکھنا تھا جو پردہ شہ والا کے حرم سے
آنکھوں سے یہ فرمایا رہو دور علم سے

۱۹۷۳ مرثیۂ بدر الہ آبادی ، ۱۳

— سے اتارنا محاورہ .

نظروں میں سبک کرنا، حقیر کر دینا، ناچیز ٹھہرانا .

والنجم کی تفسیر میں آیا ہے جو تارا
اس تارے نے خورشید کو آنکھوں سے اتارا

۱۸۸۹ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین)، ۸

— سے اترنا محاورہ .

آنکھوں سے اتارنا (رک) کا لازم .

مانند نشہ چڑھ کے آخر آنکھوں سے تری اتر گئے ہم

۱۸۸۵ عشق (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۳)

جو سر چڑھائے عدو کو تو وہ جلے تن بدن
خدا گواہ تم آنکھوں سے پھر اتر جائے

۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۶)

— سے اندھا ہونا ف مر .

نابینا ہونا ، اندھا ہونا .

راجہ بھوج . . . آنکھوں سے اندھا ہو گیا .

۱۸۰۱ سنگھاسن بتیسی ، ۸۷

— سے اندھے نام نین سکھ فقرہ .

اس شخص کے لیے بولتے ہیں جو کسی ایسی بات کا دعویٰ کرے جس سے اسے کوئی مناسبت نہ ہو (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۴۷) .

— سے اوٹ صف .

نظروں سے پوشیدہ ، جو دکھائی نہ دے ، جو آڑ میں ہو ، غائب .

ہوا ہے سنگدل یاں تک کہ اب ہم سے ہے یار اوجھل
نہ تھا آنکھوں سے اوٹ اک پل اوسے ہو گئے پہاڑ اوجھل

۱۷۸۰ گل عجائب ، ۱۰۵

میرے پروردگار نے مجھے خبر دے دی ہے جو ان تمام باتوں کو جانتا ہے جو آنکھوں سے اوٹ اور سینے میں چھپی رہتی ہیں .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸

اف : کرنا ، ہونا .

— سے اوجھل صف .

رک : آنکھوں سے اوٹ .

اوجھل آنکھوں سے ہیں جو ہوتی تھی یا کہیں اور جا کے سوتی تھی

۱۸۸۰ قلق لکھنوی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۳)

انعام . . . جلدی جلدی قدم اٹھا آنکھوں سے اوجھل ہوا .

۱۹۱۵ طوفان حیات ، ۱۲

— سے آنکھیں بندھنا محاورہ .

دو ہم جنسوں میں باہم محبت ہونا .

آنکھوں سے آنکھیں ناصح ہرگز بندھی نہ چھوٹیں
زنجیر کی کڑی پر جیسے کڑی لگائی

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۵

— سے پاوے / پاؤں فقرہ .

(کوسنا) آنکھیں پھوٹیں .

گاہ اس کا جو ہو مد نظر تو پاؤں آنکھوں سے
لگاؤ دیر جتنی ہو سکے سرمہ لگانے میں

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۵۶

بولے وہ تاک جھانک پہ میری غرور سے
آنکھوں سے پاوے دیکھے جو بندی کو گھور کے

۱۹۲۷ ریختی شبیر خان ، ۲۷

— سے پٹی باندھنا محاورہ .

رک : آنکھوں پر پٹی باندھنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۶) .

— سے پٹی بندھنا محاورہ .

رک : آنکھوں پر پٹی بندھنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۳) .

— سے پردہ (— پردے) اٹھانا محاورہ .

غفلت دور کر دینا ، نا معلوم باتوں کا علم دینا .

علمی بصیرتوں کے وہ جلوے دکھا دیے
راہ عمل میں آنکھوں سے پردے اٹھا دیے

۱۹۶۸ نعتیہ مسدس ، نسیم امروہوی ، ۵

— سے پردہ (— پردے) اٹھنا محاورہ .

آنکھوں سے پردہ اٹھانا (رک) کا لازم (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۸) .

— سے تلوے سہلانا محاورہ .

تلووں سے آنکھیں ملنا (خوشامد یا خدمت وغیرہ کے لیے) .

عین راحت ہے مجھے خدمت گزاری یار کی
تلوے آنکھوں سے جو سہلاتا ہوں آ جاتی ہے نیند

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۶

— سے ٹکر ٹکر دیکھنا محاورہ .

(ٹکٹکی باندھے ہوئے) دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا .

واہ وا لڑکوں میں مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھوں سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۲۸

— سے جان نکلنا محاورہ .

شوق دیدار انتظار یا حسرت میں مرنا ، مرتے وقت آنکھوں کا کھلا رہ جانا .

تو نزع میں آ جس کو دیدار دکھانا ہے
پھر آنکھوں سے جان اس کی آسان نکلتی ہے

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۲۱۷

دکھلائی مرتے دم بھی نہ صورت حضور نے
آنکھوں سے جان نکلی ہے مشتاق دید کی

۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۷)

— سے چلنا محاورہ

بڑے شوق یا عقیدتمندی سے راستہ طے کرنا ۔

کہا میں نے آنکھوں سے اس بزرگ کی زیارت کو چلوں گا ۔

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۱۱۷

بے چین ہے یارب یہ تھا مرے جی میں
آنکھوں سے چلوں خدمت فرزندنبی میں

۱۹۱۷ مرثیۂ کلیم (علی بن الحسین) ، ۱۲

— سے چنگاریاں اڑنا محاورہ ۔

رک : آنکھ سے چنگاریاں اڑنا ۔

آنکھوں سے چنگاریاں اڑنا بہت ہی جلنا کی جگہ بول چال میں جمع ہی کے ساتھ ہے (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۷) ۔

— سے حجاب اٹھنا محاورہ ۔

رک : آنکھوں سے پردہ (— پردے) اٹھنا ۔

دم سحر مری آنکھوں سے اٹھ گیا جو حجاب
بہار گلشن معنی سے دل ہوا شاداب

۱۸۵۲ کلیات منیر ، ۲ : ۱۵

جتنے پردے تھے وہ زاہد کی نظر پر پڑ گئے
پی کے اک جرعہ اٹھے آنکھوں سے میری سب حجاب

۱۹۲۷ ساقیا نو روز ہے ، ۳۰

— سے دریا بہانا محاورہ ۔

بے انتہا آنسو ٹپکانا ۔

بخار اس دل کا سینے میں نہ رکھتے گر سحاب آسا
تو کیوں رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

۱۸۲۶ معروف (امیراللغات ، ۱ : ۲۲۸)

عباس نے جو نہر پہ بازو کٹا دیے
جان نبی نے آنکھوں سے دریا بہا دیے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۸

— سے دریا بہنا محاورہ ۔

آنکھوں سے دریا بہانا (رک) کا لازم ۔

روتے روتے ہجر میں آنکھوں سے دریا بہ گئے
پاٹ دامن کا مرے گنگا کا دھارا ہو گیا

? اختر (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۷)

مشک کا پانی بہا تو بجھ گیا سقے کا دل
بہ گیا آنکھوں سے دریا بھی اسی پانی کے ساتھ

۱۹۵۱ آرزو ، سلام (ق) ، ۲۰

— سے دم نکلنا محاورہ ۔

رک : آنکھ سے جان نکلنا ۔

دم نکلتے ہوئے آنکھوں سے بہت دیکھا ہے
آدمی حسرت دیدار لیے جاتے ہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۲۶

تھا بسکہ انتظار امام مجید کا　　آنکھوں سے دم نکل گیا مشتاق دید کا

۱۹۶۲ مرثیۂ زیبا (ردولوی) ، ۱۷

— سے دیکھا نہ کانوں سے سنا فقرہ ۔

عجیب و غریب اور خلاف قیاس بات ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۲۹) ۔

— سے دیکھنا ف مر ۔

خود مشاہدہ کرنا ، دیکھ کر سمجھنا ، ذاتی مشاہدے سے تصدیق کرنا ۔

نہ وہ پوشاک نہ وہ لوگ نہ وہ لطف زباں
دیکھ لیں آنکھوں سے احباب عیاں راچہ بیاں

۱۸۹۰ فسانۂ دل فریب ، ۱۰

آنکھوں سے دیکھتا ہوں سفید و سیاہ دہر
کیوں کر کہوں دو رنگی صبح و مسا غلط

۱۹۱۱ تسلیم ، دفتر خیال ، ۶۳

— سے راہ چلنا محاورہ ۔

رک : آنکھوں سے چلنا ۔

میں تو تیرا نام ہی سن کر ایسا دیوانہ ہوا کہ آنکھوں سے راہ چلا ۔

۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۵۷

— سے زمانہ دیکھا ہے فقرہ ۔

تجربہ کار و ہوشیار ہے ، جہاندیدہ ہے ۔

ہر طرح کا کارخانہ دیکھا　　ان آنکھوں سے ہے زمانہ دیکھا

۱۸۹۲ مسرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۴۹)

— سے زہر ٹپکنا محاورہ ۔

تیوروں سے سخت غصے یا قہر کا اظہار ہونا ۔

زہر آنکھوں سے ٹپکتا ہے عیاذاً باللہ
قہر کا ہے جو تیور تو غضب کی ہے نگاہ

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۲ : ۹۴

— سے سرمہ پوچھنا محاورہ ۔

رک : آنکھوں سے کاجل چرانا ۔

بڑے بڑے پتارے والے مداری اور بھاری جھولے والے بازی گر انگشت بدنداں تھے اور آنکھوں سے سرمہ پوچھنے والے جیب کترے سو بگڑ بیاں ۔

۱۹۶۳ چڑھتا سورج ، سہ ماہی اردو نامہ ، ۱۲ : ۲۵

— سے شعلے اٹھنا / نکلنا محاورہ ۔

۱. رک : آنکھ سے شعلے نکلنا ۔

۲. دل کے بخار سے آنکھوں میں بہت جلن اور سوزش محسوس ہونا ۔

کانوں سے لو ہی اٹھتی ہیں اور آنکھوں سے شعلے
دیکھی نہ تھی سوزش داغ جگر ایسی

۱۸۵۷ سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۰۹

بدن پر کپڑے برائے نام رہ گئے تھے اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۰۱

— سے عزیز صف .

دل و جان سے پیارا ، بہت محبوب .

آنکھوں سے عزیز دل مرا تھا ۔ پتلی وہی چشم حوض کا تھا

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۹۰

آنکھوں سے تھا عزیز شہ دیں کو یہ پسر
ہم شکل مصطفےٰ یہ بھرا گھر نثار تھا

۱۹۵۶ مجموعۂ کلام ، یکتا امروہوی ، ۱۱

— سے قدم لگانا محاورہ .

عجز و اشتیاق و عقیدت یا محبت کی بنا پر آنکھیں پاؤں سے ملنا یا چھوانا .

جب ادھر وہ بندہ پرور اپنے لاتے ہیں قدم
اپنی ہم آنکھوں سے تب ان کے لگاتے ہیں قدم

۱۷۸۶ میر حسن ، د ، ۶۰

جلدی سے مراد پا کے آئیں ۔ پھر آنکھوں سے یہ قدم لگائیں

۱۸۸۱ مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۱

— سے کاجل چرانا محاورہ .

رک : آنکھ سے کاجل چرانا .

ایک چور کتنا ایسا تھا کہ جو آدمی کی آنکھوں سے کاجل چرا لیتا .

۱۸۲۵ سیر عشرت ، ۲۶

جو قطامائیں آنکھوں سے کاجل چرائیں وہ اشرفیاں چھوڑیں گی .

۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۲

— سے لگانا محاورہ .

بہت عزیز رکھنا ، عزت احترام یا عقیدت سے چومنا یا سر چڑھانا .

مسیحا ہیں اک دن فلک سے اتر کر ۔ لگا لیں گے آنکھوں سے تربت علی کی

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۴۳

آپ کا خط ملا جسے میں نے آنکھوں سے لگایا .

۱۹۲۰ جوریائے حق ، ۲ : ۲۰

— سے مجبور/معذور صف .

اندھا ، نابینا .

تمھارے حسن کو کس طرح دیکھے چشم نابینا
قصور اس کا ہے کیا جو آپ ہے معذور آنکھوں سے

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۳۲۲

یوسف سا حسیں لال جو نظروں سے ہوا دور
یوں روئے مسلسل کہ ہوئے آنکھوں سے مجبور

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۵۵

— سے نیل ڈھلنا ف م ، محاورہ .

(لفظاً) نزع میں آنکھوں سے پانی کے قطرے ٹپکنا ، (مراداً) مرنے کا وقت قریب آنا .

نیل آنکھوں سے ڈھل رہا ہے صنم ۔ غم کلیجے کو مل رہا ہے صنم

۱۸۹۸ دلبر حسن ، مرزا ، ۱۸

ہچکی اک آئی لویں پھرنے لگیں سانس اکھڑی
نیل آنکھوں سے ڈھلا ماتھے سے ٹپکا پانی

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۲۸۲

— کا تیل امذ .

رطوبت چشم ، آنکھوں کی تری .

پھونکا دیا ہے سوز درون چشم زار نے ۔ آنکھوں کا تیل روغن بادام ہو گیا

۱۸۰۵ دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰

سلائی کا سیتی اور آنکھوں کا تیل نکال نکال بچوں کو پالتی ہے .

۱۹۳۱ شمع ہدایت ، ۱۱۳

— کا تیل ٹپکانا محاورہ .

دیدہ ریزی کا کام کرنا ، کام میں آنکھوں پر بہت زور ڈالنا .

یہ نذرانہ غریبانہ کہ ماتھے کا پسینہ اور آنکھوں کا تیل ٹپکا کر جمع کیا ہے آپ کے لائق نہیں .

۱۹۱۰ آزاد (محمد حسین) ، مکتوبات ، ۱۸۸

— کا تیل نِکالنا محاورہ .

دیدہ ریزی کا کام کرنا جس سے آنکھوں کو تکلیف پہنچے .

میں نے وہ لباس عروس رات رات بھر بیٹھ کر اپنی آنکھوں کا تیل نکال کر کس طرح تیار کیا ہو گا .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، ستونتی ، ۳۵

— کا تیل نِکلنا محاورہ .

آنکھوں کا تیل نکالنا (رک) کا لازم .

جاگ کر راتیں گزارے جسے ہو طمع علوم
تیل آنکھوں کا جو نکلے تو جلے شمع علوم

۱۹۳۲ لخت جگر صفی ، ہفت روزہ 'وثیقہ‌دار' ، لکھنؤ ، ۷ جنوری ۳۰

— کا جادُو امذ .

انسان کے دل میں کسی کی آنکھوں کا اثر و نفوذ (جو جادو کی طرح ذہنیت اور خیالات پر اثر انداز ہوتا ہے) .

چل گیا آنکھوں کا جادو جان پر ۔ دیکھتے ہی مضطرب دل ہو گیا

? (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۹)

دیکھا جدھر اک بار فراری ہوئے بد خو
اعجاز گھرانے کا ہے آنکھوں کا یہ جادو

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳

— کا جی صف .

آنکھوں کا نور ، آنکھوں کا تارا (رک) .

جو کچھ خوبیاں چاہییں تھیں سبھی ۔ غرض یہ کہ تھا سب کی آنکھوں کا جی

۱۷۳۹ کلیات سراج ، مثنویات ، ۳۲

ـــ کا جُھمکا امذ .

آنسُوؤں کی جھڑی (نوراللغات ، ۱ : ۱۷۹) .

ـــ کا نیل ڈھلنا محاورہ .

رک : آنکھوں سے نیل ڈھلنا .

موت کی صورت نظر آئی اور ہے دیکھا نہ آہ
ڈھل گیا آنکھوں کا نیل اے انتظار سبزہ رنگ

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۱۹

ـــ کو ٹکٹکی لگنا محاورہ .

آنکھوں کا جم کر کسی چیز کو دیکھنا ، کسی شے پر نظر جمنا .

میں ابتدا سے محو حیرت تھا اور آنکھوں کو ٹکٹکی لگ گئی تھی .

۱۸۹۱ سفر نامۂ روم و شام و مصر ، ۱۰۳

ـــ کو چکاچوندھی آنا محاورہ .

روشنی کے سامنے آنکھ نہ ٹھہرنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۰) .

ـــ کو رونا محاورہ .

بصارت زائل ہوجانا ، اندھا ہوجانا .

ضبط بکا محال ہے یعقوب کی طرح
آنکھوں کو رو بیٹھے جو مقدر دکھائے رنج

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۰

یعقوب کی دنیا بھی ہے تاریک بصر بھی
آنکھوں کو بھی رو بیٹھے دیا نور نظر بھی

۱۹۲۳ مراثی نسیم ، ۱ : ۳۵

ـــ کو سکھ کلیجے کو ٹھنڈک فقرہ .

رک : آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک .

بارے یار ہے اس کے نزدیک رہنے سے آنکھوں کو سکھ کلیجے کو ٹھنڈک ہوتی .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۲۹

ـــ کی اندھی صف .

آنکھ کا اندھا (رک) کی تانیث .

معلوم ہوا کہ بیوی آنکھوں کی اندھی ، رسموں کی بندی . . . ہے .

۱۹۱۷ طوفان حیات ، ۳

ـــ کی اندھی اور گانٹھ کی پوری کہاوت .

رک : آنکھ کا اندھا الخ .

ایسی آنکھوں کی اندھی اور گانٹھ کی پوری بیوائیں ہندوستان جیسے مفلس ملک میں کہیں مل سکتی ہیں ؟

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۰

ـــ کی جھڑی امث .

آنکھوں سے آنسوؤں کے لگاتار برسنے کی کیفیت یا صورت حال .

جس نے رونے مجھے دیکھا ہو اوسی سے پوچھے
میری آنکھوں کی جھڑی بڑھ کے ہے یا ساون کی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۹

ـــ کی چل پھر/چلت پھرت امث .

شوخی سے نظر کا کسی ایک جگہ نہ ٹھہرنا .

چھری کٹاری سے کچھ کم نہیں یہ شوخ نگاہ
غضب دکھائے گی چل پھر تمھاری آنکھوں کی

؟ حبیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۱)

ـــ کی دوا کرو محاورہ .

رک : آنکھوں کی فصدیں کھلواؤ .

ہم چشمی یار سے حیا کر نرگس آنکھوں کی کچھ دوا کر

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۸

ـــ کی راہ م ف .

آنکھوں کے ذریعے سے (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۲) .

ـــ کی سوئیاں (باقی) رہنا محاورہ .

(لفظاً) (قدیم داستانوں میں) سحر زدہ کے سارے جسم کی سوئیاں نکل چکنا صرف آنکھوں کی باقی رہنا (جن کے نکلنے کے بعد جادو کا اثر دور ہوجانے کا تصور وابستہ ہے) ، (مراداً) کام کی تکمیل میں تھوڑی سی کسر باقی رہنا .

جو بیٹھیں آنکھیں تو پلکیں بھی کوئی پل کی ہیں
رہی ہیں اس میں یہی آنکھوں کی سوئیاں باقی

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۴۴

ظہیر اب بی اے میں تھا صرف آنکھوں کی سوئیاں باقی رہ گئی تھیں.

۱۹۳۲ عزمی ، انجام عیش ، ۳۱

ـــ کی سوئیاں نکالنا محاورہ .

تکمیل کار میں جو ذرا سی کسر رہ گئی ہے اسے پورا کرنا .

خدا کے واسطے جہاں اتنا احسان کیا ہے وہاں یہ آنکھوں کی سوئیاں بھی نکال دو .

۱۸۹۶ شاہد رعنا ، ۸۰

قب : آنکھوں کی سوئیاں (باقی) رہنا .

ـــ کی سیل امث .

(لفظاً) آنکھوں کی تری ، رطوبت چشم ، (مراداً) شرم و مروت .

غم سے ہوئے ہیں بال ہمارے سفید بحر
سر کو پھپھوندی لگ گئی آنکھوں کی سیل سے

۱۸۳۶ ریاض البحر، ۲۰۸

آدمی کیا ان سے امید رکھے نہ ان کی آنکھوں میں سیل ہے نہ طبیعت میں میل ہے .

۱۹۲۲ نوراللغات، ۱ : ۱۶۶

— کی صفائی امث .

چالاکی ، ڈھٹائی ، بے مروتی .

خط کا آغاز ہے آنکھوں کی صفائی ہے وہی
روز چشمک ہے وہی روز لڑائی ہے وہی

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۲۱۳

اللہ رے اس شوخ کی آنکھوں کی صفائی
خون اس کا پیا جس سے ذرا آنکھ لڑائی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۶

— کی فصدیں کھلواؤ / لو فقرہ (کنایۃً) .

آنکھوں کا علاج کرو (تاکہ دیکھنے میں قصور نہ کریں) ، دیکھنے کی صلاحیت یا لیاقت پیدا کرو .

وہ کہتے ہیں نہ چھیڑو مجھکو دیکھو لوگ بیٹھے ہیں
میاں آنکھوں کی فصدیں لو ذرا آنکھوں کے ناخن لو

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۲۰۷

— کی مورت امث .

نہایت محبوب اور حسین چیز یا شخص .

میں اس کو اپنے دل کی ٹھنڈک آنکھوں کی مورت خیال کروں گی .

۱۹۲۷ رسوم دہلی ، ادیب بیگم ، ۱

— کی میخ بننا محاورہ .

وبال جاں بننا ، ہمہ وقت آزار پہنچانا .

دم ناک میں کر دیا ہے آنکھوں کی میخ بن گئے ہو .

۱۸۶۹ بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۸

— کے اندھے نام روشن خاں / شیخ روشن / نین سکھ کہاوت .

عیب اور نقص کے باوجود دانائی کا دعویٰ کرنے والا ؛ ناقص ہونے کے باوجود کمال کے مدعی ہیں .

نام ایسے کیوں یہ رکھتے ہیں بڑا حیران ہوں
آنکھوں کے اندھے ہیں لیکن نام روشن خان ہے

۱۸۷۱ عیوب ہندی ، ۵۵

ان پہ آتی ہے یہ مثل صادق آنکھوں کے اندھے شیخ روشن نام

۱۹۲۸ منظوم کہاوتیں ، احسن مارہروی ، ۳۷

— کے آگے اٹھنا محاورہ .

کسی کی زندگی میں کسی کا مر جانا ، دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہو جانا .

آنکھوں کے آگے خون نہ کس کس کا بہہ گیا
بیکس حسین بیٹھے رونے کو رہ گیا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

— کے آگے اندھیرا آنا محاورہ .

(شدت غم و غصہ یا نقاہت سے) چکرانا ، کچھ نہ سوجھنا ، آنکھوں کے سامنے ترمرے سے ناچنا ، دنیا نظروں میں تیرہ و تاریک ہونا .

گلے میں اس کے جو بھاری سا طوق پہنایا
اندھیرا آ گیا آنکھوں کے آگے غش کھایا

۱۸۳۱ دلگیر ، مراثی ، ۵۷

خدا نخواستہ ... وہ جیل گیا تو بیچارے بیوی بچوں کا کیا حشر ہوگا ، یہ سوچتا تھا کہ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۰

— کے آگے اندھیرا چھانا محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا .

آگے آنکھوں کے اندھیرا چھا گیا
کچھ دکھائی دے تو دیکھوں دل کی چوٹ

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۳)

— کے آگے بھوں (— بھووں) کا گلا فقرہ .

کسی کی موجودگی میں اس کے دوست یا عزیز کی شکایت یا برائی (نوراللغات ، ۱ : ۱۸) .

مستوں سے ہم سے بانکوں کی فریاد کی عبث
آنکھوں کے آگے مفت بھووں کا گلا ہوا

۱۸۸۱ منیر (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۰)

— کے آگے (— روبرو) پلکوں کی بدی / برائی فقرہ .

رک : آنکھوں کے آگے بھوں (— بھووں) کا گلا .

تیر جاناں جو لگا دل میں نہ کرنا شکوہ
آگے آنکھوں کے نہیں کرتے بدی پلکوں کی

? آغا ہجو ہندی (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۳)

یار کی یارو بیاں تم بے وفائی مت کرو
روبرو آنکھوں کے پلکوں کی برائی مت کرو

۱۸۲۹ نکہت دہلوی (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۰)

— کے آگے پھرنا محاورہ .

تصور میں کسی کی تصویر رہنا ، خیال میں گردش کرنا یا ہونا .

ایسی ہی دکھلائی دی اک شکل زشت
پھر گئی آنکھوں کے آگے سرنوشت

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۰۲

آگے آنکھوں کے جو پھر جاتے ہو بہلاتا ہوں میں
پہلے بجلی کوندتی ہے رعد کی آواز سے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹۵

مارا گیا ہے ان کا جو اک طفل شیر خوار
آنکھوں کے آگے پھرتی ہے شکل اس کی بار بار

۱۹۲۵ مرثیۂ اختر (سجاد علی خان) ، ۱۳

— کے آگے تارے چِھٹکنا/چُھٹنا محاورہ

ضعف یا صدمے یا تھکن وغیرہ سے آنکھوں کے آگے ترمرے ناچنا ، چکر آنا .

کیا ہے ناتواں ایسا کسی گیسو کی افشاں نے
کہ اب آنکھوں کے آگے دن کو بھی تارے چھٹکتے ہیں

? شعور (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۳) .

پھر تلاش نور نظر اب کسے بلائیں
آنکھوں کے آگے چھٹتے ہیں تارے کدھر کو جائیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۱

— کے بَل/بَھل م ف .

ادب سے ، شوق سے (بیٹھنا ، چلنا وغیرہ کے ساتھ) .

آنکھوں کے بل چلوں گا تری راہ شوق میں
موے مژہ بنیں گے مری چشم تر کے پاؤں

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۸۰

بھائی صاحب قبلہ کا حکم بسر و چشم منظور ہے ... آنکھوں کے بھل جاؤں گا .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰

— کے تلے تِتلیاں اُڑنا محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے تارے چِھٹکنا/چُھٹنا .

آنکھ مل کر کوئی کہتا تھا چکاچوند آ گئی
میری آنکھوں کے تلے اڑنے لگی ہیں تتلیاں

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۶۲

— کے دیکھتے

رک : آنکھوں دیکھتے (مع مثال) .

— کے رُوبرُو/سامنے م ف .

رک : آنکھ کے آگے (مع تحتی) .

صبر و قرار فرار ہوا آنکھوں کے روبرو سیاہی چھائی .

۱۸۶۱ شبستان سرور ، ۲ : ۶۶

انجمن کی سرگرمیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا .

۱۹۵۸ خطوط عبدالحق ، ۱۷۲

— کے کاسے/کانسے امذ ، ج .

رک : آنکھ کا حلقہ (بطور جمع) .

جو کچھ دیکھا وہ آئینہ تھا آنے والی حالت کا
جہاں دیکھا یہی آنکھوں کے کانسے جام جم ٹھہرے

۱۹۰۰ دیوان حبیب ، ۲۵۷

— کے گڑھے امذ ، ج .

۱. لاغری کے باعث آنکھوں کے حلقے میں پیدا شدہ گہرائی (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۷) .

۲. رک : آنکھ کا حلقہ (بطور جمع) .

اے انتظار جان مسافر نہ گر پڑے
اندھے کنوئیں ہیں آنکھوں کے اپنی گڑھے نہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۲۳

— کے ناخن لو فقرہ .

رک : آنکھوں کی فصدیں کھلواؤ/لو (مع مثال) .

— کے نیچے اَندھیرا آنا محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا .

صورت دیکھی بس شدت غضب سے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا .

۱۸۷۹ بوستان خیال ، ۶ : ۸۲۶

تار پڑھ کر شمع کی آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا .

۱۹۳۹ شمع ، اے . آر . خاتون ، ۲۹۶

— کے نیچے اَندھیرا چھانا محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا .

تیرے جلوے کی وجہ سے ہماری آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا .

۱۹۱۲ حالی ، مکاتیب حالی ، ۱۵۵

— کے نیچے پھِرنا محاورہ .

رک : آنکھوں تلے پھرنا .

آنکھوں کے نیچے پھر گئی تصویر زلف یار
جب تار آنسوؤں کا بندھا حال ہو گیا

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۲۵

— میں م ف .

۱. رک : آنکھ میں .

۲. آنکھوں کے ذریعے ، چپکے ہی چپکے ، دیکھتے ہی دیکھتے .

آنکھوں میں پیے جاتا ہے گلچیں مرا گلزار
رکھ اے گل سرسبز کوئی پھر چمن پھول

۱۸۶۱ دیوان اختر (واجد علی شاہ) ، ۲۷۳

میں وہ مے نوش ہوں لاکھوں میں پی جاؤں میں آنکھوں میں
مرے جذب نظر کا معتقد ہے پیر میخانہ

۱۹۳۳ قصیدۂ نعتیہ ، تسنیم ، ۲۰

— میں اَندھیر صف .

سیاہ ، تاریک ، جو نظر نہ آئے .

جس روز سے سنا ہے جو کچھ دل پر گزری میں ہی جانتی ہوں بخدا آنکھوں میں اندھیر ہے .

۱۹۰۹ جوہر قدامت ، ۹۸

اف : کرنا ، ہونا .

— میں اَندھیرا آنا محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا .

مہرو مہ کی جو پڑی آنکھ تری زلفوں پر
دونوں چکرا گئے آنکھوں میں اندھیرا آیا

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۴۷

خوف کے مارے سب کی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا .

۱۹۱۴ حالی ، ضمیمہ جات ، حیات جاوید ، ۳۳

ــ میں آندھیرا چھانا

محاورہ .

رک : آنکھوں کے آگے آندھیرا آنا .

اندھیرا اس کی آنکھوں میں تھا چھایا
نہ اصلا ذہن میں اس کے یہ آیا

۱۸۶۲ طلسم شایاں ، ۳۰

حضرت سید کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا

۱۹۲۷ نغمۂ فردوس (خوشی پہ ناظر) ، ۲ : ۲۹

ــ میں آنا

محاورہ .

۱. نظروں میں سمانا ، نظر پر چڑھنا ، جچنا .

نہیں آتے کسو کی آنکھوں میں ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۰۸

۲. مست ہونا (قلیل الاستعمال) .

دعوئ میخواری کا اتنے ہی پہ تھا سرکار کا
پیتے ہی اک آدھ گھونٹ آنکھوں میں بل آنے لگے

۱۸۱۱ مرزا جان طپش (امیر اللغات ، ۱ : ۲۵۷) .

ــ میں بات (ــ باتیں) کرنا

محاورہ .

اشاروں اشاروں میں گفتگو کرنا .

غیر سے کرتے تھے آنکھوں میں ابھی باتیں تم
ہم بھی آپہونچے ہیں کیا عین اشارات کے وقت

۱۸۱۸ انشا ، کلام انشا ، ۵۵

تدبیر چل گئی جو شہ نیک ذات کی
آنکھوں میں شمر نے بھی تجاہل سے بات کی

۱۹۷۷ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۲

ــ میں بات (ــ باتیں) ہونا

محاورہ .

آنکھوں میں بات (ــ باتیں) کرنا (رک) کا لازم .

اس سے آنکھوں میں ہوگئیں باتیں بے عبارت ادا ہوا مطلب

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۶۰

آنکھوں میں جو بات ہوگئی ہے اک شرح حیات ہو گئی ہے

۱۹۵۹ گل نغمہ (فراق) ، ۸۱

ــ میں بٹھانا

محاورہ .

بہت قدر یا محبت کرنا .

عکس لیلیٰ تری نظروں کے مقابل آیا
قیس آنکھوں میں بٹھا صاحب محمل آیا

۱۸۹۵ خزینۂ خیال ، ۱۵

ان کے استقبال کو اٹھتی ہیں اور آنکھوں میں لا کر بٹھا دیتی ہیں .

۱۹۳۶ راشد الخیری ، نوابِ حرماں ، ۳۰

ــ میں بہار پھولنا/چھانا

محاورہ .

دل شگفتہ ہونا ، آنکھوں سے خوشی ٹپکنا .

کھب گیا حسن یار آنکھوں میں کیا ہی پھولی بہار آنکھوں میں

۱۷۹۴ سوز ، د (ق) ، ۱۹۹

آئے ہو ضرور تم چمن سے آنکھوں میں بہار چھا رہی ہے

۱۸۹۲ مسرور (امیر اللغات ، ۱ : ۲۵۸)

ــ میں بھنگ گھٹنا

محاورہ .

تیز نشہ ہونا (اکثر بھنگ کے نشے کے لیے مستعمل) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۷۹) .

ــ میں پالنا

محاورہ .

بہت محبت اور ناز و نعم سے پرورش کرنا .

کیوں طفل اشک میں نے آنکھوں میں تجکو پالا
اس پر بھی میرے منہ پر یو گرم ہو کے آیا

۱۷۹۰ سوز ، د (ق) ، ۷۰

اسی دن کے لیے آنکھوں میں ہم نے تجکو پالا تھا
بڑی تو بے مروت اے نگاہ واپسیں نکلی

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، امیر ، ۲۹۷

کہاں جاتا ہے تنہا چھوڑ کر مجکو مصیبت میں
اسی دن کے لیے اے طفل اشک آنکھوں میں پالا تھا

۱۹۱۱ تسلیم (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۱۷)

ــ میں پانی بھر آنا

محاورہ .

چکاچوند کے باعث آنکھوں کا آنسوؤں سے بھر جانا .

حسن چودھویں رات کے چاند کا ، جسم کندن سا ، رنگ پدم کا ، جسم کی نفاست مثل کا نور ، ہڈیاں موتی چور ، سامنے آنکھ کر کے دیکھیے کوئی تو آنکھوں میں پانی بھر آئے .

۱۹۳۹ افسانۂ پدمنی ، ۲۹

ــ میں پٹکی ڈالنا

محاورہ .

جادو یا ٹوٹکے وغیرہ سے اندھا کر دینا ، آنکھیں بند کر دینا ، نظر بندی کرنا .

خدا جانے نامرادیں مردوں کی آنکھوں میں کیا پٹکی ڈال دیتی ہیں وہ جانتا تھا کہ سترہ اٹھارہ برس کی لڑکی ہے پیچھے معلوم ہوا کہ چار پانچ بچوں کی ماں تھی وہ اس وقت تھی .

۱۸۸۵ فسانۂ مبتلا ، ۲۳۶

ــ میں پینا

محاورہ .

رغبت و شوق سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا ، محبت بھری نظروں سے تاکنا .

جانب شیشہ جو دیکھوں تو مغاں کہتے ہیں
آنکھوں میں دختر رز کو پیے جاتے ہو عبث

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۷

یوں تو ہر رند یہاں جان دیے جاتا ہے
ایک پیاسا ہے کہ آنکھوں میں پیے جاتا ہے

۱۹۳۰ مرثیۂ رفیع (مرزا طاہر) ، ۹

— میں پھیکا لگنا محاورہ.

آنکھوں کو برا معلوم ہونا ، خوشنما اور نظر فریب نہ ہونا ، دیدہ زیب نہ ہونا .

گر بہشت آوے تو آنکھوں میں مری پھیکی لگے
جس نے دیکھا ہو تجھے محو تماشا کیا ہو
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۵۱

گر ذکر بھی سن لے کوئی اس گلبدنی کا
ماں کا مرقع بھی لگے آنکھوں میں پھیکا
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۱

— میں تارے ٹوٹنا محاورہ.

رک : آنکھوں کے تلے تتلیاں اڑنا .

سر پھرتا ہے آنکھوں میں تارے ٹوٹتے ہیں .
۱۸۹۳ نشتر ، سجاد حسین ، ۱۳۴

— میں تاڑنا محاورہ.

نگاہوں سے سمجھ جانا ، دیکھتے ہی جانچ لینا .

وہ کہتے ہیں کہ ہم آنکھوں میں سب کو تاڑ لیتے ہیں
محبت ساری دنیا کی اسی کانٹے میں تولی ہے
۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، امیر ، ۲۹۱

فوجوں کے انتشار کو آنکھوں میں تاڑ کے
جھپٹا وہ پتلیوں کو بصد غیظ جھاڑ کے
۱۹۷۲ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۲

— میں تتلیاں اڑنا محاورہ.

رک : آنکھوں کے تلے تتلیاں اڑنا .

انھوں نے بڑھ کر ہرن کو گردن پر اٹھالیا اور چل پڑے مگر مشکل سے ہی پچاس قدم چلے ہونگے کہ گردن پھٹنے لگی پیر کانپنے لگے اور آنکھوں میں تتلیاں اڑنے لگیں .
۱۹۳۵ گئودان ، ۱۶۰

— میں ترمرے (— سے) پھرنا محاورہ.

رک : آنکھوں میں تتلیاں اڑنا .

عطر غیروں کو دکھا کر جو لگایا کرتے
ترمرے سے ہیں مرے دیدۂ تر میں پھرتے
۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۴۲

خیال ذرۂ ریگ بیاباں کوئی جاتا ہے
پھریں گے ترمرے تربت میں بھی مجنوں کی آنکھوں میں
۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۹)

— میں تصور بندھنا محاورہ.

کسی چیز کا خیال مسلسل پیش نظر ہونا .

جب تصور رخ گلگوں کا بندھا آنکھوں میں
خار ہر گل ہوا اے باد صبا آنکھوں میں
؟ نقی (امیراللغات ، ۱ : ۲۵۹)

آنکھوں میں بندھا جب شہ والا کا تصور
بیساختہ تسلیم کو خم ہونے لگا سر
۱۹۴۴ مراثی نسیم ، ۳ : ۸۲

— میں تصور (— تصویر) پھرنا محاورہ.

کسی چیز کی صورت نگاہوں میں یا خیال میں بار بار آنا .

پھرتا ہے سدا آنکھوں میں اس بت کا تصور
ہم دیکھتے ہیں ایک ہی پتلی کا سدا رقص
۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۹۵

قمر کا چودھویں شب میں اگر کرتا میں نظارہ
مری آنکھوں میں اس کی چاند سی تصویر پھر جاتی
۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵)

— میں تکلے بھونکنا/چبھونا/دینا/کرنا/گھونپنا محاورہ.

از حد ایذا پہنچانا .

ایک وہ مرد دیندار کھرے ایمان والا ہے کہ جب دشمن سے ملا تو گویا اس کی آنکھوں میں تکلے دے دیے .
۱۸۶۵ مذاق العارفین ، ۲ : ۵۰۸

کرے دعوائے ہم چشمی تو مژگان دراز اس کی
چبھونے خوب تکلے نرگس شہلا کی آنکھوں میں
۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵)

— میں تولنا محاورہ.

آنکھوں میں تلنا (رک) کا تعدیہ .

دل عدو میں ترازو ہوا ہے اس کا تیر
اگر ہوشیہ تو اے مرگ اپنی آنکھوں میں تول
۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۲ : ۱۱۷

بظاہر مل نہیں سکتا ادا کا تیری اندازہ
مگر اہل نظر آنکھوں میں سب کچھ تول لیتے ہیں
۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۲۱۳

— میں تیور آنا محاورہ.

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا .

بنایا طائر تصویر ہم کو ناتوانی نے
نہ تیور آئے پھر کیونکر دم پرواز آنکھوں میں
؟ شعور (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵)

— میں ٹیسو پھولنا محاورہ.

زرد ہی زرد نظر آنا ، نگاہوں میں خوشی کا سماں پھرنا .

آپ کی آنکھوں میں کس طرح نہ ٹیسو پھولے
زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہے
۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۳۶

ـــ میں ٹھنڈک آنا/پڑنا ف مر ؛ محاورہ .

دیکھکر آنکھوں کا طراوت محسوس کرنا ، جی خوش ہونا ، جیسے : کیا دلکش سماں ہے کہ دیکھتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ گئی (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵) .

گورا گورا ان کا مکھڑا چاندنی کا جیسے پھول
دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں ٹھنڈک آ گئی

۱۹۱۵ سریلی بانسری ، ۹۲

ـــ میں ٹھہرنا ف مر ؛ محاورہ .

نظروں میں جمنا ، نگاہوں میں جچنا ، اچھا معلوم ہونا ، بھلا لگنا ، قابل قدر ہونا .

اب تک کوئی اس کا منظور نظر نہیں ہوا اور آنکھوں میں نہیں ٹھہرا .

۱۸۰۳ مذہب عشق ، نہال چند ، ۱۲۱

نہ آنکھوں میں نہ ٹھہرا دل میں دم بھر
وہ دلبر ہے چھلاوے سے سوا شوخ

۱۹۰۷ دیوان تسلیم ، دفتر خیال ، ۴۲

ـــ میں جادو (بھرا) ہونا محاورہ .

نگاہ میں تسخیر کا اثر ہونا .

تنہا نہیں فسوں سے وہ گیسو بھرے ہوئے
آنکھوں میں بھی غضب کے ہیں جادو بھرے ہوئے

۱۸۸۴ مضامین رفیع ، نواب (کلب علی خاں) ، ۱۱۴

جلانا مارنا اک بات کیا ادنیٰ اشارہ ہے
زباں میں معجزہ ہے آپ کی آنکھوں میں جادو ہے

۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵) .

ـــ میں جالا چھانا/ہونا ف مر ؛ محاورہ .

آنکھوں میں پھولے کی بیماری ہو جانا ، بینائی کی طاقت نہ رہنا .

نظروں کا پیاسا ہے سیراب کروں دیوان
جالا نہیں آنکھوں میں مضمون سحابی ہے

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ)، ۲۰۸

لاکھوں تھے مگر ایک نہ تھا دیکھنے والا
اس برق سے آنکھوں میں تھا چھایا ہوا جالا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۶

ـــ میں جان آنا ف مر ؛ محاورہ .

۱. روح کھنچ کر آنکھوں میں آ جانا ، مرنے کے قریب ہونا .

وہ بت نہیں ہے اور آنکھوں میں جان آتی ہے
خدا دکھائے تو دیدار آخری ہو جائے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۲

نہ شوق دید میں رک جائے پھر جان آ کے آنکھوں میں
ذرا ٹھہرو سر بالیں نکل جانے دو دم میرا

۱۹۳۱ گلکدۂ عزیز ، ۲۰

۲. رک : آنکھوں میں ٹھنڈک آنا ، جیسے : گرمی کی شدت سے برا حال تھا مگر یہاں چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ دیکھکر آنکھوں میں جان آ گئی (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۵).

ـــ میں جان اٹکنا/اڑنا/آنا/ٹھہرنا/ہونا محاورہ .

۱. کل جسم سے روح کا آنکھوں میں سمٹنا اور تمنائے دیدار میں رک جانا .

اب تو آنکھوں میں جان اٹکی ہے دیکھ جا آ کے اک نظر مجھ کو

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۷۰

اے یار کسی طرح یہ رخصت نہیں ہوتی
آنکھوں میں ترے دیکھنے کو جان اڑی ہے

۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱: ۱۸۶)

کیا ہے کس نے ترسانے کی خاطر وعدہ آنے کا
کہ وقت نزع بھی ٹھہری ہوئی ہے جان آنکھوں میں

۱۹۱۱ تسلیم (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۶)

۲. نقاہت سے قریب مرگ ہونا ، بہت نحیف ہو جانا (ہونا کے ساتھ) .

لیلیٰ یہ بولی دیکھ کے مجنوں کی لاغری
کیا دیکھوں تجھ کو تیری تو آنکھوں میں جان ہے

۱۸۹۲ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۶)

ـــ میں جچنا محاورہ .

پسند ہونا ، نظروں میں با وقعت ہونا .

اے پردہ نشیں تم مری آنکھوں میں جچے ہو
نظروں میں ہے ہر روزن دیدار (دیوار؟) تمھارا

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۲۲

آل نبی کے رنگ میں ہر گل رچا ہوا
آنکھوں میں خازنان جناں کی رچا ہوا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲

ـــ میں جوتیوں سمیت گھسنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں خاک ڈالنا .

کیوڑی جھوٹی لپاٹن یہ دن دہاڑے آنکھوں میں جوتیوں سمیت گھسنا کجا نگوڑی حیدری اور کجا تیرا بچہ .

۱۹۱۰ لڑکیوں کی انشا ، راشدالخیری ، ۵۱

ـــ میں جہان اندھیر (ـــ تاریک یا سیاہ) ہونا محاورہ .

۱. فرط رنج سے کچھ سجھائی نہ دینا ، ہر طرف اداسی چھائی ہونا ، کوئی چیز اچھی نہ لگنا .

واں لے چلو مجھے وہ مرا شیر ہے جہاں
اے لوگو میری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں

۱۷۸۱ چہاردہ مجلس ، سعادت ، ۱۰۷

اس وقت سب جہاں مری آنکھوں میں ہے سیاہ
لوگو خدا کے واسطے مجھ کو بتاؤ راہ

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۲

وہ چاند سا بیٹا جو نگاہوں سے نہاں تھا
آنکھوں میں شہ پاک کی تاریک جہاں تھا

۱۹۲۳ مرثیۂ فہیم (باقر علی خاں) ، ۹

۲. جوش یا کسی اور کیفیت کی شدت میں کچھ نظر نہ آنا .

روباہوں کی فریاد کو سنتا تھا نہ وہ شیر
تھا جوش شجاعت سے جہاں آنکھوں میں اندھیر

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ ، ۲۱۷

ــــ میں جی آنا/کِھنچ آنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں جان اٹکنا .

مرا جی تو آنکھوں میں آیا یہ سنتے   کہ دیدار بھی ایک دن عام ہوگا
۱۸۱۰   میر ، ک ، ۱۳۸

سن سن کے وہ لبیک شہنشاہ مدینہ
جی آنکھوں میں کھنچ آیا جبیں پر ہے پسینہ
۱۹۶۳   مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۷

ــــ میں چُبھنا محاورہ .

۱. پسند آنا ، آنکھوں کو بھلا لگنا ، دل میں اثر کرنا .

چبھا ہے جب سے وہ آنکھوں میں اشکبار ہوں میں
وہ دل میں درد اوٹھا ہے کہ بیقرار ہوں میں
۱۸۳۶   ریاض البحر ، ۱۵۸

پیراہن شبر سے مشابہ جو ملا رنگ
آنکھوں میں چبھا جاتا ہے پھولوں کا ہرا رنگ
۱۹۱۱   برجیس ، مرثیہ ، ۱۴

۲. ناگوار ہونا ، کھٹکنا .

ہنرمندوں کے ہنر ان کی آنکھوں میں چبھتے ہیں اور خواہ مخواہ عیب لگا کر ان کی تصنیفوں کو خراب کرتے ہیں .
۱۸۸۰   نیرنگ خیال ، آزاد ، ۸۲

مژگاں کے خار چبھتے ہیں آنکھوں میں رات دن
کیا دخل ہجر یار میں آنے تو پائے نیند
?   حبیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۶)

ــــ میں چرانا محاورہ .

دیکھ بھال کے باوجود چالاکی سے چرا لینا ، سامنے سے کوئی چیز اڑا لینا .

ہے شرط کہ آگاہ نہ ہوں مردمک چشم
گر دل کو چرانا ہے تو آنکھوں میں چرائے
۱۷۷۲   فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۸

لے گیا دل چرا کے آنکھوں میں   وہ بجا ہے اگر چرائے نظر
۱۸۶۷   اشک ، د (ق) ، ۱۰۲

ــــ میں چربی چھانا محاورہ .

(لفظاً) پتلی میں جھلی آنے سے بصارت کم ہو جانا ، (مراداً) :

۱. مغرور ہونا ، اپنی حیثیت سے بڑھ جانا .

شمع کی آنکھوں میں چربی چھائی تھی جو اون سیم بدنوں کے آگے چرب زبانی کرتی تھی .
۱۸۵۷   مینا بازار ، اردو ، ۳۴

۲. نیک و بد نہ سمجھنا ، اچھے برے یا ادنیٰ و اعلیٰ میں تمیز نہ کرنا .

غضب کی جھوٹ نے آتش لگائی   یہ چربی ہے تری آنکھوں میں چھائی
۱۸۶۱   الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۴۷۷

ہمارے شمع رو کے سامنے یوں شمع پر جلنا
الٰہی کیسی چربی چھائی پروانے کی آنکھوں میں
۱۹۰۵   داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۶)

۳. کچھ سجھائی نہ دینا ، اندھا بن جانا ؛ (دیدہ و دانستہ) نہ دیکھنا .

بیخودی ایسی یکایک آ گئی
چربی صاف آنکھوں میں اس کی چھا گئی
۱۸۳۴   داستان رنگین ، ۳۷

۴. بے حیائی کرنا ، بے غیرت ہو جانا .

روز صبح کو بازار میں جاتی ہے دھگڑوں کو جامدانی کے انگرکھے بنا کر پہناتی ہے . . . آنکھوں میں چربی چھائی ہے .
۱۸۹۱   طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۴۷

۵. پس و پیش کچھ نہ سوچنا (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۶) .

کیا تاب ہے جو دیکھے ذرا سر ابھار کے
آنکھوں میں چربی چھائی ہے شمع مزار کے
۱۹۱۱   مرثیۂ بزم اکبر آبادی ، ۲۰

ــــ میں چھانا محاورہ .

آنکھوں میں کسی چیز کا ایسا سمانا کہ اس کے سوا اور کچھ نہ سوجھے ، نظروں میں بسنا .

سماں بدر منیر کی صحبت کا آنکھوں میں چھایا ہوا .
۱۸۰۲   نثر بے نظیر ، ۷۱

بیکار تھی نظر سیہ روسیاہ کی
آنکھوں میں چھا رہی تھی سیاہی گناہ کی
۱۹۱۲   شمیم ، مرثیہ ، ۹

ــــ میں حَلْقے پڑنا محاورہ .

کمال ضعف اور ناتوانی سے آنکھوں کے ڈھیلوں کا اندر دھنس جانا .

دبلاپے سے آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہیں .
۱۸۰۲   باغ و بہار ، ۱۱

ان کی حالت دن بدن ابتر ہورہی ہے چلنے میں پاؤں تھرتھراتے ہیں آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہیں .
۱۹۴۷   فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۸

ــــ میں حیا ہونا محاورہ .

شرم یا غیرت کی وجہ سے نظریں نیچی رہنا ، مروت کا برتاو کرنا .

دکھاتا ہے جو تو آئینۂ غماز کو صورت
نہیں اے سادہ رو آنکھوں میں تیری کیا حیا مطلق
۱۷۹۴   بیدار ، د ، ۴۷

شمر و پسر سعد سے کیا چشم وفا ہے
نظروں میں مروت ہے نہ آنکھوں میں حیا ہے
۱۹۶۸   مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۳

ــــ میں خار گزرنا/ہونا محاورہ .

طبیعت پر گراں گزرنا ، ناگوار ہونا ، تکلیف دہ ہونا .

اک ہمیں خار تھے آنکھوں میں سبھی کی سو چلے
بلبلو خوش رہو اب تم گل و گلزار کے ساتھ
۱۷۹۵   قائم ، د ، ۱۳۲

اپنوں پہ گراں ہو بار ہو جائے   کھٹکے آنکھوں میں خار ہو جائے
۱۸۸۷   ترانۂ شوق ، ۲۶

ساقی وہ مے پلا جو نہ زاہد پہ بار ہو
باغی جو دیکھ پائے تو آنکھوں میں خار ہو
۱۹۱۱   برجیس ، مرثیہ ، ۸

ــ میں خاک

فقرہ .

چشم بد دور ، خدا نظر بد سے بچائے .

آنکھوں میں اس کی خاک مبادا نظر لگے
آنکھیں کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۱۳۳

میری آنکھوں میں خاک اب تم ایسی بچہ نہیں رہیں جمی جم تمھیں سترھواں سال مدار کی سوالھویں سے شروع ہوا ہے .

۱۹۰۰ خورشید بہو ، ۲۵

ــ میں خاک بھی (ــ خاک کی چُٹکی) نَہ ڈالُوں

فقرہ .

(عو) کچھ بھی نہ دوں (کچھ دینے سے انکار میں مبالغہ ظاہر کرنے کے لیے مستعمل) .

ہماری آنکھ میں ڈالے نہ خاک کی چٹکی
گھر اس کے موسم ہولی میں گر گلال بٹے

۱۸۲۶ معروف (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۲)

ــ میں خاک جھونکنا/ڈالنا

ف م ؛ محاورہ .

۱. دیدار کے روکنے کے لیے آنکھوں میں مٹی جھونک دینا .

خاک آنکھوں میں غبار خط نو جھونکتا ہے
یار کے سبزۂ رخسار کو کیونکر دیکھیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۴۲

۲. (i) کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا .

دل اہل درد کے لیتے ہو اور مکرتے ہو
نہ خاک ڈالیے صاحب ہزار آنکھوں میں

۱۸۵۸ سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۲۵۴

غلطی کرنے کے بعد دوسرے کی آنکھوں میں خاک جھونکتی ہیں .

۱۹۱۸ انگوٹھی کا راز ، ۲۰

(ii) صراحةً جو وصف کسی میں نہ ہو اس کا ادعا کرنا .

اسے ہندوستانی کہنا لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ہے .

۱۹۶۱ عبدالحق ، خطبات ، ۵۲

۳. (i) کمال دانائی سے اس طرح کوئی کام کرنا کہ مخالف کو پتا نہ چلے .

پہنچتے خاک ہیں آنکھوں میں سب کی ڈال کے ہم
تری گلی میں بھلا پاسبان دیکھ تو پائیں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۱

آنکھوں میں خاک جھونک کر علی الاعلان کھلے خزانے چلا جانا قرین قیاس ہے کہ نہیں ؟

۱۹۲۹ آمنہ کا لال ، ۹۸

(ii) فریب یا چالاکی سے کوئی چیز اڑالینا یا لے لینا .

سب کی آنکھوں میں خاک جھونک شادی کا تمام اثاثہ بغل میں لے چمپت ہوئی .

۱۹۳۶ گرداب حیات ، ۲۳

۴. بری چیز کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرنا (خصوصاً دکاندار کا) ، جیسے بیچنے والے اپنی چیز کی تعریف کرتے ہیں تا کہ خریدار اچھی سمجھ کر خرید لے اور خریدار سمجھ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ تم تو آنکھوں میں خاک جھونکتے ہو (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۷) .

چاند کو کم دیں برابر آپ کے خاک آنکھوں میں نہ ڈالی جائے گی

۱۹۳۲ بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۶۹

ــ میں خاک لَگانا

ف م .

کسی متبرک یا مقدس مقام کی خاک چٹکی میں لے کر آنکھوں سے مس کرنا .

تصور میں زیارت جب ہوئی حاصل ہمیں رنگیں
لگائی ہم نے خاک مرقد شبیر آنکھوں میں

۱۸۳۵ رنگین (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۲)

اب ہند سے شمیم مدینے میں جائیے
آنکھوں میں خاک روضۂ سرور لگائیے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۸

ــ میں خُون اُتر آنا/اُترنا

محاورہ .

غصے میں آنکھیں سرخ ہونا ؛ خون کے انتقام کا جذبہ ابھرنا .

پیوں کیا جام مے اغیار بھی بیٹھے ہیں محفل میں
مری آنکھوں میں ان کو دیکھتے ہی خون اتر آیا

۱۷۸۵ حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۳۷

قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سان پر
اترا آنکھوں میں جو زخموں کی مرے خون دیکھ کر

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۱۰۷

چلنے پھرنے کے قابل ہونا تھا کہ بچوں کو دیکھ دیکھ کر آنکھوں میں خون اترنے لگا .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، حیات صالحہ ، ۱۴۷

ــ میں خُون بَرَسنا

محاورہ .

صورت سے خونخواری ٹپکنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۸).

ــ میں دَم اَٹَکنا

ف م .

رک : آنکھوں میں جان اٹکنا .

غم تھا کہ نہ پھر مادر ذی جاہ کو دیکھا
آنکھوں میں دم اٹکا تو رخ شاہ کو دیکھا

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۵

میں تھا نزع کے وقت آنکھوں سے دور
دم آنکھوں میں اٹکا تو ہو گا ضرور

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، قاسم اور زہرہ ، ۹۰

ــ میں دَم آ رہنا

ف م .

رک : آنکھوں میں جان اٹکنا .

وعدہ ہوا ستم ہوا دیکھیے وہ کب آئے گا
آنکھوں میں دم ہے آرہا صدمہ ہے انتظار کا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۸۰

ــ میں دَم آنا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں جان آنا معنی نمبر ۱ .

اپنے گلے میں پھانسی لگائی . . . اور لٹکنے لگا آنکھوں میں دم آگیا .

۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۲۰

ترے بیمار فرقت کا صنم آنکھوں میں دم آیا
مناسب تھا کہ اس کو دیکھ جاتے اپنی آنکھوں سے

۱۹۳۱ احسن لکھنوی ، چندراول ، ۱۸

— میں دَم لانا محاورہ .

نیم جاں کر دینا .

مجھ سیہ بخت کا دم آنکھوں میں لایا کاجل
چشم بددور عجب تو نے لگایا کاجل

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۱۶۱

— میں دَم ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں میں جان اٹکنا .

خدا کے واسطے ٹک شربت دیدار دے جا کر
بس اب آنکھوں ہی میں دم ہے ترے بیمار ہجراں کا

۱۸۰۹ افسوس (ماہنامہ ، طلوع افکار ، ۳ ، ۳۱ : ۱۳)

جلدی چلیں بس اب سوے مقتل شہ زماں
بچوں کا دم ہے آنکھوں میں آئی ہیں ہچکیاں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۶

— میں دُنیا اَنْدھیر (— تاریک یا سیاہ) ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں میں جہان اندھیر (— تاریک یا سیاہ) ہونا .

آنکھوں میں دنیا سیاہ ہوگئی ، سناٹا آگیا .

۱۸۷۷ منیر ، طلسم گوہر بار ، ۲۲۶

بچی کی آنکھ سے آنسو نکلتا تھا کہ اس کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہوگئی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۶۲

— میں دُھول جھونکنا/ڈالنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں خاک جھونکنا .

صریحاً جھوکتا (جھونکتا) آنکھوں میں ہے دھول
ابھی کی بات کیا مجھکو گئی بھول

۱۸۶۸ الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۷۷۰

چپکے گھر سے نکل محاصرہ کرنے والوں کی آنکھوں میں دھول ڈال . . . تین میل کے فاصلے پر جا چھپے .

۱۹۰۷ امہات الامہ ، ۸۹

— میں رات کاٹنا/گزارنا محاورہ .

بے کلی سے رات بھر جاگتے رہنا ، ساری رات جاگ کر بسر کردینا (اضطراب یا انتظار وغیرہ کے باعث) .

وہاں بسر ہوئی آرام سے تمھاری رات
تڑپ کے ہم نے یہاں آنکھوں میں گذاری رات

۱۸۲۴ مصحفی ، د (ق) ، ۵۷

غم کی خلیج خاک ندامت سے پاٹ دی
وہ رات اضطراب کی آنکھوں میں کاٹ دی

۱۸۸۲ مرثیۂ یکتا ، حیدر حسین ، ۴

— میں رات کَٹْنا/گُزَرْنا محاورہ .

آنکھوں میں رات کاٹنا/گزارنا (رک) کا لازم .

جو ہر شب راہ تکتے ہیں تری اے ماہ طلعت ہم
تو کتنی رات ہے جوں انجم افلاک آنکھوں میں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰۱

دو راتیں . . . آنکھوں میں گزریں کہ اب تک دماغ قابو میں نہیں آیا .

۱۹۲۰ اتالیق خطوط نویسی ، ۲۵

— میں رائی ہونا فقرہ .

اکثر عورتوں کے خیال میں نظر بد سے بچانے کا ایک فقرہ جو اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی کسی بچے یا چیز کو اس کے ظاہری یا باطنی حسن پر ٹوکے (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۹) .

— میں رس ہونا محاورہ .

نشیلی آنکھ ہونا ، پیاری اور دلکش چتون ہونا ، لگاوٹ کی نظر ہونا .

ہوئی شیریں ادائی ختم تم پر
ہمیں کہتے ہیں کیا آنکھوں میں رس ہے

؟ حبیب (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۹)

مراکز جذب و کشش ہے وہ نگاہ بینا
حوریں لب چاٹتی ہیں آنکھوں میں رس ہے ایسا

۱۹۷۱ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۷

— میں رَکھنا محاورہ .

ہمہ وقت پیش نگاہ رکھنا ، دیکھ بھال اور نگرانی کرنا ؛ دل و جان سے عزیز رکھنا .

کہ ہر دم ہر گھڑی خدمت کرونگی
تجھے آنکھوں میں اپنی میں رکھوں گی

۱۵۹۱ گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۳۵

میں نے جانا تھا کہ آنکھوں میں رکھے گا وہ مجھے
اس نے ہی آنکھوں سے جوں اشک گرایا مجھ کو

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۱

ان کی طرح میں بھی ایسی بے سدھ ہو جاؤں اور اپنی چیز آنکھوں میں نہ رکھوں تو میرا بھی یہی لکھا پورا ہووے .

۱۹۱۱ قصۂ مہر افروز ، ۳۷

— میں رَہْنا محاورہ .

۱. تصور اور خیال میں ہونا ، نہایت عزیز یا قابل قدر ہونا .

رہتے ہو تم آنکھوں میں پھرتے ہو تمہیں دل میں
مدت سے اگرچہ یاں آتے ہو نہ جاتے ہو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۷۷

اے اہل کعبہ قدر ہماری ضرور ہے
آنکھوں میں ہم بتوں کی رہے سومنات میں

۱۹۰۰ امیر (نوراللغات ، ۱ : ۱۸۹)

— میں سُبُک کَرْنا ف م .

ذلیل یا حقیر کرنا .

پامالوں کی آنکھوں میں سبک مجھ کو نہ کرنا
ڈرتا ہوں کہ ہلکی نہ پڑے لات تمہاری

۱۸۴۷		کلیات منیر ، ۱ : ۲۵۴

پانی سے آنکھ تک لب دریا خنک نہ کر
میں واری سب کی آنکھوں میں مجھ کو سبک نہ کر

۱۹۱۲		شمیم ، مرثیہ ، ۱۵

— میں سُبُک ہونا

ف مر .

آنکھوں میں سبک کرنا (رک) کا لازم .

کیا آنکھوں میں اس کی میں سبک ہوں
نظروں میں وہ مجھکو تولتا ہے

۱۸۲۶		دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۲۱۶

دل یہ کہتا تھا کہ نظروں میں خنک ہونگے ہم
حر یہ کہتا تھا کہ آنکھوں میں سبک ہونگے ہم

۱۹۱۲		شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۵

— میں سَحَر کرنا

محاورہ .

بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا .

کب شب ہجر میں سوئے فلک کج رفتار
دیکھ لے دیکھ لے کی ہم نے سحر آنکھوں میں

?		وحید (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۴)

— میں سَحَر ہونا

محاورہ .

آنکھوں میں سحر کرنا (رک) کا لازم (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۴ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۱۸۹) .

— میں سَرسوں پھولنا

محاورہ .

۱. آنکھوں میں ٹیسو پھولنا .

پہن کر جامہ بسنتی جو وہ نکلا گھر سوں
دیکھ آنکھوں میں مری پھول گئی سرسوں

۱۷۸۲		حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۲۳۷

سپاہی نے غسل کیا اور وہ خلعت پہنا تو کچھ اور ہی رنگ نظر آیا آنکھوں میں سرسوں پھول گئی .

۱۸۸۴		تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷۵

ان کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اور یہ جامہ میں نہیں سماتے وہ آنکھیں بے سرمہ ہیں ان کی آنکھوں میں سرسوں پھولی .

۱۹۱۵		سجاد حسین ، کائنات ، ۲۹

۲. (i) نشے میں غرقاب ہونا ، نشۂ معرفت ہونا (اکثر بھنگ کے لیے مستعمل) .

اسی کے فیض سے آنکھوں میں سرسوں پھولی ہے
شراب ناب کی بوتل ہے لاجواب گھٹا

۱۸۳۶		ریاض البحر ، ۲۵

چرخ کا ظلم زمانے کی جفا سب بھولے
مئے احمر جو پیوں آنکھوں میں سرسوں پھولے

۱۹۵۳		مراثی نسیم ، ۳ : ۷۶

(ii) انجام نظر نہ آنا ، بصیرت کم ہوجانا یا نہ رہنا .

پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہو انجام کچھ نہیں سوچتے تمہاری آنکھوں میں تو سرسوں پھولی ہے .

۱۹۵۸		مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۰

۳. چہرے کا رنگ اڑجانا ، رنگ زرد پڑ جانا .

گھوڑا مع ساز ویراق طلائی مرصع وہ کہ ابلق لیل و نہار دیکھ کے چال بھول جائے آنکھوں میں سرسوں پھول جائے .

۱۸۶۲		شبستان سرور ، ۳ : ۷۳

— میں سَرسوں پُھلانا

محاورہ .

آنکھ میں سرسوں پھولنا (رک) کا متعدی .

دو گھونٹ پی گیا آنکھوں میں سرسوں پھلائی .

۱۸۶۲		شبستان سرور ، ۹۳

— میں سَرسوں کِھلنا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں سرسوں پھولنا جو کثیر الاستعمال ہے .

کھل گئی آنکھوں میں سرسوں بھی نشے سے بنگ کے
آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت

۱۸۲۰		نصیر ، ک (مجلس) ، ۱ : ۲۰۰

— میں سُرمَہ (— کاجَل) دینا

محاورہ .

سُرمَہ یا کاجَل آنکھوں میں لگانا .

تو آنکھ میں نہ سرمۂ دنبالہ دار دے
مفتون چشم کو یوہیں اک تیر مار دے

۱۸۵۴		ذوق ، د ، ۲۰۶

گلرو جو چلے گھر سے سوئے منزل اول
آراستہ کیں زلفیں دیا آنکھوں میں کاجل

۱۹۲۹		مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۸

— میں سُرمَہ (— کاجَل) کھینچنا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں سُرمَہ (— کاجَل) دینا .

برچھی سی پار دل کے اک پل میں ہوگئی ہے
آنکھوں میں تونے سرمہ دنبالہ دار کھینچا

۱۷۹۲		محب ، د (ق) ، ۲۹

کھینچے سرمہ جو یار آنکھوں میں
ہووے دونی بہار آنکھوں میں

۱۸۸۷		اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات ، ۱ : ۱۹)

— میں سُرمَہ (— کاجَل) گُھلانا

محاورہ .

رک : آنکھوں میں سُرمَہ (— کاجَل) دینا .

آنکھوں میں گھلایا ہے دھواں دھار جو کاجل
منظور ہے کیا اس سے ابھی بھر کے تو دیکھو

۱۸۲۴		مصحفی ، د (ق) ، ۱۷۰

— میں سُرمہ (— کاجل) گھُلنا محاورہ .

آنکھوں میں سُرمہ (— کاجل) گھلانا (رک) کا لازم .

آئینہ دیکھ کے مشاطہ سے کہتا ہے وہ شوخ
چشم بد دور غضب سرمہ گھلا آنکھوں میں

۱۸۴۰ شہیدی ، د ، ۵۹

خیر ہے سرمہ گھلا رہتا ہے اب تو ہر گھڑی
اس بلا کو پالنا آنکھوں میں دیکھ اچھا نہیں

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۱۹۰)

— میں سُرمہ (— کاجل) لگانا ف م .

رک : آنکھوں میں سُرمہ (— کاجل) دینا .

ہے ارادہ خاک میں کس کے ملانے کا تجھے
سرمہ آنکھوں میں جو اب تونے لگایا ہے طرح

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۸۱

او آؤ بی بیو انھیں دولہا بناؤں میں
زلفیں سنواروں آنکھوں میں کاجل لگاؤں میں

۱۹۳۶ مراثی نسیم ، ۱ : ۸۳

— میں سُرمہ (— کاجل) لگنا ف م .

آنکھوں میں سُرمہ (— کاجل) لگانا (رک) کا لازم .

لگا تھا کاجل ان آنکھوں میں یار روتا کیوں
وہ لوح قبر کو میری سیاہ کیا کرتا

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۲۹

— میں سُرمے یا کاجل کی تحریر امث .

سرمے یا کاجل سے بھری ہوئی سلائی کا خط یا نشان جو پپوٹے میں پڑتا ہے .

ہو رقم جس طرح شعر عاشقانہ کیف کا
اپنی آنکھوں میں صنم سرمے کی یوں تحریر کھینچ

۱۸۶۰ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۶۹

نہیں آنکھوں میں یہ سرمے کی تحریر
عصا ٹیکے ہوئے پتلی کھڑی ہے

۱۹۰۳ صفی امروہوی ، غزل (ق) ، ۱

اف : کھینچنا .

— میں سُرُور آنا محاورہ .

ہلکے نشے میں آنکھوں کے ڈورے سرخ ہوجانا .

پلادے ساقی گلفام وہ مے انگور
کہ دل میں نور تو آنکھوں میں آئے پی کے سرور

۱۹۲۱ قصیدہ اختر لکھنوی (مرزا اخترحسین) ، ۱

— میں سفیدی چھانا محاورہ .

پتلی میں جالا یا پھولا پھیلنا ، بصارت جاتی رہنا .

تکتے تکتے راہ اے سیمیں بدن میری آنکھوں میں سفیدی چھا گئی

؟ ناصر (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۵)

— میں سَلائی پھِروانا/پھیرنا ف م ؛ محاورہ .

آنکھوں میں گرم یا زہریلی سلائی پھیر کر یا پھروا کر اندھا کردینا (پرانے زمانے کی ایک سزا) .

تم کو دیکھا ہے تو آنکھوں میں سلائی پھیر دو
بند بھی کر دو کبھی یہ روزن دیوار عشق

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۲۲۰

بعض کو طرح طرح سے رسوا کیا اور سلطان التمش کے چھوٹے بیٹے کی آنکھوں میں سلائی پھروائی .

۱۸۸۰ تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۷۲

لوگ شہزادے کو تخت پر بٹھا دیتے ہیں اور مظفر . . . کی آنکھوں میں سلائی پھیر دیتے ہیں .

۱۹۳۹ مطالعۂ حافظ ، ۷۸

— میں سمانا ف م ؛ محاورہ .

۱. کسی شے کا ہر وقت نظر میں رہنا ، نگاہوں میں بس جانا ، ہمہ اوقات تصور میں رہنا .

نور کی شکل سمائی ہے بہار آنکھوں میں
زرد پتا بھی جو دیکھا تو گل تر سمجھا

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۵۱

توفیق خدا سے تھا سرافراز یہ دانا
آساں نہ تھا شاہ کی آنکھوں میں سمانا

۱۹۶۶ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۹

۲. نظروں کو بھلا لگنا ، نہایت پسند آنا .

یہی عظمتیں خاص و عام کی آنکھوں میں سمائی تھیں اور محبتیں دلوں پر چھائی تھیں .

۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۴

وہ حسن کہ پھولوں کو بھی نظروں سے گرائے
وہ شان کہ غیروں کی بھی آنکھوں میں سمائے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

— میں سَماں بَندھنا/پھرنا محاورہ .

کسی کیفیت کی تصویر نگاہوں میں پھرنا .

جب دم عصر مؤذن کوئی دیتا ہے اذاں
مقتل شاہ کا پھر جاتا ہے آنکھوں میں سماں

۱۸۷۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۱۲

اللہ رے حملہ پسر شیر صمد کا
آنکھوں میں سماں بندھ گیا تھا بدر و احد کا

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۲ : ۴۲

— میں سیل ہونا محاورہ .

مروت ہونا ، حجاب ہونا .

لب پر جو گالیاں ہیں تو آنکھوں میں سیل ہے
پستہ ہے تلخ شیرۂ بادام ہے لذیذ

۱۸۷۳ کلیات قدر ، ۱۹۰

بد ذات ہے شقی ہے حقیر و ذلیل ہے
نظروں میں ہے حجاب نہ آنکھوں میں سیل ہے

۱۹۶۳ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۲

ــ میں شرم نہ ہو تو ڈھیلے اَچھے مقولہ .

ڈھیٹ ہونے سے یہ بہتر ہے کہ اندھا ہو (بے حیائی پر ملامت کرنے کی جگہ مستعمل).

حلم اگر دل میں نہ ہووے کہیں بہتر پتھر
ڈھیلے اچھے ہیں نہ ہو شرم اگر آنکھوں میں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵

ــ میں صُبح کرنا/ہونا محاورہ .

بے کیفی سے صبح تک جاگتے رہنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۸۹)

ــ میں صُورَت پھِرنا محاورہ .

کسی کی شکل ہر وقت تصور میں رہنا .

دکھاتی ہے دل پھر محبت کسی کی
کہ آنکھوں میں پھرتی ہے صورت کسی کی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۸۹

پھرتی ہے میری آنکھوں میں وہ چاند سی صورت
جس چاند سی صورت پہ فدا مہر کی طلعت

۱۹۳۹ مرثیہ ، منظور رائے پوری ، ۴

ــ میں طَراوَت آنا محاورہ .

آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا ، فرحت ہونا .

گل شگفتہ ہوں تو دل کی بھی کلی کھل جائے
سبزہ لہرائے تو آنکھوں میں طراوت آئے

۱۸۹۶ صبح عاشور ، بزم اکبر آبادی ، ۳

کیا کھوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر
دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت آگئی

۱۹۱۱ تسلیم (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۶)

ــ میں طُوفان بھرے ہونا ف مر .

کثرت سے آنسو امنڈنا .

کیا منہ کہ مجھ سے رونے میں ہم چشم ہو رقیب
آنکھوں میں میری دیکھ لے طوفاں بھرے ہوے

۱۸۸۶ نواب (نوراللغات ، ۱ : ۱۹۰)

ــ میں عالَم اَندھیر (ــ تاریک یاسیاہ) ہونا محاورہ .

رک : آنکھوں میں جہان اندھیر الخ .

عالم میری آنکھوں میں جو اندھیر ہے جرأت
جانے کا ارادہ ہے یہ کس رشک قمر کا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۵

مارے گئے جو قاسم و اکبر سے رشک ماہ
سبط نبی کی آنکھوں میں عالم ہوا سیاہ

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

ــ میں غُبار آنا/چھانا/ہونا محاورہ .

دھُندلا نظر آنا ، بصارت کم ہونا .

اس قدر خاطر مکدر ہے نہیں کچھ سوجھتا
آگیا دل کی کدورت سے غبار آنکھوں میں ہے

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۱

اتنی چھائی ہے خاک تیرے لیے
چھا رہا ہے غبار آنکھوں میں

۱۸۹۲ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۱۹۱)

مقتل کی دھوپ آنکھوں میں آیا ہوا غبار
گرتے تھے رن میں ٹھوکریں کھا کھا کے بار بار

۱۹۲۸ اصغر پھپھرسری ، مرثیہ ، ۱۳

ــ میں کانٹے کی طَرَح کھٹکنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں کھٹکنا .

میں اس کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہوں اور یہ اس کانٹے کو دور کرنا چاہتی ہے .

۱۸۹۲ خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۶۸

ــ میں کُوٹ (کُوٹ) کَر (ــ کے) موتی بھَرنا محاورہ .

آنکھوں اور پتلیوں کا تارے کی طرح چمکنا .

کوئی بولی چھرے کی پڑتی ہے چھوٹ
ہیں آنکھوں میں موتی بھرے کوٹ کوٹ

۱۸۲۹ لذت عشق ، ۱۷

منہ میں ان دانتوں کی جا ہیرے جڑے
بھر دیے آنکھوں میں موتی کوٹ کر

۱۸۵۴ ریاض مصنف ، ۱۲۶

آنکھوں میں کوٹ کوٹ کے موتی بھرے ہوئے
حلقوں میں بیضوی ہیں نگینے دھرے ہوئے

۱۹۳۱ مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۱۱

ــ میں کھائے جانا محاورہ .

۱. دیکھتے دیکھتے مسخر و مسحور کرلینا ، دل چھین لینا .

دیکھیے شوق سے تو کہتے ہیں
تم تو آنکھوں میں کھائے جاتے ہو

۱۸۹۲ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۱۹)

۲. نظر بچا کر بھید لینے یا اعتراض کی نظر سے دیکھنا .

کنیزیں ترچھی نگاہ سے عمرو کو دیکھ رہی ہیں میں نے اشارہ کیا صاحبو تم تو مجھ کو آنکھوں میں کھائے جاتی ہو مجھ سے دور رہو ہوش درست ہوئے دو .

۱۸۹۲ طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۲۵

۳. چھیڑنے یا طنز کرنے کی غرض سے دیکھنا ، بے حد لگاوٹ سے دیکھنا .

جہاں نگوڑوں نے دیکھا کھنکھارنے لگے ، نگوڑے آنکھوں میں کھائے جاتے ہیں .

۱۸۹۱ طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۵

ــ میں کُھبنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں سمانا .

کھپ گیا حسن یار آنکھوں میں　　کیا ہی پھولی بہار آنکھوں میں
۱۷۹۲　　سوز ، د (ق) ، ۱۹۹
غیر آن کی کھپے ہیں آنکھوں میں　　ہم نظر میں نہیں سماتے ہیں
۱۸۷۸　　سخن بے مثال ، ۶۳
نرم نرم ہری ہری پتیاں کیسی آنکھوں میں کھبی جا رہی ہیں .
۱۹۲۶　　انشائے ماجد ، ۲ : ۳۵۰

ـــ میں گڑھے پڑنا　ف مر .

رک : آنکھوں میں حلقے پڑ جانا .

یہ روئے رنج فرقت صورت یعقوب سہ سہ کر
گڑھے آنکھوں میں آخر پڑ گئے ناسور بہ بہ کر
۱۸۷۸　　سخن بے مثال ، ۳۹
بیماری سے صورت بدل گئی ہے گال پچک گئے ہیں آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہیں .
۱۹۲۴　　نور اللغات ، ۱ : ۱۹۱

ـــ میں گھر بنانا　محاورہ .

رک : آنکھوں میں گھر کرنا (معنی نمبر ۱) .
کسی کی آنکھوں میں گھر بنایا تھا　　بعد مدت جو آپ آئے نظر
۱۸۶۷　　رشک ، د (ق) ، ۱۰۳

ـــ میں گھر کرنا　محاورہ .

۱. نظروں میں رہنا ، آنکھوں میں بسنا ؛ کسی کے دل میں اپنی جگہ بنانی (قدر و عزت یا محبت) پیدا کرنا .
کر کے دل کو شکار آنکھوں میں　　گھر کرے ہے تو یار آنکھوں میں
۱۷۹۲　　اثر (خواجہ محمد میر) ، د ، ۲۴

چشم ہر چند کہ پتلی کو سپر کرتی ہے
ہے وہ طرار کہ آنکھوں میں یہ گھر کرتی ہے
۱۸۷۴　　انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۸

۲. آنکھوں دیکھتے کوئی کام کر گزرنا ، (خصوصاً) چالاکی سے آنکھوں کے سامنے کچھ اڑا لینا .

غمزے نے اس کے چوری میں دل کی ہنر کیا
اس خانماں خراب نے آنکھوں میں گھر کیا
۱۸۱۰　　میر ، ک ، ۱۳۵

ہمیں خبر نہ ہو یوں دل بغل سے لے جاؤ
وہ چور ہی نہیں آنکھوں میں جس نے گھر نہ کیا
۱۹۰۹　　جلال ، نظم نگاریں ، ۲۰

۳. دیدہ و دانستہ جھٹلانا ، اپنی بات منوانا .

کیوں مکرتے ہو مری آنکھوں میں گھر کرتے ہو
ہے نگہ اور طرف مجھ پہ نظر کچھ بھی نہیں
۱۸۳۶　　ریاض البحر ، ۱۴۱

ـــ میں گھر ہونا　محاورہ .

آنکھوں میں گھر کرنا (رک : معنی نمبر ۱) کا لازم .

پھول ہیں مطبوع سب کو گلشن آفاق میں
دل میں آنکھوں میں ہے گھر محبوب خوش پوشاک کا
۱۸۳۶　　ریاض البحر ، ۱۰

خاکساری سے جو خم مثل شجر ہوتا ہے
دل میں پاتا ہے جگہ آنکھوں میں گھر ہوتا ہے
۱۹۴۲　　مجموعۂ سلام ، یکتا امروہوی ، ۲۸

ـــ میں لحاظ ہونا　ف مر .

مروت ہونا ، حیا و غیرت ہونا .

سرخرو تو چمن دہر میں کیونکر نہ رہے
تیری آنکھوں میں ہے اے نرگس بیمار لحاظ
۱۸۲۶　　معروف ، د ، ۹۲

لحاظ شمر کی آنکھوں میں گر ذرا ہوتا
تو کیوں علی کا پسر کشتۂ جفا ہوتا
۱۹۰۷　　بیاض سلام ، کلیم (علی بن الحسین) ، ۱۳

ـــ میں لگنا　محاورہ .

(کسی چیز کا) آنکھوں میں لگتے ہی کھٹک یا سوزش وغیرہ پیدا کرنا .
پان اس بہانے سے چھوڑا سفیدہ تازہ تھا منہ کٹ گیا کاجل اس سبب سے نظر انداز کہ آنکھوں میں لگتا ہے .
۱۹۱۵　　سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۳۳

ـــ میں لوہو چھانا　محاورہ (قدیم) .

رک : آنکھوں میں لہو اترنا .
یوں سن یا زرد آیا واہو (کذا)　　دونوں آنکھوں لوہو چھاؤ
۱۵۰۲　　نوسرہار ، ۳۶ الف

ـــ میں لہو اترنا　محاورہ .

رک : آنکھوں میں خون اترنا .

غیر نے ڈال دیا گردن مینا میں جو ہاتھ
میری آنکھوں میں لہو صورت ساغر اترا
۱۸۵۴　　دیوان اسیر ، ریاض مصنف ، ۲۶
بس آپ کو حکم نہیں ہے آنے کا واللہ دیکھنے سے آنکھوں میں لہو اتر آتا ہے .
۱۹۱۵　　سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۵۸

ـــ میں مرچیں جھونکنا　محاورہ .

کسی کو ایسا بنا دینا کہ وہ کچھ دیکھ یا سمجھ نہ سکے ، بے وقوف بنانا ؛ طوائف کا نصب العین کثرت سے روپیہ پیدا کرنا اور شرکاء تفریحات کی آنکھوں میں مرچیں جھونکنا ہوتا ہے .
۱۹۳۲　　عزمی ، انجام عیش ، ۴۳

ـــ میں مروت ہونا　ف مر .

رک : آنکھوں میں لحاظ ہونا .

مروت بھی اگر آنکھوں میں اس کی اک ذرا ہوتی
تو نظروں سے مری اس کی نظر بھی آشنا ہوتی
۱۸۲۴　　مصحفی ، د (ق) ، ۲۰۷

کیا شمر ستمگار سے ہو چشم عنایت
دل میں نہ محبت ہے نہ آنکھوں میں مروت

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

ـــ میں موہنی ہونا محاورہ .

نگاہوں میں دل موہ لینے اور مسخر کرنے کا خداداد اثر ہونا .

دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق تیری آنکھوں میں موہنی ہے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۸

ـــ میں میل پھرانا/کھینچنا محاورہ .

گرم سلاخ یا نیل کی سلائی سے اندھا کر دینا (قدیم زمانے کی ایک سزا) .

کور ہو جاؤں گا دیکھا جو نگاہ بد سے
میل آنکھوں میں مری ترک ستمگر نہ پھرا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۳۱

باپ کی آنکھوں میں میل کھینچی گئی جس سے وہ تین روز میں مر گیا .

۱۸۹۶ تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۵

ـــ میں نقشہ پھرنا محاورہ .

رک : آنکھوں میں صورت پھرنا .

اسی کا آنکھوں میں پھرتا ہے رات دن نقشہ
کچھ اور دل کو خوش آتا نہیں ہے اس کے سوا

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۱۵۲

دیکھ کر ایوان کونسل کی نمود کبر و زور
پھر گیا آنکھوں میں نقشہ جنت شداد کا

۱۹۲۴ سنگ و خشت ، ۵۰

ـــ میں نقشہ کھنچنا محاورہ .

خیالی تصویر سامنے آجانا ، صورت حال نظروں میں گھوم جانا .

ایسی صاف زبان . . . اصل واقعے کا نقشہ آنکھوں میں کھچ گیا .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۲۵۵

ـــ میں نیند چھانا/گھلنا ف مر ، محاورہ .

نیند کا غلبہ ہونا ، علامات غنودگی ہونا .

سوئے وہ کیا کہ حسرت تیغ آزمائی تھی
بچپن کی نیند نرگسی آنکھوں میں چھائی تھی

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۴

آنکھوں میں نیند گھلنا . . . غرض یہ محاورے . . . ہماری لغات النسا میں بافراط موجود ہیں .

۱۹۱۵ مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۳

ـــ میں ہے فقرہ .

نظر میں بسا ہوا ہے ، نگاہوں میں پھرتا ہے ، دھیان اور خیال میں ہے ، یاد ہے .

آنکھوں میں ہے کسی کی محبت کا وہ چلن
تاقیہ بنے حسین کا جسم سرور زمن

۱۹۵۵ مسدس اشرف (حکیم اشرف دہلوی) ، ۳۰

ـــ نے دیکھا (ـــ دیکھی) نہ کانوں نے سنا/سُنی فقرہ .

رک : آنکھ سے دیکھا نہ کان سے سنا .

ناک ایسی دیکھی آنکھوں نے نہ کانوں نے سنی
ہو تمہارے کانوں کی ہوتی ہے سم ناک میں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۲

ـــ ہی آنکھوں میں م ف .

رک : آنکھوں میں .

ساقی جام بھر کر دیتا ہے طرف ثانی آنکھوں ہی آنکھوں میں شکریہ ادا کرتا ہے .

۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۵

ہر وقت سوچتے ہونگے کانا پھوسی ہوتی ہوگی ، آنکھوں ہی آنکھوں میں اتار چڑھاو اور دلوں کے ارادے جانچے جاتے ہونگے .

۱۹۱۷ کرشن بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۲۵

آنکھی

(مغ) امث (قدیم) .

رک : آنکھ .

جو اس کوٹھ آپر آنکھ خیرہ ہوتی زمیں اس نظر نیاے تیرہ ہوتی

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۷۶

آنکھیں

(مغ ، ی مج) امث ، ج .

آنکھ (رک) کی جمع فاعلی (واحد (آنکھ) کے ساتھ درج کیے ہوے مستعملات کے علاوہ) حسب ذیل محاورات وغیرہ میں مستعمل .

ـــ ادھر ادھر ہونا محاورہ .

نگاہیں پریشان ہونا ، نظریں کسی ایک چیز یا خیال پر قائم نہ ہونا ، خیالات منتشر ہونا .

دل مضطرب ہے پر ہیں آنکھیں ادھر ادھر ہیں
بیٹھے تو گھر میں ہم ہیں کیا جانے پر کدھر ہیں

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۸۹

دکانداروں کو نمائش میں اپنی ہر چیز پر نظر رکھنا ضروری ہے ورنہ ذرا آنکھیں ادھر ادھر ہوئیں اور چیز غائب .

۱۹۵۷ سہ روزہ 'مراد' ، خیر پور ، ۶ نومبر ، ۳

ـــ اُگلی پڑنا محاورہ .

ڈیلوں کا اتنا ابھرنا جیسے نکل پڑیں گے (اکثر بخار یا درد سر کی شدت میں ؛ بیشتر گھوڑے کی صفت میں مستعمل) .

اچپلاہٹ سے تو پڑتی ہیں یہ اگل آنکھیں
رشک سے دل ہو جسے دیکھ چکارے کا گداز

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۵

اگل پڑتی تھیں جو بیمار کی آنکھیں پیہم
رات بھر سر کو دباتی رہی ماں کشتۂ غم

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

ـــ اُلٹنا محاورہ .

پتلیاں اوپر کو چڑھ جانا (اکثر روتے روتے یا زیادہ نشے یا عالم نزع میں).

در پر سے آ کے میرا مسیحا جو پھر گیا
آنکھیں گئیں دم نفس واپسیں الٹ
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۴۷
آنسو ذرا تھمے تھمے کہ آنکھیں الٹ پڑیں
ڈوبینگی کشتیاں لب دریا ہے شور پر
۱۹۰۸ ماہنامہ 'مخزن' ، نومبر ، ۶۹

ــ امنڈنا محاورہ .

جوش گریہ ہونا ، آنکھوں میں آنسو بھر آنا .
دل کی حسرت کہ بیقراری کر آنکھیں امنڈیں کہ اشکباری کر
؟ سرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۹)
صابر تھمے پر تڑپ کے شہ دیں نے کی بکا
آنکھیں امنڈ پڑیں تو رکے کس سے یہ گھٹا!
۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۳۳

ــ اندر بیٹھ (ــ دھنس) جانا ف م .

آنکھوں کے ڈھیلوں کا حلقے میں بیٹھ جانا (بیشتر ناتوانی یا بیماری کے باعث) .
فرقت نور نظر کاہش فزا ہے دیکھیے
روتے روتے آنکھیں اندر دھنس گئیں یعقوب کی
۱۸۹۲ سرور (امیراللغات ، ۱ : ۲۶۹)

ــ اندھی ہونا ف م .

بینائی نہ ہونا ، بصارت میں تعطل پیدا ہونا ، جیسے : کیا آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں جو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے ہو .
وہ آنکھیں جو اندھی تھیں روشن ہوئیں
زمینیں جو تھیں رشک گلشن ہوئیں
۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۱۳۵
ایسی اندھی ہوئیں آنکھیں کہ نہ سوجھا موقع
وہ جو آیا تو اسی وقت انھیں بھر آنا تھا
۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۲۲

ــ انگارا بن (ــ ہو) جانا ف م .

آنکھوں کا بہت سرخ ہو جانا (شدت گریہ یا غصے وغیرہ کی وجہ سے) .
لہو جو روئے تو انگارا بن گئیں آنکھیں
مژہ کی سیخ پہ ہر لخت دل کباب ہوا
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۶۳
تیغیں جوان کی عقرب سیارہ ہوگئیں
آنکھیں جری کی غیظ سے انگارہ ہوگئیں
۱۹۲۷ مرثیۂ بزم اکبر آبادی ، ۱۱

ــ آسمان پر رہنا ف م .

کام پر دھیان دینے کے بجائے ادھر ادھر دیکھتے رہنا ، جیسے : لحاف سل چکا تمھارا تو دیدہ ہوائی[1] ہے آنکھیں ہر وقت آسمان پر رہتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۹۲) .

ــ باندھنا محاورہ (قدیم) .

آنکھیں بند کرنا ، موندنا .
ایک جوان خوش‌رو مہ لقا ژولیدہ مو دبلا پتلا بیماروں کی سی وضع ڈالی پکڑے آنکھیں باندھے کھڑا ہے .
۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۶۹

ــ آسمان پر لگنا محاورہ .

آسمان کو غور سے تکنا ، آسمان کی جانب دیکھے جانا .
سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوا ہے دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں .
۱۸۸۵ بزم آخر ، ۶۹
آسماں سے تھیں لگیں آنکھیں بصد رنج و ملال
ناگہاں دیکھا جو زینب نے محرم کا ہلال
۱۹۱۲ مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۳

ــ آسمان سے لگی رہنا/ہونا محاورہ .

۱. سر جھکا کر غور سے نیچے نہ دیکھنا ، جیسے : حرف کیا خاک سوجھیں آنکھیں تو آسمان سے لگی ہیں (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۶۸) .
۲. حسرت و یاس میں اللہ سے لو لگانا یا موت کی دعا کرنا .
اب دشت عشق میں ہیں بتنگ آئے جان سے
آنکھیں ہماری لگ رہی ہیں آسمان سے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۹۰۶

ــ آنجنے (تک) کو نہ ملنا محاورہ .

اتنا بھی دستیاب نہ ہونا کہ آنکھ میں لگا لیا جائے .
دودھ گھی آنکھیں آنجنے تک کو تو ملتا نہیں .
۱۹۳۵ گئو دان ، ۷

ــ بچھانا محاورہ .

خیر مقدم کا نہایت اہتمام کرنا ، بہت خاطر تواضع کرنا ، بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آنا .
آنکھیں بچھائے پھرتے ہیں مشتاق راہ میں
کیا جانیے گذرتے ہیں کس رہگذر سے آپ
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۴۲
ہے آمد خاف بوتراب دریا میں
بچھائیں آنکھیں نہ کیونکر حباب دریا میں
۱۹۵۱ آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۱۷

ــ بچھنا محاورہ .

آنکھیں بچھانا (رک) کا لازم .
قدر اس کے سر کی دیکھو ہوتی ہیں روحیں فدا
راہ میں بچھتی ہیں آنکھیں دیکھنا توقیر پا
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۶
بچھی ہیں راہ تمنا میں سیکڑوں آنکھیں
کہ ناز جلوہ کرے تیری خوش خرامی کا
۱۹۵۰ کلیات حسرت ، ۱۱

ــ برابر کرنا ف م .

نظر سے نظر ملانا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھنا .

بے مروت نے کبھی آنکھیں برابر تک نہ کیں
نالہ کس حسرت سے منہ تکتا رہا تاثیر کا

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۵۰

ــ بڑی نعمت ہیں فقرہ .

خدائے تعالیٰ نے جتنے اعضا عطا کیے ہیں وہ سبھی اس کی نعمتیں ہیں مگر آنکھوں کو سب نعمتوں پر فوقیت حاصل ہے (اکثر نابینا کی حالت پر تحسر یا باری تعالیٰ کے شکر کے موقع پر مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۶۹ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۳) .

ــ بگاڑنا ف م .

ناقص علاج یا بد پرہیزی سے آنکھ کی بینائی کو خراب یا زائل کر دینا (خصوصاً آپریشن میں) ، جیسے : اس کمال کے علاج نے تو اور آنکھیں بگاڑ دیں (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۶۹) .

ــ بنانا ف م ؛ محاورہ .

۱. رک : آنکھ بنانا .

۲. تمسخر یا شرارت سے آنکھوں کی شکل و صورت بدلنا .

یہ لڑکا عجب مسخرہ ہے ، کیسی کیسی آنکھیں بناتا ہے ، کبھی ایک آنکھ بند کر لیتا ہے کبھی دوسری ، کبھی پٹر پٹر آنکھیں مارتا ہے ، کبھی چندھے پن سے دیکھتا ہے .

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۳

۳. آنکھیں پیدا کرنا ، آنکھیں دینا .

شیفتہ صورت خوباں پہ نہ ہوتا ہرگز
صانع خلق بناتا نہ مری گر آنکھیں

۱۸۹۷ دیوان غافل ، ۴۴

ــ بند رکھنا ف م .

آنکھیں میچنا یا میچے رہنا ؛ جانور کی آنکھوں پر چمڑے کی ٹوپی یا اندھیاری چڑھا دینا ؛ وحشی پرند خصوصاً باز وغیرہ کی آنکھیں دھاگے سے سی دینا .

جانتا ہے مرغ بسمل رشک سے ہو جائے گا
بند کیوں رکھے نہ وہ صیاد آنکھیں باز کی

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۱

ــ بند ہونے کیا دیر ہے فقرہ .

موت آتے دیر نہیں لگتی ، زندگی کا کچھ بھروسا نہیں ، ابھی آنکھیں کھلی ہیں پلک جھپکتے ہمیشہ کے لیے بند ہو گئیں (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۹۲) .

ــ بند ہوئی جاتی ہیں فقرہ .

ایسی کیفیت یا سماں ہے کہ خود بخود نیند آئی جاتی ہے ؛ اتنا ضعف ہے کہ آنکھیں کھولنے کی زحمت برداشت نہیں ہوتی . نیند کیسی ضعف سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۷۱

کیف ہی کیف جہاں ہے وہ جہاں ایسا ہے
بند آنکھیں ہوئی جاتی ہیں سماں ایسا ہے

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۶۱

ــ بہانا محاورہ .

۱. بصارت زائل کر دینا ، آنکھوں کی بینائی کھو دینا .

اب آئے ہیں الٹ کے نقاب آپ سامنے
جب رونے والے ہجر میں آنکھیں بہا چکے

۱۹۱۲ گلکدۂ عزیز ، ۱۲۳

ــ بہنا محاورہ .

آنکھیں بہانا (رک) کا لازم .

بہہ گئیں آنکھیں مگر جاتی نہیں رونے کی خو
خونفشاں جو زخم تھا وہ دیدۂ تر بن گیا

۱۸۷۲ عاشق (والا جاہ) ، فیض نشان ، ۸۰

ہے بجا ہجر پسر میں کوئی جتنا روئے
بہہ گئیں آنکھیں بھی یعقوب کی اتنا روئے

۱۹۶۹ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۲

ــ بھڑانا محاورہ .

رک : آنکھیں لڑانا .

اس دیدہ بازی کی سزا دونگی آنکھیں بھڑاتا ہے .

۱۸۹۲ طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۰۸

ــ بھبوکا ہونا ف م .

غصے ، جوش یا نشے سے آنکھوں کے ڈھیلوں کا سرخ ہو جانا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۷۱) .

ــ بے نور ہونا ف م .

ضعف بصارت ہونا ، نابینا ہو جانا .

آنکھیں بے نور ہوئیں بالوں نے بھی بدلا رنگ
صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۶۹

علی اکبر سے چھٹے آس جو تھی چھوٹ گئی
آنکھیں بے نور ہوئیں غم سے کمر ٹوٹ گئی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ (ق) ، ۱۳

ــ بھیگنا محاورہ .

رک : آنکھ پرنم ہونا .

رخصت کے وقت وہ بہن کو کلیجے سے لگا کر اس بری طرح بلک کر روئی کہ دشمنوں کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں .

۱۹۶۲ معصومہ ، ۲۴۸

ـــ پانْو پر (ـــ سے) مَلْنا ف م، محاورہ .

خوشامد محبت یا پیار سے اپنی آنکھیں محبوب کے تلووں سے ملنا ، خوشامد کرنا .

مَل ہیں غیر نے پائے نگار سے آنکھیں
سرشک خوں سے ہوئے پنجہ ہائے مژگاں سرخ

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۵۸

آنکھیں ملیں جو پاؤں پر اس بحر حسن کے
دریا سے مل گئی مری مژگان تر کی شاخ

۱۸۷۹ توقیع سخن ، نواب ، ۱۸

اللہ اللہ زائران شاہ دیں کی منزلت ؎ پاؤں سے آن کے ملے آنکھیں زمین کربلا

۱۹۳۵ مجموعۂ سلام ، اختر (سجاد علی خاں) ، ۳

ـــ پتھر کی ہوگئیں فقرہ .

مسلسل ایک ہی طرف دیکھتے دیکھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا ، آنکھیں بے نور ہوگئیں ، بے حس و حرکت ہو گئیں ، جیسے پتھر کی ہیں .

تمھاری رخصت کی منظوری کے انتظار میں آنکھیں پتھر کی ہوگئیں .

۱۸۹۰ مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۲۵

ـــ پٹ پٹا جانا محاورہ .

دھوپ کی شدت ، سخت حرارت اور حدت سے بصارت کو نقصان یا آنکھوں پر صدمہ پہنچنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

ـــ پَٹ پٹانا/پَٹَر پَٹَر مارنا ف م .

۱. شدت انتظار سے آنکھوں کو صدمہ پہنچنا .

راہ تکتے تکتے آنکھیں پٹپٹا گئیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۷۲

۲. جلد جلد آنکھیں کھولنا اور بند کرنا ، بے حجابانہ ہر طرف دیکھنا .

چار دن کی بیاہی دلھن اور آنکھیں پٹر پٹر مارتی ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۵

ـــ پٹم کرنا ف م .

نابینا کر دینا ، اندھا کر دینا .

جب سے مجھے مرغ اور کتے کی بولیاں آ گئی ہیں جب سے میں نے فرشتۂ قضا کی آنکھیں پٹم کردی ہیں .

۱۹۲۹ حکایات رومی ، ۱ : ۱۲۱

ـــ پٹم ہونا محاورہ .

آنکھیں پٹم کرنا (رک) کا لازم .

جو میں جھوٹ کہتی ہوں تو یہ دونوں آنکھیں پٹم ہو جائیں .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۷۰

اے معصوم کی چتا تو کہاں ہے ہائے یہ آنکھیں ہی پٹم ہوگیئں نہیں تو میں آنسو کے دریا بہا کر تجھے ٹھنڈا کردیتی .

۱۹۱۳ راج دلاری ، ۱۲۳

ـــ پٹم ہوجائیں (انشائیہ) فقرہ .

(کوسنا) اندھا ہو جائے ، دیدے پھوٹ جائیں .

یاالٰہی جو جھوٹی قسمیں کھائیں ؎ دونوں آنکھیں ابھی پٹم ہوجائیں

۱۸۷۱ شوق (نوراللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

دونوں آنکھیں پٹم ہوجائیں جو جھوٹ کہتی ہوں .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۷

ـــ پسار کے رہ جانا محاورہ .

حیرت اور افسوس کے ساتھ دم بخود ہو جانا .

مرجھا گئے ہیں غنچے تو کمھلا گئے ہیں گل
نرگس یہ دیکھ رہ گئی آنکھیں پسار کے

۱۸۵۸ کلیات تراب ، ۲۲۴

ـــ پسنا محاورہ .

دیکھ کر لوٹ پوٹ ہو جانا ، دل پسنا (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۱۹۵) .

ـــ پلٹنا محاورہ .

بے مروت ہوجانا ، مغرور ہو جانا .

سیدھی آنکھوں سے کیوں نہیں ملتے ؎ کس گنہ پر پلٹ گئیں آنکھیں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰۰

ساری توجہات رسالے سے ہٹ گئیں
جنت کا خواب دیکھ کر آنکھیں پلٹ گئیں

۱۹۷۷ مرثیۂ ہلال نقوی ، ۱۱

ـــ پونچھنا/پونْچھنا ف م .

آنکھوں کے آنسو ہتھیلی یا کسی کپڑے سے خشک کرنا ، رونا بند کرنا .

بھری آنکھیں کسو کی پوچھتے جو آستیں رکھتے
ہوئی شرمندگی کیا کیا ہمیں اس دست خالی سے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۵۰۹

شب وصل صنم میں کیا ہے رونے کا محل اشرف
اب آنکھیں پونچھ ڈالو ہجر میں رویا کیے برسوں

۱۹۰۲ اشرف (نوراللغات ، ۱ : ۱۹۵)

ـــ پھاڑ (ـــ پھاڑ پھاڑ) کَر م ف .

خوب آنکھیں کھول کھول کر (تکنا یا دیکھنا کے ساتھ) .

۱. شوق و رغبت کی حالت میں .

یوں پھاڑ کے آنکھیں جو ادھر دیکھ رہے ہیں
تارے تمھیں اے رشک قمر دیکھ رہے ہیں

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۱۳۵

بھن بیراگی یا تو ادھر دیکھتا ہی نہ تھا یا آنکھیں پھوڑ پھاڑ کر ادھر ہی کو تک رہا ہے .

۱۹۳۵ پہلا پیار ، ۷۹

۲. حسرت و افسوس کے ساتھ .

چار سو دیکھوں ہوں جوں آئینہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ
میری نظروں سے جو اوجھل وہ پری وش ہے ہوا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۳

چاروں طرف جو لاشے پڑے تھے لہو میں تر
حسرت سے آنکھیں پھاڑ کے دیکھا ادھر ادھر

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۷

۳. مصیبت میں گھبرا کے .

ابھریں نہنگ تیغ کے ڈر سے نہیں یہ تاب
میداں کو آنکھیں پھاڑ کے تکتا ہے ہر حباب

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۲ ، ۲۶۱

چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھتی ہوں مگر کوئی اپنا نظر نہیں آتا .

۱۹۲۲ اختری بیگم ، ۱۳

۴. تلاش و جستجو کی صورت میں .

خیمہ ڈیرا کچھ نہیں سوجھتا چار طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں .

۱۸۴۵ حکایت سخن سنج ، ۲۰

اس امید پر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی تھی کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ میری مصیبت کا شریک ہو جائے .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۶۲

۵. معمولی طور پر دیکھنے سے دکھائی نہ دینے کی حالت میں .

جامہ در وہ ہوں نگاہیں گاڑ کے دیکھتا بھی ہوں تو آنکھیں پھاڑ کے

۱۸۷۶ سخن بے مثال ، ۱۲۶

ہر طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا مگر وہ اندھیرا گھپ تھا کہ پاس کے درختوں کی بھی صرف جھومنے کی آواز آ رہی تھی .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، حیات صالحہ ، ۲۷

۶. غور کرکے .

سامنے جو پڑ گیا دیوانۂ بیباک تھا
پھاڑ کر آنکھیں جسے دیکھا گریباں چاک تھا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۱۸

منہ آسمان کی طرف اٹھ گئے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا شروع کیا کہ شاید چاند نظر آ جائے .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، گلدستۂ عید ، ۱۱

۷. حیرت و استعجاب سے .

ایک دریا کی پری نے پانی سے سر نکالا راجہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا .

۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۳۰

۸. خوف سے ، ڈر کے .

طاہر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چار جانب دیکھنے لگے کچھ نظر نہ آیا خاموش بیٹھے رہے .

۱۸۹۶ لعل نامہ ، ۱ : ۱۸۱

اس کو اپنے تن بدن کا مطلق ہوش نہ تھا اور ہر طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۶

ـــ پھٹنا
محاورہ .

۱. دولت پا کے مغرور ہو جانا ، تھوڑی یا معمولی چیز نظر میں نہ سمانا .

دیکھکر کچھ جو پھٹ گئیں آنکھیں
قدر میں پھر وہ گھٹ گئیں آنکھیں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۹۹

کیسی کم ظرف اور چھچھوری نکلی کہ آنکھیں پھٹ گئیں .

۱۹۲۰ لخت جگر ، ۱ : ۹۲

۲. حیرت زدہ ہونا .

دریا کو دیکھکر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے .

۱۸۸۵ بزم آخر ، ۸۰

۳. آنکھوں میں حیا نہ ہونا ، بے شرم ہونا .

پھیر کر آنکھ کھے آنکھیں ہیں نرگس کی پھٹی
دہن تنگ نہ دے منہ کہ ہے غنچہ منہ پھٹ

۱۸۷۲ مرآۃالغیب ، ۱۰۸

ـــ پھٹی پڑتی (ـــ جاتی) ہیں
فقرہ .

سر یا آنکھوں میں شدت کا درد ہے (ماخوذ : نورالغات ، ۱ : ۱۹۵) .

ـــ پھٹی کی پھٹی رہ جانا
فقرہ .

۱. سخت حیران ہونا .

ایک بنگالی یا پارسی ملیونر یعنی لکھپتی کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی اور منہ کھلا کا کھلا رہ جائے .

۱۸۸۹ لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۱ : ۱۲۳

سوکا ہرا نوٹ دیکھکر مالی اور اس کی بیوی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں .

۱۹۶۲ ایک عورت ہزار دیوانے ، ۳۰

۲. دیکھتے دیکھتے مرجانا ، مر جانا .

وہ تمہاری طرف ایسے خوف زدہ ہو کر دیکھ رہے ہیں جیسے موت کی بیہوشی طاری ہو اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں .

۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۹۱۲

ـــ پھٹی ہونا
محاورہ .

۱. امت دولت یا ساز و سامان وغیرہ نگاہ میں ہونے کی وجہ سے موجودہ ساز و سامان وغیرہ نظر میں نہ جچنا .

آنکھیں پھٹی ہوئی ہیں ایک سترھویں کیا کوئی میلا اب نگاہ میں نہیں جچتا .

۱۹۲۳ دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۳

۲. بے شرم ہونا ، بے حیا ہونا (ماخوذ : مطلع العلوم ، ترجمہ ، ۵۷) .

ـــ پھرا کے رہ جانا
محاورہ .

تیورا کے مر جانا .

تیر نگاہ یار نے دم کر دیا فنا آنکھیں پھرا کے آہوئے تاتار رہ گیا

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۴۱

ہچکی جو آئی عون کو سب گھر کے سامنے
آنکھیں پھرا کے رہ گئے مادر کے سامنے

۱۹۷۱ مرثیۂ نسیم ، ۱۳

ـــ پھری کی پھری رہ جانا
محاورہ .

رک : آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا .

وہ لوگ ان سے ڈرتے ہیں جب مارے خوف کے دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پھری کی پھری رہ جائیں گی .

۱۸۹۵ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۵۶۷

— پھڑکانا محاورہ .

نازو ادا سے دیدے مٹکانا .

پھڑکانی ہے کیا دخترِ رز شیشے میں آنکھیں
قحبہ نہ رہے گھر میں ہو مستور کسو کے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۰

چشمِ جوہر کو عجب جلوہ گری آتی ہے
آنکھیں پھڑکانی ہوئی جیسے پری آتی ہے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

— پھڑکنا محاورہ .

تہ دل سے مشتاق ہونا ، دیدار کے لیے جی لوٹ پوٹ ہو جانا .

آنکھیں پھڑکیں کہ ہے نئی سیر موج آئی کہ دیکھ لیجیے خیر

۱۸۸۷ ترانۂ شوق ، ۱۷

تب آنکھیں پھڑکتی ہی رہ جائیں گی مری پتلیاں سخت چکرائیں گی

۱۹۱۰ قاسم اور زہرہ ، ۲۱

— پھڑوانا ف م .

اندھا کر دینا (قدیم زمانے کی ایک سزا) .

اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر کیوں دیکھا
آنکھیں پھڑوانے ہیں لو اور تماشا دیکھو

۱۸۳۴ دیوان رند ، ۱ : ۱۱۹

— پھُوٹ (— پھُوٹ کے) بہنا محاورہ .

بے اختیار زار و قطار آنسو جاری ہونا ، شدت سے رونا .

وہ نورِ دیدہ کئی دن سے نہیں نظر آتا
جو پھوٹ پھوٹ کے آنکھیں مری بہیں تو بہیں

۱۸۰۴ حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۷۶

پھوڑے کی طرح پھوٹ بہیں اور بھی آنکھیں
رومال ہوا ہے انھیں تیزاب کا پھاہا

۱۸۴۶ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۵۲

کنارِ نہر مسافر نے کلفتیں وہ سہیں
کہ بار بار حبابوں کی آنکھیں پھوٹ بہیں

۱۹۱۴ شمیم ، مرثیہ ، ۷

— پھُوٹ جانا ف م : محاورہ .

۱. رک : آنکھ پھُوٹنا .

بہا جو اشک کا سیلاب آنکھیں پھوٹ گئیں
ملے تھے کیا عوض آنکھوں کے دو حباب مجھے

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۰

۲. بہت انتظار کرنے ، بہت رونے ، دیر تک دیدہ ریزی کا کام کرنے یا زیادہ جاگنے یا سلگتی ہوئی آگ کے سامنے اٹھے رہنے سے آنکھوں کو تکلیف پہنچنا .

کوئی آیا نہ گیا یہاں رات بھر جاگتے جاگتے آنکھیں پھوٹ گئیں .

۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۲۷۳

کپڑے سیتے سیتے میری آنکھیں پھوٹ گئیں .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۵۶

— پھُوٹ جائیں/پھُوٹیں (انشائیہ) فقرہ .

بینائی جاتی رہے ، دکھائی نہ دے .

۱. کوسنے کے طور پر .

خواب میں سوتا تھا میں یار کے ساتھ
آنکھیں پھوٹیں جگا دیا کس نے

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۱۹۵

ہم کو دیکھے نظر بد سے تو آنکھیں پھوٹیں

؟ نواب (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۵)

۲. قسم کے طور پر .

آرزو ہے کہ تمھارا رخِ زیبا دیکھیں
آنکھیں پھوٹیں جو کسی حور کا چہرا دیکھیں

۱۸۶۱ شعلۂ جوالہ (آباد) ، ۱ : ۲۶۱

آنکھیں پھوٹیں جو کچھ بھی دیکھا ہو
ابھی آتا ہوں دشت ایمن سے

۱۹۰۵ داغ (نور اللغات ، ۱ : ۱۹۶)

— پھوڑنا ف م : محاورہ .

۱. رک : آنکھ پھوڑنا .

۲. بہت گریہ و زاری ، بیداری یا چکانے (بندھنے میں دھوئیں سے آنکھوں کو تکلیف پہنچانا .

محبت کی یہ دیکھنے والیاں ہیں
بہا کر ان آنکھوں کو پھوڑا نہ کیجے

۱۸۶۱ کلیاتِ اختر (واجد علی شاہ) ، ۸۸۲

جب تک بیوی آنکھیں نہ پھوڑے روٹی نہ نصیب ہو .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۹۶

— تارا سی ہونا ف م .

آنکھوں کا بالکل صاف و شفاف اور تارے کی طرح چمکدار ہونا .

دو دن گھرا لگا لے تیسرے دن آنکھیں تارا سی ہو جائینگی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۶۰

— ترسنا محاورہ .

دیکھنے کی بہت آرزو ہونا .

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

؟ شیدا (شاگرد سودا) (خوش معرکۂ زیبا ، ۵۲)

نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۰۳

بچپن کی کھیل ساتھ کی سہیلیاں . . . جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی تھیں اسی بہانے اکٹھی ہو گئیں .

۱۹۳۶ راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۰

— تُرش (— تُرش) ہونا محاورہ .

نظر سے غصہ ظاہر ہونا ، تیوریوں پر بل پڑنا .

ترش ہوتی ہیں یوں آنکھیں تری پڑ کر مرے دل پر
کہ جیسے مے ہو سرکہ جا کے مابین حرم ساقی

۱۸۷۳ کلیاتِ قدر ، ۲۷۹

ـــ تلملانا محاورہ (قدیم) .

آنکھوں کا مضطرب ہونا ، بے چین ہو کر ادھر ادھر دیکھنا .

نہ فرصت دی اور دوسرے دی اگانی تبھی اس کی آنکھیں گئیں تلملانی

۱۷۹۴ جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ۲۵

ـــ تلووں تلے (ـــ کے نیچے) ملنا ف م .

رک : آنکھیں تلووں سے رگڑنا الخ (معنی نمبر ۲) .

ملوں گی تلووں تلے آنکھیں تیری اے نرگس
خصم کو میرے اگر دیکھا بد نظر تونے

۱۸۷۹ جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۸۶

ـــ تلووں سے رگڑنا / لگانا / ملنا ف م ؛ محاورہ .

۱. خوشامد یا پیار سے آنکھوں کو قدموں سے لگانا ؛ بہت خوشامد کرنا ، بہت پیار کرنا .

آنکھیں تلووں سے لگاتا ہوں تو وہ از رہ ناز
سر ہٹاتا ہے پرے مار کے ٹھوکر میرا

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۷

میں ملوں تلووں سے آنکھیں وہ کہیں سمجھوں گا میں
یاد رکھ پھیکا اگر رنگ حنا ہو جائے گا

۱۹۱۵ گفتار بیخود ، ۱۲

۲. (رگڑنا اور ملنا کے ساتھ) آنکھیں نکلوا کر پاؤں سے کچلنا (پرانے زمانے میں سزا کا ایک طریقہ) .

اگر میری بات کا توتا جواب صاف نہ دے گا تو اس نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلووں سے اس کی آنکھیں ملوں گی .

۱۸۲۴ فسانۂ عجائب ، ۲۲

ـــ تلووں میں بچھانا محاورہ .

رک : آنکھیں تلووں سے رگڑنا (معنی نمبر ۱) .

جی چاہتا ہے کہ آنکھیں تمہارے تلووں میں بچھا دوں .

۱۸۷۷ توبۃالنصوح ، ۱۳۵

ـــ تلے اوپر ہونا ف م .

نزع کے وقت پتلیاں پھر جانا ، موت کے آثار ظاہر ہونا .

جان دیتا ہے چشم و ابرو پر ہوگئیں آنکھیں تک تلے اوپر

؟ شعور (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۴)

ـــ تو بڑی بڑی ہیں فقرہ .

(طنزیہ) سامنے کی چیز نہیں سوجھتی (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۵ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۷) .

ـــ تیورانا (ـــ بیائے مجہول ؛ بیائے غیر ملفوظ) محاورہ .

دوران سر چکاچوندھ یا ضعف وغیرہ سے آنکھوں میں اندھیرا آ جانا .

خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہے
آنکھیں جو تیورا گئیں یہ کس کا نور ہے

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۹

گھر میں گئی بیمار جو کشیے سے بچھڑ کر
تیورانے لگیں آنکھیں گری سر کو پکڑ کر

۱۹۶۸ مرثیۂ فیض بھرتپوری ، ۱۹

ـــ ٹمٹمانا ف م .

آنکھوں کا اس طرح کھلا ہونا کہ پتلیوں کی ذرا ذرا چمک نظر آئے (جیسے تازہ مولود یا نئی نویلی دلھن کی آنکھیں) .

نہایت کوشش اور سعی سے وہ (دلھن) آنکھیں ذرا ذرا ٹمٹما دیتی ہیں .

۱۹۰۵ رسوم دہلی (سید احمد) ، ۸۹

ـــ ٹھنڈی رکھنا محاورہ .

خوشدلی اور خوشحالی کے مناظر سے آنکھوں کو تر و تازہ اور شاداب رکھنا ، بے فکری اور اطمینان سے آنکھوں کو طراوت بخشنا .

وہ سیف الملوک کی طرف مخاطب ہوتی اور کہتی دل کو خوش رکھو اور آنکھیں ٹھنڈی .

۱۹۲۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۹۰

ـــ ٹھنڈی رہیں (انشائیہ) فقرہ .

اولاد کی خوشیاں محبوب کے دیدار اور طرح طرح کی فرحتوں اور مسرتوں سے آنکھوں میں طراوت آنا نصیب ہو ، سکون قلب حاصل ہو .

باقی تمہیں مل جائے عنایت سے نبی کی
ٹھنڈی رہیں آنکھیں مرے مظلوم اخی کی

۱۸۹۲ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۵

موسیٰ ہم نے تجکو تیری ماں کے پاس پہنچا دیا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۰۷

ـــ ٹھنڈی کرنا محاورہ .

۱. اولاد کی خوشیاں اور طرح طرح کی فرحتوں اور مسرتوں کو دیکھنا یا دکھانا جن کے دیدار سے آنکھوں میں طراوت آئے ، محبوب کی ملاقات یا خوش دلی و خوشحالی کے مناظر سے آنکھوں کا تروتازگی اور شادابی حاصل کرنا .

حافظ کریم نے دست دشمن میں لہو ہی کے کس خوبی سے پرورش کرایا اور ماں کی آنکھیں ٹھنڈی کیں .

۱۸۲۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۳

اب میں کس چیز سے آنکھیں ٹھنڈی کروں میرے راج دلارے کو موت کا فرشتہ آتش بازی کا لباس پہنا کر لے گیا .

۱۹۳۶ جگ بیتی کہانیاں ، ۹

۲. تسلی دینا ، روتی ہوئی آنکھوں کو پانی لگا کر پونچھنا (خصوصاً ہندو عورتوں کا جن کے ہاں رونے دھونے کے بعد اس طرح تسلی دینے کی رسم ہے) (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۵ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۷).

ــــ ٹھنڈی ہونا محاورہ .

آنکھیں ٹھنڈی کرنا (رک) کا لازم .

بن ترے دیکھے نہ ہوں خط سے یہ آنکھیں ٹھنڈی
جیسے جیسے نہ خنک ہو جو کھے برف کے حرف

۱۸۱۳ پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۲۲۹

اچھا کیا اچھا کیا کلیجہ شانت ہوگیا آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں .

۱۹۳۲ میرے بہترین افسانے ، پریم چند ، ۳۶

ــــ جانا محاورہ .

۱. نابینا ہو جانا ، آنکھوں کی روشنی زائل ہونا .

آنکھیں جو روتے روتے جاتی رہیں بجا ہے
انصاف کر کہ دیکھے کوئی ستم کہاں تک

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۹۷

آنکھیں گئیں حال اپنا دکھایا نہ گیا رخصت ہوئے درد و غم جو کھایا نہ گیا

۱۹۱۷ رشید (پیارے صاحب) ، رباعیات ، ۶۰

۲. کسی چیز پر نگاہ کا پہنچنا ، نظر پڑنا .

جب چمن میں وہ آنکھ یاد آئی گل نرگس پہ چٹ گئیں آنکھیں

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰

چمن کی بزم میں جاتی ہے اب جدھر آنکھیں
اسی کے حسن کو لاتی ہیں ڈھونڈھ کر آنکھیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳

ــــ جلنا ف م .

آنکھوں میں سوزش ہونا ، نگہ پر کسی چیز کی گرمی سے صدمہ پہنچنا .

جلتی ہیں یہ آنکھیں مری جھانکوں جو کبھی میں
پیدا ہو ترے روزن دیوار میں گرمی

۱۸۵۳ دیوان وزیر ، دفتر فصاحت ، ۱۹۳

تاب کیا ہے جو کوئی طور کا جلوہ دیکھے
آنکھیں جل جائیں اگر نور کا جلوہ دیکھے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۷

ــــ جوش پر ہونا ف م .

بہت زیادہ رونا ، زار و قطار رونا .

جوش پر تھیں صفت ابر بہاری آنکھیں
بہہ گئیں آنسوؤں کے ساتھ ہماری آنکھیں

۱۸۹۱ تعشق (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۶)

گریے کا فلسفہ ہے عیاں اہل ہوش پر
رونے کا جب مزہ ہے کہ آنکھیں ہوں جوش پر

۱۹۲۰ مجموعۂ سلام ، یکتا امروہوی ، ۳۹

ــــ جوش کر آنا محاورہ .

آشوب چشم ہونا ، آنکھیں دکھنے آنا .

آپ صلعم نے حضرت علی کو طلب فرمایا ان کی آنکھیں جوش کر آئی تھیں .

۱۸۹۰ تذکرۃ الکرام ، ۴۵

ہیں بجا فرط رمد میں بھی یداللہ کے ہوش
جوش کر آئی ہیں آنکھیں مگر ایماں کا ہے جوش

۱۹۶۳ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۹

ــــ جھپانا محاورہ .

جھینپ کر نظریں جھکا لینا .

نظر بھر دیکھتا کوئی تو تم آنکھیں جھپا لیتے
سماں اب یاد ہوگا کب تمھیں وہ خورد سالی کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۵۲

ملتی ہے نظر جس سے جھکا لیتا ہے آنکھیں
منہ دیکھتی ہوں جسکا جھپالیتا ہے آنکھیں

۱۹۳۸ مسافر کربلا ، شہید لکھنوی ، ۷

ــــ جھپکانا ف م ؛ محاورہ .

۱. پلک مارنا ، آنکھیں بند کرنا ، جھینپنا ، لحاظ سے آنکھیں نیچی کرنا ، روشنی کی تاب نہ لا کر آنکھیں میچ لینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۹۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۷) .

۲. سونا ، نیند لینا ، جیسے : کمبختوں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے ذرا آنکھیں نہیں جھپکا نے دیتے .

ــــ جھپکنا ف م ؛ محاورہ .

۱. آنکھیں جھپکانا (رک) کا لازم .

شب گئیں آنکھیں جھپک اس برق وش کو دیکھکر
آگیا پردے سے باہر اس پھبن سے دفعتاً

۱۸۲۶ معروف ، د ، ۴۹

جب اس کے ہونٹ آجاتے تھے از خود میرے ہونٹوں تک
جھپک جاتی تھیں آنکھیں آسماں پر ماہ و انجم کی

۱۹۳۸ آہنگ ، ۲۲

۲. آنکھیں جھپکانا (رک) .

خدا جانے کہ ہے کس برق وش کا سامنا مجکو
کہ میں کچھ بیٹھے بیٹھے خود بخود آنکھیں جھپکتا ہوں

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۹۲

قابو میں نقاہت سے نہیں آتی ہے گردن
آنکھیں بھی جھپکتا ہے تو جھک جاتی ہے گردن

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳۱

ــــ جھکانا ف م ؛ محاورہ .

لحاظ شرم حیا یا بار احسان سے نگاہیں نیچی رکھنا .

اوس کی جب جوش سے مستی کے جھک آئیں آنکھیں
شرم سے پھر نہ اٹھائیں جو جھکائیں آنکھیں

۱۷۸۶ میر حسن (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۶)

حدیث و آیت و تاریخ سے ملا آنکھیں
بتوں کے آگے جھکیے یہ کبھی، جھکا آنکھیں

۱۸۸۹ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۷

اروسی چندن چرائے آنکھیں جھکائے کھوئی کھوئی سی ایک کونے میں کھڑی تھی .

۱۹۲۹ ناٹک کتھا ، ۲۹

— جُھکْنا

ف م : محاورہ .

۱. آنکھیں جھکانا (رک) کا لازم (اکثر جھک آنا بھی مستعمل) .

گلزار جہاں میں یہ دعا ہے کہ عدو سے
آنکھیں نہ جھکیں نرگس بیمار کی صورت

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۳۵

تھی خطا ان کی مگر جب آ گئے وہ سامنے
جھک گئیں میری ہی آنکھیں رسم الفت دیکھیے

۱۹۲۰ روح ادب ، جوش ، ۶

۲. نشے یا نیند کے غلبے سے جھپاں پڑنا (نور اللغات ، ۱ : ۱۹۷) .

— جُھکی پَڑنا/جانا

محاورہ .

رک : آنکھیں جھکنا .

جھکی پڑتی ہیں کیا آنکھیں نشے میں بلا ہے آج تو مخمور اوپر

۱۸۲۶ معروف (امیر اللغات ، ۱ : ۲۷۶)

شرم سے وہ شرمگیں آنکھیں جھکی جاتی نہیں
رات بھاری ہوگئی ہے مردم بیمار پر

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۹۷

نواب صاحب کی آنکھیں جھکی پڑتی تھیں ، نصرت الدولہ نے کہا ، بھئی اب تم سو رہو ورنہ بیمار ہوجاؤگے .

۱۹۰۳ سرشار ، جام سرشار ، ۴۲

— جَھمکانا

ف م .

رک : آنکھیں جھمکانا .

ایک بھی چشمک نہ اوس مہ کی سی کی
آنکھیں تاروں نے بہت جھمکائیاں

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۲۵

— چار طَرَف چَکَر مَکَر جانا

محاورہ .

شوخی سے نگاہ کا ایک طرف نہ ٹھہرنا ، شوخ دیدہ ہونا (ماخوذ : نور اللغات ، ۱ : ۱۹۸) .

— چار طَرَف رَکْھنا

محاورہ .

۱. چوکسی رکھنا ، نگرانی اور دیکھ بھال کرنا ، حفاظت کے لیے ہر طرف دیکھتے رہنا (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۲۷۶) .

— چار طَرَف رَہْنا

محاورہ .

۲. آنکھیں چار طرف رکھنا (رک) کا لازم (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۲۷۶) .

— چَرانا

محاورہ .

حسینوں کو گھورنا ، آنکھیں سینکنا .

آج عشق باغ کا میلہ ہے چلو آنکھیں چرا آئیں .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۱۹۸ .

— چَرنے گئی ہیں

فقرہ .

تمھیں سامنے کی چیز نظر نہیں آتی ، بڑی بے پروائی سے دیکھتے یا ڈھونڈھتے ہو .

ہم چشمیوں کا دعویٰ اس بت سے ہے قیامت
چرنے گئی ہیں آنکھیں شاید غزال چیں کی

۱۸۶۸ حزیں (نور اللغات ، ۱ : ۱۹۸)

— چَڑھانا

ف م : محاورہ .

۱. نشے تکلیف یا غصے وغیرہ میں تیوری چڑھانا ، اوپر کے پپوٹوں اور پتلیوں کو اوپر کی طرف اٹھا لینا .

رد اک طرف کہ زد کی جگہ چھوڑ چھوڑ دی
آنکھیں چڑھا کے وہ جو بڑھا آنکھ پھوڑ دی

۱۸۹۳ مرثیۂ شمیم ، ۲۱

نصیر نے آنکھیں چڑھا کر کہا بس یہ دوا ہے ، میں ابھی اور دوا پیوں گا .

۱۹۵۴ شاید کہ بہار آئی ، ۲۵

۲. (عو) منت پوری ہونے پر سونے یا چاندی کی آنکھیں بنوا کے بزرگوں کے مزار یا تعزیے وغیرہ پر چڑھا دینا (اس وقت کاغذ کی کتری ہوئی آنکھیں جو منت مانتے وقت وہاں لٹکا دی تھیں اتار لی جاتی ہیں) ؛ میدے یا آٹے سے آنکھوں کی شکل بنا کے کسی مزار پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ میں چڑھانا .

چڑھاؤں گی میں آنکھیں درگاہ میں جو نرگس کے دیدے سلامت رہے

۱۹۲۲ محشر (امیر اللغات ، ۱ : ۲۷۶)

— چَڑھنا

ف م : محاورہ .

آنکھیں چڑھانا (رک : معنی نمبر ۱) کا لازم .

آنکھیں تری یوں نشے سے جاتی ہیں چڑھی
جوں کشتی چڑھاو پہ کھنچی جاتی ہو

۱۷۸۴ درد ، د ، ۱۰۶

نشے کے اسباب تزئین میں بھی نشہ ہے ضرور
میری آنکھیں چڑھ گئیں میخانے کی چھت دیکھکر

۱۸۴۷ کلیات منیر ، ۱ : ۱۱۶

منتا ہوں خفا بیٹھے ہیں وہ تیوری پہ ہے بل آنکھیں ہیں چڑھی
خوش کر کے نہ آئے آج ان کو تو شاد ہمارا نام نہیں

۱۹۲۷ شاد ، بادۂ عرفان ، ۱۱۱

— چَکا چوندھ پَڑنا/ہونا

محاورہ .

خیرگی سے آنکھوں کا چندھیانا ، تابش جلوہ کی تاب نہ لانا .

تماشائیوں کی آنکھیں قریب تھا کہ چکا چوندھ پڑجائیں .

۱۹۲۴ مقالات ماجد ، ۲۱

بہادر سوار ثابت قدم رہے اور بزدلوں کی آنکھیں چکا چوندھ ہو گئیں .

۱۹۲۴ الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۷۸

— چکر مکر کرنا محاورہ .

رک : آنکھیں چار طرف چکر مکر کرنا .

اس لڑکے کی آنکھیں ہر طرف ایسی چکر مکر کیا کرتی ہیں کہ مجھکو تو اس سے ڈر معلوم ہوتا ہے .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۷

— چلانا محاورہ .

۱. ادھر ادھر دیکھنا ، نظر دوڑانا .

ایک . . . لمبے چوڑے آدمی نے آ کر جھانکا اور ڈبے میں چاروں طرف آنکھیں چلا کر دیکھنے کے بعد زور سے چلا کر کہا 'حضور یہ ہے گاڑی' .

۱۹۳۹ شمع ، اے آر . خاتون ، ۱۷

۲. آنکھوں کو ناز و انداز سے گردش دینا ، آنکھوں کو مٹکانا .

آئے ادھر کھڑے ہوئے زلفوں کو بل دیے
آنکھیں چلا کے دل کو لیا اور چل دیے

۱۹۲۸ غزل کوکب ، ہفت روزہ 'جدت' مراد آباد ، ۳ مارچ ، ۲

— چلنا محاورہ .

آنکھیں چلانا (رک) کا لازم .

غیر کے ساتھ اشارہ بازی میں آنکھیں کیا جلد جلد چلتی ہیں

۱۸۹۲ مسرور (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۷)

تری آنکھیں چلتی ہوئی دیکھ لے نہ دیکھے ہوں جادو جو چلتے ہوئے

۱۹۰۹ جلال ، نظم نگاریں ، ۱۵۴

— چمکانا ف م ؛ محاورہ .

۱. آنکھوں کو روشن کر دینا ، دل خوش کر دینا .

چمکتے ہوئے جواہرات کی جوت نے آنکھیں چمکادیں .

۱۹۲۳ شہید مغرب ، ۶۷

۲. دیدے مٹکانا ، اترانا ، آنکھوں کو ناز کے ساتھ ادھر ادھر گردش دینا .

ان ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسیٰ نے
آنکھیں چمکاتے ہوئے جب وہ سر طور گئے

۱۷۸۴ درد (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۷)

خواہش دل جو کبھی میں نے تو وہ کہنے لگا
آنکھیں چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۲۳۷

— چمکنا ف م ؛ محاورہ .

آنکھیں چمکانا (رک) کا لازم .

ان کے مقابلے پہ وہ مجہول آ گیا
آنکھیں چمک کے بولیں کہ او غول آ گیا

۱۸۹۲ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۳

مجھ سے اتنا سنتے ہی (مسٹر) مور کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی آنکھیں چمکنے لگیں .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۱ : ۱۰۲

— چندلانا ف م .

رک : آنکھیں چندھیانا .

نظر اس پر نہیں ٹھہرتی اور آنکھیں چندلا جاتی ہیں .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۲۵

— چندن سی ہو جانا ف م .

پتلیاں اور ڈھیلے صاف و شفاف ہونا اور چمکنے لگنا .

دیکھنا ایک ہی دن میں آنکھیں چندن سی ہو جائیں گی .

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۲۱۸

— چندھیانا ف م ؛ رک : چونڈھیانا .

۱. روشنی یا دھوپ کی طرف دیکھنے یا چمکیلی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا پورا نہ کھلنا اور جھپکنے لگنا ، نگاہ خیرہ ہونا ، چمک کی تاب نہ لانا .

زاہد کو ہے پھر جلوۂ دیدار کی حسرت
بجلی کی چمک دیکھ کے چندھیا گئیں آنکھیں

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۲۲۳

پاس دھوپ چمک رہی تھی جھیل کی آنکھیں چندھیا گئیں .

۱۹۵۰ منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۵۸

۲. (کا ہے) آنکھ کو ذرا سا بند کر کے ان میں رحم طلبی اور مسکینی پیدا کرنا ، طالب رحم کے لیے حیوان کی ایک فطرت .

غریبی کا رنگ دکھا کر آنکھیں چندھیائیں اور آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھایا تو وہ سمجھ گیا ہوگا کہ یہ بیچارہ بھی بھوکا ہے .

۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۱ : ۸

— چندھی کرنا ف م .

آنکھوں کو بند کر کے ذرا سا کھلا رکھنا ، چندھے کی شکل بنانا .

وہ بار بار آنکھیں چندھی کر کے گوشت کی چیزوں کو دیکھے جا رہی تھی .

۱۹۶۲ معصومہ ، ۲۲۵

قب : آنکھیں چندھیانا معنی نمبر ۲ .

— چندھی ہونا ف م .

آنکھیں چھوٹی ہونا اور نہ کھلنا اور ان میں کیچڑ بھرا رہنا .

اے کاش نہ ہوں آپ کی چندھی آنکھیں
کرتے ہیں دعا ہم یہی کہ چشم بد دور

۱۸۸۰ تلق ، ک ، ۱۶۳

اک نظر میں اک جہاں کو دیکھتا ہے آئنہ
ورنہ چندھی کس قدر ہے حلقۂ جوہر کی آنکھ

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۱ : ۱۷۷)

— چور ہونا محاورہ .

آنکھوں کا نشے میں سر شار ہونا .

مئے ولا سے حریف سرور ہیں آنکھیں
مراقبے کا سا عالم ہے چور ہیں آنکھیں

۱۸۹۳ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۹۰

نشاط رنگ و بو سے چور آنکھیں شراب ناب سے لبریز ساغر

۱۹۳۸ آہنگ ، ۲۵

— چونڈھیانا

ف م .

رک : آنکھیں چندھیانا .

اس میں اس کثرت سے جواہرات تھے کہ آنکھیں چونڈھیائی جاتی تھیں .

۱۸۹۳ بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۹

ادھر مغربی تعلیم کی نئی روشنی نے کرنیں چمکائیں نتیجہ یہ ہوا کہ اکثروں کی آنکھیں چونڈھیا گئیں دماغ بہک گئے .

۱۹۱۴ راج دلاری ، ۵۶

— چیر (چیر) کے دیکھنا

ف م .

آنکھوں کو خوب کھول کھول کے دیکھنا ، بغور دیکھنا ، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے نظر کرنا .

سوز کو کچھ نظر پڑا شاید دیکھتا ہے فلک کو آنکھیں چیر

۱۷۹۸ سوز ، د (ق) ، ۱۱۹

چونڈھیا جاتا ہے تیرے سامنے پیر فلک
دیکھتا ہے عارض انور کو آنکھیں چیر کر

۱۸۵۷ برق (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۷)

آنکھیں جو چیر چیر کے دیکھا ادھر ادھر
تا دور کوئی دوست نہ ساتھی پڑا نظر

۱۹۷۱ مرثیۂ یاور اعظمی ، ۱۲

— چیرنا

ف م .

آنکھیں خوب کھولنا .

اونگھیے آگے نہ اس بے پیر کے وہ نمک بھر دے گا آنکھیں چیر کے

۱۸۸۹ نالۂ فرقت ، فرقتی ، ۹۷

آشوب چشم میں آنکھیں چیر کے سفیدہ بھر او...

۱۹۲۲ نوراللغات ، ۱ : ۱۹۹

— چھاونی کرنا

محاورہ .

پتھراؤ کرنا ، قتل عام کرنا .

خدا کے واسطے جب قتل کر ظالم سنبھال آنکھیں
کریں ہیں چھاونی سی ہر طرف تیری چھنال آنکھیں

۱۸۸۵ عشق ، د ، ۳۰

— چھت سے (— کو) لگنا

محاورہ .

اوپر کی طرف ٹکٹکی بندھ جانا (فکر و تردد ، انتظار یا نزع کے عالم میں) .

لگ رہی ہیں ترے عاشق کی جو آنکھیں چھت سے
تجکو دیکھا ہے مگر ان نے لب بام کہیں

۱۷۳۸ تاباں ، د ، ۳۹

الٰہی کس بم خوبی کی فرقت میں یہ حالت ہے
لگی ہیں چھت سے آنکھیں پر حباب بحر عالم کی

۱۸۹۵ خزینۂ خیال ، ۲۲۹

بدن کو ہاتھ لگایا تو ٹھنڈا برف آنکھیں چھت کو لگ گئیں .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۵۴

— خدا نے منھ پر دی ہیں

فقرہ .

اندھے ان سے مت چلو راستہ دیکھ کر قدم اٹھاؤ .

ذرا دیکھ کر چلو خدا نے آنکھیں منھ پر دی ہیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۷۸

— خون میں ڈوبنا

محاورہ .

مارے غصے کے آنکھیں لال ہو جانا .

فوجوں پہ قہر ڈھائے گی چتون دلیر کی
بھاگو کہ آنکھیں خون میں ڈوبی ہیں شیر کی

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۰

قب : آنکھ خون میں ڈوبنا .

— خیرہ ہونا

ف م .

۱. آنکھ خیرہ ہونا (رک) کی جمع .

۲. چکاچوندھ کے علاوہ کسی اور وجہ سے آنکھوں بند بند سی ہوئی جانا .

آیا ہے ابر جب کا قبلہ سے تیرہ تیرہ
مستی کے ذوق میں ہیں آنکھیں بہت ہی خیرہ

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۷۷

جھنڈا نصب کیا ہے جس کی طرف دیکھنے سے ان کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں .

۱۹۱۹ آپ بیتی ، ۸۰

— در (— دروازے) پر لگی ہونا

محاورہ .

انتظار میں راہ دیکھنا .

جنت میں یہ ورود نبی کی خوشی ہوئی
آنکھیں ہیں اہل خلد کی در پر لگی ہوئی

۱۸۹۷ معراج نامہ ، بزم اکبرآبادی ، ۱۲

جمعہ کے سارے دن میری آنکھیں دروازے پر لگی رہیں .

۱۹۲۲ انشائے بشیر ، ۱۶۳

— دو چار کرنا

محاورہ .

آنکھ سے آنکھ ملانا ، آنکھوں سے آنکھیں مقابل کرنا .

برچھیاں سی گزر گئیں دل سے جوں ہی اس نے دوچار کی آنکھیں

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۹۵

خطا معاف جناب دل آپ ہی کا کرم ہے
کہ ہم کسی سے اب آنکھیں دوچار کر نہیں سکتے

۱۹۲۲ سنگ و خشت ، ۲۷۲

— دو چار ہونا

محاورہ .

آنکھیں دوچار کرنا (رک) کا لازم .

نہ بولے منہ سے وہ اور ہم ہوئیں جب ہر دوچار آنکھیں
رہی اک ٹکٹکی دو دوپہر دونوں کی دو جانب

۱۸۲۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۲۶

بھلے تو جنگ کے لیے تیار ہوگیا
آنکھیں ہوئیں دوچار تو ناچار ہوگیا

۱۹۷۵ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۴

ــــ دو سے چار ہونا ف مر.

بصیرت میں اضافہ ہونا ، معلومات اور تجربہ بڑھنا .

میاں پڑھو لکھو گے تو آنکھیں دو سے چار ہو جائیں گی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۷۸

ــــ دیکھی ہیں/دیکھیں فقرہ.

صحبت اٹھائی ہے ، قرابت باٹی ہے .

نہیں ثانی ہوا عالم میں اب اے خوش نظر تیرا
اگرچہ ہم نے دیکھی ہیں جہاں میں بے شمار آنکھیں

۱۷۸۲ دیوان عیش (مرزا علی) ، ۳۰

تھا ایک کحال پیر دیریں
عیسیٰ کی تھیں اس نے آنکھیں دیکھیں

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۲

میں نے آپ کی اماں کی آنکھیں دیکھی ہیں . . . میں آپ کے لیے جان دے دوں گی .

۱۹۵۹ وہی ، ۲۱

ــــ دیوار ہونا محاورہ.

کچھ نظر نہ آنا.

بے ترے جب مائل گلزار آنکھیں ہوگئیں
کچھ نہ سوجھا باغ میں دیوار آنکھیں ہوگئیں

؟ اثر (امیراللغات ، ۱ : ۲۷۸)

تھے جو بیچوبوں میں اپنے وہ ستمگر بھاگے
آنکھیں دیوار تھیں در سے جو نکل کر بھاگے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۷

ــــ دھو ڈالنا ف مر.

رک : آنکھیں ٹھنڈی کرنا (معنی نمبر ۲).

نگہ پاک ہے اس مہر لقا کو منظور
آنکھیں دھو ڈالتے ہیں صبح کو رونے والے

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۶

ــــ ڈگر ڈگر کرنا محاورہ.

ضعف اور نقاہت سے آنکھوں میں حلقے پڑ جانا ، آنکھوں کا اس طرح حرکت کرنا کہ ناتوانی ظاہر ہو .

ضعف سے کچھ نظر نہیں آتا کر رہی ہیں ڈگر ڈگر آنکھیں

۱۸۹۲ مہتاب داغ ، ۱۳۶

چار ہی دن کے بخار میں اتنا سا منہ نکل آیا ، آنکھیں ڈگر ڈگر کرنے لگیں .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۰

ــــ ڈگر ڈگر ہونا محاورہ.

آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا (رک) کا لازم .

ریٹی کی آنکھیں ڈگر ڈگر ہو رہی تھیں .

۱۹۶۲ آفت کا ٹکڑا ، فضل الرحمٰن ، ۸۴

ــــ ڈھلنا ف مر.

آنکھوں کا نظارے کی طرف راغب و مائل ہونا .

حوروں کے دل بڑھے تھے جو دیدار کے لیے
آنکھیں ڈھلی تھیں رویت انوار کے لیے

۱۸۹۷ معراج نامہ ، بزم اکبرآبادی ، ۱۳

شمر ، دیکھا تو کھل گئیں آنکھیں ماہرویوں پہ ڈھل گئیں آنکھیں

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۰)

ــــ ڈھیٹ ہونا ف مر.

آنکھوں میں بیباکی ہونا ، نڈر ہونا ، نگاہوں میں شرم و حیا نہ ہونا .

زاہد پہ دخت رز کی نگاہیں جو پڑ گئیں
آنکھیں وہ ڈھیٹ ہیں کہ اٹھیں اور لڑ گئیں

۱۸۹۰ تجلیات کلیم (علی بن الحسین) ، ۱۷۱

کیا ڈیٹھ (ڈھیٹ) یہ آنکھیں ہیں کہ لڑتی ہیں انھیں سے
پردوں میں چھپائے ہوئے سب حسن انھیں کا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۱۰

ــــ روشن کرنا ف مر.

۱. کسی چیز کے دیدار سے آنکھوں کو طراوت دینا ، بشاشت اور مسرت دینا ؛ چشم حقیقت کھول دینا ، نور معرفت عطا کرنا .

جمال مبارک حضرت کا دیکھوں اور اپنی آنکھیں روشن کروں .

۱۸۰۱ طوطا کہانی ، ۱۷

یہ پہلا موقع تھا کہ آزاد نے ایسے نامور یگانہ کے دیدار سے آنکھیں روشن کیں .

۱۹۱۴ شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۲۰

۲. بے نور آنکھوں کو نور دینا .

حضرت یوسف کے تین پیرہن تھے ایک خون سے رنگین ہوا اور دوسرا زلیخا نے چاک کیا تیسرے نے حضرت یعقوب کی آنکھیں روشن کیں .

۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۱ : ۴۳

ــــ روشن ہونا ف مر.

آنکھیں روشن کرنا (رک) کا لازم .

حضرت نے فرمایا یہ تو بشارتیں خوب ہیں لیکن اس سے بہتر بشارت دے کہ آنکھیں میری روشن ہوویں .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۶۸

کہا میں نے کہ رشک و تاسف آیا مجکو کہ آنکھیں قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہوویں اور میری محروم .

۱۸۰۱ گلستان ہندی ، ۱۶۸

آپ سے ملنے کا اتنا اشتیاق ہوا کہ ضبط نہ کرسکا آپ کو دیکھ کر آنکھیں روشن ہو گئیں .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۸۰

ــ زمین سے لگنا ف م ۔

حیا و ندامت یا شرمندگی سے نیچے کی طرف دیکھنا اور آنکھیں اوپر نہ اٹھانا ۔

زمیں سے لگ گئیں آنکھیں تمھاری طرح نہیں
شریک قتل ہو گردوں کو انفعال تو ہے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۵۶

نشاں یہ کیسے ہیں شانوں پہ جبکہ یہ پوچھا
زمیں سے لگ گئیں آنکھیں زباں سے کچھ نہ کہا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۹

ــ زمین میں گڑنا محاورہ ۔

رک : آنکھیں زمین سے لگنا ۔

گردن میں طوق پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی
آنکھیں تھیں ناتواں کی زمیں میں گڑی ہوئی

۱۸۷۱ مرثیۂ مشیر ، ۹

بے گناہ بچہ چوری کے الزام میں خاموش کھڑا تھا آنکھیں زمین میں گڑی ہوئی تھیں ۔

۱۹۳۴ قرآنی قصے ، ۸۳

ــ ساون بھادوں ہونا محاورہ ۔

زار و قطار رونا ، آنکھوں سے مسلسل آنسو بہنا ۔

روتے روتے مری آنکھیں ہوئیں ساون بھادوں
اب خدا کے لیے مجکو نہ ستائے بادل

۱۸۷۴ نشید خسروانی ، نواب ، ۱۲۲

ــ سُجانا ف م ۔

اتنا رونا کہ آنکھوں پر ورم آجائے ، روتے روتے آنکھوں کو متورم کرلینا ۔

جب سے اس طفل پریوش نے دکھائیں آنکھیں
بس مرا کچھ نہ چلا روکے سجائیں آنکھیں

۱۷۸۲؟ میر ضاحک (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۰)

روتے روتے سجائی ہیں آنکھیں کوئی جانے کہ آئی ہیں آنکھیں

۱۸۷۲ طلسم الفت ، قلق ، ۱۷

(انھوں نے) اپنے بھائی یوسف کی یاد میں روتے روتے آنکھیں سجائی تھیں ۔

۱۹۳۴ قرآنی قصے ، ۸۰

ــ سر پر ہونا ف م ۔

(تلمیحاً) بقول بعضے حشر و نشر کے دن منھ کی بجائے آنکھوں کا سر پر ہونا تاکہ کوئی کسی کا خراب حال دیکھ نہ سکے ۔

میں ہونگا بام پر دیکھیں گے سب کیونکر نہ یہ کہیے
سنا ہے میں نے آنکھیں سر پہ ہونگی اہل محشر کی

۱۹۱۷ رشید (پیارے صاحب) ، گلستان رشید ، ۱۲۶

ــ سُرخ کرنا ف م ۔

غصہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۹۳) ۔

ــ سُرخ ہونا ف م ۔

رو رو کے جاگنے جاگنے نشے یا غصے میں آنکھوں کا لال بھبوکا ہو جانا ۔

گرم جو غیر پر دیکھا لہو اتر آیا
نہ پوچھ کیوں تری آنکھیں ہیں بن کے نادان سرخ

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۵۹

جاگا ہے رات بھر کہ ہوا ہے ترا یہ حال
آنکھیں بھی سرخ پھول سا چہرہ بھی ہے نڈھال

۱۹۲۷ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۳۰

ــ سفید پڑنا محاورہ ۔

رک : آنکھیں سفید ہونا جو کثیرالاستعمال ہے ۔

مارے غم کے ان کی آنکھیں سفید پڑگئی تھیں ۔

۱۹۰۱ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۳۹۱

ــ سفید کرنا محاورہ ۔

کثرت گریہ سے آنکھوں کی بصارت زائل کر دینا ۔

رو رو کے ان کی یاد میں آنکھیں کروں سفید
بس یوں ہی صبح ہوگی شب انتظار کی

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۲۳

ــ سفید ہونا محاورہ ۔

بصارت جاتی رہنا (اکثر شدت انتظار یا کثرت گریہ وغیرہ سے) ۔

چشم سیاہ یار سے نرگس نہ ہو دو چار
آنکھیں سفید ہوئیں تری تک حجاب کر

۱۷۸۰ عشق ، د ، ۹۸

ہیں سفید آنکھیں مری کیا کرتے کرتے انتظار
باغ میں ہر پھول نرگس کا بھی نسریں ہوگیا

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۳

دیکھا نہ اور کچھ رخ دلدار دیکھ کر
آنکھیں سفید ہوگئیں رخسار دیکھ کر

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۲۵

ــ سُوجنا ف م ۔

پپوٹوں پر ورم آنا (شدت گریہ وغیرہ سے) ۔

روتے روتے اس کے گال اور منہ لال ہوگئے اور آنکھیں سوج گئیں ۔

۱۹۳۴ میرے بہترین افسانے ، ۴۸

ــ سی کُھل جانا محاورہ ۔

رک : آنکھیں کھلنا ۔

روئے وہ میرے حال پر حیران کیوں نہ ہوں
آنکھیں سی کھل گئیں در نایاب دیکھکر

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۹۳

جب شباب آکر زلیخا کے دوبارہ دن پھرے
کھل گئیں آنکھیں سی یوسف کی یہ عالم دیکھ کر

۱۹۰۵ داغ (امیراللغات ، ۲ : ۱۲۹)

ـــ سِینا

ف مر ؛ محاورہ .

۱. ہوٹے سے بپوٹا ملاکر ریشم یا تاگے سے ٹانکے بھر دینا ، پلک سے پلک سی دینا (بیشتر شکاری پرند کے) .

کیا خاک کوئی دیکھے گا اس پردہ نشیں کو
واں نقش کفِ پا کی بھی سلوائی ہیں آنکھیں

۱۸۳۹ اسیر اکبر آبادی ، د ، ۹۵

ابھی شکرا پکڑا ہے جلدی آنکھیں سی دو تاکہ دو ایک روز میں وحشت دور ہوجائے .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۹

۲. کسی چیز کی جانب ہر وقت آنکھیں لگائے رہنا .

کب تلک یہ دل صد پارہ نظر میں رکھیے
اس پر آنکھیں ہی سیے رہتے ہیں دلبر کتنے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۰

۳. نہ دیکھنا ، آنکھوں کو میچ لینا .

گر یوں ہی ہے تو واں نہ بولینگے اپنی آنکھیں کوئی سیے کیسے

۱۸۷۲ نظام ، ک ، ۲۰۲

ـــ غُربرنا

محاورہ .

آنکھوں سے غصے اور بیزاری کی ملی جلی کیفیت ظاہر کرنا .

میں بھی آنکھیں غربر کے کھڑی ہوگئی اور کہنا شروع کردیا ابھی مولوی صاحب آپ ہی تو کہتے تھے کہ غصہ حرام ہے .

۱۹۵۹ محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۱۳

ـــ فَرش (ـــ فَرشِ راہ) کَرنا

محاورہ .

(کسی کے آنے پر) کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا ، شاندار طور پر خوش آمدید کہنا .

اس پر نظر لطف شہنشاہ نجف ہے
آنکھیں ہم اگر فرش کریں عین شرف ہے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۰

کوئی جو روضۂ احمد کی دل سے چاہ کرے
تو حور عین بھی آنکھوں کو فرش راہ کرے

۱۹۷۱ نعت بہزاد ، بیاض (ق) ، ۱۴

ـــ فَرش (ـــ فَرشِ راہ) ہونا

محاورہ .

آنکھیں فرش (ـــ فرش راہ) کرنا (رک) کا لازم .

ہے جلوہ ریز نور نظر گرد راہ میں
آنکھیں ہے کس کی فرش تری جلوہ گاہ میں

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۰۱

بہت آنکھیں ہیں فرش راہ چلنا دیکھ کر لازم
کف نازک میں کانٹا چبھ نہ جائے کوئی مژگاں کا

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۱).

ـــ قَدم (ـــ قَدموں) پر مَلنا

محاورہ

انتہائی تعظیم و ادب یا اخلاص و محبت سے پیش آنا .

میں نے یہ بات وہیں اپنی گرہ میں باندھی
آنکھیں تصویر خیالی کے ملیں قدموں پر

۱۸۶۱ کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۹۵۱

قدموں پہ آنکھیں مل کے پکارا وہ باوفا
عاصی ہوں سوء ظن کی مجھے دیجیے سزا

۱۹۲۷ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۶۱

ـــ قَدمْ (ـــ قَدموں) سے مَلنا

محاورہ .

رک : آنکھیں قدم (ـــ قدموں) پر ملنا .

تیرے قیدی کے قدم سے آنکھیں پریوں نے ملیں
پاؤں کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوئی

۱۸۷۲ کلیات منیر ، ۱ : ۲۳۵

حق جو تھا اسیر وہ بیمار حق شعار
قدموں سے آنکھیں ملتی تھی زنجیر بار بار

۱۹۶۵ گلدستہ اطہر ، ۲ : ۲۷

ـــ قَدموں تَلے بِچھانا

محاورہ .

رک : آنکھیں فرش کرنا .

دیکھ کر پاؤں مری جان زمیں پر رکھو
آنکھیں قدموں کے تلے ہم ہیں بچھائے جاتے

۱۸۵۴ دیوان صبا ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۷

تھے منزلت شناس شہنشاہ بحر و بر
قدموں تلے بچھائے تھے آنکھیں وہ دیدہ ور

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ٦

ـــ قَدموں کے نیچے بِچھانا

محاورہ .

رک : آنکھیں قدموں تلے بچھانا .

نصیب کس کے یہ عاشقوں میں بغل میں وہ گلعذار بیٹھے
بچھاؤں قدموں کے نیچے آنکھیں جو میری آنکھوں پہ یار بیٹھے

۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۲۲۹

ـــ کَڑوانا

محاورہ .

آنکھوں میں ہلکی ہلکی خارش سی ہونا اور پانی بھر بھر آنا (جو نیند یا خمار وغیرہ کی علامت ہے) .

خواب شیریں سے میں آگاہ نہیں برسوں سے
آنکھیں کڑواتی ہیں جب نیند ذرا آتی ہے

۱۸۴۲ دیوان رند ، ۲ : ۱۲۱

اس کی بادامی آنکھیں نیند کی وجہ سے کڑوا رہی تھیں .

۱۹٦۲ آنت کا ٹکڑا ، ٦۰

ـــ کَڑوی ہونا

محاورہ .

رک : آنکھیں کڑوانا .

آنسو پونچھے نہ آنکھیں کھولیں آنکھیں بہت کڑوی ہو گئیں .

۱۸۹۴ کامنی ، سرشار ، ۲۰۵

میری آنکھیں کڑوی ہو چلی ہیں .

۱۹۲۹ شرر ، یوسف و نجمہ ، ۱۷۴

— کور ہونا
ف م ۔

آنکھوں کا بے نور ہو جانا ۔

رہے جو پیش نظر ہر گھڑی تصور یار
یہ آنکھیں کور ہوں ان میں سمائے گا پھر کیا

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۲۵

حر نے کہا کہ او پسر سعد بدشعار
آنکھیں وہ کور ہیں جو نہ دیکھیں مآل کار

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۶

— کہیں دل کہیں ہونا
فقرہ ۔

نظر ایک طرف ہے اور توجہ دوسری جانب ہونا ، بے اعتنائی برتنا ۔

کیا میں بھی پریشانیٔ خاطر سے قریں تھا
آنکھیں تو کہیں تھیں دل غم دیدہ کہیں تھا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۳

دیکھا ہے جب سے فاطمہ زہرا کو خواب میں
آنکھیں کہیں ہیں دل ہے کہیں اضطراب میں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

— کیا پھوٹ گئی ہیں
فقرہ ۔

ایسی بھی کیا بے توجہی یا بدحواسی کہ سامنے کی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی ۔

گھڑی سامنے رکھی ہے اور تجھے سوجھتی نہیں آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں ۔

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۰۲

— کیا چرنے گئی ہیں
فقرہ ۔

کیا سوجھتا نہیں ۔

آنکھ ان آنکھوں سے چار کرتا ہے آنکھیں چرنے گئی ہیں آپ کی ؟
منتظر (شاگرد مصحفی) (امیراللغات ، ۱ : ۲۸۳)

— کیا منہ پر نہیں
فقرہ ۔

رک : آنکھیں کیا چرنے گئی ہیں ۔

دو برق تجلی سے کسی اور کو دھوکا
آنکھیں نہیں کیا طالب دیدار کے منہ پر

۱۸۵۲ کلیات منیر ، ۲ : ۲۷

— کیا نہیں ہیں
فقرہ ۔

رک : آنکھیں کیا منہ پر نہیں (عموماً ضمیر اضافی کے ساتھ مستعمل) ۔

بس اے گریہ آنکھیں ترے کیا نہیں ہیں
کہاں تک جہاں کو ڈبوتا رہے گا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۵۷

— کُھلنا
محاورہ ۔

۱. آنکھ کھلنا (رک) کی جمع ۔

آرام سے سوتا تھا جگایا ناحق آنکھیں کھلتے ہی ہم نے زنداں دیکھا

۱۷۹۲ سوز ، د (ق) ، ۲۶۶

دفعتہً اس مست خواب ناز کی آنکھیں کھل گئیں ۔

۱۸۹۰ فسانۂ دلفریب ، ۲۵

کھلیں پرخفتہ بختان چمن کی کب کھلیں آنکھیں
چراغ برق جب روشن قریب آشیاں پایا

۱۹۵۱ صفی ، د ، ۵

۲. حیران ہونا ، بھونچکا رہ جانا ۔

اے مصحفی جس روز وہ بت سیر کو آیا
کھل جائیں گی بت خانے میں اصنام کی آنکھیں

۱۸۲۴ مصحفی : انتخاب رام پور ، ۱۳۰

سب کام لے جا کر دکھایا تو آنکھیں کھلیں ۔

۱۹۶۱ عبدالحق ، اردوے مصفی ، ۸۴

۳. حقیقت کھلنا ، قدر عافیت معلوم ہونا ۔

نہیں کھلتیں آنکھیں تمھاری ٹک کہ مآل پر بھی نظر کرو
یہ جو وہم کی سی نمود ہے اسے خوب دیکھو تو خواب ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۷

اب آنکھیں کھلیں اور خیال آیا کہ بڑھیا بیمار نہیں ڈاکن تھی ۔

۱۹۳۶ راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۲۳

— کُھلوانا
محاورہ ۔

آنکھ قدح کرنا (رک) کا تعدیہ (امیراللغات ، ۱ : ۲۸۲) ۔

— کُھلی رہ گئیں
فقرہ ۔

۱. سکتا سا ہو گیا ۔

دیکھ کر صورت سحر اس مہر پر تنویر کی
رہ گئیں آنکھیں کھلی آئینۂ تصویر کی

۱۸۲۹ نکہت (امیراللغات ، ۱ : ۲۸۲)

دیکھا جو رخ حور کھلی رہ گئیں آنکھیں
جو دل نے کہا صاف وہی کہہ گئیں آنکھیں

۱۹۱۲ شمیم مرثیہ ، ۱۹

۲. انتظار یا حسرت میں مر جانا ۔

آنکھیں حسرت سے کھلی رہ گئیں دیکھا نہ اسے
جان تک ہونٹوں پہ آئی نہ وہ جاناں آیا

۱۸۲۶ دیوان مہر ، ۲۷

موت ہے بے آس ہونا طالب دیدار کو
رہ گئیں آنکھیں کھلی جب بند روزن ہو گیا

۱۹۱۱ تسلیم ، دفتر خیال ، ۱۴

— کُھلی کی کُھلی رہ گئیں
فقرہ ۔

۱. سکتے یا انتظار کی حالت میں دم نکل جانا ؛ ہکا بکا رہ جانا ۔

میری روح یہ سنتے ہی کہ مجھے سولی دی جائے گی نکل گئی میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ۔

۱۸۹۲ عمرو عیار کی سوانح عمری ، ۱۱۷

یہ سب کے سب نزع کی بیقراری ہیں بہت جلد گرفتار ہونگے اس وقت ان کی . . . آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۶۵

۲. ہکا بکا ہو کے دیکھتے رہ جانا .

داناؤں کی آنکھیں اس کی قدرت کو دیکھکر کھلی کی کھلی رہ گئی ہیں .

۱۸۷۲ سخندان فارس ، ۲ : ۲۱۲

سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں میدان بچہ کے ہاتھ رہا .

۱۹۶۳ چڑھتا سورج ، سہ ماہی ' اردو نامہ ' ، کراچی ، ۱۲ : ۱۹

— کُھلی ہونا

محاورہ.

زندہ و سلامت ہونا .

جب تلک آنکھیں کھلی ہیں دکھ پہ دکھ دیکھے گا یار
مند گئیں جب انکھڑیاں تب سوز سب آنند ہیں

۱۷۹۸ سوز ، د (ق) ، ۲۰۷

کھلی ہیں جب تلک آنکھیں زبان بند نہیں
جب آئے نیند وہیں پھر ہے قصہ خواں خاموش

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۰۶

پھیل ہے اس کی تام خدا خوب روشنی
اہل فرانس کی ہیں اب آنکھیں کھلی ہوئی

۱۹۲۲ ز-خ-ش ، فردوس تخیل ، ۱۰۴

— کھولنا

ف م : محاورہ .

۱. آنکھ کھلنا ؛ آنکھیں کُھلنا (رک) کا تعدیہ .

دلبر کا ناتو سنتے ہی بادشاہ زادہ آنکھیں کھولتا ہے .

۱۷۳۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۲

اس نے آنکھیں کھول کر جو دیکھا تو نہ وہ سانپ ہے اور نہ وہ پانی نہ وہ باغ ہے .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۲۶۱

جب ان کے پاس ہمارے معجزے آئے آنکھیں کھول دینے والے تو کہنے لگے یہ صریح جادو ہے .

۱۹۰۲ ترجمۂ قرآن ، نذیر ، ۶۰۴

۲. پٹی وغیرہ آنکھوں سے جدا کرنا .

کھول دے آنکھیں دم ذبح نہ دیکھوں گا تجھے
پر چھری اپنی تو گردن پہ میں دیکھوں چلتی

۱۸۵۴ ذوق (امیر اللغات ، ۱ : ۲۸۳)

۳. آنکھوں کا قدح کرانا (امیر اللغات ، ۱ : ۲۸۳) .

— کھونا

محاورہ .

بینائی زائل کرنا ، اندھا ہو جانا .

دل گیا پہلو سے اب رو رو کے آنکھیں کھوتیے
جام ہے کس کو بھلا درکار جب مینا نہیں

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۴

حال یعقوب کو سن سن کے فضائیں روئیں
کھو گیا نور نظر آپ نے آنکھیں کھوئیں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۳

— گَرم کَرنا

محاورہ.

۱. غصے سے دیکھنا .

جاتا ہوں جب میں پیاس میں بہر تلاش آب
دریا میں مجھ پہ کرتے ہیں آنکھیں حباب گرم

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۲۳۲

بڑھ کے غازی کے مقابل جو وہ آیا نامرد
گرم کیں آپ نے آنکھیں بدن اس کا ہوا سرد

۱۹۶۸ مراثیۂ داور اعظمی ، ۱۲

۲. آنکھیں سینکنا ، گھورنا ، دیدار کرنا .

سرد مہری ہو چکی بیٹھو گھڑی بھر روبرو
ہم بھی آنکھیں گرم کرلیں آتش رخسار سے

۱۹۱۱ تسلیم (امیر اللغات ، ۱ : ۲۸۳)

— گَرم ہونا

محاورہ .

۱. آنکھیں گرم کرنا (رک) کا لازم .

۲. نیند آ جانا .

گرم کیا خاک ہوں آنکھیں شب تنہائی میں
سوزش دل سے کسی وقت نہیں دل ٹھنڈا

؟ بشیر (نور اللغات ، ۱ : ۲۰۳)

— گڑانا

ف م .

رک : آنکھوں میں آنکھیں گڑانا (مع مثال) .

— گڑھے میں جا رہنا

ف م .

آنکھوں کے ڈھیلوں کا اندر کو دھنس جانا .

کس نے وقت نزع کہہ دیں گور کی دلچسپیاں
جا رہیں آنکھیں گڑھے میں پہلے مجھ بیمار سے

۱۹۱۱ تسلیم (امیر اللغات ، ۱ : ۲۸۴)

— لال بَھبُوکا ہونا

محاورہ .

رک : آنکھیں لال ہونا .

خیر تو ہے یہ کس پر عتاب ہے کہ آنکھیں لال بھبوکا ہو رہی ہیں .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۲۰۳

— لال پِیلی کَرنا

محاورہ .

رک : آنکھیں لال کرنا .

عمرو کی طرف بنظر قہر دیکھا عمرو نے بھی آنکھیں لال پیلی کیں .

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۱۹

یہ بڈھا غوث خان کیسی آنکھیں لال پیلی کر رہا ہے .

۱۹۲۲ گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۲

— لال کَرنا

محاورہ .

غصہ کرنا .

پھر گئی صورت مریخ نظر میں میری
لال آنکھیں کیے جس وقت وہ جلاد آیا

۱۸۴۴ دیوان رند ، ۲ : ۲۵۲

جب خون عاشقوں کا مد نظر تمھیں ہو
پہلے چڑھا کے تیوری آنکھوں کو لال کرنا

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، د ، ۲۲

ـــ لال ہونا ف م : محاورہ .

(آشوب چشم بخار کی شدت غصے نشے نیند کے خمار یا بہت رونے سے) آنکھوں کے ڈھیلوں کا رنگ لال بھبوکا ہو جانا .

منکر پاک ہے وہ شیشے کی خون ریزی سے
مردماں دیکھو تو پھر آنکھیں ہیں کیوں لال اس کی

۱۸۰۱ جوشش ، د ، ۱۸۴

تمہاری آنکھیں لال تھیں اور تم نے دل بھاری کیا تھا .

۱۹۲۴ انشائے بشیر ، ۲۶۸

ـــ لگائے رہنا محاورہ .

برابر دیکھتے رہنا .

اس کے عارض سے ہوا تھا جو دوچار آئنے میں
رہتا ہے آنکھیں لگائے ہوئے یار آئنے میں

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۱۵۳

مشکیزہ لیے پانی جو بھرنے کو تھے آئے
دریا کے حبابوں سے رہے آنکھیں لگائے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۸

ـــ لگی رہنا/ہونا محاورہ .

مسلسل آنکھیں کسی طرف جمی رہنا ، انتظار ہونا .

کیا تھے مینھ سقف چھلنی تمام چھت سے آنکھیں لگی رہے ہیں مدام

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۰۸

میری تو دروازے پر آنکھیں لگی رہتی ہیں .

۱۹۶۱ ہالہ ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۱۷

ـــ مانگنا ف م .

بینائی کا خواستگار ہونا .

نہ دکھلائے فلک میری طرح روز سیہ اس کو
پھرے گا قیس آنکھیں مانگتا غول بیاباں سے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۰

تاڑی بند ہونے کے چھ ماہ بعد وہ آنکھیں مانگنے لگا .

۱۹۵۸ میلہ گھومنی ، ۲۲۴

ـــ مٹکانا/مچکانا ف م .

رک : آنکھیں چمکانا .

مٹکائے وہ غضب ہیں آنکھیں دم نظارہ
ناچیں گی پتلیاں کیا ان پتلیوں کے آگے

۱۸۵۶ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۹۳

آنکھوں کو ذرا مچکا مچکا کر بچے کو دکھائے تاکہ بچہ خوش ہو .

۱۹۲۰ بیوی کی تربیت ، حسن نظامی ، ۱۲

ـــ مچمچانا ف م .

آنکھیں جلد جلد کھولنا اور بند کرنا .

اس نے آنکھیں مچمچائیں عقیلہ بیگم کی جان میں جان آئی .

۱۹۶۱ ہالہ ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۲۳۱

ـــ مَلنا ف م .

۱. رک : آنکھ ملنا .

۲. کسی چیز سے عجز و انکسار یا محبت یا عقیدتمندی کی بنیاد پر آنکھیں مس کرنا یا رگڑنا .

کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں
کبھی گر دور بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

۱۸۴۰ شہیدی ، د ، ۳

جان دینے کے لیے آئے جو تھے شاہ کے ساتھ
آنکھیں ملتے تھے در پاک پہ کس چاہ کے ساتھ

۱۹۷۶ عزم جونپوری ، مرثیہ ، ۲

ـــ مِلنا ف م .

۱. رک : آنکھ ملنا .

۲. بینائی اور بصارت حاصل ہونا .

دل کیوں نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن
اندھوں کو ملیں روضۂ شبیر میں آنکھیں

۱۸۷۰ دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷۵

زیب دیتی ہیں جو ارباب نظر کو آنکھیں
دیدہ ریزی سے وہ ملتی ہیں بشر کو آنکھیں

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۵

ـــ مُندتے کیا دیر ہے فقرہ .

موت آنے میں دیر نہیں لگتی ، زندگی کا کیا بھروسا ہے .

ہاں آنکھیں مندتے دیر نہیں لگتی میری جاں
میں کان کھولے رکھتا ہوں تیرے شتاب ہو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۸۰

ـــ نَتھرنا محاورہ .

نزع میں پتلیاں پھرانا .

آنکھیں نتھر کے کچھ تڑپے کچھ پھڑکے اور ٹھنڈے ہوگئے .

۱۹۵۴ اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۸

ـــ نچھانا محاورہ .

دیدہ ریزی کرنا ، نگاہ جمانا .

فردوں کا مقابلہ کر لیجیو ، رات بھر آنکھیں نچھائی ہیں فارم بھر گئے کھانے سے نہ ملا سکا .

۱۹۵۴ اپنی موج میں ، آوارہ ، ۶۲

ـــ نکالنا ف م : محاورہ .

۱. رک : آنکھ نکالنا .

۲. گھور کر ڈرانا .

رشک مہ بن ہے یہ اندھیر کہ مجھ پر تارے
دمبدم آنکھیں نکالے ہیں شب تار سے مل

۱۸۴۰ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۱۰

۳. آنکھوں کے ڈھیلے حلقے کے باہر کھینچ لینا (اگلے زمانے کی ایک سزا).

آنکھیں کس کی نہیں نادر نے نکالیں بے جرم
سرمۂ روشنی چشم ہے یاں خاکِ قدم

۱۸۷۲ مرآۃ الغیب ، ۵

تم میرے گھر میں آؤ تم میرے دل میں آؤ
آنکھیں اٹھا کے دیکھوں آنکھیں نکال لینا

۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۳۳

— نکلنا
ف مر ؛ محاورہ .

۱. آنکھیں نکالنا (رک) کا لازم .

اک روز یہ سوجھنا ہے تجھ بن پیارے
آنکھیں بھی نکل پڑیں گی روتے روتے

۱۷۹۸ بیان ، د ، ۶۳

مجھ مست کو گلشن کی ہوا راس نہ آئی
آنکھیں نکل آئیں کوئی انگور جو تاکا

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۲

۲. آنکھیں اگنا ، پیدا ہونا ، پھوٹنا (بطور ایہام) .

نرگس ترے بیمار کی تربت پہ نہیں ہیں
یہ دیکھنے کو تیرے نکل آئی ہیں آنکھیں

۱۸۳۹ اسیر اکبر آبادی ، د ، ۹۵

— نکلی پڑتی ہیں
فقرہ .

سر اور آنکھوں میں شدید درد ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۸۶) .

— نیلی پیلی کرنا
محاورہ

غصے سے دیکھنا .

اب تو آنکھیں نیلی پیلی کر جتاتا ہے وہ شوخ
بزم میں آ چشمِ حیرت سے نہ دیکھا کر ہمیں

۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۱۰۰

نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں جو مجھکو دیکھ کر
ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا

۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۲)

— ہونا
محاورہ .

۱. بصیرت ہونا ، دانش و بینش پائی جانا .

جو آنکھیں ہوں تو ہر قطرے سے شبنم کے یہ ہے روشن
دریں گلشن میسر نیست ترک احولی کردن

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۴۲۱

آنکھیں جو ہوں تو عین ہے مقصود ہر جگہ
بالذات ہے جہاں میں وہ موجود ہر جگہ

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۶۲۷

خزاں کا روپ بھی دلکش ہے آنکھیں ہوں تو کھل جائے
تم ایسوں سے ابھی اے نوجوانو کم نہیں ہیں ہم

۱۹۲۷ شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۸۲

۲. چیتنا ، متنبہ ہونا ، کسی حادثے سے عبرت پکڑنا .

پہلے سے نہ سوچیے جب یہ دن دیکھا تو آنکھیں ہوئیں .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۸۶

تم نے دل لے کر نگاہیں پھیر لیں اچھا کیا
اب نظربازوں کو بھی آنکھیں مری جاں ہوگئیں

۱۹۳۶ برق دہلوی ، حرف ناتمام ، ۱۱۱

— ہوئیں چار دل میں آیا پیار ، آنکھیں ہوئیں اوٹ دل (— جی) میں آئی (— پڑی) کھوٹ
کہاوت .

رک : آنکھ ہوئی چار .

چلو میں ایسے پھلاسڑوں میں نہیں پڑتی وہی مثل ہے کہ جب آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں پڑی کھوٹ .

۱۸۹۷ طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۲۹

سامنے تو میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہو جب الگ ہوتے ہو تو کچھ خیال میں نہیں رہتا . . . آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار آنکھیں ہوئیں اوٹ جی میں آئی کھوٹ .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، نشتر ، ۱۱۲

آنگ
(مغ) امذ : ~ انگ : آنگھ .

۱. رک : آنگ (مع تحتی الفاظ) .

ہو تن فرش کر تج تلے تک بچھاؤں
لگا آنگ کوں آنگ ستوس پاؤں

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۶

شک نکو کس کوے ہوں اے یوسف
گر پرت پیرہن تجھ آنگ میں ہے

۱۷۱۷ بحری ، ک ، ۱۹۷

عروس کی ماں نے مجھ سے کہا کہ کچھ گہنا کپڑا کسی بڑے آدمی کے یہاں سے مجھے مانگ لادے جلوے کے وقت دلہن کے آنگ پر ڈالیں .

۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۱۳۹

۲. پستان ، کچ ، چھاتی ، چوچی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۹۹) .

— پر ہاتھ پھیرنا
ف مر ؛ محاورہ (قدیم) .

جسم پر ہاتھ پھیرنا ؛ شفقت کا برتاؤ کرنا .

انو گود میں پکڑے حیدرا سے پھرائے آنگ پر ہاتھ بکسرا سے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۷۲

— پکڑنا
محاورہ .

فربہ ہونا ، جسم پر گوشت چڑھنا ، موٹا تازہ ہونا .

میں نے اس جنگل میں چر چگ کر کچھ آنگ پکڑا .

۱۸۲۴ سیر عشرت ، ۲۴

— جھانکنا
محاورہ (قدیم) .

جسم کو چھپانا .

ایک کپڑا آنگ جھانکے سا ہوا تو بس شرعی مجھ کوں
زرینہ زر کی کسوت تو مٹی ہوں کھاؤں جیو برسوں

۱۶۹۷ ہاشمی ، د ، ۱۵۲

ـــ سُکھ کَر کاڑی ہونا محاورہ (قدیم) .

جسم سوکھ کر کانٹا ہونا .

دولاہے سوں میرا آنگ سکھ کر کاڑی ہوگیا .

۱۷۶۵ انوار سہیلی ، ابراہیم بیجا پوری (دکنی اردو کی لغت ، ۹)

ـــ لگانا ف م ؛ محاورہ .

۱. جسم کو مس کرنا ، ایک جسم دوسرے جسم سے ملانا ، (مثال کے لیے) رک : آنگ (معنی ۱ ، ۱ طوطی نامہ) .

۲. گلے لگانا ، معانقہ کرنا ، ہم آغوش ہونا ، لپٹا لینا (پلیٹس) .

ـــ لگنا ف ل ؛ محاورہ (قدیم) .

۱. آنگ لگانا (رک) کا فعل لازم .

۲. (غذا کے لیے) ہضم ہوکر جز و بدن ہونا ، اراسی پیدا کرنا .

جب تک ترے بدن کو نہ عاشق بدن لگے
لگتا نہیں ہے تب تئیں ہرگز کچھ اس کے آنگ

? میر سجاد (نکات الشعراء ، ۹۷)

ـــ موڑنا محاورہ (قدیم) .

انگڑائی لینا ؛ بچنا ، پرہیز کرنا ، احتراز کرنا ؛ انکسار برتنا ، عاجزی سے پیش آنا (پلیٹس) .

ـــ ہلکا کَرنا محاورہ (قدیم) .

تکان دور کرنا ، تھکن مٹانا .

بزان شاہ بھتیجے کو بھیجے حمام کئے خوش دہولا آنگ ہلکا تمام

۱۶۸۱ جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۱۹۶

آنگا (مغ) امذ .

کَولی ، (پھیلا ہوا) آغوش ، جھپَٹ ؛ (کاڑی کا) دُھرا ؛ کرابہ ، پھاڑا (پلیٹس) .

[س : انگ + ک : अङ्ग + क]

آنگَن (مغ ، فت گ) امذ : ~ آنگنائی .

مکان کی عمارت کے سامنے غیر مسقف گھرا ہوا حصہ جو مکان کا جز ہو ، صحن .

دستیں سیوک اوس کے چھارے تمام کنگر اوس کے آنگن کے تارے تمام

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۵

آنگن میں کھڑا ہو کے اپنی عورت سے آئینہ مانگنے لگا .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۹۷

نوکروں نے میرے صندوق کو اٹھا کر دوسرے صندوقوں کے درمیان آنگن میں رکھ دیا .

۱۹۲۰ الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۸۸

[س : آنگن अङ्गन]

ـــ ٹیڑھا محاورہ .

مشہور کہاوت : ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا (رک) کا جزو (کا ہے تنہا مستعمل) مترادف : (اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لیے) بھونڈا عذر .

اگر ہم نے اب بھی کچھ نہ کیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگے چل کر آنگن ٹیڑھا نہ ہو .

۱۹۲۲ اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۴۰

آنگُو (ن) (مغ و مع) م ف (قدیم) .

آگے ، سامنے .

جوں ہت تیغ لے ڈونگر اوپر چڑھیا
خراب ایک گھور آنکھوں واں تھا دسیا

۱۶۴۹ خاورنامہ ، (ق) ۳۴۴

بادشاہ سوار جد ہوئے تب آنگو روپئے لٹتے جاتے تھے .

۱۷۴۶ قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸

[رک : آگے]

آنگی (مغ) امث .

آنگیا ، محرم ، چولی ، سینہ بند (فرہنگ آصفیہ ۱ : ۳۰۱) .

[س : آنگ + اکا इका]

آنگے (مغ) م ف (قدیم) .

رک : آگے .

تیری قدرت آنگے ہے ذرے نے کم عرش پور کرسی و لوح و قلم

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۲۱

ـــ پچھے/پچھیں م ف (قدیم) .

ایک دوسرے کے بعد ، آگے پیچھے (رک) .

ہیں آنگے پچھے جان پارے ہمیں سمج لیویں آپس میں بارے ہمیں

۱۶۲۵ سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۹

آنگھ (مغ) امذ .

رک : آنگ .

اکثر اس کے شروع میں تھوڑتھوڑی شدت سے ہوتی یا آنگھ . . . پر . . . ذری تھنڈ بجتی .

۱۸۴۸ اصول فن قبالت ، ۱۹۰

آنگھے (مغ) م ف (قدیم) .

رک : آگے .

ہمت نے مکتوب لکھا تھا سو قامت کے آنگھے کھڑایا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۲۸۷

آنٹنا (۱) (سک ن) ف م (قدیم) .

لانا .

غنیمت پچھانے اے تانتا لنبا کر کے میدان میں آنٹنا

۱۶۶۵ علی نامہ ، نصرتی ، ۲۸۳

[س : آ + نینی یم आ + नयनीय]

آنْنا (۲)
ف ل (قدیم) .

آنا ، وارد ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۷۷).

[आंना ، آنْنا]

آنَنْد
(فت ن ، سک ن) .

(الف) امذ ؛ امث .

۱. خوشی ، مسرت ، شادمانی .

سراسر بھرا مجلس آنند سوں دیا ملک ہور راج فرزند کوں

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰

ہنسی خوشی گھر کو گئے سارے شہر میں آنند ہوگئی .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۲

گانے کے آنے کا آنند تو جب ہے کہ اس کا . . قدم بھی اچھا ہو .

۱۹۳۵ گئودان ، ۵۹

۲. چین ، سکھ ، آرام ، عیش .

اہل شہر بے خبر گھروں میں پڑے آنند کر رہے تھے .

۱۸۸۴ قصص ہند ، ۲ : ۱۱

قسمت مجھ سے یہ آنند کا گھر چھوڑا رہی ہے .

۱۹۳۶ پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۸۲

۳. مزہ ، لطف اندوزی .

صبا لگ مل اوس سات آنند کر جھنجر کیچ ہوتے اچھے اپنے گھر

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۵

اے راجہ پنڈت چتر عقل مند لوگ جو ہیں ان کے دن تو گیت اور شاستر کے آنند میں کٹتے ہیں .

۱۸۰۴ بیتال پچیسی ، ۷

آج بہوبن سہ بھوجیہ کا آنند رہے گا .

۱۹۲۱ پتنی پرتاپ ، ۹۲

اف : کرنا ، رہنا ، ہونا .

(ب) صف .

خوش ، مگن ، بے فکر .

بزن بر تنکۂ او دھکۂ چند کہ تا باشد بیک دیگر بس آنند

۱۷۱۳ جعفرزٹلی ، ک (ق) ، ۳۸

جب وہ تپشیا کر کے باہر نکلا اس نے جھک کر سلام کیا وہ بولا بچہ آنند رہو .

۱۸۹۰ فسانۂ دل فریب ، ۱۱۱

سب کارج سِدھ ہوں آنند رہیں .

۱۹۱۰ راحت زمانی ، ۴۰

[س : آنند आनन्द]

ـــ بَدھاوا
(ـــ فت ب) امذ .

خوشی کا گیت ؛ شادیانہ ؛ مبارکبادی ؛ خوشی کا ناچ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۳۰۱) .

[آنند + بدھاوا (رک)]

ـــ کے تار بَجانا
محاورہ .

عیش کرنا ، مگن رہنا ، چین کی بنسی بجانا .

بننا سنورنا ، پہننا اوڑھنا ، نہ سہی ، نہ سہی دل کو تھا تو چین ، اپنے بجاتی تو تھی آنند کے تار .

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۱۲۷

ـــ کے تار بَجْنا
محاورہ .

آنند کے تار بجانا (رک) کا لازم .

نوشہ کو مراثی سج رہے تھے آنند کے تار بج رہے تھے

۱۸۹۲ (مثنوی) ناز و نعمت ، اخترنگینوی ، ۱۲

ـــ مَنْگَل
(ـــ فت م ، غنہ ، فت گ) امذ .

جشن شادی ، ناچ رنگ وغیرہ ؛ ہنسی مذاق ؛ آرام ، راحت ، سکھ ، چین (پلیٹس) .

[آنند + منگل (رک)]

آنَنْدگی
(فت ن ، سک ن ، د) امث (قدیم) .

عیش و عشرت ، مزہ ، آرام .

کیتک دیس دنیا میں کر زندگی کیا گھونسلا ڈال آنندگی

۱۶۹۵ دیپک پتنگ ، عشرتی ، ۲۲ (الف)

[آنند (رک) + ا : گی ، لاحقۂ کیفیت]

آنَنْدی
(فت ن ، سک ن) .

(الف) صف .

خوش و خرم ، عیش پسند ، راحت طلب .

ہم آنندی لوگ تمہارے گھر کو آرام کی جگہ سمجھ کر اپنا دل خوش کرنے کے لئے آئے ہیں .

۱۹۱۱ بھلا پیار ، ۲۷

(ب) امث .

رک : آنندگی (ماخوذ : پلیٹس) .

[آنند + ا : ی ، لاحقۂ صفت ؛ کیفیت]

آنْو
(مغ) امث ؛ ~ آنْوں .

۱.(i) ایک طرح کی لیسدار سفید رطوبت جو عموماً پیچش کی حالت میں آنتوں سے خارج ہوتی ہے .

ہر ایک آنوں کی پھٹکی ہے ریزۂ الماس

۱۸۳۲ چہرگین ، د ، ۳۰

(ii) وہ مادہ جو بچے کی پیدائش کے وقت آنول نال کے ساتھ نکلتا ہے .

تولد ہوتے ہی بچے کا جسد آنو آلودہ رہتا ہے .

۱۸۳۸ اصول فن قبالت ، ۱۷۳

۲. آنتوں کی بیماری ، پیچش جس میں آنوں خارج ہوتی ہے .

اگر ہو لید میں چکنائی بھائی تو اس کو آنو ہے دے اس کو رائی

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۱۰

[س : آم आम]

ـــ آنا/بیٹھنا/پَڑنا
محاورہ .

پیچش کا مرض پیدا ہو جانا (پلیٹس ؛ امیراللغات ، ۱ : ۲۸۷).

ـــ کے لَچّھے نِکالے
فقرہ .

(مراداً) خوب بے محل آراءت چھانٹی ؛ اچھو ہو گیا (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۲ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۷۷) .

— گرنا محاورہ۔

پیچش کا مرض ہونا، آنو آنا (ماخوذ: امیراللغات، ۱: ۲۸۷؛ نوراللغات، ۱: ۲۰۲)۔

— گلے میں اٹکی فقرہ۔

رک: آنو کے لچھے نکالنے (نوراللغات، ۱: ۲۰۲)۔

— لہو (فت ل، و مع) امذ۔

پیچش، (غالباً) خونیں پیچش، وہ پیچش جس میں آنو کے ساتھ خون بھی آتا ہے (ماخوذ: پلیٹس)۔

[آنو + لہو (رک)]

آنول (۱) (مغ، فت و) امث۔

۱۔ وہ تلی سے مشابہ ٹکیا جو پیدا ہوتے وقت بچے کے ننڈی یعنی نال کے آخر میں لگی ہوتی ہے۔

حمل کے وقت پر جب بچہ رحم میں رہتا ہے تب ماں اور بچے کے بیچ میں آنول کی معرفت سے لہو کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

۱۸۴۸ اصول فن قبالت، ۳۹

۲۔ وہ آلائش جو بچہ پیدا ہوتے وقت نکلتی ہے۔

آنول صاف نہ نکلی اس کا ذرہ پیٹ میں رہا زہر اتر گیا۔

۱۹۲۰ گدڑی میں لعل، ۱۲۳

۳۔ وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ آنول نکالنے کے لیے چوٹی کے بال منہ میں ڈال کر یہ ابکائیاں لوائی جارہی ہیں۔

۱۹۲۷ فرحت، مضامین، ۷: ۱۷

[س: آم + ل ल + आम]

— جھانول (— مغ، فت و) امذ۔

جڑواں بچے، توام (پلیٹس)۔

[آنول + جھانول، جھول (رک) سے]

— نال امذ؛ امث۔

بچے کی لڑھی ہوئی آنت اور اس میں جڑی ہوئی ٹکیا جو پیدائش کے وقت نکلتی ہے۔

قب: آنول۔

اگر کسی کے گھر میں لڑکا پیدا ہو تو اس کی آنول نال یعنی ناف رکھ چھوڑے۔

۱۸۲۲ مفید الاجسام، ۸۰

بادشاہ بیگم نے آنول نال کٹوا کر نہلا دھلا کر اسے گود میں لیا۔

۱۹۳۵ بیگمات شاہان اودھ، ۲۰

[آنول + نال (رک)]

— نال گڑنا محاورہ۔

پیدائش ہونا، پیدائشی حق ہونا۔

میرا ۔ ۔ ۔ آنول نال وہیں گڑا ہے۔

۱۸۰۲ باغ و بہار، ۴

مجال کیا جو مقابل ہو موجۂ سیال
گڑا ہے برق کے دامن میں اس کا آنول نال

۱۹۱۲ شمیم، مرثیہ، ۱۷

آنول (۲) (مغ، فت و) امذ۔

رک: آنولا (پلیٹس)۔

— گٹا (فت گ، شد ٹ) امذ۔

سوکھا ہوا آملہ، ایسا آملہ جو درخت سے سوکھ کر گرے (فرہنگ آصفیہ، ۱: ۲۰۲)۔

[آنول + گٹا (رک)]

آنولا (مغ، سک و) امذ؛ ~ آنولہ۔

رک: آملہ۔

آنولہ میوۂ ترش ہندی تابستانی۔

۱۵۹۳ آئین اکبری، ۱: ۵۲

نمک میں آنولا اور ہر بہیڑا　　منگا بازار سے یہ سب بکھیڑا

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین، ۲۰

ٹھنڈائیاں بھگوئی جارہی ہیں آنولے کے بڑ کے مربے آرہے ہیں۔

۱۹۲۲ اختری بیگم، ۵۵

آنولا سار گندھک (مغ، سک و، ر، فت گ، سک ن، فت د ھ) امث۔

(علم الادویہ) صاف کی ہوئی گندھک جو ذائقہ میں بہت کھٹی ہوتی ہے۔

گندھک آنولا سار کو آک سفید پھول والی کے چار تولہ دودھ میں دو بار تر کر کے خشک کریں۔

۱۸۷۳ تریاق مسموم، ۶۰

[س: آمَل अमल (= کھٹا) + سار सार (= خالص، مغز) + گندھک (رک)]

آنولا جھانولا (مغ، سک و، مغ، سک و) امذ۔

رک: آنول جھانول۔

ترتیب تیسری آنولے جھانولے یا تین چار بچے رحم میں ملکر ہوویں۔

۱۸۴۸ اصول فن قبالت، ۶۲

آنولے کا کھایا اور بڑے کا سمجھایا پیچھے مزہ دیتا ہے کہاوت۔

رک: آملے کا کھایا الخ۔

جب یہ چولا لحیم شحیم ہونے کی وجہ سے پکڑا گیا اور پھانسی کا حکم ہوا تو نہایت پچھتایا اور گرو کا کہنا یاد آیا، سچ ہے آنولے کا کھایا اور بڑے کا سمجھایا پیچھے مزہ دیتا ہے۔

۱۹۲۷ قصص الامثال، ۳۶

آنوَن (مغ، فت و) امث۔

۱۔ ہنڈیا کے پیندے پر مٹی کا ہوتا جو اس کو جلنے سے بچاتا ہے (اپ و، ۳: ۱۳۶)۔

اف : پھیرنا .
۲. پہیے کی ناکے سوراخ کے اندر کا آہنی نلوایا نلی جو دھرے کی رگڑ سے بچاؤ کے لیے لگائی جاتی ہے ، آون (ا پ و ، ۵ : ۱۰۵) .
[غالباً انوی अन्वय (= جڑا ہوا)]

آنونے کا چُولھا

(مغ ، فت و) امذ .

دہرا چولھا جو آگے پیچھے بنایا جائے (فرہنگ اثر ، ۱۲۳) .

آنہ

(فت ن) امذ .

رک : آنا (۲) (مع تابعات) .
آنے دو آنے پر وہ مرتی تھی   آنے پر اپنا کام کرتی تھی
۱۸۶۱   دیوان اختر (واجد علی شاہ) ، ۹۶۴

آنہار/آنہارا

(سک ن) صف .

آنے والا ، وارد ہونے والا (قدیم اردو کی لغت ، ۱) .
مثال کے لیے دیکھو : آن (۲) کا تحتی .
[ا : آن (۲) (رک) + ہارا ، لاحقۂ صفت]

آنہڑ

(مغ ، فت ہ) امذ .

(ٹھگی) ظرف ، برتن ، بھانڈا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۲) .
[مقامی]

آنئتی پائنتی

(مغ ، کس ہ / مغ کس ء) ظرف ؛ ~ آنئتی پائنتی .

(لفظاً) سرہانے اور پانو کے نیچے کی جگہ ، (مراداً) پلنگ یا مسہری کے کسی بھی حصے میں ، چارپائی وغیرہ کے کسی بھی طرف .
ابھی ہماری کیا فکر ہے ہمیں کچھ تکلیف نہیں آنئتی پائنتی جہاں پائیں گے پڑ رہیں گے .
۱۹۲۴   نور اللغات ، ۱ : ۲۰۵
[آنئتی (= سرہانا) + پائنتی (رک)]

آنی (۱)

صف .

آنے والی ، جس کا آنا لازم ہو ، لازم الورود ، جو آکر رہے ، (قسمت میں لکھی ہوئی (عموماً آفت یا مصیبت وغیرہ کے ساتھ یا ان کے لیے مستعمل) .
لاتی نہ تمھیں کرب و بلا میں نہ یہ سہتی
تقدیر میں آنی تھی یہ آفت علی اکبر
۱۸۷۱   ایمان ، واجد علی شاہ ، ۱۳
اب آنسوؤں کی نہر ان آنکھوں سے بہے گی
آنی ہے جو تا شام وہ آکر ہی رہے گی
۱۹۱۲   شمیم ، مرثیہ ، ۸۱
[۱ : آنا (رک) سے]

ـــ جانی

صف .

ناپائدار ، چند روزہ ، فانی ، زوال پذیر .
ملک و مال وسلطنت اک آنی جانی چیز تھی
جو ہمیشہ رہنے والی تھی وہ دولت کیا ہوئی
۱۸۸۸   کلیات نظم حالی ، ۲ : ۴۷
یہ سب آنی جانی چیزیں ہیں .
۱۹۶۱   عبدالحق ، مقدمات ، ۱ : ۳۲
[آنی + ۱ : جانی ، جانا (رک) سے]

آنی (۲)

صف .

وقتی ، عارضی ، آن بھر کا .
وہ عالم باقی ہے تو یہ عالم فانی
وہ روح یہ پیکر وہ دوامی تو یہ آنی
۱۸۸۷   مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۴
اس کا ارادہ بھی وقتی اور آنی ہوتا ہے .
۱۹۱۸   روح الاجتماع ، ۲۴
[رک : آن (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت]

آنی (۳)

صف .

آن (= شان) سے منسوب : آن اور وقار پر مبنی ، وہ بات جسے اپنی آن بان کا مسئلہ بنا کر کوئی اڑ جائے ، ترکیب میں مستعمل .
[رک : آن (۱) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ بانی

امث .

ضد ، اڑ ، ہٹ ؛ چھیڑ چھاڑ ، شرارت .
اپنی آنی بانی سے نہ چوکتا تھا سب سے بڑھ کر میری گت بناتا تھا .
۱۸۹۹   امراؤ جان ادا ، ۵۳
میں تیرا بہت بڑا پاس کرتی ہوں مگر تو اپنی آنی بانی سے باز نہیں آتا .
۱۹۰۸   آفتاب شجاعت ، ۱/۵ : ۴۹
[آنی + بانی (رک)]

ـــ سے بانی نہ ہونا

محاورہ .

بات پر اڑے رہنا ، ٹس سے مس نہ ہونا (کا ہے بطور استفہام انکاری) .
لاکھ میں نے سمجھایا بگڑ کر سنور کر مار کر چمکار کر مگر کیا مجال جو اپنی آنی سے بانی ہو .
۱۹۱۰   لڑکیوں کی انشا ، ۴۸

ـــ کانی

امث .

رک : آنی بانی .
چاہے کچھ ہی ہو اپنی آنی کانی سے نہیں چوکتے .
۱۹۲۴   ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۶
[آنی + کانی ، تابع]

آنے

ف ل .

آنا (رک : آنا (۱)) کی مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل .

ـــ آنے کی ہونا

محاورہ .

آمد آمد ہونا .
بچوں کے آنے آنے کی جب غل ہوئی گزوڑ
وہ شیرنی بھی تکنے لگی اپنے منہ کو موڑ
۱۸۳۰   نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷
دہلی میں تمہارے جانے کو منع نہیں کرتی مگر تم خود سوچ لو روز آنے آنے کی ہو رہی ہے .
۱۹۳۶   گرداب حیات ، ۲۸

— بہانے کرنا ف م .

حیلے حوالے کرنا ، ٹال مٹول کرنا .

عشق کا جن نبوجیے ان نگٹ بھاو   برت میں ان کرے بہو آنے بہانے

۱۶۱۱   قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱۲

میں نے کئی بار شجاعت سے کہا کہ احسان صاحب سے میری ملاقات کرا دے لیکن یہ آنے بہانے کرتا رہا .

۱۹۴۳   جہان دانش ، ۱۵۹

— جانے امذ .

آمد و رفت .

جوانان جو جس کوں قبولیں نہیں
دیکھیے کیں اسی آنے جانے منیں

۱۶۴۹   خاور نامہ ، ۵۱

— کا صف (جبکہ اس کے بعد مضاف نہ ہو) ؛ مث : آنے کی .

آنے والا ، آنے کے لیے تیار ، آنے کے قابل (عموماً نفی میں مستعمل) ، جیسے : یہ جوتا پاؤں میں نہیں آنے کا .

آنے ہی کہتے ہو میں جاؤں گا   میں بھی آنے کا نہیں جانیے آپ

۱۸۳۲   دیوان رند ، ۱ : ۲۱

دیکھ لو زاد سفر وقت ہے یہ جانے کا
پھر کبھی لوٹ کے یہ وقت نہیں آنے کا

۱۹۲۵   مراثی نسیم ، ۳ : ۷۷

— والی امث .

(مجازاً) موت .

ترے فراق میں مر مر کے جی رہا ہوں کیوں
کہ آنے والی تو بس ایک بار آتی ہے

۱۹۳۲   بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۱۲

آنیا (کس مج ن) ف م (قدیم) .

رک : آننا جس کا یہ فعل ماضی ہے .

اے باغباں بار کر جانیا تھا   بہوت یاری کا حق ادے آنیا تھا

۱۶۴۹   خاور نامہ ، ۲۸۸

آو (۱) (سک و) امث .

آنا (رک) کا حاصل مصدر ، مرکبات میں مستعمل .

— آدر (- فت د) امث .

آو بھگت ، تعظیم و تکریم .

جو آو آدر امیر کی ہوتی ہے غریب کی نہیں ہوتی .

۱۹۶۱   مولوی عبدالحق ، لغت کبیر ، ۱ : ۲ ، ۸۰۸

[آو + آدر (رک)]

— بھاو (- سک و) امذ ؛ امث .

خاطر تواضع ، مدارات ، آو بھگت .

چھوکری کو اپنے یہاں دیکھا تو بڑی خوش ہوئی بڑے آو بھاو سے بٹھایا .

۱۸۹۲   کامنی ، سرشار ، ۲۸۱

ٹھنڈی ہوا میں عشق کی اک انجمن ہے گرم
مہمان ہیں میزبان ہیں بڑی آو بھاو ہے

۱۹۷۷   نیمۂ شعبان کی صبح کا ایک منظر ، ۲

[آو + بھاو (رک)]

— بھگت (- فت بھ ، گ) امث .

رک : آو بھاو .

جوگن کو آو بھگت سے بلوایا .

۱۸۰۲   نثر بے نظیر ، ۱۱۰

بدھو اس کی خوب آو بھگت کرتا تھا . . . وہ اسے کبھی دودھ اور شربت پلائے بغیر نہ آنے دیتا .

۱۹۳۳   میرے بہترین افسانے ، ۹۶

[آو + بھگت (رک)]

— تواضع (- فت ت ، ضم ض) امث .

رک : آو بھاو .

باہر سب کی آو تواضع ، اندر آو بھگت ہو رہی ہے .

۱۹۱۱   قصۂ مہر افروز ، ۴۹

[آو + تواضع (رک)]

— جاو (- سک و) امث .

۱. آمد و رفت ، آنا جانا :

آتے ہیں وہ یہاں نہ ہمیں کو بلاتے ہیں
بیکار قاصدوں کی فقط آو جاو ہے

۱۹۲۴   ثمرۂ فصاحت ، ۲۶۱

۲.(i) کسی چیز کی آنے جانے کی کیفیت یا صورت حال ، اتار چڑھاو ، زیر و بم وغیرہ .

حلال خوری نے کہا کہ بیوی لو بجاؤ کہ آو جاو معلوم ہو .

۱۹۲۳   اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۳۲

(ii) تیزی ، طراری ، پھرتی .

جو میرے داتا نے چاہا تو وہ تاو بھاو اور آو جاو اور کود پھاند اور اپٹ جھپٹ دکھاؤں ہوں . . . چوکڑی بھول جائے .

۱۸۰۳   رانی کیتکی ، ۵

ہر ایک جان فدا اس کے آو جاو پہ تھی
رواں تھی تیغ کہ ندی کوئی چڑھاو پہ تھی

۱۹۱۱   مرثیۂ برجیس (ق) ، ۸

[آو + ا : جاو ، جانا (رک) سے]

آو (۲) (سک و) ف ل ؛ ~ آؤ (املا کی شکل ثانی) .

ادھر سے ادھر پہنچ جاو ، قریب ہو جاو ، سنو ، متوجہ ہو ، چلو ، (ترکیبات میں مستعمل) .

— بوا (— پڑوسن) آڑیں فقرہ .

رک : آ بوا (— پڑوسن) لڑیں (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۸۸ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۵) .

ـــ پڑوسن (ـــ پیرو) گھر سے (ـــ کا) بھی لے جاو کہاوت.

کسی نفع کی امید میں نقصان اٹھانے کے موقع پر مستعمل.

گئے دل پھیرنے کو ہاتھ اٹھایا جان مضطر سے
مثل ہے آو پیرو اور لے جاو مرے گھر سے

۱۸۷۸ سخن بے مثال، ۱۰۰

خدا کرے انہیں بغیر کسی سانحہ کے امریکا سے انعام ملے یا قوم سے یا پھر حکومت ہند ہی سے، یہ نہ ہو کہ آو پیرون (کذا) کچھ گھر سے لے جاؤ.

۱۹۳۲ اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۱۲ : ۱۰

ـــ تو جاو کہاں فقرہ.

اے جان غصے میں بھر گیا، ایسا الجھا کہ جان چھڑانا مشکل ہو گئی.

کل میں نے اتنی بات پوچھی کہ بیٹا شب کو کہاں تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپ سے باہر ہوگئے کہ آو تو جاو کہاں.

۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۲۸۸

ـــ جانے (بھی) دو فقرہ.

چھوڑو، نظرانداز کرو، درگذر کرو.

قتل کیے پر غصہ کیا ہے لاش مری اٹھوانے دو
جان سے ہم بھی جاتے رہے ہیں تم بھی آوجانے دو

۱۸۱۰ میر، ک، ۶۱۶

فرض پہلا تو یہ ہے راہ محبت میں چلو
آو جانے دو ابھی شاہ کی خدمت میں چلو

۱۹۱۲ شمیم، مرثیہ، ۱۷

ـــ جاو گھر تمھارا کھانا مانگے دشمن ہمارا کہاوت.

گھر بار سب تمھارا ہے کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ مت لگانا، بخیل کے لیے مستعمل (ماخوذ : امیراللغات، ۱ : ۲۸۸).

ـــ نہ (فت ن) فقرہ (انشائیہ).

آو (رک) کی تاکید : اقدام عمل کرو، ہمت مت ہارو وغیرہ.

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آو نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

۱۸۶۹ غالب، د، ۲۲۲

آو نہ ذرا ہوا کھا آئیں.

۱۹۲۲ نوراللغات، ۱ : ۲۰۶

[آو + ا : نہ، برائے تاکید]

آوا امذ ؛ ~ آرن ؛ آوہ.

۱. کمھار کی بھٹی جس میں کچے برتن پکائے جاتے ہیں.

سنے جلتے تھے دن کوں ہو کو آوا
برہ کا رات کوں داغے او چاوا

۱۶۶۵ پھول بن، ۱۰۸

کمھار اپنے سارے برتنوں کو آوے میں یکساں گرمی پہنچاتا ہے.

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان، ۵ : ۷۷۳

آوا بنتا ہے قبل سب کے برتن بنتے ہیں اس کے بیچھے

۱۹۲۷ تنظیم الحیات، ۲۲

۲. اینٹیں پکانے کا بھٹا، پزاوہ.

بہت سی جمع کرلو گھر میں اینٹیں
چڑھا رکھا ہے میں نے بھی اک آوا

۱۹۳۱ بہارستان، ظفر علی خاں، ۴۷۹

۳. چولھے کے سامنے ہانڈی وغیرہ کو آنچ لگانے کے لیے عارضی طور پر راکھ اور آگ سے بنایا ہوا گھیرا، راپا.

دودھ آوے میں رکھا اونٹ رہا تھا.

؟ خواجہ محمد شفیع، ابلیس، ۱۵

[ف : آوہ، س : آپاک : आपाक]

ـــ اتارنا محاورہ.

پکنے کے بعد برتنوں یا اینٹوں کا آوے میں سے نکالنا (ماخوذ : امیراللغات، ۱ : ۲۹۹).

ـــ اترنا محاورہ.

رک : 'آوا اتارنا' جس کا یہ لازم ہے (فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۳۰۲).

ـــ بگڑنا محاورہ.

رک : 'آوے کا آوا بگڑنا'.

بنا سکیں گے نہ کچھ اس کا مالوی جی بھی
ہزار سال سے بگڑا ہوا جو آوا ہو

۱۹۳۶ چمنستان، ظفر علی خاں، ۵۹

ـــ بیٹھنا محاورہ.

کھیل بگڑ جانا (ماخوذ : مقدمۂ شعر و شاعری، ۳۱).

ـــ سار بیٹھ گیا فقرہ.

ایک دفعہ ہی بالکل تباہ و برباد ہو گیا (محاورات ہند، صبحان بخش، ۱۵).

ـــ چڑھانا محاورہ.

پکانے کے واسطے برتنوں یا اینٹوں کو آوے میں چننا (امیراللغات، ۱ : ۲۹۹).
مثال کے لیے دیکھو : آوا معنی نمبر ۳ (شعر بہارستان).

ـــ چڑھنا محاورہ.

آوا چڑھانا (رک) کا لازم (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ، ۱ : ۳۰۲).

ـــ کا آوا بگڑا ہے فقرہ.

رک : آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے جو کثیرالاستعمال ہے.

خدا کے فضل سے یہاں آوا کا آوا بگڑا ہوا ہے.

۱۸۷۴ مجالس النسا، ۱ : ۵۱

اس زمانے میں اخلاقی حیثیت سے پورا آوا کا آوا بگڑا ہوا تھا.

۱۹۱۵ حکومت اورنگزیب کی اصل تاریخ، ۲۷

آوا (۲) امذ .

آمد ، ورود مرکبات میں جزو اول کے طور پر مستعمل ہے جیسے آواجائی (رک) .

[آونا (رک) کا حاصل مصدر]

ــ جاوا امذ .

آمد و رفت .

بہر حال یہ آوا جاوا ہی تمہارے کام سے ہے .

۱۹۲۸ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ : ۱۰ ، ۹

[آوا + جاوا ، جاونا (رک) سے]

ــ جاوی/جاہی/جائی امث .

آمد و رفت ، آنا جانا ، آپر جاپر .

دور تک شام کی فوجوں پہ ہوا تھا جاوی
کبھی لشکر میں کبھی نہر پر آوا جاوی

۱۸۷۹ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ۱۲

اس آوا جاہی میں آفتاب بھی اپنی روزانہ مسافت پوری کر چکا تھا .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ : ۸ ، ۲

[آوا + ا : جاوی/جاہی/جائی ، جاونا/جانا (رک) سے]

ــ جاوی/جائی لگا رکھی ہے فقرہ .

کیوں بار بار بلا ضرورت آجا رہے ہو (پلیٹس ؛ امیراللغات ، ۱ : ۲۸۸)

ــ گمن / گون (فت گ ، م / فت گ ، و) امذ ؛ امث .

۱. آمد و رفت ، آمد و شد ، آوا جائی ، آنا جانا .

جگر کوہ اور آپ ہے کوہ کن ہے شیشہ اسے دم کا آوا گون

۱۷۳۹ سراج ، ک ، ۳۰

مانس ایک دن جنم پاتا ہے اور ایک روز خاک ہوتا ہے دنیا کا بھی آوا گون ہے .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۸۸

یہ آیا وہ گیا کی جھڑی دفعۃً لگی میدان کار زار میں آوا گون لگی

۱۹۶۸ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۵

۲. مرنے کے بعد روح کے ایک قالب سے نکل کر (اسی وقت یا کچھ وقت کے بعد) دوسرے قالب میں آنے کا عمل یا عقیدہ (نوع بدل کر یا بغیر بدلے ہوئے) ، ایک جون سے جا کر دوسری جون میں آنا ، تناسخ .

جوگی جی آپ گلشن اسلام میں عبث پیوند کچھ نہ کیجیے آوا گون کی شاخ

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۴۵

اس کا پھل یا انعام اتھوا پرسکار کے لیے منشیہ کو اسلوک میں آنا ہی ہوتا ہے یا سرگ میں جانا پڑتا ہے اس آراگمن کوہی سنسار کہتے ہیں .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۹۷

۳. تبدیل ہیئت ، کایا پلٹ .

کس قیامت کا تان پلٹا ہے جس پہ آوا گون کا دھوکا ہے

۱۸۸۵ مثنوی عالم ، ۹۲

یہ بھاپ جو ہم کو بادل کی شکل میں دکھائی دیتی ہے اوپر کی سردی پاکر مینھ بن کر برستی پانی کی بھاپ ، بھاپ کا پانی یہ آوا گون ہمیشہ ہوتا رہتا ہے .

۱۹۰۴ اجتہاد ، ۲۱

۳. مرنا اور جینا ، مٹنا اور پیدا ہونا .

پکی کھیتی کاٹی جاتی ہے اور نئی بوئی جاتی ہے یہی آوا گون لگ رہا ہے .

۱۸۷۶ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۵

بگولے کے بننے بگڑنے کو دیکھا تمہارے ہی بس کی یہ آوا گون ہے

۱۹۳۸ سریلی بانسری ، ۱۲۲

[ا : آوا + س : گمن / گون (= جانا) गमन]

آوارا صف .

رک : آوارہ جو کثیرالاستعمال ہے .

کچھ بول سبب کیا تھا کیوں تیرے تئیں مارا
ناموس بیاباں میں کا ہے کو ہے آوارا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۳۱۱

آوارجہ (کس ر ، فت ج) امذ ؛ ~ آوارہ .

آمد و خرچ کے حساب کی کتاب ، بہی کھاتہ ، روکڑ بہی (پلیٹس) .

آوارجہ کی بنا ۱۱۷۵ ف سے ہے اور ۱۲۶۶ ف تک آوارجہ مرتب ہوتا رہا .

۱۹۲۹ فرہنگ عثمانیہ ، ۱۵۹

[ف]

آوارگان/آوارگاں (فت ر / سک ر) امذ ، ج .

آوارہ (۱) (رک) کی جمع (ترکیب فارسی میں مستعمل) .

آوارگان گنبد آز و آرزو حاشا اگر تمہیں سر سیر و فراغ ہے

۱۸۸۴ علائی (آخری شمع ، ۴۷)

[ف : آوار (= آوارہ) + گ ، بدل ہ + ان ، لاحقۂ جمع]

آوارگی/آوارگی (فت ر / سک ر) امث .

آوارہ (۱) (رک) کا اسم کیفیت .

دل کب آوارگی کو بھولا ہے ہوگیا خاک اگر بگھولا (بگولا) ہے

۱۷۱۶ دیوان آبرو (ق) ، ۶۰

آوارگی و مسافت چندے اس کے قسمت میں ہے اغلب کہ اس پر کوئی پری عاشق ہو .

۱۸۰۲ نثر بے نظیر ، ۱۰

آوارگی کی طرف رجحان بڑھتا گیا رنگ اور گہرا ہوا اور اپنی زندگی کا ڈرامہ کھیلنے لگے .

۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۵۸

[ف : آوار (= آوارہ) + گ ، بدل ہ + ی ، لاحقۂ کیفیت]

آوارہ (۱) (فت ر) صف .

۱. (ا) سرگرداں ، پریشان .

موئے اس رشک میں ہم تو کہ جو ہے اس کے کوچے میں
پریشاں بے سروپا غمزدہ آوارہ حیراں ہے

۱۸۰۹ جرأت ، د ، ۱۳۲

لیے کمر یہ گناہوں کا اپنے پشتارہ فضا میں جس کی ابھی تک ہے روح آوارہ

۱۹۵۴ مراثی نسیم ، ۲ : ۲۱۶

(ii) پراگندہ ، منتشر ، تتر بتر ، بکھرا ہوا .

خبر لے پیر کنعاں کی کہ کچھ آج نپٹ آوارہ بوئے پیرہن ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۸۶

اس کا مقصد چیمبر کو آوارہ (Stray) اور پراگندہ شعاعوں سے محفوظ رکھنا ہے .

۱۹۷۰ جدید طبیعیات ، ۳۰۸

(iii) تباہ ، برباد ، ضائع .

سامان عیش سب کا سب آوارہ ہو گیا
نوبت سحر کی کوچ کا نقارہ ہو گیا

۱۹۱۸ سحر ، سراج میر خاں ، بیاض سحر ، ۲۷

۲. لچا ، بدچلن ، بد اطوار ، اوباش .

وہ بھی ہوتی چل ہے آوارہ تازہ تازہ ہے شوق نظارہ

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۲۹

دیکھتی ہو اس آوارہ بدمعاش کو .

۱۹۶۱ ہالہ ، اے ۔ آر ۔ خاتون ، ۲۲۱

۳. خاندان گھر یا وطن وغیرہ سے جدا یا دور افتادہ ، نِگھرا ، خانہ بدوش .

بھوت دیس سیں گھر تے آوارہ ہیں پریشان و دل تنگ و بے چارہ ہیں

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۱۱

پڑا ہے اس میں وہ بے جان وطن سے ہو کے آوارہ
کہ جس کو فاطمہ نے بر میں پیغمبر کے پلوایا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۰

جس طرح صحرائے افریقہ کا آوارہ کوئی
یا عرب کی منزلوں کا جس طرح مارا کوئی

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۱۵۲

۴. غیر آباد ، خالی ، ویران .

ایک اور دالان بے چھت سہ درہ آوارہ پڑا ہے .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۶۷۴

۵. (سب سے بچھڑ کر) اکیلا ، تن تنہا .

یکٹ جائے گا شہر کو شاہ کیوں حشم بن چلے گا سو آوارہ کیوں

۱۶۸۳ مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۰

اف : کرنا ہونا .

[ف : آوار (= آوارہ) + ہ ، لاحقۂ نسبت]

ـــ بخت (ـــ فت ب ، سک خ) صف .

پریشانی یا غریب الوطنی وغیرہ جس کا مقسوم ہوگئی ہو .

آوارہ بخت ایسے کہ جن کا نہیں وطن
چکرا رہی ہے گردش دنیائے پر محن

۱۹۳۴ رونق ، کلام رونق ، ۲۳

[آوارہ + بخت (رک)]

ـــ پڑے پھرنا محاورہ .

رک : آوارہ پھرنا .

ایسے لوگوں کی آنکھوں میں ذلیل ہیں جن کے آبا و اجداد اس وقت جنگلوں میں آوارہ پڑے پھرتے تھے .

۱۸۹۹ سرسید ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲۳

ـــ پھرنا محاورہ .

ہرزہ گردی کرنا ، بلا مقصد مارا مارا پھرنا ، سفر کرنا .

چند لچوں اور عیاشوں کے ساتھ تمام دارالخلافہ میں آوارہ پھرتا تھا .

۱۸۸۳ ماسٹر رام چندر ، ۱۱۴

جب آدمی کی بیوی نہ ہو تو سوائے آوارہ پھرنے کے وہ آخر کر ہی کیا سکتا ہے .

۱۹۲۴ مذاکرات نیاز ، ۱۰۱

ـــ جذبہ (ـــ فت ج ، سک ذ ، فت ب) امذ .

جنسی جوش ، عیاشی کا میلان .

کسی آوارہ جذبہ کی وجہ سے یہ بات پیش نہ آئی تھی جوزیفائن پر واقعی وہ عاشق تھا .

۱۹۰۷ نپولین اعظم ، ۳ : ۶۳۰

[آوارہ + جذبہ (رک)]

ـــ چشم (ـــ فت چ ، سک ش) صف .

دیدہ بازی کرنے والا ، عورتوں سے آنکھیں لڑانے والا .

کئی آوارہ چشم پکڑے جا چکے ہیں .

۱۹۶۶ روزنامہ 'جنگ' کراچی ، ۱۷۷/۳۰ : ۵

[آوارہ + چشم (رک)]

ـــ خانماں (ـــ ضم ن) صف .

گھر سے اجھڑا ہوا ، نِگھرا .

ملکہ نا پید اندلسی جس روز سے کہ آوارہ خانماں ہوئی ہے اب تک والدین کی خدمت میں نہیں پہونچی .

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۸ : ۶۰۶

[آوارہ + خانماں (رک)]

ـــ درویش (ـــ فت د ، سک ر ، ی مج) امذ .

وہ فقیر جو مسلسل سفر میں رہے ، گدائے خانہ بدوش ، سادھو .

بابا طاہر اکثر اوقات اپنی زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو آوارہ درویش اور قلندر ظاہر کرتا ہے .

۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۶

[آوارہ + درویش (رک)]

ـــ سری (ـــ فت س) امث .

تخیل کی پراگندگی ، خیالات کی ہرزہ گردی .

شاعری میں ان لوگوں کا حصہ مطلق نہیں جو آوارگی اور آوارہ سری میں مبتلا ہوں .

۱۹۲۱ دستورالاصلاح ، ۱۶۰

[آوارہ + سر (رک) + ف : ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ ء غربت کس اضا (ـــ ضم غ ، سک ر ، فت ب) صف .

پردیس کی خاک چھاننے والا ، مسافر .

صحرا میں جو بلبل ہو کہے کیا وہ چمن کی
آوارۂ غربت کو خبر کیا ہے وطن کی

۱۹۰۷ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۳۰

[آوارہ + غربت (رک)]

ـــ گرد (ـــ فت گ ، سک ر) صف .

پریشانی ، غریب الوطنی یا بد چلنی وغیرہ میں ادھر ادھر گھومنے یا مارا مارا پھرنے والا .

جس قدر اقوام آوارہ گرد ، سانسی ، سانیہ ، کنجر ، کوچنی وغیرہ راقم کے دیکھنے میں آئے ہیں ان سب میں یہ قوم ایماندار . . ہے .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶

غریب آوارہ گرد لڑکوں کو انگلستان کے ہر حصے سے پکڑ کر جمع کر لیا جاتا تھا .

۱۹۲۲ آدمی اور مشین ، ۱۸۵

۲. (قانون) وہ شخص جو بھیک مانگتا ہو یا بلا ظاہری وسائل معاش کے آوارہ پھرتا ہوا پایا جائے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۱۲) .

اسم کیفیت : آوارہ گردی .

بہ سبب چھوٹ جانے آوارہ‌گردی کے ان کو وقت اور اور اشغال کے لیے ہاتھ لگتا ہے .

۱۸۴۵ مزید الاموال ، ۶

جنھیں آوارہ گردی مایۂ صد عیش و راحت ہے
انھیں کیا خوف ہوگا گردش گردون گرداں سے

۱۹۳۵ عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲۹۳

[آوارہ + ف : گرد ، گردیدن (= پھرنا) سے]

ـــ مزاج (ـــ کس م) صف .

ایسا شخص جس کی طبیعت میں آوارگی ہو ، بد چلن ، عیاش ، شوقین مزاج .

صورت اشک سفر کردہ ہوں آوارہ مزاج
نہ پھر آنے کی ہوس ہے نہ وطن کی خواہش

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۰

اس وقت کے سب امیر زادے　　شہزادے ہوں یا وزیر زادے
آوارہ مزاج ہوگئے ہیں　　مفلس محتاج ہوگئے ہیں

۱۹۲۸ مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۵۱

اسم کیفیت : آوارہ مزاجی .

خوف آوارہ مزاجی ہمیں آتا ہے نسیم
طفل اشک آنکھ سے رہنے لگے اکثر باہر

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ،

[آوارہ + مزاج (رک)]

ـــ وطن (ـــ فت و ، ط) صف .

رک : آوارۂ غربت .

اہل حسد کی عداوت سے دونوں بھائی اور ان کا باپ سالہا سال بخوف جان آوارہ وطن رہے .

۱۸۸۷ سخندان فارس ، ۱۰۷

خورفیروز . . . فارس میں سکونت رکھتا تھا زمانے کے انقلاب سے آوارہ وطن ہوکر غزنیں پہنچا .

۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۱ : ۱۲۶

اسم کیفیت : آوارہ وطنی .

صبر و ضبط کا یارا نہ رہا اس لیے بخت آزمائی کے لیے آوارہ وطنی پر کمر باندھی .

۱۹۵۶ بیگمات اودھ ، ۱۰۳

[آوارہ + وطن (رک)]

آوارہ (۲) (فت ر) امذ .

بہی کھاتہ ، آمد و خرچ کا رجسٹر ، (صرف) ترکیب میں مستعمل .

[ف]

ـــ گیر (ـــ ی مع) امذ .

محاسب ، حساب لینے والا ، آڈیٹر (وضع اصطلاحات ، ۱۱۹) .

[آوارہ + ف : گیر ، گرفتن (= لینا ، پکڑنا) سے]

ـــ نویس (ـــ فت ن ، ی مع) امذ .

بہی کھاتہ لکھنے والا ، منشی ، متصدی .

آوارہ نویس ان کے نویسندہ ہوتے ہیں .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۹۴

[آوارہ + ف : نویس ، نوشتن (= لکھنا) سے] .

آواز امث ، امذ (قدیم) .

کان کے ذریعے ہوا کی لہر یا حرکت کا احساس ، جو سنائی دے ، صدا ، ندا ، صوت (جیسے : ہانک پکار ، گانے کی دھن ، لے ، تان ، باج ، جھنکار ، ٹھائیں ٹھائیں ، چیخ ، کراہ ، گونج ، بھنبھناہٹ ، آہٹ ، دھماکا وغیرہ) .

(الف) اصلاً .

بلکتی تھی او یوں جیتے سوں آ باز　　سو ایسے میں سنی دستک کا آواز

۱۶۶۵ پھول بن ، ۶۷

سازوں کی آواز نے ایسا ابوالحسن کو مفتون کیا کہ وہ محو ہو کے اپنے تئیں بھول گیا .

۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۳۴۹

تالاب میں بھی ہے بج رہا ساز　　لہروں اور کشتیوں کی آواز

۱۹۱۰ جذبات نادر ، ۲۹۲

(ب) مجازاً .

۱. سودے والے یا فقیر کی آواز .

کریں تو جا کے گدایانہ اس طرف آواز
اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۲۷۷

این اے سی کی اجازت کے بغیر پھل اور ترکاری والے دفتر سے متصل چبوترے پر بیٹھتے ہیں اور دن بھر ان کی آوازیں کام میں خلل انداز ہوتی ہیں .

۱۹۵۲ ہفت روزہ 'مراد' خیر پور ، ۶ جنوری ، ۲

۲. بلاوا .

استغاثہ جو بلند آپ نے مقتل میں کیا
شہ کی آواز پہ لبیک کا اک شور اٹھا

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۳

۳. شہرت ، آوازہ .

ڈونگر پر دھنواں ایک دسنے لگیا　　تمام ملک آواز اس کا بھریا

۱۶۴۹ خاور نامہ (ق) ، ۵۲۱

حسن بانو کی سخاوت اور خوبصورت ہونے کا آواز سنتے ہی عاشق ہوگیا .

۱۸۰۱ آرائش محفل ، حیدری ، ۱۶

۴. اعلان ، مطالبہ ، احتجاج .

مسلمان عورت . . . اپنے حقوق کی واپسی کے مطالبے میں تنہا نہیں ہے اس کی آواز پر ہر . . . مسلمان لبیک کہے گا .

۱۹۳۶ راشدالخیری ، عالم نسواں ، ۲۴

۵. کلمات ، کلام ، بات یا باتیں ، گفتگو .

ہاتف غیب نے یہ آواز فوج اسلام کے کان میں پہونچائی .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۱۳۲

۶. زبان ، بولی .

وہب کی لاش پہ نوحہ جو پڑھے جاتی تھی
اس کی آواز سمجھ ہی میں نہیں آتی تھی

۱۹۵۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۱۷

۷. (روح ، ضمیر یا دل وغیرہ کا) تقاضا ، مخلصانہ تجویز وغیرہ (جو ذاتی خواہش سے ہو اور جو عوارض و حالات سے متاثر نہ ہو) .

دل کی آواز سادہ ہوتی ہے ، کلمۂ حق ہمیشہ سادہ ہوتا ہے .

۱۹۶۱ عبدالحق ، خطبات ، ۸۲

[ف]

— اُٹھانا محاورہ .

۱. (موسیقی) گانے میں آواز کا بلند کرنا ، اونچے سروں میں گانا .

آواز اٹھاؤ یعنی اونچے سروں میں گاؤ .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۹۲

مہر نالوں سے مرے اس کے ترانے نہ بڑھے
لاکھ گلزار میں بلبل نے اٹھائی آواز

۱۹۳۶ شعاع مہر ، ۵۲

۲. کسی شخص یا بات کے خلاف بولنا ، احتجاج کرنا ، پکار مچانا .

گانڑں کے آدمی تکلیف پاتے مگر ان کے مرتبے کے سبب مخالفت میں آواز نہ اٹھاتے .

۱۹۳۰ اردو گلستان ، ۱۳۷

— اُٹھنا محاورہ .

۱. آواز اٹھانا (رک) کا لازم .

پیانو کی اور پیانو کے ساتھ گانے والوں کی آوازیں اٹھ رہی تھیں .

۱۹۲۰ سجاد حیدر ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ۳۲

جب ۱۸۳۷ع میں فارسی کی بجائے دفتروں اور عدالتوں میں اردو زبان کو رائج کیا گیا تو کسی فرد بشر نے اس کی مخالفت نہ کی اور کہیں سے یہ آواز نہ اٹھی کہ نہیں ، ہندی بھاشا ہونی چاہیے .

۱۹۳۸ خطبات عبدالحق ، ۱۵۰

۲. آواز سنائی دینا ، صدا بلند ہونا .

آواز اٹھی کربل میں واہ حسین و شاہ حسین

۱۵۰۳ نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۹۱)

اٹھی یکبارگی آواز واں سے نہایت آشنائی کی زبان سے

۱۸۲۸ مثنوی نل دمن ، ۲۷

— اُکھڑنا محاورہ .

(موسیقی) تان لگانے یا اپج لینے میں زور کھا کے آواز کا پھٹ جانا ، آواز بے تال اور بے سری ہو جانا .

آواز تو اچھی ہے مگر گاتے گاتے اکھڑی جاتی ہے .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۶

— آنا محاورہ .

آواز سنائی دینا ، آواز کا کان میں پڑنا .

اللہ سے یہی آواز آیا ، اے محمد ایک لک (ایک لاکھ) چوبیس ہزار پیغمبراں میرے طالب نیں کیا .

۱۵۰۰ معراج العاشقین ، ۲۳

آتی ہے تیری ہی آواز جدھر جاتا ہوں
تونے کی بات تو ہر ذرے میں گویائی ہے

۱۹۲۹ نقوش مانی ، ۱۲۸

— بازگَشت کس اضا (– سک ز ، فت گ ، سک ش) امث .

۱. پلٹ کر آنے والی آواز ، وہ آواز جو گنبد دیوار کنوئیں یا پہاڑ وغیرہ سے ٹکراکر واپس آئے .

جواب کیا وہی آواز باز گشت آئی
قفس میں نالۂ جان کاہ کا مزہ نہ ملا

۱۹۲۷ آیات وجدانی ، ۶۵

۲. (مجازاً) گونج ؛ اثر .

محمود کی شاہانہ فتوحات اور معرکہ آرائیاں ایک دلچسپ داستان ہے جس کی آواز باز گشت آج بھی ہندوستان کے در و دیوار سے آرہی ہے .

۱۹۰۷ شعرالعجم ، ۱ : ۵۷

[آواز + بازگشت (رک)]

— بُجھنا محاورہ .

آواز مدھم ہو جانا ، آواز دھیمی پڑ جانا .

آواز بجھ رہی جو دوگانا کی آج ہے
انشا سے کوئی کہدے اب اس کا گلا کرے

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۰۷

— بَدَلنا ف م .

۱. اپنی اصلی آواز کو بدل کر دوسرے لہجے میں بولنا .

جس وقت سنا یہ وہیں آواز بدل کر
آہی کہا گھر میں سے کشن چند کے یاں ہے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۵

در پر جو صدا دیتے ہوں آواز بدل کے
وہ چنٹ ہیں آجاتے ہیں انداز بدل کے

۱۹۱۷ دیوان ریختی ، شبیر خاں ، ۱۰۳

۲. آواز میں فرق آجانا ، لہجے میں تبدیلی پیدا ہونا .

ہے اور سے اور اب تو دل زار کی آواز
سچ ہے کہ بدل جاتی ہے بیمار کی آواز

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، ۱ : ۱۷۸

شدت سے مرض کی ہیں کئی دن سے یہ انداز
مرجھایا ہوا چہرہ ہے بدلی ہوئی آواز

۱۹۳۹ مرثیۂ منظور رائے پوری ، ۹

— بڑھانا ف م .

آواز کو تیز یا بلند کرنا ، جیسے : اب خبریں شروع ہونے والی ہیں ریڈیو کی آواز بڑھا دو .

— بڑھنا ف م.

آواز بڑھانا (رک) کا لازم.

ہر چند گلے پر زور دیتا ہوں مگر آواز نہیں بڑھتی.

۱۸۹۱ امیراللغات، ۱ : ۲۹۳

— بگڑنا ف م.

دلکش سریلی یا خوشگوار آواز میں کوئی نقص پیدا ہو جانا.

اب اس گویے کی آواز بگڑ گئی پہلی سی نہیں رہی.

۱۹۲۲ نوراللغات، ۱ : ۲۰۶

— بلند کرنا ف م.

۱. چلا کے بولنا، اونچی آواز سے پڑھنا یا گانا؛ احتجاج کرنا.

تیری آنکھیں تو سخن‌گو ہیں مگر کون سنے
کیونکر آواز کریں مردم بیمار بلند

۱۸۳۱ دیوان ناسخ، ۲ : ۵۷

مزدور بلند کر رہے ہیں آواز   سرمائے کا ہو ختم اجارہ جلدی

۱۹۴۶ رباعیات، یکتا امروہوی، ۹

— بلند ہونا ف م.

آواز بلند کرنا (رک) کا لازم.

قدر اپنی تیری مدح سے ہے جان جاں بلند
آواز جیسے ہوتی ہے وقت اذاں بلند

۱۸۳۱ دیوان ناسخ، ۲ : ۵۹

جب میری آواز بلند ہو تم تلواریں سونت کر فوراً دربار میں آ جانا.

۱۹۲۸ سیرت سید الشہدا، خواجہ احمد، ۲۷

— بنانا ف م.

رک : آواز بدلنا بمعنی نمبر ۱.

پھر بھی مجھ کو کسی بیدرد نے پہچان لیا
لاکھ میں نے دم فریاد بنائی آواز

۱۹۱۰ شعاع مہر، ۵۲

— بند کرنا محاورہ.

۱. خاموش کردینا، آواز کو دبا دینا، نہ بولنے پر مجبور کر دینا، گویائی کو سلب کر دینا.

وہ قیامت ہے مرا نالہ کہ دم میں ہمدم
بند کردوں صور اسرافیل کی آواز کو

۱۸۲۵ کلیات ظفر، ۱ : ۲۰۱

تھا یہ سوکھی ہوئی اصغر کی زباں کا اعجاز
بند کردی تھی خموشی نے دلوں کی آواز

۱۹۱۲ شمیم، مرثیہ، ۱۶

۲. (مجازاً) رشوت دے کر یا کس اور دباو سے کسی شخص کو اعتراض نہ کرنے پر راضی یا مجبور کر دینا.

ان کے منہ میں نوٹوں کے پلندے ٹھونس ٹھونس کر ان کی آواز بند کر دیتا ہوں.

۱۹۳۵ دودھ کی قیمت، ۱۵۲

— بند ہونا محاورہ.

آواز بند کرنا (رک) کا لازم.

سرمہ تری آنکھوں کا جو اس نے نہیں کھایا
کیوں بند ہے عیسیٰ ترے بیمار کی آواز

۱۸۷۰ دیوان اسیر، ۳ : ۱۷۸

قرآن پڑھتے پڑھتے جہاں سے گزر گئے   آواز بند ہو گئی شبیر مر گئے

۱۹۲۹ مرثیۂ نہیم (باقر علی خان)، ۱۳

— بیٹھنا محاورہ.

گلے میں خراش وغیرہ پیدا ہونا اور آواز کا بہت ہلکا خفیف اور مدھم پڑجانا.

صیاد کے گھر میں جو نہیں شور فغاں کا
کیا بیٹھ گئی مرغ گرفتار کی آواز

۱۸۵۴ دیوان اسیر، گلستان سخن، ۱۷۸

تھکی ہاری بیٹھی ہوئی آواز چڑھی ہوئی آنکھیں ہاتھ پاؤں شل.

۱۹۳۶ راشد الخیری، نالۂ زار، ۳۱

— بھاری ہونا محاورہ.

آواز بیٹھ جانا، آواز میں بھراہٹ یا ایک قسم کی گرانی پیدا ہونا، آواز بیٹھ جانا.

نہ سنا پر نہ سنا کیا ہی گراں گوش ہے گل
ہو گئی نالوں سے آواز عنادل بھاری

۱۸۱۶ دیوان ناسخ، ۱ : ۱۱۳

کیا پھپی صاحب ہیں؟ نرگسی نے کہا، ہاں میں ہوں، خرم تمہارا کیا حال ہے؟ خرم کی آواز بھاری ہو گئی.

۱۹۲۱ اولاد کی شادی، ۱۰۵

— بھرانا محاورہ.

آواز کا ناہموار ہونا، بھاری بھاری اور پھیلا پھیلا سا ہونا.

کان رکھ کر نہ سنی گل نے صدائے بلبل
چیختے چیختے بھرا گئی آواز تری

۱۹۰۵ یادگار داغ، ۱۷۹

— بھرنا محاورہ.

۱. (گراموفون یا ٹیپ رکارڈر وغیرہ میں) تقریر، گانا یا کوئی اور آواز منتقل کرلینا.

ایک گراموفون میں جب ایک کاریگر اور موجد چند بڑی بھلی آوازیں بھرتا ہے تو اونکی پلیٹیں ایک خاص ترکیب سے ہی کام دیتیں اور قایم رہتی ہیں.

۱۹۰۸ اساس الاخلاق، ۲۳۱

— پا کس اضا، امث.

پاؤں کی آہٹ.

اڑ گئے اغیار سنتے ہی مری آواز پا
رہ گئی محفل میں عذر لنگ سے مجبور شمع

۱۸۴۶ آتش، ک، ۸۶

جھکی ادھر پلک کہ ادھر وہ روانہ ہے
آواز پائے مور اسے تازیانہ ہے
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۷

[آواز + پا (رک)]

— پانا ف م .

کان کا آواز کو محسوس کرنا .

کوئی کرتا جواس کو آ کے آواز نہیں وہ صدمہ میں آتی پا کے آواز
۱۷۹۷ عشق نامہ ، فگار ، ۱۳۷

— پَتانا محاورہ .

آواز کا تھرتھرانا ، آواز کا پَتنا .

وہ کیا گائے گا ابھی بیماری سے اٹھا ہے ضعف سے آواز پتاتی ہے .
۱۹۲۳ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷

— پَر/پہ (– فت پ/فت پ) م ف .

۱. آواز سنتے ہی ، آواز کان میں پڑتے ہی .

ہیں لطف و عطا کے بسکہ خوگر آواز پہ دوڑتے ہیں نوکر
۱۹۲۷ تنظیم الحیات ، ۱۸٦

۲. جدھر سے آواز آتی ہے اُدھر .

پھرتا ہوں بھٹکتا ہوا رستے سے لگا دو آواز پر آجاؤں گا لِلّٰہ صدا دو
۱۹۲۱ مرثیۂ اختر (نواب سجاد علی خاں) ، ۷

— پَر آواز دینا محاورہ .

۱. پکارے جانے کے جواب میں پکارنا .

آئے نہیں سامنے جو یاران قدیم کم بخت کی آواز پر آواز تو دو
۱۹۵۳ سموم و صبا ، ۳٦۱

۲. پے درپے پکارنا .

ہے رنج خزاں درد اسیری سے زیادہ کیا دوں تجھے صیاد میں آواز پر آواز
۱۹۰۰ دیوان حبیب ، ۱۰۸

— پَر کان دَھرنا/رَکھنا/لَگائے رہنا/لَگائے ہونا محاورہ .

آواز سننے کا منتظر رہنا ، آواز سننے کی طرف متوجہ ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۳) .

— پَر کان لَگے رہنا/ہونا محاورہ .

آواز پر کان لگائے رہنا (رک) کا لازم .

کان آواز قدم پر جو لگے رہتے ہیں آنکھ دروازے کی جانب نگراں رہتی ہے
۱۸۳٦ ریاض البحر ، ۲۵۲

— پَر گولی لَگانا ف م .

آواز سن کر شکار پر ٹھیک نشانہ لگانا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۳) .

— پَر لَبَّیک کَہْنا محاورہ .

تعاون کے لیے تیار ہونا ، تائید میں اٹھ کھڑا ہونا ، ساتھ دینا (کسی مہم میں) .
مثال کے لیے دیکھو : آواز معنی نمبر ۲ .

— پَر (— پَہ) لَگانا محاورہ .

جانور وغیرہ کو اس طرح سدھانا کہ وہ آواز سنتے ہی اس کے پاس چلا آئے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۳ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۷۸).

— پَر (— پَہ) لَگنا محاورہ .

سدھے ہوئے جانور وغیرہ کا سدھانے والے کی آواز کو پہچاننا ، بولی سمجھنا ، سیٹی سمجھنا ، سنتے ہی جوابی آواز دینا یا اشارہ سمجھ کے کام کرنے لگنا .

ایک حبشی نہایت قوی ہیکل اور خنگا کہ آواز پر لگا ہوا تھا درخت سے اتر کے اس کی طرف دوڑا .
۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۷

جب میں نے آہ کی ہے قیامت اٹھائی ہے
آواز پر ہے شورش محشر لگی ہوئی
۱۹۰۵ داغ (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷)

— پَڑْنا محاورہ .

۱. رک : آواز بیٹھنا .

صیاد ایک آہ کی رخصت مجھے بھی دے
آواز پڑ گئی ہے مرے ہم صفیر کی
۱۸۵۴ دیوان امیر ، ریاض مصنف ، ۵۰۵

اتنا تو چیخنے کا ہمارے اثر ہوا
وہ پوچھتے ہیں کیوں تری آواز پڑ گئی
۱۹۱۴ طوفان نوح ، ۹۳

۲. پکار کر آواز دی جانا ؛ خصوصاً عدالت میں پیشی کے لیے فریق مقدمہ کو چپراسی کا بلند آواز سے نام لے کر پکارنا (بیشتر تین دفعہ) .

اُدھر آواز پڑی ، ادھر وہ نیچے اترا .
۱۹۷۰ تاثرات ، ملا واحدی ، ٦۰

— پَیدا ہونا محاورہ .

آواز اٹھنا ، آواز نکلنا (کسی چیز یا جگہ سے) .

شیر کی آواز پیدا ہووے نے کے نالے میں
میرے مدفن کی جو مٹی سے نیستاں سبز ہو
۱۸۳٦ آتش ، ک ، ۱۲۷

سر حسین سے آواز یہ ہوئی پیدا میں ہوں علی کا پسر جان فاطمہ زہرا
۱۹٦۳ مرثیۂ فیض بھرت پوری ، ۱۲

— پَھٹْنا محاورہ .

(آواز کا) بھاری ہو جانا یا آواز جھرجھری ہو جانا (جیسے پھٹے بانس کی) (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۳۰٦) .

— پھوٹنا محاورہ .
آواز کا پھٹنا اور بھاری ہو جانا ، صاف نہ نکلنا .
کان رکھ کر جو سنو تم تو یہ پھوٹے آواز
میری فریاد کرن پھول بنے کانوں میں
۱۸۷۲ عاشق ، فیض نشان ، ۱۲۱

— تھرانا/تھرتھرانا ف ل .
آواز میں ارتعاش اور لغزش ہونا ، آواز کا بھرانا یا کانپنا (ضعف یا خوف وغیرہ کے باعث) (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۴) .

— جانا ف ل .
آواز کا کسی حد تک پہنچنا ، آواز کا فاصلے پر سنائی دینا .
دل ہے تو عبث نالاں یاران گزشتہ بن
ممکن نہیں اب ان تک آواز جرس جاوے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۵۱۶
چپکے چپکے یو نہیں ہوتے رہے بس راز و نیاز
شب کے سناٹے میں جائے نہ کہیں دور آواز
۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۸

— جرس کس اضا (- فت ج ، ر) امث .
گھنٹے کی آواز ، (خصوصاً) قافلے کے پیچھے بجنے والے گھنٹے کی باج .
ہمیشہ درد و غم کے قافلے میں صدائے آہ آواز جرس ہے
۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۵۸
انیسوی صدی کی مثال کے لیے دیکھو : آواز جانا (میر کا شعر) .
آواز جرس سن کے تڑپ جاتی ہے صغرا
دل ہلتا ہے رہ رہ کے تو غش کھاتی ہے صغرا
۱۹۵۹ مرثیۂ زائر (آیا د نقوی) ، ۳
[آواز + جرس (رک)]

— جکڑ جانا محاورہ .
نزلے کی وجہ سے آواز بیٹھ جانا (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷) .

— خندہ کس اضا (- فت خ ، سک ن ، فت د) امث .
وہ آواز جو ہنسنے یا قہقہے میں پیدا ہو (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۴ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷) .

— دبنا ف ل ، محاورہ .
۱. آواز کا دھیما ہونا ، پورے طور پر نہ نکلنا ، آواز کا نیچا یا مدھم ہونا (اکثر مقابلے پر) .
کیا رقیب رو سیہ ہے چیز ناسخ کے حضور
دب گئی آواز خر کی شیر کی آواز سے
۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۶
۲. احتجاج یا مخالفت وغیرہ کا بند یا بے اثر ہو جانا ، جیسے : جب مزدوروں کو دو مہینے کی تنخواہ بونس کے طور پر مل تو ان کی آواز دب گئی .

— درا کس اضا (- کس د) امث .
رک : آواز جرس .
موقوف ہوئے نالۂ دل گور میں اے رند
منزل پہ پہنچ کر ہوئی آواز درا بند
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۵۱
مقتل میں جو گھوڑے سے مرا بھائی گرا ہے
اس قافلۂ غم کو یہ آواز درا ہے
۱۹۳۹ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۱۷
[آواز + درا (رک)]

— دہندہ بلا اضا (- کس مج د ، فت ہ ، سک ن ، فت د) امذ .
(قانون) نیلام پکارنے والا ، بولی بولنے والا ، نیلام کنندہ (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۳۰۶) .
[آواز + ف : دہندہ ، دادن (= دینا) سے]

— دینا محاورہ .
(الف) ف م .
۱. پکارنا ، بلانا ، پکار کر بلانا .
اسی وقت لشکر کوں آواز دی
بہت مومناں کوں دل ان باز دی
۱۶۳۹ خاور نامہ ، ۲۷۸
جب میں دروازے پہ دیتا ہوں کسی کو آواز
کہتے ہیں کہ دو وہ گھر غیر کے مہمان گئے
۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۶۶
اس مچھلی والے کی طرح نہ جاؤ جس نے مغموم ہو کر خدا کو آواز دی تھی .
۱۹۱۳ مضامین ابوالکلام آزاد ، ۸۶
(ب) ف ل .
۱. بولنا ، سنسنانا ، بجنا .
سیکڑوں آہیں کروں پر ذکر کیا آواز کا
تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۵
جب پانی آواز دینے لگے مجھے بلا لینا میں چائے کی پتی ڈال دوں گا .
۱۹۲۸ معلم المکاتب ، ۳ : ۳۳
۲. (سودے والے یا فقیر کا) صدا لگانا .
دیتے پھرتے تھے حسینوں کی گلی میں آواز
کبھی آئینہ فروش دل حیراں ہم تھے
۱۸۹۱ تعشق (مہذب اللغات ، ۱ : ۱۳۷)
برف والا کہاں چلا گیا ابھی تو یہیں آواز دیتا تھا .
۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۲۰۷

— ڈوک میں آنا/ہونا محاورہ .
آغاز بلوغ میں کنٹھ پھوٹنے کی وجہ سے آواز کا بھاری ہو جانا .
ہے ان دنوں میں ان کی جو آواز ڈوک میں
تو کھردراہٹ اور ہی ہے نوک جوک میں
۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۰۱

ـــ سنانا ف م.

بولنا ، اپنی آواز دوسرے کے کان تک پہنچانا ، اس طرح بات کرنا کہ دوسرے کو معلوم ہوجائے کہ یہاں کوئی موجود ہے .

مرغ سحری ہے نہ شب ہجر موذن — سب مر گئے آواز سناتا نہیں کوئی

۱۸۷۰ — دیوان امیر ، ۳ : ۲۹۱

دریا پہ ہو یا رن میں جہاں بھی ہو بلاؤ
اچھے مرے بھیا مجھے آواز سناؤ

۱۹۷۱ — مرثیہ یاور اعظمی ، ۱۷

ـــ سنائی پڑنا / دینا ف م.

سننے میں آنا ، کان میں پڑنا .

آنکھیں جو دم نزع ہوئیں بند کھلے کان
آواز سنائی پڑی یاران وطن کی

۱۸۶۷ — رشک (ق) ، ۲۲۳

بڑے گھنٹے کی آواز رات کو دور تک سنائی دیتی ہے .

۱۹۲۴ — نوراللغات ، ۱ : ۲۰۸

ـــ سننا ف م.

۱. کانوں کا آواز کو محسوس کرنا .

آواز تو سنے گا نہ دیکھے گا گر کبھی
گھر اپنا اس کے گھر کے ظفر متصل بنا

۱۸۴۹ — کلیات ظفر ، ۲ : ۱۹

آواز جب سنی شہ دیں نے کراہ کی — ہاتھوں سے دل کو تھام لیا اور آہ کی

۱۹۳۷ — مرثیہ ، کاظم بنارسی ، ۱۵

۲. داد کو پہنچنا ، دعا قبول کرنا .

تب راحیل بولی کہ خدا نے میری داد دی اور میری آواز بھی سنی اور مجھے ایک بیٹا بھی دیا .

۱۸۲۲ — موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۱۰

ـــ سے م ف.

ذرا بلند لہجے میں ، آواز کھول کر (آہستہ کی ضد) .

شوخیاں کرتا ہے محفل میں عجب انداز سے
میں کہوں آہستہ کچھ تو وہ کہے آواز سے

۱۹۱۹ — کیفی (رضی الدین) ، کیف سخن ، ۸۶

ـــ سے آواز ملنا محاورہ.

۱. دو آوازوں کا باہم مشابہ ہونا .

مگر لیلیٰ کو مجنوں کردیا تیری محبت نے
کہ آواز جرس ملتی ہے آواز سلاسل سے

۱۸۳۸ — ناسخ ، د ، ۱ : ۱۲۹

رخسار بھی گیسو بھی زنخداں بھی ذقن بھی
آواز سے آواز بھی ملتی ہے دہن بھی

۱۹۲۱ — مرثیہ شہید لکھنوی ، ۳

۲. آوازوں کا ہم آہنگ ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۴) .

ـــ صاف ہونا محاورہ.

آواز کا نقص دور ہونا ، گلا صاف ہو جانا ، آواز کا بھدا پن یا بھاری پن جاتا رہنا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۵) .

ـــِ صُور کس اضا (ـــ و مع) امث.

وہ آواز جو قیامت سے پہلے اسرافیل نام فرشتہ غیبی بلند کرے گا اور اس کی دہشت سے کل دنیا فنا ہو جائے گی .

نسیم کیا ہے کہ روضے میں تفتہ جانوں کے
نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل

۱۸۵۴ — ذوق ، د ، ۱۲۰

بین السطور ہے کہ یہ صبح نشور ہے
گویا صریر کلک بھی آواز صور ہے

۱۹۱۲ — شمیم ، مرثیہ ، ۱۰

[آواز + صور (رک)]

ـــِ غیب کس اضا (ـــ ی لین) امث.

وہ آواز جس کا قائل کسی کو دکھائی نہ دے اور انسان کی رسائی تک موجود نہ ہو ، ہاتف غیبی یا فرشتے کی صدا ؛ الہام .

آواز غیب آئی کہ اے جان بوتراب — دربار کبریا میں بس اب آئیے شتاب

۱۸۷۱ — مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۱۶

آواز غیب کان میں آئی کہ فرق کر — وہ یوسف زلیخا تھے یہ یوسف حسین

۱۹۲۸ — قطعہ (ق) ، نیر اکبر آبادی ، ۱

[آواز + غیب (رک)]

ـــ کا پاٹ امذ.

آواز کی حد ، آواز کی رسائی (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۵) .

ـــ کا پاٹ نہ ملنا محاورہ.

گانے ، سوز یا تقریر وغیرہ میں آواز کا بہت بلند ہونا .

اس دھر پدیے کی ایسی بلے دار آواز ہے کہ آواز کا پاٹ نہیں ملتا .

۱۸۹۱ — امیراللغات ، ۱ : ۲۹۵

ـــ کا ٹپّا (ـــ فت ٹ ، شد پ) امذ.

رک : آواز کا پلّا (پلیٹس) .

ـــ کا پلّا (ـــ فت پ ، شد ل) امذ.

(موسیقی) وہ فاصلہ جہاں تک آواز پہنچے ، گانے میں آواز کی زد (پلیٹس) .

ـــ کا چڑھاو اتار (ـــ فت چ ، سک و ، ضم ا) امذ.

آواز کا زیر و بم ، نیچا اور اونچا سر (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۰۸) .

ـــ کا کھٹکا (ـــ فت کھ ، سک ٹ) امذ.

(موسیقی) آواز میں ہلکا سا جھٹکا جو دل کو متاثر کرے ، اور بھلا معلوم ہو ، دل میں آواز کے گڑ جانے کی کیفیت .

روح رہ رہ کے تڑپتی ہے ترے گانے پر
چٹکیاں لیتا ہے آواز کا کھٹکا دل میں

۱۸۵۴ — غنچۂ آرزو ، ۱۱۲

ـــ کان پڑنا/تک پہنچنا/تک جانا/میں آنا/میں پڑنا/میں پہنچنا

ف مر .

آواز سنائی دینا .

اس میں دو شخصوں کی آواز کان میں پڑی کہ کچھ آپس میں باتیں کرتے ہیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۲۶

یوں جائے اس مکان سے یہ اس مکان میں
آواز جیسے اپنی پہنچتی ہے کان میں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۰

ـــ کانوں میں بھر جانا

محاورہ .

وہ کان یا آواز جو زیادہ دلکش معلوم ہو یا وہ تقریر جو بہت پسند ہو اس کے ختم ہونے کے بعد بھی اس کا تصور بندھے رہنا اور ایسا محسوس ہونا جیسے وہی بولی کان سن رہے ہیں .

لحن داؤد کا رتبہ نہیں جس کے آگے
ہے بھری کانوں میں وہ ایک بشر کی آواز

۱۸۷۹ جان صاحب (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۶)

ـــ کرنا

ف مر .

۱. پکارنا ، آواز دینا .

پھر ایک انباری نورانی ظاہر ہوئی تب ایک نے اس بوڑھے پر آواز کی کہ سرک اور اس چھید سے مت جھانک .

۱۸۳۴ کرزل کتھا ، ۲۲۸

موسیٰ نے قبر پر ہارون کی جا کر آواز کی .

۱۸۵۱ عجائب القصص ، ۲ : ۵۸۳

۲. آواز نکالنا ، کھٹکا کرنا .

دروازے کو جو اندر کی طرف سے بند تھا کسی حکمت سے کھولا اور بے اس کے کہ کچھ آواز کرے اندر گیا .

۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۲۱۱

ـــ کسنا

محاورہ .

رک : آوازہ کسنا .

بیچاری ڈر کے مارے گھونگھٹ سے منہ چھپائے لیٹی ہے جلد جلد قدم اٹھائے چل جاتی ہے ، یہ ہیں کہ آوازیں کس رہے ہیں .

۱۹۰۰ شریف زادہ ، ۲۹

ـــ کش

(ـــ ضم ک) صف .

جو آواز پیدا نہ ہونے دے ، آواز کو مفقود کرنے والا .

سیڑھیوں اور اندرونی راستوں میں موٹے موٹے آواز کش قالین بچھے ہوتے ہیں .

۱۸۸۹ گلگشت فرنگ ، ۱۲

[آواز + ف : کش ، کشتن (= مارنا) سے]

ـــ کو بر دینا

ف مر .

آواز سر کرنا ، آواز اونچی کرنا (فارسی ؛ آواز برداشتن ، کا ترجمہ) .

آواز کو بر دیں جو کبھی درن کی لے کر
پہلے فلک زہرہ کی وسعت کے برابر

۱۸۷۳ کلیات منیر ، ۳ : ۶۹

ـــ کھلنا

محاورہ .

رک : آواز صاف ہونا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۶) .

ـــ گرمانا

محاورہ .

گانا شروع کرنے سے پہلے تان لگا کر ، گٹکری بھر کر آ آ کر کے یا کسی اور طریقے سے آواز کو گانے کے لیے تیار کرنا .

آدھی رات تک تو یونہی گلے بازی کر کے آواز گرماتا رہا .

۱۹۷۳ جہان دانش ، ۲۰

ـــ گرنا

ف مر .

آواز کا دھیما یا مدھم ہونا .

کان آواز کا محافظ ہے اگر آواز دینے والا بہرہ ہو تو اس وقت آواز گر جاتی ہے .

۱۹۳۹ آئین اکبری (ترجمۂ فدا علی) ، ۲ : ۲۶۳

ـــ گوش آشنا ہونا

ف مر .

سن کر ایسا محسوس ہونا جیسے پہ سنی ہوئی آواز ہے .

نالے مرے سن کے یار بولا   آواز تو گوش آشنا ہے

۱۸۹۴ مسرور (نوراللغات ، ۱ : ۲۰۹)

ـــ گوش زد ہونا

ف مر .

آواز سنائی پڑنا .

گوش زد ہو تو کہیں کوس سفر کی آواز
چل کھڑے ہونگے کمر باندھ کے چلنے والے

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۲۵۲

ـــ گونجنا

ف مر .

بات ختم ہونے کے بعد بھی آواز کی لہروں کا فضا میں ٹکرانا اور سنائی دینا (جیسے کبوتر کی آواز یا گنبد کی آواز) .

کیا آواز ہے کہ سارا مکان گونج اٹھا .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۹۶

نالہ کرتا ہوں تو مری آواز   گونجتی ان کے گھر میں پھرتی ہے

۱۹۰۵ داغ (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۳۹)

ـــ گیر

(ـــ ی مع) امذ .

وہ آلہ جو آواز کو وصول کرے اور اس میں یا اس سے آواز سنائی دے ، ریسیور .

گونج جہاز کے آواز گیر آلے میں صاف سنائی دیتی ہے .

۱۹۶۸ کیمیاوی سامان حرب ، ۸۹

ـــ لڑنا محاورہ .

۱. آواز میں آواز مخلوط ہونا ، ہم آہنگ ہو جانا .

آوازیں لڑ رہی ہیں چمن میں ہزار کی
اک حسن رنگ گل پہ یہ سب قال و قیل ہے

۱۹۳۲ تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۵۹

۲. (موسیقی) آواز کا خوب سر پر پہنچنا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷) .

ـــ لگانا محاورہ .

۱. بلند آواز سے اعلان کرنا ، پکارتے ہوئے چلنا .

نقیب آواز لگاتے ہوئے ، علم ہائے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوئے ، لشکر بے حد و بے شمار .

۱۸۹۲ طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۲۴

محل کے نیچے آ کر ٹھہرا اور آواز لگائی کہ میں منتری حساب داں ہوں میں طالب و مطلوب کو باہم ملاتا ہوں .

۱۹۲۱ الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۶۵۷

۲. (کسی جانور کا) اونچے سروں میں بولنا ، بانگ دینا .

کوک کویل کی غضب کرتی ہے ہل جاتا ہے دل
کیا ہی آوازیں لگاتا ہے پپیہا متصل

۱۸۵۷ ریاض سحر ، ۱۳۰

طائروں نے اس سوز و گداز سے آوازیں لگائیں گویا صور اسرافیل پھکا .

۱۹۰۱ قمر ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۶۵۷

۳. (موسیقی) گانا ، الاپنا ، تان لگانا .

واہ میاں کیا آواز لگائی ہے کہ تان سین کی روح بے چین ہو گئی .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲

۴. خرید و فروخت کے وقت بولی بولنا ، قیمت لگانا (پر ، پہ کے ساتھ) .

وہ بازار چمڑا فروشوں کا ہے اور وہ چمڑوں پر آواز لگا رہے ہیں اور خرید و فروخت کر رہے ہیں .

۱۹۴۰ الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۶

۵. پکارنا ، بلانا ، ٹیرنا ، جیسے :

بھئی میر صاحب کو آواز لگاؤ کہ جلدی گاڑی نکالیں اور چلیں .

۶. (i) سودے والے کا صدا دینا اور بیچنا .

کوئی آموں کی آواز لگا رہا ہے تو کوئی جامنیں بیچ رہا ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۰۷

(ii) فقیر کا صدا دینا .

فقیر کب سے دروازے پر آواز لگا رہا ہے کچھ دے آؤ .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۱۰۹

۷. کچہری میں چپراسی کا فریق مقدمہ کو با آواز بلند نام لے کر مقرر نام پر کھڑے ہو کر مقرر الفاظ میں پکارنا ، جیسے : چپراسی کی آواز لگاتے ہی مدعی مدعا علیہ سب اپنے اپنے گواہوں کو لے کر منصف کے روبرو حاضر ہو گئے .

ـــ لگنا ف م ؛ محاورہ .

۱. آواز لگانا (رک) کا لازم (نوراللغات ، ۱ : ۱۰۹) .

کیا ماں کے پاس بیٹھے ہو مسرور و مطمئن
آواز لگ رہی ہے وہ ہل من مبارز

۱۹۲۳ مرثیہ ، بزم اکبر آبادی ، ۹

۲. (موسیقی) آواز کا خوب سر پر پہونچنا .

اس کی آواز خوب لگتی ہے یعنی سر پر خوب پہنچتی ہے .

۱۸۹۱ امیراللغات ، ۱ : ۲۹۶

ـــ ماندی ہونا ف م .

آواز تھکی ہوئی کمزور ہونا .

صیاد بس اب حکم نہ کر نالہ کشی کا
ماندی ہے بہت مرغ گرفتار کی آواز

۱۸۵۴ دیوان اسیر ، گلستان سخن ، ۱۷۹

ـــ ملانا ف م .

(موسیقی) لوگوں یا سوز خوانوں کا سر سے سر ملانا .

کہیں عورتوں کے غول کے غول کھڑے ہیں کہیں چار چار سہیلیاں آواز ملا کر گا رہی ہیں .

۱۸۷۴ انشاء ہادی النسا ، ۴۷

ـــ ملنا ف م .

۱. آواز ملانا (رک) کا لازم .

ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی   راگ سے آواز مل جاتی ہے جیسے ساز کی

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۱

۲. مشابہ ہونا .

روتا ہے مجھ سے کون کہ ہوں قبر میں بے چین
ملتی ہے یہ آواز بہت ان کی صدا میں

۱۹۰۹ جلال (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۴۰)

ـــ میں پتی لگنا ف م .

(موسیقی) آواز کا ناہموار ہونا ، آواز کا کھڑکھڑانے لگنا ، گانے وغیرہ میں بلند آواز کا بالکل مہین اور چنچنا ہوجانا (یہ کبھی حسن ہوتا ہے اور کبھی عیب) .

تا کجا بیداد اب فریاد کی طاقت نہیں
باغباں آواز میں بلبل کی پتی لگ گئی

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۲۲۱

یہ رات گئے روپ کے سنگیت کا لوچ
آواز میں جیسے لگ گئی ہو پتی

۱۹۴۶ روپ ، فراق ، ۱۳۲

ـــ میں پیچ دینا ف م .

(موسیقی) تان لیتے وقت خوبصورتی سے کوئی ایسی گٹکری ابھارنا کہ گانے میں خاص لطف پیدا ہوجائے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷ ؛ جامع اللغات ۱ : ۷۸) .

ـــ میں کھٹکا ہونا محاورہ .

آواز میں دلکشی کی تاثیر ہونا ، آواز کا دل میں گڑنا .

قب : آواز کا کھٹکا .

خدا ساز اے صنم ہے وہ تری آواز میں کھٹکا
ادھر میں وجد میں آیا ادھر مطرب نے سر پٹکا

؟ شعور (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷) .

مولانا کی آواز میں کھٹکا تھا .

۱۹۵۶ میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۳۶۲

ـــ میں کھنڈانے پڑنا ف م .

رک : آواز میں پتی لگنا (امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷) .

ـــ میں گُمک ہونا ف م .

آواز میں گونج کی وہ کیفیت ہونا جو بائیں طرف کے طبلے کی آواز میں ہوتی ہے (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۰) .

ـــ میں نمک ہونا محاورہ .

آواز کا پُر درد ہونا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷ ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۷۸) .

ـــ نکالنا محاورہ .

۱. بولنا ، کم سے کم کچھ کہنا ؛ رونے یا گانے کا آغاز کرنا .

صیاد یہ کہتا ہے کہ میں ذبح کروں گا
آواز جو اے مرغ گرفتار نکالی

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۵۴

ماشاءاللہ کیا گلا ہے آواز نکالتے ہی محفل کا اور رنگ ہو گیا .

۱۹۲۴ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۰

۲. ایسا کام کرنا جس سے ادنیٰ کھُس پھُس ، سرسراہٹ ، آہٹ ، سنسناہٹ وغیرہ پیدا ہو (جسے پاس کا آدمی سن سکے) .

وقت جمائی کے ہاتھ منہ پر رکھ لے اور بقدر امکان آواز نہ نکالے .

۱۸۴۵ احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۹

ـــ نکلنا محاورہ .

آواز نکالنا (رک) کا لازم .

ہر مو سے مرے نکلے ہے آواز اناالحق
پر دل کے سوا کوئی خبردار نہیں ہے

۱۷۹۴ سوز ، د ، ۲۹۹

آواز نکلتی ہے یہ گھنگھرو سے تمہارے
پامالی عشاق کی خاطر ہے بلا رقص

۱۸۷۵ کیف ، آئینۂ ناظرین ، ۹۳

آواز نکلتی ہے یہ ہر قطرۂ خوں سے یا احمد مختار مدد کے لیے آؤ

۱۹۷۳ مناجات بدر ، ۲ : ۴

ـــ نگار (- کس ن) امذ .

ایک آلہ جس کے ذریعہ آوازیں خود بخود ضبط ہو جاتی اور پھر ادا ہو سکتی ہیں ، فونوگراف Phonograph .

آلۂ تصاویر متحرکہ ... اور ... فونوگراف یا آواز نگار کو ایک مناسب طریقہ سے ملالیا ہے .

۱۹۱۸ تحفۂ سائنس ، ۲۵۷

[آواز + ف : نگار ، نگاشتن (= لکھنا) سے]

ـــ نہ چلنا ف م .

آواز میں گانے کچھ پڑھنے یا تقریر کرنے کی طاقت نہ ہونا ، جیسے : اس وقت آواز نہیں چل رہی ہے کل جب چلتی ہو گی تو ایک کی بجائے دو غزلیں سن لینا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۷ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۰) .

آوازہ (فت ز) امذ .

۱. شہرت ، چرچا ، دھوم ، نام آوری .

یہی کشتی منیں میر سیاف تھا جو آوازہ اس قاف تاقاف تھا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۶۰۸

آپ کے خامۂ مشکبار کی صریر نے کتابوں کی لوح طلائی کا آوازہ یہاں تک پہنچایا .

۱۸۶۹ غالب ، خطوط ، ۲۱۸

جب سے سنا ہے آپ کا آوازۂ جمال
جس دل کو دیکھیے وہ مہیائے عشق ہے

۱۹۲۲ کلیات حسرت ، ۱۸۱

۲. طعن و تشنیع ، پھبتی (عموماً جمع کے ساتھ) .

باغ میں آواز چاک جیب گل صاف ہم دیوانوں پر آوازہ ہے

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۹

حقارت کے آوازے ہوں گے ''شیم شیم'' کے نعرے ہونگے .

۱۹۱۵ سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۹۴

۳. آواز ، شور و غل ، بانگ وغیرہ .

ہوا گرم تر مغز تب رانے کا سنیا جب یو آوازہ کرنانے کا

۱۵۶۴ حسن شوقی ، د ، ۱۰۲

سودا کبھی نہ مانیو واعظ کی گفتگو
آوازۂ دہل ہے خوش آئند دور کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۳

بن کر میں رضا کار مہیائے فنا ہوں آوازۂ حق بانگ درا میرے لیے ہے

۱۹۱۷ کلیات حسرت ، ۱۱۴

[ف]

ـــ آنا ف م .

آواز پہنچنا ، صدا سنائی دینا .

اس وقت ہاتف غیب سے آوازہ آیا کہ خاطر جمع رکھو .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۲۱۵

ـــ بلند کرنا محاورہ .

شہرت دینا ؛ اعلان کرنا .

تبدیل منزل اور تغیر مکان کا بہانہ بنا کے کوچ کا آوازہ بلند کیا .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶

ـــ بلند ہونا محاورہ .

آوازہ بلند کرنا (رک) کا لازم .

آئی تھی اندروں کی نہ ہرگز سمجھ میں بات
آوازہ گو بلند مثال دہل ہوا

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۵۶

بلند عدل کا ہے آپ کے جو آوازہ
ستاتے ڈرتے ہیں عاشق کو شاہدان شریر

۱۹۰۹ جلال ، مضمونہائے دلکش ، ۱۱

ــ پہنچنا ف م .

کسی کی شہرت سننے میں آنا ، شور و غل یا شہرت کی آواز کان میں پڑنا .

رقص مہرائے رشک یہ چشم مسیحا سے گرا
تا فلک پہنچا نہ تھا آوازۂ اعجاز رقص

۱۸۶۷ رشک ، د (ق) ، ۹۷

تا میری زیارت سے کریں چشم کو پر نور
آوازہ مری شان کا پہنچا تھا بہت دور

۱۹۱۷ کلیات اسماعیل ، ۱۳

ــ پھیلنا ف م .

شہرت ہونا ، دھوم مچنا .

دھوم تیرے حسن کی ہے صبح سے اے رشک مہر
گنبد گردوں میں پھیلا ہے ترا آوازہ آج

۱۸۴۷ کلیات منیر ، ۱ : ۱۱۲

ــ پھینکنا محاورہ .

پھبتی کسنا ، طنز سے درپردہ کچھ کہنا ، چوٹ کرنا ، بولی ٹھولی مارنا .

اپنی خوش رفتاریاں دکھلائیں گر
پھینکیں آوازے نسیم صبح پر

۱۸۶۸ مثنوی مہر و مشتری ، ۵۲

اس کو عیار کہو تم یہ یقیں ہے کس کو
غیر کے نام سے آوازہ یہ مجھ پر پھینکا

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۴۷

ــ توازہ (فت ت ، ز) امذ ؛ ~ آوازہ تاویزہ (عموماً جمع کے ساتھ) .

رک : آوازہ معنی نمبر ۲ .

لوگوں کے آوازوں توازوں کا علاج یہی تھا کہ اپنے چھوٹے بھتیارے کو پاس بٹھا لیتیں .

۱۹۲۸ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۳ : ۵

[آوازہ + ا : توازہ ، تابع]

ــ توازہ پھینکنا محاورہ .

رک : آوازہ پھینکنا .

جہاں میں ان کو معلوم ہوا اور انھوں نے آوازے توازے پھینکے .

۱۸۹۱ حاجی بابا اصفہانی (ترجمۂ مرزا حیرت) ، ۱۲۹

ــ توازہ کسنا محاورہ .

رک : آوازہ پھینکنا .

اوپر والے خواہ مخواہ آوازے توازے کستے رہتے ہیں .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۲۸

ــ ء خلق کس اضا (ــ فت خ ، سک ل) امذ .

شہرت عام ، وہ (صحیح یا غلط) بات جو عام لوگوں کی زبانوں پر جاری ہو .

سچ ہے دائم سخن تازۂ خلق نہ سمجھنا غلط آوازۂ خلق

۱۹۱۰ کلام مہر ، ۹۶

[آوازہ + خلق (رک)]

ــ دینا ف م .

۱. آواز میں تڑاقا دھماکا یا گونج پیدا کرنا .

اگر دیسی کاغذ کی ردی کام میں لائی جائے تو آوازہ خوب دیتی ہے .

۱۹۰۳ آتش بازی ، ۱۰

۲. اعلان کرنا ، دعوت دینا .

نعمان فارسی لشکر کے آگے آئے اور ان پر بارہا آوازہ لڑائی کا دیا .

۱۸۹۰ تذکرۃ الکرام ، ۲۱۱

ــ سٹنا محاورہ (قدیم) .

دھوم مچانا ، شہرت دینا .

شریعت کا سٹیا آوازہ جگ میں طریقت کوں کیا توں تازہ جگ میں

۱۶۶۵ پھول بن ، ۶

ــ کرنا محاورہ .

رک : آوازہ پھینکنا .

دیر سے آزردہ ہو کر میں جو کعبے کو چلا
سنکھ نے مجھ پر کیا آوازہ بسم اللہ کا

۱۹۰۹ جلال لکھنوی (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۱)

ــ کسنا محاورہ .

رک : آوازہ پھینکنا .

نوق دیجے قددلدار کو شمشادوں پر کوئی آوازہ کسا چاہیے آزادوں پر

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۲۸

اس کا مسخرہ دوست اس پر ہنسی ہنسی میں آوازہ کستا ہے .

۱۹۵۱ تاریخ تمدن ہند ، محمد مجیب ، ۲۸۵

ــ کشی (ــ فت ک) امث .

طعنہ زنی ، طنز یا پھبتی کسنے کا عمل ، چھیڑ خانی .

بیگمات ابا جان کو چھیڑنے لگیں اور ہم سن لڑکوں میں بھی اشارہ بازیاں اور آوازہ کشیاں شروع ہو گئیں .

۱۹۱۲ غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۲۰

[آوازہ + ف : کش ، کشیدن (= کھینچنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

آوازے امذ ، ج .

آوازہ (رک) کی جمع اور ترکیبات میں مستعمل .

ــ آنا محاورہ .

(عو) طعنہ زنی کرنا ، پھبتی کسنا ، بولی ٹھولی سنانا ، چھیڑ خانی کرنا .

سوا میرے اور کوئی ان باتوں کو کیا سمجھے ، مجھ پر ہی آوازے آتی ہے ان بیچاروں کو بھی بناتی ہے .

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۱۲۵

ــ سنانا محاورہ .

رک : آوازے آنا .

مجکو در پردہ سنائے ہو عبث آوازے
فقط آواز کے سننے کا گنہگار ہوں میں
۱۸۰۹ جرأت ، ک ، ۸۹

اب رن میں تو آ نعرۂ جاں باز بھی سن لے
آوازے سناتا تھا یہ آواز بھی سن لے
۱۹۶۲ روان واسطی ، مرثیہ ، ۷

ـــ سُننا
محاورہ .

آوازے سنانا (رک) کا لازم .

کب تک اس کے آوازے سنا کروں میں یہ گھر ہی چھوڑ دوں گا .
۱۸۹۱ امیر اللغات ، ۱ : ۲۹۸

ـــ کَرنا
محاورہ .

آوازہ کرنا (رک) کی جمع .

گیسوؤں کے سلسلے کا جو ہے وہ پابند ہے
کون کرسکتا ہے آوازے ترے آزاد پر
۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۶۳

ـــ کَسنا
محاورہ .

آوازہ کسنا (رک) کی جمع .

نیک زنوں پر آوازے کستا ہے .
۱۸۴۵ نغمۂ عندلیب ، ۶۲

وہ باغ مذہب کی خوبصورت کیاریوں پر ٹہلنے والے سادہ لوحوں پر آوازے کستے ہونگے .
۱۹۲۶ شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰۹

آواگَون

رک : آوا (تحتی الفاظ) .

آوان (۱)
امذ ، ج .

۱. آن ، وقت ، ساعت (اردو میں عموماً بطور واحد مستعمل) .
وحید عصر فرید آوان اصمعی دہر لبید دوران جناب اسد اللہ خاں غالب .
۱۸۴۷ قران السعدین ، دہلی ، ۱۸ جنوری ، ۲۷

امرا کی سرفرازی کے لیے ایک ساعت نیک اور آوان مسعود تھا .
۱۹۱۸ واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۷۲

۲. (موسیقی) امیر خسرو کے ایجاد کردہ پانچ گوشوں میں سے ایک گوشہ .
بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق ، صنم ، آوان ، فرغنہ . . . بھی امیر ہی کی ایجادیں ہیں .
۱۹۶۰ حیات امیر خسرو ، ۱۷۵
[ع : آن (رک) کی جمع]

آواہَن (فت ہ) امذ .

دعوت ، پکار ، بلاوا ، طلبی .

تمہارے پتا مہہ راجا آج نے میرا آواہن (بلانا) کیا .
۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۷

مولوی قادر بخش صاحب مدرس اقبالہ خامہ خوش مقال کے آواہن سے ابتدا کرتے ہیں ، ان کی مشق سخن ناقص معلوم ہوتی ہے .
۱۹۳۲ منشورات کیفی ، ۲۸۵
[س : آواہن आवाहन (= طلب ، بلاوا ، دعوت ، پکارنا دیوتاؤں کا)]

آوَٹ (فت و) امذ .

اسی بیگھے کے بقدر کاشت کی آراضی ؛ اتنی زرعی زمین جس میں بیل کی ایک جوڑی سے ہل چلایا جائے (فرہنگ عثمانیہ ، ۱۶۱) .
[مقامی]

آوتارو (سک و ، و مع) صف (قدیم) .

وارد ہونے والا ، آنے والا .

کیتے میہمان آوتارو ہوئے کیتے میزبان جاوتارو ہوئے
۱۵۶۳ حسن شوقی ، د ، ۱۲۳
[س : اوتار अवतार]

آوُج (ضم و) امذ .

پکھاوج سے مشابہ ایک قسم کا ساز جو اس طور پر ہے : ’’لکڑی کو درمیان سے خالی کرلیتے ہیں اور دو چھوٹے گولے طبل کے لے کر ان دونوں کو ملا کر رسی سے بمضبوط باندھتے اور دونوں منہ پر کھال منڈھتے ہیں‘‘ (آئین اکبری (ترجمہ فداعلی) ، ۲ : ۲۲۳) .
[س : آوَیتی आवयति (= تار وغیرہ)]

آوَخ (فت و) .

(الف) امذ .
افسوس ، رنج ، غم .

درک بے ترک سے ہے صد افسوس ترک بے درک سے ہزار آوخ
۱۸۰۹ شاہ کمال ، د (ق) ، ۸۲

(ب) فجائیہ .
ہائے افسوس ، آہ ، وائے .

اے شوق جنت نہ پروائے دوزخ عجب حال ہے تیرے عاشق کا آوخ
۱۹۲۳ کلیات حسرت ، ۲۱۰
[ف]

. . . آوَر (فت و) ترکیب میں جزو دوم .

۱. مترادف : صاحب ، والا ، جیسے : زور آور ، نام آور ، زبان آور (رک) .
کہ مدح پاک محمد حسین تاجر آج ہے جس کا نام جو نامی تو کام کام آور
۱۸۹۵ جشن تاریخ ، ۳۴

کسی سوتے ہوئے جانور پر شیر حملہ آور ہوتا ہے .
۱۹۲۳ ماہنامہ ، نگار ، فروری ، ۱۳۶

۲. لانے والا (اکثر ہندی الفاظ کے ساتھ بھی مستعمل) جیسے : دست آور .
جن کے دل میں تخم دین کے لیے زیادہ قابل اور بار آور زمین ملے .
۱۸۹۷ دعوت اسلام ، ۲۲

اسم کیفیت : . . . آوری ، جیسے : بجا آوری ، زور آوری .
[ف : آور ، آوردن (= لانا) سے]

آوَر تَک
(فت و ، سک ر ، فت ت) امذ .

چکر دار بھنْور .

ٹکر آور تک و بُشکر سے بھی لیتے ہیں یہ
تھان پر ان کو ٹھہرنے نہیں دیتے ہیں یہ

۱۹۲۵ کمار سمبھو ، ۳۸

[س : آورت आवर्त (= چکّر) + ک ، لاحقۂ نسبت]

آوَرجَہ
(فت و ، سک ر ، فت ج) امذ .

آوارجہ (رک) کی تخفیف (پلیٹس) .

آوَرد /آوُرد
(فت/ضم و ، سک ر) امث .

۱. تکلف ، بناوٹ ، ٹھونس ٹھانس (عموماً کلام یا بیان میں) ، آمد کی ضد .

کس طرح خانۂ گردوں کی بنا ہو دلچسپ
معنی اس بیت کے اک ہم ہیں سو آورد کے ساتھ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۲

حافظ کی شاعری ہے جو نہایت سادہ اور آمد کی خوبیوں سے مملو تھی ان کے اشعار جن میں آورد کے سوا اور کچھ نہ تھا کب لگا کھا سکتے تھے .

۱۸۹۸ سر سید ، مضامین ، ۷

یہ قصہ خود صاحب نے ایک ایک حصہ روزانہ مجھ سے بیان کیا اس میں کسی قسم کی تصنع اور آورد نہیں ہے .

۱۹۲۴ خونی بھید ، ۲

[ف : آورد ، آوردن (= لانا) سے]

... آوَرد/آوُرد
(. . . فت/ضم و ، سک ر) ترکیب میں جز و دوم .

مترادف : جنگ و جدل ، لڑائی .

دو دل کے ہم آورد دوں ہمت سے یہ ہے دور
ایسا نہ ہو آپس میں ہنسیں ظالم و مقہور

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۵ : ۶۱

[ف : آورد ، آوردیدن (= لڑنا ، لے جانا) سے]

آوَرد گاہ/آوُرد گاہ
(فت/ضم و ، سک ر ، ا د) امذ .

۱. جنگاہ ، میدان کارزار ، معرکۂ جنگ .

ملیا ہے اسے لیا یہ آوردگاہ   بہت آئے اس دیکھنے کوں سپاہ

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۲۹

آوردگاہ میں ہوا آمد کا غلغلہ   پھٹ کر گرے پہاڑ یہ تھرایا زلزلہ

۱۸۹۳ ریاض شمیم ، ۱ : ۱۲۲

[آورد + ف : گاہ (رک)]

آوَردَن/آوُردَن
(فت/ضم و ، سک ر ، فت د) اسم مصدر .

لانا ، حصول .

ہاں شب غم نہ سحر ہو کہ مجھے گریہ سے
عوض اشک ہے اب وعدۂ آوردن دل

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۸۳

[ف]

آوَردَہ/آوُردَہ
(فت/ضم و ، سک ر ، فت د) صف .

۱. ساتھ لایا یا بلایا ہوا آدمی ، ایسا شخص جو کسی کے وسیلے سے ملازم ہوا ہو ، متوسل .

ان کے آوردے بھی ایسے بوم صفت تھے کہ جس آبادی پر ان کا سایہ کسی جہت سے پڑا ویرانہ ہوگئی .

۱۸۴۸ تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۶۲

ذوالفقار کا آوردہ ہماری ٹوہ لینے کو لگا ہوا ہے .

۱۹۵۸ شمع خرابات ، ۲۷۱

۲. لائی ہوئی شے .

خانۂ دل کا مرے ہے عشق تجھ کو اختیار
رنج و غم دردو الم جو ہے ترا آوردہ ہے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۰

انگریز تو ممکن ہے یوں نہ ڈرتے ہوں کہ تعزیرات ہند او ر میونسپلٹی دونوں ان کی آوردہ ہیں .

۱۹۳۰ مضامین رشید ، ۵۹

[ف : آوردہ ، آوردن (= لانا) سے]

ـــ نَویس
(فت ن ، مع ی) امذ .

لائی ہوئی چیزوں کا حساب رکھنے والا (جامع اللغات ، ۱ : ۷۹) .

[آوردہ + ف : نویس (رک)]

آوَک جاوَک
(فت و ، فت و) امث .

آمدورفت ، آوا جائی (رک) .

اے صفی اب تو نہیں اپنی وہ آوک جاوک
گاہے ماہے یونہی مل لیتے ہیں آتے جاتے

۱۹۵۴ فردوس صفی ، ۱۵۶

[ا : آوک ، آونا (رک) سے + جاوک ، جاونا (رک) سے]

آوْلی (۱)
(سک و) امث .

بپتا ، مصیبت ، آفت ، بلا (ماخوذ : مخزن المحاورات ، ۶۷) .

اف : آنا ، ٹلنا .

[ہ : آولی आवली]

آوْلی (۲)
امث .

فصل کو جانچنے کا ایک طریقہ ، کنکوت (پلیٹس) .

[ہ : آولی आवली]

آوْلے جاوْلے
(سک و ، سک و) صف ، امذ .

توام ، جڑواں (بچے) آنول جھانول (رک) .

ہور ہر ایک کو آولے جاولے بچے پیدا ہوں گے

۱۷۶۵ انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکنی اردو کی لغت ، ۱۰)

[آنول (رک) + جھانول (رک) + ا : ے ، لاحقۂ نسبت]

آوَن (۱)

(فت و) امذ .

آمد ، آنا .

سانس سانس پر رام کہو برتھا جنم مت کھوے
کا جانے اس سانس کا آون ہوے نہ ہوے

۱۹۲۰　　یوگ واششٹ ، ۳۷۳

[ا : آون ، آونا (رک) سے]

آوَن (۲)

(فت و) امذ نیز امث .

بھیے کی ” نا “ کے سوراخ کے اندر کی آہنی نلی جو دُھرے کی رگڑ سے بچاو کے لیے لگی ہوتی ہے (اپ و ، ۵ : ۱۰۵) .

[ہ : آون श्रावन]

ـــ بٹھانا

محاورہ .

آون کو ' نا ' کے سوراخ میں مضبوطی سے پھنسا دینا (اپ و ، ۵ : ۱۰۵) .

آوَن (۳)

(فت و) امذ .

وہ کھیت جس میں دھان کی پنیری لگائی گئی ہو (پلیٹس) .

[ہ : آون श्रावन]

آوں

(و مج ، غنہ) امث .

رک : آنْو (پلیٹس) .

آونا

(و مج) ف ل (قدیم) .

رک : آنا (۱) .

سوراکس دیکھے دور تے آوتا　　رونا سعد جیوں رعد ارڑ اوتا

۱۶۰۹　　قطب مشتری ، ۵۷

یوں ہے کشاف و کواشی میں لکھا　　کہ ہے باراں آسماں سے آوتا

۱۷۸۰　　تفسیر مرتضوی ، ۹۱

لاگا سئیس سامنے اس کے پھر آونے
اور آنکھ اپنے گھوڑے کی اس کو دکھاونے

۱۸۱۰　　میر ، ک ، ۱۰۳۳

آوَنْد

(فت و ، سک ن) امذ .

۱. برتن ، پانی وغیرہ کا چھوٹا ظرف جیسے پیالہ سکورا وغیرہ .

یہی قیاس میاں حکیم اور معجون　　کتاب وکاتب و آوند اور کلال میں کر

۱۸۰۹　　شاہ کمال ، د ، (ق) ، ۱۰۳

اہل مدینہ اپنے ظروف و آوند پانی سے بھر کر واسطے بیماروں کے آپ کی خدمت میں لایا کرتے .

۱۸۵۱　　ترجمۂ عجائب القصص ، ۲ : ۱۱۸

ٹین کا لوٹا ایک عدد ، آوند گل دو عدد سبوچہ گل دو عدد ، اس کے سوا مکان میں کچھ نظر نہ آیا .

۱۹۰۰　　ذات شریف ، ۱۵۲

[ف : س : آو + وند श्रावन्द]

آوَنْگ

(فت و ، غنہ) امث .

۱. وہ رسّی جو صحن وغیرہ میں باندھتے اور اس پر عموماً کپڑے لٹکا کر سُکھاتے ہیں ، الگنی .

آونگ واو مفتوح سے ایک رسی ہوتی ہے جس پر کپڑا ڈال دیتے ہیں اور ہندی میں اس کو الگنی کہتے ہیں .

۱۸۴۵　　مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱

۲. (طب) زخمی ہاتھ کو سہارا دینے کے لیے گلے میں لٹکی ہوئی پٹی ، (انگریزی) سلنگ (Sling) .

پیش بازو کو ایک آونگ میں لٹکا کر سہارا دیا جاتا ہے .

۱۹۴۱　　جبیریات ، ۲ : ۲۷

[ف]

آوَنْگی

(فت و ، غنہ) صف .

آونگ (رک) سے منسوب ، جھونکے لما ، لٹکواں .

یہ اس برآمدہ بیرمی گرڈر پل کا آونگی (Slung) فصل ہے جو حال میں دریائے سندھ پر بنایا گیا ہے .

۱۹۲۱　　تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۳۹۷

[آونگ (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آوَہ

(فت و) امذ .

رک : ' آوا ' .

پرانا بھٹا ، آوہ یا پجاوا .

۱۹۷۳　　(حاشیہ) جہان دانش ، ۳۱۲

آوے (۱)

امذ .

آوا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل .

ـــ کا آوا

امذ .

سارا خاندان ، پورا جتھا یا گروہ ، سب کے سب .

یہاں تو خدا کے فضل سے آوے کا آوا خراب کنبے کا کنبہ بھونڈا .

۱۸۹۱　　ایامیٰ ، ۱۸۴

میرا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا کہ اے تیری قدرت یہ تو آوے کا آوا ہی ایسا ہے .

۱۹۶۷　　ماہ نو ، مئی ، ۴۹

ـــ کا آوا بِگڑنا

محاورہ .

پورے خاندان یا جتھے وغیرہ کا کسی برائی میں یکساں مبتلا ہونا .

غرض عیب کیجیے بیاں اپنے کیا کیا
کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا

۱۸۷۹　　مسدس حالی ، ۸۷

نہیں کوئی کرتا مرض کا مداوا　　غرض یہ کہ بگڑا ہے آوے کا آوا

۱۹۲۱　　برق و باراں ، ۵۸

ـــ کا آوا خَراب ہے فقرہ .

سارا خاندان یا پورا جتھا کسی برائی میں یکساں مبتلا ہے .

سارا خاندان گناہ اور بے دینی کی آفت میں مبتلا ہے آوے کا آوا خراب .

۱۸۷۷		توبۃالنصوح ، ۱۰۱

ـــ کی طَرح بِٹھانا محاورہ .

تباہ کر دینا ، کسی کام کا نہ رکھنا .

بیٹے کی علالت اور سوء مزاج نے . . . سر سید کو آوے کی طرح بٹھا دیا .

۱۸۹۹		حیات جاوید ، ۳۰۲

ـــ کی طَرح بیٹھنا محاورہ .

آوے کی طرح بٹھانا (رک) کا لازم (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۷) .

ـــ میں چڑھانا محاورہ .

رک : آوا چڑھانا .

چڑھاوے آوے میں جب ہیں کمہار نے برتن
یہ دیکھا اس نے کہ سو پکے ایک کچا ہے

۱۸۷۹		جان صاحب ، د ، ۱۹۱

ـــ میں نانْد کھو گَئی فقرہ .

صریحاً خیانت کی اور تاویلات سے الزام دفع کرنا چاہتا ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۹۹) .

آوے (۲) (ی مج) ف ل .

آونا (رک) کا فعل مضارع .

ولے چک توں جے سنے منجہ بنات
نہ پروار نہ گوت آوے سنگھات

۱۴۲۵		کدم راو پدم راو ، ۱۶۹

بائے اذیت کیوں کر جاوے		چین نہ آوے . . ت نہ آوے

۱۸۵۱		مومن ، ک ، ۳۲۰

تجھے آوے ڈھائی گھڑی کی .

۱۹۴۳		دانہ و دام ، ۱۲۶

ـــ نَہ جاوے بَرہَسپَت کَہْلاوے کہاوت .

آنا جانا کچھ نہیں اور لائق مشہور ہے (جامع اللغات ، ۱ : ۸۰) .

ـــ ہاتھی کی چال جاوے چیونْٹی کی چال کہاوت .

بیماری آنے دیر نہیں لگتی اور جاتی دیر میں ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، صبحان بخش ، ۱۹) .

ـــ ہی آوے فقرہ .

ضرور بالضرور آئے گا ، (اس کا) آنا یقینی ہے ، اس کے نہ آنے کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا .

کبھی تو لب پہ حرف خواہش وصل آوے ہی آوے
نہاں کب تک یہ دل میں آرزو اب یوں کی یوں ہووے

۱۸۴۵		کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۸

آویخْتَنی (ی مج ، سک خ ، فت ت) صف .

لٹکانے یا لٹکنے کے قابل ، جو آویختہ ہو سکے .

ڈرائنگ روم حسب ذیل سامان سے آراستہ کیا جا سکتا ہے : روشنی کے لیمپ آویختنی و دیواری اور پنکھے ، حسب ضرورت فرش .

۱۹۱۶		خانہ داری (معیشت) ، ۳ : ۲۰

[ف : آویختن (= لٹکانا وغیرہ) + ی ، لاحقۂ لیاقت]

آویخْتَہ (ی مج ، سک خ ، فت ت) صف .

۱. لٹکا ہوا ، ٹنگا ہوا ، اٹکا یا اٹکایا ہوا .

دکھایا اسے دست آویختہ		کہ رگ اور ناخن تھے سب ریختہ

۱۸۱۰		شاہ نامہ (منشی) ، ۱۶۵

جب زباں سوکھ کے اک غار سے آویختہ ہے
ذات اب ایسا بیاباں ہے جہاں
نغمۂ جاں کی صدا ریت میں آمیختہ ہے !

۱۹۶۹		لا = انسان ، ۱۰۱

۲. الجھا ہوا ، مربوط ، تعلق رکھنے والا .

آویختہ ہے صید کا دل اس میں موبمو
لٹکے ہے اس کی زلف کی مانند اس کے بال

۱۸۱۴		پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۳۱

[ف : آویختہ ، آویختن (= لٹکانا یا لٹکنا ، نبزدست و گریباں ہونا) سے]

آویز (۱) (ی مج) امذ .

سفید پھولوں کا ایک خوشبودار پودا جو عموماً دوا یا عطر بنانے میں کام آتا ہے ، صعتر ؛ لاط : Thymus serpyllum .

ایک خاص قسم کی گھانس جس کو عربی میں صعتر اور فارسی میں آویز کہتے ہیں .

۱۹۰۷		فلاحت النخل ، ۲۲۸

[ف]

آویز (۲) (ی مج) صف .

لٹکا ہوا ، بندھا ہوا ، جو گرفت میں ہو .

حشر میں کس گفتگو کی ہم کو ہووے احتیاج
دامن قاتل ہمارے ہاتھ جب آویز ہے

۱۷۸۲		دیوان عیش ، ۴۶

[ف : آویز ، آویختن (= لٹکانا یا لٹکنا) سے]

. . . آویز (ی مج) ترکیب میں جزو دوم .

رک : آویختہ نمبر ۱ و ۲ ، جیسے دل آویز ، دست آویز .

آویزا
(ی مج) امذ.

رک : آویزہ.

پتا پتا کان زرد کا پتا دیتا ہے شبنم کا دانہ دُرِ بے بہا کا آویزا ہے.

۱۸۶۸ سرور، انشاے سرور، ۳۱

آویزاں
(ی مج) صف.

لٹکا یا لٹکایا ہوا، اٹکا یا اٹکایا ہوا، معلق.

بلاق اس کے میں دُر ہے نور افزا ہے آویزاں گویا آکاس دِیا

۱۷۷۲ تصویر جاناں، شفیق، ۲۷

طرفہ تر یہ کہ لعل کے درختوں میں موتیوں کے گچھے ایسے درخشاں ہیں جیسے خورشید کے شجر میں ستاروں کے خوشے آویزاں.

۱۸۰۲ مذہب عشق، نہال چند، ۳۸

عمارت کے ایک حصے میں تقریباً تمام شاہان فرانس کی تصاویر آویزاں ہیں.

۱۹۲۲ نقش فرنگ، ۱۰۱

اف : کرنا، ہونا.

[ف : آویزاں، آویختن (= لٹکانا، لٹکنا) کا حالیہ نا تمام]

آویزِش
(ی مج، کس ز) امث.

۱. نزاع، جھگڑا، لڑائی.

دربان نے . . . شہزادے سے آویزش کی اور سخت سست کہا.

۱۸۳۸ بستان حکمت، گویا، ۵۰۵

ہوں اس چمن میں سبزۂ بیگانہ کی طرح
آویزشیں گلوں سے نہ کاوش ہے خار سے

۱۹۲۷ دیوان صفی، ۱۴۳

۲. مقابلہ، کھینچا تانی، کشتی.

میں اور تو کشتی اور آویزش باہم کریں.

۱۸۵۱ عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۲۶

اس پردے کی ہوا سے آویزش طرح طرح قسم قسم کی رنگینی . . . اندر کچھ تحریک چہل پہل معلوم ہوتی.

۱۹۱۵ سجاد حسین، پیاری دنیا، ۹

[ف : آویزش، آویختن (= لٹکانا، لٹکنا، نیز دست و گریباں ہونا) سے]

آویزَہ
(ی مج، فت ز) امذ.

۱. کان میں پہننے کا زیور جو نیچے کی جانب لٹکا رہتا ہے، بُندا، گوشوارہ.

حسن سے کان کے آویزے میں یہ لطف کہ جوں
مستعد قطرۂ شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک

۱۷۸۰ سودا، ک، ۲۶۹

۲. تاج چھتری ہاتھی یا گھوڑے وغیرہ کے ساز میں لٹکا ہوا پھُندنا، بندا، لٹکن.

جڑاؤ خنجر موتیوں کا اور آویزہ لگا ہوا کمر سے نکال کر میرے آگے پھینکا.

۱۸۰۲ باغ و بہار، ۹۸

سچے موتیوں کی جھالر اس میں سچے آویزے اوپر سونے کا مور.

۱۹۲۰ بزم آخر، ۹۲

۳.(i) (تعمیرات) ابھرا ہوا طاق جس کی شکل عموماً مثلث کی سی ہوتی ہے. (تمدن عرب، ۲۸۴)

یہاں کے آویزے عربی عمارتوں کے آویزوں سے جو قوسی ہوتے تھے مختلف ہیں.

۱۹۳۲ اسلامی فن تعمیر (ترجمہ)، ۲۸

(ii) (تعمیرات) آویزہ نما ساخت جو چھتوں، محرابوں اور گنبدوں کی تزئین کے لئے بنائی جائے.

اس مسجد میں بظاہر قرطبی اثرات کی بدولت متقاطع محرابوں اور آویزوں (Stalactites) . . . سے بنی ہوئی قوسی چھتیں ہیں.

۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳، ۲۵۵

اف : کرنا، ہونا.

[ف : آویز (۲) (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت]

ــــ دار
صف.

جس میں آویزہ (رک : ۳ (i) (ii) ہو).

اوپر بہت بلند ایک آویزہ دار سر توپ (hood) بنا دیا جاتا ہے.

۱۹۶۸ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۷۸۰

[آویزہ + ف : دار، داشتن (= رکھنا) سے]

ــــ کَشی
(ــ فت ک) امث.

(عموماً) دو ہاتھیوں کا ایک دوسرے کے آویزے اچک لینے کا مقابلہ.

ہر ہاتھی کا ایک حریف بھی مقرر ہے . . . حسب الحکم اپنے رقیب سے آویزہ کشی کرتا ہے.

۱۹۳۸ آئین اکبری، ترجمہ محمد فدا علی، ج ۱، ح ۱ : ۲۲۵

[آویزہ + ف : کش، کشیدن (= کھینچنا) سے + ی، لاحقۂ کیفیت]

ــــِ گوش کَرْنا
کس اضا، ف م.

۱. (کوئی بات) کان تک پہنچانا، سنانا، مشہور کرنا.

کر دیا آویزۂ گوش جہاں حق کا کلام
حوصلہ ہے یہ اسی کے لعل گوہر بار کا

۱۸۵۶ کلیات ظفر، ۴ : ۲

ــــِ گوش ہونا
کس اضا، ف ل.

آویزۂ گوش کرنا (رک) کا لازم.

ان کی سخاوت آویزۂ گوش عالم و عالمیاں ہے.

۱۹۰۱ الف لیلہ، سرشار، ۲۳۹

آہ
(الف) امث.

تکلیف میں گہری سانس لینے یا کراہنے کی آواز.

سورج جلتا ہے سارے ماتمیاں کے آہ تھے سب دن
چندا اس شرم تھے گل کر سو اپنا سر نوایا ہے

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۵۶

ضبط غم کاوش نے میرے دل کو تودہ کردیا
ہو گیا پیکاں سمٹ کر تیر اپنی آہ کا

۱۸۴۲ مرآۃ الغیب، ۷۷

اس تکبیر میں آہ کی شان تھی اور حملہ ناتواں تھا.

۱۹۱۰ فلپانا، شرر، ۱۴۱

(ب) فجائیہ .
کلمۂ افسوس و حسرت ، مترادف : ہائے وائے ، افسوس ، حیف ، اف .
اپنو کا گماں اپنو کونچہ فائدہ نا کرے آہ افسوس .
۱۶۶۳ میراں جی خدانما ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۹۷
مرگئے لیکن نہ دیکھا تو نے اودھر آنکھ اٹھا
آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیماروں میں تھے
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۲۵
آہ وہ جاں گسل لمحہ جب میں اس کے برابر ایک گز کے فاصلے سے نکلا .
۱۹۳۶ پریم چند ، واردات ، ۱۵۷
[ف : س : آہ]

— اُٹھانا محاورہ .
آہ اٹھنا (رک) کا تعدیہ .
کبھی پھر برق سے آہیں اٹھا کر کرے تھا خاک صحرا کو جلا کر
۱۸۸۱ مثنوی نلدمن ، ۲۷

— اٹھنا محاورہ .
دل سے آہ نکلنا .
بسان دود پریشاں جگر سے اٹھتی ہے آہ
یہی دعا شب فرقت میں ہے مری اللہ
۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۲۲۶
سینے سے پر سوز آہیں اٹھتی ہیں اے ہم نشیں
لب پہ آکر یہ جو نکلیں بے اثر تو کیا کروں
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۲۳

— اللہ فجائیہ (عو) .
تاسف کے موقع پر عموماً عورتوں کا روز مرہ ، ہائے اللہ ، اے میرے اللہ ، ہائے افسوس .
ایسے ظالم کو دل دیا ہم نے آہ اللہ کیا کیا ہم نے
۱۸۳۵ رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۶۹)
[آہ + اللہ (رک)]

— آتشبار/آتشناک/آتشیں کس صف ؛ صف .
وہ آہ جو سوزش دل کی حالت میں نکلے ، آہ گرم .
کیا صد آہ آتشناک نے جوش پہ غیرت اس کو کہتی تھی کہ خاموش
۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۹۸
ٹوٹتے ہیں اب ستارے جھڑتی ہیں چنگاریاں
تا فلک پہنچا ہے شعلہ آہ آتشناک کا
۱۸۷۲ دیوان قلق ، مظہر عشق ، ۲۲
پروانہ وار ہم شب فرقت میں چل بسے
اک آہ آتشیں دل سوزاں سے کھینچ کر
۱۹۷۳ رواں واسطی ، غزلیات ، ۴۱
[آہ + آتشبار/آتشناک/آتشیں (رک)]

— آہ امث ؛ فجائیہ .
آہ (رک) کی تکرار (عموماً کرنا کے ساتھ) .
اندر جا کر دیکھا کہ دو مرد آہ آہ کر رہے ہیں .
۱۸۰۱ داستان امیر حمزہ ، ۲۱۸

— برگشتہ اثر کس صف (فت ب ، سک ر ، فت گ ، سک ش ، فت ت ، ا ، ث) امث .
وہ آہ جس کا اثر الٹا پڑے .
آہ برگشتہ اثر سے یہ تعجب کیا ہے
موتی ان کانوں میں بھر جائیں جو پنہاں ہوکر
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۹۱
[آہ + برگشتہ (رک) + اثر (رک)]

— بھر کر (— کر کے) رہ جانا محاورہ .
ضبط غم کرنا ، کلیجا تھام کر رہ جانا .
سرگزشت اپنی سبب ہے حیرت احباب کا
جس سے دل خالی کیا وہ آہ بھر کر رہ گیا
۱۸۱۰ میر ، ک ، ۵۵۹
کُرتا جو شیر خوار کا دیکھا لہو میں تر
اک آہ بھر کے رہ گئے سلطان بحر و بر
۱۹۷۱ مرثیہ ، بدر الہ آبادی ، ۹

— بھرنا محاورہ .
آہ کرنا ، کلمۂ آہ منہ سے نکالنا ، کراہنا .
فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ہے اجنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس تھی .
۱۶۳۵ سب رس ، ۲۵
جب بھرے آہ فاطمہ پیہم عرصۂ حشر ہووے بر ہم
۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۵
سعادت کا جو طالب ہے کھلا رکھ چشم عبرت کو
اثر دکھلائے گا یہ نقش ہستی آہ بھرنے سے
۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۲۲۸

— پر آہ مارنا ف م (قدیم) .
بے در بے آہیں بھرنا ، لگاتار کراہنا .
اٹھیا شاہ شب آہ پر آہ مار کھیا باپ ہور ما کوں بیشک پکار
۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۳۱۲

— پڑنا محاورہ .
مظلوم کی آہ و فریاد سے ظالم کا دکھ میں مبتلا ہونا ، بد دعا لگنا .
خط جو نکلا ہے ترے منہ پہ پڑی ہے میری آہ
سبز مزروع ہوگیا ہے برق کی تاثیر سے
۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۰
جلال آہ تری پڑ چکی رقیبوں پر بھلا یہ تیر کلیجے کے پار کیا ہوگا
۱۹۰۹ جلال ، نظم نگاریں ، ۳۸

— جاں‌ستاں کس صف (— کس س) امث .
جان لیوا آہ ، وہ آہ جس کے کھینچنے پر دم نکل جائے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۸۰) .
[آہ + جاں (رک) + ستاں (رک)]

ـــِ جگر کس اضا (ـ کس ج ، فت گ) امث .

وہ آہ جو دل سے نکلے .

جاں لب پر آ گئی آہِ جگر سے پیشتر
راہرو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیشتر

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۳۸

[آہ + جگر (رک)]

ـــِ جگر سوز کس صف (ـ کس ج ، فت گ ، و مج) امث .

رک : آہ آتشبار .

بعد ایک لمحے کے ہوش میں آکر ایک آہِ جگر سوز بھری .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۰

[آہ + جگر (رک) + سوز (رک)]

ـــِ جگر فشاں کس صف (ـ کس ج ، فت گ ، کس ف) امث .

رک : آہ جگر .

اثر اگرچہ بنا بہر ناز دلکش دوست
مگر کچھ اپنی بھی آہِ جگر فشاں کے لئے

۱۸۵۵؟ کلیات شیفتہ ، ۱۲۰

[آہ + جگر (رک) + فشاں (رک)]

ـــ خالی نہ جانا محاورہ .

فریاد کا اثر ہونا .

ہر صبح ترا روے منور نظر آیا   خالی نہ گئی ایک مری آہِ سحرگاہ

۱۸٦۷ رشک (نوراللغات) ، ۱ : ۲۱۲

ـــِ دلدوز کس صف (ـ کس د ، سک ل ، و مج) امث .

دل میں چبھنے والی آہ (جامع اللغات ، ۱ : ۸۰) .

[آہ + دل (رک) + دوز (رک)]

ـــ رسا کس صف (ـ فت ر) امث .

باب قبول یا اثر کے مرحلے تک پہنچنے والی فریاد ، پرتا ثیر نالہ .

یا تو لاتی تھی خبر عرش کی تو اک دم میں   دل ہے موجود گواہ
یا رسائی تجھے واں تا بہ لب بام نہیں   واہ رے آہ رسا

۱۸۷۰ دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۳۲

جفا و ناز میں یہ فرق ہے کہ آہ رسا
حریف خوے جفا ہے حریف ناز نہیں

۱۹۳۲ نقوش مانی ، ۲٦

[آہ + رسا (رک)]

ـــ روکنا ف م .

آہ کا دل سے اٹھنا مگر اسے منہ سے نکلنے نہ دینا .

چھپا نہ راز محبت ہزار کوشش کی
کسی طرح سے نہ آنسو تھمے نہ آہ رکی

۱۹۰۰ دیوان حبیب ، ۲٦٦

ـــ زناں بلا اضا (ـ فت ز) صف .

آہیں بھرتا ہوا ، آہ کھینچتا ہوا (جامع اللغات ، ۱ : ۸۰) .

[آہ + ف : زن ، زدن (= مارنا) سے + اں ، لاحقۂ حالیہ ناتمام]

ـــ سحر کس اضا (= فت س ، ح) امث .

فریاد جو صبح کے وقت دل سے نکلے (یہ زیادہ موثر ہوتی ہے)

آہ سحر ہماری فلک سے پھری نہ ہو
کیسی ہوا چلی یہ کہ جی سنسنا گیا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۴۹

درد دل ، سوز جگر ، آہ سحر ، نالۂ شام
تو نہیں ہے تو شریک غم ہجراں ہیں بہت

۱۹۳۲ سنگ و خشت ، ۷۱

[آہ + سحر (رک)]

ـــ سر براہ کرنا محاورہ .

رک : آہ سر کرنا .

آہ مرگئے یہ ناتوانی سے   ایک بھی آہ سر براہ نہ کی

۱۷۷٦ خواب و خیال ، ۲٦

ـــ سرد کس صف (ـ فت س) امث .

ٹھنڈی سانس ، وہ گہری سانس جو آتش غم یا صدمۂ دلی کو فرو کرنے کے واسطے کھینچتے ہیں .

نو مشق آہ تجھے رہی ہم کو ہوس تمام
ہوگئے ایک آہ سرد کے بھرنے ہی بس تمام

۱۷۹۲ اثر ، د ، ٦۳

جوان نے یہ سن کر ایک آہ سرد کھینچی .

۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۵۲

نغمہ بھی آہ سرد بھی ہے   دل کا سکھ دل کا درد بھی ہے

۱۹۱۲ جذبات نادر ، ۲۹۵

[آہ + سرد (رک)]

ـــ سر کرنا محاورہ

رک : آہ بھرنا .

بے شغل نہ زندگی بسر کر   گر اشک نہیں تو آہ سر کر

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۵٦

ـــِ سوزاں کس صف (ـ و مج) امث .

رک : آہ آتشبار .

جلادیا آپ ہم نے ضبط کر کر آہ سوزاں کو
جگر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جاں کو

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۸۸

کسی دن خاک ہوں گے مستبدان جفا پیشہ
کسی دن یہ اثر بھی دیکھ لیں گے آہِ سوزاں کا

۱۹۳۲ سنگ و خشت ، ٦۲

[آہ + سوزاں (رک)]

ـــ شَب کس اضا (ـــ فت ش) امث .

وہ آہ جو درد مند دل سے رات کے وقت نکلے .

سونے سے اُن کے آتے ہیں یا رب نہ جائیں وہ
شرمندہ آہ شب سے دعائے سحر نہ ہو

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۲۹

[آہ + شب (رک)]

ـــ شُعْلَہ زا کس صف (ـــ ضم مج ش ، سک ع ، فت ل) امث .

رک : آہ آتشبار .

اے آہ شعلہ زا یہ خس و خار بھی نہیں
تو آسمان ہیں در بھی نہیں چار بھی نہیں

؟ یکتا (آخری شمع ، ۵۸)

[آہ + شعلہ (رک) + زا (رک)]

ـــ کَر کے رَہ جانا محاورہ .

دل مسوس کر رہ جانا ، صبر کے سوا کچھ نہ کر سکنا ، کلپ کے رہ جانا (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۲۸) .

ـــ کَرنا محاورہ .

منْھ سے آہ کی آواز نکالنا ، کراہنا .

ہجر میں تیرے آہ کرتا ہے ، دل عاشق نہیں ہے ٹک بیکار

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۲۷۹

تڑپ گیا میں صنم نے نگاہ کی ایسی
پہ وہ بھی سہم گئے میں نے آہ کی ایسی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۱۷

اے سوز دل کہاں کی بھری تھی یہ دل میں آگ
جب آہ کر چکا تو میں اک موج دود تھا

۱۹۱۳ گلکدہ ، عزیز ، ۲۷

ـــ کھینچنا ف م .

رک : آہ بھرنا .

آہ ہر آہ کھینچتا تھا میں ، آج کی رات کچھ حساب نہ تھا

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۶۱

آہ کیوں کھینچ کے آنکھوں میں بھر آئے آنسو
کیا قفس میں تجھے اے مرغ چمن یاد آیا

۱۸۵۸ امانت ، د ، ۷

آہ جو کھینچتا ہے محفل میں ، پوست اس کا وہ کھینچ لیتے ہیں

۱۹۰۵ داغ ، یادگار داغ ، ۱۶۲

ـــ گَرم کس صف (ـــ فت گ ، سک ر) امث .

رک : آہ آتشبار .

ساقی تو آہ گرم معانی کے تھیں ترج
اس کیا ہی اختیار گناہ شراب تھا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۱

پگھلا دل تفنگ مری آہ گرم سے
بیجا نہیں ہے اس کا پیالہ جو بہ گیا

۱۸۶۷ رشک (امیراللغات ، ۱ : ۳۰۱)

[آہ + گرم (رک)]

ـــ لَگْنا محاورہ .

رک : آہ پڑنا .

درد مندوں کے عبث دل کو ستاتا ہے وہ شوخ
پر کسی کی آہ اس کو اے ظفر لگ جائے گی

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۰

سب کبر ترا دم میں نکل جائے گا ناری
زہرا کی لگی آہ تو جل جائے گا ناری

۱۹۷۲ مرثیہ ، بدر الہ آبادی ، ۱۱

ـــ لینا محاورہ .

کسی کو ستا کر اس کی بد دعا لینا .

جان پیارے کیا نہیں تجھکو عزیز
عاشق بیکس کی کیوں لیتا ہے آہ

۱۷۷۳ فدوی لاہوری ، انتخاب ، ۲۷

اے جان دل جلا کے نہ لیجے کسی کی آہ
آنچ آتی ہے جو آگ سے شعلہ اٹھائیے

۱۸۴۴ نسیم لکھنوی ، د ، ۲۸

ـــ مارَن محاورہ (قدیم) .

رک : آہ مارنا .

آپس میں اپیں آہ مارن لگی ، سنگھاتی کون اپنے پکارن لگی

۱۶۳۸ چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲

ـــ مارْنا محاورہ

ہائے کرنا ، زور سے ہائے کہہ کر سانْس کھینْچنا ، کاپنا ، نالہ اور واویلا کرنا .

سنے یو بچن جیوں پوجاری تمام ، ہو ہیبت زدے آہ مارے تمام

۱۶۳۹ طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۸

یوں بھی نہ کھایا کچھ تو فقط غم ہی کھاتے ہیں
سوتے ہیں کر کواڑ کو اک آہ مار بند

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳

ـــ مَرْداں زَبان سے نِکلنا نہ اُوہِ زَناں ف م .

ہکا بکا ہوکر رہ جانا .

تعجب کی حالت میں زبان سے آہ مرداں نکلتی ہے نہ اوہ زناں .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، پیاری دنیا ، ۴

ـــ مَرْداں نہ اُوہ (ـــ او ہی) زَناں فقرہ .

محض نکما ہے ، کسی کام کا نہیں (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۰۲ ؛ نجم الامثال ، ۳۳) .

ـــ میرے اللہ فجائیہ .

رک : آہ اللہ (نوراللغات ، ۱ : ۲۱۳)

ـــ نالے بھرنا/کرنا محاورہ (قدیم) .

رونا دھونا ، گریہ و زاری کرنا ، آہ بھرنا (رک) .

آہ نالے بھرنے لگیا دیوانی دیوانی چالے کرنے لگیا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲۶

ـــ نکالنا محاورہ .

رک : آہ کرنا .

نکالیں گے تیرے نفقہ جگر جو آہ سینے سے
تو کر کے اس کو آلودہ شراروں میں نکالیں گے

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۱

جو آئی مصیبت بخوشی سر پہ اٹھالی
اشکوں کا تو کیا ذکر نہ اک آہ نکالی

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۲

ـــ نکلنا محاورہ .

آہ نکالنا (رک) کا لازم .

تب جانوں کہ تاثیر ہوتی شعر میں پیدا
دشمن بھی کرے واہ تو بس آہ نکل جائے

۱۸۴۳ دیوان رند ، ۲ : ۳۰۰

سب خون دل کا چاہے آنکھوں کی راہ نکلے
اتنا مگر نہ چھیڑو منہ سے جو آہ نکلے

۱۹۰۰ صفی ، د ، ۱۲۴

ـــ نہ آنا محاورہ .

ترس نہ آنا ، دل میں رحم پیدا نہ ہونا .

رحم تجھ پر خدا گواہ ، نہ آئے   تیرے پرزے کروں تو آہ ، نہ آئے

۱۸۷۱ مرزا شوق ، بہار عشق ، ۱۹

ـــ نیم شب/شبی کس اضا (ــ ی مع ، فت ش) امث .

وہ فریاد جو (بارگاہ ایزدی میں) آدھی رات کے وقت کی جائے (جو رات کے سناٹے میں رجوع قلب ہونے کی وجہ سے جلد باب قبول تک پہنچتی ہے) .

فلک کے پار ہوتی اپنی آہ نیم شبی   ہماری آہ سے صیاد ہو گیا نخچیر

۱۸۲۶ دیوان گویا ، ۱۱

[آہ + نیم (رک) + شب/شبی (رک)]

ـــ و بکا (ــ و مج ، ضم ب) امث .

رونا پیٹنا ، گریہ و زاری ، نوحہ و فریاد

روز کہتے تھے جو غزلیں وہ زمانہ گزرا
اب تو ہے آہ و بکا شعر و سخن کے بدلے

۱۸۶۰ کیف ، آئینہ ناظرین ، ۱۹۶

جیے اگر تو کسی نے بھی کی کچھ نہ پروا
مرے اگر تو کسی نے بھی کی نہ آہ و بکا

۱۹۲۶ روح رواں ، ۳۲

[آہ + ف : و ، حرف عطف + بکا (رک)]

ـــ و زاری (ــ و مج) امث .

رک : آہ و بکا .

صدا آہ و زاری کی آواز ہے   طنبورے کی آواز ناساز ہے

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۳

موقوف کرو یہ آہ و زاری   اب ہے مری جان تک تمھاری

۱۸۸۲ تفسیر عفت ، ہوش لکھنوی ، ۶۹

اس بہادر کو شب قتل عجب غم میں کٹی
آہ و زاری میں کٹی شیون و نالہ میں کٹی

۱۹۱۲ شمیم ، ریاض شمیم ، ۷ : ۸

[آہ + ف : و ، حرف عطف + زاری (رک)]

ـــ و فغاں (ــ و مج ، ضم ف) امث .

رک : آہ و بکا .

یہ گل کی چھیڑ سے آہ و فغاں کی بلبل نے
کہ اپنی جان لے جوں توں میں باغ سے نکلا

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۲۱

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

۱۹۳۵ بال جبریل ، ۸۹

[آہ + ف : و ، حرف عطف + فغاں (رک)]

ـــ و واویلا (ــ و مج ، ی لین) امذ ؛ امث .

گریہ و زاری اور فریاد ، نوحہ و ماتم .

جب یہ خبر وزیر کے گھر میں گئی آہ و واویلا مچا .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۱۹

چلاتا اور آہ و واویلا کرتا رہا .

۱۹۳۵ الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳

[آہ + ف : و ، حرف عطف + واویلا (رک)]

آہا (۱) فجائیہ .

۰۱ رک : آہا .

وہ اٹکتی ہوئی نظر آہا   وہ لچکتی ہوئی کمر آہا

۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۱۰۲

چہرے پر چمک آئی اور باچھیں کھل گئیں اور آہا کو بڑے راگ سے ادا کرکے تخت پر لیٹ گئے .

۱۹۵۶ شیخ نیازی ، ۶۶

۰۲ اسے شخص کی مذمت یا مدح کے موقع پر جس کا فعل متکلم کی طبیعت یا توقع کے خلاف ہو (دریائے لطافت ، ۷۵) .

جس گلی بیچ جا نکلتے تھے   تم یہ اور ہم یہ آہا آہا تھا

۱۸۱۸ اظفری ، د ، ۳۸

— جی فجائیہ .

آہا کے مفہوم میں اظہار شدت کے موقع پر مستعمل .

آپ کے مہتمم صاحبان خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے کہ آہا جی اب تو ایسے بڑے ایڈیٹر بلکہ سید احمد خان صاحب بھی ہمارے مقابلے میں خاموش ہوگئے .

۱۸۷۳ اخبار ، مفید عام ، لاہور ، یکم مئی ، ۸

آہا جی ہم نے برات دیکھی .

۱۹۷۱ انگلیاں فگار اپنی ، ۱۵

[آہا + جی (رک)]

— ہا (ہا) فجائیہ .

آہا (رک) کی تکرار (برائے تاکید) .

کیا رنگ دکھاتی ہے یہ چشم تر او ہو ہو
خون جگر آہاہا لخت جگر او ہو ہو

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۷

آہا ہا وہ دیکھو شیام سندر مرلی لیے بن سے نکلے .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۱۰

— ہونا محاورہ .

کسی چوٹ سے زخم نہ ہونے کے باوجود زخم کی سی تکلیف محسوس ہونا کہ چھوے جانے کی تاب نہ ہو (بیگم عصمت جعفری (ق)) .

آہا (۲) فجائیہ (عربی ترکیب ، اردو میں مستعمل) .

ہائے افسوس ، آہ بھرنے کا مقام ہے ، رونے کی جگہ ہے .

صرفت العمر فی لہو و لعب فآہا ثم آہا ثم آہا

۱۸۴۵ کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲

آج (۳۲) سال بعد وہ غم پھر تازہ ہو گیا فآہا ، ثم آہا ، ثم آہا .

۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، ۴۴ : ۱۹۵

[آہ (رک) + ع : ا ، لاحقۂ ندبہ]

آہار (۱) امذ .

خوراک ، کھانے کی چیز ، غذا ، اہار (رک) .

طمماو پانی باج بن کیوں رہ سکوں تج پیار بن
مج جیو کا آہار ہے تج یاد کی آدھار سوں

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۲

آہار یعنی کھانے پینے میں بیوہار یعنی معاملۂ داد و ستد میں جو شخص شرم کو علیحدہ رکھے گا وہی خوش رہے گا .

۱۸۸۶ لال چندرکا ، ۱۸

کچھ لوگ تھوڑا سا آہار کرکے پرانوں میں پرانوں کو ہومتے ہیں .

۱۹۲۸ بھگوت گیتا اردو ، ۱۴۸

[س : आहार]

آہار (۲) امذ .

نشاستے وغیرہ کی لیئی ، کلف ، مانڈی (جو بکا کے کاغذ اور وصلیوں وغیرہ پر پھیری جاتی ہے) .

قب : آہار مہرہ .

بعضے آدمی میدہ بناتے ہیں یا میدہ کا آہار یا بوزہ بنانے کے لیے جو کو تر کرکے سکھاتے ہیں .

۱۸۴۵ مزید الاحوال ، ۱۷

آج بھی دیسی کاغذ سازی میں اس عمل کو آہار دینا کہتے ہیں .

۱۹۳۷ جدید معلومات سائنس ، ۱ : ۲۶۱

[ف : س : आहार]

— مُہرہ (— ضم مج م ، سک ہ ، فت ر) امذ .

آہار دے کر مہرے سے رگڑنے کا عمل (جس سے کاغذ چکنا اور چمکیلا ہو جاتا اور قلم اس پر تیزی سے چلتا ہے) (نوراللغات ، ۱ : ۲۱۳) .

[آہار + مہرہ (رک)]

آہاں ظرف مکان (قدیم) .

وہاں (رک) .

نہ آہاں شفقت نہ حرمت رکھیں

۱۵۰۳ نوسرہار (دکنی اردو کی لغت ، ۱۰)

آہُت (ضم ہ) امث .

۱. ہون کے وقت آگ میں ڈالنے کا سامان .

اگن میں گھی کی آہت جل جاتی ہے .

۱۸۹۰ جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۸

۲. (موسیقی) ایک ضرب میں دو سر متصل ادا ہونے کا عمل .

آہُت وہ ہے کہ ایک ضرب میں دو سر متصل ادا ہوں اور ظاہر ہوں .

۱۹۲۷ نغمات الہند ، ۳۵

[س : आहुति آہوتِ]

آہُتی (ضم ہ) امث .

۱. آہت (رک) سے منسوب : وہ شے جو منتر پڑھ کر آگ میں بھینٹ کے لیے ڈالی جائے ، ہون کا چڑھاوا .

پاک جو منتر کی امداد سے کی جاتی ہے
آہتی یگیہ میں صرف آگ کو دی جاتی ہے

۱۹۲۵ کمار سمبھو ، ۱۸

۲. قربانی دینے یا بھینٹ چڑھانے کا عمل ، نذر (ہندی شبد ساگر) .

[آہت (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آہٹ (فت ہ) امث .

۱. (i) آنے جانے یا چلنے کی ہلکی سی آواز ، خفیف سی چاپ (اکثر پاؤں یا کسی اور قرینے کے ساتھ مستعمل) .

کتنے آہٹ سے ان کی بھونکیں ہیں مردے خواب عدم سے چونکیں ہیں

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۹

پاؤں کی آہٹ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے .

۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۵۲

حکم تھا کہ آنے والی عورت کی آہٹ سنتے ہی فوراً آنکھ سے اوجھل ہو جاؤں .

۱۹۳۶ راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۵۳

(ii) بہت ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ ، کھٹکا ، پتا ہلنے کے برابر آواز .

باغ سے پتا ہو جاتے ہم دام بلا میں کیا پھنستے
پتے کے بھی کھڑکنے کی کانوں میں اگر آہٹ جاتی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۷

قبا اس نقرئی کھونٹی سے گرتی ہے مگر دیکھو
اس انداز متانت سے کہ آہٹ تک نہیں ہوتی

۱۹۰۲ جذبات نادر ، ۱ : ۱۲۲

۲. (مجازاً) علامت ، ادنیٰ آثار ، کان میں بھنک پڑنے یا سن گن ملنے کی صورت حال .

مسیح کے تمام پیرو خوف کی آہٹ معلوم ہوتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے .

۱۸۹۵ آیات بینات ، ۲ : ۱۵

دشمن صبر کی نظروں میں لگاوٹ پائی
کامیابی کی دل زار نے آہٹ پائی

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۸

اف : کرنا ، ہونا .

[ا : آ ، آنا (رک) سے + ہٹ (رک) ، لاحقۂ کیفیت]

— پانا
ف م .

آہٹ کا محسوس ہونا ، کسی بات کی کان میں بھنک پڑنا یا آثار سے اندازہ ہونا .

متے بانھی سی چلتی تھی آجوبن نہ آہٹ پائے گر بھیتی نہ پیجن

۱۷۱۳ فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳

میرے آنے تک صاحب کے زخموں کی شست و شو کرو مگر خبردار کسی نے جو آہٹ پائی .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۱۹

پاتے ہی آہٹ ان کی میں بھاگ کے منہ چھپاؤں گی
اوڑھ لپیٹ کے الگ تخت پہ بیٹھ جاؤں گی

۱۹۲۵ شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۱

— پر کان لگانا محاورہ .

سن گن لینے کے لیے یا انتظار میں سامعہ کو کسی خاص جانب متوجہ رکھنا ، چوکنا ہونا ، منتظر ہونا .

کب اذاں ہوتی ہے کب اٹھتے ہیں فرزند نبی
کان آہٹ پہ لگائے رہے تا صبح جری

۱۸۹۰ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۱۲

پہرے والے نے جو آہٹ پر کان لگائے ہوئے خاموش بیٹھا تھا پہلے ایک سوراخ سے جھانک کر دیکھا .

۱۹۱۰ قاپانا ، شرار ، ۶۶

— پر کان لگنا/ہونا محاورہ .

آہٹ پر کان لگانا (رک) کا لازم .

دیکھو تو منتظر گل و نرگس ہیں کس قدر
آہٹ پہ کان ہیں تو در باغ پر نظر

۱۸۴۳ کلیات قدر ، ۳۸

دروازے کی آہٹ پر کان لگے ہوئے تھے جہاں ذرا کھٹکا ہوا بڑھیا نے کہا کون .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۲۷

— دینا
محاورہ .

پاؤں کی چاپ سے اشارہ کرنا .

ملکہ کو دیکھ کر کڑھا اور پاؤں کی آہٹ دی ، ملکہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا .

۱۸۸۳ طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۸۶

— سننا
ف م .

رک : آہٹ پانا .

تاک کے سائے میں آکر بیٹھ جائیں باغ میں
بلبلیں ہیں سن کے انشا تیری آہٹ بولتیں

۱۸۱۸ انشا ، ک ، ۲۰۲

— لینا
محاورہ .

۱. کھٹکے کی تمیز کرنا ، آواز کو پہچاننا ، سن گن لینا ، ٹوہ لگانا .

ابن الوقت نے دروازے کے پاس جا کر آہٹ لی تو معلوم ہوا کہ جان نثار ہے .

۱۸۸۸ ابن الوقت ، ۴۲

آہٹ لینے کے لئے کان لگاتا ہے .

۱۹۲۲ انار کلی ، ۵۸

۲. خبر رکھنا ، خیال رکھنا ، چوکسی کرنا .

بتوں سے ان کو نہیں لگاوٹ مسوں کی لینے نہیں وہ آہٹ
تمام قوت ہے صرف خواندن نظر کے بھولے ہیں دل کے سادے

۱۹۰۷ کلیات اکبر ، ۱ : ۳۱۰

آہر (فت ہ) امذ .

۱. زراعت کے لئے پانی جمع کرنے کا تالاب ، جوہڑ (پلیٹس) .
۲. اپلا ، اپلوں کا ڈھیر ، بٹورا (پلیٹس) .

[س : آ + دھار आ + धार]

آہر جاہر (فت ہ ، فت ہ) امث .

آواجائی ، آمد و رفت ، آنا جانا .

لوگوں کی آہر جاہر ایک سمت سے رہتی ہے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۱

ان کے لئے اطمینان کا وقت وہی ہوتا تھا جب آہر جاہر بالکل نہیں ہوتی تھی .

۱۹۶۸ یاد شاہد ، ۳۲۱

[ا : آہر ، آنا (رک) سے + جاہر ، جانا (رک) سے]

— لگانا
محاورہ .

بار بار آنا جانا ، آمد و رفت جاری رکھنا (امیراللغات ، ۱ : ۳۰۶) .

یہ کیا آہر جاہر لگا رکھی ہے ، میری نیند پریشان ہوتی ہے .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۳

ـــ لگنا محاورہ.

آپر جاپر لگانا (رک) کا لازم .

لاش لائے کبھی گھر میں کبھی نکلے باہر
تھی لگی صبح سے اب تک یہی آپر جاپر

۱۹۶۵ اطہر جعفری ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۳۸

آہستا (کس ہ ، سک س) صف ؛ م ف (قدیم) .

۱. رک: آہستہ .

۲. میانہ رو ، معتدل مزاج .

بھلا میانا شایستا دھیرا پختا آہستا

۱۵۰۲ نوسر ہار (دکنی اردو کی لغت ، ۱۰)

آہستگی (کس ہ ، سک س ، فت ت) امث .

رک : آہستہ جس کا یہ اسم کیفیت ہے .

نہیں کام کھاتا ز دلبستگی انگے لیا توں نرمی و آہستگی

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۳۴۰

تعجیل فیصلے میں ہے عقل و خرد سے دور
انسان کو ہے تانی و آہستگی ضرور

۱۸۶۷ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۹

مومن وہ ہے کہ اس میں آہستگی ہو وے .

۱۹۲۲ تذکرۃ الاولیا (ترجمہ)، ۳۲

ـــ سات/ساتھ م ف (قدیم) .

آہستہ (رک)، دھیرے سے ، ہولے سے .

رکھ آہستگی سات ماٹی پہ پانوں بڑے ہیں سراں پر سراں ایک ٹھانوں

۱۶۴۹ خاورنامہ ، ۲۵۰

ـــ سوں م ف (قدیم) .

رک : آہستگی سات .

اسی درکوں دیکھیے بکرداو باد ایس ہات آہستگی سوں نہاد

۱۶۴۹ خاور نامہ (ق)، ۵۶۹

ـــ سے م ف .

رک : آہستگی سات .

آہستگی سے قابو میں لا کر کام کرنا لازم تھا .

۱۸۰۲ خرد افروز ، ۲۱۵

آہستہ (کس ہ ، سک س ، فت ت) .

(الف) م ف .

۱. دھیمے سے ، سہج سے ، ٹھہر ٹھہر کر ، حرکت بطی کے ساتھ ، بتدریج ، دھیرے دھیرے .

وہ خواب ناز میں ہے چل آہستہ اے نسیم
آنچل نہ روے یار سے جارے کہیں الٹ

۱۸۳۲ دیوان رند ، ۱ : ۴۸

زلف آہستہ جھٹکیے مراجی ڈرتا ہے
دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے

۱۹۰۵ داغ (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۴۳)

۲. نرمی سے ، ملایمت سے ، حلم سے ، دھیمے لہجے میں .

ولے بات آہستہ کر نرم یاں ہو غصے کی اگ میں نہ ہو گرم یاں

۱۶۸۸ ہدایات ہندی (ق)، ضعیفی ، ۵۸

سرھانے میر کے آہستہ بولو ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۴۹

آہستہ یہ بولیں کہ جو مرضی ہو تمھاری
میدان ہے مگر جلد بات آئیو واری

۱۹۲۸ مرثیۂ منظور رائے پوری ، ۸

۳. چھپ کر ، پوشیدہ ، چپکے سے .

اس نے آہستہ پاس جا کے کہا کیوں یہ تم روتے ہو سبب ہے کیا

۱۸۸۰ قلق (امیراللغات ، ۱ : ۳۰۶)

پھر ایک نظر دیکھ کے فرزند نبی کو آہستہ چلے تا نہ سکینہ کو خبر ہو

۱۹۰۳ مرثیۂ بزم اکبرآبادی ، ۱۱

۴. کاہلی سے ، سستی سے .

نوکر کے انتخاب میں دیانت‌داری اور اخلاق کی معلومات بہم پہنچانے کے بعد یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ٹالتا تو نہیں ، کام تو آہستہ نہیں کرتا .

۱۹۵۲ سہ روزہ مراد ، خیرپور ، ۴ اپریل ، ۲

(ب) صف .

رک : (الف) نمبر ۱ ، ۲ ، ۳ ، جن کی یہ صفت ہے (بیشتر تکرار کے ساتھ مستعمل) .

ہوتا ہے جبکہ دن میں ہو وارد یہ بادپا
آہستہ ، واپسیں میں کہ غبطہ کرے صبا

۱۸۶۷ مرثیۂ یکتا (حیدر حسن)، ۱۳

دیکھ رفتار انقلاب فراق کتنی آہستہ اور کتنی تیز

۱۹۵۹ گل نغمہ ، فراق ، ۲۷۳

[ف]

ـــ آہستہ (ـــ کس ہ ، سک س ، فت ت) م ف .

آہستہ (رک) کی تکرار .

ولی ہرگز اپس کے دل کوں سوپنے میں نہ رکھ غمگیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آہستہ آہستہ

۱۷۰۷ ولی ، ک ، ۲۰۶

رہا چالیس دن اس گھر میں ماتم ہوا آہستہ آہستہ وہ غم کم

۱۸۶۲ طلسم شایان ، ۱۴

سامنے ایک شیشہ اور گلاس رکھا ہے جس میں سے وہ کوئی چیز شراب کی طرح آہستہ آہستہ مزے لے لے کر پیتا ہے .

۱۹۵۶ چنگیز ، فضل الرحمن ، ۳۳

[آہستہ + آہستہ (رک)]

ـــ رائے صف .

جو سوچ سمجھ کر رائے قائم کرے ، دانا (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۷۲) .

[آہستہ + رائے (رک)]

ـــ رَو (ـــ و لین) صف .

سست چلنے والا ، (مجازاً) مٹک مٹک کر ناز نخرے سے چلنے والا .

غم آہستہ روہاں رفتہ رفتہ　　کیا ہے مجھ کوں حیران رفتہ رفتہ
۱۷۳۹　　کلیات سراج ، ۲۰۷
وہ آہستہ رو ہیں اور انہیں ایک دو روز سے زیادہ پانی سے دور نہیں رکھا جاسکتا .
۱۹۶۸　　اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲ : ۱۸۱
اسم کیفیت : آہستہ روی .
گورنمنٹ کی آہستہ روی . . . اس پیشہ کے لیے سد راہ ہے .
۱۹۲۲　　نگار ، لکھنؤ ، ۳ ، ۵ : ۲۹۲
[آہستہ + ف : رو ، رفتن (= جانا ، چلنا) سے]

ـــ سے　م ف .
رک : آہستہ (الف) .
سلیم ۔(آہستہ سے) وہ راستہ تک رہی ہے ، وہاں راستہ تک رہی ہے .
۱۹۲۲　　انار کلی ، ۱۹۰

ـــ قدم　(– فت ق ، د) صف .
سست رفتار (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۷٦) .
اسم کیفیت : آہستہ قدمی .
[آہستہ + قدم (رک)]

آہستے　(کس ہ ، سک س) م ف .
آہستہ (رک) کا عوامی تلفظ .
آہستے آہستے اس کے کان میں کہا اے نوجوہنا ! تیرے واسطے میرا تنکبیر روتا ہے .
۱۸۰۳　　اخلاق ہندی ، ۳۲

آہک　(فت ہ) امذ .
۰۱　چونا (جو دیواروں پر سفیدی کرنے یا پان میں کھانے کے کام آتا ہے).
آہک یعنی کٹی چونے کی آدھ پاو ، روغن تلخ پاو سیر ٹھنڈا پانی پاو سیر تینوں چیزوں کو باہم لت کریں .
۱۸۴۵　　مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۲
آہک (چونا) بہت ہی قلیل مقدار میں پانی میں محلول ہوتا ہے .
۱۹۲٦　　نباتی دباغت ، ۱۹۷
۰۲　سیمنٹ ، پلستر (پلیٹس) .
کمرے اینٹ اور آہک سے چنے گئے ہیں .
۱۹٦۳　　تاج محل ، ۹۷
[ف]

ـــ پاشی　امث .
پانی میں خام چونا حل کر کے دیواروں پر پتائی کرنا ، سفیدی کرنا .
بیروف دیواروں پر بھی صبغہ کرنے یا کاغذ چپکانے کے بجائے عام طور سے آہک پاشی کرتے ہیں .
۱۹۴۸　　اشیائے تعمیر ، ۹۵
[آہک + ف : پاش ، پاشیدن (= چھڑکنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ تفتہ　کس صف (– فت ت ، سک ف ، فت ت) امذ .
آہک تفتہ اس شے کو کہتے ہیں جو سفید کھریا (چاک) یا چونے کے پتھر کو جلانے سے پیدا ہوتی ہے (مبادی سائنس ، ۲۱۵) .
[آہک + ف : تفتہ ، تفتن (= جلنا ، گرم ہونا) سے]

ـــ مغسول　کس صف (– فت م ، سک غ ، ومع) امذ .
(طب) مقرر طریقے سے دھویا ہوا چونا .
آہک مغسول کو بطور حابس دم استعمال کیا جاتا ہے .
۱۹۲۹　　کتاب الادویہ ، ۲ : ۱٦۱
[آہک + ع : مغسول (غ س ل)]

آہکی　(فت ہ) صف .
آہک سے متعلق یا منسوب ، آہک یا چونے کا .
سخت مٹیاری زمین سے . . . ریگی یا آہکی زمین کی نسبت زیادہ پیداوار حاصل ہوسکتا ہے .
۱۹۲۰　　رسائل عمادالملک ، ۱٦۸
[آہک (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آہل (۱)　(فت ہ) امذ .
مٹی کی تازگی ، مٹی کا کوراپن (پلیٹس) .
[ہ : آہل आहल]

آہل (۲)　(فت ہ) امث .
لوہے کا ہال (رک) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۳۵) .

آہلا (۱)　(فت ہ) امذ .
طوفان ، طغیانی ، وبلا (پلیٹس) .
[س : آ + پلاؤ + کَ : आ + लपाव + क]

آہلا (۲)　(فت ہ) امذ .
رک : آلا ؛ آلھااودل (پلیٹس ؛ جامع اللغات ، ۱ : ۸۰) .

آہلاد　(فت ہ) امذ .
خوشی ، مسرت ، جشن (پلیٹس) .
[س : آہلاد आह्लाद]

آہلادت　(فت ہ ، کس د) صف .
خوش ، مسرور (پلیٹس) .
[س : آہلادت आह्लादित]

آہلانا　(فت ہ) ف ل .
خوشی منانا (پلیٹس) .

آہَم (فت ہ) امث.

وہ آواز جو کسی کمرے وغیرہ میں داخل ہونے وقت پہلے سے موجود لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے کی جاتی ہے.

اس دفعہ وہ آہم کہ کے کھنکارے.

۱۹۲۶ زرگزشت، ۲۸۹

[حکایت الصوت]

آہَن (فت ہ) امذ.

لوہا، فولاد.

تمام دیر کون آگ لایا ہوں میں درو دیر آہن جلایا ہوں میں

۱۶۴۹ خاور نامہ، ۲۶۲

سختی ایام کی جو کہیے ہوویں ابھی موم سنگ و آہن

۱۸۱۰ میر، ک، ۱۲۱۹

اور ہاں لوہ چون، ذرات آہن جن پر پھولوں کی ہستی کا مدار ہے ڈھونڈنا ضروری ہے

۱۹۱۲ سی پارۂ دل، ۱ : ۴۹

[ف]

ـــ بار امث.

(سپہ گری) پینترے کی ایک گھاتی کا نام.

پانچویں گھاتی، اس کا نام آہن بار ہے، پہلے چار کی گھاتی چل کر کھڑے ہوکر چوکا چلیں اور طمانچہ پر طمانچہ برابر مار کے . . . سر پر سر آنی پر آنی ماریں.

۱۸۹۸ قوانین حرب و ضرب، ۱۰۱

[آہن + بار (رک)]

ـــ پوش (- و مج) صف.

۱. جو زرہ پہنے ہوئے ہو، ہتھیار بند، اسلحہ سے آراستہ (شخص).

چارلس کے ہمراہ دس ہزار آہن پوش نائٹ تھے.

۱۹۲۶ شرر، مفتوح فاتح، ۲۶۱

۲. وہ جہاز یا کوئی اور شے جس پر لوہے کی چادریں منڈھی ہوئی ہوں.

آہن پوش جہازات کے بیڑے میں بہت رد و بدل ہو چکا ہے، چند پرانے آہن پوش فروخت کردیے گئے ہیں.

۱۸۹۹ بست سالہ عہد حکومت، ۸۹

یہ دونوں اپنی اپنی آہن پوش موٹریں لیے ہوئے البرٹ کے پاس پہنچے.

۱۹۲۳ ماہنامۂ «نگار»، نومبر، ۳۴۹

[آہن + ف : پوش، پوشیدن (= پہننا، ڈھانکنا) سے]

ـــ تاب صف.

وہ پانی وغیرہ جس میں لوہے کو تپا کر بجھا لیا جائے.

اسہال معدی و معوی میں آب آہن تاب . . . یا دوغ آہن تاب . . . پلائی جاتی ہے.

۱۹۲۹ کتاب الادویہ، ۲ : ۱۶

[آہن + ف : تاب، تابیدن (= تپنا، چمکنا، گرم ہونا وغیرہ) سے]

ـــ تفتہ کس صف (- فت ت، سک ف، فت ت) امذ.

تپتا ہوا یا تپا ہوا لوہا، دہکتا ہوا لوہا.

جسقدر اس کو زیادہ کھودتے تھے اوسی قدر حرارت اور تپش زیادہ ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ ایک پارچۂ آہن تفتہ نمودار ہوا.

۱۸۹۷ کار نامۂ جہانگیری، ۱۵۶

[آہن + ف : تفتہ، تفتن (= جلنا، گرم ہونا) سے]

ـــ جان بلا اضا، صف.

سخت جان (وضع اصطلاحات، ۲۲۸).

[آہن + جان (رک)]

ـــ دل بلا اضا (- کس د) صف.

سنگ دل، سخت دل، (مجازاً) ظالم؛ معشوق (نوراللغات، ۱ : ۲۱۲).

نہیں کچھ سوز دل سہنا اس آہن دل کی خاطر میں
زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے

۱۷۹۴ سوز، د، ۳۲۰

آہن دلوں سے چشم کرم ہے خیال خام
کرتا ہے سبز نخل کوآب تبر کہاں

۱۸۴۶ آتش، ک، ۹۸

اسم کیفیت : آہن دلی.

کیا کہوں احباب کی آہن دلی پانو میں فولاد کی زنجیر ہے

۱۸۵۵ کلیات شیفتہ، ۶۵

حیف تیری سختی و آہن دلی نوع بشر کی ہے تو دشمن دلی

۱۹۱۱ کلیات اسماعیل، ۵۷

[آہن + دل (رک)]

ـــ رُبا بلا اضا (- ضم ر) امذ.

سنگ مقناطیس جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، چمبک، مقناطیسی لوہا.

قطب تارا کھینچتا آہن رباکوں آپ دھر
سب ہی تار یاں میں اوسے دستا ہے بڑپن عید کا

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۹

تو کھینچ کے اپنے اس کو لے من آہن ربا جوں کہ کھینچے آہن

۱۸۳۱ من موہن، آزاد، ۳ (الف)

دوسری دفعہ لال کرکے صرف پانی میں بجھائیں تو سب لوہوں کو آہن ربا کی طرح وہ اپنے میں ملائے گا.

۱۸۴۵ مجمع الفنون، ترجمہ، ۱۸۸

دل ربا بھی ایک شے موجود ہے یاں اے حکیم
ہے فقط آہن ربا کا حال تجھ پر آشکار

۱۹۰۳ اعجاز عشق، ۱

اسم کیفیت : آہن رُبائی.

جب سنگ مقناطیس کو جلاتے ہیں تو مصنوعی ہو جاتا ہے مگر قوت آہن ربائی زائل نہیں ہوتی.

۱۸۷۷ عجائب المخلوقات اردو، ۳۰۲

[آہن + ف : ربا، ربودن (= لینا، اچکنا) سے]

ـــ گُداز بلا اضا (- ضم گ) صف.

لوہے کو پگھلانے والا، (مجازاً) سخت چیز کو نرم کر دینے والا.

دیکھا نہ میرے نالۂ آہن گداز نے | آئینہ دیکھنے کا تماشا دکھا دیا
مومن ، ک ، ۴۰

داؤد کربلا کی جو صحبت نصیب تھی
آہن گداز تھی یہ کرامت نصیب تھی

۱۹۷۱ مرثیۂ بدر الہ آبادی ، ۲

[ف : آہن + ف : گداز ، گداختن (= پگھلانا) سے]

— گر (- فت گ) امذ .

لوہے کے آلات و اشیا بنانے والا ، حداد ، لہار .

مرجیا ازل کے دیس جیوں آہنگر آرسی
جھلکیا سورج ہو عکس ترا جادر آرسی

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۸۸

ظالم مرا ہے نالۂ افسردہ اس طرح
شمشیر جیوں بجھاوے ہے آہنگر آب میں

۱۸۰۶ ایمان ، ایمان سخن ، ۳۵

اونچی اونچی دیواروں اور آہنی دروازوں کی آبادی بڑھ جاتی ہے اور آہنگر کی صنعت کی سب سے زیادہ مانگ ہوتی ہے .

۱۹۴۹ آثار ابوالکلام ، ۱۵

اسم کیفیت : آہن گری .

جہاں میں یہ آہنگری کا ہنر | کیا اس نے پیدا نہ تھا پیشتر

۱۸۱۰ شمشیر خانی ، منشی ، ۱۳

عورتیں ہی دکانداری ، تجارتی ، آہنگری ، پہلوانی ، شعبدہ بازی غرض جملہ صنعتوں اور پیشوں کو انجام دیتی تھیں .

۱۹۳۹ افسانہ پدمنی ، ۱۳۲

[آہن + ف : گر ، لاحقۂ صفت]

— گرخانہ (- فت گ ، ن) امذ .

وہ کارخانہ جس میں لوہے کا سامان تیار ہو ، لہار خانہ .

اس کے آہنگر خانہ درودگر خانہ میں جملہ سامان چوبی و آہنی ساخت جہازات کا طیار ہوتا ہے .

۱۸۷۲ تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۵۵

[آہن گر (رک) + خانہ (رک)]

— گوں (- و مع) صف .

لوہے کے رنگ کا ، سیاہ (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۱۱۸) .

[آہن + ف : گوں (رک)]

— مارنا محاورہ .

لوہے کو پھونک کر کشتہ بنانا .

آتش آہ سے کرتا ہوں دل غیر گداز
کشتہ کھانے کے لیے جوں کوئی آہن مارے

۱۸۲۷ کلیات پروانہ ، جسونت سنگھ ، ۳۷۸

— میں غرق ہونا محاورہ .

سر سے پانو تک ہتھیاروں سے لیس ہونا ، بہمہ وجوہ مسلح ہونا .

دیکھے جہاں جری اسی جانب گذر کیا
آہن میں جو تھے غرق انھیں خوں میں تر کیا

۱۸۷۵ مونس ، مراثی ، ۳ ، ۵۹

آہناب (فت ہ) امذ .

مقناطیس ، چمبک .

جاہل لوگ چمبک پتھر کو آہناب کہتے ہیں .

۱۹۲۵ نابیمیات کی داستان ، ۱ : ۲۳

[عوامی]

آہنچہ (فت ہ ، سک ن ، فت ج) امذ .

دروازے کی کنڈی ، کھٹکا ، لوہے کا کڑا .

یہ مقناطیسی سرنگیں ہیں ، ان میں نہ تو تار ہوتا ہے نہ لنگر اور نہ آہنچہ .

۱۹۲۰ آبدوز کشتیاں و سرنگ ، ۲۵

[آہن (رک) + چہ (= ف : چہ) لاحقۂ تصغیر)]

آہنکار (فت ہ ، غنہ) امذ .

غرور ، نخوت ، گھمنڈ .

اب کہوں میں تجھ سے ان تینوں کا روپ
کیا ہے آہنکار ، سالک کا سروپ

۱۸۰۲ رمز العاشقین ، ۳۲

جی نہیں ، تم بھلا آہنکار کی بات کہہ سکتی ہو .

۱۹۰۳ سرشار ، کامنی ، ۴۷۲

[س : آہنکار **अहंकार**]

آہنگ (فت ہ ، غنہ) امذ .

۱. قصد ، ارادہ .

ملنے بھر کو جانے کا آہنگ ہے | دنیا پہلوانان اپر تنگ ہے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۰۲

مجھ بے گنہ کے قتل کا آہنگ کب تلک
آؤ اب بنائے صلح رکھیں جنگ کب تلک

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۸۱

ایسے عالم میں نہ بے جا ہو یہ آہنگ دعا
اگر اس طرح میں بے ساختہ ہوں نغمہ طراز

۱۹۳۱ بہارستان ، ظفر علی خاں ، ۵۹۲

۲. آواز ، نغمہ .

بیان سینہ چاکاں اے ولی سن کیوں سکے ہر یک
کہ بوئے گل سوں نازک تر ہے آہنگ حزین دل

۱۷۰۷ کلیات ولی ، ۱۳۲

خوش اعتقادوں کے ہجوم اور آہنگ سرود کی دھوم سے ہنگامہ بزم گرم ہوا .

۱۸۸۴ تذکرۂ غوثیہ ، ۵۴

عجب آہنگ تھا جس نے جگایا بھی سلایا بھی
کہ دل تو جاگ اٹھا آنکھوں میں غفلت نیند کی چھائی

۱۹۱۶ نظم طباطبائی ، ۷

۳. انداز ، ڈھنگ ، طور طریقہ .

کیا شکر اس کا آہنگ غزل میں | کہے سوں کیا کیا جنگ و جدل میں

۱۶۳۷ طالب و موہنی ، والہ ، ۵۱

کیا عیش کی رکھتی ہے سب آہنگ جوانی
کرتی ہے بہاروں کے تئیں رنگ جوانی

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۸

ہر چیز میں ترتیب اور ڈھنگ ، ہر بات میں نظم اور آہنگ .

۱۹۲۵ حکیم الامت ، ۲۳

۴. ایک پرندے کی آواز .
صبح اور شام کی پرواز کرتے وقت ' آہنگ آہنگ ، پکارتے ہیں ، یہ سریلی آواز شکاریوں کو بہت دلکش معلوم ہوتی ہے .

۱۹۷۳ انوکھے پرندے ، ۱۰

۵. (موسیقی) ایک راگ کا نام ، دو راگوں سے مرکب ایک راگ .

تیرے ہی مجرے میں گایا کریں سب اہل نشاط
قول و آہنگ و نوا ما نہا ترانہ سرگم

۱۸۱۸ انشا ، کلام ، ۳۱۶

بظاہر ان راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے مگر انہوں نے چھ ہی بتائے ہیں جن کو اپنی اصطلاح میں وہ آہنگ کہتے ہیں .

۱۹۱۶ ہندوستان کی موسیقی ، شرر ، ۱۶

[ف]

ـــ انگیز

(ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف .

نغمگی پیدا کرنے والا ، گانے والا ، عزم اور ارادے کو قوت بخشنے والا ، اقدام عمل کی امنگ پیدا کرنے والا .

جنون اس دل پہ گزرا عشرت آمیز
اسی حالت میں ہوتی آہنگ انگیز

۱۷۵۹ راگ مالا ، عزلت ، ۲

چل رہی تھی جو زنازن صف اشرار پہ تیز
اس کی جھنکار دلیروں کو تھی آہنگ انگیز

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۲

[آہنگ + انگیز ، انگیختن (= ابھارنا) سے]

ـــ کرنا

ف م .

ارادہ کرنا ، کسی کام کے لیے تیار ہونا .

ہوئی گرمی سے ڈولی کی وہ جب تنگ
کیا ان نے ہوا کھانے کا آہنگ

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲ : ۹۸

سو بار لعینوں نے کیا قتل کا آہنگ
اس رحمت حق نے کبھی اس طرح نہ کی جنگ

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۳

صدیوں کے تفاوت کو بھی فرسنگ کیا ہے
جس وقت بھی جس بات کا آہنگ کیا ہے

۱۹۲۶ ملت کا رجز ، یکتا امروہوی (مجموعہ سلام) ، ۲۷

... آہنگ

ترکیب میں جزو دوم .

آہنگ (رک) کی صفت کے معنی میں مستعمل ، جیسے : خوش آہنگ (= اچھی آواز والا) ، عیش آہنگ (عیش و عشرت کے طور طریقے والا) ، وحدت آہنگ (= یکتائی کی آواز والا) ، نیک آہنگ (= نیک ارادے والا) .

جہاں میں جا بجا ہے راگ اور رنگ
جسے دیکھو تو اب ہے عیش آہنگ

۱۸۰۶ ایمان ، ایمان سخن ، ۱۰۰

ہر تار شعاع ، نغمہ در چنگ ساز کثرت ہے وحدت آہنگ

۱۹۲۷ تنظیم الحیات ، ۵

... آہنگی

ترکیب میں جزو دوم .

آہنگ (رک) کا اسم کیفیت .

زمانے کی خلاف آہنگیاں گویا نہیں دیکھیں
کہ پھر کم بخت تونے دل میں طرح مدعا ڈالی

۱۹۵۰ ترانۂ وحشت ، ۱۱۸

آہنی

(فت ہ ، ی مع) صفت .

۱. آہن (رک) سے منسوب ، لوہے یا فولاد سے بنی ہوئی چیز .

انتہا ہے میں اس آہنی گرز ایک نہ او گرز تھا بلکہ البرز ایک

۱۶۲۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۴۰

دو پنجرے آہنی لٹکتے ہیں اور ان دونوں میں دو آدمی قید ہیں .

۱۸۰۲ باغ و بہار ، ۱۲۲

عالم اسباب ہے یا آہنی کڑیوں کا ڈھیر
ڈھونڈیے لیکن سرا ملتا نہیں زنجیر کا

۱۹۵۱ صفی ، د ، ۲۸

۲. (مجازاً) مضبوط ، مستحکم ، سخت ، پتھر یا لوہے کی طرح .

رہے ہر تیس دن مژگاں کے سنمکھ کلیجا آہنی ہے آرسی کا

۱۷۲۳ آبرو (مخزن نکات ، ۳۶)

بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر
روئیں تن و سیاہ دروں ، آہنی کمر

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۸

چھوت چھات کی آہنی زنجیروں سے دونوں کے تعلقات آزاد تھے .

۱۹۲۵ شہید مغرب ، ۵۳

[آہن (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ پردہ

(ـــ فت پ ، سک ر ، فت د) امذ .

(لفظاً) سخت یا مضبوط پردہ یا رکاوٹ ، (سیاست) انتہائی رازداری جو اشتراکی ممالک دوسرے ممالک سے برتتے ہیں .

یہ بات کئی بار دیکھنے میں آئی خاص طور پر آہنی پردے کے پیچھے بسنے والے ممالک میں .

۱۹۶۵ سہ ماہی 'کاروان سائنس ، ۳/۲ : ۷۹

[آہنی + پردہ (رک)]

ـــ پیکر

(ـــ ی لین ، فت ک) صف .

نہایت توانا ، مضبوط جسم کا .

ارنا بھینسا بھی بڑا زور آور اور آہنی پیکر ہوتا ہے .

۱۸۰۵ آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰

[آہنی + پیکر (رک)]

ـــ چھاپہ

(ـــ فت پ) امذ .

لوہے کی چھپائی ، ٹائپ کی چھپائی .

روز مرہ ورق کلاں چھاپہ آہنی قیمت سالانہ .

۱۸۵۸ اختر شہنشاہی (اردو گائڈ)

[آہنی + چھاپہ (رک)]

ـــ دل

(ـــ کس د) صف .

سخت قلب کا (انسان) ، بے رحم .

ہوتے ہیں آہنی دل مل تجھ سیں زرد جوں زر
پارس ہے عاشقوں کو تجھ پانوں کا پرسنا

۱۷۱۸ دیوان آبرو (ق) ۱ ، ۵

اسم کیفیت : آہنی دلی .

نالے سے میرے کوہ بھی ہووے تو گل سکے
پر آہنی دلی سے تری کچھ نہ چل سکے

؟ اکرم (مخزن نکات ، ۱۷۷)

[آہنی + دل (رک)]

ـــ سَڑَک (ـ فت س ، ڑ) امث .

لوہے کی پٹری جس پر ریل گاڑی یا ٹرام دوڑتی ہے ، ریلوے لائن، ٹراموے لائن .

تار برق ، آہنی سڑک اپنے ملک میں جاری کی .

سنن اسلام ، ۲ : ۲۷۰

یہاں دو سڑکیں دوڑتی ہیں ، ایک ٹھنڈی سڑک اور ایک آہنی سڑک.

۱۹۲۲ غالب کا روزنامچہ ، ۱۹

[آہنی + سڑک (رک)]

آہَنِیں (فت ہ ، ی مع) صف .

رک : آہنی .

پاؤں اٹھے خاک کے ، پر دو سرین مس کے اٹھے ساق اٹھے آہنیں

۱۷۷۱ ہشت بہشت ، ۲ : ۲۶

معتصد آہنیں کرسی پر بیٹھا تھا .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۱۴۹

آہنیں گرزوں سے . . . بتوں کو توڑ ڈالا .

۱۹۰۴ مقالات شبلی ، ۱۴۹

[آہن (رک) + ف : یں ، لاحقۂ نسبت]

ـــ جان صف .

سخت جان ، جس کی جان مشکل سے نکلے ، جس میں قوت برداشت غیر معمولی ہو ، جفاکش (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۶۸) .

[آہنیں + جان (رک)]

ـــ جِگَر (ـ کس ج ، فت گ) صف .

سخت جان ، جفاکش (وضع اصطلاحات ، ۲۶۸) .

[آہنیں + جگر (رک)]

آہُو (و مع) امذ .

بکری سے مشابہ نکیلے سینگوں اور بڑی آنکھوں کا ایک صحرائی جانور، ہرن.

تھکے سبز سبزی میں اس دیک ہرن بدن کے چمن میں جوں آہو نمن

۱۶۳۵ قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۱۰۱

آہو نے جانا کہ میرے گرفتار ہونے کے سبب اپنی جان کھوتا ہے .

۱۸۰۳ اخلاق ہندی ، ۳۵

رندوں کے لیے ہے جام و سبو ، آہو کے لیے سبزے کا نمو
قمری کے لیے سرو دل جو ، بلبل کے لیے ہے گل رنگیں

۱۹۱۳ نقوش مانی ، ۵

[ف]

ـــ چَشْم بلا اضافہ (ـ فت چ ، سک ش) صف .

ہرن کی سی آنکھوں والا ، شوخ اور حسین آنکھوں والا (معشوق ، محبوب).

اور ے گیسوؤں والے صنم او آہو چشم
خون سے تیرے ہوئیں مشک کا نافہ جونکیں

۱۸۲۶ دیوان مہر ، آغا علی ، ۱۴۹

اس نے ایک آہو چشم سولہ برس کی لڑکی کی طرف اشارہ کیا .

۱۹۱۳ مرقع بلجیم ، ۶۵

[آہو + چشم (رک)]

ـــ خانَہ (ـ فت ن) امذ .

وہ گھر یا احاطہ جس میں ہرن اور ان کے ساتھ دوسرے جانور اور پرند بھی رکھے جاتے ہیں .

داروغگی آہو خانہ و چیتہ خانہ . . . محلدار خاں .

۱۸۷۴ طلسم ہند ، ۱۵۵

ایک بہت بڑا آہو خانہ تعمیر کرایا تھا جس میں لاکھوں اور ہزاروں قسم کے چرند و پرند جمع کئے تھے .

۱۹۰۸ ماہنامہ 'مخزن' جون ، ۲۸

[آہو + خانہ (رک)]

ـــ شِکَم (ـ کس ش ، فت ک) صف .

جس کا پیٹ بہت ستا ہوا ہو ، عموماً گھوڑے کی صفت میں مستعمل .

سمجھ اس کو تو یہ آہو شکم ہے
بقیں پھر جان رکھ کھاتا بھی کم ہے

۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ، ۷

عموماً ایسا اسپ . . . آہو شکم . . . نہیں ہوتا .

۱۸۷۲ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۰

آہو شکم پلنگ حشم آسماں مسیر
بڑھنے میں سیل جوش میں طوفاں روش میں تیر

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۱۷

اسم کیفیت : آہو شکمی .

بھوکے بھی جو تھے ان میں جو بھی سیر تھے ان کے
آہو شکمی نے کیے دل شیر تھے ان کے

۱۸۹۷ نظم آزاد ، ۱۰۲

[آہو + شکم (رک)]

ـــ قَدَم (ـ فت ق ، د) صف .

ہرن کی طرح دوڑنے والا ، ہرن کی سی رفتار رکھنے والا .

ایسا باز آہو قدم تحفہ لائق بادشاہوں کے ہے .

۱۸۸۳ صید گاہ شوکتی ، ۹۶

اسم کیفیت : آہو قدمی .

آنکھیں بھی حسین ٹھوڑھی کی وضع بھی پیاری
آہو قدمی پر ہے فدا باد بہاری

۱۹۶۵ اطہر ، گلدستہ اطہر ، ۲ : ۳۲

[آہو + قدم (رک)]

— گیر (— ی مع) صف ؛ امذ .

۱. ہرن پکڑنے والا ، ہرنوں کا شکاری .

کچھ نہیں پروا مجھے دشمن اگر ہے عیب جو
خوف کیا شیر نیستاں کو ہے آہو گیر کا

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۲

۲. عیب جو ، نکتہ چیں ، حرف گیر .

حضرت آزاد کو صاحب تو شعر اپنا دکھا
تا تجھے وسواس کچھ رہوے نہ آہو گیر کا

۱۸۰۵ کلیات صاحب ، ۱۳۵

بیان بچۂ آہو ہے پیش چشم حقیر
بلاؤ کر گئے رم کس لیے اب آہو گیر

۱۹۶۶ مرثیہ ، فیض بھرت پوری ، ۳

اسم کیفیت : آہو گیری .

کیا کرے گا حاسد مردود آہو گیریاں
شیر ہوں میں اور مرا دیوان نیستاں زار ہے

۱۸۷۳ دیوان فدا ، ۲۲۷

[آہو + ف : گیر ، گرفتن (= پکڑنا ، لینا) سے]

— نگاہ (— کس ن) صف .

ہرن کی سی چتون والا ، ایسا شخص جس کی نگاہ میں ہرن کی سی وحشت ہو .

دشت وحشت میں نپٹ ہے کس ہوں اے آہو نگاہ
ہوں بھکاری وصل کا دے مجھ کون اس میدان میں دان

۱۷۳۹ سراج ، ک ، ۲۶۱

وحشت دل فرقت آہونگاہاں سے بڑھی
چارونا چار آج اس چارے پہ یہ بیچارہ ہے

۱۸۶۱ دیوان اختر (واجد علی شاہ) ، ۶۹۲

[آہو + نگاہ (رک)]

— نما (— ضم ن) صف .

دیکھنے میں ہرن سے مشابہ .

رسیلی ، رس بھری ، جادو نما تھی رنگیلی ، رنگ بھری ، آہونما تھی

۱۷۳۲ طالب و موہنی ، والہ ، ۳۵

[آہو + ف : نما ، نمودن (= نظر آنا ، ظاہر ہونا ، معلوم ہونا) سے]

— ے آفتاب کس اضا (— سک ن) امذ .

آفتاب ، سورج .

پھر اس غزال سے جو مخاطب حسن ہوئے
آہوے آفتاب کے نشے ہرن ہوئے

۱۹۵۳ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۸۰

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + آفتاب (رک)]

— ے چرخ کس اضا (— فت چ ، سک ر) امذ .

(کنایۃً) آفتاب .

دام تزویر میں کیونکر دل روشن ہو اسیر
آہوے چرخ ہوں میں صید فگن کیا روکیں

۱۸۵۴ غنچۂ آرزو ، صبا ، ۸۸

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + چرخ (رک)]

— ے چین کس اضا (— ی مع) امذ .

ملک چین کے ایک مخصوص علاقے کا ہرن جس کی ناف سے مشک نکلتا ہے ، (مجازاً) معشوق .

تجھ دام میں اے آہوے چیں بند ہے فائز
ہرگز نہیں اوس طائر اندیشہ خطا پر

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۱۸۰

زمان ذبح دل ہرگز نہ پایا اس کے سینے پر
ہدف تیر نظر کا ہوکے جو آہوے چیں آیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۹۰

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + چین (= ایک ملک کا نام)]

— ے حرم کس اضا (— فت ح ، ر) امذ .

مکہ معظمہ کے چاروں طرف (فقہ میں مقرر کیے ہوئے) فاصلے کے اندر چرنے چگنے والا ہرن جس کا شکار حرام ہے ، (مجازاً) محبوب .

خنجر طالب ہے مرگ سے پر آہوے حرم
دل بھر گیا ہے کس کی مژہ کا شکار سے

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۲۹۲

جن مزا میر کو ہم سنتے ہیں واعظ سے حرام
وجد میں آئیں سنیں آج گر آہوے حرم

۱۸۵۴ ذوق ، د ، ۲۸۹

لے کر جو کماں آج وہ جھنجلائے ہوئے ہیں
آہوے حرم بننے کو شیر آئے ہوئے ہیں

۱۹۷۵ رواں واسطی ، غزلیات ، ۶۷

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + حرم (رک)]

— ے خاوری کس صف (— فت و) امذ .

(کنایۃً) آفتاب .

اے شہسوار اس کا چمکنا دلیل ہے
آہوے خاوری ہے یہ تیرا فرس نہیں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۳۷

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + خاور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

— ے ختن کس اضا (— ضم خ ، فت ت) امذ .

ملک چین کے اس علاقے کا ہرن جو ختن یا تاتار کہلاتا ہے (رک : آہوے چین) .

پھر بہار آئی کہ ہونے لگے صحرا گلشن
غنچہ ہے نام خدا نافۂ آہوے ختن

۱۸۴۲ کلیات محسن ، ۳۲

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + ختن (= مقام کا نام)]

— ے رم خوردہ کس صف (— فت ر ، سک م ، و معد ، سک ر ، فت د) امذ .

ڈرا ہوا یا سہما ہوا ہرن .

ان سب نظموں میں کچھ ایسا محبت بھرا درد تھا کہ یاسمین آہوے رم خوردہ کی طرح چونک اٹھی .

۱۹۱۲ یاسمین ، ۶۸

[آہو + ف : ے ، لاحقۂ اضافت + رم (رک) + خوردہ ، خوردن (= کھانا (مجازاً) برداشت کرنا) سے]

ـــ ئے زرنگار کس صف (ـــ فت ز ، سک ر ، کس ن) امذ .

(لفظاً) سنہرا ہرن ، (مراداً) وہ خوبصورت ہرن جس پر فریفتہ ہوکر سیتاجی نے رام چندر جی سے اس کے شکار کی استدعا کی تھی ، ہر دل پسند چیز .

یہ خوبصورت گھوڑا آگے چل کر اس خاندان کے حق میں آہوئے زرنگار ثابت ہوا .

۱۹۳۲ مورے بہترین افسانے ، پریم چند ، ۸۵

[آہو + ف : ئے ، لاحقۂ اضافت + زر (رک) + نگار (رک)]

ـــ ئے فلک کس اضا (ـــ فت ف ، ل) امذ .

رک : آہوئے چرخ (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۲۰۷ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۲) .

[آہو + ف : ئے ، لاحقۂ اضافت + فلک (رک)]

ـــ ئے قالین کس اضا (ـــ ی مع) امذ .

قالین یا فرش وغیرہ پر بنی ہوئی ہرن کی تصویر .

مثل تصویر نہالی تیری خوش چشمی سے ہرن
کیا عجب ہے آہوے قالیں بھی مجھ پر شیر ہو

۱۸۶۱ دیوان اختر (واجد علی شاہ) ، ۵۹۹

[آہو + ف : ئے ، لاحقۂ اضافت + قالین (رک)]

آہو (و مج) امذ .

ایک آواز یا کلمہ جو اقرار اور ایجاب کے موقع پر مستعمل؛ ہاں ، جی ہاں؛ حسرت اور جوش کے اظہار کا کلمہ .

جے ہو راجہ کی آہو آہو جھنکارے با با آہو آہو

۱۹۰۷ حباب ، حباب کے ڈرامے (جشن کنور سین) ، ۲۶۰

[س : آہو अहो]

آہُوانہ (ضم ہ ، فت ن) صف .

آہو کی طرح .

ناشنیدہ فسانہ آنکھوں میں وحشت آہوانہ آنکھوں میں

۱۹۳۳ سیف و سبو ، جوش ، ۱۶۱

[: آہُو (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ نسبت]

آہُوتی (و مع) امث .

رک : آہُتی .

اگر انہیں کوئی روگ لگ گیا ہے تو کیا یہ اس کا دھرم نہیں کہ اپنے جیون کی آہوتی دے کر انہیں بچائے .

۱۹۶۶ سودائی ، ۱۲۸

آہوری (و لین) امث .

خردل ، رائی ؛ لاط : Sinapis alba .

آہوری رائی .

۱۷۵۱ نوادرالالفاظ ، ۴۷

آہوری بروزن لاہوری حکیم مومن خان نے لکھا ہے کہ رائی کا ہندی نام ہے .

۱۹۲۶ خزائن‌الادویہ ، ۷ : ۹۴

[س : آہار आहार]

آہی صف .

آہ (رک) سے منسوب یا متعلق : آہ کرنے والا ، آہ سے مشابہ ، آہ نما .

منہیں کیوں وہ فریاد آہی ابھی مزے لیتی ہے دادخواہی ابھی

۱۸۹۵ دیوان راسخ ، ۲۵۵

نبض ممکن ہے سست ہو اور اکثر اوقات یہ بے قاعدہ ہوتی ہے ، تنفسات ، سست آہی اور بے قاعدہ ہوتے ہیں .

۱۹۴۸ عمل طب ، ۱ : ۲۹۹

[آہ (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آہے (ی مج) فجائیہ .

۱. ہائے ، آہ (عموماً عورتوں کی زبان پر جاری) .

آہے مرگئی میں ، بچھو نے کاٹ کھایا .

۱۹۶۱ مولوی عبدالحق ، لغت کبیر اردو ، ۱ ، ۲ : ۸۶۵

۲. ایک کلمہ جو قوال یا گویے گاتے وقت منھ سے نکالتے ہیں ، جیسے : میکشو آؤ آؤ مدینے چلیں آہے مدینے چلیں .

[حکایت‌الصوت]

ـــ آہے (ـــ ی مج) فجائیہ .

آہے شق نمبر ۲ کی تکرار .

کیا بھانڈ اور بھگتیوں نے ہجوم ہوئی آہے آہے مبارک کی دھوم

۱۷۸۴ سحرالبیان ، ۳۶

آہے آہے کی دھوم پڑی ، اولی فلک ناچنے لگی ، مشتری شمس و قمر کے مجیرے لے کر ساتھ دینے لگی .

۱۸۲۳ حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۴

آئبس (کس ء ، ب) امذ .

ایک پرندہ جو عموماً مصر و امریکہ وغیرہ میں پایا جاتا ہے (قیلان) .

آئبس اور چمچہ چونچ ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار ہیں حالانکہ ان کی چونچ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہے .

۱۹۷۵ جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۸

[انگ : Ibis]

آئتا (کس ء مج ہ) صف .

ہاتھ آیا ہوا ، ملا ہوا ، پہلے سے حاصل شدہ یا موجود (عموماً مال کے ساتھ مستعمل) .

میں جو گھر بیٹھے ملا ہوں تو کوئی قدر نہیں
آئتا مال سمجھتا ہے خریدار مجھے

۱۹۵۴ صفی اورنگ‌آبادی ، فردوس صفی ، ۱۶۳

[ا : آنا (رک) سے]

آئڈیل (کس ء ، ڈ ، فت ی) ؛ ~ آئیڈیل .

(الف) امذ .

قابل تقلید نمونہ ، نصب العین .

تم نے تمدن عرب پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی ہے مگر آئیڈیل کا مفہوم شاید ہی ذہن میں ہو .

۱۹۲۰ مکاتیب بندی ، ۲۵۰

دنیا میں صرف آئیڈیل ایک چیز ہے .

۱۹۲۳ حیات شبلی ، ۶۱۵

(ب) صف .

قابل تقلید ، مثالی ، جیسے : یہ ایک آئڈیل صورت ہے کہ اجلاس میں کوئی فساد ، جھگڑا یا اختلاف ہی پیدا نہ ہو (ماخوذ : انگلش اردو ڈکشنری ، مولوی عبدالحق) .

[انگ : Ideal]

آئڈیالوجی (کس ء ، ڈ ، و مج) امث : ~ آئیڈیالوجی .

طرز تفکر ؛ تصوریت یا عینیت .

اب عالمی مذاہب کی جگہ انٹرنیشنل سیاسی اور سماجی نظریات (آئڈیالوجی) نے لے لی ہے یا لیتے جا رہے ہیں .

۱۹۷۸ اقبال کی تلاش ، ۱۸۸

[انگ : Ideology]

آئڈیلسٹ (کس ء ، ڈ ، فت ی ، کس ل ، سک س) صف ؛ ~ آئیڈیلسٹ .

مثالیت پسند ، تصوریت یا عینیت کو ماننے والا .

آئڈیلسٹ مفکرین کا یہی خیال ہے کہ فارم مواد پر اوپر سے مسلط کیا جاتا ہے .

۱۹۶۵ تنقیدی نظریات ، ۲۸۱

[انگ : Idealist]

آئرس (کس مج ء ، ر) امث .

۱. (تشریح الاعضا) آنکھ کی پتلی ، مردم چشم .

دوسرا ہے جو طبق پتلا ہے وہ اور رنگیں
اگلا جو حصہ ہے ہیں آئرس اس کو کہتے

۱۹۱۶ سائنس و فلسفہ ، ۱۴۰

۲. (نباتیات) ایک نبات جس کے پھول نیلے ، زرد ، سفید مثل قوس قزح کے ہوتے ہیں ، قزحیہ ، لاط : Iris florentine .

یہ آئرس ورسی کولر . . . یعنی ایرسائے قزحیہ یا سوسن آسمان جونی کی جڑ کا خلاصہ ہے .

۱۹۱۵ مخزن الادویہ ڈاکٹری ، ۲ : ۱۵۸۹

۳. (ہیئت) قوس قزح (انگلش اردو ڈکشنری ، مولوی عبدالحق) .

[انگ : Iris]

آئرستانی (کس مج ء ، کس ر ، سک س) صف .

آئرستان (= آئرلینڈ) سے متعلق یا منسوب ؛ آئرلینڈ کا (شخص ، سامان یا زبان وغیرہ) .

اظہاریت پسندی اور آئرستانی رومان پرور دیہاتی زندگی وغیرہ کے اثرات صاف صاف دکھائی دیتے ہیں .

۱۹۶۸ رسالہ 'فنون' ، لاہور ، اپریل ، ۱۵۸

[انگ : آئر (رک : آئرش) + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ نسبت]

آئرش (کس مج ء ، کس ر) صف .

رک : آئرستانی .

یہاں کے سپرنٹنڈنٹ جیل ایک آئرش مین کتھولک ہیں .

۱۹۱۹ خطوط محمد علی ، ۸۰

یہ لفظ اردو کے علاوہ آئرش ، گیلک ، قدیم ہائی جرمن ، سوئڈن اور ڈنمارک کی زبانوں میں بھی مستعمل ہے .

۱۹۵۵ اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۵

[انگ : Irish]

آئرن (کس ء ، فت ر) .

(الف) امذ .

لوہا .

آئرن کی بائلر .

۱۹۰۶ راہنمائے انجنیری ، ۳ : ۵۵۰

(ب) صف .

لوہے کا (ترکیب میں) .

چاندی کے اجلے اجلے چمک دار سکوں سے آئرن سیف کا پیٹ بھرے گا .

۱۹۳۰ 'اودھ پنچ' ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۲۳ : ۵

[انگ : Iron]

آئزل (کس مج ء ، کس ز) امذ .

تصویر وغیرہ کو سہارا دینے کے لیے تین ٹانگوں کا لکڑی کا اسٹینڈ .

فوزیں آئزل اور برش سنبھال لیتیں اور میں قریب بیٹھ جاتا .

۱۹۶۶ فوزیں ، ۱۶۵

[انگ : Easel]

آئس (کس ء) امذ .

برف ، یخ وغیرہ ، تراکیب میں مستعمل .

[انگ : Ice]

— برگ (— فت ب ، سک ر) امذ .

برف کی چٹان جو سمندروں میں بہتی رہتی ہے ، تودۂ برف .

آئس برگ جہازوں کے لیے بہت خطرناک ہوتے ہیں .

۱۹۷۵ تلاش کے سفر ، ۶۳

[انگ : Iceberg]

— فیکٹری (— ی لین ، سک ک ، ٹ) امث .

وہ کارخانہ جس میں پانی کو جما کر برف بناتے ہیں ، برف کا کارخانہ .

خیرپور میں ایک آئس فیکٹری قائم کردی جائے تو وہ سب دشواریاں اور مصارف ختم ہوجائیں گے جو سکھر سے روزانہ برف لانے میں ہوتے ہیں ، نواب سلطان اس کے ابتدائی مصارف کے لیے تیار ہیں .

۱۹۵۲ سہ روزہ 'مراد' ، خیرپور ، ۶ جنوری ، ۲

[انگ : Ice factory]

— کریم (- کس ک ، ی مع) امث ؛ امذ .

دودھ ملائی شکر وغیرہ ملا کر جمائی ہوئی برف ، قلفی ، ملائی کی برف .

مچھلی پڈنگ پھر اس پر آئس کریم تر و خشک میوہ کیونکر ہضم ہو سکتا .

۱۹۱۵ سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵۲

[انگ : Ice-cream]

آئسنگ (کس ء ، س ، غنہ) امث .

شکر ، انڈے کی سفیدی اور دوسری چیزوں کا مرکب جو کیک وغیرہ کے اوپر غلاف کے طور پر چڑھایا جائے .

دس پونڈ کا ایک سہ منزلہ کیک بطور خاص بنوایا گیا جس کی سفید آئسنگ پر تولہ تولہ بھر کے تین گلابی آنسو لرزاں تھے .

۱۹۷۶ زر گزشت ، ۳۱۰

[انگ : Icing]

آئسہ (کس مع ء ، فت س) امث .

وہ عورت جس کو سن رسیدگی کے باعث حیض آنا بند ہو گیا ہو ، حائضہ کی ضد .

عدت اس کی سب سے نزدیک تین حیض ہوں گے اگر وہ حائضہ ہے اور تین مہینے اگر وہ آئسہ ہے .

۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ)، ۲ : ۴۸

آئسہ اور صغیرہ نہ ہوں کہ ان کی مدتیں تین مہینے ہیں .

۱۹۶۴ کمالین ، قسط ۳ : ۵۸

[ع : (ی ء س)]

آئسِیس (کس مع ء ، ی مع) امث .

(مصری صنمیات) سرسبزی اور شادابی کی دیوی جسے اوسریس کی بہن اور بیوی بتایا جاتا ہے .

آئسیس اور اوسریس چاند اور سورج دونوں فطرت کے رمز ہیں .

۱۹۳۰ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۶ : ۳

[یو : انگ : Isis]

آئنوْزَہ (کس مع ء ، و مع ، سک ن ، فت ز) امذ .

بمبئی اور نواح بمبئی کا ایک مشہور قلمی آم .

ہندوستان کے مختلف مقامات کے آم اپنی اپنی جگہ زیادہ مقبول ہیں مثلاً بمبئی کا آئنوزہ لکھنؤ کا دسہری .

۱۹۳۶ سندر نرائن مشران ، خطبات مشران ، ۱ : ۲۵۸

[مقامی]

آئل (۱) (کس مع ء) صف .

رجوع کرنے والا ، راجع ، مائل .

ہے چشتی سہروردی نقشبندی ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

۱۹۰۵ حدایق بخشش ، ۲ : ۸

[ع : (اول)]

آئل (۲) (کس ء) امذ .

روغن ، تیل .

اس کے کنارے کند ہو جائیں تو آئل اسٹون (تیل کے ساتھ پتھر) گھس کر تیز کر لینے چاہئیں .

؟ فریٹ ورک ، ۱۸

[انگ : Oil]

آئن (کس ء) امذ .

(طبیعیات) برقایا ہوا ایٹم .

عام حالات کے ماتحت بھی گیس کے اندر کچھ آزاد آئن . . . موجود ہوتے ہیں .

۱۹۷۰ جدید طبیعیات ، ۱

[انگ : Ion]

— ساز صف .

آئن بنانے والا ، ایٹم میں برقی اثر داخل کرنے والا .

جب . . . اس پر کوئی بیرونی آئن ساز ایجنسی عمل نہ کر رہی ہو تو گیس برق کی ناقص موصل . . . ہوتی ہے .

۱۹۷۰ جدید طبیعیات ، ۱

اسم کیفیت : آئن سازی .

کسی گیس کی آئن سازی . . . کے لئے توانائی . . . کی ایک خاص مقدار کی ضرورت ہوتی ہے .

۱۹۷۰ جدید طبیعیات ، ۷

[آئن + ف : ساز ، ساختن (= بنانا) سے]

... آئند (...کس ء، سک ن) ترکیب میں جزو دوم؛ ~ ...آیند(مکتوبی).

مترادف: محسوس یا معلوم ہونے والا ، لگنے والا ، جیسے : خوش آئند (رک) .

[ف : . . . آئند ، آمدن (= آنا) سے]

آئندگان / آئندگاں (کس ء ، سک ن ، فت د / سک د) صف ؛ ج ؛ ~ آیندگان/آیندگاں (مکتوبی) .

آئندہ (رک) کی جمع ، آنے والے .

آئندگان شیر کوٹ کی زبانی معلوم ہوا کہ ان نورالابصار نے گھاسا سنگھ کو واسطے امراو سنگھ کے بھیجا ہے .

۱۸۹۸ سرسید ، مقالات ، ۶ : ۲۲۶

لب پر نہیں ہے صرف حکایات رفتگاں
نوک زباں فسانۂ آئندگاں بھی ہے

۱۹۶۶ الہام و افکار ، ۱۱

[آئندہ (رک) + ف : گ ، بدل ہ + ان ، لاحقۂ جمع]

آئند (و) روند (کس ء ، سک ن (و مج) فت ر ، کس و ، سک ن) صف؛ ~ آیند الخ (مکتوبی) .

آنے جانے والا ، مسافر .

آئند و روند نے کہا مجھے چور باندھ گئے ہیں کھول دو .

۱۸۸۲ طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۱

ملزم مفرور کی وکالت کون کرتا . جب تک ماں باپ جیسے آئند روند . . . نوکروں چاکروں سے . . . بد قسمتی کا ذکر ہوتا رہا .

۱۹۵۹ محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۲

[ف : آئند ، آمدن (= آنا) سے (+ و ، عطف) + روند ، رفتن (= جانا) سے]

آئندہ (کس ء ، سک ن ، فت د) ؛ ~ آیندہ (مکتوبی) .

(الف) صف .

آنے والا .

ممکن ہے . . . کہ آئندہ جنم میں بھی آپ کا میرا تعلق اس سے زیادہ ہو جائے .

۱۹۰۸ اتالیق خطوط نویسی ، ۲۰

(ب) امذ .

آنے والا زمانہ ، مستقبل .

آئندے کے نفع و ضرر کو لحاظ کرنا .

۱۸۰۲ خرد افروز ، ۶۷

آئندہ کی فکر آج فضول ہے .

۱۹۶۱ مولوی عبدالحق ، لغت کبیر ، ۲ : ۲۶۷

(ج) م ف .

مستقبل میں ، آنے والے زمانے میں ، آگے ، اس کے بعد .

پھر یہ سوچا کہ آیندہ جو کچھ کہ ہو سو ہو .

۱۸۴۲ الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۴۷

گو دیر میں طالب میرے تھے بت کعبہ ہی میں پایا میں نے مفر
اس وقت تو صورت اچھی تھی خطرے کا محل آئندہ تھا

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۳ : ۲۱۶

[ف : آئندہ ، آمدن (= آنا) سے]

— اختیار بدست مختار فارسی فقرہ ، اردو میں مستعمل .

ہم سمجھا چکے اب ماننا نہ ماننا تمہارے یا ان کے اختیار میں ہے (ماخوذ : نور اللغات ، ۱ : ۲۱۵) .

— را احتیاط/یاد فارسی فقرہ ، اردو میں مستعمل .

جو غلطی ہو چکی ہے اس پر زیادہ دھیان دینے کے بجائے آئندہ محتاط رہنا چاہئے تاکہ اس غلطی کا اعادہ نہ ہو (گزشتہ را صلوات کے ساتھ مستعمل) .

پروین نے کہا آئندہ را یاد گزشتہ را صلوات ، یہ وقت شکایت کا نہیں .

۱۸۹۰ بوستان خیال ، ۳ : ۲۷

— کو م ف .

آنے والے وقت کے لیے ، پھر یا آگے چل کر .

جو مکان بن چکے ہیں ان کو ڈھا دو آئندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو .

۱۸۵۹ عود ہندی ، ۱۱۹

آئندہ کو کان ہو گئے .

۱۹۲۴ نوراللغات ۱ : ۲۱۶

. . . آئندہ (کس ء ، سک ن ، فت د) ترکیب میں جزو دوم ؛ ~ آیندہ (مکتوبی) .

آنے والا (مرکبات میں مستعمل) .

دیکھئے گا کہ مثالیں کیا خوش آئندہ بہم پہنچاتی ہیں اور زبان کو اور محاورے کو کس قدر قوت دیتی ہیں .

۱۹۰۷ مکتوبات آزاد ، ۲۵

[رک : آئندہ]

آئنہ (کس ء ، فت ن) امذ .

رک : آئینہ .

یوں ہماری عمر گزری انتظار یار میں
اپنے گھر میں جس طرح رہتا ہے بیدار آئنہ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۹

اپنی ہستی آئنہ ہے اپنے دور اوج کا
دل سے اترے ہیں مگر اترے ہیں کس کے دل سے ہم

۱۹۲۰ بیخود موہانی ، ک ، ۲۱

آئی (۱)

(الف) امث .

۱. موت ، قضا .

گلی میں اس کی رہا جا کے جو کوئی سو رہا
وہی تو جاوے ہے واں جس کسو کی آئی ہو

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۴۸۰

دل کسی طرح چین پاجائے غیر کی آئی مجھ کو آجائے

۱۹۳۲ ریاض رضوان ، ۲۷۸

۲. موقع ، محل ، باری .

لگ تو لا کہ منہ غیروں کو جو حق ہے وہ کہہ دیتے
بہت ہم ضبط کرتے پر نہ آئی پر رہا جاتا

۱۸۴۷ عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۵۸

(ب) صف .

آئی ہوئی ، موصول شدہ .

نہ تو کچھ آئی کی شادی نہ گئی کا غم تھا
خود طرحدار تھی جوبن تھا عجب دم خم تھا

۱۸۶۴ واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۴۰۹)

[ا : آئی ، آنا (رک) سے]

— اوائی (— فت ا) امث .

رک : آئی (ب) .

اس نے دکن کی سلطنت گھر آئی اوائی جان بوجھ کر گنوائی .

۱۸۹۷ تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۷۵

آئی اوائی نوکری کو لات ماردی .

۱۹۶۱ مولوی عبدالحق ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۶۷

[آئی + ا : اوائی ، تابع]

— بلا (کو) ٹالنا محاورہ .

آئی ہوئی مصیبت دور کرنا .

جو سر میں زلف کا سودا تھا سب نکال دیا
بلا ہوں میں بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا

۱۸۷۸ گلزار داغ ، ۱۲

خدا نے بھی ان کی آئی بلا ٹالی اور دہلی میں ہم سے جان بچائی .

۱۹۱۳ انتخاب توحید ، ۱۰۶

ــ بلا ٹلنا محاورہ .

آنی بلا ٹالنا (رک) کا لازم .

زاہد تو چلہ کش ہی رہا اور یہاں کلیم
جب لو لگی خدا سے تو آنی بلا ٹلی

۱۸۸۹ تجلیات کلیم (علی بن الحسین) ۱۰۰

ــ پر (ــ پہ) نہ چوکنا محاورہ .

موقع اور محل پر کر گزرنا اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا ، موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینا .

جان یہ جائے یا رہے عاشق کون چوکے ہے اپنی آنی پر

۱۷۷۳ فدوی (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ ، م ۵۲)

جان کیا چیز ہے آنی پہ نہ چوکے انساں
مر مٹے بات پر اتنی تو حمیت رکھیے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۵۹

چاہے جان جائے یا باقی رہے آنی پر ہرگز نہیں چوکتی ، کسی طرح مجھ سے تو چپ نہیں رہا جاتا .

۱۹۰۸ آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۵۰

ــ تو رضائی نہیں تو (ورنہ) فقط چارپائی کہاوت .

مل گئی تو عیش اڑائے ورنہ چارپائی پر تنہا سو کر وقت گزار لیا ، کام بنا تو بنا نہیں تو خیر (محاورات ہند ، ۱۶ ؛ خزینۃ الامثال ، ۳۹ ؛ نجم الامثال ، ۳۵) .

ــ (تو) روزی نہیں تو روزہ کہاوت

کچھ مل گیا تو کھا ہی لیا نہیں تو فاقہ کر لیا ، توکل و قناعت پر گزر بسر ہے .

یہ توکل سے حال اپنا ہے آنی روزی نہیں تو روزا ہے

۱۸۷۶ سخن بے مثال ، ۱۳۸

ــ تو نوش نہیں تو فراموش کہاوت .

رک : آنی تو روزی نہیں تو روزہ (نور اللغات ، ۱ : ۲۱۶) .

ــ تھی آگ کو رہ گئی رات کو کہاوت (عو) .

بے غیرت ہے ، بدچلن ہے ، بدچلنی کے لیے ڈراما بہانہ کی ہے (ماخوذ : امیر اللغات ، ۱ : ۲۱۰ ؛ نور اللغات ، ۱ : ۲۱۶) .

ــ ٹلنا محاورہ .

آنی کو ٹالنا (رک) کا لازم .

حال پرسی تمھیں لازم تھی ضرور آنا تھا
فرض کردم مری آنی ہوئی کیا ٹل جاتی

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۷

کیونکر آنی کسی مہجور کی ٹل جاتی ہے
دیکھنی ہو تو مرے پاس ذرا آ جانا

۱۹۳۶ شعاع مہر ، ۹۷

ــ عقل جانا محاورہ .

بدحواس ہو جانا ، گھبرا جانا .

بات دل کی نہ لب تک آتی تھی فکر میں آنی عقل جاتی تھی

۱۸۸۲ فریاد داغ ، ۱۰۶

ــ کا شریک امد .

موت یا مصیبت کا ساتھی ، شریک اجل .

جہاں سے میر ہی کے ساتھ جانا تھا لیکن
کوئی شریک نہیں ہے کسو کی آنی کا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۳۸۲

ــ کر لینا محاورہ .

طے کر لینا ، مختتم طور پر فیصلہ کر لینا (عموماً خرید و فروخت کے لیے مستعمل) .

دل کو وہ مول لے کر کہتے ہیں فکر کیا ہے
یہ چیز آنی کر لی قیمت بھی مل رہے گی

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۶۸

ــ کو ٹالنا محاورہ .

آنی ہوئی آفت یا مصیبت دور کرنا ؛ موت سے بچالینا .

خبر وصل ملی ہے دل شیدائی کو
ٹال دے آج تو اے چرخ مری آنی کو

۱۸۷۲ نشید خسروانی ، نواب ، ۱۶۸

آنی کو ٹال دے جبھی جانیں دم بخود ہے تو پھر خدا کیا ہے

۱۹۵۷ یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۶۸

ــ کی بات بھول جانا محاورہ .

سٹپٹا جانا ، یاد آئی ہوئی بات کا ذہن سے اتر جانا .

عشق سے بھی زبوں ہے فکر معاش بھول جاتی ہے بات آنی کی

؟ شعور (نور اللغات ، ۱ : ۲۱۶)

ــ گئی (ــ فت گ) امث ؛ صف .

۱. آنے جانے والی (ملاقات وغیرہ کے لیے) .

جہاں لڑکی جوان ہوئی اسے اور زیادہ چھپانے لگتے ہیں حتیٰ کہ آنی گئی عورتوں کے سامنے بھی نہیں نکلنے دیتے .

۱۹۱۱ نشاط عمر ، ۲۰۰

۲. نفع نقصان ، (ہر طرح کی) مصیبت ، پاداش ، الزام .

تیز نگاہ نے سن کر کہا ، آنی گئی مجھ پر ہوئی ، ابھی ہوش میں آؤ ، اپنے دیں کر کوئی بھی کہتا کہتا ہے .

۱۸۸۲ طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۹۷

لو دیکھا اماں کیسا ظلم ہے ، آنی گئی سب مجھی پر تھوپ دی .

۱۹۲۰ ارمان ، آغا شاعر ، ۸

۳. دو ٹوک فیصلہ ، تصفیۂ کامل ، توڑ ، قطعیت .

بزم میں آ کر تمھیں جھجکے نہ رہنا چاہیے
کچھ نہ کچھ آنی گئی پر منہ سے کہنا چاہیے

۱۸۵۴ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۵

دل رہین عشق ہو کر مال ان کا ہو گیا
پھیر لیتے ہم اگر آئی گئی ہوتی نہیں

۱۹۳۳ صوت تغزل ، نظم ، ۱۴۳

۴. بھولی بسری ، فراموش کی ہوئی (بات وغیرہ) ، رفت گزشت .

امی جان نے کہا ... ہمارے ہاں غیر جگہ شادی آج تک کسی نے کی ہے ، خیر آئی گئی بات ہو گئی .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۴ : ۴۰

شدنی جو تھی وہ اے قبلۂ حاجات ہوئی
اب وہ آئی گئی اور حرف و حکایات ہوئی

۱۹۱۰ کلام اصغر ، ۱۲۵

[آئی + ا : گئی ، جانا (رک) سے]

— گئی (بات) پار پڑی فقرہ .

جو بات ہو چکی اب اسکا ذکر مذکور بیکار ہے ، جو ہو چکا سو ہو چکا (نجم الامثال ، ۳۵) .

— گئی کا سودا امذ .

جان بلب یا قریب مرگ ہونے کی حالت .

تیرے بیمار میں رہا کیا ہے اب تو آئی گئی کا سودا ہے

۱۹۰۵ یادگار داغ ، ۱۷۲

— گئی میرے ماتھے فقرہ .

سارا الزام سارا غصہ سارا نقصان میرے سر (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۶) .

— لگائی (ـــفت ل) امث .

داشتہ ، بغیر بیاہ کے گھر میں ڈالی ہوئی عورت .

ایک بیاہتا ایک نکاحتا ایک آئی لگائی اور آدھی بادھوائی .

۱۹۲۱ فغان اشرف ، ۳۷

[آئی + ا : لگائی ، لگانا (رک) سے]

— موج فقیر کی دیا جھونپڑا پھونک کہاوت .

ایسے آزاد طبیعت اور بے پروا شخص کے لیے مستعمل جو اپنے نقصان کی پروا نہ کرے (نجم الامثال ، ۳۶ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۶) .

— نہ گئی کس رشتے (ـــ کرن ناتے) بہن کہاوت .

بغیر جان پہچان کے بہت زیادہ رسوخ کا اظہار (امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۶) .

— نہ گئی کر لے لاگی گیا بہن ہوئی کہاوت .

بردے ہی بردے میں سب کچھ کر لینا (نجم الامثال ، ۳۶) .

— ہوئی صف .

۱. موت ، اجل ، قضا .

کب وعدے کی رات یہ آئی جو اس میں نہ لڑائی ہوئی
آخر اس اوباش نے مارا کب رہتی ہے آئی ہوئی

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۸۲۸

پہاڑ ٹل جائے مگر آئی ہوئی نہ ٹلے .

۱۹۲۶ مقالات شروانی ، ۵

۲. بیماری ، وبا ، مصیبت ، وبال .

اس کے اوپر نہ کوئی آنچ آئے آئی ہوئی اس کی مجھ کو لگ جائے

۱۸۷۱ دریائے تعشق ، ۱۶

— ہوئی (کو) ٹالنا/ٹلنا محاورہ .

رک : آئی (کو) ٹالنا : آئی ٹالنا .

نہ چلنے دے اونھیں رفتار حشر فقرے سے
ذرا سی بات میں آئی ہوئی کو ٹال آیا

۱۸۵۲ کلیات منیر ، ۲ : ۲۵۴

آئے وہ تو فرقت کے دکھ کیا ہیں اجل کیسی
آئی ہوئی ٹل جاتی آئے ہوئے ٹل جاتے

۱۹۳۱ ثاقب ، ک ، ۲۲۰

— ہوئی لچھمی کو لوٹانا محاورہ .

ملتی ہوئی نعمت کو ٹھکرا دینا ، ہاتھ آئی ہوئی کامیابی کو رد کر دینا .

تو بڑی بدنصیب ہے کہ بھری تھالی کو دھکا دیا ، آئی ہوئی لچھمی کو لوٹا دیا .

۱۸۹۴ کامنی ، سرشار ، ۲۸۰

— ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ کہاوت .

جس شخص کی عادت نہ بدلے اس کے لیے مستعمل .

وہ بھلا اپنی عادت کاہے کو بدلیں گے آئی ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ .

۱۸۷۴ انشاء ہادی النساء ، ۱۲۲

آئی (۳) امث .

رومن حروف تہجی کا نواں حرف (کتابت میں) I ، مخففات و ترکیبات میں مستعمل ، جیسے : آئی سی ایس (رک) .

[انگ : I]

— ای ایس (ـــ ی این) صف .

برصغیر میں برطانوی عہد کے شعبۂ تعلیم کی اعلیٰ ہندوستانی ملازمت یا اس کا رکن ، انڈین ایجوکیشنل سروس کا مخفف .

کسی آئی ، ای ، ایس کی میم صاحبہ یا صاحب کے کرتوتوں کا پتہ لگاؤ .

۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۳ : ۳۴

[انگ : I. E. S]

— ایم ایس (ـــ ی این ، ی این) صف .

برصغیر میں برطانوی عہد کی میڈیکل سروس (شعبۂ صحت و علاج) کی اعلیٰ ملازمت یا اس کا رکن ، انڈین میڈیکل سروس کا مخفف .

کسی آئی ، ایم ، ایس یا کسی آئی ، ای ، ایس کی میم صاحبہ یا صاحب کے کرتوتوں کا پتہ لگاؤ .

۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۳ : ۳۴

[انگ : I. M. S]

ـــ سی ایس (ـــ ی لین) امذ .

برصغیر میں برطانوی عہد کے انتظامی شعبے کی اعلیٰ ملازمت یا اس کا رکن ، انڈین سول سروس کا مخفف .

اگر آئی، سی، ایس والے نہ ہوتے تو ہندوستان کا کام کیسے چلتا .

۱۹۳۰ مضامین فرحت ، ۳ : ۳۲

[انگ : I. C. S]

آئے (۱) صف .

۱. آئے ہوئے ، ترکیبات میں مستعمل ، جیسے : آئے حواس جانا (رک) .

۲. آنا (رک) سے فعل مضارع یا فعل ماضی جمع غائب ، ترکیبات میں مستعمل ، جیسے : آئے تو جائے کہاں (رک) یا ، جیسے : آئے کناگت بھولا کاگ (رک) .

ـــ اَوائے (ـــ فت ا) صف .

رک : آئی اوائی جس کی یہ تذکیر ہے .

مریض کو ایسا گھبرادیتے ہیں کہ اس کے آئے اوائے حواس جاتے رہتے ہیں .

۱۹۱۱ نشاط عمر ، ۲۷

[آئے + ا : اوائے ، تابع]

ـــ اَوسان خَطا ہونا محاورہ .

بے حد گھبرا جانا ، ہاتھ پانو پھول جانا .

بڑی بی کے خود آئے اوسان خطا ہوتے جارہے تھے ، گھور گھور کے دیکھتی تھیں اور کہتی تھیں ، سرکار اس سڑک کے دونوں طرف جنگل ہی جنگل ہے .

۱۹۳۹ شمع ، ۴۲۵

ـــ آم جائے لَبیدا کہاوت .

کسی نہ کسی طرح مطلب حاصل ہو چاہے کچھ ہی کیوں نہ صرف ہوجائے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۰۹ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۷) .

ـــ بائے کھاٹ کے پائے فقرہ (عوام) .

بے معنی باتیں ، آئیں بائیں شائیں (ماخوذ امیراللغات ، ۱ : ۳۱۰ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۷) .

ـــ بڑے کَہیں کے/بَڑے وہ بَن کے فقرہ .

مداخلت بےجا، غرور، شیخی یا بڑاپن جتانے کے جواب میں طنزیہ مستعمل.

یاد رکھنا بری طرح پیش آوں گی ، آئے بڑے کہیں کے ولیعہد بہادر اور صاحبِ عالم !

۱۹۳۰ چار چاند ، ۱۶

ـــ بیر بھاگے بِیر کہاوت .

بدوں سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہیں (فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۲۵) .

ـــ بھی تو کیا آئے فقرہ .

ذراسی دیر ٹھہر کر چلے جانے کے موقع پر مستعمل .

وہ جو آئے بھی تو کیا آئے نہ دم بھر ٹھہرے

اے ظفر رہ گئے ارمان تو جی کے جی میں

۱۸۵۵ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۲

ـــ پڑنا ف ل (قدیم) .

رک : آ پڑنا .

کچھ کام محنت کا آئے پڑے تو اس سے عاجز آوے اور نہ ہو سکے .

۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۲

ـــ پیچھے (ـــ ی مع) م ف .

آنے کے بعد ، آئے پر .

کوئی اپنی موت سے پہلے مر نہیں سکتا اور موت آئے پیچھے بچ نہیں سکتا .

۱۸۸۸ چند پند ، ۶۲

[آئے + پیچھے (رک)]

ـــ بیر بھاگے بِیر کہاوت .

نیکوں کے سامنے بدوں کی کچھ نہیں چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں (امیراللغات ، ۱ : ۳۱۰) .

ـــ تو جائے کَہاں فقرہ .

رک : آو تو جاو کہاں .

ایسے غصے میں بھر گئی ، پھولوں کی طرح بکھر گئی ، آئے تو جائے کہاں ، کھول دی زبان .

۱۹۰۱ راقم ، عقد ثریا ، ۹۳

ـــ تو کیا آئے فقرہ .

دم بھر ٹھہر کر چلتے ہوئے ، ایسے آنے سے نہ آنا اچھا تھا (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۱۰) .

ـــ تھے ہَر بھجنے کو اور اَوٹَن لگے کپاس کہاوت .

جو کرنا چاہیے تھا اس کے خلاف کرنے لگے ، دین کے بہانے دنیا کمانے لگے (ماخوذ : نجم الامثال ، ۳۲) .

ـــ حَواس جَانا/غائب ہونا محاورہ .

رک : آئے اوسان خطا ہونا .

صاحب بہادر کے آئے حواس غائب ہوگئے .

۱۸۹۸ نشتر ، ۳۶

بچوں کی بیماری میں میرے آئے حواس جاتے رہتے ہیں .

۱۹۵۸ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۲۷

ـــ دِن (ـــ کس د) م ف .

ہمیشہ ، روزانہ ، ہر روز ، بیشتر اوقات .

دل کے بیٹھا نہ خوشی سے تو کبھی ایک بھی رات
آنے دن کی یہ تیری مجھ سے لڑائی نہ گئی
۱۷۸۲ میر حسن ، د ، ۱۱۱
آج مسی کا تصور ہے تو کل کاجل کا
آنے دن ہے مرے رونے کے لیے رات نئی
۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۹۶
ہمارے ملک میں ٹڈی دل آنے دن فصلیں تباہ کرتا ہے ۔
۱۹۵۲ امن کے منصوبے ، آغا اشرف ، ۱۱
[آنے + دن (رک)]

ـــ ڈلو کے دس سیرے کہاوت ۔

گھر گھر پھرنے والے شخص کے لیے مستعمل (نجم الامثال ، ۳۲ ؛ قصص الامثال ، ۲۵) ۔

ـــ سال ؎ ف ۔

ہر سال ، سال بہ سال ، سال بھر کے بعد ۔
سرور بن کے یہ رت آنے سال آتی ہے
پیامِ فصل بہاری ہمیں سناتی ہے
۱۹۲۹ مطلع انوار ، ۸۸
[آنے + سال (رک)]

ـــ کا آیا فقرہ ۔

آنے میں کچھ دیر نہیں ، کوئی دم میں آنے والا ہے ، آیا سمجھو (امیراللغات ، ۱ : ۳۱۰) ۔

ـــ کناگت پھولا کانس بامن اچھلیں نو نو بانس کہاوت ۔

کناگت کے دنوں میں برہمنوں کو بڑی خوشی ہوتی ہے (کیونکہ ان دنوں میں ان کی بڑی خاطر تواضع کی جاتی ہے) ، مفت کی اور مزیدار غذا کھا کھا کر آدمی آپے سے باہر ہو جاتا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۱۷ ؛ نجم الامثال ، ۳۵) ۔

ـــ کہیں کے فقرہ ۔

رک : آئے بڑے کہیں کے ۔
یہ ملا جو خود ساز مالک ہیں دیں کے
مجھے ٹوکنے والے آئے کہیں کے
۱۹۲۳ غزلیات فانی (شبیر فانی) ، ۱۰۱

ـــ کی شادی (ـــ خوشی) نہ گئے کا غم فقرہ ۔

نہ کسی چیز کے حاصل ہونے کی خوشی ہے نہ چلے جانے کا رنج ہے (اظہار استغنا کے لیے مستعمل) ۔
ہے وصل میں راحت نہ جدائی میں الم ہے
آئے کی نہ شادی نہ گئے کا مجھے غم ہے
۱۸۸۸ گوہر انتخاب ، ۲۲۸

ـــ گا تو اپنے پانو سے جائے گا کس کے پانو سے فقرہ ۔

(دشمن وغیرہ) چلا تو آئے گا مگر میرے یا ہمارے ہوتے بچ کر کیسے جائے گا (امیراللغات ، ۱ ، ۳۱۰) ۔

ـــ گا کتّا تو پائے گا تکّا/ٹُکّا کہاوت ۔

دوڑ دھوپ کوشش و محنت سے اور حضوری سے ہی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱ ؛ نوراللغات ، ۱ : ۲۱۷) ۔

ـــ گئے صف ۔

آنے جانے والا ، آنے جانے والے ، مسافر ۔
لوگاں سب واں کے ادب دار ، تمیز دار ، نیک بخت برخوردار ، شیریں گفتار ، نیک نیت نیک کردار ، پردیسی کوں آئے گئے کوں بہوت کرتے پیار ۔
۱۶۳۵ سب رس ، ۲۲
گھر کے سارے کام کاج آنے گئے کی خاطر مدارات لڑکے بالوں کی دیکھ بھال ۔
۱۸۸۱ صورۃالخیال ، ۲۵
کس طرح بال بچوں اور آئے گئے کی ضیافت کا سامان کرے گی ۔
۱۹۱۰ راحت زمانی ، ۱۳۳

ـــ گئے کا سودا فقرہ ۔

رک : آئی گئی کا سودا (امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱) ۔

ـــ لگائے (ـــ فت ل) امذ ؛ ج ۔

دور کی جان پہچان والے ؛ زبردستی کا رسوخ جتانے والے ، ایرے غیرے ۔
وہ جانتے ہیں یہ آئے لگائے بیٹھے ہیں
ہم ان کے در پہ انھیں کے بٹھائے بیٹھے ہیں
۱۹۰۳ سفینۂ نوح ، ۹۵
[آئے + ا : لگائے ، لگانا (رک) سے]

ـــ مَل جی آئے فقرہ ۔

(طنزیہ) اول جلول وضع قطع اور بنیوں کے ایسے لباس میں آنے والے شخص کے لیے مستعمل (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱ ؛ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۵) ۔

ـــ میر بھاگے بیر کہاوت ۔

اعلیٰ کے سامنے ادنیٰ نہیں ٹھہر سکتا (نوراللغات ، ۱ : ۲۱۷) ۔

ـــ نکلنا ف مر (قدیم) ۔

رک : آنکلنا ۔
جو مسافر ملکوں کے آنے نکلتے سو دیکھ اس شہر کی خوبی . . . دل انہو کا نہ ہوتا تھا کہ کسی اور جگہ جائے ۔
۱۷۴۶ قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲

ـــ نہ آئے فقرہ ۔

آنے اور نہ آنے میں شک ہونے کے موقع پر مستعمل ۔
خدا جانے جواب آئے نہ آئے ۔
۱۹۶۱ فرہنگ اثر ، ۲ : ۱۲۵

— نہ آئے برابر فقرہ .

آنے سے کوئی حاصل یا فائدہ نہیں ہوا ، جیسے : لڑکے نے سارے روپے خرچ کرڈالے ہمارے لیے تو آئے نہ آئے برابر رہے (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۱۷) .

— وہاں سے فقرہ .

رک : آئے کہیں کے .

آئے وہاں سے ، لے چلو گے ، ایسے ہم بیٹھے ہیں .

۱۹۱۵ گلدستۂ پنچ ، ۶۷

— ہو تو گھوڑے چلو فقرہ .

(ٹھگوں کی اصطلاح) مسافر کو قتل کردو (ماخوذ : امیراللغات ، ۱ : ۳۱۱) .

— ہوش و حواس بھولنا محاورہ .

رک : آئے حواس جانا .

مثل گل ہاتھ پاؤں پھول گئے   آئے ہوش و حواس بھول گئے

۱۸۵۷ بحرالفت (واجد علی شاہ) ، ۳۲

— (ہوئے) ہوش جانا محاورہ .

رک : آئے حواس جانا .

اب آئے ہو تو نہ رخصت کی بات چیت رہے
خدا کے واسطے جاتے ہیں ہوش آئے ہوئے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۷۸

وہ آج آپ کو ایسا ہیں کچھ بنائے ہوئے
کہ شکل دیکھ کے جاتے ہیں ہوش آئے ہوئے

۱۹۰۳ زکی ، د ، ۱۷۰

آئیاں (کس ء) ف ل : ج (قدیم) .

آنا (رک) سے فعل ماضی جمع مؤنث غائب .

مولود خوشیاں آئیاں مولود کی خوشیاں کرو
خوشیاں کے ناواں باجتے اس کوں منجے مہماں کرو

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۷

[آئی (رک) کی جمع]

— گئیاں (— فت گ ، کس ء) صف ، ج .

آنے جانے والی عورتیں .

انائیں ، ددائیں ، محلے والیاں ، آئیاں گئیاں غرض سب ہی دن بھر لگی رہتی تھیں .

۱۹۲۸ پس پردہ ، آغا حیدرحسین ، ۲۵

[آئیاں + ا : گئیاں ، جانا (رک) سے]

آئیڈیل (ی مع ، کس ڈ ، فت ی) امذ .

رک : آئڈیل .

ایک ناممکن العمل آئیڈیل کے پیچھے سرگرداں رہیں .

۱۹۲۲ روح تہذیب ، ۲۰

آئیڈیلزم (ی مع ، کس ڈ ، فت ی ، کس ل ، سک ز) امذ ؛ ~ آئڈیلزم .

تصوریت ، عینیت ، مثالیت .

پریم چند کے باہمی کرداروں کی محبت وہی نوخیز جوڑے کی سی محبت ہوتی ہے جس پر روحانیت اور آئیڈیلزم کا ملمع چڑھا ہوتا ہے .

۱۹۶۲ میزان ، ۲۲۲

[انگ : Idealism]

آئیس (ی مع) امذ .

رک : آئس .

آئیس . . . برف کے لئے بات چیت میں چالو ہے .

۱۹۵۵ اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳

— بکس (— فت ب ، سک ک ، س) امذ .

برف کو محفوظ رکھنے کا صندوق ، ریفریجریٹر کا وہ خانہ جس میں برف جم جاتا ہے .

اس کے مرکبات آئیس کریم ، آئیس بکس تحریر اور تقریر دونوں میں رائج ہیں .

۱۹۵۵ اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳

[انگ : Ice box]

— کریم (— کس ک ، ی مع) امث : امذ .

رک : آئس کریم .

ایک رنگین عارضوں والی دوشیزہ آئیس کریم بھیجا کرتی تھی .

۱۹۲۰ روح ادب ، ۱۲۴

آئین (۱) (ی مع) امذ .

۱. قانون ، ضابطہ ، دستورالعمل ، شرع ، شاستر .

جس مصلے پہ چھڑکئے نہ شراب   اپنے آئین میں وہ پاک نہیں

۱۷۹۵ قائم ، د ، ۱۰۹

کی ہے حرکت خلاف آئین   پتھر کا ہو نصف جسم پائیں

۱۸۳۸ گلزار نسیم ، ۳۸

انگریزوں میں اپنے دستور اور آئین کا بڑا خیال ہے .

۱۹۱۲ راج دلاری ، ۵۷

۲. رسم ، چلن ، معمول ، اصول ، دستور .

اٹھا خستہ تن ہور بالیں نہ تھا   بغیر نالہ ہور زاری آئیں نہ تھا

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۱۴۹

ہر فعل حسن لائق تحسین ہے کس کا   آئینہ کرے دیں کو یہ آئین ہے کس کا

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۴

ہے یہ آئین رفاقت کے خلاف اے مولا
خاک جینے پہ ہمارے جونہ ہوں شہ پہ فدا

۱۹۲۲ خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۵۴

۳. طور ، طریقہ ، انداز ، ڈھنگ .

جواب نامے کا بہ آئین شائستہ لکھوا کر ایلچی کو طلب فرمایا .

۱۷۹۲ عجائب القصص ، ۶۹

جب سات برس کا ہوا ہمایوں شاہ نے بہ آئین شاہانہ مکتب کیا .

۱۸۹۰ فسانۂ دلفریب ، ۳۱

۴. ترتیب ، درستی ، زیب ، آرائش (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۵) .

ـــ باندھنا　محاورہ : ف م .

۱. معمول مقرر کرنا ، اواعد و ضوابط تشکیل دینا .

ان آداب و آئین کا باندھنے والا کون تھا ؟

۱۸۸۳　　دربار اکبری ، ۲۵۱

۲. آراستہ کرنا ، سجانا ، (فارسی آئین بستن کا ترجمہ) .

کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از واجب
شعلۂ شمع مگر شمع پہ باندھے آئیں

۱۸۶۹　　غالب ، د ، ۲۷۸

ـــ بند　(ــ فت ب ، سک ن) صف .

آراستہ ، سجا ہوا .

جدھر آنکھ اوٹھائی قدرت خدا نظر آئی ، وہ بازارِیں آئین بند ، وہ دلچسپ راہیں .

۱۸۶۶　　جادۂ تسخیر ، ۶۷

اسم کیفیت : آئین بندی .

بڑی شان و شوکت سے شہر نیل حصار میں لے گئی ، آئین بندی کا حکم دیا .

۱۸۹۰　　بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۱

آ کے کرتا ہے چمن میں کوئی آئین بندی
تاکہ ہو سیر چمن سے نہ کبھی سیر نظر

۱۹۰۵　　کلیات نظم حالی ، ۲۲

[آئین + ف : بند ، بستن (= باندھنا) سے]

ـــ بندھنا　محاورہ : ف ل .

۱. رک : آئین باندھنا .

کرے گا او دنیا منیں دین او　　بندے گا شرع کا بھی آئین او

۱۶۴۹　　خاور نامہ ، ۱۰۳

۲. آئین باندھنا (رک) کا لازم .

رسی گلے میں پڑی ہے جکڑے گئے ہیں پاؤں
آئین بندھ رہے ہیں یہ بسمل کے واسطے

۱۹۷۶　　نجم آفندی ، غزلیات ، ۸۱

ـــ پرستی　(ــ فت پ ، ر ، سک س) امث .

اصول و ضوابط کی پابندی کو ملحوظ رکھنا ، تابعداری کے ساتھ خدمت کرنا (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۷) .

[آئین + ف : پرست ، پرستیدن (= پوجنا) سے + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ پیغمبری　کس اضا (ــ ی لین ، فت غ ، سک م ، فت ب) امذ .

قانون شریعت ، سنت نبوی .

اول کیتے آئین پیغمبری　　بندے عقد اس سوں زنا شوہری

۱۶۴۹　　خاور نامہ ، ۳۶۲

[آئین + پیغمبری (رک)]

ـــ جاری کرنا　ف م .

ضابطہ مقرر کرنا .

نئے ہر سال سرکار جنوں سے داغ ملتے ہیں
بہار گل کیا کرتی ہے جاری تازہ آئیں کو

۱۸۴۶　　آتش ، ک ، ۱۳۰

ـــ جاری ہونا　ف ل .

آئین جاری کرنا (رک) کا لازم (نوراللغات ، ۱ : ۲۱۸) .

ـــ جہانبانی　کس اضا (ــ فت ج ، ضمہ) امذ .

حکمرانی کا ضابطہ ، حکومت کرنے کا اصول .

موجودہ یوم گورنمنٹ کا آئین جہانبانی جداگانہ ہے .

۱۹۲۷　　دنیائے تبسم ، ۸۳

[آئین + جہانبانی (رک)]

ـــ مقررہ　کس صف (ــ ضم م ، فت ق ، شد ر بفت ، فت ر) امذ .

طے شدہ رسم یا ڈھنگ ، سسٹم .

شباب کی خوش فعلیوں کے لیے خوبصورت کنیزوں کے آئین مقررہ (سسٹم) نے راستہ صاف کر رکھا تھا .

۱۹۱۶　　افادات مہدی ، ۲۲۳

[آئین + مقررہ (رک)]

ـــ نو　کس صف (ــ واین) امذ .

نیا قانون ضابطہ یا طور طریقہ ، جدید زمانے کے رجحانات کے مطابق دستور .

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا　　منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

۱۹۲۴　　بانگ درا ، ۱۹۱

[آئین + نو (رک)]

. . . آئیں　ترکیب میں جزو دوم .

جزو اول کے مفہوم کا اصول ضابطہ یا طور طریقہ رکھنے والا .

یا الٰہی جو جفا جو ہو وہ مہر آئیں بھی ہو
گبر ہو ترسا ہو کافر ہو کچھ اس کا دیں بھی ہو

۱۸۳۵　　رنگین ، مجموعۂ رنگین (ق) ، ۳۰

اک ایسی بہشت آئیں وادی میں پہنچ جائیں
جس میں کبھی دنیا کے غم دل کو نہ تڑپائیں

۱۹۲۱　　صبح بہار ، ۴۲

[رک : آئین]

آئیں بائیں شائیں　(ی مج (ہر سہ)) امث : م ف .

اول جلول ژٹل لوز لے سروپا کلام ، مہمل بات .

روشن علی سے پوچھا یہ بابو تم کو کہاں ملا ؟ روشن علی آئیں بائیں شائیں بتانے لگے .

۱۸۸۷　　جام سرشار ، ۲۶۲

تیر نگاہ ناز چلے آئیں بائیں شائیں　　اندھا کوئی ہوا تو کوئی کانا ہوگیا

۱۹۲۷　　ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۱ : ۲۲

اف : اڑانا ، بتانا ، بکنا ، کہنا .

[حکایت الصوت]

آئیں بیوی عاقلہ سب کاموں میں داخلہ
کہاوت .

ناواقف کے جا و بے جا کام میں دخل دینے کے موقع پر مستعمل (محاورات نسواں ، ۲۱).

آئیں تو جائیں کہاں
فقرہ .

رک : آو تو جاو کہاں .

سودا آئیں تو کہاں جائیں پھر جو کچھ انہوں نے کہا خدا نہ سنوائے .

۱۸۸۰ آب حیات ، ۱۸۲

مجھے دیکھ کر اور تیز ہوئیں اور آئیں تو جائیں کہاں ، ایک ایک گالی سوا سوا من کی دے ڈالی .

۱۹۲۸ پس پردہ ، ۱۹

آئینتی پائینتی
(ی مج (پر دو) ، مغ (پر دو)) ظرف .

رک : آئینتی پائینتی ، جیسے : کہیں آئینتی پائینتی دیکھ لو ابھی تو میں نے چارپائی پر رکھا ہے .

آئینہ
(ی مع ، فت ن) امذ .

۱. قلعی کیا ہوا شیشہ جس کی پشت پر مسالا لگا ہو اور جس میں چیزوں کا عکس نظر آئے ، منہ دیکھنے کا شیشہ ، درپن ، مرآت .

او فرمایا تا آئینہ لیاو انگے او دیدار اپنا بھی دکھنے منگے

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۲۹۸

کچھ دنوں میں صاف منہ پہ تمہارے جو دل میں ہے
آئینہ ساں بٹھا لو اگر روبرو مجھے

۱۸۱۸ عیش (اچھے صاحب) ، ۱۰۹

وہ آئینہ تو سنگ ظلم و استبداد نے توڑا
تم اب دیکھو گے جلوہ کیوں کر اپنی خود نمائی کا

۱۹۲۲ سنگ و خشت ، ۲۸

۲. جس کے وجود یا عمل وغیرہ سے کسی کے خصوصیات ظاہر و واضح ہوں ، مظہر .

آدمی کی صورت اس کے دل کا آئینہ ہے .

۱۸۹۵ فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۷

یہ ان کے دلی جذبات کا آئینہ ہے .

۱۹۲۵ چند ہم عصر ، ۲۸۰

۳. صاف ، شفاف ، روشن ، مجلا .

خط بھی آیا مگر آئینہ رہے عارض یار
دیکھو تو چہرہ وہی صاف عیاں ہے کہ جو تھا

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۱۱۵

پیر فلک سے مانگ کے جاروب کہکشاں
آئینہ کردیا تھا مکاں مثل لا مکاں

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۲۳۷

۴. عیاں ، ظاہر ، واضح .

مثال کے لئے دیکھیے : آئینہ کرنا ، آئینہ ہونا .

۵. رک : چار آئینہ .

خود و بکتر چلتہ و آئینہ عرقچیں زرہ ٹوپ و موزے و دستانہ سب پہن کر نیمچہ کمر سے لگایا .

۱۹۰۲ آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۶۹

۶. شیشہ ، کانچ .

ہر طرف . . . آئینہ تصویر کے لٹکے .

۱۸۲۷ عجائبات فرنگ ، ۱۵

[ف]

ـــ ء انگاری
کس صف (- فت ا ، غنہ) امث .

آتشی شیشہ .

اگر پانی میں تھوڑی سی سیاہی ملا دیں گے اور ایک کوئلے کو کھود کے اس میں کوئی جسم معدنی یا غیر معدنی رکھیں اس پر شعاع آئینہ انگاری کی زیادہ اثر کرے گی .

۱۸۳۹ ستۃ شمسیہ ، ۵ : ۲۱

[آئینہ + ف : انگار ، انگارہ (رک) کی تخفیف + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ باطن
(- کس ط) صف .

جس کا دل پاک و صاف ہو ، صاف دل (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۱۸).

[آئینہ + باطن (رک)]

ـــ بردار
(- فت ب ، سک ر) امذ .

وہ ملازم یا ملازمہ جو آئینہ دکھانے کی خدمت پر مامور ہو ، حجام ، نائی .

کہیں کس منہ سے اپنا آئنہ بردار رہنے دیں
تمنا ہے غلامی میں ہمیں سرکار رہنے دیں

۱۹۰۵ گفتار بیخود ، ۹

اسم کیفیت : آئینہ برداری .

مجھکو دیتا ہے مگر آئینہ برداری کا کام
چشم بددور ان دنوں ماتھا چمکتا ہے مرا

؟ انصاف (گل عجائب ، ۹)

[آئینہ + ف : بردار ، برداشتن (= اٹھانا) سے]

ـــ بنانا
محاورہ .

۱. حیران کر دینا ، اچنبھے میں ڈال دینا .

نہ کچھ یہ راہرو حیرت میں رہ جاتے ہیں چلنے سے
تری رفتار آئینہ بنادیتی ہے جیحوں کو

۱۸۱۶ دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۳

کیا صفائی رخ جاناں کی ہے اللہ اللہ
دیکھنے والوں کو آئینہ بنا دیتی ہے

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۱ : ۱۱

۲. روشن کرنا ، چمکانا .

دیکھنا تجھ کو جو منظور ہو عکس رخ دوست
صیقل دید ، سے آئینہ بنالے دل کو

۱۸۹۷ خانۂ خمار ، ۸۰

میں نے اپنے نفس کو آئینہ بنایا .

۱۹۲۲ تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۱۶۸

۳. آراستہ کرنا ، سجانا ؛ صاف ستھرا کرنا .

سارے چمن کو آئینہ بنا رکھا تھا .

۱۹۳۵ چند ہم عصر ، ۲۲۷

— بند (— فت ب ، سک ن) صف .

۱. جھاڑ فانوس اور شیشے کے ساز و سامان سے آراستہ کیا ہوا ، سجایا ہوا ، آراستہ ؛ جس کی دیواروں وغیرہ میں چونے پر شیشے جڑے ہوئے ہوں .

ہوا ہر طرف شہر آئینہ بند   خوشی نے کیا جلوہ ہر سو دوچند

۱۸۰۲ بہار دانش ، طپش ، ۵

اب کیا تھا سارے شہر کو آراستہ اور آئینہ بند کرنے کا حکم ہوا .

۱۹۲۷ فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۸

۲. آراستہ کرنے والا ، رونق بخشنے والا .

ہم زانوے تامل و ہم جلوہ گاہ گل   آئینہ بند خلوت و محفل ہے آئینہ

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۷۰

حیرت آئینہ بند معنی ہے   خود نظر بھی ہے اک حجاب نظر

۱۹۲۶ عروس فطرت ، ۱۱۹

اسم کیفیت : آئینہ بندی .

القصہ جب لشکر شہر نصیبین پہونچا وہاں کے حاکم کو کہلا بھیجا شہر کو (کذا) آئینہ بندی کرے .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۴۳

ایک روز جہاں پناہ کی سواری نکلی شہر میں پیشتر ہی سے آئینہ بندی ہو چکی تھی .

۱۸۸۰ فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۶

در و دیوار میں بعض جا گچ پر آئینہ بندی کی گئی ہے .

۱۹۶۲ تاج محل ، ۵۲

[آئینہ + ف : بند ، بستن (= باندھنا) سے]

— بننا محاورہ .

آئینہ بنانا (رک) کا لازم .

روشن تھے بام و در رخ روشن کے نور سے
آئینہ بن گئی تھی زمیں تن کے نور سے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۱ : ۲

حیرت ہے کچھ ، کچھ ان کی بھی مشاطگی کا پاس
دل دیکھ کر جو حسن کو آئینہ بن گیا

۱۹۴۳ جنون خرد ، یکتا امروہوی ، ۱۵

— بیں (— ی مع) صف .

آئینے میں چہرہ دیکھنے والا ، سنگھار کرنے والا .

یہ دیکھیں شاکساروں کی طرف کیا   حسینوں کی نظر آئینہ بیں ہے

۱۸۹۶ تجلیات عشق ، ۳۲۴

[آئینہ + ف : بیں ، دیدن (= دیکھنا) سے]

— پرداز (— فت پ ، سک ر) صف .

آئینے کو صیقل کرنیوالا ، روشن گر ، اجالنے والا .

نمود خط عارض بے مثال   اک آئینہ پرداز بزم جمال

۱۷۸۲ غزل غیر مردف ، غزلیات میر سعادت ، ۱۷

نور فطرت ہے ہوں میں آئینہ پرداز سخن
میرے باطن کی نوا ساز خدا ساز سخن

۱۹۷۷ مراثی نسیم ، ۳ : ۲۶۲

[آئینہ + ف : پرداز ، پرداختن (= زینت دینا ، شفاف بنانا) سے]

— پوش (— و مج) صف .

روشن ، نورانی ، چمکیلا .

لباس سیم گوں میں حسن کا جوش   پری گویا ہوئی ہے آئینہ پوش

۱۷۷۴ تصویر جاناں ، ۴۷

وغا کا جو پیری میں ہے دل میں جوش   ہوئے جھریوں سے ہیں آئینہ پوش

۱۸۵۹ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۷

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

۱۹۱۲ بانگ درا ، ۲۱۲

[آئینہ + ف : پوش ، پوشیدن (= پہننا) سے]

— تاب صف .

آئینے کی سی چمک رکھنے والا ، نہایت چمکیلا .

حمایل تھا یک تیغ آئینہ تاب   اتھا تیغ دُسرا بزیر رکاب

۱۶۴۹ خاور نامہ ، ۴۳۹

[آئینہ + ف : تاب ، تابیدن (= چمکنا) سے]

— ءِ تاریک کس صف (— ی مع) امذ .

وہ آئینہ جس کی پشت کا مسالا چھٹ جانے کے باعث عکس صاف دکھائی نہ دے ، اندھا آئینہ .

زاہد یہ ترا گوشۂ عزلت بے ریائی   آئینۂ تاریک میں کیا دے گا دکھائی

۱۹۳۰ اردو گلستان ، ۲۰۸

[آئینہ + تاریک (رک)]

— ءِ جادو کس اضا (— و مع) امذ .

وہ شیشہ وغیرہ جس میں عمل مقناطیسی سے عامل کے ایما پر معمول کو مطلوبہ صورت نظر آئے .

آئینۂ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے .

۱۸۷۷ تاثیر الانظار ، ۱۲۶

[آئینہ + جادو (رک)]

— جبیں بلا اضا (— فت ج ، ی مع) صف .

جس کا ماتھا آئینے کی طرح صاف شفاف اور چمکدار ہو ، عموماً محبوب کی صفت میں مستعمل (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۲۹) .

[آئینہ + جبیں (رک)]

— جڑنا ف م ؛ محاورہ .

دیوار یا چوکھٹے وغیرہ میں شیشے یا آئینے کو پیوست کردینا ؛ چمکانا ، بہت صاف و شفاف کرنا .

معلوم ہوتا تھا کہ سطح خاک پر آئینہ جڑا ہے ، چپہ چپہ شفاف دودھ سے دھویا پڑا ہے .

۱۸۶۶ جادۂ تسخیر ، ۱۹

کیا قلعی کی ہے گویا در و دیوار میں آئینے جڑدئے ہیں .

۱۹۲۴ نور اللغات ، ۱ : ۲۱۹

ـــ جمال (- فت ج) صف .

جس کا حسن بے داغ صاف و شفاف و روشن ہو ، چمک دمک آب و تاب والا حسن (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۸۲) .

[آئینہ + جمال (ر ک)]

ـــ ٔ چینی کس صف (- ی مع) امذ .

چین کا بنا ہوا آئینہ جو آئینے کی اعلی قسم میں شمار ہوتا ہے .

دونوں رخسارے آئینۂ چینی تھے .

۱۹۱۴ محل خانۂ شاہی (ترجمہ)، ۵۰

[آئینہ + چینی (ر ک)]

ـــ ٔ حلبی کس صف (- فت ح ، ل) امذ .

شہر 'حلب' کا بنا ہوا آئینہ جو آئینے کی اعلیٰ قسم میں شمار ہوتا ہے .

قلعہ کی دیواریں ایسی مصفا بنوائی گئی تھیں کہ جس کے مقابل مہر آئینۂ حلبی کی کوئی وقعت نہ تھی .

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۸ : ۵۹۸

[آئینہ + ع : حلب ، شام کا ایک مشہور شہر + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ـــ خانہ (-فت ن) امذ .

وہ مکان جس میں ہر طرف آئینے لگے ہوں .

آئینہ خانے میں وہ جس وقت آن بیٹھے
پھر جس طرف کو دیکھو جلوہ ہے واں پری کا

۱۷۸۰ سودا ، ک ، ۱ : ۱۱

چاروں طرف سے صورت جاناں ہو جلوہ گر
دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۶

آئینہ خانے میں اے زلف بنانے والے
دیکھے جاتے نہیں اب خواب پریشاں ہم سے

۱۹۳۵ عزیز ، انجم کدہ ، ۱۱۹

[آئینہ + خانہ (ر ک)]

ـــ دار

(الف) امذ .

رک : آئینہ بردار .

حسن کا آئینہ دار ہو ایک کام میں اس کا آز تھا ، تعریف تو کچھ پہلا تھا .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۲۰

نہ پوچھو مجھ سے اے یاراں دماغ ان سادہ رووں کا
سکندر کے تئیں سمجھیں ہیں یہ آئینہ دار اپنا

۱۶۹۸ سوز ، د ، ۲۳

گرچہ ان کو کہتے ہیں آئینہ دار لیک ان کا منھ نہ دیکھیں کاش یار

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۰۴۱

نگاہ سوز ہے از بسکہ جلوۂ عارض کوئی حسین ترا آئینہ دار ہو نہ سکا

۱۹۰۰ دیوان حبیب ، ۸

(ب) صف .

۱. ظاہر کرنے والا ، ترجمان ، عکاس .

جہاں وہ نور کی تصویر گزرے خوش خرامی میں
مہ و خورشید کیوں آئینہ دار نقش پا کھینچے

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۱۷

حیراں سا کھڑا ہے اسے ہو گیا ہے کیا
آئینہ کس کے حسن کا آئینہ دار ہے

۱۸۲۴ مصحفی ، انتخاب رام پور ، ۲۲۳

گداز عشق سے لبریز تھا قلب حزیں اس کا
مگر آئینہ دار شرم تھا روئے حسیں اس کا

۱۹۲۶ اختر ستان ، ۶۶

۲. (عمارت کا حصہ یا لکڑی وغیرہ کا فرنیچر ، جیسے : طاق ، کواڑ ، الماری وغیرہ) ، جس میں آئینے جڑے ہوئے ہوں ، آئینے والا .

منزل ثانی پر ہر طرف میانہ میں سہ درہ مرغولی جس میں اب آئینہ دار طاق لگے ہوئے ہیں اور ان کی بغلوں میں ایک ایک محراب مرغولی .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۸۹۴

۳. آئینہ بنانے والا ؛ آئینہ دیکھنے والا ، آئینے کا مالک .

خود کو مٹا کے کیجیے تلاش اپنے یار کی
آئینہ میں شبیہ ہے آئینہ دار کی

۱۹۳۸ بستان تجلیات ، ۱۱۴

اسم کیفیت : آئینہ داری .

تماشا کر اے محو آئینہ داری تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں

۱۸۶۹ غالب ، د ، ۹۷

عہد عتیق کے صحایف کی سطر سطر اس حقیقت کی آئینہ داری کر رہی ہے .

۱۹۲۶ غلبۂ روم ، ۲

[آئینہ + ف : دار ، داشتن (= رکھنا) سے]

ـــ دان (- ن بالاعلان نیز غنہ) امذ .

آئینہ رکھنے کا ڈبا یا کیس .

تیرے عارض کا خیال اس دل سے یوں رکھتا ہے ربط
جوں کہ آئینے کہو ہے آئینہ داں سے اختلاط

۱۷۵۵ یقین ، د ، ۲۱

آدمیت چاہیے تاثیر صحبت کے لیے
آئینہ آئینے سے آئینہ داں ہوتا نہیں

۱۸۵۲ دیوان برق ، ۲۲۷

[آئینہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت]

ـــ دکھانا/دکھلانا محاورہ .

۱. کسی کو آئینہ دکھانے کی خدمت انجام دینا ، آئینہ منھ کے سامنے کردینا ؛ نائی کا پیشہ کرنا .

کتنے آنکھوں میں مسکرا دیں گے کتنے آئینہ لا دکھا دیں گے

۱۸۳۰ نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۴

گرم نالے منہ اندھیرے سے جگاتے ہیں مجھے
اشک غم ہر صبح آئینہ دکھاتے ہیں مجھے

۱۹۳۳ سیف و سبو ، جوش ، ۲۲

۲. حقیقت حال ظاہر کرنا .

صورت اغیار کو دیکھے ہے وہ حیرت زدہ
میرے رنگ رخ نے آئینہ مگر دکھلا دیا

١٨٥١ — مومن ، ک ، ٣٣

٣. طنز کرنا ، منھ چڑانا .

ساعد فروغ دیتے تھے تار نگاہ کو — دکھلاتی تھیں ہتیلیاں آئینہ ماہ کو

١٨٧٢ — انیس ، مراثی ، ٢ : ١٠

۴. سکتے وغیرہ کی حالت میں مریض کے منھ کے قریب آئینہ رکھنا تاکہ آئینے پر سانس کا اثر ظاہر ہو تو مریض کے زندہ ہونے کا یقین کیا جاسکے .

کبھی سکتہ نہ عاشق کو ہوا ہو — اسے آئینہ دکھلایا تو ہوتا

؟ — شعور (نوراللغات ، ١ : ٢١٩)

بدگماں کو میری میت پر یقیں سکتے کا ہے
حکم ہے آئینہ دکھلاو مری تصویر کا

١٩٣٥ — عزیز ، گلکدہ ، ١٥

— دل (— کس د) صف .

جس کا دل آئینے کی طرح صاف ہو ، صاف باطن .

گر ہے دیدار طلب صاف کر اپنے دل کو
روبرو اس کے تو آئینہ دلاں جاتے ہیں

١٧٩۴ — بیدار ، د ، ٦٣

[آئینہ + دل (رک)]

— دیکھنا ف م .

آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنا :

(i) صفائی دیکھنے یا زینت کرنے کے لئے .

آئینہ دیکھ اپنا سا منھ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

١٨٦٩ — غالب ، د ، ١۴٨

بالی کو چھور رہی ہو جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

١٩٠٥ — بانگ درا ، ٣٦

(ii) نیا چاند دیکھنے کے موقع پر .

رستے میں ماہ نو جو فلک پر نظر پڑا
آئینہ دیکھا شمر کا خنجر نظر پڑا

١٩٢٩ — مراثی نسیم ، ٢ : ٢٩

— دینا ف م .

شکل دکھانے کے لیے آئینہ سامنے کرنا ، آئینہ دکھانا .

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے
آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے

١٨٦٩ — غالب ، د ، ٢١٨

— رخ (— ضم ر) صف .

روشن اور صاف چہرے والا ، خوبرو معشوق .

ہر بیت میں تعریف ہے آئینہ رخوں کی
یہ شعر مرا مجلس حیران بنے گا

١٧٣٧ — دیوان قاسم ، ٥

آئینہ رخوں کی محفل میں جس وقت عیاں تم ہوتے ہو
سب آئینہ ساں رہ جاتے ہیں حیران تمہاری صورت کے

١٨٣٠ — نظیر اکبرآبادی ، ک ، ١٦٥

[آئینہ + رخ (رک)]

— رنگ (— فت ر ، غنہ) صف .

روشن ، براق ، چمکیلا .

کھینچے سارے شمشیر آئینہ رنگ
لیگئے دل کی ارسی سینی اوبھی زنگ

١٦٢٩ — خاور نامہ ، ٥٢٦

[آئینہ + رنگ (رک)]

— رو (— و مع) صف .

١. (رک) آئینہ رخ .

جب اس آئینہ رو نے آئنے میں اپنا منھ دیکھا
نظر آنے لگا آئینۂ شفاف کا جوڑا

١٨۴٦ — دیوان مہر ، ٢٦

خوبصورتی میں آئینہ رو ہے . میں اس پر ضرور جادو کروں گی .

١٩٠٥ — رسوم دہلی ، ٨٨

٢. آئینہ کی طرف منھ کئے ہوئے .

ٹھیک اس وقت جبکہ میں آئینہ رو بیٹھی اپنے بال سنوار رہی تھی . . . تمہارا عشق نامہ پہنچا .

١٩٢٠ — ساغر محبت ، ٨٠

[آئینہ + رو (رک)]

— روشن کرنا ف م .

آئینے کو کسی کپڑے وغیرہ سے رگڑ کر صاف کرنا یا چمکانا .

کرتے ہیں آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے
مل گئے ہیں جو ہزاروں روے روشن خاک میں

١٨٣١ — دیوان ناسخ ، ٢ : ١١٢

— روہو (— و مج ، و مع) امذ .

مرد پانی میں پرورش پانے والی ایک قسم کی روہو مچھلی (عموماً کونڈہ اور تلاب وغیرہ میں ہوتی ہے) .

اس سے بہتر جرمن روہو ہے جس کو آئینہ روہو بھی کہتے ہیں .

١٩٧٥ — سمکیات ، ۴٧

[آئینہ + روہو (رک)]

— زار امذ .

(لفظاً) وہ مقام جہاں بہت سے آئینے ہوں ، شیش محل ؛ روشنیوں کی کثرت یا چراغاں کا مقام .

ہر لحظہ مہر جلووں سے ہیں چشم پرشیاں
آئینہ زار دیدۂ حیراں نہیں رہا

١٨٥١ — مومن ، ک ، ٢١

[آئینہ + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت]

ــ ساز امذ .

آئینہ بنانے والا کاریگر ، شیشے کے آلات کا کام کرنے والا .

ویران ہے خانہ جلوۂ حیرت طراز کا
آئینہ دیکھتا ہے منہ آئینہ ساز کا

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۲۵۶

صانع کو دیکھتا ہے تو عالم پہ کر نظر
آئینہ ، آئنہ ہے خود آئینہ ساز کا

۱۹۲۷ شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳

اسم کیفیت : آئینہ سازی (فرہنگ آصفیہ ، ۱ : ۲۳۸) .

[آئینہ + ف : ساز ، ساختن (= بنانا) سے]

ــ ءِ سِکَنْدَر/سِکَنْدَری کس اضا (- کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ .

وہ آئینہ جس کی ایجاد سکندر سے منسوب ہے .

(کہا جاتا ہے کہ فولاد کو صیقل کر کے سکندر نے جلادی تھی اور جو شہر سکندریہ کے مینار پر نصب کیا گیا تھا) .

آئینۂ سکندری دل اگر ملے ہر گز تلاش چینی فغفور مت کرو

۱۷۳۹ کلیات سراج ، ۲۸۸

جام جم آئینہ سکندر رہا نہیں پھر کیوں کر پیام عشق آیا .

۱۸۹۰ فسانۂ دل فریب ، ۳۷

سم اور نعل دونوں کے روحی فدا ہما
آئینۂ سکندر و جام جہاں نما

۱۹۲۶ مراثی نسیم ، ۳ : ۱۰۲

[آئینہ + سکندر (رک) / + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

ــ سیما (- ی مع) صف .

آئینے کی طرح چمکیلا اور روشن ، آئینہ جبیں (رک) ، حسین معشوق .

عکس میرے داغ سودا کا سویدا بن گیا
یعنی اس آئینہ سیما کا ہے پہلو آئنہ

۱۸۳۱ دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۰

اس وقت میرا جی چاہتا ہے کہ تیرے زانوے آئینہ سیما پر سر رکھ کر ذرا آرام کروں .

۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۱۹ : ۱۳

[آئینہ + سیما (رک)]

ــ طَبع بلا اضا (- فت ط ، سک ب) صف .

جس کی طبیعت روشن ہو (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۲۷۶) .

[آئینہ + طبع (رک)]

ــ عِذار (- کس ع) صف .

جس کے رخسارے آئینے کی طرح صاف شفاف روشن اور چمکدار ہوں ، حسین معشوق .

اس قدر بھی نہ ہو کج خلق وہ آئینہ عذار
صاف منہ پر تو رہے دل میں کدورت رکھیے

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۲۵۹

[آئینہ + عذار (رک)]

ــ ءِ عَمَل کس اضا (- فت ع ، م) امذ .

عمل کا نمونہ ، خود عمل کر کے دکھانے والا .

فضائل اخلاق کا ایک پیکر مجسم سامنے آ جائے جو خود ہمہ تن آئینۂ عمل ہو .

۱۹۱۲ سیرۃالنبی ، ۱ : ۲

[آئینہ + عمل (رک)]

ــ فَروز بلا اضا (- فت ف ، و مج) صف ؛ امذ .

رک : آئینہ پرداز ؛ آئینوں پر جلا کرنے کا آلہ (پلیش) .

[آئینہ + ف : فروز ، افروز (رک) کی تخفیف]

ــ ءِ فَولاد کس اضا (- و لین) امذ .

رک : آئینۂ سکندر .

فرط حیرت سے رہا سد سکندر بن کر سامنے اون کے جب آئینۂ فولاد آیا

۱۸۹۵ دیوان راسخ ، ۵۲

[آئینہ + فولاد (رک)]

ــ ءِ قامَت نُما کس صف (- فت م ، ضم ن) امذ .

قدآدم آئینہ ، وہ آئینہ جس میں پورا قامت نظر آئے (ماخوذ : وضع اصطلاحات ، ۱۲۵) .

[آئینہ + قامت (رک) + نُما (رک)]

ــ کار صف .

(لفظاً) آئینے ہونے والا ، (مراداً) آئینے بنانے یا ڈھالنے والا ؛ آئینوں سے سجانے والا ؛ چمکانے والا .

پا چکا فرصت درود فصل انجم سے سپہر
کشت خاور میں ہوا ہے آفتاب آئینہ کار

۱۹۲۴ بانگ درا ، ۱۶۶

اسم کیفیت : آئینہ کاری .

سقف قالبوتی خشتی منقش جس کے درمیان آئینہ کلاں اور اس کے گرد آئینہ کاری اور دیواروں پر تصاویر کاہن وغیرہ دیوتاؤں کی .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۳۵۷

[آئینہ + ف : کار ، کاشتن (= بونا) سے یا لاحقۂ صفت فاعلی (رک : کار)]

ــ کِردار (-کس ک ، سک ر) صف .

آئینے کی طرح صاف و شفاف .

توں کر دل کوں مرے آئینہ کردار محبت کا جو دیکھوں تس میں دیدار

۱۶۶۵ پھول بن ، ۳

[آئینہ + کردار (رک)]

ــ کَرنا ف م .

۱. صاف و شفاف کر کے چمکا دینا ؛ واضح کردینا .

حضرت نے دین و کفر کو آئینہ کر دیا
ظاہر سبھوں پہ غیب کا گنجینہ کر دیا

۱۸۷۵ دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۷۹

ہم کو حیرت ہے انھیں حسن نے آئینہ کیا
وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور انھیں ہم دیکھتے ہیں

۱۹۲۱ گلکدہ ، عزیز ، ۶۸

۲. حیران کر دینا .

آئنے نے کر دیا آئینہ میرے یار کو
دیکھ کر وہ جلوہ اپنا آپ حیران ہو گیا

۱۸۶۵ نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۰

ـــ گُداز (– ضم گ) صف .

شیشے یا آئینے کو پگھلا دینے والا .

اعجاز دکھاتی جو وہ آئینہ گداز آئی
آنکھیں ہوئیں کور ان کی جو مردم تھے تماشائی

۱۸۹۱ مرثیہ برجیس ، ۱۴

اسم کیفیت : آئینہ گُدازی .

وہ آنکھیں جن کو آئینہ گدازی میں ہے مشاق
وہ آنکھیں کھینچ لیں جو قوت چشم تماشائی

۱۹۲۵ عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۹

[آئینہ + ف : گداز ، گداختن (= پگھلنا ، پگھلانا) سے]

ـــ گَر (– فت گ) امذ .

رک : آئینہ ساز .

گویا خدا کی شان ہے خیرالبشر کی شان
اس آئنے میں دیکھیے آئینہ گر کی شان

۱۸۷۱ مرثیۂ یکتا (حیدر حسین) ، ۲

دیکھنا صورت بناتا ہے وہ اپنی یا تری
رکھ تو اس آئینے کو آئینہ‌گر کے سامنے

۱۹۲۳ اختر تاباں (سجاد علی خاں اختر) ، ۴۸

اسم کیفیت : آئینہ گری .

توری غفلت سے یہ حالت ہے کہ اب دیکھ مجھے
ترک آئینہ‌گری آئنہ‌گر کرتا ہے

۱۸۵۱ مومن ، ک ، ۱۵۰

[آئینہ + ف : گر (لاحقۂ صفت)]

ـــ لے کے مُنْھ تو دیکھو فقرہ (طنزیہ) .

تم اس قابل نہیں کہ یہ کام انجام دو ، تم میں اتنی صلاحیت نہیں ، تم اسکے اہل یا مستحق نہیں .

ترے منھ کے جو ہر دم روبرو آنے کو کہتا ہے
ذرا آئینہ لے کر منھ تو دیکھے آفتاب اپنا

۱۸۳۰ نظیر ، گلزار نظیر ، ۴۰۰

چھپے گا کیا تو مشک جگر بند مرتضیٰ
آئینہ لے کے منھ تو ذرا دیکھ بے حیا

۱۹۶۵ اطہر ، گلدستۂ اطہر ، ۲ : ۳۱

ـــ مَحَل بلا اضا (– فت م ، ح) امذ .

رک : آئینہ خانہ .

یہ چشم مری رشک صد آئینہ محل ہے
اس گھر میں گزر کس لیے تیرا نہیں ہوتا

۱۸۴۰ شاہ نصیر ، چمنستان سخن (مجلس ترقی اردو) ، ۲۹۲

[آئینہ + محل (رک)]

ـــ مُصْحَف بلا اضا (– ضم م ، سک ص ، فت ح) امذ .

رک : آرسی مصحف .

خسرو و شیر دل کو محل میں لے گئے تخت عروسی پر بٹھایا رسم آئینہ مصحف ادا ہوئی .

۱۸۹۱ بوستان خیال ، ۸ : ۶۰۹

[آئینہ + مصحف (رک)]

ـــ مُکَدَّر ہونا ف ل .

آئینے کی صفائی اور چمک دمک باقی نہ رہنا ، آئینے کا غبار آلود ہونا .

آئینہ مہر کا تھا مکدّر غبار سے
گردوں کو تپ چڑھی تھی زمیں کے بخار سے

۱۸۷۴ انیس ، مراثی (نظامی) ، ۱ : ۳۵۲

دل کا آئینہ مکدر ہے کہ صاف ۔۔۔ دیکھ لے چہرے کی اپنے جھائیاں

۱۹۵۱ آرزو لکھنوی (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۵۰)

ـــ ہونا محاورہ .

آئینہ کرنا (رک) کا لازم .

ترا مکھ دیکھ آئینہ ہوا ہے ۔۔۔ تحیر دل کو میرے اس قدر ہے

۱۷۱۸ آبرو ، (ق) (ا) ، ۵۳

ظلمت و کدورت اختلاط سے دل شفاف ہو کر آئینہ ہو جائے .

۱۸۸۷ خیابان آفرینش ، ۲۰

سید صاحب نے ایسے ایسے نقشے بنا کر محرروں کو دیے کہ بہ سہولت تمام ایک مہینے میں دفتر آئینہ ہو گیا .

۱۹۵۸ شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۷

آئینی (ی مع) صف .

آئین (رک) سے منسوب .

ہم نہیں چاہتے کہ انگلینڈ . . . سلطان المعظم پر وہی دباؤ رکھے جو اس کے آئینی فرقوں میں یورپ کی تحریکوں اور ترغیبوں کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے .

۱۸۹۳ بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۹

۱۸۵۸ میں براہ راست برطانوی حکومت کے شروع ہونے سے اب تک دستور حکومت اور آئینی اصلاحات نے کیا کیا مدارج طے کئے .

۱۹۲۷ ہندوستان کا نیا دستور حکومت ، ۹

[آئین (رک) + ف : ی ، لاحقۂ نسبت]

آئینے (ی مع) امذ ، ج .

آئینہ (رک) کی جمع ، نیز مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل .

ـــ پَر مینا امذ (مرکب ناقص) .

آئینے پر بنے ہوئے بیل بوٹے یا گلکاری .

سبزہ رخسار پہ آئینے پہ مینا جیسے ۔۔۔ عنبریں زلف پہ ہے کا پسینہ جیسے

۱۹۱۲ شمیم ، مرثیہ ، ۹۶

ــ کا پانی

امذ .

آئینہ کی چمک دمک ، آب آئینہ (ماخوذ : نوراللغات ۱ : ۲۲۰ ؛ مہذب اللغات ، ۲ : ۱۵۰) .

ــ کا جَوہر

(و لین ، فت ہ) امذ .

چمکیلے گرداب جیسے چکر یا پھوٹتی ہوئی سی کرنیں جو آئینے میں اس کی چمک دمک سے پیدا ہوتی ہیں ، موج آئینہ .

یہ راہ و رسم خودبینی حسینوں میں ہے مدت سے
کھلے تھے جوہر اس آئینہ کے عہد سکندری میں

۱۸۴۶ آتش ، ک ، ۱۲۰

کوئی ممکن ہے ہنر اہل ہنر پر نہ کھلے
نہ کہا منہ سے تو آئینے کے جوہر نہ کھلے

۱۹۲۱ مراثی نسیم ، ۳ : ۷۲

ــ کا چھالا

امذ .

وہ چھوٹی سے کرہ یا خفیف سا بلبلہ جو خام شیشے کے پکنے میں پڑتا اور جمنے پر باقی رہتا ہے (ماخوذ : دیوان مہر ، الماس درخشاں ، ۳۸) .

ــ کا گَھر

(ــ فت گھ) امذ .

وہ چوکھٹا جس میں آئینہ جڑا ہوتا ہے .

جس کی نظروں میں سما جائے گا تو آئینہ رو
چشم اسکی صاف آئینے کا گھر بن جائے گی

۱۸۴۹ کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۶

ــ کا مَکاں

(ــ فت م) .

رک : آئینہ خانہ .

دکھائی دیتی ہیں آنکھوں کو صورتیں پر سے
یہ گنبد فلک آئینے کا مکاں نکلا

۱۸۴۶ آتش ، ک ، (مجلس ترقی ادب) ، ۲۰۷

ــ میں بال آنا/پَڑنا

محاورہ .

۱. معمولی صدمے سے آئینے میں ہلکی سی لکیر پڑ جانا .

رونگٹے کب ہیں ان آئینوں میں ہیں پڑ گئے بال
ہاتھ زانو پہ کبھی یار نے دے مارے ہیں

۱۸۵۴ وزیر ، دفتر فصاحت ، ۱۳۲

۲. دل میں فرق آنا (اکثر دل کے ساتھ) .

اصل ان کی ہے کیا وہی ہیں کیا حال
آئینے میں دل کے آگیا بال

۱۸۸۱ مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۶۰

ــ میں بال ڈالنا

محاورہ .

آئینے میں بال آنا/پڑنا (رک) کا تعدیہ .

شانہ کر کے گیسو رخساروں پہ کیوں بکھرا دیے
بال آئینوں میں ڈالے اس سے کیا حاصل ہوا

۱۸۶۱ کلیات اختر ، واجد علی شاہ ، ۸۳

ــ میں غُبار آنا

ف م .

رک : آئینہ مکدر ہونا (مہذب اللغات ، ۲ : ۱۵۱) .

ــ میں مُنھ تو دیکھو

فقرہ .

رک : آئینہ لے کے مُنھ تو دیکھو (ماخوذ : نوراللغات ، ۱ : ۲۲۰) .

آئینِیَت

(ی مع ، کس ن ، فت ی) امث .

آئین کی پابندی ، ضابطے اور قانون کی پیروی ، قانون کا احترام .

دنیا کی کسی قوم کی سرشت میں آئینیت اس قدر سرایت نہیں کیے ہوئے ہے جتنی انگریزوں میں .

۱۹۱۵ فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۲

[آئین + ف : ی ، لاحقۂ نسبت + ا : ت ، لاحقۂ کیفیت]

آئِیوڈِین

(کس ء ، و مج ، ی مع) امث .

ایک غیر فلزاتی جراثیم کش سیاہی مائل اور نیلا عنصر جسے گرم کرنے سے بنفشی رنگ کے بخارات اٹھتے ہیں (بیشتر فوٹوگرافی اور ادویات میں مستعمل) .

جب ٹھنڈا ہو جائے تو آئیوڈین کے محلول کے چند قطرے ڈالو .

۱۹۳۸ عملی نباتیات ، ۸۳

[انگ : Iodine]

آئِیون

(کس ء ، و مج) امذ .

رک : آئن .

مادہ کے ذرات میں الکٹرون کا جزو زائد ہوتا ہے جسے آئیون کہتے ہیں .

۱۹۱۰ ماہنامہ "ادیب" علیگڑھ ، نومبر ، ۲۰۷

آئے ہائے

کلمۂ تاسف .

رک : ہائے ہائے .

ہات تیرا ستیاناس جائے ، آئے ہائے ، اب تک دل دھڑک رہا ہے اور کلیجہ پھڑک رہا ہے .

۱۹۱۵ آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۴

آیا (۱)

۱. کلمۂ استفہام .

سوال یہ ہے ، دریافت طلب بات یہ ہے ، پوچھنا یہ ہے (اکثر اس کے بعد "یا" یا "کیا" مستعمل ہے) .

شب درد و غم سے عرصہ مرے جی پہ تنگ تھا
آیا شب فراق تھی یا روز جنگ تھا

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۱۵

آیا یہ قوی فنا نہ ہوں گے معدوم کبھی یہ کیا نہ ہوں گے

۱۹۲۷ تنظیم الحیات ، ۳۹

۲. شاید (جامع اللغات ، ۱ : ۸۳) .

اس نے کہا اے عزیز آیا تجھے خلل دماغ ہوا ہے .

۱۸۴۶ قصۂ اگر گل ، ۲۷

۳. بتاؤ تو ، آخر .

نہ دیکھا میں نے کہ ایک دن دو کام دنیا کے آگے تمہارے ہوئیں اور آج دیکھتا ہوں کہ ٹین کام میں مشغول ہو آیا اس میں کیا حکمت ہے .

۱۸۳۲ کربل کتھا ، ۲۳

مقابلے کی رائے دیتے ہیں تو اس کا انجام آیا کیا ہوگا .

۱۹۰۱ آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۹۷

[ف :]

آیا (۲)

امذ : ~ آیہ .

رک : آیہ (۱) جس کا یہ اردو املا ہے .

اوس کے ابرو نے پڑھایا سبق عشق مجھے
لکھ گیا مصحف رخسار کا آیا دل میں

۱۸۳۶ ریاض البحر ، ۱۵۲

ہم نشیں خال نہیں مصحف رخ پر اسکے
مشک سے کاتب قدرت نے بنایا آیا

۱۹۰۷ تسلیم ، د ، ۲۵

آیا (۳)

امث .

انا ، خادمہ ، کھلائی .

مسماۃ نصیباً آیا . . . ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے ساتھ اسی جہاز میں ہے .

۱۸۶۹ مسافران لندن ، ۱۲۰

مائیں بچوں کو آیاؤں کے حوالے کر خود کلب جا پہنچیں .

۱۹۵۴ اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۲۰

[پر : Aia : انگ : Ayah]

ـــ گیری

(ـــ مع) امث .

آیا کا پیشہ ، کسی کے بچے کھلانے کی نوکری .

شوہر کے انتقال کے بعد گریس نے بمبئی میں مختلف جگہوں پر آیا گیری کی تھی .

۱۹۶۷ جلا وطن ، ۱۰۱

[آیا + ف : گیر ، گرفتن (= لینا ، پکڑنا ، اختیار کرنا) سے + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آیا (۴)

(الف) صف .

۱. پہنچا ہوا ، آیا ہوا .

مملکت میں ہمارے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کروادے نہیں تو مجکو آیا جان .

۱۸۴۷ تاریخ ابوالفدا ، کریم الدین ، ۲ : ۱۲۷

اس وقت کو آیا سمجھو اور اسکے جواب کے لیے تیار ہو جاؤ .

۱۹۱۷ شام زندگی ، ۲۷

۲. (کسی کے پکارنے کے جواب میں) حاضر ہوا (نوراللغات ، ۱ : ۲۱۴) .

(ب) ف ل .

آیا (رک) سے مشتق اور بطور معاون فعل مستعمل ، (حسب موقع ' آگیا ' وغیرہ یا استمرار فعل کے معنی میں) .

منوکت سیوائی کیرا لے ادھار سنور بیچ بن پنکھ آیا اتار

۱۲۳۵ کدم راو پدم راو ، ۲۰۳

جو بڑی بڑی باتیں تمہاری سمجھ میں آیا کریں ان کو لکھ لیا کرو .

۱۸۷۵ جغرافیۂ طبیعی ، ۵

عمر بھر نخل وفا میں برگ و بار آیا کیا
اچھی صورت پر دل بے اختیار آیا کیا

۱۹۳۲ کلام فصیح دہلوی ، ۲

[ا : آنا (رک) سے]

ـــ آدمی آیا رزق گیا آدمی گیا رزق

کہاوت .

مہمان یا مولود اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے ، جو کچھ مہمان یا پیدا شدہ اچھے کی قسمت کا ہے وہ میزبان کو قدرت کی جانب سے مل جاتا ہے .

مثل مشہور ہے ، آیا آدمی آیا رزق گیا آدمی گیا رزق .

۱۹۷۰ غبار کارواں ، ۱۵۴

ـــ بڑا کہیں کا

فقرہ .

رک : آئے بڑے کہیں کے .

ـــ بندہ آئی روزی گیا بندہ گئی روزی

کہاوت .

رک : آیا آدمی الخ (خزینۃ الامثال ، ۳۹ ؛ ہادی النساء ، ۱۲۳ ؛ قصص الامثال ، ۲۶ ؛ نجم الامثال ، ۳۶) .

ـــ پٹی

(ـــ فت پ ، شد ٹ) امث .

(دکن) وہ ٹیکس جو زر مال گذاری پر فی روپیہ آدھ آنہ کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے اور پٹواری اور پٹیل کا حق ہوتا ہے .

اسکیل اور آیا پٹی کا طریقہ اس ملک کے انتظام مال گزاری کی پیشانی پر ایک داغ ہے اور اس خرابی سے عمال کو خیانت کا بڑا موقع حاصل ہے .

۱۹۳۴ حیات محسن ، ۱۳

[مقامی]

ـــ پیسہ آئی مت گیا پیسہ گئی مت

کہاوت .

دولت انسان کونئی نئی باتیں سجھادیتی ہے اور مفلسی اسکی مت مار دیتی ہے .

کبھی ہم بھی . . . تمیز والے سمجھے جاتے تھے . . آج پھوہڑ ہم ، بد تمیز ہم . . . اس کی وجہ جانتی ہو ، آیا پیسہ آئی مت ، گیا پیسہ گئی مت .

۱۹۱۳ مضامین محفوظ علی ، ۱۶۰

ـــ تو نوش نہیں (تو) فراموش

کہاوت .

کچھ مل گیا تو کھا لیا ورنہ فاقے ہی سے اڑ رہے (نجم الامثال ، ۳۶ ؛ خزینۃ الامثال ، ۳۹) .

ـــ تو نوش ورنہ خاموش

کہاوت .

رک : آیا تو نوش نہیں (تو) فراموش .

سعد اللہ شاہ صاحب نے اپنا گھر ور وٹی . . . بیچ کر اور جو کچھ پاس جمع تھا فرش مسجد کی شکست وریخت میں صرف کردیا ہے ، معاملہ "برات عاشقاں برشاخ آہو" کر رکھا ہے ، آیا تو نوش ورنہ خاموش .

۱۸۶۴ تحقیقات چشتی ، ۱۰۵۵

ــ رمضان بھاگا شیطان کہاوت ۔

نیکی کے سامنے بدی نہیں ٹھہرتی ، نیک آدمی کے آنے پر بد آدمی بھاگ جاتا ہے (نجم الامثال ، ۳۶) ۔

ــ کتا کہا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا کہاوت ۔

بے پروائی اور غفلت کے باعث نقصان ہوگیا (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۲ ؛ قصص الامثال ، ۲۶) ۔

ــ گیا (- فت گ) امذ ۔

۱۔ کبھی کبھار عارضی طور سے آنے جانے والا ، مہمان ۔

آج عید کا دن ہے ، آئے گئے سے ملنا ہے ۔

۱۸۶۸ مرآۃ العروس ، ۶۷

اگر آیا گیا نووارد کبھی چڑھ جاتا تو میاں کے ہاں سے آواز پڑتی کہ سامنا ہو رہا ہے اتر جاؤ ۔

۱۹۷۰ تاثرات ، ملا واحدی ، ۶۵

۲۔ بھولا بسرا ، جو اتفاقیہ آنکلے ۔

کل ۳۶۵ مہمانوں کی دعوت ہوتی اور سال کبیسہ کے خیال سے شب برات کی نیاز کی طرح حقدار امیدوار کی جگہ آخر میں چھوڑنی پڑی ، غرض ۳۶۵ جگہیں پختہ اور ایک آئے گئے کی رہی ۔

۱۹۱۰ مقامات ناصری ، ۲۷۹

۳۔ غیر ، اجنبی ۔

جہاں تم کو بھی کوئی اپنا نہ ہوگا ، آیا گیا جو بولیگا ان کی سی بولے گا ۔

۱۹۳۰ حیات صالحہ ، ۱۷۰

[آیا + ا : گیا ، جانا (رک) سے]

ــ گیا کرنا محاورہ ۔

(رہن) قرض دی یا لی ہوئی رقم اور اس کے سود میں یا رقم واجب الادا کے بالعوض برابر سرابر کردینا ۔

غضب یہ تھا کہ کم بخت دگنے اور تگنے وعدے پر رکھتی اور چند ہی روز میں آئے گئے کردیتی ۔

۱۹۰۸ صبح زندگی ، ۲۰۱

ــ گیا ہونا محاورہ ۔

۱۔ آیا گیا کرنا (رک) کا لازم ، جیسے : زیور رہن رکھے ہوئے دو برس ہوگئے نہ کبھی سود ادا کیا نہ اصل رقم دی ، نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ ہزار کا زیور دو ہزار کے قرضے میں آیا گیا ہو گیا ۔

۲۔ بھول جانا ، فراموش ہوجانا ۔

وہ تذکرہ بھی آیا گیا ہو گیا ۔

۱۹۲۴ نورالغات ، ۱ : ۲۱۵

ــ لگایا امذ ۔

قرض آشنا ، فرضی رشتہ دار ۔

رقیب کیا کہیں آئے لگائے بیٹھے ہیں
یہ انجمن میں تمھارے بٹھائے بیٹھے ہیں

۱۸۹۹ دیوان ظہیر ، ۱۲۹

جان پہچان نہیں ، آیا لگایا نہیں ، حقیقی باپ اور جائز وارث ۔

۱۹۱۷ طوفان حیات ، ۱

ــ منگسیر جاڑا رنگ سیر کہاوت ۔

ماگھ میں سردی اپنے شباب پر ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ، ۱ : ۵) ۔

ــ ہوش جانا محاورہ ۔

رک : آئے حواس غائب ہونا ۔

تجھ میں جس دم دھیان جاتا ہے ہوش آیا آس آن جاتا ہے

۱۸۱۸ اظفری ، واقعات اظفری ، ۱۶۱

آیات امث : امذ ۔

رک : آیت ، جس کی یہ جمع ہے ۔

چندر سورج کے دو گھیرے کلس تیج نو گڑی کیرے
صلح سنجوت سو تیرے دسیں آیات فرقانی

۱۶۷۸ غواصی ، ک ، ۹۷

واقف آیات کلام خدا کون ہے جز حیدر مشکل کشا

۱۷۱۳ فائز ، د ، ۲۰۱

وارد ہے کہ یہ آیات کپڑے کے چار ٹکڑوں پر لکھ کر مال تجارت میں رکھیے برکت ہوگی ۔

۱۸۵۸ تحفۃ العوام ، ۲۲۷

یہ سب آیات ظاہر ہیں ترے انوار پنہاں کی
کہ جیسے دھوپ ہوتی ہے علامت مہر تاباں کی

۱۹۲۹ شہاب تخئیل ، ۳۳

قب : نماز آیات ۔

۔۔ آیات ترکیب میں جزو دوم ۔

جزو اول کے مفہوم کے ساتھ 'رکھنے والا' کے معنی میں مستعمل ، جیسے : فیض آیات (= فیض کی علامات رکھنے والا) ، نصرت آیات (امداد کی نشانیاں رکھنے والا) ، وغیرہ ۔

آپ کی ذات فیض آیات سے تمام جہان میں فیض پھیلا ۔

۱۸۴۶ تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۲

خلق میں کون ہے محروم عطائے مولا
کس کو پہنچا نہیں دست کرم آیات سے فیض

۱۹۲۹ مجموعۂ سلام ، یکتا امروہوی ، ۵۸

[رک : آیات]

ــ بینات کس صف (- فت ب ، شد ی بہ کس مج) امث ۔

روشن دلیلیں ، واضح آثار ؛ قرآن کی وہ آیتیں جن کی تشریح و تفسیر میں تاویل کی گنجائش نہ ہو ۔

میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا اگر ہم صرف آیات بینات کو شمع ہدایت بنائیں ۔

۱۸۶۲ خطبات گارساں دتاسی ، ۳۵۲

جبریل کو آپ کا رفیق بنایا ، آیات بینات عطا کیں ۔

۱۹۱۳ علامات قیامت ، ۲۳

[آیات + بینات ، واحد : بینہ (رک)]

ـــ سجدہ کس اضا (ـــ کس س ، سک ج ، فت د) امث ، ج .

قرآن شریف کی وہ آیتیں جن کو پڑھ کر یا سن کر فوراً سجدہ کرنا واجب ہے .

وہ تیرے دل (در؟) پہ ناصیہ سا ہو تو میں لکھوں
آیات سجدہ لوح جبین ہلال میں

۱۸۸۲ صابر ، ریاض صابر ، ۱۲۸

[آیات + سجدہ (رک)]

ـــ کمال کس اضا (ـــ فت ک) امث ، ج .

کسی کے کامل ہونے کی نشانیاں ، شاہکار ، کارنامے .

انھیں تو نواب عمادالملک کی آیات کمال کا سر نامہ بنایا جائے .

۱۹۲۰ رسائل عمادالملک (تذکرۂ مصنف) ، ۲۲

[آیات + کمال (رک)]

ـــ متشابہات کس صف (ـــ ضم م ، فت ت ، کس مج ب) امث .

قرآن کی وہ آیات جن کی تشریح و تعبیر میں تاویل کی گنجائش ہو .

تاویل آیات متشابہات قرآنی سوائے خدا کے اور کو معلوم نہیں .

۱۸۵۱ عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۱

امام رازی نے آیات متشابہات کے ورود (نزول) کے متعلق سب سے قوی وجہ . . . بیان کی ہے .

۱۹۰۶ الکلام ، ۲ : ۱۰۶

[آیات + متشابہات ، واحد : متشابہ (رک)]

ـــ محکمات (ـــ ضم م ، سک ح ، فت ک) امث ، ج .

وہ قرآنی آیات جن کے معنی اور مطلب میں تاویل کی گنجائش نہ ہو .

قرآن سے پوچھ آل نبی کے جو پائے ہیں
آیات محکمات میں یہ ذکر آئے ہیں

۱۹۷۱ مرثیہ بدر ، ۲

[آیات + محکمات ، واحد : محکم (رک)]

آیت (فت ی) امث .

۱. نشانی ، دلیل ، برہان .

پھ کہے جکوئی کہ اچا منجے کہا خدا قیامت کے روز دس آیتاں میں یعنی دسو نشانیاں معرفت خدا کی پچھانت کیاں سو آیت اس میں میرے بدل عذر منگتے ہیں .

۱۶۶۳ میراں جی خدانما ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) (ق) ، ۲۲۵

لوہے سے نہ رکتی تھی روانی تھی غضب کی
آیت تھی قیامت کی نشانی تھی غضب کی

۱۸۷۴ انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۶

پھر آیت اقتدار یزداں گردوں پہ ہے آفتاب گرداں

۱۹۲۷ تنظیم الحیات ، ۲۳

۲. کسی الہامی یا آسمانی کتاب کا ایک جملہ ، قرآن شریف یا کسی اور الہامی آسمانی کتاب کا پورا ایک جملہ جس کے بعد گول نشان بنادیا جاتا ہے .

بھٹیں پر سر رکھنا پور آیت پڑنا ، یو یک رسم عام ہے .

۱۶۳۵ سب رس ، ۱۰۱

آیت حجاب کی تھی شانوں میں جس کی نازل
سر ننگے پا برہنہ لائے انھوں کو جاہل

۱۸۱۰ میر ، ک ، ۱۲۹۲

کسی صورت میں بھی باقی نہیں جائے تاویل
کسی آیت میں بھی ممکن نہیں ابہام یہاں

۱۹۳۳ سیف و سبو ، ۲۲۱

۳. قرآن شریف میں آیت کے خاتمہ پر بنا ہوا دائرہ جس کے ساتھ ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی علامت بھی درج ہوتی ہے ، نیز انجیل و توریت کے جملے کے آخر میں وقفے کی علامت .

تل کی آیت رکھے ہیں مکھ اوپر اب علم سیتیں
عالماں کوں کدھیں تفسیر تو نا جانے جائے

۱۶۱۱ قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۶

وہ ابرو میں ہے یوں بینی کو رونق طلا سے جس طرح آیت پہ مطلق

۱۷۷۴ تصویر جاناں ، شفیق ، ۲۰

خال رخ روشن کی ہے پیہم یہ اشارت
والفجر کے بعد آتی ہے قرآن میں آیت

۱۹۲۹ مرثیۂ فہیم (باقر علی خان) ، ۱۱

[ع : (ا ی ی)]

ـــ اُلْکُرْسی (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، سک ر) امث .

چند آیتیں جو تیسرے پارے (تلک الرسل) کے آغاز میں "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" سے شروع ہوکر "ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ" پر ختم ہوتی ہیں (اور عموماً دفع بلا و مصیبت کے لیے پڑھی جاتی ہیں) .

سو شہ آیت الکرسی پڑ پھونک کر کیے دور اے موں اپر تھونک کر

۱۶۰۹ قطب مشتری ، ۵۷

نو روز نو گھڑی سختی ہے آیۃالکرسی پڑھ کر برابر دم کی جائے .

۱۸۸۰ کشاف النجوم ، ۱۲۵

کل اتفاق سے بڑا سا ماموں (سانپ) نکلا اور ان کی زیر پائی کے پاس کنڈلی مار کے بیٹھ رہا بس دیکھتے ہی گھگی بندھ گئی ہزار ہزار یاد کرتی ہیں نہ ناد علی یاد آتی ہے نہ آیت الکرسی . . .

۱۹۲۸ 'اودھ پنچ' ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۱۲ : ۶

[آیت + ال (ا) (رک) + کرسی (رک)]

ـــ اُللّٰہ (ـــ ضم ت ، غم ا ، شدل بمد) امذ .

۱. خدائے تعالیٰ کے وجود کی نشانی یا دلیل .

ہے جہاں صنعت صانع پہ دلیل آیۃاللہ ہے یہ بے تاویل

۱۸۹۶ مثنوی امید و بیم ، ۳۰

۲. فقہ و تفسیر و دیگر علوم دینیہ کے بڑے عالموں کے لیے خطابی کلمہ .

مجلد اول مزین بتوثیق آیۃاللہ العظمیٰ جناب سید ممتازالعلماء اعلی اللہ مقامہ تھی .

۱۸۸۷ نہرالمصائب ، ۳ : ۱

کل آیۃاللہ خمینی نے پیرس سے یہ اعلان کیا ہے .

۱۹۷۸ روز نامہ 'امن' ، کراچی ، ۹ نومبر ، ۲

[آیت + اللہ (رک)]

— **بننا** ف م .

نشانی قرار پانا ، دلیل ٹھہرنا .

معجزہ اس کے صدق پر ایک نشانی اور آیت بن جاتی ہے .

۱۹۲۳ سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰۲

— **تطہیر** کس اضا (— فت ت ، سک ط ، ی مع) امث .

قرآن پاک کے بائیسویں پارے میں سورۂ احزاب کی وہ آیت جس میں اہل بیت رسولؐ کی پاکیزگی اور طہارت کا ذکر ہے (متن آیت یہ ہے : انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً) .

نہ ہو مزاج مقدس کو تیرے رنج کبھی
بحق سورۂ اخلاص و آیت تطہیر

۱۸۷۹ دیوان عیش ، آغاجان ، ۳۵

طراز آیت تطہیر تھا طہا کی طہارت میں
مشابہ خود تھا میم فاطمہؓ کی پاک صورت میں

۱۹۳۸ بستان تجلیات ، ۱۱

[آیت + تطہیر (رک)]

— **حدیث** (— فت ح ، ی مع) صف .

۱. بالکل صحیح ، بالکل سچ ، قابل یقین ، آیت یا حدیث کی طرح معتبر .

جانتے ہو بات ہر نماز کی آیت حدیث
جھوٹ پر ایمان لانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

۱۸۸۴ آفتاب داغ ، ۸۰

دوست کی ہر بات ہے بیخود کو تو آیت حدیث
بات اس کی بزم میں کم بخت کیونکر کاٹتا

۱۹۱۹ درشہوار بیخود ، ۳۳

۲. اٹل اور مستحکم بات یا روایت وغیرہ .

مسلمان تو لکیر کے فقیر ہیں ہی ان کے ہاں یہ اختلاف اور جدائی ایک آیت حدیث بن گئی .

۱۹۰۷ ماہنامہ ’مخزن‘ ، لاہور ، مارچ ، ۲

[آیت + حدیث (رک)]

— **سجدہ** کس اضا (— کس س ، سک ج ، فت د) امث .

آیات سجدہ (رک) کا واحد .

اگر ایک مجلس میں آیت سجدہ کو کئی بار پڑھا ایک سجدہ کافی ہے .

۱۸۶۷ نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۲

تعظیم کے سجدے میں جھکے کانپ کے اشرار
اک آیت سجدہ تھا ورود شہ ابرار

۱۹۱۱ برجیس ، مرثیہ ، ۹

[آیت + سجدہ (رک)]

— **کریمہ** کس صف (— فت ک ، ی مع ، فت م) امث .

۱. قرآن شریف کے سترھویں پارے میں سورۂ انبیا کی ایک مشہور آیت جو عموماً دشمنوں سے حفاظت کے لیے پڑھی جاتی ہے (آیت کا متن یہ ہے : لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین) ؛ قرآن پاک کی ہر آیت .

بی بی جان نے آیت کریمہ پڑھی اور بتایا کہ دشمنوں سے حفاظت کے لئے یہ ختم سب سے اچھا ہوتا ہے .

۱۹۷۱ انگلیاں فگار اپنی ، ۱۶۰

۲. قابل اعتماد یا معتبر قول ، لائق وثوق بات .

ذوق کی وفات تک ظفر کا چوتھا دیوان تو یقیناً مکمل نہیں ہوا تھا ، دیوان اول بھی آب حیات کی آیۂ کریمہ کے مطابق ذوق کا ہے .

۱۹۳۷ نکتۂ راز ، ۱۸۸

[آیت + کریم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

— **مطلق** کس صف (— ضم م ، سک ط ، فت ل) امث .

قرآن مجید میں آیت کا وہ گول نشان جس پر چھوٹی سی ط بنی ہوتی ہے (اس پر ٹھہرنا اور اسے اگلی آیت سے ملاکر نہ پڑھنا واجب ہے) ، ہر آیت ؛ (مجازاً) قطعی حکم یا فیصلہ .

یہ آیت مطلق ہے اور قول اللہ کا .

۱۸۶۰ فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۱۲۲

آپ سمجھتے ہوں گے کہ ہم نے بھی اکثر آیت مطلق ہی سے کام لیا ، مگر ایسا نہیں ہوا .

۱۹۱۹ خطوط محمد علی ، ۷۶

[آیت + مطلق (رک)]

— **وحدیث** (— و مج ، فت ح ، ی مع) صف .

رک : آیت حدیث .

ہر عالم کا یہ عالم تھا کہ جو میں کہوں وہی آیت و حدیث مانو .

۱۸۸۳ دربار اکبری ، ۴۸

[آیت + و : و ، حرف عطف + حدیث (رک)]

آیڈوفارم (کس مج ی ، و مج ، سک ر) امذ .

آیوڈین کا ایک زرد رنگ کا مرکب جو اپنے جراثیم کش اثرات میں کلوروفارم سے ملتا ہے اور اس لیے زخموں پر لگایا جاتا ہے .

آیوڈین کے مرکبات مثلاً آیڈو فارم ہسپتالوں وغیرہ میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں .

۱۹۶۷ بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۰

[انگ : Iodoform]

آیرس (کس ی ، فت ر) امذ .

رک : آئرس ، معنی نمبر ۲ .

اور ہے نرگس کا نمبر ثعلب مصری کے بعد
آیرس ہے قسم ثالث پھر ہے لالہ بے گماں

۱۹۱۶ سائنس و فلسفہ ، ۱۳

آیند روند (کس ی ، سک ن ، فت ر ، کس و ، سک ن) صف .

رک : آئند و روند .

ندی نالوں پر پل باندھیں کہ آیند روند کو اوس پر سے پار وار آنا جانا آسان ہے .

۱۸۰۳ گنج خوبی ، ۸۹

سات آدمی گھر کے ، ایک ماما اندر ، ایک لڑکا باہر ، نو آدمیوں کی روٹی پھر اس میں فاتحہ درود ، آیند روند .

۱۹۱۶ اتالیق بی بی ، ۱٦

آیندگاں/آیندگان

(کس ی ، سک ن ، فت د / سک د) صف ؛ ج .

رک : آئندگاں .

نگاہیں کہانی جدائی کی دہرائیں گی
سنیں گے حدیث دل انگیز آیندگاں

۱۹۷۵ خروش خم ، ۹۷

آیند و روند

(کس ی ، سک ن ، و مج ، فت ر ، کس و ، سک ن) صف .

رک : آئند (و) روند .

گھاٹیوں کو قزاقوں نے مستحکم کیا ہے آیند و روند کا راستہ بند کیا ہے .

۱۸۸۴ طلسم فصاحت ، ۲۸

دیکھا کہ بندر روڈ کے ایک چوراہے پر تمام آیند و روند . . . رکے کھڑے ہیں .

۱۹۷۵ اچھے مرزا ، ۲۸

آیندہ

(کس ی ، سک ن ، فت د) امذ ؛ صف .

رک : آئندہ .

روز آیندہ میں مجھ فرزند ایک فضل حق سے ہوئیگا ایسا وہ نیک

۱۷۵۴ ریاض غوثیہ ، ۳۷

میری آیندہ کی سب خوشیاں بھی مثل اسی خوشی کے پژمردگی اور نا امیدی میں تمام ہوں گی .

۱۸۳۹ تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲٦

گو دیر میں طالب میرے تھے بت ، کعبہ ہی میں پایا میں نے مفر
اس وقت تو صورت اچھی تھی خطرے کا محل آیندہ تھا

۱۹۲۱ اکبر ، ک ، ۲ : ۲۱٦

آیو

(و مع) امث .

عمر ، زندگانی ، مدتِ حیات ، جینے کا زمانہ .

جو استری پتی کے نام پر مہتیا برت آدی رکھ کر بھوکی مرتی ہے وہ سمجھو اپنے پتی کی آیو کم کرتی ہے .

۱۹۱۵ آریہ سنگیت راماین ، ۲٦

[س : آیو आयु]

آیوڈائڈ

(و مع ، کس ء) امذ .

ہائڈروبوڈک تیزاب سے بنایا ہوا ایک نمک .

آیوڈین کی قلت کو پورا کرنے کے لیے روزانہ پینے کے پانی میں اس عنصر کی مناسب مقدار پوٹاشیم آیوڈائڈ کی صورت میں دی جا سکتی ہے .

۱۹٦۹ تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۲۷۸

[انگ : Iodide]

آیوڈوفارم

(و مج ، و مع ، سک ر) امذ .

رک : آیڈوفارم .

کاربونیٹ آف پٹاسیم کو پانی میں حل کرکے اور اس میں شراب ملاکر آیوڈین حل کرنے سے آیوڈوفارم حاصل ہوتا ہے .

۱۹۲٦ خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۱۹

آیوڈین

(و مج ، ی مع) امث .

رک : آئیڈین .

گرم چشمے عموماً معدنی مادوں کی کثرت سے ملاوٹ رکھتے ہیں جیساکہ مگنیشیا ، سوڈا . . . . آیوڈین اور دوسرے مادے ہیں .

۱۹۰٦ پریکٹیکل انجینیرز ہینڈبک ، ۲ : ۹۲

[انگ : Iodine]

— زدہ

(— فت ز ، د) صف .

آیوڈین ملا ہوا مرکب .

آیوڈین زدہ روغن . . . . . روغن خشخاش میں آیوڈین کا اضافہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے .

۱۹۴۸ علم الادویہ ، ۱ : ٦۲۷

[آیوڈین + ف : زدہ ، زدن (= مارنا) سے]

آیوڈینی

(و مج ، ی مع) صف .

آیوڈین سے متعلق یا منسوب .

آیوڈینی نمک کا استعمال فائدے کے ساتھ ساتھ نقصان سے مبرا نہیں ہے .

۱۹۷۴ ماہنامہ 'ہمدرد صحت'، کراچی ، ستمبر ، ۱۳

[آیوڈین (رک) + ا : ی ، لاحقۂ نسبت]

آیورویدک

(و مج ، سک ر ، ی لین ، کس د) صف .

برصغیر پاکستان و بھارت کا ایک طریقۂ علاج جو ماضی بعید سے اب تک رائج ہے ، ہندی طب (جس کے طبیب 'وید' کہلاتے ہیں) .

مدرسہ طبیہ کو یونانی اور آیورویدک کالج کی شکل میں ان ہی لکچروں نے بدل دیا .

۱۹۱۸ دیباچہ طبع ثانی ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۱ : ۱۲

[س : آیوروید + ک : आयुर्वेद + क]

آیوں آیوں

(و مع ، غنہ ، و مع) امث .

چمٹا بجانے سے پیدا ہونے والی آواز .

ڈھول کی دھم دھم اور چمٹے کی آیوں آیوں میرے کانوں میں مختلف سمتوں سے آکر ٹکرا رہی ہے .

۱۹۷۴ فاختہ ، ۳۳

[حکایت الصوت]

آیہ (۱) (فت ی) امذ ؛ امث .

رک : آیت .

فرمائے کہ وہ ذی القربا ہم ہیں اور یہ آیہ پڑھا ہے .

۱۷۳۲ کربل کتھا ، ۲۵۵

ہر آیۂ قرآں سے فصیحوں کو ہے حیرت
حیراں ہوں کہ ایسا سخن اس بے دہنی پر

۱۸۸۸ صنم خانۂ عشق ، ۸۲

آیۂ عدل و جود و مایۂ فضل پایۂ سقف مملکت رائی

۱۹۳۲ بے نظیر ، کلام ، ۲۷۱

ــــِ ء رحمت کس صف (ــ فت مج ر ، سک ح ، فت م) .

(الف) امذ .

قرآن پاک کی ہر وہ آیت جس میں رحمت خداوندی کا ذکر ہو (عذاب کا ذکر یا احکام نہ ہوں) .

حرز جاں قوت دل آیۂ رحمت سمجھوں
ہاتھ آجائے جو بازوے بتاں کا تعویذ

؟ ؟ (نور اللغات ، ۱ : ۲۱۵)

(ب) صف .

رحمت باری تعالیٰ کا نمونہ ، بہت رحم دل .

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت .

۱۸۵۷ مکاتیب غالب ، ۶۲

[آیہ + رحمت (رک)]

ــــِ ء کریمہ کس صف (ــ فت ک ، ی مع ، فت م) امث .

رک : آیت کریمہ .

مضمون آیۂ کریمہ کا کہ تحقیق ہم نے تیرے تئیں زمین کے اوپر بادشاہ کیا پس تو آدمیوں کے بیچ براستی حکم کر ، اشارہ اس کی طرف ہے .

۱۸۰۵ جامع الاخلاق ، ۲۹۰

برائے ادائے قرض . . . یہ آیۂ کریمہ ستر ہزار بار پڑھے . لا الٰہ الا انت الخ .

۱۹۵۴ تحفۃ العوام جدید ، ۲۷۹

آیہ (۲) (فت ی) امث .

رک : آیا (۳) .

آیہ سے کہو ، بے بی کو لے آئے .

۱۹۱۴ راج دلاری ، ۶۲

آیِینہ (ی مع ، فت ن) امذ .

رک : آئینہ .

' آک ' کی جگہ ' ایک ' ، تو ان کو بے محل نہیں معلوم ہوا مگر صحیح لفظ ' آیینہ ' ، ان کو غلط نظر آیا .

۱۹۷۵ اردو تحقیق اور مالک رام ، ۶۹

A DICTIONARY OF URDU
(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME - II
(ALIF MAMDOODA & BEY)

URDU DEVELOPMENT BOARD
KARACHI